شرح کلیاتِ غالب (فارسی)

(متن، لغت، ترجمہ، تشریح)

ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی

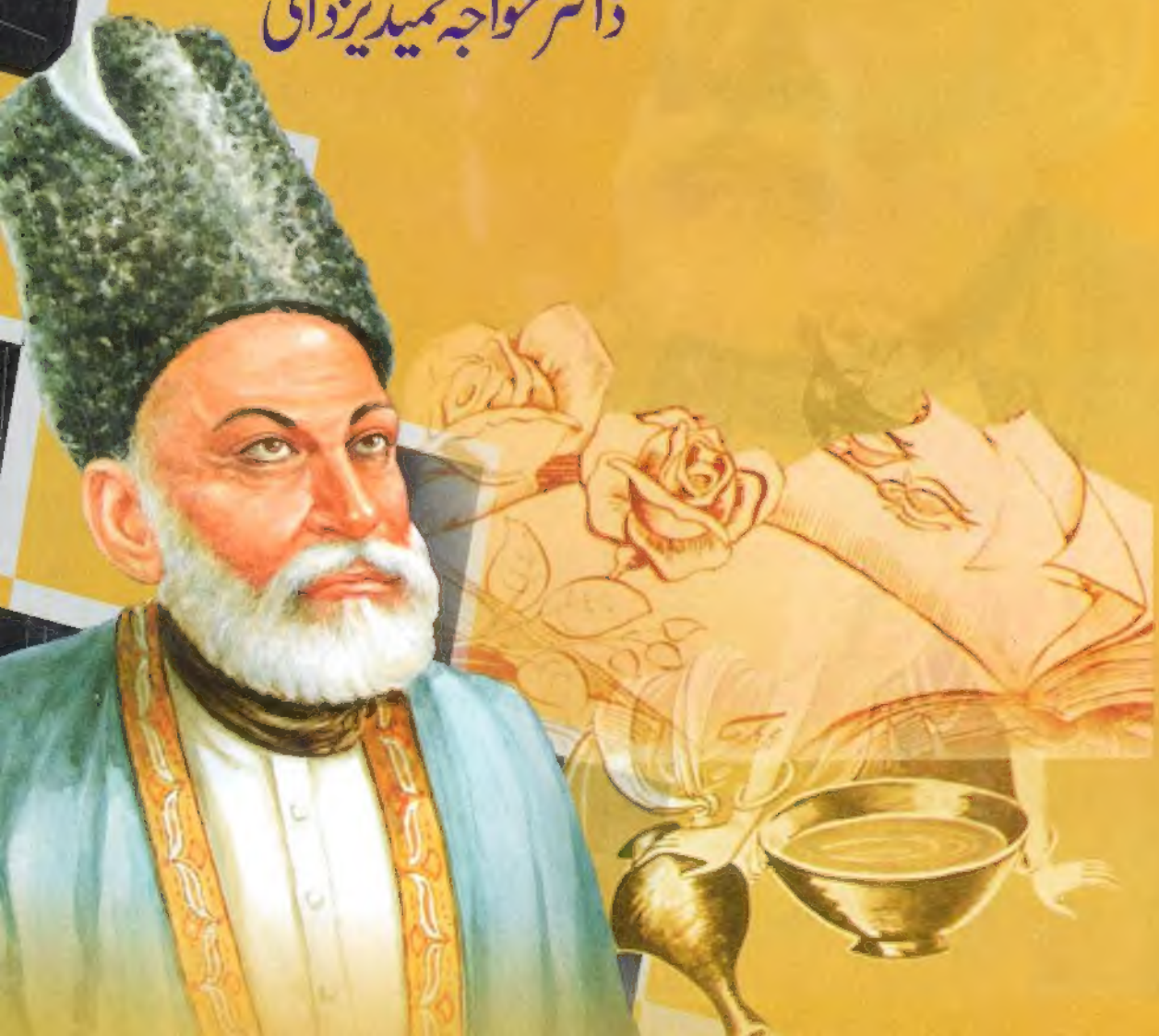

شرح کلیاتِ غالب (فارسی)

(متن، لغت، ترجمہ، تشریح)

ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی

ناشر

مکتبۂ دانیال، لاہور

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلیاتِ غالب (فارسی)

2004

محمد ابوبکر صدیق

نے

ندیم پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

مکتبہ دانیال لاہور

سے شائع کی

قیمت

بلاجلد =/400 روپے

مجلد =/600 روپے

پیش گفتار

عربی کی ایک ضرب المثل ہے "المعنی فی بطن شاعر" (معنیٰ شاعر کے پیٹ میں ہوتا ہے) یعنی صحیح معنوں میں یا پورے طور پر شاعر خود ہی جانتا ہے کہ اس نے کیا کہنا چاہا ہے۔ بہرطور ہر شخص اپنے اپنے فہم اور مطالعہ کی بنا پر اشعار کی تشریح کرتا ہے۔ کوئی بھی سو فیصد درست ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، اور پھر غالب جیسے مشکل پسند شاعر---- جو اپنی اردو شاعری کو تو بے رنگ اور فارسی شاعری کو رنگا رنگ نقوش سے آراستہ کہتا ہے، یعنی اسے اردو کی بجائے اپنی فارسی شاعری پر ناز ہے:

فارسی بیں تا ببینی نقشہائے رنگ رنگ
بگزر از مجموعۂ اردو کہ بے رنگ من است

کے فارسی اشعار کی تشریح تو اور بھی دشوار کام ہے۔ بہرحال، شکر ایزد، راقم نے بڑی محنت و کاوش سے یہ کام انجام دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ شعر کا مفہوم پوری طرح قاری کے ذہن میں آجائے۔ راقم نے کسی بھی شعر کی تشریح میں کوتاہی سے کام نہیں لیا۔ جب تک دل کو پوری طرح تسلی نہیں ہوئی، اگلے شعر کو ہاتھ نہیں لگایا۔ البتہ بعض اشعار کچھ زیادہ ہی پیچیدہ تھے۔ ان کی تشریح کرتے وقت لفظ "غالباً" لکھ دیا ہے۔

سب سے پہلے "لغت" کے تحت بعض مشکل الفاظ اور ترکیبوں کے دو دو تین تین معانی دیئے ہیں اور ترجمہ میں وہ معانی استعمال کیئے ہیں جو سیاق و سباق کے مطابق ہیں۔ اس سے قاری کو جہاں فارسی الفاظ اور ان کے معانی سے آگاہی ہوگی۔ وہاں وہ اس کی اس زبان سے دلچسپی کا بھی باعث بنیں گے (ان شاء اللہ)۔ راقم نے ترجمہ اور اسی طرح تشریح سادہ زبان میں کی ہے۔ تشریح میں جہاں جہاں فارسی اور اردو کے دوسرے شعرا کے ہم مضمون اشعار یاد آئے ہیں، وہ وہاں نقل کر دیئے ہیں تاکہ متعلقہ شعر کی مزید وضاحت ہو جائے۔ بعض اشعار میں تو، جیسا کہ ملاحظہ ہو گا، چار چار پانچ پانچ دوسرے شعرا کے اشعار دے دیئے ہیں۔ یہ بات بھی قاری کے لیئے دلچسپی کا باعث بنے گی (بفضلہ تعالیٰ)۔

راقم سے بہت پہلے صوفی تبسم مرحوم بھی یہ کام کر چکے ہیں۔ اگرچہ راقم نے ان کے کام سے بھی استفادہ کیا ہے، پھر بھی بعض جگہ ان سے اختلاف کا بھی اظہار کیا ہے۔ اطالت سے بچنے کی خاطر صرف دو تین اشعار میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ (یہاں یہ بتاتا چلوں کہ متن کے لیئے میں نے کلیات غالب، فارسی، مطبوعہ مطبع منشی نو لکشور، لکھنؤ، دسمبر 1924ء بار سوم کو پیش نظر رکھا ہے)۔ نو لکشوری ایڈیشن میں بعض اشعار کے دو ایک لفظ غلط طبع ہوئے ہیں۔ صوفی مرحوم کی کتاب سے ان کی صحیح صورت ملی جس کا واقعی وہاں مقام تھا۔ بعض اشعار میں معاملہ اس کے برعکس رہا، یعنی صوفی مرحوم کی کتاب میں بعض اشعار کے بعض الفاظ برمحل نہ تھے جس سے شعر کا مفہوم بگڑ گیا۔ راقم نے اس طرف بھی صرف دو ایک مقام پر اشارہ کیا ہے۔

پھر صوفی مرحوم نے بعض تلمیحات کی وضاحت نہیں کی اور متعلقہ الفاظ ویسے ہی لکھ دیئے ہیں، جس سے شعر کی کوئی وضاحت نہیں ہوئی، مثلاً "دختیاں"، "بت کاشی" اور "صنعان" وغیرہ۔ راقم نے ان کی باقاعدہ وضاحت کی ہے جس سے شعر سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ اس سلسلے میں راقم نے مستند حوالوں کی کتب اور لغتوں سے استفادہ کیا ہے۔ صوفی مرحوم کی کتاب میں املا کی بھی بعض فاش غلطیاں ہیں۔ مثلاً

"آزر" (زے کے ساتھ) کو ہر جگہ "آذر" (ذال کے ساتھ لکھا ہے، بمعنی آگ، جس کا وہاں کوئی محل نہیں)۔

یہاں ایک بات حلفیہ بیان کرتا چلوں کہ بعض اشعار ایسے آئے کہ جب میں نے ان کا اپنا ترجمہ صوفی مرحوم کے ترجمے سے ملایا تو بڑی حیرانی ہوئی کہ تقریباً ایک سی عبارت تھی۔ اس سے راقم نے یہ اندازہ لگایا کہ ان اشعار کی ساخت کچھ ایسی ہے کہ اگر کوئی تیسرا آدمی بھی ان کا ترجمہ کرے گا تو وہ بھی تقریباً اسی عبارت میں ہو گا۔ صوفی مرحوم نے کئی ایک غزلوں کے دو دو تین اشعار (غالباً ان کی پیچیدگی کے باعث) یا تو درج نہیں کیے یا کیے ہیں تو صرف ان کے متن پر ہی اکتفا کیا ہے اور ترجمہ و تشریح نہیں کیا۔ بعض اشعار کا صرف ترجمہ دیا ہے وضاحت نہیں کی۔ پھر دوسرے شعرا کے ہم مضمون اشعار صرف گنتی کے چند ایک اشعار میں دیئے ہیں اور غالب نے جن شعرا کے اشعار پر تضمین کی ہے، ان کی متعلقہ غزل کا بھی صرف دو تین مقام پر حوالہ دیا ہے جبکہ راقم نے پورے پورے حوالے دیئے ہیں۔

صحت املا میں راقم نے خاص اہتمام کیا ہے۔ مثلاً اردو میں رہگزر (تیسرا حرف ز) تو درست سمجھا جاتا ہے لیکن فارسی میں نہیں ہے۔ ہمارے یہاں فارسی میں بھی "ز" ہی کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جو غلط ہے۔ اس میں ذال کا حرف آتا ہے، رہگذر: ہاں، جہاں ادا کرنے کے معنوں میں استعمال ہو وہاں ذ کے ساتھ آئے گا۔ جیسے حق گزار، نماز گزار وغیرہ۔ ہمارے ہاں واحد غائب کے لیئے کوئی ایسا لفظ آجائے جس کے آخر میں ہائے ہوز (ہ) ہو تو اس پر ہمزہ اور نیچے الف لکھ دیتے ہیں، جیسے کردہ، گفتہ، رسیدہ وغیرہ یہ بھی غلط ہے۔ صحیح اس طرح ہے کردہ ای، گفتہ ای، رسیدہ ای۔ راقم نے ہر جگہ ایسا ہی لکھا ہے۔ البتہ ردیف کی صورت میں ایسا نہیں کر سکا کہ ایسی غزلیات ہ کی ردیف میں درج ہیں۔ اگر ویسا کرتا تو انہیں ردیف ی۔ ے میں لانا پڑتا، جس سے معاملہ گڑبڑ ہو جاتا، تاہم مطلع کی ردیف کے آگے بریکٹ میں متعلقہ لفظ صحیح املا میں لکھ دیا ہے۔ اسی طرح ایسے الفاظ جن کے آخر میں یائے تخصیصی یا یائے عددی آتی ہے اور اس سے پہلا حرف ہ ہے تو اس پر بھی مذکورہ انداز اپنایا جاتا ہے۔ راقم نے یہاں بھی صحت املا سے کام لیا ہے۔ مثلاً سادہ کی بجائے "سادہ ای" یا "سادہ ے" لکھا ہے۔

بعض اکٹھے لکھے ہوئے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا ہے تاکہ طلبا اور عام قاری کو ان کی صحیح صورت معلوم ہو، جیسے "بمرتبہ" کی بجائے "بہ مرتبہ"، "کیست" کی بجائے "کے است" وغیرہ۔ شعر پڑھتے ہوئے اس املا سے وزن میں فرق نہیں پڑتا۔ ایرانی اسی طرح لکھتے ہیں۔ بعض مرکب الفاظ جو مخفف لکھے گئے ہیں، ان کے معنی لکھنے سے پہلے ان کی الگ الگ صورت لکھی ہے، جیسے کاں (کہ آں)، نیند (نہ اند) وغیرہ، تاکہ قاری کو ان کی صحیح صورت معلوم ہو۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، اگرچہ راقم نے اس ترجمہ و تشریح کے لیے بڑی محنت و کاوش کی اور غور و فکر سے کام لیا ہے، پھر بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں ہر جگہ سو فیصد درست ہوں، وہ الگ بات کہ بعض اشعار ایسے بھی آئے ہیں، جن کے بارے میں، بفضلہ تعالیٰ، پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کا مفہوم وہی دیا ہے جو یقیناً غالب کے ذہن میں ہو گا۔ بہرحال قارئین کو اگر کہیں کوئی خامی نظر آئے تو اس سے اس دعاگو کو آگاہ کر کے ممنون ہونے کا موقع دیں۔

آخر میں عزیزم شیخ ابوبکر صاحب (شیخ محمد بشیر اینڈ سنز) کا بیحد ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑے خلوص و محبت سے مجھے اس کام کے لیئے منتخب کیا۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر سے نوازے اور انہیں ہر شر اور نظر بد سے محفوظ رکھتے ہوئے ان کے کاروبار میں برکت و اضافہ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں "آمین" باد

مخلص! خواجہ حمید یزدانی

مرزا غالب

زمن گرت نہ بود باور انتظار بیا　　بہانہ جوئے مباش وستیزہ کار بیا
دکھا نہ اتنا خدا را تو انتظار آ جا　　نہ ہو ملاپ۔ تو لڑنے کو ایک بار آ جا
میرے شوق دا نہیں اتبار تینوں، آ جا ویکھ میرا انتظار آ جا
ایویں لڑن بہا نڑے لبھنا ایں، کیہ توں سوچنا ایں ستم گار آ جا

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد　　ہزار بار برد صد ہزار بار بیا
وداع و وصل میں ہیں لذتیں جداگانہ　　ہزار بار تو جاصد ہزار بار آ جا
بھاویں ہجر تے بھاویں وصال ہووے، وکھو وکھ دونہاں دیاں لذتاں نیں
میرے سوہنیا! جا ہزار واری، آ جا پیار یاتے لاکھ وار آ جا

تو طفل سادہ دل وہم نشین بدآموزست　　جنازہ گر نہ تواں دید، بر مزار بیا
تو سادہ دل ہے۔ بہت اور رقیب بدآموز　　نہ وقت مرگ گر آیا سر مزار آ جا
توں سادا تیرا دل سادہ، تینوں ایویں رقیب کراہ پایا
جے توں میرے جنازے تے نہیں آیا، راہ تکدا اے تیری مزار آ جا

رواج صومعہ ہستی ست زینہار مرد　　متاع میکدہ مستی ست ہوشیار بیا
رواج صومعہ ہستی ہے واں نہ جا ہرگز　　متاع میکدہ مستی ہے بے شمار آ جا
تے رواج اے مسجداں تے مندراں دا او تھے ہستیاں تے خود پرستیاں نیں
مہ خانے وچ مستیاں ای مستیاں نیں، ہوش کر بن کے ہوشیار آ جا

حصار عافیتے گر ہوس کنی غالب　　چوما بہ حلقہ زندان خاکسار بیا
حصار امن اگر چاہیے تجھے غالب　　درون حلقہ زندان خاکسار آ جا
سکھی وسنا جے توں چاہنا ایں، میرے غالبا ایس جہاں اندر
آ جا رنداں دی بزم وچ، آ بہہ جا، اتھے بیٹھدے نیں خاکسار آ جا

بادہ پرتو خورشید و ایاغِ دمِ صبح 207
دیگر از گریہ بہ دل رسم فغاں یاد آمد 260

آہے بہ عشق فاتح خیبر کنیم طرح 209
دوش کز گردش مختم گلہ بر روے تو بود 262

اے جمالِ تو بتاراج نظر ہا گستاخ 211
گرچنیں ناز تو آمادہ یغما ماند 264

تا بشوید نہاد ما ز وسخ 212
در کلبہ ما از جگر سوختہ بو برد 266

دگر نریب بہارم سرجنوں نہ دہد 214
ناداں صنم من روش کار نداند 268

نگاہش ار بہ سرنامہ وفا ریزد 216
خوشاکہ گنبد چرخ کہن فرو ریزد 270

بہ بند پرسش حالم نمی تواں افتاد 219
اگر بہ دل نہ خلد ہر چہ ازنظر گذرد 272

غم چو بہم در افگند، روکہ مراد می دہد 221
شوخی چشم حبیب فتنہ ایام شد 274

دل اسباب طرب گم کردہ در بند غم ناں شد 223
نیست وقتے کہ بہ ما کاشے ازغم نہ رسد 276

داغم از پردہ دل رو بہ قفا می آید 225
آزادگی ست سازے اما صدا ندارد 278

خوش است آنکہ باخویش جز غم ندارد 227
شوقم ز پند بر در فریاد می زند 280

مژدہ صبح دریں تیرہ شبانم دادند 228
باید ز مے ہر آینہ پرہیز گفتہ اند 283

تاکیم دود شکایت ز بیاں برخیزد 230
صبح است خوش بود قدحے پُر شراب زد 284

گویم سخنے گرچہ شنیدن نشناسد 233
ننگ فرہادم بہ فرسنگ از وفا دور افگند 286

ہر م ز نشاطم دل آزاد بجنبد 234
برہ بانقش پاے خویشم از غیرت سرے باشد 288

خوباں نہ آن کنند کہ کس را زیاں رسد 236
دل نہ تہاز فراق تو فغاں ساز دہد 290

عاشق چو گفتیش کہ برو، زود می رود 238
کو فنا تا ہمہ آلائش پندار برد 293

دانست کز شہادتم امید حور بود 240
چاک از جیم بداماں می رود 296

ز کرمی نگفت خون دل بہ جوش آمد 242
نومیدی ما گردش ایام ندارد 298

بہ عشق از دو جہاں بے نیاز باید بود 244
چہ خیزد از سخنے کز درون جاں نبود 300

نفس از بیم خویت رشتہ پیچیدہ را ماند 246
بتان شہر، ستم پیشہ شہریاراں اند 302

شادم بہ خیالت کہ ز تابم بدر آورد 248
دل ستاناں بجل اند ارچہ جفا نیز کنند 304

گرسنہ بہ کہ برآید ز فاقہ جانش و لرزد 249
دماغ اہل فنا نشہ بلا دارد 307

آنان کہ وصل یار ہمی آرزو کنند 251
نقاب دار کہ آئین رہزنی دارد 308

چوں گویم از تو بر دل شیدا چہ می رود 253
زرشک است ایں کہ در عشق آرزوے مردنم باشد 310

نہ از شرم است کز چشم وے آساں برنمی آید 254
حور بہشتی ز یاد آں بت کشمیر برد 312

چہ عیش از وعدہ چون باور زعنوانم نمی آید 257
تا چند بو الہوس مے و عاشق ستم کشد 314

چوں پیوئی بزمین چرخ زمین توشود 259
ذوقش بہ وصل گرچہ زبانم زکار برد 316

اگر داغت وجودم را در اکسیر نظر گیرد 317
بر دل نفس غم سر آور 369

تنگ است دلم حوصلہ راز ندارد 320
اے ذوق نوانجی بازم بخروش آور 371

لبم ز زمزمہ یاد تو خاموش مباد 322
در گریہ ازبس ناز کی رُخ ماندہ بر خاکش نگر 373

ہر ذرہ را فلک بہ زمیں بوس می رسد 324
یا رب ز جنوں طرح غمے در نظرم ریز 375

سجادہ رہن مے نہ پذیرفت بے فروش 325
اے شوق بما عربدہ بسیار میاموز 377

دریغاکہ کام و لب از کار ماند 326
خوں قطرہ قطرہ می چکد از چشم تر ہنوز 379

ترا گویند عاشق دشمنی، آرے چنیں باشد 328
یقین عشق کن و از سرگماں برخیز 381

از رشک کرد آنچہ بمن روزگار کرد 330
با ہمہ گم گشتگی خالی بود جایم ہنوز 383

بہ ذوقے سر زمستی درقفاے رہ رواں دارد 332
داغ تلخ گویانم لذت سم ازمن پرس 384

صاحب دِل است و نامور، عشقم بہ ساماں خوش نہ کرد 334
کاشانہ نشیں عشوہ گرے راچہ کند کس 386

قدر مشتاقاں چہ داند، درد ما چندش بود 336
لطفے بہ تحت ہر نگہ خشمگیں شناس 388

بہر خواری بسکہ سرگرم تلاشم کردہ اند 338
تیغ از نیام بے ہدہ بیرون نکردہ کس 390

کسے من چہ درصورت پرستی حرف دیں گوید 340
ہر کرا بینی زمے بے خود ستایش می نویس 392

من بہ وفا مردم و رقیب بدر زد 342
دوشم آہنگ عشابود کہ آمد درگوش 394

غم من از نفس پند گو چہ کم گردد 344
نیست معبودش حریف تاب ناز آوردنش 396

بیدل نشد ار دل بہ بت غالیہ مو داد 346
مپرس حال اسیرے کہ درخم ہوسش 398

نہم جبیں بہ درش آستاں بگرداند 347
خوشا حالم، تن آتش، بستر آتش 400

چو زہ بہ قصد نشاں برکماں بخبشاند 349
دود سودائے تنق بست، آسماں نامیدمش 401

تیغت ز فرق تابہ گلویم رسیدہ باد 351
زلکنت می تپد نبض رگ لعل گہر بارش 404

پروا اگر از عربدہ دوش نکردند 353
بیا بباغ و نقاب از رخ چمن برکش 406

تاجر شوق بداں رہ بہ تجارت نہ رود 355
من و نظارہ روے کہ وقت جلوہ از تابش 409

زبس تاب خرام کلکم آذر بیزد از کاغذ 357
خوشا روز و شب گلگشت و عیش مقیما نش 411

بتے ارم زشتگی روزگاراں خو، بہاراں بر 358
چوعکس پل بہ سیل، بذوق بلا برقص 411

مژدہ اے ذوق خرابی کہ بہار است بہار 361
دل درغمش بسوز کہ جاں می دہد عوض 413

بیا و جوش تمناے دیدنم بنگر 363
گوئی کہ ہاں وفا کہ وفا بودہ است شرط 415

بہ مرگ من کہ پس از من بہ مرگ من یاد آر 365
تکیہ بر عہد زبان تو غلط بود غلط 417

بے دوست زبس خاک فشاندیم بہ سر بر 366
مراکہ بادہ ندارم، زروزگار چہ حظ 418

اے دِل از گلبن امید نشانے بمن آر 368
تا رغبت وطن نبود از سفر چہ حظ 420

فہرست

اے بخلا وملا خوے تو ہنگامہ زا 3
تعالیٰ اللہ برحمت شاد کردن بے گناہاں را 5
خاموشی ماگشت بدآموز بتاں را 7
چون عذار خویش دارد نامہ اعمال ما 10
کربیائی مست، ناگاہ از در گلزار ما 12
نمی جنیم در عالم نشاطے کاسماں مارا 14
پس از کشتن بخوابم دید، نازم بدگمانی را 16
بحوکن نقش دوئی از ورق سینہ ما 18
سوز عشق تو پس ازمرگ عیانست مرا 20
آشنایانہ کشد خار رہت دامن ما 21
نقشے زخود براہ ۔ ر بستہ ایم ما 23
در گرد غربت آئینہ دار خودیم ما 24
بہ شغل انتظار مہوشان درخلوت شبہا 27
پس ازعمرے کہ فرسودم عشق پارسائی ہا 28
جان بر نتابد اے دل ہنگامہ ستم را 30
من آن نیم کہ دگری تواں فریفت مرا 32
زمن گرت نبود باور انتظار، بیا 34
چوں بہ قاصد بسپرم پیغام را 36
در ہجر، طرب بیش کند تاب و تبم را 38
برنمی آید زچشم از جوش، حیرانی مرا 39
از وہم قطرگیست کہ در خود گیم ما 41
بہ گیتی شد عیاں از شیوہ، عجز اضطرارِ ما 42
بپایانِ محبت یادی آرم زمانے را 44
تست اگر ساختہ پرداختہ ما 46
خوش وقتِ اسیری کہ برآمد ہوسِ ما 48
شکستِ رنگ تا رسوا نہ سازدبے قراراں را 50
سپردم دوزخ و آن داغہاے سینہ تابش را 52
مدام محرم صہبا بود پیالہ ما 54
نہفت شوخی بے پردہ شور جنگش را 56
راز خویت از بد آموز تو می جوئیم ما 57
اے روے تو بجلوہ در آوردہ رنگ را 59
سوزد ز بس کہ تابِ جمالش، نقاب را 60
نویدِ التفاتِ شوق دادم از بلا، جاں را 62
بہ خلوت مژدہ نزدیکی یاراست پہلورا 65
بادہ مشکبوے ما، بید وکنارِ کشتِ ما 66
دل تاب ضبط نالہ ندارد خدائے را 68
تا دوخت چارہ گر جگر چار پارہ را 70
قضا آئینہ دارِ عجز خواہد نازِ شاہی را 73
لرزہ دارد خطراز ہیبت ویرانہ ما 75
اے گل از نقشِ کفِ پاے تو دامانِ ترا 77
غمت در بوتۂ دانش گدازد مغز خاماں را 79
نگویم تازہ دارم شیوہ جادو بیاناں را 81
خیز و بے راہ روے را پیر راہے دریاب 83
گرپس ازجور بہ انصاف گراید، چہ عجب 85
جنوں محمل بصحرائے تحیر راندہ است امشب 87
از اندوہ نایافت قلق می کنم امشب 89
سحر دمیدہ و گل در دمیدن است مخسپ 90
حق جلوہ گر زطرزِ بیانِ محمد ست 92
گلشن بفضاے چمن سینہ ما نیست 94
بسکہ دریں داوری بے اثر افتادہ است 97

درگرد نالہ وادی دل رزم گاہ کیست 99
درتنم از خیال کہ دل جلوہ گاہ کیست؟ 101
یاد از عدو نیارم ویں ہم ز دور بینی است 102
لب شیرین تو جان نمک است 104
چہ فتنہ ہا کہ در اندازہ گمانِ تو نیست 106
اے کہ گفتی غم درون سینہ جاں فرساست، ہست 108
سینہ بکشودیم و خلقے دید کانجا آتش است 110
بخود رسیدنش از ناز بس کہ دشوار است 112
سموم وادی امکاں زبس جگر تاب است 114
گردِ رہ خویش از نفسم باز نہ دانست 116
ہر ذرہ محو جلوۂ حسنِ یگانہ ایست 118
ہرچہ فلک نخواستہ ہیچ کس از فلک نخواست 120
ما لاغریم گر کمر یار نازک است 123
امشب آتشیں روے گرم ژند خوانی ہاست 124
جیب مرا مدوز کہ بودش نماندہ است 127
بلبل دلت بہ نالہ خونیں بہ بند نیست 128
مع ما ازبادہ عرض احتسابے بیش نیست 130
لذت عشقم زفیض بے نوائی حاصل است 132
ہم وعدہ وہم منع زبخشش چہ حساب است 134
بس کہ ازتاب نگاہ توز آسودن رفت 136
نگہ بچشم نہاں و زجبہہ جبیں پیداست 138
گر بار نیست، سایہ خود از بید بودہ است 139
یار در عہد شبابم بکنار آمد و رفت 141
اخترے خوشتر ازینم بہ جہاں می بایست 143
از فرنگ آمدہ در شہر فراواں شدہ است 145
فغاں کہ برق عتابِ تو آں چنانم سوخت 147
گفتم بہ روزگار سخنور چومن بسے است 149
چو صبح من زسیاہی بہ شام مانداست 151
ساخت ز راستی بہ غیر، ترک فسونگری گرفت 153
دل بردن ازیں شیوہ عیاں است وعیاں نیست 155
دل بُرد وحق آن است کہ دلبر نتواں گفت 157
اندودہ بہ دانے دوسہ پر کالہ فرو ریخت 158
خواست کزما رنجد وتقریب رنجیدن نہ داشت 160
ببیں کہ درگل ومل جلوہ گر برائے تو کیست؟ 163
بہ وادیٔ کہ درآں خضر را عصا خفت است 165
کشتہ را رشک کشتہ دگراست 167
ہندرا رندسخن پیشہ گمانے ہست 169
لعل تو خستہ اثر التماس کیست 172
آں کہ بے پردہ بہ صدداغ نمایانم سوخت 173
در بذل لآلی و رُقم دست کریم است 175
در بند تو چشم ازدو جہاں دوختہ اے ہست 177
بامن کہ عاشقم، سخن از ننگ ونام چیست 178
گل رابہ جرم عربدہ رنگ وبو گرفت 180
غبار طرف مزارم بہ پیچ وتابے ہست 182
تابہ سویم نظر لطف ہمس تامن است 184
نہ ہرزہ ہمچوئے از مغزم استخواں خالیست 186
زمن گستی و پیوند مشکل افتاد است 188
ایمنیم ازمرگ تاتیغت جراحت بارہست 190
چشم از ابر اشکبار تر است 193
ظہور بخشش حق را ذریعہ بے سببیت 194
نشاط معنویاں ازشراب خانۂ تست 196
محو خوداست لیک نہ چوں من، دریں چہ بحث 198
نقشم گرفتہ دوست، نمودن چہ احتیاج 200
جلوہ می خواہیم، آتش شو، ہوائے ما مسنج 201
درپردہ شکایت ز تو داریم و بیاں ہیچ 203
اے کہ نبوی، ہرچہ نبود درتماشا لیش ہیچ 205

زاہد ز طعنہ برق فسوسم بجاں مریز 638
اے کہ خواہی کہ بعد ازیں باشم 639
ایا بے ہنر دشمن دیوسار 640
ہوا عبیر نشان است و ابر گوہر بار 641
بہ آدم زن، بہ شیطاں طوق لعنت 642
اے کہ گفتی کہ در سخن باشد 642
چوں بر ہزار وہشت صدو چل فزودشش 643

فارسی رباعیات غالب

غالب آزادہ موحد کیشم 646
غالب بہ گہر ز دودہ زادشم 646
شرط است کہ بہرضبط آداب ورسوم 646
راہے ست ز عبد تا حضور اللہ 647
شرط است بہ دہر در مظفر گشتن 647
سائل زگدا بجز ندامت نبرد 647
ہر بند کہ زشت و ناسزاییم ہمہ 648
آں مرد کہ زن گرفت، دانا نبود 648
آن را کہ عطیہ ازل درنظراست 648
آں خستہ کہ درنظر بجز یارش نیست 649
چرگر کہ ز زخمہ زخم برچنگ زند 649
باداست غم آں باد کہ حاصل ببرد 649
گیرم کہ ز دہر رسم غم بر خیزد 650
جانے ست مرا زغم شمارے، دروے 650
بردل ازدیدہ فتح باب است این خواب 651
بینائی چشم مہرو ماہست این خواب 651
ایں خواب کہ روشناس روزش گویند 651
خوابے کہ فروغ دیں ازو جلوہ گراست 652
خوابے کہ بود نشان بخت فیروز 652
شاہا ہرچند وایہ جوے آمدہ ام 652
زاں جا کہ دلم بوہم دربند نبود 652
درسینہ زغم زخم نہانے دارم 653
اے آنکہ براہ کعبہ روے داری 653
ایں رسم کہ بخشیدہ شاہی ہر سال 653
خواہم کہ دگر سخن بہ پیغارہ کنم 654
اے جام شراب شادکامی زدہ اے 654
امروز شرارہ اے بہ داغم زدہ اند 654
زیں موے کہ برمیان تست اے بدکیش 655
اے آنکہ ترا سعی بدرمان من است 655
شاہیم زبانہ افسر داغ اورنگ 655
دربزم نشاط خستگان راچہ نشاط 656
در خورد تبر بود درختے کہ مراست 656
یا رب نفس شرارہ پیزم بخشند 656
قانع نیم ار بہشت نیزم بخشند 657
او راست اگر ہزار چیزم بخشند 657
دی دوست بہ بزم بادہ ام خواند بناز 657
یارب سودے بروزگاراں مارا 658
آنم کہ بہ پیمانہ من ساقی دہر 658
درباغ مراد ما ز بیداد تگرگ 658
یارب بہ جہانیاں دل خرم دہ 659
رنجورم و مے بدہر درماں بودم 659
روے تو بہ آفتاب تاباں ماند 659
این نامہ کہ راحت دل ریش آورد 660
خوشتر بود آب سوہن ازقند ونبات 660
بسمل کہ سخن طراز مہر آئین است 661
او بادشہ است گرسخن اقلیمست 661
گر پرورش مہر نہ زاں دل بودے 661

شرط است کہ روے دل خراشم ہمہ عمر 661
ہرچشمہ بہ بحر ہم عنان است اینجا 662
غالب ہر پردہ ے نوائے دارد 662
صبح است و ہماے فیض وگیتی دامے 662
غالب چو ز داغہ بدرجستم من 663
غالب روش مردم آزاد جداست 663
اے آنکہ گرفتہ ام بکوے تو پناہ 663
منصور غمش زنکتہ چیناں چہ بود 664
در عہد تو ومن است ورہفت اقلیم 664
کشتی از موج سوے ساحل برود 665
درعشق بود عرض تمنا مشکل 665
گردل بہ شرر زدودہ باشم خودرا 665
نے کشتہ زخم ناوک وشمشیرم 666
آں کز اثر طمع نشانش آرند 666
اے آنکہ دہی مایہ کم وخواہش بیش 666
غالب غم روزگار ناکامم کشت 667
غالب بہ سخن گرچہ کست ہمسر نیست 667
گردیدن زاہداں بہ جنت گستاخ 667
تا موکب شہریار زیں راہ گذشت 668
آں را کہ بود درستی در فرجام 668
زیں رنگ کہ درگلشن احباب دمید 668
چوں دُرد تہ پیالہ باقی ست ہنوز 669
درعالم بے زری کہ تلخ است حیات 669
غالب غم روزگار و بارش نہ کشد 669
وقت است کہ آسمان موجہ نازد 670
ہر چند زمانہ مجمع جہال است 670
کس را نبود رخے بدیں ساں کہ تراست 670
تاے کش و جوہر دو سخنور داریم 671
دستم بہ کلید مخزنے می بایست 671
ہستم زمے امید سرمست وبس است 672
گر گرد زگنج گہرے برخیزد 672
زاں دوست کہ جاں قالب مہر و وفاست 672
اے دوست بسوے ایں فرومانده بیا 673
اے آنکہ ہما اسیر دامت باشد 673
شام آمد و رفت سر بہ پابوس خیال 673
تا کے زدم شفق تراشد ازچشم 674
برقول تو اعتماد نتواں کردن 674
گردر طلب دوست بودپاے توست غمگیں مشو 674
شب چیست؟ سویداے دل اہل کمال 675
ہر چند شبے کہ میہمانش کردم 675
در کلبہ من اگر غبارے بینی 676
ہر چند تواں بے سروساماں بودن 676
بازی خور روزگار بودم ہمہ عمر 676
چوں معتبر الدولہ بداں سیرت خوب 677
باید کہ دلت زغصہ درہم نہ شود 677
اے کردہ بہ آرایش گفتار بسیج 678
داری چہ ہراس جانستانی ازمرگ 678
دانیم کہ آئین شکایت نہ نکوست 678
اے کردہ بہ مہر زر فشانی تعلیم 679
بایدکہ جہانے دگر ایجاد شود 679
تاچند بہ ہنگامہ سلامت باشی 680
اے تیرہ زمیں کہ بودہ ای بستر من 680
آں را کہ ز دست بے زری پامال است 680
اوراق زمانہ درنوشتیم وگذشت 681

تا تف شوق تو انداختہ جاں در تن شمع 422
صبح است خیز تا نفسے درہم افگنم 475
شادم کہ بر انکار من شیخ و برہمن گشتہ جمع 424
بے پردگی محشر رسوائی خویشم 477
بہ خوں تپم بہ سرہ گذر، دروغ دروغ 426
گم گشتہ بکوے تو نہ دل بلکہ خبر ہم 479
ہنگام بوسہ بر لب جاناں خورم دریغ 427
جلوہ معنی بہ جیب وہم پنہاں کردہ ایم 482
گل و شمعم بہ مزار شہدا گشت تلف 429
ہم بہ عالم زاہل عالم برکنار افتادہ ام 485
اے کردہ غرقم بے خبر شو زیں نشانہا یک طرف 431
سوخت جگر تاکجا رنج چکیدن دہیم 488
بگونہ مے نہ پذیرد زہم دگر تفریق 433
بود بدگوسادہ یا خودہم زبانش کردہ ام 490
شدم سپاس گزار خود از شکایت شوق 434
می ربایم بوسہ وعرض ندامت می کنم 492
مرد آنکہ در ہجوم تمنا شود ہلاک 436
صبح شد، خیز کہ روداد اثر بنمایم 494
بحر اگر موج زن است از خس و خاشاک چہ باک 438
تابہ کے صرف رضا جوئی دلہا باشم 496
سبک روحم بود بار من اندک 440
دگرنگاہ ترامست ناز می خواہم 498
اے ترا و مرا دریں نیرنگ 441
زمن حذر نہ کنی گرلباس دیں دارم 499
نہ مرا دولت دُنیا نہ مرا اجر جمیل 443
بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانیم 542
راہے ست کہ در دل فتد از خوں، رود از دل 445
رفت برما آنچہ خود ما خواستیم 504
گفتم زشادی نبودم گنجیدن آسان دربغل 447
اگر بر خودنمی بالد زغارت کردن ہوشم 506
داریم در ہوائے تو مستی ببوے گل 449
وحشتے درسفر ازبرگ سفرداشتہ ایم 508
تن برکرانہ ضایع، دل درمیانہ غافل 451
خودرا ہمی بہ نقش طرازی علم کنم 510
رفتم کہ کہنگی زتماشا برا فگنم 453
نشاط آرد بہ آزادی ز آرایش بریدن ہم 511
بسکہ بہ پیچید بخویش جادہ زگمراہیم 455
آنم کہ لب زمزمہ فرسائے ندارم 541
برلب یا علی سرا بادہ روانہ کردہ ایم 457
در وصل دل آزاری اغیار ندانم 516
نوگرفتار و دیرینہ آزاد خودم 459
درہر انجام محبت طرح آغاز افگنم 517
یاد باد آں روزگاراں کاعتبارے داشتم 461
اے زساز زنجیرم درجنوں نوا گرکن 520
دیدم آں ہنگامہ، بیجا خوف محشر داشتم 463
ہاپری شیوہ غزالان و زمردم رم شاں 522
ایں چہ شورے است کہ ازشوق تو درسر دارم 465
جنوں مستم بہ فصل نوبہارم می تواں کشتن 524
شبہاے غم کہ چہرہ بخوں ناب شستہ ایم 467
زہے باغ وبہار جاں فشاناں 526
بخت در خواب است می خواہم کہ بیدارش کنم 469
طاق شد طاقت زعشقت برگراں خواہم شدن 529
بے خویشتن عنان نگاہش گرفتہ ایم 471
دل زاں مژہ تیز بیک بار لتیدن 530
تا فصلے از حقیقت اشیا نوشتہ ایم 473
رشک تخم چیست نہ شد ہوس است ایں 533

بس کہ لبریز است زاندوہ تو سرتا پاے من 534
خوش بود فارغ زبند کفر وایماں زیستن 536
چیست بہ لب خندہ ازعتاب شکستن 539
خیرہ کندمرد را مہر درم داشتن 541
چہ غم اربہ جد گرفتی زمن احتراز کردن 544
چوں شمع رود شب ہمہ شب دود زسر ماں 546
خجل ز راستی خویش می تواں کردن 547
حیف است قتل گہ زگلستاں شناختن 549
بہ خونم دست و تیغ آلود جاناں 551
تاز دیوانم کہ سرمست سخن خواہد شدن 553
سرشک افشانی چشم ترش بیں 556
حق کہ حق است سمیع است فلانی بشنو 558
عرض خود برد کہ رسوائی ماخیزد ازو 560
گوئی بہ من کسے کہ ز دشمن رسیدہ کو 562
بالم بخویش بس کہ بہ بند کمند تو 563
گستاخ گشتہ ایم غرور جمال کو 565
دولت بہ غلط نبود، ازسعی پشیماں شو 567
می رود خندہ بہ سامان بہاراں زدہ 570
بتے دارم ازاہل دل رم گرفتہ 572
گاہے بچشم دشمن وگاہے درآئینہ 574
شاہا بہ بزم جشن چوشاہاں شراب خواہ 576
دارم دلے زغصہ گراں بار بودہ 578
چوں زباں ہا لال و جانہا پر زغوغا کردہ (کردی ای) 580
در زمہریر سینہ آسودگاں نہ 582
مرز فتا فراغ را مژدہ برگ وسازدہ 584
کیستم؟ دست بشاشگی جاں زدہ 586
بر دست و پاے بند گرانے نہادہ 588
نفس ابر درایں خانہ صد غوغا ست پنداری 590

گر نہ نواہا سرودے چہ نغمتے 592
دربستن تمثال تو حیرت رقمتے 594
اے بہ صدمہ آہے بر دلت زما بارے 596
بدیں خوبی خرد گوید کہ کام دل مخواہ از وے 598
نخواہم ازصف حوراں ز صدہزار یکے 600
اندوہ پر افشانی ازچہرہ عیاں استے 603
تابم ز دل برد کافر اداے 605
بدل زعربدہ جاے کہ داشتی، داری 607
اگر بشرع سخن درمیاں بگردانی 608
اے موج گل نوید تماشاے کیستی؟ 610
کافرم گر از تو باور باشدم غمخوارے 612
رفت آنکہ کسب بوے تو از باد کردے 614
مژدہ خرمی دہے خلق را مانی 615
اے کہ گفتم نہ دہی داد دل، آرے نہ دہی 617
ہم نشیں جان من وجان توایں انگیز، ہے 619
خشنود شوی چوں دل خشنود نیابی 621
سرچشمہ خون است ز دل تابہ زباں، ہائے 623
زاہد کہ ومسجد چہ و محراب کجائی؟ 625
دل کہ ازمن مر ترا فرجام ننگ آرد ہمی 627
دیدہ ورآنکہ نہدول بہ شمار دلبری 629
زبس کہ باتو بہر شیوہ آشناستے 631
دلم درنالہ از پہلوے داغ سینہ تابستے 633

انتخاب قطعات غالب (فارسی)

ساقی چومن پشنگی وا فراسیابیم 636
آنم کہ دریں بزم صریر قلم من 636
ہزار معنی سرجوش خاص نطق من است 637
فرصت اگرت دست دہد مغتنم انگار 638

فارسی غزلیات غالب

اے بخلا وملا خوئے تو ہنگامہ زا باہمہ در گفتگو، بے ہمہ با ماجرا

لغت : خلا: خالی ہونا، مراد کائنات کی تخلیق سے پہلے کا عالم-- ملا: پر ہونا، بھرا ہوا ہونا، مراد کائنات کی تخلیق کے بعد کا عالم-- ہنگامہ زا: ہنگامہ پیدا کرنے والی، مراد نت نئے انقلاب لانے والی، تخلیقات کرنے والی-- باماجرا: اپنے حال کے ساتھ، اپنی شان کے ساتھ--

ترجمہ : پہلی غزل ہونے کے ناطے یہ حمدیہ غزل ہے- اس میں غالب نے یہ کہا ہے کہ اللہ کی ذات ایسی ہے جو تخلیق کائنات سے پہلے بھی اور اس کی تخلیق کے بعد بھی آئے دن کی تخلیقات میں یا انقلابات لانے میں مصروف رہتی ہے- سب موجود ہوں تو تو ان سے مصروف گفتگو ہوتا ہے اور کوئی نہ ہو تو تو اپنی شان کے ساتھ ہوتا ہے- مراد یہ کہ تیری ذات عظیم کی شان تخلیق کائنات سے پہلے بھی اور آج بھی اسی طرح برقرار ہے-

شاہدِ حسنِ ترا در روشِ دلبری طرّۂ پرخم صفات، موئے میان ماسوا

لغت : روش دلبری: دل چھیننے کا طریقہ، مراد حسن میں ایسی دلکشی کہ جو دیکھے عاشق ہو جائے-- طرہ پرخم: پر پیچ زلفیں-- ماسوا: اللہ کے سوا جو کچھ ہے، یعنی یہ کائنات--

ترجمہ : محبوب حقیقی کے حسن کی تصویر کشی پر پیچ زلفوں کی تشبیہ سے کی گئی ہے جو دل کشی میں بے مثال ہوتی ہیں، مراد یہ کہ اے اللہ تعالیٰ تیری صفات پر پیچ زلفوں کی طرح ہیں جنہیں سمجھنا آسان بلکہ ممکن نہیں- محبوب کی کمر کو بال سے تشبیہ دی جاتی ہے یعنی بہت باریک بلکہ نظر نہ آنے والی کمر، ماسوا کو اس سے تشبیہ دے کر گویا یہ کہا گیا ہے کہ ماسوا کا وجود ہی کوئی نہیں- صوفیہ کے نظریہ "ہمہ اوست" (سب کچھ وہ ہے، باقی کسی کا وجود نہیں) کے حوالے سے یہ کہا ہے-

دیدہ وران راکند دید تو بینش فزون از نگہ تیز رو، گشتہ نگہ توتیا

لغت : دیدہ وران: دیدہ ور کی جمع، نگاہ رکھنے والے، مراد اہل بصیرت، دل کی نگاہ سے دیکھنے والے-- دید: دیدار، نظر آنا-- بینش: مراد بصیرت-- توتیا: سرمہ--

ترجمہ : جو صاحبان بصیرت ہیں، تیرا دیدار (ان معنوں میں کہ کائنات کی ہر ہر شے میں اس کا ظہور ہے- جو صرف ارباب بصیرت ہی دیکھ سکتے ہیں) ان کی بصیرت میں مزید اضافہ کرتا ہے- نگہ تیز رو یعنی گہری بصیرت سے نگاہ سرمہ بن گئی ہے- (سرمہ لگانے سے نظر میں تیزی پیدا ہوتی ہے- مراد وہی بصیرت میں گہرائی آنا جس سے صاحب بصیرت خدا کے وجود کا قائل اور اس سے آشنا ہو جاتا ہے)-

آب نہ بخشی بزور خون سکندر ہدر. جان نپذیری بہیچ نقد خضر ناروا

لغت : آب: پانی، مراد "آب حیات" جس کی تلاش میں سکندر اور خضر دونوں نکلے لیکن خضر نے چشمہ آب حیات تک پہنچ کر پانی پی لیا اور ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے، جبکہ سکندر راستہ بھول کر اس سے محروم رہا-- نقد ناروا: کھوٹا سکہ-- خون ہدر (شدن): خون ضائع یا رائیگاں جانا--

ترجمہ : اس شعر میں صنعت تلمیح سے کام لیا گیا ہے- سکندر بہت بڑی قوت کا مالک تھا لیکن آب حیات کے حصول میں اس کی یہ قوت کام

نہ آئی- دوسری طرف خضر ہیں جن کی ابدی زندگی بیکار ہے کہ وہ تنہائی میں (کہتے ہیں ان کا ٹھکانا پانی یعنی دریا سمندر میں ہے) رہ رہے ہیں- بقول صائب!

بہار عمر ملاقات دوستداران است چہ حظ برد خضر از عمر جاودان، تنہا

(زندگی کی بہار تو دوستوں کے ساتھ مل بیٹھنے میں ہے بھلا خضر اس عمر جاوداں سے کیا لطف اٹھا سکتا ہے کہ وہ تنہائی کی زندگی بسر کر رہا ہے)- گویا تنہائی کی زندگی ایک طرح سے کھوٹے سکہ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں، یعنی بیکار ہے-

بزم ترا شمع و گل، خستگی بوتراب ساز ترا زیر و بم، واقعہ کربلا

لغت : خستگی: تھکاوٹ-- بوتراب: مٹی والا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب، ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں زمین پر لیٹے دیکھا تو انہیں "ابوتراب" کے لقب سے پکارا جو بعد میں ان کا لقب ٹھہرا - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شہید کیا گیا تھا-- زیر و بم: نچلے اور اونچے سر-- گل: پھول، مراد سجاوٹ--

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھکاوٹ تیری محفل کی شمع اور سجاوٹ ہے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کربلا کے میدان میں شہادت تیرے ساز کے اونچے اور نچلے سر ہیں- مراد خدا کی بے نیازی ہے جس کے لئے بڑی ہستیوں کی شہادت بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی-

نکبتیان ترا قافلہ بے آب و نان نعمتیاں ترا مائدہ بے اشتہا

لغت : نکبتیان: جمع نکبتی، مصیبت زدہ، مفلس-- نعمتیان: جمع نعمتی، نعمتوں والے، امیر، مالدار-- مائدہ: دسترخوان، خوراک، کھانا-- بے اشتہا: بھوک کے بغیر--

ترجمہ : اس شعر میں بھی خدا کی بے نیازی کی طرف اشارہ ہے- ایک طرف مفلسوں کا قافلہ ہے، یعنی مفلس لوگ ہیں- جنہیں دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہے اور دوسری طرف وہ مالدار لوگ ہیں جنہیں بھوک نہ بھی ہو تب بھی ان کے دسترخوان پر قسم قسم کے کھانے چنے ہوتے ہیں-

گرمی نبض کسے کز تو بدل داشت سوز سوختہ در مغز خاک ریشہ وارد گیا

لغت : مغز خاک: یعنی زمین کے اندر-- ریشہ: جڑ-- وارد گیا: اصل لفظ گیاہ ہے، شعری ضرورت کے تحت گ کو گرا دیا- یہ صنعت ترخیم ہے- ایک طرح کی جڑی بوٹی--

ترجمہ : جس کے دل میں تیرا سوز یعنی سوز عشق تھا اس کی نبض کی گرمی سے زمین کے اندر وارد گیا کی جڑ جل گئی-

مصرف زہر ستم دادہ بیاد تو ام سبز بود جاے من در دہن اژدہا

لغت : مصرف: خرچ کرنے کی جگہ، خرچ، مطلب، کام-- سبز بودن جا: جگہ کا سرسبز ہونا، سانپ کاٹے تو انسان کا جسم سبزی مائل ہو جاتا ہے، مراد زہر پھیلانا-- زہر ستم: مراد محبوب کی ستم رانیوں کی تلخی--

ترجمہ : محبوب کی ستم رانیوں کی طرف اشارہ ہے- تیری یاد میں مجھ میں زہر ستم رچا ہوا ہے- اژدہا کے منہ میں میری جگہ سبز ہے- مراد یہ کہ میں اس قدر ستم خوردہ ہوں کہ اژدہا کے منہ میں، اس زہر ستم کے مقابلے میں، مجھے آسودگی میسر آئے گی-

کم مشمر گریہ ام زانکہ بعلم ازل بودہ دریں جوے آب گردش ہفت آسیا

لغت : مشمر: مت گن، مت جان-- ہفت آسیا: سات چکیاں، مراد سات آسمان-- جوے آب: پانی کی ندی، مراد آنسوؤں کی جھڑی--

ترجمہ : میری گریہ وزاری کو کم یعنی حقیر نہ جان کیونکہ یہ بات علم ازل میں تھی کہ کبھی میرے آنسوؤں کی جھڑی سے سات آسمان گردش میں رہے۔

سادہ زعلم وعمل مہر تو ورزیدہ ایم مستی ما پایدار بادہ ما ناشتا

لغت : ورزیدہ ایم: ہم نے اختیار کی ہے-- ناشتا: بھوک، بھوکا آدمی جس نے کچھ نہ کھایا ہو تہار منہ خالی پیٹ--

ترجمہ : ہم علم اور عمل دونوں سے عاری یعنی دور ہیں، اس حالت میں ہم نے تیرا عشق اختیار کیا ہے، ہماری مستی یعنی مستی عشق برقرار اور قائم رہنے والی ہے جبکہ ہماری شراب ایسی ہے جس میں کسی چیز کے کھانے پینے والی بات نہیں ہے۔

خلد بہ غالب سپار زانکہ بدان روضہ در نیک بود عندلیب خاصہ نو آئین نوا

لغت : سپار: سپرد کر، عطا کر-- بدان: بہ آن، اس میں-- نیک: اچھا، اچھی-- روضہ: باغ-- عندلیب: بلبل، مراد شاعر یعنی خود غالب-- نو آئین نوا: نئے نئے نغمے الاپنے والی--

ترجمہ : (اے خدا!) تو باغ جنت میرے سپرد کردے یعنی مجھے اس میں جگہ سے نواز کیونکہ اس باغ میں نئے نئے نغمے الاپنے والی بلبل اچھی رہے گی، مراد یہ کہ میں نئے نئے افکار تخلیق کر رہا ہوں میرے لیئے باغ جنت موزوں رہے گا۔

غزل-2

تعالیٰ اللہ برحمت شاد کردن بے گناہاں را خجل نپسندد آزرم کرم بے دستگاہاں را

لغت : تعالیٰ اللہ: سبحان اللہ، اللہ بلند ہے-- شاد کردن: خوش کرنا-- خجل: شرمندہ-- آزرم: مراد شفقت، مہربانی-- بے دستگاہاں: مراد بے عمل لوگ، گنہگار--

ترجمہ : شروع کے چند اشعار نعتیہ ہیں- سبحان اللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کی رحمت کیسی ہے کہ بے گناہوں کو خوش کرتی ہے اور حضورؐ کی شفقت و کرم گنہگاروں کو شرمندہ دیکھنا پسند نہیں کرتی۔

خوے شرم گنہ دربیشگاہ رحمت عامت سہیل و زہرہ افشاندز سیما روسیاہان را

لغت : خوے: پسینہ-- پیشگاہ: سامنے، بارگاہ- سہیل وزہرہ: دو ستاروں کے نام ہیں-- سیما: پیشانی، ماتھا-- روسیاہاں: مراد گنہگار لوگ--

ترجمہ : آپؐ کی رحمت کے سامنے گناہ کا پسینہ گنہگاروں کے ماتھے سے یوں ٹپکتا ہے- جیسے سہیل وزہرہ جیسے ستارے ٹپک رہے ہوں-

زہے دردت کہ بایک عالم آشوب جگر خائی دود در دل گدایاں راو در سر پادشاہان را

لغت : زہے: واہ واہ، کیا کہنے-- دردت: تیرا یعنی آپؐ کا درد محبت وعقیدت-- یک عالم: بہت زیادہ، ایک دنیا-- آشوب: دکھ-- جگرخائی: مراد بہت تکلیف دہ-- دَود: دوڑتا ہے، مراد موجود ہے--

ترجمہ : حضورؐ آپ کے درد محبت کا کیا کہنا ہے کہ یہ بہت بڑے دکھ کے باوجود گداؤں یعنی عام لوگوں کے دل اور بادشاہوں کے سر میں سمایا رہتا ہے یعنی ہر کوئی آپؐ سے انتہائی محبت وعقیدت رکھتا ہے کوئی کسی انداز میں کوئی کسی انداز میں۔

بحرفے حلقہ درگوش افگنی آزاد مرداں را بخوابے مغز درشور آوری بالین پناہاں را

لغت : بحرفے: ایک حرف یعنی بات سے-- حلقہ در گوش افگنی: مراد آپ اپنا غلام اور گرویدہ بنا لیتے ہیں-- بخوابے: ایک خواب سے-- بالین پناہاں: مراد مزے سے سوئے ہوئے لوگ--

ترجمہ : حضورؐ، آپ اپنی ایک بات یعنی محبت بھرے کلام سے آزاد لوگوں کو اپنا غلام یعنی گرویدہ بنا لیتے ہیں، جبکہ خواب میں آکر مزے سے سوئے ہوئے لوگوں کے سر میں ایک ہنگامہ احترام و محبت پیدا کر دیتے ہیں-

زشوقت بے قراری آرزو خارا نہاداں را ببزمت لای خواری آبرو پرویز جاہاں را

لغت : شوقت: آپؐ کا عشق-- خارا نہاداں: مراد سنگدل لوگ-- ببزمت: آپؐ کی بزم یا مجلس میں-- لای خواری: تلچھٹ پینے کا عمل، پرانے زمانے میں شراب پینے والے جام کی تہ کی شراب گداؤں میں بانٹ دیتے تھے-- پرویز جاہاں: پرویز کا سا مرتبہ رکھنے والے، پرویز، ایران کا مشہور بادشاہ--

ترجمہ : بڑے بڑے سنگدل آپؐ کے عشق میں بے قراری کی آرزو کرتے ہیں، جبکہ آپ کی محفل میں بڑے بڑے مرتبہ و مقام والوں کے لیئے تلچھٹ پینے یعنی ذلت و خواری میں بھی آبرو ہے-

بہ داغت شادم امازین خجالت چون برون آیم کہ رشکم در جحیم افگند خلد آرامگاہاں را

لغت : داغت: تیرا یعنی آپؐ کا داغ محبت-- شادم: میں خوش ہوں-- جحیم: دوزخ-- خلد آرامگاہاں: خلد آرامگاہ کی جمع، جنت میں آرام کرنے والے--

ترجمہ : میں آپؐ کی محبت پر (جو میرے دل میں ہے) خوش ہوں لیکن اس شرمندگی سے کیونکر چھٹکارا پاؤں کہ (میری اس محبت کے سبب) بہشت میں آرام کرنے والے مجھ سے رشک کرتے اور یوں گویا جہنم میں گر جاتے ہیں-

بہ دلہا ریختی یکسر شکستن ہم زیزداں داں کہ لختے بر خم زلف و کلہ زد کج کلاہان را

لغت : شکستن: ٹوٹنا، مراد عاجزی-- لختے: ایک گرز آہنی، ایک ٹکڑا-- کج کلاہان: کج کلاہ کی جمع، مراد حسین، محبوب (ٹیڑھی ٹوپی پہننا قدیم حسینوں کی پہچان تھی)--

ترجمہ : آپؐ نے دلوں میں سراسر توڑ پھوڑ پیدا کر دی (اپنی محبت سے دل سرشار کر دیئے) یہ گویا اللہ ہی کی دین ہے کہ اس نے حسینوں کے زلف و کلاہ میں کچھ خم ڈال دیا، یعنی زلفوں اور کلاہ کے ٹیڑھے پن یا جھکاؤ کو دل کشی اور دلربائی کا باعث بنا دیا-

بنازم خوبی خون گرم محبوبے کہ در مستی کندریش از مکیدنہا زبان عذر خواہان را

لغت : کندریش: زخمی کرتا ہے-- مکیدنہا: بہت چومنا-- عذر خواہان: عذر خواہ کی جمع، معذرت کرنے، معافی مانگنے والے لوگ--

ترجمہ : مجھے ایسے گرم جوش محبوب کی خوبی پر فخر ہے جو عالم مستی میں ان لوگوں کے ہونٹ چوم چوم کر زخمی کر دیتا ہے جو اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے ہیں- یعنی حضورؐ اکرم سراپا شفقت و محبت ہیں جو معذرت کرنے والوں کو بہت نوازتے ہیں- شاعر یعنی مسلمانوں کو آپؐ کی ذات گرامی پر فخر ہے-

بہ مے آسایش جانہا بدان ماند کہ ناگاہان گذر برچشمہ افتد تشنہ لب گم کردہ راہان را

لغت : آسایش: آرام، سکون-- ناگاہان: اچانک-- تشنہ لب: پیاسا-- گم کردہ راہان: راستہ بھولے ہوئے--

ترجمہ : شراب سے جانوں کو جو سکون و آرام ملتا ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی بھولا بھٹکا پیاسا راہی اچانک کسی چشمے کے پاس سے گزرے-

زجورش داوری بردم بہ دیوان لیک زین غافل کہ سعی رشکم ازخاطر بردنامش گواہان را

لغت : جورش: اس (محبوب) کا ظلم وستم-- دیوان: عدالت--

ترجمہ : میں اس محبوب کے ستم کے خلاف عدالت میں دعویٰ لے کر گیا لیکن مجھے یہ خیال نہ رہا کہ گواہ، مجھ سے رشک کی بنا پر، اس کا ظلم ہی بھول جائیں گے۔

گسست تار و پود پردہ ناموس را نازم کہ دام رغبت نظارہ شد رسوا نگاہان را

لغت : گسست: ٹوٹ پھوٹ-- تاروپود: تانا بانا-- رسوا نگاہان: رسوا نگاہ کی جمع، اپنی بے باک نظروں کے باعث رسوا ہونے والے، مراد شوخ چشم حسین--

ترجمہ : میں اپنے پردہ ناموس کی ٹوٹ پھوٹ اور بکھرنے پر نازاں ہوں کہ یہ امر شوخ نگاہ حسینوں کے لیئے رغبت نظارہ کا جال بن گیا ہے، یعنی وہ میری طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

نشاط ہستی حق دارد از مرگ ایمنم غالب چراغم چون گل آشامد نسیم صبحگاہان را

لغت : نشاط: خوشی، شادمانی-- دارد ایمنم: مجھے امن میں یعنی محفوظ رکھتی ہے--

ترجمہ : حق کا وجود، اے غالب! مجھے موت کے خوف سے محفوظ رکھتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں میرا چراغ صبح کی ہوا سے بجھنے کی بجائے، پھول کی طرح اس سے اور بھی زیادہ مہکتا ہے۔

غزل-3

خاموشی ماگشت بدآموز بتان را زین پیش وگرنہ اثرے بود فغان را

لغت : بدآموز: برا سکھانے والی، گمراہ کرنے والی-- بتاں: جمع بت، حسین لوگ، محبوب--

ترجمہ : ہماری خاموشی نے حسینوں کو غلط فہمی میں ڈال دیا (گمراہ کر دیا) ورنہ اس سے پہلے ہماری آہ وفغاں میں خاص اثر تھا۔

منت کش تاثیر وفائیم کہ آخر این شیوہ عیان ساخت عیار دگران را

لغت : منت کش: زیر احسان، ممنون-- شیوہ: انداز، طریقہ-- عیاں: ظاہر-- عیار: پرکھ--

ترجمہ : ہم تاثیر وفا کے ممنون ہیں کہ آخر ہمارے اس انداز یعنی وفا نے دوسروں کی پرکھ کو ظاہر کر دیا۔ یعنی دوسرے لوگ یا رقیب وفا کے اس معیار پر پورے نہیں اترے۔

در طبع بہار این ہمہ آشفتگی ازچیست گوئی کہ دل ازبیم تو خون گشتہ خزاں را

لغت : آشفتگی: پریشانی-- ازچیست: کس لیئے ہے، کیا باعث ہے-- بیم: خوف--

ترجمہ : اے محبوب! بہار کی طبع میں یہ پریشانی سی کیسی ہے۔ غالباً تیرے خوف سے خزاں کا دل خون ہو گیا ہے۔ یعنی تیرے حسن کی تازگی وکشش کے آگے موسم بہار بھی گویا خزاں ہے۔

مُوئے کہ برون نامدہ باشد چہ نماید بیہودہ در اندام تو جستیم میاں را

لغت : اندام: جسم-- مُو: بال-- جستیم: ہم نے تلاش کیا-- میان: کمر--

ترجمہ : وہ بال جو باہر ہی نہ نکلا ہو وہ بھلا کیا نظر آئے، مراد محبوب کی پتلی کمر ہے، ہم تیرے جسم میں اسے فضول ڈھونڈتے رہے- بہت پتلی کمر حسن و دلکشی کی علامت ہے- بقول شاعر

صنم! سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے، کس طرف کو ہے، کدھر ہے؟

طاقت نتوانست بہ ہنگامہ طرف شد دادیم بدست غمت ازنالہ عناں را

لغت : طرف شدن: مقابل ہونا، مراد برداشت کرنا-- عناں: لگام--

ترجمہ : ہم میں طاقت نہ تھی کہ ہم ہنگامہ عشق کو برداشت کرسکتے، اس لیے ہم نے نالہ وفغاں کی لگام تیرے غم کے ہاتھ میں تھمادی- یعنی تیرے عشق میں آہ وفغاں ہی کرتے رہے-

تاشاہد رازت بہ خموشی شدہ رسوا چون پردہ بہ رخسار فروہشت بیاں را

لغت : شاہد: محبوب-- فروہشت: ڈال لیا-- رسوا: مراد افشا--

ترجمہ : چونکہ تیرے راز کا محبوب اپنی خاموشی کے باعث رسوا ہو گیا، اس لیے اس نے چہرے پر بیان (گویائی) کو نقاب کی طرح ڈال لیا- یہ غالباً خدا کے وجود سے متعلق ہے جو ظاہر تو نظر نہیں آتا لیکن کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے وجود کی گواہی دیتا ہے-

درمشرب بیدار تو خونم مئے ناب است کز ذوق بہ خمیازہ در افگندہ کمان را

لغت : مشرب: مسلک، مذہب، گھاٹ-- بیداد: ظلم وستم-- مے ناب: خالص شراب-- خمیازہ: انگڑائی--

ترجمہ : تیرے مسلک بیداد میں میرا خون، خالص شراب کی طرح ہے، جس (مسلک) نے ذوق سے کمان کو انگڑائی میں ڈال دیا ہے- نشہ اترنے پر یا پورا نہ ہونے پر میخوار جب انگڑائی لیتا ہے تو اس کے بازو کمان کی طرح نظر آتے ہیں- مراد یہ کہ محبوب، عاشق پر ظلم کے تیر پر تیر چلا رہا ہے لیکن اس کا ذوق پورا نہیں ہوتا-

برطاعتیان فرخ وبرعشرتیان سہل نازم شب آدینۂ ماہِ رمضاں را

لغت : طاعتیان: جمع طاعتی، عبادت گزار-- فرخ: مبارک-- عشرتیان: جمع عشرتی، صاحبان عیش ونشاط-- شب آدینہ: جمعہ کی رات، مراد چھٹی کا دن--

ترجمہ : میں ماہ رمضان میں جمعہ کی رات پر ناز کرتا ہوں کہ یہ اطاعت عبادت گزاروں کے لیئے تو مبارک ہے جبکہ ارباب عیش ونشاط کے لیئے سہولت کی حامل ہے- یعنی چھٹی کے سبب اول الذکر زیادہ سے زیادہ عبادت کرسکتے ہیں اور ثانی الذکر خوب عیش کرسکتے ہیں-

اینک زدہ ام بال تقاضاز دو مصرع تامژدہ معراج دہم سعی بیاں را

لغت : اینک: لو، لیجیے-- بال زدن: پر مارنا، اڑنے کے لیئے تیار ہونا-- مژدہ: خوشخبری-- معراج: بلندی-- سعی بیان: مراد زور بیان کی کوشش--

ترجمہ : لو! میں دو مصرعوں (یعنی ایک شعر) سے تقاضا یعنی اپنے زور بیان کے تقاضا سے اڑنے لگا ہوں تاکہ اپنے بیان (شاعری) کی کوشش کو بلندی یا بلند پروازی کی خوشخبری دوں- اپنی شاعرانہ عظمت کی بات کی ہے-

زین سان کہ فرو رفتہ بہ دل پیرو جوان را مژگان تو جوہر بود آئینہ جاں را

لغت : زین سان: اس طرح سے، اس طور-- جوہر: چمک، شیشے کی چمک--

ترجمہ : تیری پلکیں کچھ اس انداز سے بوڑھوں اور جوانوں کے دلوں میں کھب گئی ہیں کہ وہ جان کے آئینہ کی چمک بن گئی ہیں۔یعنی تیری پلکوں کی دلکشی سب کے لیئے روح کی چمک (سرور) کا باعث بن گئی ہے۔

وا داشت سگ کوے توزین حدنشناسی درپائے تومی خواستم افشاند روان را

لغت : وادا شت: روکا، باز رکھا--حدنشناسی: اپنی اوقات یا حیثیت نہ جاننا--افشاندن: بکھیرنا، قربان کرنا--

ترجمہ : میں اپنی حیثیت کو جانے پہچانے بغیر تیرے قدموں پر اپنی جان قربان کرنا چاہتا تھا لیکن تیری گلی کا کتا میری اس خواہش کے آڑے آیا۔

برتربتم از نخل قدت جلوہ فروبار تاخاک کند نوبر ازآن پائے نشاں را

لغت : تربتم: میری قبر--قدت: تیرا قد--نوبر: تازہ پھل--

ترجمہ : تو میری قبر پر اپنے قد کے درخت کا جلوہ، سایہ ڈال، تاکہ تیرے قدموں کے نشان میری مٹی میں تازہ پھل کا سامان پیدا کردیں۔ (محبوب کا لمبا قد عاشق کے لیئے دلکشی کا باعث بنتا ہے، اس لیئے ایسا کہا)

جستیم سراغ چمن خلد بہ مستی در گرد خرام تو رہ افتاد گماں را

لغت : جستیم: ہم نے تلاش کیا، پالیا--گرد خرام: کسی کے ٹہلنے پر اٹھنے والی مٹی--

ترجمہ : ہم حالت مستی میں چمن خلد (بہشت) کا سراغ لگا رہے تھے کہ ہمارا خیال تیری مٹکتی چال سے اٹھنے والی گرد کی طرف چلا گیا۔ گویا محبوب کی چال کیا ہے چمن خلد ہے جسے دیکھ کر آدمی اس میں محو ہو جاتا ہے۔

بقول شاعر

رفتار تری مے کا برستا ہوا بادل جس راہ سے گزرے تو، وہی رہگزر مست

اے خاک درت قبلہ جان و دل غالب کز فیض تو پیرایہ ہستی ست جہاں را

لغت : درت: تیرا یعنی حضورؐ کرم کا در مبارک--

ترجمہ : یہ اور اگلے دو شعر نعت کے ہیں اے حضور اکرم ﷺ! آپؐ کے در مبارک کی خاک غالب کے دل و جان کا قبلہ ہے کیونکہ آپؐ ہی کے فیض سے دنیا کو وجود کی زینت نصیب ہوئی ہے۔یعنی اگر حضورؐ نہ ہوتے تو یہ کائنات بھی عدم ہی میں ہوتی۔

تانام تو شیرینی جان دادہ بہ گفتن درخویش فرو بردہ دل ازمہر زباں را

لغت : فروبردہ: نیچے لے گیا یعنی روک لیا--گفتن: مراد گفتار--

ترجمہ : چونکہ آپؐ کا نام مبارک لینے سے میری گفتار میں ایک عجیب شیرینی جاں پیدا ہو گئی ہے اس لیئے میرے دل نے ازراہ محبت و احترام زبان اپنے اندر کھینچ لی ہے، یعنی خاموش ہو گیا ہے۔

برامت تو دوزخ جاوید حرام است حاشا کہ شفاعت نہ کنی سوختگاں را

لغت : دوزخ جاوید: ہمیشہ ہمیشہ کا دوزخ--سوختگاں: سوختہ کی جمع، جلے ہوئے لوگ، گنہگار--

ترجمہ : آپؐ کی امت پر ہمیشہ کے لیئے دوزخ حرام ہے (مسلمان گنہگار صرف کچھ عرصے کے لیئے دوزخ میں ڈالے جائیں گے)۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپؐ دوزخیوں کی شفاعت نہ کریں گے (یعنی یقیناً شفاعت فرمائیں گے)

غزل-4

چون عذار خویش دارد نامہ اعمال ما سادہ پرکار فراوان شرم، اندک سال ما

لغت : عذار: گال، رخسار-- سادہ: بھولا بھالا-- پرکار: چالاک ہوشیار-- فراواں شرم: بہت شرمیلا-- اندک سال: تھوڑے سال والا، کم سن--

ترجمہ : محبوب کی طرف اشارہ ہے چونکہ ہمارا کم سن محبوب بھولا بھالا ہی ہے، چالاک اور بہت شرمیلا بھی، اس لیئے اس نے اپنے رخسار کی طرح ہمارا نامہ اعمال رکھا ہے، یعنی ہم ہر طرح کی گستاخی سے دور ہیں-

میل ماسوی وی و میلش بسوی چون خودے است آرد از خود رفتنش ناگہ بہ استقبال ما

لغت : میل: رغبت، توجہ-- چون خودے: اپنے جیسا (حسین)-- آرد: لاتا ہے، مراد لائے گا-- از خود رفتنش: اس کا اپنے آپ میں نہ رہنا، بے خود ہو جانا-- ناگہ: ناگاہ، اچانک--

ترجمہ : ہماری رغبت تو اس سے ہے لیکن وہ اپنے جیسے کسی حسین کے دام محبت میں گرفتار ہے- اس کا اس طرح بے خود ہونا ایک روز اچانک اسے ہمارے استقبال کے لیئے لائے گا- یعنی اسے اس امر کا احساس ہو جائے گا کہ ہمارا اس سے عشق سچا ہے اور یہ کہ عشق میں کیسے کیسے سخت مراحل آتے ہیں-

حال ما از غیرمی پرسی و منت می بریم آگہی بارے کہ آگہ نیستی از حال ما

لغت : منت می بریم: ہم احسان مند ہیں-- غیر: مراد رقیب--

ترجمہ : تو ہمارا حال رقیب سے پوچھتا ہے، تیرا ہم پر یہ احسان ہے- چلو اتنا تو پتہ چل گیا کہ تو ہمارے حال سے بے خبری کا گویا اعتراف کرتا ہے-

عیش و غم در دل نمی استد، خوشا آزادگی بادہ و خونابہ یکساں است در غربال ما

لغت : نمی استد: نہیں ٹھہرتا ہے-- خونابہ: خون ناب، خالی خون-- غربال: چھلنی--

ترجمہ : آزادہ روی، آزاد منشی کے کیا کہنے ہیں کہ اس کی وجہ سے ہمارے دل میں نہ تو کوئی غم ٹکتا ہے اور نہ عیش ہی ٹکا رہتا ہے- ہماری چھلنی (مراد دل) سے شراب اور خالص خون دونوں یکساں صورت میں نکل جاتے ہیں-

نقش مادر خاطر یاران دژم صورت گرفت بس کہ رو درہم کشید آئینہ از تمثال ما

لغت : دژم صورت: ٹیڑھی شکل-- خاطر: دل-- تمثال: شکل--

ترجمہ : دوستوں کے دل میں ہمارا نقش کچھ ٹیڑھی صورت میں جما ہے- شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آئینے نے ہماری شکل سے کچھ زیادہ ہی منہ پھیر لیا- مراد دوستوں نے ہم سے کماحقہ اعتنا نہیں کی-

نیشتر سازید و بگدازید ہرجا تیشہ ایست خون گرم کوہکن دارد رگ قیفال ما

لغت : کوہکن: پہاڑ کھودنے والا، مراد فرہاد، جس نے اپنی محبوبہ شیرین کی خاطر بادشاہ کے کہنے پر تیشے سے پہاڑ کھودا اور پھر پرویز (بادشاہ) کی اس جھوٹی اطلاع پر کہ شیرین مرگئی ہے، خود کو تیشے سے مار لیا-- قیفال: جس رگ سے فصد کھولی جاتی ہے-- نیشتر: نشتر جس سے فصد کھولتے ہیں--

ترجمہ : تمہیں جہاں کہیں کوئی تیشہ نظر آئے اسے پگھلا کر اس کا نشتر بنالو، اس لیئے کہ ہماری رگ قیفال میں فرہاد کا سا خون گرم ہے۔ یعنی فرہاد نے تیشے سے خود کو ختم کر کے اپنے عشق کا خاتمہ کیا تھا اور چونکہ ہم بھی ایسے ہی خون کے حامل ہیں، اس لیئے تیشے سے نشتر بنا کر ہم بھی اپنا عشق ختم یا ٹھنڈا کر لیں گے۔

ماہمائے گرم پروازیم فیض ازما مجوی سایہ ہمچو دود بالا می رود ازبال ما

لغت : ہما: ایک فرضی پرندہ کسی کے جو سر پر سے گزر جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے یعنی اس کا سایہ مبارک سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک فرضی کہانی ہے-- گرم پرواز: بہت تیز اڑنے والا--

ترجمہ : ہم بہت تیز اڑنے والے ہما ہیں، ہم سے کسی فیض کی توقع نہ رکھو۔ ہمارے پروں کا سایہ دھوئیں کی طرح اوپر کو جاتا ہے۔

خضر در سرچشمہ حیوان فرو غلتیدنش لغزش پائے است کش رو دادہ در دنبال ما

لغت : سرچشمہ حیوان: آب حیات کا چشمہ-- فرو غلتیدن: نیچے لڑھک یا پھسل جانا-- دنبال: پیچھے--

ترجمہ : خضر کا آب حیات کے چشمے میں لڑھک جانا گویا ان کے پاؤں کی پھسلن ہے جو ہمارے پیچھے واقع ہوئی۔ ایک فرضی کہانی ہے کہ خضر اور سکندر آب حیات کی تلاش میں نکلے۔ خضر نے وہاں پہنچ کر آب حیات پی لیا اور ہمیشہ کی زندگی پالی جبکہ سکندر اس تک نہ پہنچ پایا اور یوں محروم رہا۔ مراد یہ کہ خضر نے حیات جاوید تو پالی لیکن دنیا سے کٹ گئے جبکہ انسان ہر لحاظ سے بہت آگے نکل گیا۔

خاک را از ابر ادرار معین دادہ اند بے مئے پارینہ بر مارانده اند امسال ما

لغت : ادرار: پانی کا بہنا-- معین: مقررہ-- مے پارینہ: پچھلے سال کی یعنی پرانی شراب--

ترجمہ : خاک کو بادل سے ایک مقررہ حد تک پانی دیا گیا ہے یعنی بارش برستی ہے جبکہ ہمارا موجودہ سال پچھلے سال کی (مراد پرانی) شراب کے بغیر ہماری طرف دھکیلا گیا ہے۔ (گویا اس سال پرانی شراب میسر نہیں آئی جو مے خواروں کو بھاتی ہے)

با چنین گنجینہ ارزد اژدہائے ہم چنین حلقہ برگرد دل مازد زبان لال ما

لغت : گنجینہ: خزانہ-- حلقہ: گھیرا-- زبان لال: گونگی زبان، خاموش رہنے والے زبان--

ترجمہ : ہماری گونگی یا خاموش زبان نے ہمارے دل کے گرد حلقہ ڈال دیا۔ ایسے خزانے کے لیئے اسی قسم کا اژدہا مناسب ہے۔ دل کو خزانے سے اور خاموش زبان کو سانپ سے تشبیہ دی ہے۔ پرانے زمانے میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ان کے زمین میں چھپائے گئے خزانوں پر سانپ بیٹھ جاتا ہے۔ غالب نے اسی حوالے سے یہ بات کہہ کر دل میں مخفی افکار و خیالات کے لیئے خاموشی کو بہتر جانا ہے، یعنی وہ ظاہر نہیں ہو پاتے۔

جان غالب! تاب گفتاری گمان داری ہنوز؟ سخت بیدردی کہ می پرسی زما احوال ما

لغت : تاب گفتار: بولنے کی طاقت-- گماں داری: توقع رکھتا ہے-- سخت: بہت--

ترجمہ : اے جان غالب! (یعنی محبوب) کیا تو اب بھی ہم سے تاب گفتار کی توقع رکھتا ہے، تو تو بہت ظالم ہے جو ہم سے ہمارا حال پوچھ رہا ہے۔ یعنی تیرے عشق میں تو ہم پر گویا قیامت گزر گئی ہے۔ بقول میر۔

حال اپنا جو پوچھ لیتے ہو کبھی پاتے بھی ہو بحال ہمیں

غزل-5

گر بیائی مست، ناگاہ از در گلزار ما　　گل زبالیدن رسد تا گوشۂ دستار ما

لغت : بالیدن: اگنا، بڑھنا پھولنا--

ترجمہ : اگر تو عالم مستی میں اچانک ہمارے گلزار کے دروازے میں داخل ہو جائے تو پھول، تیرے شوق میں، اتنے بڑھیں پھولیں کہ ہماری دستار کے کنارے تک پہنچ جائیں- غالب ہی کے بقول-

دیکھ کر تجھ کو چمن بس کہ نمو کرتا ہے　　خود بخود پہنچے ہے گل، گوشۂ دستار کے پاس

وحشتے در طالع کاشانہ ما دیدہ است　　می پرد چون رنگ از رخ، سایہ از دیوار ما

ترجمہ : ہمارے کاشانہ (گھر) کے مقدر میں، سائے نے کچھ ایسی وحشت دیکھی ہے کہ وہ دیوار سے یوں بھاگتا ہے جیسے چہرے سے رنگ اڑ جائے- اپنے گھر کی ویرانی کو غالب نے اردو میں یوں بیان کیا ہے:

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب　　ہم بیابان میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

(در و دیوار سے سبزہ اگنا ویرانی کی علامت ہے)——

گوشہ گیرانیم و محو پاس ناموس خودیم　　آبروے ما گداز جوہر رفتار ما

لغت : گوشہ گیر: کونے یا تنہائی میں زندگی بسر کرنے والا-- پاس: لحاظ-- ناموس: عزت و آبرو--

ترجمہ : ہم گوشہ گیر ہیں اور اپنے ناموس کا دھیان رکھنے میں محو ہیں- ہماری آبرو ہماری رفتار کے جوہر کے پگھلنے میں ہے یعنی باہر نکل کر چلنے پھرنے کی بجائے تنہائی ہی میں ہماری عزت و آبرو ہے-

خستہ عجزیم و از ما جز گنہ مقبول نیست　　تکیہ دارد بر شکست توبہ استغفار ما

لغت : خستہ: زخمی-- استغفار: گناہ سے توبہ تلا کرنا--

ترجمہ : ہم عاجزی کے مارے ہوئے ہیں، اس لیئے ہم سے تو صرف گناہ ہی قبول کیا جاتا ہے- گویا ہماری استغفار کو توبہ ٹوٹنے کا سہارا حاصل ہے- دوسرے لفظوں میں شاعر بار بار توبہ کرتا اور بار بار توبہ توڑتا چلا جاتا ہے اور یوں ہر مرتبہ اسے استغفار سے کام لینا پڑتا ہے-

سخت جانیم و قماش خاطر ما نازک است　　کارگاہ شیشہ پنداری بود کہسار ما

لغت : قماش: اثاثہ، متاع، جوہر-- کارگاہ: کارخانہ-- کہسار: پہاڑ، یہاں مراد سخت جانی--

ترجمہ : ہم ہیں تو سخت جان لیکن ہمارے دل کا جوہر یا اثاثہ نازک ہے، گویا ہمارا پہاڑ ایک طرح سے شیشے کا کارخانہ ہے- سخت جانی کو پہاڑ سے اور نازک دلی کو شیشے کے کارخانے سے تشبیہ دے کر یہ کہنا چاہا ہے کہ جس طرح شیشے کو ذرا سی ٹھیس لگے تو وہ ٹوٹ جاتا ہے، کچھ یہی حالت اپنی ہے کہ سخت جانی کے باوجود اپنا دل معمولی سی ٹھیس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے-

می فزاید در سخن رنجے کہ بر دل می رسد　　طوطی آئینہ ما می شود زنگار ما

لغت : می فزاید: بڑھاتا ہے-- زنگار: زنگ--

ترجمہ : دل کو پہنچنے والے آزار کو وہ بات میں بڑھا دیتا ہے- گویا ہمارا زنگ (دکھ) ہمارے آئینے کا طوطی بن جاتا ہے- قدیم میں طوطے کو بولنا

سکھانے کے لیئے شیشے کے سامنے کھڑا کر دیتے اور خود شیشے کے پیچھے کھڑے ہو کر بولتے جس کی طوطا نقل اتارا۔ یہ آئینہ فولاد سے بنتا تھا جس پر پانی پڑنے سے زنگ لگ جاتا۔ مراد شاعر کی یہ ہے کہ ہمیں جس قدر بھی دکھ پہنچتا ہے وہ باتوں میں آکر بڑھ جاتا ہے۔

از گداز یک جہاں ہستی، صبوحی کردہ ایم آفتاب صبح محشر، ساغر سرشار ما

لغت : صبوحی: صبح کی شراب-- ساغر سرشار: بھرا ہوا پیالہ، جام--

ترجمہ : ایک دنیا کے وجود کے پگھلنے سے ہم نے اپنی صبح کی شراب پی ہے۔ گویا صبح قیامت کا خورشید ہمارا لبالب بھرا ہوا یعنی مستی سے پر جام ہے۔ قیامت کی طرف اشارہ ہے جب پوری کائنات درہم برہم ہو کر رہ جائے گی۔ کائنات کی اس حالت کو "گداز ہستی" کا نام دیا ہے اور اسی حوالے سے صبوحی اور صبح محشر کے خورشید کو ساغر سرشار کہا ہے۔

سرگرانیم ازوفا و شرمساریم ازجفا آہ از ناکامی سعی تو درد آزار ما

لغت : سرگرانیم: ہم خفا یا برہم ہیں، بے نیاز ہیں-- آزار: تکلیف پہنچانا--

ترجمہ : ہم وفا سے لاتعلق ہیں اور جفا سے ہم شرم محسوس کرتے ہیں چونکہ دونوں صورتوں میں عاشق کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، اس لیئے یہ کہا کہ اے محبوب! ہمیں آزار پہنچانے کے لیئے تیری کوشش کی ناکامی پر ہم افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

چاک "لا" اندر گریبان جہات افگندہ ایم بے جہت بیرون خرام ازپردہ پندار ما

لغت : "لا": مراد اللہ کے سوا کوئی موجود یا معبود نہیں-- جہات: جمع جہت، طرفیں، یعنی شش جہت اوپر نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے-- پندار: تکبر، بڑائی-- بے جہت: یعنی ہر طرف، کسی طرف کی قید کے بغیر-- چاک: کٹاؤ، پھٹا ہوا--

ترجمہ : ہم نے اطراف کے گریبان کو "لا" سے چاک کر ڈالا ہے، یعنی کائنات میں اس کی ذات کے سوا کوئی موجود و معبود نہیں، اس لیئے تو ہمارے پندار کے پردے سے باہر، اطراف سے بے نیاز ہو کر، چل پھر، ٹہل۔

ذرہ جزدر روزن دیوار نکشودست بار جنس بیتابی بدزدی بردہ از بازار ما

لغت : بارکشودن: بوجھ اتارنا-- روزن: سوراخ، روشن دان-- بدزدی بردہ: چرا کر لے گیا ہے-- جنس: سودا--

ترجمہ : ذرے نے سوائے دیوار کے سوراخ میں اور کہیں اپنا بوجھ اتار کر نہیں رکھا یعنی اس سوراخ ہی میں وہ ٹکا رہتا ہے جبکہ باہر ذرات اڑتے پھرتے ہیں جو بیقراری کی علامت ہے۔ اس حوالے سے غالب کہتے ہیں کہ دراصل ذرے یا ذرات نے بیقراری کا سودا ہماری منڈی سے خریدا ہے۔ دوسرے لفظوں میں انہوں نے اپنی بیقراری کی بات ہے۔

ازنم باراں نشاط گل بدآموز تو شد گریہ ابر بہاری کردہ آبی کارما

لغت : بدآموز: بری بات یا برا سکھانے والا-- نشاط گل: پھول کی تازگی-- آبی کردن: پانی پھیر دینا، بیکار کر دینا--

ترجمہ : بارش کی نمی سے پھول میں جو تازگی اور شگفتگی پیدا ہوئی ہے اس نے تجھے غلط بات سمجھائی ہے (یعنی محبوب اپنے عاشق کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے پھولوں کی تازگی اور مہک میں کھو گیا ہے) گویا بہار کے بادل نے ہماری گریہ پر پانی پھیر دیا ہے۔

غالب از صہبائی اخلاق ظہوری سرخوشیم "پارۂ بیش است ازگفتار ما، کردار ما"

لغت : ظہوری: فارسی کا مشہور شاعر جس سے غالب متاثر تھے اور اس کی بعض زمینوں میں انہوں نے غزلیں بھی کہیں۔ اس مقطع کا دوسرا مصرع ظہوری ہی کا ہے-- صہبا: شراب-- سرخوش: سرشار، مست--

ترجمہ : غالب! ہم ظہوری کے اخلاق کی شراب سے سرمست ہیں، چنانچہ ہماری گفتار سے ہمارا کردار کسی قدر زیادہ ہے (ظہوری کا یہی

اخلاق ہے جس سے ہم متاثر ہیں)۔

غزل-6

نمی بینیم در عالم نشاطے کاسماں مارا چونور از چشم نابینا، زساغر رفت صہبا را

لغت : رفت (رپریش): جھاڑو پھیر دیا یعنی صاف کر دیا--

ترجمہ : ہمیں دنیا میں کوئی مسرت و شادمانی نظر نہیں آتی، یعنی ہم خوشیوں سے محروم ہیں۔ ہماری حالت ایسے ہی ہے جیسے آسمان نے نابینا شخص کی آنکھ سے نور اور ساغر سے شراب کو صاف کر دیا ہو۔ اپنی غم واندوہ کی حالت کا ذکر ہے۔

مکن ناز و ادا چندین، دلے بستان و جانے ہم دماغ نازک من برنمی تابد تقاضا را

لغت : چندین: اتنے، اس قدر-- بستان: لے لے--

ترجمہ : تو (اے محبوب) نہ صرف میرا دل بلکہ میری جان بھی لے لے، لیکن اس قدر ناز و ادا نہ دکھا، کیونکہ میرا نازک دماغ (یا نزاکت طبع) تقاضا برداشت نہیں کرتا۔ یہاں تقاضا سے مراد محبوب کا بہت ناز و ادا دکھانا ہے۔

سراب آتش از افسردگی چون شمع تصویرم فریب عشق بازی می دہم اہل تماشا را

لغت : سراب: چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہو-- افسردگی: بجھا ہوا ہونا، مراد غم زدگی-- سراب آتش: ایسی آگ جو دور سے جلتی ہوئی دکھائی دے لیکن در حقیقت ایسا نہ ہو، مراد غالب کا غم کا مارا دل ہے--

ترجمہ : میرا دل افسردگی کی بنا پر گویا سراب آتش ہے اور میری حالت تصویر کی شمع کی سی ہے جو جلتی تو نہیں لیکن تصویر میں جلتی نظر آتی ہے۔ یعنی میرا دل تو افسردہ ہے لیکن میں دیکھنے والوں کو اپنی عشق بازی کا فریب دے رہا ہوں۔

من وذوق تماشاے کسے، کز تاب رخسارش جگر بر تابہ چسپد آفتاب عالم آرا را

لغت : تابہ: توا-- چسپد: چپک جاتا ہے-- کسے: کوئی، مراد کوئی محبوب، حسین--

ترجمہ : میں ہوں اور ایک ایسے حسین کے نظارہ کا ذوق و شوق ہے، یعنی اس کے حسن میں کھویا ہوا ہوں، جس کے چہرے کی چمک اور تابانی سے دنیا کو سجانے والے سورج کا بھی جگر گرم توے سے چپک جاتا ہے۔ محبوب کے بے حد حسین ہونے کی بات ہے۔

چہ لب تشنہ است خاکم کاستین گردباد من چواشک ازچہرہ ازروی زمین برچید دریارا

لغت : کاستین: کہ آستین-- لب تشنہ: پیاسی-- گردباد: بگولا-- دریا: سمندر--

ترجمہ : میری خاک کس قدر پیاسی ہے کہ اس سے اٹھنے والے بگولے کی آستین، زمین پر سے سمندر کو اس طرح چوس لیتی ہے جس طرح چہرے سے آنسو پونچھ لیئے جاتے ہیں۔

خیالش را بساطے بہرپا اندازی جستم پسندیدم بہ مستی مخمل خواب زلیخارا

لغت : بساطے: ایک یا کوئی بساط، چٹائی، بوریا، فرش-- پاانداز: -- ٹاٹ جو دروازے کے آگے جوتا صاف کرنے کے لیئے رکھا جاتا ہے۔

ترجمہ : میں اس کے خیال کے فرش کے لیئے کسی پاانداز کی تلاش میں تھا کہ اچانک عالم مستی میں، میں نے زلیخا کے بستر کی مخمل کو (اس کام کے لئے) پسند کر لیا۔ عالم مستی کہنے سے مراد ہے کہ وہ مخمل بھی گویا محبوب کے شایانِ شان نہ تھی۔

دل مایوس را تسکین بہ مُردن می توان دادن چہ امید است آخر خضر و ادریس و مسیحا را

لغت : مردہ: مرنا-- ادریسؑ : ایک پیغمبر جو حیات جاوداں پاگئے'-- مسیحا: حضرت عیسیٰ وہ بھی زندہ ہیں-

ترجمہ : مایوس دل کو مرنے سے تسکین دی جاسکتی ہے لیکن آخر حضرت خضر، حضرت ادریس اور حضرت مسیحا کو، اس ضمن میں، کیا امید اور توقع ہے- مراد یہ کہ ہم مرگئے تو مایوسی ختم، لیکن یہ حضرات، ایسی صورت میں کیا کرتے ہوں گے؟

بہاران است وخاک از جلوہ گل امتلا دارد بہ رگ نشترزن ازموج خرام ناز، صحرا را

لغت : امتلا: جی متلانا، پیٹ کا غذا سے پر ہونا، خون کا جوش مارنا-- بہ رگ نشترزن: فصد کھول-- خرام ناز: نخرے سے چلنا--

ترجمہ : موسم بہار کی آمد پر خاک، جلوہ گل (سرخ پھولوں کی کثرت) سے پر ہوگئی ہے، تو ذرا باہر نکل اور اپنی ناز و ادا والی چال کی لہر سے صحرا کی رگ میں نشتر لگا، یعنی صحرا یا باغ کا سارا حسن تیری اس حسین چال کے آگے ماند پڑ جائے گا-

سروکارم بود ساقی کزتندی خویش نفس درسینہ می لرزد زموج بادہ، مینارا

لغت : سروکارم: مجھے واسطہ یا تعلق ہے-- ساقی: ایک ایسا ساقی-- تندی خوی: مزاج کی تیزی--

ترجمہ : مجھے ایک ایسے ساقی سے پالا پڑا ہے جس کی تند مزاجی کے سبب صراحی کے سینے میں موج بادہ سے سانس کانپنے لگتا ہے- صراحی میں شراب کے ابال یا جوش کو ساقی کی تند مزاجی سے منسوب کیا ہے-

خطے برہستی عالم کشیدیم ازمژہ بستن ز خود رفتیم وہم باخویشتن بردیم دنیارا

لغت : خطے: ایک لکیر-- مژہ بستن: مراد آنکھیں بند کرلینا--

ترجمہ : ہم نے دنیا کے وجود پر، آنکھیں بند کرکے، لکیر کھینچ دی- ہم اپنے آپ سے گئے اور یوں اپنے ساتھ دنیا کو بھی لے گئے- مراد یہ کہ ہم ہیں تو یہ دنیا بھی ہے، بصورت دیگر دنیا کا کوئی وجود نہیں- (جب ہم ہی نہ رہے تو دنیا ہے یا نہیں ہے، اس سے کیا فرق پڑتا ہے)

درآغوشِ تغافل عرض یک رنگی توان دادن تہی دانم چہ پیش آمد نگاہ بے محابا را

لغت : آغوشِ تغافل: غفلت کی گود، بے نیازی یا بناوٹی بے توجہی-- پہلو تہی کردن: ٹالنا، کترانا-- عرض یک رنگی: ایک جیسا ہونے کے اظہار کی بات--

ترجمہ : آغوشِ تغافل میں ایک جیسا ہونے کی بات رکھی جاسکتی ہے- جب تو پہلو تہی یا کنارہ کشی کرتا ہے تو گویا ہمیں جگہ دے دیتا ہے- خدا سے خطاب ہے کہ تُو بظاہر نظر تو نہیں آتا لیکن درحقیقت تُو ہم میں موجود ہوتا ہے- گویا اس کا نظر نہ آنا اس کی محبوبانہ ادا ہے جسے تغافل کہا گیا ہے-

نمی رنجد کہ در دامِ تغافل می تپد صیدش نمی دانم چہ پیش آمد نگاہِ بے محابا را

لغت : نمی رنجد: اسے افسوس نہیں ہوتا-- می تپد: تڑپتا ہے-- نگاہ بے محابا: بے باکانہ ڈالی جانے والی نگاہ--

ترجمہ : اسے اس بات کا دکھ یا رنج ہے کہ اس کا شکار (عاشق) اس کی غفلت یا بناوٹی بے توجہی کے جال میں تڑپ رہا ہے- خدا جانے اس کی بے باک نگاہی کو کیا لاحق ہوگیا ہے- محبوب کی دانستہ بے توجہی کا ایک طرح سے شکوہ ہے- عاشق اس کے عشق میں تڑپ رہا ہے لیکن وہ ہے کہ پروا اور توجہ ہی نہیں کر رہا-

زمیں گویے است، کو مجنون، کہ من بردم غبارم در نورد خود فروپیچید صحرا را

لغت : گویے: ایک گیند-- درنورد خود: اپنی لپیٹ میں-- گوی بردن: سبقت لے جانا جیت جانا-- فرو پیچید: لپیٹ لیا--

ترجمہ : زمین ایک گیند ہے- مجنوں کہاں ہے؟ کہ میں اس گیند کو میدان سے لے گیا ہوں یعنی میں نے میدان مار لیا ہے- میرے غبار نے صحرا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے- مراد یہ کہ مجنوں اپنی صحرانوردی کے باعث مشہور ہے لیکن میں صحرانوردی میں اس سے بہت آگے نکل گیا ہوں، اس سے بڑھ گیا ہوں-

ازین بیگانگی ہا می تراود آشنائی ہا حیامی ورزد و درپردہ رسوا می کند مارا

لغت : بیگانگی ہا: اجنبیت، غیریت-- می تراود: ٹپکتی ہیں، ظاہر ہوتی ہیں-- حیامی ورزد: وہ حیا اختیار کرتا ہے، حیا سے کام لیتا ہے--

ترجمہ : اس محبوب کے اس انداز غیریت و بیگانگی سے آشنائی اور اپنایت کا رنگ جھلک رہا ہے- وہ شرم و حیا سے کام لیتا اور یوں ہمیں درپردہ رسوا کر رہا ہے- بظاہر محبوب خود کو عاشق سے لاتعلق ثابت کرتا ہے لیکن اس کی حیا سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عاشق کی طرف متوجہ ہے اور اس کا یہ انداز عاشق کی رسوائی کا باعث بن رہا ہے، اس لیئے کہ دیکھنے والے فوراً تاڑ جاتے ہیں کہ وہ (عاشق) فلاں پر مر رہا ہے-

حذر از زمہریر سینہ آسودگان غالب چہ منت ہا کہ بردل نیست جان ناشکیبا را

لغت : زمہریر: انتہائی سرد ہونا-- سینہ آسودگان: آرام کرنے والوں کا سینہ، مراد درد اور سوز محبت سے عاری لوگ-- منتہا: احسانات-- ناشکیبا: بے صبر--

ترجمہ : کہتے ہیں زمہریر ایک نہایت سرد جگہ ہے جہاں کافروں کو رکھا جائے گا- یہ ان کے لیئے عذاب ہو گا- غالب نے اس حوالے سے یہ کہا ہے کہ تو (اے غالب!) درد و سوز محبت سے خالی لوگوں سے بچ کر رہ- اس جان ناشکیبا کے دل پر کیسے کیسے احسانات ہیں- جان ناشکیبا، سوز و درد سے پر دل کی علامت ہے- دل میں سوز و درد ہو تو انسان کی زندگی بہت کچھ سیکھتی ہے ورنہ اس کے بغیر انسان چلتا پھرتا مٹی کا پتلا ہے-

---

غزل-7

پس از کشتن بخوابم دید، نازم بدگمانی را بخود پیچید کہ ہے ہے، دی غلط کردم فلانی را

لغت : کشتن: مارنا، قتل کرنا-- نازم: میں ناز کرتا ہوں، میں قربان جاؤں-- بخود پیچید: اپنے آپ میں بل کھا رہا ہے-- ہے ہے: ہائے افسوس-- غلط کردم: مجھ سے غلطی ہوئی--

ترجمہ : مجھے قتل کرنے کے بعد اس (محبوب) نے مجھے خواب میں دیکھا- ایسی بدگمانی کے واری جاؤں کہ اب وہ خود ہی پیچ و تاب کھا رہا ہے کہ ہائے افسوس کل میں نے فلاں شخص (عاشق) کو یونہی، غلطی سے قتل کر ڈالا- غالب ہی کا شعر ہے-

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

دلم بر رنج نابرداری فرہاد می سوزد خداوندا! بیامرزآں شہید امتحانے را

لغت : رنج نابرداری: دکھ برداشت نہ کرنے کا عمل-- بیامرز: بخش دے--

ترجمہ : میرا دل فرہاد کے دکھ اٹھانے کی سکت نہ رکھنے پر جلتا ہے- خدایا! آزمائش کے اس شہید کو بخش دیجیو- فرہاد نے پہاڑ کاٹتے وقت خود کو اپنے ہی تیشے سے ہلاک کر ڈالا تھا- گویا بادشاہ کے حکم پر پہاڑ کا کاٹنا فرہاد کے لئے، شیریں سے عشق کے سلسلے میں، ایک آزمائش تھی

جس میں وہ پورا نہ اترا۔

دریغ از حسرت دیدار، ورنہ جائے آں دارد　　کہ بے رویت، بہ دشمن دادہ باشم زندگانی را

لغت : دریغ: افسوس-- جائے آن دارد: حالات کا تقاضا یہ ہے-- بے رویت: تیرے دیدار بغیر--

ترجمہ : افسوس کہ تیرے دیدار کی حسرت رہ جائے گی ورنہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ میں تجھے دیکھے بغیر اپنی زندگی دشمن یعنی رقیب کی نذر کر دیتا- رقیب جذبہ صادق سے عاری ہے- اسے اگر میری طرح محرومی دیدار سے سابقہ پڑے تو وہ برداشت نہ کر پائے گا۔

سرشتم را بپالودند تا سازد از لایش　　پر پروانہ و منقار مرغ بوستانی را

لغت : سرشتم: میری فطرت-- بپالودند: مراد قدرت نے صاف کی-- لایش: اس کی لاے یعنی میل جو نیچے بیٹھ جاتی ہے--

ترجمہ : میری فطرت و سرشت کو صاف کیا گیا تاکہ اس کی میل سے پروانے کے پر اور باغ کے پرندے کی چونچ بنائی جائے- پروانے کا پر سوز کی اور پرندے، بالخصوص بلبل کی منقار نغمہ خوانی کی علامت ہے- اس طرح غالب نے اپنی دونوں فطری خاصیتوں کی بات ہے-

چو خود را ذرہ گویم رنجد از حرفم، زہے طالع　　ز خودی داندم بے مہر، نازم مہربانی را

لغت : رنجد: اسے برا لگتا ہے-- زہے طالع: اپنے نصیبے کے کیا کہنے--

ترجمہ : جب میں خود کو ذرہ (از راہ انکسار) کہتا ہوں تو محبوب کو میری یہ بات بری لگتی ہے (وہ ناراض ہوتا ہے)- میری خوش بختی کے کیا کہنے کہ وہ بے مہر مجھے اپنوں میں سے سمجھتا ہے- مجھے اس کی اس نوازش پر فخر ہے-

بہ پالیش جان فشاندن شرمسارم کرد، می دانم　　کہ داند ارز شے نبود متاع رایگانی را

لغت : جان فشاندن: جان چھڑکنا، قربان کرنا-- ارز شے: کوئی قیمت و قدر-- متاع رایگانی: مفت کی دولت، سرمایہ--

ترجمہ : اس (محبوب) کے پاؤں پر جان فشانی کرنے کے عمل نے مجھے شرمسار کر دیا- مجھے اس بات کا علم ہے کہ وہ یہ جانتا ہے کہ مفت کی دولت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی-

فدایت دیدہ و دل، رسم آرائش مپرس از من　　خراب ذوق گل چینی چہ داند باغبانی را

لغت : فدایت: تجھ پر قربان-- خراب: بگڑا ہوا-- گل چینی: پھول توڑنا، چننا--

ترجمہ : میرے دیدہ و دل تجھ پر فدا ہوں، تو مجھ سے رسم آرائش کے بارے میں مت پوچھ- بھلا جو شخص پھول توڑنے یا چننے کے ذوق کا مارا ہوا ہو اسے باغبانی یعنی پھولوں کی حفاظت کا کیا علم؟

چہ خیزد گر ہوس، گنج امیدم در دل افشاند　　درین کشور روائی نیست نقد شادمانی را

لغت : چہ خیزد: کیا ہوتا ہے-- گنج امیدم: میری امیدوں کا خزانہ-- روائی: سکے کا چلنا-- نقد: سکہ--

ترجمہ : اگر ہوس میرے دل میں امیدوں کا خزانہ بھی رکھ دے تو اس سے کیا فرق پڑے گا کہ اس دیس میں تو خوشی و مسرت کے سکے کا رواج ہی نہیں ہے- اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار ہے-

نشاط لذت آزار را نازم کہ در مستی　　ہلاک فتنہ دارد ذوق مرگ ناگہانی را

لغت : لذت آزار: تکلیف یا دکھ دینے کی لذت-- ہلاک فتنہ دارد: مراد مٹا دیتی، ختم کر دیتی ہے-- مرگ ناگہانی: اچانک موت--

ترجمہ : مجھے لذت آزار (جو آزار محبوب پہنچاتا ہے) کی خوشی پر ناز ہے کہ یہ لذت جب مستی یعنی انتہا کو پہنچتی ہے تو اس سے اچانک کی موت کا سارا ذوق شوق ختم ہو جاتا ہے- اچانک کی موت انسان کو غم و اندوہ سے نجات دلا دیتی ہے لیکن محبوب کی آزار رسانی سے جو مجھے

لذت ملتی ہے وہ اس موت سے کہیں زیادہ اچھی ہے۔

مپرس از عیش نومیدی کہ دندان در دل افشردن اساس محکمے باشد بہشت جاودانی را

لغت : مپرس: مت پوچھ -- دندان در دل افشردن: دل میں دانت چبھونا، مراد بہت رنج و غم --

ترجمہ : ناامیدی میں جو عیش ہے تو اس کا مت پوچھ، کیونکہ انتہائی رنج و غم برداشت کرنا گویا بہشت جاودانی کی بنیاد کو مضبوط کرنا ہے۔ یعنی دنیا میں رنج و غم اٹھانے والا یقیناً بہشت میں جائے گا۔

سراسر غمزہ ہایت لاجوردی بود و من عمرے بہ معشوقی پرستیدم بلاے آسمانی را

لغت : لاجوردی: نیلے رنگ والے -- پرستیدم: میں پرستش کرتا رہا --

ترجمہ : تیرے غمزے سراسر نیلگوں مراد آفت کے حامل تھے (آسمان نیلا ہے۔ انسان پر نازل ہونے والی مصیبتوں کو آسمان سے منسوب کیا جاتا ہے) اور میں ایک عمر تک آسمانی مصیبت کو ایک معشوق کی طرح پوجتا رہا۔ محبوب کی آزار رسانی کو آسمانی مصائب جیسا قرار دے کر انہیں (مصائب کو) بھی محبوب ہی کی طرف سے سمجھ کر ان سے دل لگائے رکھا۔

بہ جز سوزندہ اخگر، گل نہ گنجد در گریبانم بد آموز عتابم بر نہ تابم مہربانی را

لغت : سوزندہ اخگر: جلا دینے والی چنگاری -- نہ گنجد: نہیں سماتا -- بد آموز عتابم: میں عتاب کی بری عادت کا مارا ہوا ہوں --

ترجمہ : میرے گریبان میں، سوائے جلا دینے والی چنگاری، کے کوئی پھول نہیں سماتا یعنی نہیں سما سکتا، اس لیئے کہ (محبوب نے ہر وقت) عتاب و سرزنش کر کر کے میری عادت کچھ ایسی بگاڑ دی ہے کہ اب میں مہربانی کی تاب ہی نہیں لا سکتا۔

دلم معبود زردشت است غالب فاش می گویم بہ خس یعنی قلم من دادہ ام آذر فشانی را

لغت : زردشت یا زرتشت: پارسیوں یعنی آتش پرستوں کا پیغمبر -- آذر فشانی: آگ برسانے کا عمل --

ترجمہ : اے غالب! میں کھل کر کہتا ہوں کہ میرا دل آتش پرستوں کے پیغمبر زرتشت کا معبود ہے، یعنی میرے دل میں جذبوں کی آگ بھری ہے، میں نے تنکے یعنی قلم کو آگ برسانے پر لگا رکھا ہے۔ دوسرے لفظوں میں میں قلم کے ذریعے اس آگ (جذبے کو) دل سے باہر لاتا ہوں۔

غزل-8

محو کن نقش دوئی از ورق سینہ ما اے نگاہت الف صیقل آئینہ ما

لغت : دوئی: توحید، وحدت کی ضد -- الف صیقل: قدیم میں آئینہ لوہے سے بنتا تھا۔ کہتے ہیں سکندر اعظم نے ایجاد کیا تھا۔ جب پانی سے اس پر زنگ لگتا تو اسے پالش کیا جاتا۔ پالش کرنے والے آلے سے گویا لکیر سی بن جاتی ہے جسے الف صیقل کہا گیا ہے اور الف توحید کی علامت ہے --

ترجمہ : خدا سے خطاب ہے کہ ہمارے دل سے دوئی کا نقش مٹا دے، اے وہ ذات کہ تیری نگاہ یعنی توجہ ہمارے آئینے کے صیقل کا الف ہے۔ یعنی محبوب حقیقی کی توجہ سے دل میں موجود ہر طرح کے نقش مٹ جاتے ہیں اور توحید کا نقش اس (دل) میں بیٹھ جاتا ہے۔

وقف تاراج غم تست چہ پیدا، چہ نہاں ہمچو زنگ از رخ ما رفت دل از سینہ ما

لغت : تاراج: لوٹ، غارت-- پیدا: ظاہر-- نہاں: چھپا ہوا، باطن--

ترجمہ : ہمارا کیا ظاہر اور کیا باطن، دونوں تیرے غم کی لوٹ مار کے لیئے وقف ہیں- جس طرح ہمارے چہرے کا رنگ اڑ گیا ہے اسی طرح ہمارے سینے سے دل بھی غائب ہو گیا ہے- محبوب سے انتہائی محبت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے غم کی بات ہے- بقول حفیظ-

زمانے بھر کے غم یا اک ترا غم یہ غم ہو گا تو کتنے غم نہ ہوں گے

چہ تماشاست زخود رفتہ خُویشت بودن صورت ماشدہ عکس تو در آئینہ ما

لغت : زخود رفتہ خویشت بودن: تیری خاطر اپنے آپ سے خود رفتہ ہو جانا--

ترجمہ : تیری محبت میں، اپنے آپ میں نہ رہنا بھی کیا عجیب بات ہے- ہمارے آئینے میں ہماری صورت بھی تیرا عکس بن گئی ہے- یعنی محبوب کے خیالوں میں اتنے محو ہونا کہ شیشے میں اپنی صورت بھی محبوب کی صورت معلوم ہونے لگتی ہے-

عرصہ بر الفت اغیارچہ تنگ آمدہ است خوش فرو رفتہ بطبع تو، خوشا کینہ ما

لغت : عرصہ تنگ آمدن: عرصہ یعنی جگہ یا میدان تنگ ہونا-- اغیار: جمع غیر، رقیب-- فرو رفتہ: ڈوب گیا، سما گیا ہے-- خوشا: کیا کہنے--

ترجمہ : ہماری کیا خوش بختی ہے کہ ہمارا کینہ تیری طبع میں کچھ اتنا سما گیا ہے کہ اس کی بنا پر اغیار کی الفت پر عرصہ تنگ ہو گیا ہے- یعنی تیرے دل میں اس کینے کے باعث اتنی جگہ نہیں رہی کہ کسی دوسرے کی الفت اس میں سما سکے-

محتشم زادہ اطراف بساط عدمیم گوہر ازبیضہ عنقاست بہ گنجینہ ما

لغت : محتشم زادہ: صاحب حشمت، عزت و مرتبہ والا-- بساط عدم: عدم کا فرش-- عنقا: وجود کے بغیر ایک فرضی پرندہ، چنانچہ کسی چیز کے نہ ہونے کے سلسلے میں کہا جاتا ہے "فلاں چیز عنقا ہو گئی"--

ترجمہ : ہم عدم کے فرش کے کناروں کے صاحبان حشمت و عزت ہیں- ہمارے خزانے میں جو گوہر ہے وہ عنقا کے انڈے سے ہے- فرش کے کناروں سے مراد سرزمین ہے- انسان فانی اور عدم ہے- غالب نے عنقا کے حوالے سے یہ بات کہی ہے-

نیست مستان ترا تفرقہ بدر وہلال بادہ مہتاب بود درشب آدینہ ما

لغت : تفرقہ: دو چیزوں میں فرق ہونا یا کرنا-- بدر: چودھویں کا یا مکمل چاند-- ہلال: پہلی کا چاند-- شب آدینہ: جمعہ یعنی چھٹی کی رات-- مہتاب: چاندنی--

ترجمہ : تیرے مستوں کے لیئے بدر اور ہلال میں کوئی فرق نہیں ہے- جمعہ کی رات کو شراب ہمارے لیئے مہتاب ہے- شراب کی چمک کو چاند کی چمک قرار دیا ہے- چھٹی کے سبب فراغت ہوتی ہے اور یوں مزے سے عیش و نشاط کا دور چلتا ہے-

غالب امشب ہمہ از دیدہ چکیدن دارد خون دل بود مگر بادہ دوشینہ ما

لغت : چکیدن: ٹپکنا-- مگر: شاید-- بادہ دوشینہ: کل یا پچھلی رات کی شراب--

ترجمہ : اے غالب! ہماری گذشتہ رات کی شراب شاید ہمارا خون دل تھا جو آج رات پوری طرح آنکھوں سے ٹپکنے لگا ہے- وقتی مسرت و عیش کے بعد طویل رنج و غم مراد ہے-

غزل-9

سوز عشق تو پس ازمرگ عیانست مرا رشتہ شمع مزار ازرگ جانست مرا

لغت : عیانست مرا: مجھ پر ظاہر ہوا ہے-- رشتہ شمع: دھاگا جو موم بتی کے اندر ہوتا ہے--

ترجمہ : تیرے عشق کا سوز مجھ پر موت کے بعد ظاہر ہوا یا کھلا ہے- میری قبر کی شمع کا دھاگا میری رگ جاں سے ہے- مراد یہ کہ محبوب کے عشق کی گرمی عاشق کے مرنے کے بعد بھی اسکے دل میں قائم ہے- جسکی مثال دی گئی ہے کہ شمع مزار اسکی رگ جان سے روشن ہے-

می نگنجم زطرب در شکن خلوت خویش حلقہ بزم کہ چشم نگرانست مرا

لغت : طرب: خوشی-- شکن: مراد گوشہ-- چشم نگراں: مراد بغور دیکھنے والی آنکھ یا پوری طرح متوجہ آنکھ-- می نگنجم: میں نہیں سماتا--

ترجمہ : یہ کس کا حلقہ بزم میری چشم نگراں بنا ہوا ہے کہ میں اپنی تنہائی کے گوشے میں خوشی سے پھولے نہیں سما رہا- محبوب کی بزم کے تصور سے عاشق پر مسرت و شادمانی کی جو کیفیت گزرتی ہے اس کی طرف اشارہ ہے-

ہر خراشے کہ زرشک تنم افتد بردل در سپاس دم تیغ تو زبانست مرا

لغت : خراش: زخم-- سپاس: تشکر، شکریہ-- دم تیغ: تلوار کی دھار--

ترجمہ : ہر وہ زخم جو میرے جسم کے رشک سے میرے دل پر لگتا ہے وہ (زخم) تیری تلوار کی دھار کا شکریہ ادا کرنے کے لیئے میری گویا زبان ہے- محبوب، عاشق کے جسم پر تلوار چلاتا ہے- یہ بات عاشق کے لیئے باعث لذت اور باعث فخر ہے- اس کی یہ خواہش ہے کہ اس کے دل پر بھی محبوب تلوار چلائے- تاکہ اس کا دل بھی لذت پائے-

دل خود ازتست وہم از ذوق خریداری تست ایں ہمہ بحث کہ در سود وزیان است مرا

لغت : ازتست: تیرا ہی ہے-- سود و زیاں: نفع و نقصان--

ترجمہ : (میرا) دل تیرا ہی ہے، تو یہ جو میں (دل کے سلسلے میں) نفع و نقصان کی بحث میں الجھتا ہوں تو یہ بھی تیرے ذوق خریداری ہی کے باعث ہے- یعنی تیرے اس فعل (ذوق خریداری) سے مجھے لذت حاصل ہوتی ہے-

جوئے ازبادہ وجوئے زعسل دارد خلد لب لعل تو ہم این است وہم آن است مرا

لغت : جوئے: ندی-- عسل: شہد--

ترجمہ : بہشت میں ایک ندی شراب کی ہے اور ایک ندی شہد کی- تیرے لب لعل میں یہ یعنی شہد بھی ہے اور وہ یعنی شراب بھی- عاشق کے لیئے محبوب کے سرخ ہونٹ ہر طرح کی لذت کا باعث ہیں-

چوں پری زادکہ درشیشہ فرودش آرند روئے خوبت بہ دل از دیدہ نہان است مرا

لغت : فرودش آرند: اسے نیچے لاتے یعنی اتارتے ہیں-- نہان: چھپا ہوا--

ترجمہ : اس پری زاد کی طرح جسے شیشے میں اتارتے ہیں تیرا خوبصورت چہرہ میرے دل میں اس طرح سما گیا ہے کہ وہ میری نظروں سے مخفی ہے- محبوب سے انتہائی محبت کا اظہار ہے- ویسے "پری کو شیشے میں اتارنا" کے معنی کسی سخت آدمی کو رام کرنا ہے)

بہ تگ و تاز من افزود گستن یک دست در رہت رشتہ امید عنان است مرا

لغت : تگ و تاز: بھاگ دوڑ-- گسستن: ٹوٹنا-- افزود: بڑھا بڑھ گیا-- یک دست: بالکل ہرا کر-- عنان: لگام--

ترجمہ : لگام کے بالکل ٹوٹ جانے سے میری بھاگ دوڑ میں اضافہ ہوا ہے- تیرے راستے (یعنی تیری محبت) میں رشتہ امید (امید کا دھاگا) مراد امید) میری لگام ہے- گھوڑے کی لگام ٹوٹ جائے تو وہ اٹھ دوڑتا ہے- مطلب یہ کہ محبت میں ناامیدی و ناکامی سے عاشق کی محبت میں کوئی فرق آنے کی بجائے مزید اضافہ ہوتا ہے-

بے خودی کردہ سبک دوش، فراغے دارم کوہ اندوہ رگ خواب گران است مرا

لغت : سبک دوش: فارغ، ہلکا-- فراغ: فراغت، آرام و سکون-- اندوہ: غم، دکھ-- رگ خواب: مراد نیند-- بے خودی: مدہوشی، اپنے آپ سے بے خبری--

ترجمہ : میری بے خودی کے باعث میرا بوجھ (غم کا بوجھ جس کی وجہ سے میں اب سکون میں ہوں)- ہلکا ہو گیا ہے- غم کا پہاڑ میرے لیئے گہری نیند کا سبب بنا ہے- گہری نیند کا سبب یعنی غم واندوہ سے نجات مل جانا-

خارہا ازاثر گرمی رفتارم سوخت منتے بر قدم راھروان است مرا

لغت : سوخت: جل گیا، جل گئے-- منت: احسان-- راہرواں: راہرو کی جمع، چلنے والے--

ترجمہ : میری تیز رفتاری کے نتیجے میں راستے کے کانٹے جل گئے اور یہ صورت حال چلنے والوں کے قدموں پر میرا احسان ہے- یعنی ان کے لیئے راستے کی رکاوٹ دور ہو گئی-

رہرو تفتہ در رفتہ بہ آبم غالب توشۂ برلب جو ماندہ نشان است مرا

لغت : تفتہ: پیاسا-- در رفتہ: ڈوبا ہوا، ڈوب گیا-- توشہ: زاد راہ، راستے یا سفر کا خرچ--

ترجمہ : اے غالب! میں ایک ایسا راہرو یا مسافر ہوں جو شدت تشنگی کے باعث پانی میں ڈوب گیا ہو- ندی کے کنارے پڑا ہوا میرا توشہ میرے وجود کا نشان ہے-

---

غزل-10

آشنایانہ کشد خار رہت دامن ما گوئی این بود، ازیں پیش، بہ پیرا ہن ما

لغت : آشنایانہ: واقفوں، آشناؤں کی طرح-- گوئی: تو کہے، گویا، دوسرے لفظوں میں--

ترجمہ : تیرے راستے کا کانٹا ہمارا دامن اس طرح کھینچتا ہے جیسے ہمارا کوئی پرانا ملنے والا واقف ہو- گویا اس سے پہلے وہ ہمارے پیراہن میں رہ چکا ہے- مراد یہ کہ عشق میں اذیت برداشت کرنا ہمارے لیئے نئی بات نہیں- ہم مدت سے اس سے دوچار ہیں-

بے تو چون بادہ کہ در شیشہ ہم از شیشہ جداست نہ بود آمیزش جان درتن ما باتن ما

لغت : چون: مانند، مثل-- آمیزش: ملاوٹ، تعلق-- شیشہ: صراحی--

ترجمہ : تیرے بنا ہماری حالت کچھ شراب کی سی ہے کہ وہ صراحی میں ہوتے ہوئے بھی اس سے جدا ہوتی ہے- یعنی تیرے ہجر میں ہمارا حال یہ ہے کہ ہماری جان، جسم میں ہوتے ہوئے بھی ہمارے جسم سے آمیزش نہیں رکھتی، یعنی جیسے جسم میں جان نہ ہو-

سایہ وچشمہ بہ صحرا دم عیشی دارد اگر اندیشہ منزل نشود رہزن ما

لغت : دم عیشی: مسرت وعیش کی حالت وکیفیت--

ترجمہ : صحرا میں سایہ اور چشمہ کے نزدیک زندگی بسر کرنا عیش ومسرت کا باعث ہے، بشرطیکہ منزل کا فکر وخیال ہمارا رہزن نہ بنے- اصل ضرورت سکون وراحت کی ہے- وہ جنگل میں بھی ملے تو غنیمت ہے-

تا رود شکوہ تیغ ستم آساں از دل بخیہ بر زخم پریشاں فتداز سوزن ما

لغت : بخیہ: ٹانکا-- پریشان: منتشر-- فتد: افتد، پڑتا ہے--

ترجمہ : اس خاطر کہ محبوب کی تیغ ستم کا شکوہ دل سے بآسانی نکل جائے، ہماری سوئی اس زخم پر جو ٹانکا لگا رہی ہے وہ منتشر سا اور اُلٹا سیدھا ہے- یعنی اوّل تو عاشق اپنے محبوب کے جور وستم کا شکوہ نہیں کرتا اور اگر کرے بھی تو وہ محض شکوہ برائے شکوہ ہوتا ہے جو دلی طور پر نہیں ہوتا-

دوست با کینہ ما مہر نہاں می ورزد خود زرشک است اگر دل برداز دشمن ما

لغت : مہرنہاں: چھپی ہوئی یا مخفی محبت-- می ورزد: اختیار کرتا ہے-- دل برد: دل لے جاتا ہے--

ترجمہ : ہمارا محبوب بظاہر تو ہمارے ساتھ کینہ پروری سے کام لے رہا ہے لیکن بہ باطن محبت کا اظہار کرتا ہے، تو اگر وہ ہمارے دشمن یعنی رقیب کا دل اڑا لیتا ہے تو یہ محض رشک کی بنا پر ہے- یعنی رقیب کی طرف اس کی توجہ دلی طور پر نہیں ہے بلکہ اس میں یہ رشک ہے کہ اس کا چاہنے والا کوئی اور بھی ہو-

می پرد مور مگر جان بسلامت ببرد تا چہ برق است کہ شد نامزد خرمن ما

لغت : می پرد: اڑتی ہے-- مور: چیونٹی-- تا: مرد دیکھیں، دیکھیے-- خرمن: کھلیان، غلے کا ڈھیر--

ترجمہ : دیکھیں یہ کونسی بجلی ہے جو ہمارا کھلیان جلانے پر مامور ہوئی (یا اسے اس کام پر لگایا گیا ہے) دراصل یہ کوئی چیونٹی ہے جو اپنی جان بچانے کیلئے اِدھر اُدھر اُڑ رہی ہے- برق کو چیونٹی سے تشبیہ دی ہے اور بجلی جس طرح چمکتی یا گرتی ہے اس کیفیت کو جان بچانے کا نام دیا ہے-

دعویٰ عشق زما کیست کہ باور نہ کند می جہد خون دل ما زرگ گردن ما

لغت : باور کردن: یقین کرنا-- می جہد: اچھلتا ہے--

ترجمہ : کون ہے جسے ہمارے دعوے عشق پر اعتبار ویقین نہیں ہے- ہماری رگ گردن سے ہمارے خون دل کا اچھل اچھل کر گرنا ہی ہمارے عشق کی باقاعدہ تصدیق کرتا ہے-

سخن ماز لطافت نہ پذیرد تحریر نہ شود گرد نمایاں ز رم توسن ما

لغت : لطافت: عمدگی، نزاکت-- نہ پذیرد: قبول نہیں کرتی-- رم توسن: سرکش گھوڑے کا دوڑنا--

ترجمہ : ہماری بات اپنی نزاکت ولطافت کے باعث تحریر قبول نہیں کرتی یعنی اتنی نازک ہے کہ اس کا لکھنا کچھ ممکن نہیں- دوسرے مصرعے میں مثال سے یہی بات واضح کی ہے- ہمارے سرکش گھوڑے کے دوڑنے سے گرد نمایاں نہیں ہوتی، نہیں اٹھتی-

طوطیاں را نہ بود ہرزہ جگر گوں منقار خوردہ خون جگر از رشک سخن گفتن ما

لغت : ہرزہ: فضول، مراد یونہی-- گوں: رنگ-- جگرگوں: جگر جیسا یعنی سرخ-- سخن گفتن: بات کرنا مراد شاعری--

ترجمہ : یہ جو طوطوں کی چونچ سرخ ہے تو یہ فضول یا یونہی نہیں ہے، دراصل ہماری شاعری اور شیریں بیانی کے رشک سے انہوں نے اپنا

خون جگر پیا ہے (جس کے نتیجے میں یہ چونچ سرخ ہو گئی ہے) اپنی شیریں بیانی کی تعریف میں صنعت "حسن تعلیل" سے کام لیا ہے۔

مانہ بودیم بدیں مرتبہ راضی غالب شعر خود خواہش آں کرد کہ گر دو فن ما

لغت : گردد: ہو، ہو جائے، بن جائے--

ترجمہ : اے غالب! ہم تو اس مقام و منصب (شاعر ہونے) پر راضی نہ تھے۔ خود شاعری نے یہ خواہش کی کہ وہ ہمارا فن بن جائے۔ اپنی شاعرانہ عظمت کو بالواسطہ بیان کیا ہے۔

غزل-11

نقشے زخود براہ گزر بستہ ایم ما بر دوست راہ ذوق نظر بستہ ایم ما

لغت : نقش بستن: صورت بنانا، نقش بنانا-- راہ بستن: راستہ بند کر دینا-- ذوق نظر: اشیا وغیرہ کو دیکھنے کا شوق وذوق--

ترجمہ : ہم نے راہ گذر میں اپنا نقش بنایا ہے، یعنی اپنی عاشقانہ کیفیت وحالت کی یادگار چھوڑی ہے اور اپنے دوست یعنی محبوب پر ذوق نظر کا راستہ بند کر دیا ہے۔ یعنی محبوب ہم سے اتنا بے اعتنا ہے کہ وہ اس کیفیت وحالت کے نقش کی طرف توجہ ہی نہیں دیتا۔

بابندہ خوداین ہمہ سختی نمی کنند خود رابزور برتو مگربستہ ایم ما

لغت : مگر: شاید، کیا-- بستہ ایم: ہم نے وابستہ کیا یا تعلق پیدا کیا ہے-- بزور: زبردستی سے--

ترجمہ : اپنے بندہ یا غلام کے ساتھ اتنا سخت سلوک نہیں کیا جاتا۔ کیا ہم نے تجھ سے کوئی زبردستی تعلق پیدا کیا یا تجھ سے خود کو وابستہ کیا ہے؟ مراد یہ کہ یہ تعلق ووابستگی تو قدرت کی طرف سے ہے۔ اس صورت میں کسی چاہنے والے سے سختی سے پیش آنا مناسب نہیں۔

دل مشکن و دماغ و دل خود نگاہ دار کاین خود طلسم دود وشرر بستہ ایم ما

لغت : مشکن: مت توڑ-- نگاہ دار: دھیان رکھ، حفاظت کر-- دود: دھواں--

ترجمہ : تو ہمارا دل مت توڑ اور اپنے دل ودماغ کا دھیان رکھ کیونکہ ہم نے خود دھوئیں اور چنگاریوں کا یہ جادو (یعنی دل) جگایا ہے۔ جو چیز دھوئیں اور چنگاریوں کا مجموعہ ہو گی اسے توڑنے والے کے دل ودماغ پر اس کا اثر ہو گا۔ اسی حوالے سے غالب نے محبوب سے کہا ہے کہ ہمارا دل نہ توڑ ورنہ تجھے زحمت ہو گی (دھواں اور چنگاریاں سے مراد عشق کا درد وغم)

بر روے حاسداں در دوزخ کشودہ رشک ازبہر خویش جنت دربستہ ایم ما

لغت : کشودہ: کھولا ہے-- دربستہ: جس کا دروازہ بند ہو-- رشک: یہاں مراد حسد--

ترجمہ : رشک نے حاسدوں کے چہرے پر دوزخ کا دروازہ کھول دیا ہے۔ ہم اپنے لیئے دربستہ جنت میں۔ یعنی حاسد ہم سے حسد کے مارے جل رہے ہیں اور ہم اس سے بے پروا مزے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پنجابی کی ضرب المثل ہے کہ ہنڈیا جلے گی تو اپنے کنارے جلائے گی۔

فرمان درد تاچہ روائی گرفتہ است صد جاچو نے بنالہ کمربستہ ایم ما

لغت : روائی: رواج، رواں یا رائج ہونے کا عمل-- چو: مانند-- نے: بانسری--

ترجمہ : تیرے درد کا فرمان کس حد تک رواج پذیر یا رائج ہو چکا ہے یعنی اس کا بے حد چرچا ہے، چنانچہ ہم نے بانسری کی طرح سینکڑوں جگہ یعنی بکثرت نالہ و فریاد پر کمر باندھ رکھی ہے۔ مراد یہ کہ تیرے عشق میں ہر وقت نالہ و فریاد کرنا ہمارا وطیرہ بن چکا ہے۔

سوزترا رواں ہمہ درخویشتن گرفت از داغ تہمتے بہ جگر بستہ ایم ما

لغت : سوزترا: مراد تیرے عشق کی آگ، جلن-- رواں: روح-- تہمت بستن: کسی پر بے جا الزام لگانا--

ترجمہ : تیرے عشق کے سوز نے ہماری روح کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے لیکن ہم نے جگر پر یہ الزام لگایا ہے کہ یہ سارا سوز اور جلن اس میں موجود داغ کے سبب ہے۔

گوئی وفانداردِ اثر ہم، بما گرائے زین سادگی کہ دل بہ اثر بستہ ایم ما

لغت : گرائے: توجہ ہو-- دل بستن: دل لگانا--

ترجمہ : یوں سمجھو جیسے وفا میں کوئی اثر نہیں ہے، چلو ممکن ہے ایسا ہی ہو، تاہم تو ہماری سادگی دیکھ کہ ہم اثر پر دل لگائے ہوئے ہیں، یعنی یہ سمجھتے ہیں کہ وفا میں اثر ہوتا ہے۔

تادر وداع خویش چہ خون در جگر کنیم از کوے دوست رخت سفر بستہ ایم ما

لغت : وداع: جدائی-- رخت: سامان-- خون در جگر کنیم: ہم بے حد اذیت میں ہیں--

ترجمہ : دیکھیں اپنے آپ سے جدائی میں ہم کس قدر اذیت و غم اٹھاتے ہیں، کیونکہ دوست کے کوچے سے ہم نے سامان سفر باندھ لیا ہے، یعنی دوست کے کوچے سے جا رہے ہیں۔ عاشق کے لیئے یہ دردناک صورت حال ایسی ہے جیسے وہ اپنے آپ سے جدا ہو رہا ہو۔

ہر جاست نالہ ہمت ماحق گزاراوست حرزے ببال مرغ سحر بستہ ایم ما

لغت : حق گزار: حق ادا کرنے والا-- حرزے: پیتہ -- مرغ سحر: صبح کا پرندہ جو صبح چہچہاتا ہے--

ترجمہ : جہاں کہیں بھی نالہ و فریاد ہے، ہماری ہمت اس کا حق ادا کرنے والی ہے۔ ہم نے مرغ سحر کے پروں پر تعویذ باندھ دیا ہے۔ مرغ سحر (جو صبح چہچہاتا یعنی نالہ و فریاد کرتا ہے) کو نظر بد سے بچانے کے لیئے ہم نے تعویذ استعمال کیا ہے۔

از خوان نطق غالب شیرین سخن بود کاین مایہ زلہ ہا زشکر بستہ ایم ما

لغت : خوان نطق: زبان کا دسترخوان-- زلہ ہا: زلہ کی جمع، مراد بچا ہوا کھانا یا میٹھی چیزیں جو عام طور پر لوگ کسی دعوت سے واپسی پر گھر لے جاتے ہیں-- کاین مایہ: کہ ایں مایہ، یعنی اس قدر، بہت زیادہ--

ترجمہ : یہ جو ہم نے شیرینی سے تیار اشیا اس قدر سمیٹ لی ہیں تو یہ سب شیرین سخن غالب کے دسترخوان نطق کی بدولت ہے۔ غالب نے بالواسطہ اپنی بے حد شیریں بیانی کا دعویٰ کیا ہے۔

غزل-12

در گرد غربت آئینہ دار خودیم ما یعنی زبیکسان دیار خودیم ما

لغت : غربت: پردیس میں ہونا، مسافرت-- آئینہ دار: آئینہ دکھانے والا، اچھائی برائی ظاہر کرنے والا عکس-- دیار: وطن، ملک، شہر--

ترجمہ : ہم مسافری کے گرد و غبار میں اپنا ہی عکس ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ہم اپنے وطن میں بے یار و مددگار ہیں۔ مسافری کے گرد و غبار سے مراد سفر کی اذیتیں اور تکلیفیں ہیں۔ ظاہر ہے سفر یا پردیس میں سب غیر ہوتے ہیں۔ غالب نے اس صورت حال کے حوالے سے وطن میں بھی اپنے بے یار و مددگار ہونے کا اظہار کیا ہے۔

دیگر زساز بیخودی ماصدا مجوی آوازے از گسستن تار خودیم ما

لغت : دیگر: مزید، اب-- گسستن: ٹوٹنا-- مجوی: مت تلاش کر، مراد توقع نہ رکھ--

ترجمہ : تو اب ہماری بیخودی کے ساز سے کسی آواز کی توقع نہ رکھ- ہم تو اب اپنے تار ٹوٹنے کی آواز ہیں- مراد یہ کہ ہم پر اب خود فراموشی پوری طرح طاری ہے- غالب ہی کے بقول-

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی کچھ ہماری خبر نہیں آتی

از بسکہ خاطر ہوس گل عزیز بود خون گشتہ ایم وباغ وبہار خودیم ما

لغت : ازبس کہ: بہت زیادہ-- خون گشتہ ایم: ہم خون ہو گئے ہیں-- ہوس گل: پھول سے رغبت یا محبت--

ترجمہ : ہمیں پھول یا پھولوں سے شدید رغبت و محبت تھی (لیکن پھول میسر نہ آئے جس کے نتیجے میں) ہم خود خون ہو کر اپنا باغ و بہار بن گئے- خون اور پھول (گل یعنی گلاب) کا رنگ چونکہ سرخ ہوتا ہے اس لیئے یہ کہا کہ ہم اپنا باغ و بہار بن گئے- دوسرے لفظوں میں حسرت ومایوسی ہم پر چھائی ہوئی ہے-

ماجملہ وقف خویش و دل ما زما پراست گوئی ہجوم حسرت کار خودیم ما

لغت : جملہ: پوری طرح، کاملا-- پر: بھرا ہوا--

ترجمہ : ہم پوری طرح اور کاملا اپنے ہی لیئے وقف ہو گئے ہیں اور ہمارا دل ہماری ہی ذات سے پر ہے- یوں سمجھو کہ ہم اپنے کام کی حسرتوں کا ہجوم ہیں- یعنی زندگی میں بہت کچھ کرنے کی آرزو تھی لیکن بات نہ بن سکی اور یوں حسرتوں نے ہمیں گھیر لیا-

از جوش قطرہ ہمچو سرشک، آب گشتہ ایم اما ہماں بجیب وکنار خودیم ما

لغت : سرشک: آنسو-- آب گشتہ ایم: ہم پانی پانی ہو گئے ہیں-- جیب وکنار: مراد گریبان اور دامن--

ترجمہ : دریا یا سمندر میں لہریں اٹھنے سے قطرے ابھرتے ہیں اور پھر سمندر میں مل جاتے ہیں، یعنی اپنے الگ وجود کا بھی اظہار کر لیتے اور پھر اپنے مرکز (دریا) میں کھو جاتے ہیں- غالب اس حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ ہم بھی قطرے کا سا جوش لے کر اٹھے لیکن آنسو کی طرح پانی پانی ہو گئے، بس یوں سمجھو کہ ہم اپنا ہی گریبان اور دامن ہیں، یعنی ہم میں وہ جوش تو پیدا نہ ہوا البتہ ہم شرمندگی کے باعث اپنے ہی گریبان ودامن میں اٹک کر رہ گئے-

مشت غبار ماست پراگندہ سو بسو یارب! بدہر درچہ شمار خودیم ما

لغت : پراگندہ: بکھرا ہوا-- سوبسو: ہر طرف--

ترجمہ : ہمارا مشت غبار ہر طرف بکھرا پڑا ہے- یارب! دنیا میں ہم کس شمار میں ہیں- یعنی انسانی وجود جو مشت غبار کی طرح ادھر ادھر بکھرا پڑا ہے، آخر اس کا مقصد حیات کیا ہے- خدا سے خطاب کر کے انسان کے مقصد حیات سے متعلق استفسار ہے- ہر صاحب فکر انسان کے دل میں یہ خیال و تجسس پیدا ہوتا ہے کہ وہ آخر دنیا میں کس لیئے بھیجا گیا ہے-

باچون توئی معاملہ برخویش منت است ازشکوہ تو شکرگزار خودیم ما

لغت : چوں توئی: تجھ جیسا-- معاملہ: لین دین، یہاں مراد تعلق، وابستگی--

ترجمہ : تجھ ایسے محبوب کے ساتھ تعلق گویا خود اپنے اوپر احسان کرنا ہے- سو یہ جو ہم تجھ سے (تیرے سلوک کے بارے میں) گلہ شکوہ کرتے ہیں تو یہ دراصل ہمارا خود اپنا شکرگزار ہونا ہے- محبوب، عاشق کی طرف توجہ کرے نہ کرے، عاشق کے لیئے اس سے وابستگی ہی بہت

کچھ ہے۔

روے سیاہ خویش زخود ہم نہفتہ ایم شمع خموش کلبہ تار خودیم ما

لغت : نہفتہ ایم: ہم نے چھپالیا ہے-- کلبہ تار: تاریک جھونپڑی-- شمع خموش: بجھی ہوئی موم بتی--

ترجمہ : اپنا سیاہ چہرہ ہم نے خود اپنی ہی ذات سے چھپا رکھا ہے- گویا ہم اپنی تاریک جھونپڑی کی شمع خاموش ہیں- شمع خاموش سے مراد ایسا انسان ہے جو اپنے مقصد حیات کو پورا کرنے میں ناکام رہا اور یہی بات اس کے لیئے باعث ندامت ہے، جسے "اپنے روے سیاہ کو خود سے چھپانے" کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

در کار ماست نالہ وما در ہوائے او پروانہ چراغ مزار خودیم ما

لغت : در کار ماست: ہمیں ضرورت ہے، ہمیں درکار ہے-- ہوائے او: اس محبوب کی خواہش، محبت--

ترجمہ : ہمیں نالہ وفریاد کی ضرورت ہے لیکن ہم اس کی محبت میں اپنے مزار کا چراغ بن کر رہ گئے ہیں- مزار پر دیا جلنا ایک حسرتناک منظر پیش کرتا ہے، اسی طرح اس پر جلنے والا پروانہ اس حالت میں جلتا ہے کہ وہاں اسے کوئی نہیں دیکھتا- یعنی شاعر کے مطابق عشق ومحبت میں اس کے جلنے کی کیفیت کچھ ایسی رہی کہ کسی کو خبر نہ ہوئی۔

خاک وجود ماست بخون جگر خمیر رنگینی قماش غبار خودیم ما

لغت : قماش: ریشمی لباس، گھر کا سامان وغیرہ--

ترجمہ : ہمارے وجود کی خاک خون جگر سے گوندھی گئی ہے- ہم اپنے غبار کی قماش کی رنگینی ہیں- قماش غبار سے مراد مٹی کا یعنی خاکی لباس ہے- اپنے خون جگر سے اسے رنگینی عطا کرنا گویا اپنے وجود یا اپنی ذات کو خون جگر سے یعنی اذیتیں اٹھا کر سنوارا ہے۔

ہر کس خبرز حوصلہ خویش می دہد بدمستی حریف وخمار خودیم ما

لغت : خمار: نشہ ٹوٹنے کی حالت-- بدمستی: نشہ، خمار کی ضد--

ترجمہ : ہر کوئی اپنے حوصلہ وہمت کی بات کرتا ہے، یعنی ہر کسی کا ظرف، اس کے طور طریقوں سے، معلوم ہو جاتا ہے- ہم حریف یا رقیب کے لیئے بدمستی ہیں تو اپنے لیئے خمار ہیں- غالب نے محبوب سے محبت کے حوالے سے رقیب کی کم ظرفی اور اپنی عالی ظرفی کی بات کی ہے۔

تار نگاہ پیرو ما سلک گوہراست رفتار پاے آبلہ دار خودیم ما

لغت : پیرو: پیچھے چلنے یا آنے والا-- سلک گوہر: موتیوں کی لڑی-- پاے آبلہ دار: پاؤں جس پر تیز چلنے سے چھالے پڑ گئے ہوں--

ترجمہ : ہمارے پیچھے آنے والے کی نگاہ کا تار موتیوں کی لڑی بن گیا ہے- ہم اپنے چھالوں بھرے پاؤں کی رفتار ہیں- چھالوں کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے- ایسے شخص کے پیچھے آنے والا کوئی شخص جب مسلسل اس کے پاؤں پر نگاہ رکھے گا تو کچھ ایسی صورت حال ہو گی جیسے اس کی مسلسل نگاہ تار بن جائے گی اور وہ چھالے، موتی بن جائیں گے- رفتار سے مراد راہ وفا میں چلنا ہے۔

غالب چو شخص وعکس در آئینہ خیال با خویشتن یکے و دو چار خودیم ما

لغت : دو چار خودیم: ہم ایک دوسرے کے بالمقابل ہیں---

ترجمہ : غالب جس طرح آئینہ میں ایک شخص کا عکس اس کے سامنے یا بالمقابل ہوتا ہے- اور حقیقت میں وہ ایک ہی ہوتا ہے اسی طرح آئینہ خیال میں ہم ایک ہوتے ہوئے بھی خود سے دوچار ہیں- مراد یہ کہ یہ دنیا جو ایک طرح سے عالم خیال ہے، اس میں جو کچھ ہمارے سامنے ہے وہ گویا ہم ہی سے متعلق ہے، ہم سے الگ نہیں ہے۔

غزل-13

به شغل انتظار مهوشان درخلوت شبها سر تار نظر شد رشته تسبیح کوکبها

لغت : مهوشاں: مہ وش یا ماہ وش کی جمع، چاند ایسے چہرے والے، حسین-- تسبیح کوکبہا: ستاروں کی لڑی--

ترجمہ : راتوں کی تنہائی میں حسینوں کے انتظار میں ہماری نظر کا تار ستاروں کی لڑی یا تسبیح کا دھاگا بن گیا- عاشق، محبوب کے انتظار میں اپنی رات، ستارے گن گن کر یا ستاروں پر مسلسل نظریں جما کر گزارتا ہے- اس کیفیت کو تشبیہ کی صورت میں بیان کیا ہے- ویسے بھی عربی ضرب المثل کے مطابق "الانتظار اشد من الموت" (انتظار موت سے بھی زیادہ شدید ہے)

بروے برگ گل تاقطرہ شبنم نہ پنداری بہار ازحسرت فرصت بدنداں می گزد لبہا

لغت : نہ پنداری: تو نہ سمجھے، سمجھ نہ لینا-- تا: دیکھو، کہیں-- می گزد: کاٹتی ہے، کاٹتا ہے--

ترجمہ : یہ جو پھول کی پتی پر قطرے پڑے ہیں انہیں کہیں شبنم کے قطرے نہ سمجھ لینا- یہ دراصل مزید مہلت نہ ملنے کی حسرت میں موسم بہار دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہا ہے- موسم بہار کے اختتام پر اوس پڑنا شروع ہو جاتی ہے- غالب نے صنعت تجسیم (Personlfication) نیز صنعت حسن تعلیل سے کام لے کر یہ کیفیت بیان کی ہے- دانتوں سے ہونٹ کاٹنا انتہائی حسرت اور درد و غم کے باعث ہے-

بہ خلوتخانہ کام نہنگ "لا" زدم خودرا ستوہ آمد دل ازہنگامہ غوغاے مطلبہا

لغت : کام: حلق، گلا-- نہنگ: مگرمچھ-- "لا": نہیں، مراد فنا-- ستوہ آمد: تنگ و عاجز آ گیا ہے-- مطلبہا: جمع مطلب، اغراض، خواہشیں--

ترجمہ : میں نے خود کو "لا" کے مگرمچھ کے حلق کے گوشہ تنہائی میں ڈال دیا ہے، اس لیئے کہ خواہشات و اغراض کے شور و غوغا کے ہنگامے سے دل تنگ آ گیا ہے- مطلب یہ کہ انسانوں کی خواہشیں جتنی کم ہوں گی، اتنا اسے زیادہ سکون و قرار میسر ہو گا-

کندگر فکر تعمیر خرابی ہائے ما گردوں نیابد خشت مثل استخوان بیروں زقالبہا

لغت : گردوں: آسماں-- خشت: اینٹ-- استخواں: ہڈی-- قالبہا: جمع قالب، ڈھانچے، جسم--

ترجمہ : اگر آسمان ہماری ویرانیوں یا بربادیوں کی تعمیر کی فکر کرتا ہے تو جس طرح جسموں سے ہڈی باہر نہیں نکلتی، بالکل اسی طرح اسے اس تعمیر کے لیے اینٹ نہیں ملے گی- ایک طرح اپنی انتہائی بربادیوں کی بات کی ہے جن کا علاج آسمان کے پاس بھی نہیں ہے-

خوشا بے رنگی دل دستگاہ شوق را نازم نمی بالد بخویش این قطرہ از طوفان مشربہا

لغت : خوشا: بہت خوب، کیا کہنے-- دستگاہ شوق: عشق کا سرمایہ-- نمی بالد: نہیں پھولتا، نہیں اکڑتا-- مشربہا: جمع مشرب، مسلک گھاٹ--

ترجمہ : اپنے دل کی بے رنگی کے کیا کہنے، میں سرمایہ شوق پر ناز کرتا ہوں کہ یہ قطرہ (یعنی دل) مسلکوں کے طوفان سے اپنے آپ میں نہیں پھولتا، فخر نہیں کرتا- اکثر لوگ اپنے مسلک پر نازاں ہوتے ہیں، حالانکہ اصل بات محبوب حقیقی سے عشق ہے- غالب نے کسی بھی مسلک سے اپنی عدم وابستگی اور عشق حقیقی کو اپنے لیئے باعث افتخار جانتے ہوئے اسے ایک سرمایہ قرار دیا ہے-

ندارد حسن در ہر حال ازمشاطگی غفلت بود تہ بندی خط، سبزہ خط در تہ لبہا

لغت : مشاطگی: بناؤ سنگھار کرنے کا عمل-- تہ بندی: کپڑے کے پہلے رنگ پر دوسرا رنگ چڑھانا جس سے پہلا رنگ نکھر آتا ہے-- سبزہ خط: چہرے پر ہونٹوں کے نیچے بالوں کے تازہ تازہ اگنے سے سبزی سی نظر آنے لگتی ہے اسے سبزہ خط کہا ہے--

ترجمہ : حسن کسی بھی صورت میں اپنے بناؤ سنگھار سے غفلت نہیں کرتا چنانچہ اس کے ہونٹوں کے نیچے جو سبزہ خط ہے وہ درحقیقت خط کی تہ بندی ہے- مراد محبوب کے چہرے پر سبزہ آغاز ہونا اس کے حسن میں مزید اضافے کا باعث بنتا ہے-

خوشا رندی وجوش زندہ رود و مشرب عذبش بہ لب خشکی چہ میری در سرا بستان مذہبہا

لغت : زندہ رود: اصفہان کی ایک بڑی ندی جسے زندہ بھی کہا جاتا ہے، مراد عام ندی یا دریا-- عذب: گوارا، خوشگوار، پاکیزہ-- مشرب: مسلک-- سرابستانہا: سرابستان کی جمع، چمکیلی ریت کا صحرا، یہ ریت دور سے پانی دکھائی دیتی ہے اور پیاسا اس کے دھوکے میں آجاتا ہے--

ترجمہ : ندی اور دریا کے ٹھاٹھیں مارتے پانی اور ندی (شراب نوشی) کے خوشگوار مسلک کے کیا کہنے ہیں، تو مذہبوں کے سرابستان میں کیوں پیاسا کیا پیاسا مر رہا ہے- رند دریا کے کنارے بیٹھ کر مے خواری کرتے ہیں- اس حوالے سے زندہ رود کہا ہے- مراد یہ کہ ایک رند فرقہ پرستی کی لعنت سے پاک ہوتا ہے- اس لحاظ سے وہ مذہب کے نام پر انسانوں کو اذیت پہنچانے والوں سے بہتر ہے-

تو خوی پنداری و دانی کہ جان بردم، نمی دانی کہ آتش در نہادم آب شد از گرمی تبہا

لغت : خوی (و نہیں بولا جاتا یعنی خے): پسینا-- جان بردم: یعنی میری جان بچ گئی-- نہادم: میری طبیعت، فطرت، جسم--

ترجمہ : تو اسے پسینا سمجھتا اور یہ خیال کرتا ہے کہ میری جان بچ گئی، لیکن تو شاید یہ نہیں جانتا کہ (یہ پسینا نہیں بلکہ آگ ہے جو عشق کی مسلسل گرمی سے میرے بدن میں پانی بن گئی ہے-

مبادا ہمچو تار سبحہ ازہم بگسلد غالب نفس با ایں ضعیفی بر نتابد شور "یارب ہا"

لغت : مبادا: خدانہ کرے-- سبحہ: تسبیح-- ازہم بگسلد: ٹوٹ جائے، بالکل ٹوٹ جائے-- نفس: سانس، دم-- برنتابد: برداشت نہیں کرتا-- ضعیفی: کمزوری، بڑھاپا--

ترجمہ : غالب، خدانہ کرے کہ اپنا دم تسبیح کے دھاگے کی طرح بالکل ٹوٹ کے رہ جائے کیونکہ اس ضعیفی میں وہ "یارب، یارب" کے شور کو برداشت نہیں کر سکتا- غالب ہی کے بقول-

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد پر طبیعت ادھر نہیں آتی

اس میں بالواسطہ اہل مذہب یا ملاؤں کی تنگ نظری کی طرف بھی اشارہ ہے-

---

غزل-14

پس از عمرے کہ فرسودم مشق پارسائی ہا "گدا" گفت و من تن در ندادم از خود نمائی ہا

لغت : فرسودم: میں گھسا، کمزور ہو گیا، خستہ حال ہو گیا-- تن در ندادم: توجہ نہ کی، اعتنا نہ کی--

ترجمہ : جب ایک مدت تک پارسائی کی مشق کرتے کرتے میں خستہ حال ہو گیا اور اس حالت میں محبوب کی طرف گیا تو اس نے اپنی خودنمائی کے سبب میری اس خستہ حالی کے پیش نظر مجھے بھک منگا سمجھ کر میری طرف کوئی توجہ نہ کی-

فغاں زاں بوالہوس برکش، محبت پیشہ کش کز من رباید حرف و آموزد بہ دشمن آشنائی ہا

لغت : برکش: مراد بلند کر-- بوالہوس: حریص، لالچی، مراد رقیب-- رباید: چراتا ہے-- آموزد: سکھاتا ہے--
محبت پیشہ کش: سچی محبت کرنے والے کو مارنے والا---
ترجمہ : اس رقیب کے ہاتھوں نالہ وفغاں بلند کر کیونکہ محبوب، جو محبت پیشہ یعنی سچے عاشق کو تو دباتا ہے لیکن میرے جیسے سچے عاشق کی باتیں اور ڈھنگ چرا کر دشمن یعنی رقیب کو سکھاتا ہے۔

بت مشکل پسند از ابتذال شیوہ می رنجد بگوئیدش کہ از عمر است آخر بے وفائی ہا

لغت : ابتذال: گھٹیاپن-- می رنجد: ناراض ہوتا ہے، برہم ہوتا ہے-- شیوہ: ڈھنگ، انداز-- بگوئیدش: اس سے کہو--
ترجمہ : مشکل پسند بت یعنی محبوب دوسروں کے طور طریقوں کو گھٹیا قرار دیتے ہوئے ان سے برہم ہوتا یا انہیں پسند کرتا ہے- اس سے کہو کہ یہ جو تو بے وفائیاں کرتا ہے تو ان میں کون سا نیا پن ہے، آخر تیرا یہ طریقہ تو ایک مدت سے جاری ہے اور اس بنا پر اس میں پرانا پن یا ابتذال ہے-

نشد روزے کہ سازم طرہ اجزاے گریباں را بدستم چاکہا چون شانہ ماند از نارسائیہا

لغت : سازم طرہ: یعنی طرہ سازم، میں گچھا بنالوں-- چاکہا: جمع چاک، پھٹے ہوئے-- شانہ: کنگھی-- نارسائی ہا: جمع نارسائی: پہنچ نہ ہونا--
ترجمہ : مجھے کوئی دن ایسا نصیب نہ ہوا کہ میں اپنے پھٹے ہوئے گریبان کے ٹکڑوں کو طرہ کی صورت دے سکتا (اپنا پھٹا ہوا گریبان، جو عشق میں شدت کی علامت ہے، سی سکتا) چنانچہ میرے ہاتھ میں میرے گریبان کے چاک انہی نارسائیوں یعنی محبت میں ناکامی کے سبب، بالکل اسی طرح رہ گئے جس طرح کنگھی کے دندانے ہوں- (شانہ سے مراد اس کے دندانے ہیں)

نیرزم التفات دزد و رہزن، بے نیازی بیں متاعم را بغارت دادہ اند از ناروائیہا

لغت : نیرزم: نہ ارزم، میں اس قابل یا لائق نہیں ہوں-- بغارت دادہ اند: انہوں نے لٹادیا ہے-- ناروائی ہا: بیکار یا فضول چیزیں--
ترجمہ : ذرا بے نیازی ملاحظہ ہو کہ میں چور اور لٹیرے کی بھی توجہ کے لائق نہیں ہوں- چنانچہ انہوں نے میری متاع کو نامناسب یا گھٹیا سمجھ کر لٹادیا ہے-

بروز رستخیز از جنبش خاکم برآشوبی تو و یزداں چہ سازد کس، بدیں صبر آزمائیہا

لغت : رستخیز: قیامت-- برآشوبی: تو جھلا اٹھے گا-- تو ویزداں: تجھے خدا کی قسم-- چہ سازد: کیا موافقت کرے، نباہ کرے--
ترجمہ : قیامت کے روز جب میری مردہ خاک میں حرکت پیدا ہوگی تو اے محبوب! تو جھلا اٹھے گا برہم ہوگا- اب تجھے خدا کی قسم، تو ہی بتا آخر کب تک کوئی اس صبر آزمائی سے نباہ کرے گا- یعنی زندگی بھر تو تیری بے وفائیوں پر صبر کیا اب قیامت کے روز بھی تیرا ایسا رویہ کیونکر برداشت ہوگا-

کدوئے چوں زمے یابم چناں بر خویشتن بالم کہ پندارم سر آمد روز گار بے نوائیہا

لغت : کدوئے: ایک کدو یعنی بڑا پیالہ-- بر خویشتن بالم: میں خود میں پھولے نہیں سماتا-- سر آمد: ختم ہوگیا--
ترجمہ : جب کبھی مجھے شراب کا ایک پیالہ میسر آجاتا ہے تو میں خوشی سے پھولے نہیں سماتا کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا بیکسی بے نوائی اور مفلسی کا دور اب ختم ہوگیا ہے-

چہ خوش باشد دو شاہد را بہ بحث ناز پیچیدن نگہ در نکتہ زائیہا نفس در سرمہ سائیہا

لغت : شاہد: حسین، معشوق-- پیچیدن: الجھانا-- نکتہ زائیہا: نئے نئے نکتے پیدا کرنا-- سرمہ سائیہا: سرمہ کے سے انداز--

ترجمہ : وہ موقع کس قدر باعث مسرت ہوتا ہے جب دو حسینوں کو ناز و ادا سے متعلق بحث میں الجھا دیا جائے- اس موقع پر ان کی نگاہیں باہم کیا کیا نکتہ آفرینیاں کرتی ہیں اور ان کے سانس یا گفتگو میں کیسی دلکش ہوتی ہے- (آنکھوں میں سرمہ لگا ہو تو ان کی دلکشی بڑھ جاتی ہے)-

سخن کوتہ، مرا ہم دل بہ تقویٰ مائل است اما زرنگ زاہد افتادم بہ کافر ماجرائیہا

لغت : سخن کوتہ: سخن کوتاہ، مختصر یہ کہ، غرضیکہ-- تقویٰ: -- زہد و پرہیزگاری، کافر ماجرائی: -- کافروں کے سے طور طریقے

ترجمہ : مختصر بات یہ ہے کہ دل تو میرا بھی تقویٰ کی طرف مائل ہے لیکن زاہد یا ملا کے ناپسندیدہ کردار نے مجھے کافروں کے سے طور طریقے اپنانے پر مجبور کر دیا ہے- زاہدوں اور ملاؤں کے طرز عمل نے ہر صاحب شعور کو مذہب سے دور کیا ہے، چنانچہ اکثر شعرا کے یہاں ان سے متعلق رد عمل نظر آتا ہے- بقول اقبالؒ

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

غالب ہی کا ایک مصرعہ ہے-

کافر نتوانی شد ناچار مسلمان شو (تو کافر نہیں ہو سکتا تو مجبوراً مسلمان ہو جا)

بقول حافظ:

زاہدان کاین جلوہ بر محراب و منبر می کنند چون بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند

یہ زاہد حضرات جو محراب و منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں، جب خلوت میں جاتے ہیں تو وہاں کچھ اور ہی کام کرتے ہیں-

ز نجم گر بصورت از گدایاں بودہ ام غالب بدار الملک معنی می کنم فرماں روائیہا

لغت : زنجم: میں ناراض نہیں ہوتا، برا نہیں مناتا-- دار الملک: پایہ تخت، دار السلطنت-- معنی: باطن، روحانیت اور مضمون آفرینی، شاعری--

ترجمہ : غالب اگر میں ظاہری طور پر یا صورت سے گداگروں میں سے نظر آتا ہوں تو کوئی بات نہیں، میں اس کا برا نہیں مناتا تاہم معنی کے دار السلطنت میں میں فرماں روائیاں کر رہا ہوں- (اس سے بظاہر یہی واضح ہوتا ہے کہ غالب نے شاعری میں اپنے بلند مقام کی بات کی ہے)

غزل-15

جان بر نتابد اے دل ہنگامہ ستم را ازسینہ ریز بیروں مانند تیغ، دم را

لغت : بر نتابد: برداشت نہیں کرتی-- ریز: گرا، گرادے، نکال-- دم: سانس، تلوار کی دھار--

ترجمہ : اے دل، جان اب ہنگامہ ستم کو برداشت نہیں کرتی، تو جس طرح تلوار کی دھار باہر کنارے پر ہوتی ہے تو بھی اسی طرح اپنے سینے سے دم، سانس باہر نکال دے، خود کو ختم کرے تاکہ ستم سے جان چھوٹے-

ازوحشت برونم، بنگر غم درونم آمیزش غریبے باشد بہوش، رم را

لغت : وحشت برونم: میری باہر یا ظاہر کی وحشت-- آمیزش غریبے: ایک عجیب قسم کی آمیزش، ملاوٹ-- رم: گریز، دوڑ--

ترجمہ : تو میری باہر کی یعنی چہرے پر نمایاں وحشت ہی سے میرے دلی غم کا اندازہ لگالے (میرا پریشان چہرہ دیکھ کر ہی پتا چل جائے گا کہ میں کتنا غم زدہ ہوں)- یہ گویا ہوش (جو رم کی ضد ہے) اور رم میں عجیب طرح کی آمیزش ہے-

گویند می نویسد قاتل برات خیرے یارب شکستہ باشد برنامِ ما قلم را

لغت : برات خیرے: نیکی کا پروانہ، معافی نامہ-- یارب: اللہ کرے--

ترجمہ : سنا ہے قاتل یعنی محبوب نے (اپنے چاہنے والوں کو) قتل کرنے سے ہاتھ اٹھالیا ہے اور اس سلسلے میں وہ معافی نامہ لکھ رہا ہے- اللہ کرے جب ہمارا نام آئے تو اس کا قلم ہی ٹوٹ جائے- یعنی ایک عاشق کے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونا بڑی خوشی اور بڑے فخر کی بات ہے-

بے وجہ در رہت نیست از پافتادن من بردیدہ می نشانم در ہر قدم، قدم را

لغت : ازپافتادن: ازپاافتادن، پاؤں سے گرنا، زمین پر گرنا-- می نشانم: میں بٹھاتا ہوں--

ترجمہ : میں جو تیرے راستے میں گر گر جارہا ہوں تو یہ بے وجہ نہیں ہے- درحقیقت میں ہر ہر قدم پر پاؤں، آنکھوں پر رکھ رہا ہوں- محبوب جس راہ سے گزرتا ہے عاشق کے لیئے وہ ایک طرح سے مقدس ہوتی ہے، اس لیئے وہ پاؤں سے چل کر اس کی بے ادبی نہیں کرنا چاہتا-

سوگند کشتنم خورد، ازغصہ جان سپردم کردم ز بے نیازی خوں درجگر قسم را

لغت : سوگند: قسم-- کشتنم: مجھے مارنا، قتل کرنا-- غصہ: گھٹن، اندوہ--

ترجمہ : اس (محبوب) نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی اور میں نے غم واندوہ میں جان دے دی- میں نے بے نیازی سے اس کی قسم کو جگر میں خون کرلیا- قسم اس کے لیئے تلخ بنادی- یعنی اس سے پہلے کہ قتل کرنے کے لیئے وہ مجھے ہاتھ لگاتا میں نے اسے اس کا موقع ہی نہیں دیا، خود ہی جان دے دی-

درنامہ تا نبشتی برمن نوید قتلے در دل چو جوہر تیغ جا دادہ ام رقم را

لغت : نبشتی: نوشتی، تو لکھتا-- نوید: خوشخبری-- جوہر تیغ: تلوار کی چمک، کاٹ-- رقم: تحریر--

ترجمہ : جب سے (اے محبوب) تو نے اپنے خط میں مجھے میرے قتل کی خوشخبری سنائی ہے، میں نے تیری اس تحریر کو دل میں اس طرح سمو لیا اور جذب کرلیا ہے جس طرح تلوار کی چمک اس میں سموئی ہوتی یا اس کا حصہ ہوتی ہے-

بیداد گر ندارد سرمایۂ تواضع تیغت برسم یغما ازما ربودہ خم را

لغت : بیدادگر: ظالم، ستم ڈھانے والا-- تواضع: عاجزی، انکسار-- برسم یغما: لوٹ مار کے مال طور پر-- خم: جھکاؤ، عاجزی کا انداز--

ترجمہ : ستم گر انکسار کی دولت سے محروم ہوتا ہے (اس میں عاجزی نہیں ہوتی) سوائے محبوب، یہ جو تیری تلوار میں خم ہے تو یہ دراصل ہمارا ہی خم ہے جو اس نے یغما کے طور پر ہم سے اڑالیا ہے-

کاشانہ گشت ویراں، ویرانہ دل کشاتر دیوار و درنسازد زندانیان غم را

لغت : کاشانہ: گھر-- دل کشاتر: دل کو زیادہ بھانے والا-- زندانیان غم: زندانیاں جمع زندانی، غم کے قیدی، غم کے مارے ہوئے-- درنسازد: موافق نہیں ہے--

ترجمہ : اپنا گھر تو ویران ہوگیا ہے جبکہ ویرانہ دل میں بے حد دلکشی ہے- حقیقت یہ ہے کہ غم کے قیدیوں کو در و دیوار راس نہیں آتے- یعنی حالت غم میں وہ پابند جگہ میں نہیں ٹک سکتے اس لیئے وہ صحرا یا ویرانوں کی راہ لیتے ہیں کہ اس سے انہیں تسکین حاصل ہوتی ہے-

مانند خار زارے کاتش زنند دروے سوزد زبیم خویت اجزاے نالہ ہم را

لغت : خارزار: ایسی جگہ جہاں بہت کانٹے ہوں-- زبیم خویت: تیری عادت وطبع کے خوف سے-- ہم را: ایک دوسرے کو، یا پوری طرح--

ترجمہ : جس طرح کسی خارزار کو آگ لگائی جاتی ہے (تاکہ کانٹے ختم ہو جائیں) اسی طرح تیری تند خوئی کے خوف سے نالہ وفریاد کے اجزا پوری طرح جل جاتے ہیں- یعنی محبوب کی آتشیں مزاجی سے عاشق اتنا خوفزدہ ہوتا ہے کہ وہ نالہ وفریاد کی جرات ہی نہیں کر سکتا-

در مشرب حریفاں منعست خودنمائی بنگر کہ چون سکندر آئینہ نیست جم را

لغت : مشرب حریفاں: باہم مل بیٹھ کر پینے پلانے والے دوست احباب-- سکندر: سکندر اعظم جس نے آئینہ ایجاد کیا، جو لوہے سے تیار ہوتا تھا- اسے اس نے سرحدوں پر لگا دیا تاکہ دشمن کی آمد کا پتہ چل سکے، گویا یہ دنیا کا اولین راڈار تھا-- جم: جمشید، ایرانی بادشاہ جس نے ایسا جام ایجاد کیا جس میں آئندہ کے حالات نظر آتے تھے، گویا یہ بھی شیشے کی ایک قسم تھی--

ترجمہ : حریفوں کے مسلک میں خودنمائی منع ہے- دیکھ لے کہ جم کا آئینہ سکندر کے آئینے جیسا نہیں ہے- سکندر کے آئینے میں اپنا چہرہ نظر آتا تھا، یہ گویا خودنمائی کا اظہار تھا جبکہ جام جم میں یہ بات نہ تھی- حریفاں سے مراد باہم مل بیٹھ کر گفتگو کرنے والے بھی ہو سکتے ہیں- اس شعر کے دونوں حوالوں سے معنی لیئے جا سکتے ہیں-

زاہد مناز چندیں زنارم ار گستی از جبہہ ام ندزدد کس سجدہ صنم را

لغت : مناز: مت فخر کر، مت اکڑ-- زنار: وہ دھاگا جو ہندو آڑا ترچھا گلے میں ڈالے رکھتے ہیں- اسے جنیو کہتے ہیں، کفر کی علامت-- جبہہ: پیشانی--

ترجمہ : اے زاہد تو نے اگر میرا زنار توڑ ہی دیا ہے تو اپنے اس عمل پر مت اکڑ، اسلیے کہ کوئی بھی میری پیشانی سے صنم کو کیئے ہوئے سجدوں کا نشان نہیں چرا سکتا یعنی نہیں مٹا سکتا- عبادت میں ظاہری نشان (زنار) کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اس (عبادت) کا تعلق دل سے ہے-

اشکے نماند باقی از فرط گریہ غالب سیلے رسید وگوئی ازدیدہ شست نم را

لغت : فرط گریہ: رونے، گریہ وزاری کی کثرت-- سیلے: ایک سیل، طوفان-- شست: دھو ڈالا--

ترجمہ : اے غالب! فرط گریہ سے آنکھوں میں ایک اشک تک نہیں رہا- یوں سمجھو کہ ایک طوفان آیا اور اس نے آنکھوں سے نمی کو دھو ڈالا، یعنی وہ بہا کر لے گیا- انتہائی غم زدگی کا اظہار ہے-

---

غزل-16

من آن نیم کہ دگرمی تواں فریفت مرا فریبمش کہ مگر می تواں فریفت مرا

لغت : دگر: دوبارہ، فرید، اب-- می تواں فریفت مرا: مجھے فریب دیا جا سکتا ہے-- فریبمش: میں اسے دھوکے میں رکھتا ہوں--

ترجمہ : میں اب وہ نہیں رہا کہ مجھے مزید فریب دیا جا سکے- یہ تو میں محبوب کو فریب دے رہا ہوں کہ مجھے فریب دیا جا سکتا ہے- یعنی محبوب کے فریب میں بھی عاشق کے لیئے مسرت کا سامان ہے-

بحرف ذوق نگہ می تواں ربود مرا بوہم تاب کمر می تواں فریفت مرا

لغت : می تواں ربود مرا: مجھے اچکا جاسکتا یعنی میرا دل موہ لیا جاسکتا ہے-- تاب کمر: کمر کا خم--

ترجمہ : ذوق نگاہ کی بات سے میرا دل موہ لیا جاسکتا ہے اور کمر کی تاب کے وہم سے مجھے فریب دیا جاسکتا ہے- محبوب کی پتلی کمر کو دلکشی کی حامل سمجھا جاتا ہے- ایک شاعر کے نزدیک تو معاملہ یوں ہے-

صنم سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے؟ کس طرف ہے اور کدھر ہے؟

ز ذکر مل بگماں می تواں فگند مرا زشاخ گل بہ ثمر می تواں فریفت مرا

لغت : مل: شراب-- بگماں: گماں میں، شک میں--

ترجمہ : شراب کے ذکر سے مجھے وہم وگماں میں ڈالا جاسکتا ہے یعنی یہ کہ میں نے پی رکھی ہے اور کسی شاخ گل سے مجھے پھل کا فریب دیا جا سکتا ہے- یعنی ان دونوں چیزوں میں چونکہ اس کے لیئے کشش کا سامان ہے اس لیئے ان کا ذکر بھی اس کے لیئے باعث کشش بن جاتا ہے-

ز درد دل کہ بہ افسانہ درمیاں آید بہ نیم جنبش سری تواں فریفت مرا

لغت : نیم جنبش سر: سر کو ذرا سا ہلا دینا--

ترجمہ : افسانہ یعنی محبت کی بات کرتے کرتے جو درمیان میں درد دل کا ذکر آجائے تو محض ذرا سر ہلا کر ہی مجھے فریب دیا جاسکتا ہے- یعنی سننے والا محبت کی بات سن کر معمولی سا بھی سر ہلا دے تو میں سمجھ لوں گا کہ اسے درد دل کا احساس ہے-

زسوز دل کہ بہ واگویہ برزباں گذرد بہ یک دو حرف حذر می تواں فریفت مرا

لغت : واگویہ: دوبارہ بات کرنا-- حذر: بچو، بچنا، ڈرو--

ترجمہ : سوز دل کے بیان سے، جو بتکرار زبان پر آجاتا ہے، مجھے "ڈرو، بچو" کے ایک دو لفظوں سے فریب دیا جاسکتا ہے- یعنی ایسی بات (سوز دل) مت کرو-

من وفریفتگی؛ ہرگز آن محال اندیش چرا فریفت اگر می تواں فریفت مرا

لغت : فریفتگی: فریفتہ ہونا، دھوکہ کھانا-- آن محال اندیش: وہ یعنی محبوب جو محال کاموں کا سوچتا ہے-- ہرگز: کبھی نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا--

ترجمہ : میں اور دھوکے فریب میں آجاؤں؟ نہ، ہرگز ایسا نہیں- تو اگر مجھے فریب دیا جاسکتا تو اس محال کاموں کی کوشش کرنے یا سوچنے والے نے مجھے کیوں فریب دیا- مراد یہ کہ محبت اور فریفتگی لازم وملزوم ہیں-

خدنگ جز بہ گرایش کشاد نپذیرد ازو بزخم جگر می تواں فریفت مرا

لغت : خدنگ: تیر-- گرایش: اس کا میلان یعنی توجہ-- کشاد نپذیرد: کھلنا قبول نہیں کرتا یعنی کمان سے نہیں نکلتا--

ترجمہ : جب تک محبوب کی توجہ واعتنا نہ ہو تیر کمان سے نکل ہی نہیں سکتا- پھر بھی یہ کہہ کر کہ "تیر لگنے سے تو تمہارے جگر پر زخم آگیا ہے" مجھے فریب دیا جاسکتا ہے-

زباز نامدن نامہ بر خوشم کہ ہنوز بہ آرزوے خبر می تواں فریفت مرا

لغت : بازنامدن: لوٹ کر نہ آنا-- آرزوے خبر: مراد محبوب کی طرف سے کوئی اچھی خبر کی آرزو یا توقع--

ترجمہ : نامہ بر (جو میرا خط محبوب کے پاس لے کر گیا تھا) کے لوٹ کر نہ آنے پر میں خوش ہوں کہ ابھی کسی اچھی خبر کی توقع سے مجھے فریب دیا جاسکتا ہے-

شب فراق ندارد سحر ولے یک چند بہ گفتگو ے سحر می تواں فریفت مرا

لغت : یک چند: کچھ دیر کے لئے-- سحر: صبح--

ترجمہ : اگرچہ شب فراق کی سحر نہیں ہوتی (غم فراق کے سبب وہ رات بہت طویل معلوم ہوتی ہے) تاہم کچھ دیر کے لیئے صبح کی بات کر کے مجھے فریب دیا جاسکتا ہے- (یعنی صبح ہوگی)

نشان دوست ندانم جزایں کہ پردہ دراست ز در بروزن در می تواں فریفت مرا

لغت : نشان: علامت، پتہ-- پردہ در: پردہ پھاڑنے والا، بھانڈا پھوڑنے والا-- روزن: روشندان--

ترجمہ : مجھے نشان دوست کی کچھ خبر نہیں، کچھ پتہ نہیں، سوائے اس کے کہ وہ پردہ در ہے- چنانچہ دروازے سے (دروازے کی بات کر کے) مجھے روزن در کا فریب دیا جاسکتا ہے-

گرسنہ چشم اثر نیستم کہ در رہ دید بہ کیمیاے نظر می تواں فریفت مرا

لغت : گرسنہ چشم اثر: ایسا شخص جو محبت بھری نظروں کے اثر کا بھوکا ہو یعنی ترس رہا ہو-- کیمیاے نظر: نظر کا اکسیر ہونا--

ترجمہ : میں نظروں کے اثر کا بھوکا نہیں ہوں، تاہم دیدار کی راہ میں نظر محبوب کے اکسیر ہونے کی بات کر کے مجھے فریب دیا جاسکتا ہے-

سرشت من بوداییں، ورنہ آں نیم غالبؔ کہ از وفا بہ اثر می تواں فریفت مرا

لغت : سرشت: فطرت، طبع--

ترجمہ : میری تو یہ فطرت ہے (کہ میں وفا کو موثر جانتا ہوں) ورنہ اے غالب میں ایسا نہیں ہوں کہ مجھے یہ کہہ کر فریب دیا جاسکتا ہے کہ وفا میں اثر ہوتا ہے-

---

غزل-17

زمن گرت نبود باور انتظار، بیا بہانہ جوی مباش وستیزہ کار، بیا

لغت : گرت: اگر تجھے-- باور: یقین-- بہانہ جوی: بہانے تلاش کرنے والا، ٹال مٹول کرنے والا-- ستیزہ کار: لڑاکا، جھگڑالو، لڑتے، جھگڑتے--

ترجمہ : میں تیرے انتظار میں ہوں- اگر تجھے اس کا یقین نہیں ہے تو آ (اور دیکھ لے)- اس ضمن میں بہانے مت تلاش کر، بے شک لڑنے، جھگڑنے کا طور اپنا کر آ-

بیک دوشیوہ ستم، دل نمی شود خرسند بمرگ من کہ بسامان روزگار بیا

لغت : شیوہ: انداز، طریقہ، طرز-- خرسند: خوش-- بمرگ من: تجھے میری موت کی قسم--

ترجمہ : میرا دل تیرے دو ایک انداز ستم سے خوش نہیں ہوتا- تجھے میری موت کی قسم، تو اس سلسلے میں زمانے بھر کا سامان لے کر آ- یعنی خوب جی بھر کر مجھ پر ستم کر-

بہانہ جوست در الزامِ مدعی شوقت یکے برغم دل ناامیدوار بیا

لغت : مدعی: دعویدار، رقیب-- شوقت: تیرا عشق-- برغم: برعکس، خلاف--

ترجمہ : ہمارا دل تیرے عشق میں رقیب پر الزام دھرنے کے بہانے سوچتا رہتا ہے یعنی یہ کہ رقیب تجھے ہماری طرف نہیں آنے دیتا- تو کبھی یا ذرا ہمارے اس ناامید دل کی اس سوچ کے برعکس آ- غالب ہی کے بقول:

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا

ہلاکِ شیوۂ تمکین مخواہ مستاں را عنان گسستہ تر ازبادِ نوبہار بیا

لغت : تمکین: دبدبہ، غرورِ حسن-- مخواہ: مت چاہ-- عنان گستہ تر: بہت ٹوٹی ہوئی لگام، یعنی زیادہ تیز--

ترجمہ : تو اپنے مستوں یعنی عاشقوں کے لیئے یہ مت چاہ یا مت پسند کر کہ وہ تیرے شیوۂ تمکین کے نتیجے میں ہلاک ہو جائیں- تو نوبہار کی ہوا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آ- (لگام ٹوٹ جائے تو گھوڑا سرپٹ دوڑنے لگتا ہے)- مراد یہ کہ غرورِ حسن چھوڑ اور ان عشاق کی طرف تیزی سے آ جو تیرے عشق میں مست ہیں-

زما گسستی و با دیگراں گرو بستی بیا کہ عہدِ وفا نیست استوار، بیا

لغت : گسستی: تونے توڑا-- گرو بستی: عہد باندھا-- استوار: محکم، مضبوط--

ترجمہ : تونے ہم سے تو پیمانِ وفا توڑ لیا اور دوسروں یعنی رقیبوں کے ساتھ یہ عہد باندھ لیا- آ، تو ہماری طرف آ کیونکہ عہدِ وفا کوئی محکم عہد نہیں ہے- مراد یہ کہ اگر ہم سے یہ عہد توڑ لیا ہے تو رقیبوں سے بھی توڑا جا سکتا ہے- کوئی بات نہیں، تو ہماری طرف آ-

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

لغت : وداع: جدائی، فراق--

ترجمہ : فراق اور وصل دونوں میں اپنی اپنی ایک لذت ہے- تو ہزار بار جا یعنی ہمیں فراق سے دوچار کر اور لاکھ بار آ- ظاہر ہے وصل کی لذت، فراق کی لذت سے کہیں بڑھ کر ہے، اسی لیئے اس کے واسطے لاکھ بار کہا-

تو طفل سادہ دل و ہمنشیں بد آموز است جنازہ گر نہ توان دید، برمزار بیا

لغت : سادہ دل: معصوم، بھولا بھالا-- ہمنشیں: مراد رقیب-- بد آموز: بُرا یعنی اُلٹی سیدھی سکھانے والا، ورغلانے والا--

ترجمہ : تو ایک بھولا بھالا بچہ ہے (یا بچے کی طرح ہے) اور رقیب تجھے (ہمارے بارے میں) اُلٹی سیدھی پٹیاں پڑھا رہا ہے، یعنی ہمارے خلاف ورغلا رہا ہے- سو اگر تو ہمارا جنازہ نہیں دیکھ سکا تو کم از کم ہمارے مزار پر ہی آ جا (کیونکہ ہماری موت تجھ سے عشق ہی کا نتیجہ ہے)-

فریب خوردۂ نازم، چہا نمی خواہم یکے بہ پُرسش جانِ امیدوار بیا

لغت : چہا: چہ کی جمع، کیا کیا-- پُرسش: پوچھنے کا عمل، حال احوال پوچھنا--

ترجمہ : میں ناز و ادا کا فریب خوردہ یعنی مارا ہوا ہوں، میں کیا کیا نہیں چاہتا یعنی میری بہت سی آرزوئیں ہیں، تو ہماری امیدوار جان کا حال احوال تو پوچھنے آ- مراد یہ کہ تو آئے گا تو تجھے ہماری خواہشوں کا علم ہو جائے گا-

زخُوئے تست نہادِ شکیب نازک تر بیا کہ دست و دلم می رود ز کار بیا

لغت : نہاد: بنیاد، اصل-- شکیب: صبر-- از کار رفتن: بیکار ہو جانا--

ترجمہ : تیری نزاکت طبع کے ہاتھوں ہمارے صبر کی بنیاد بہت ہی نازک ہو گئی ہے- تو آ کہ تیرے اس رویے کے باعث میرا دست و دل بیکار ہو کر رہ گئے ہیں-

رواجِ صومعہ ہستی است زنہار مرو متاعِ میکدہ مستی ست ہوشیار بیا

لغت : صومعہ: گرجا، عبادت خانہ، خانقاہ-- ہستی: مراد خودی، تکبر-- زنہار: خبردار، دیکھیو--

ترجمہ : خانقاہ یا خانقاہوں میں غرور و تکبر کا رواج ہے، دیکھیو ادھر مت جائیو (ہرگز ادھر نہ جا)- جبکہ میکدہ کی دولت و سرمایہ "مستی" ہے وہاں ذرا چوکنا ہو کر آ- مطلب یہ کہ میکدہ میں آنے کے لیئے عالی ظرفی کی ضرورت ہے-

حصارِ عافیتے گر ہوس کنی غالبؔ چو ما بہ حلقۂ رندانِ خاکسار بیا

لغت : حصار: چار دیوار، شہر پناہ، قلعہ-- عافیتے: ایک یا کسی قدر سلامتی و خیریت، سکون-- رندان خاکسار: غرور و تکبر سے پاک رند--

ترجمہ : اے غالبؔ! تجھے اگر کسی عافیت کے قلعے کی خواہش ہے تو تو ہماری طرح رندانِ خاکسار کے حلقہ میں آجا- مراد یہ کہ ایسے رندوں کی صحبت میں بیٹھنے سے سکون و عافیت کا سامان ہوتا ہے اور انسان دنیاوی غم و آلام یا تفکرات سے محفوظ رہتا ہے-

---

غزل-18

چوں بہ قاصد بسپرم پیغام را رشک نگذارد کہ گویم نام را

لغت : بسپرم: میں سپرد کرتا یا دیتا ہوں-- نگذارد: اجازت نہیں دیتا--

ترجمہ : جب میں محبوب کے لیئے کوئی پیغام قاصد کے ذریعے بھیجنا چاہتا ہوں تو رشک مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اس کے سامنے محبوب کا نام لوں- غالبؔ نے رشک ہی سے متعلق اردو میں بھی شعر کہا ہے:

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں ہر اِک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

گشتہ در تاریکی روزم نہاں کُو چراغے تا بجویم شام را

لغت : گشتہ: ہو گیا ہو گئی-- کُو: کہاں ہے-- بجویم: میں تلاش کروں--

ترجمہ : میری شام میرے دن کی تاریکی میں چھپ گئی ہے- چراغ کہاں ہے کہ میں شام کو ڈھونڈوں- دن کی تاریکی سے مراد مقدر یا نصیبے کی تاریکی ہے- گویا اس کا دن اتنا تاریک رہا کہ شام کی تاریکی بھی اس میں شامل ہو گئی اور یوں شام کا پتہ نہ چل سکا-

آں میم باید کہ چون ریزم بجام زورِ مے در گردش آرد جام را

لغت : آں میم باید: مجھے ایسی شراب چاہئے--

ترجمہ : مجھے ایسی شراب درکار ہے کہ جب اسے جام میں انڈیلوں تو اس کی شدت و تیزی سے جام بھی گردش کرنے لگے- تیز شراب میخوار کی پسندیدہ چیز ہے-

بے گناہم پیر دیر از من مرنج من بہ مستی بستہ ام احرام را

لغت : پیر دیر: مندر کا راہب، یا آتش پرستوں کا مذہبی رہنما پیر مغاں-- احرام بستن: حج کے موقع پر ایک مخصوص لباس پہننا مراد

اسلام سے وابستگی--

ترجمہ : اے پیر دیر، مجھ سے خفا نہ ہو، میں بے گناہ ہوں، کیونکہ میں جو احرام باندھ کر یہاں آیا ہوں تو یہ مستی کی حالت میں باندھ کر آیا۔ آتش پرستوں کے مذہب میں شراب نوشی جائز ہے اور اسی حوالے سے ساقی کو پیر مغاں بھی کہا جاتا ہے۔ غالبؔ نے جو کچھ کہا ہے وہ شراب ہی کے حوالے سے ہو سکتا ہے۔

از دلِ تنست آنچہ برمن می رَود می شناسم سختی ایام را

لغت : آنچہ: جو کچھ-- می رَود: گذر رہی ہے-- می شناسم: میں پہچانتا ہوں، خوب جانتا ہوں--

ترجمہ : جو کچھ مجھ پر گزر رہی ہے وہ تیرے دل یعنی سنگدلی کا نتیجہ ہے۔ میں زمانے کی سختیوں کو اچھی طرح پہچانتا، جانتا ہوں۔ محبوب کی سختیوں کی طرف اشارہ ہے۔ گویا اس کے جور و ستم اور سختی ایام میں فرق نہیں ہے۔ بقولِ حفیظ ہوشیار پوری

زمانے بھر کے غم یا اِک ترا غم یہ غم ہوگا تو کتنے غم نہ ہوں گے

تا نیفتد ہر کہ تن پرور بود خوش بود گر دانہ نبود دام را

لغت : نیفتد: نہ پڑے، جال میں نہ پھنسے-- تن پرور: خود غرض، آرام طلب--

ترجمہ : اگر جال میں دانہ نہ ڈالا جائے تو یہ اچھی بات ہوگی کیونکہ اس طرح کوئی تن پرور جال میں نہیں پھنسے گا۔ مراد یہ کہ دامِ محبت میں وہی اسیر ہوتے ہیں جو سچے عاشق ہوتے ہیں۔ جنہیں صرف اپنی ذات سے دلچسپی ہو وہ اس دام میں نہیں پھنستے۔

بس کہ ایمانم بہ غیب است اُستوار از دہانِ دوست خواہم کام را

لغت : بس کہ: بہت زیادہ-- کام: آرزو، خواہش-- دہان: منہ--

ترجمہ : میرا غیب پر ایمان بڑا ہی مضبوط ہے۔ میں دوست کے دہان سے اپنی آرزو پوری ہونے کا خواہاں ہوں۔ اس میں محبوب کی تنگ دہانی کی طرف اشارہ ہے۔ پتلی کمر کی طرح تنگ دہانی بھی حُسن کی ایک علامت ہے۔ غیب پر یا اللہ پر ایمان کی پختگی سے خواہشات کے پورے ہونے کی توقع ہے۔ غالبؔ نے دہانِ محبوب کو بھی غیب قرار دے دیا ہے یعنی وہ اتنا تنگ ہے کہ نظر نہیں آتا۔ اس لحاظ سے اس سے آرزو پوری ہونے کی خواہش ہے۔

ما کجا او کُو، چہ سودا در سر است ذرہ ہائے آفتاب آشام را

لغت : آفتاب آشام: دھوپ یا سورج کو پی جانے والے/ والے-- سودا: جنون، پاگل پن--

ترجمہ : ہم کہاں اور وہ (ذاتِ حق) کہاں؟ آفتاب کو پی جانے والے ذرّوں کے سر میں یہ کیسا جنون سمایا ہوا ہے۔ ذرّے دھوپ میں نظر آتے ہیں۔ اگرچہ وہ بعد میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ لیکن نظر نہیں آتے۔ آفتاب آشام سے مراد یہ ہے کہ دھوپ یا آفتاب کی بدولت ہی ان کا وجود دکھائی دیتا ہے۔ تو ایسی صورت میں آفتاب سے ان ذرّوں کا دعویٰ عشق غلط ہے۔ یہاں "ہم کہاں اور وہ کہاں" سے مراد ہے کہ ہم انسان اس ذاتِ حق سے عشق کا دعویٰ کیونکر کر سکتے ہیں۔

زحمت عام است دائم خاص را عشرتے خاص است ہر دم عام را

لغت : دائم: ہمیشہ-- عشرتے: خوشی و مسرت--

ترجمہ : خاص لوگوں یعنی خواص کو مصیبتیں ہمیشہ گھیرے رکھتی ہیں جبکہ عوام کے لیئے عشرت و مسرت ہمیشہ مخصوص رہتی ہے۔ "عام" اور "خاص" کی تکرار سے شعر میں ایک خاص لطف پیدا ہو گیا ہے۔ یہ مضمون اکثر شعراء نے باندھا ہے۔ حافظ کے بقول:

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں طوق زریں ہمہ در گردنِ خرمی بینم

(عربی یعنی اصیل گھوڑا تو پالان کے نیچے زخمی ہوگیا---جبکہ زریں طوق میں گدھے کی گردن میں دیکھ رہا ہوں)۔

دل ستاں در خشم، غالب بُوسہ جوے شوق نہ شناسد ہمی ہنگام را

لغت : دل ستاں: دل لینے والا، محبوب-- خشم: غصہ--نہ شناسد: نہیں پہچانتا، نہیں جانتا--

ترجمہ : محبوب تو غصے میں ہے اور غالب اس سے بوسے کا طالب ہے (کیسی عجیب بات ہے، بہرحال) عشق کسی موقع و محل کو نہیں جانتا۔

غزل-19

در ہجر، طرب بیش کند تاب و تبم را مہتاب کف مارِ سیاہ است شبم را

لغت : طرب: خوشی، امنگ-- تاب و تبم: میری بے قراری--مارِ سیاہ: کالا سانپ--کف: پھن--

ترجمہ : فراق کی رات میں خوشی و مسرت کی بات میری بے قراری اور اضطراب میں اضافہ کردیتی ہے۔ گویا چاندنی میری رات کے لیئے کالے سانپ کا پھن ہے۔ چاندنی رات سب کو بھلی لگتی ہے لیکن فراق زدہ انسان کے لیئے مزید بے قراری کا باعث بن جاتی ہے۔

آوخ کہ چمن جستم و گردوں عوضِ گل در دامنِ من ریختہ پاے طلبم را

لغت : آوخ: افسوس--جستم: میں نے ڈھونڈا، تلاش کیا--پاے طلبم: میری طلب یا خواہش کا پاؤں--

ترجمہ : میں تو چمن کی تلاش میں تھا لیکن افسوس کہ آسمان نے پھول کی بجائے میری جھولی میں میری آرزو کا پاؤں ڈال دیا۔ یعنی مجھے جس چیز کی خواہش تھی وہ میرے مقدر میں نہ تھی۔

ساز و قدح و نغمہ و صہبا، ہمہ آتش یابی زسمندر رہِ بزم طربم را

لغت : قدح: پیالہ، شراب کا پیالہ--صہبا: سرخ شراب--سمندر: ایک کیڑا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ آگ میں رہتا ہے--

ترجمہ : ساز و قدح اور نغمہ و صہبا سبھی آگ ہیں۔ تجھے میری بزم طرب کا راستہ سمندر سے یعنی سمندر کے وسیلے سے ملے گا۔ مراد یہ کہ مذکورہ اشیاء بظاہر عیش و طرب کا سامان مہیا کرتی ہیں لیکن ان سے میرے غم واندوہ کی آگ مزید بھڑک اٹھتی ہے۔

در دل زتمناے قدم بوسِ تو شورے ست شوقت چہ نمک دادہ مذاق ادبم را

لغت : نمک دادہ: لذت پیدا کردی ہے--شور: غوغا، ہنگامہ، نیز نمک--

ترجمہ : تیری قدم بوسی کی تمنا میں میرے دل میں ایک عجیب شور و غلغلہ مچا ہے۔ تیرے عشق نے میرے مذاق ادب (یعنی محبوب کا ادب) کو کیسی لذت بخشی ہے۔ کسی کی قدم بوسی کرنے سے مراد اس کا بے حد ادب کرنا ہے۔

از لذتِ بیدادِ تو فارغ نتواں زیست دریاب عیارِ گلۂ بے سببم را

لغت : بیداد: جور و ستم--دریاب: پالے، جان لے، جانچ لے--عیار: کسوٹی--

ترجمہ : تیری بیداد کی لذت کچھ ایسی لذت ہے کہ اس کے بغیر اپنی زندگی صحیح طور پر بسر نہیں ہو سکتی۔ تو میرے بے سبب گلہ کو ٹھیک طرح

سے جانچ لے۔ یعنی تیرے ستم اٹھانے میں مجھے لذت ملتی ہے۔ تیرا مجھ پر ستم نہ کرنا میرے گلے کا باعث بنتا ہے۔

ترسم کہ دہد نالہ جگر را بدریدن قطع نظر از جیب، بدوزید لبم را.

لغت : ترسم: میں ڈرتا ہوں-- بدریدن: پھاڑ دینا-- جیب: گریبان--

ترجمہ : مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ نالہ کہیں جگر کو پھاڑ کر نہ رکھ دے، لہٰذا گریبان سے قطع نظر کرتے ہوئے تم میرے لب سی دو۔ (نہ نالہ کر سکوں گا نہ جگر کو ضعف پہنچے گا۔)

از نالہ بہ نبضم بنہ اے دوست سر انگشت مانند نے اندر ستخواں جوے تبم را

لغت : ستخواں: استخواں، ہڈی-- جوے: تلاش کر--

ترجمہ : نالہ کے سلسلے میں اے دوست تو میری نبض پر انگلی رکھ اور جس طرح بانسری کے اندر سے نغمہ یا نالہ نکلتا ہے اور اس کی حرارت سینہ کا پتا چلتا ہے اسی طرح تو میری ہڈیوں میں سے میری بے قراری تلاش کر، یا میرے تب عشق کا اندازہ لگا لے۔

ساقی بہ نمے کز قدح بادہ چکانی بر خلد بخنداں لب کوثر طلبم را

لغت : نمے: ایک قطرہ-- چکانی: ٹپکاتا ہے-- بخنداں: ہنسا دے (مذاق کا باعث بنا دے)--

ترجمہ : اے ساقی! وہ ایک قطرہ، جو تو پیالے سے نیچے گرا دیتا ہے، مجھے عطا کر کے میرے کوثر طلب کرنے والے ہونٹوں کو خلد پر ہنسا دے۔ اس کا مذاق اڑا دے یعنی وہ قطرہ مجھے مل جائے تو میرے لیئے جنت کی نعمتوں کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔

در من ہوسِ بادہ طبیعی است کہ غالبؔ پیمانہ بہ جمشید رساند نسبم را

لغت : طبیعی: فطری-- جمشید: قدیم ایران کا بادشاہ جو شراب نوشی اور اپنے جام کے لیئے مشہور تھا--

ترجمہ : اے غالب، مجھ میں جو ہوسِ بادہ ہے تو یہ میری فطرت کا تقاضا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیمانہ میرا حسب نسب جمشید سے ملاتا ہے۔

غزل-20

برنمی آید زچشم از جوش، حیرانی مرا شد نگہ زنار تسبیح سلیمانی مرا

لغت : زنار تسبیح: تسبیح کا دھاگا-- زنار: مراد دھاگا--

ترجمہ : جوش کے سبب میری آنکھوں سے حیرانی باہر ہی نہیں آ رہی، گویا میری نگاہ تسبیح سلیمانی کا دھاگا بن گئی ہے۔ آنکھوں سے حیرانی کا تار نہیں ٹوٹ رہا یعنی مسلسل حیرانی ہے۔

دامن افشاندم بجیب و ماندہ در بند تنم وحشتے کو؟ تابروں آرد ز عُریانی مرا

لغت : دامن افشاندم: میں نے دامن پھیلایا-- کُو: کہاں ہے--

ترجمہ : میں نے گریبان پر اپنا دامن ڈال لیا (گویا چاکِ گریباں کو ڈھانپ لیا) اور یوں جسم و تن کی قید میں رہ گیا۔ وحشت کہاں ہے؟ تاکہ وہ مجھے عریانی سے باہر نکال دے۔ جسم کی قید سے مراد مادیات کی طرف توجہ ہے، یہ گویا عریانی ہے۔ وحشت عشق کی نشانی ہے، جو مادیات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

وہ کہ پیش از من بہ پابوسِ کسے خواہد رسید سجدۂ شوقے کہ می بالد بہ پیشانی مرا

لغت : وہ: کیا ہی اچھا ہو-- می بالد: اُبھر رہا ہے--

ترجمہ : وہ موقع بڑا ہی اچھا ہوگا جب میرا وہ سجدۂ شوق جو میری پیشانی میں اُچھل اُبھر رہا ہے (بے قرار ہے) کسی کی پابوسی کے لیئے مجھ سے پہلے پہنچ جائے گا-

ہم چنیں بیگانہ زی بامن، دل و جانِ کسے بدگمان گردم اگر دانم کہ می دانی مرا

لغت : بیگانہ زی: غیروں کی طرح زندگی کر یعنی رہ--

ترجمہ : اے کسی کے جان و دل (یعنی محبوب) تو میرے ساتھ اسی طرح (حسبِ معمول) بیگانوں کی طرح رہ، کیونکہ اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ تو مجھے جانتا ہے تو میں بدگمان ہو جاؤں گا-

باہمہ خرسندی ازوے شکوہ ہادارم ہمی تانداند صید پُرسشہاے پنہانی مرا

لغت : باہمہ خُرسندی: تمام تر خوشی و مسرت کے باوجود-- پُرسشہاے پنہانی: مراد چُھپی ہوئی یا درپردہ نوازشیں-- پُرسش: پوچھ گچھ--

ترجمہ : اس کے رقیبے کے سبب تمام تر خوشی و مسرت کے باوجود مجھے اس سے کچھ شکوے ہیں، تاکہ کہیں وہ یہ نہ سمجھ لے کہ میں اس کی درپردہ نوازشات کا شکار ہوں یا ہو چکا ہوں-

برنیایم باروانی ہاے طبع خویشتن موجِ آب گوہر من کردہ طوفانی مرا

لغت : برنیایم: میں نہیں نپٹتا-- طوفانی: طوفان میں گھرا ہوا شخص--

ترجمہ : میں اپنی طبع کی روانیوں کے ساتھ کماحقہ نہیں چل رہا یا نہیں چل سکتا- میرے گوہر کی چمک کی لہروں نے مجھے گویا طوفان میں اُلجھا دیا ہے- اپنے تخیلات و افکار کی کثرت کی بات استعارے میں کی ہے- گویا اتنے افکار ذہن میں آتے ہیں کہ اُن سب کو شعر میں سمو نہیں سکتا-

تا بہ راہت مُردم و یکرہ بخاکم نامدی دوزخی گردیدہ اندوہِ پشیمانی مرا

لغت : تا: جب سے-- یکرہ: ایک مرتبہ بھی--

ترجمہ : جب سے میں تیری راہ یعنی تیری چاہ میں مرا ہوں تو ایک دفعہ بھی میری قبر پر نہیں آیا جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ میرے لیئے پشیمانی کا غم گویا ایک دوزخ بن گیا ہے- عاشق تو محبوب کی محبت میں جاں سپر ہوا اور محبوب نے اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی طرف توجہ نہ کی- پشیمانی اس بات کی کہ کیوں اس نے ایسے سنگ دل سے محبت کی-

خویش را چون موجِ گوہر گرچہ گرد آوردہ ام دل پُراست از ذوقِ اندازِ پر افشانی مرا

لغت : موجِ گوہر: مراد موتی کی چمک-- پُرافشانی: پر پھڑپھڑانا--

ترجمہ : اگرچہ میں نے موتی کی چمک کی طرح خود کو سمیٹ رکھا ہے لیکن دل پھر بھی پر پھڑپھڑانے یعنی اڑنے کے انداز کے ذوق سے پُر ہے- چمک موتی کے اندر ہوتی ہے- شاعر نے بھی اگرچہ خود کو اپنی ذات میں گم کر رکھا ہے لیکن بے قراری (جسے پر پھڑپھڑانے کے انداز کا نام دیا گیا ہے) کا ذوق بھی اس کے دل میں موجزن ہے-

تشنہ لب بر ساحل دریاز غیرت جان دہم گر بموج افتد گمانِ چین پیشانی مرا

ترجمہ : اگر مجھے ذرا سا بھی شک پڑ جائے کہ (مجھ دیکھ کر) موج کی پیشانی پر بل پڑ گیا ہے تو میں وہیں غیرت کی بنا پر، ساحل دریا پر پیاسا مر

جاؤں گا- اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاؤں گا- اپنی انتہائی غیرت کی بات کی ہے-

با سراج الدین احمد چارہ جُز تسلیم نیست ورنہ غالبؔ نیست آہنگ غزل خوانی مرا

لغت : سراج الدین احمد: کلکتہ کے رہنے والے اور غالب کے دوست تھے، اُنہی کے ایماء پر غالب نے "گل رعنا" کے عنوان سے اشعار کا انتخاب کیا تھا-- آہنگ: ارادہ--

ترجمہ : اے غالبؔ! سراج الدین احمد کی بات مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ورنہ غزل گوئی کے لیئے میرا اپنا کوئی ارادہ نہیں- یعنی میں جو شاعری کر رہا ہوں تو اس کے کہنے اور اس کے ایماء پر کر رہا ہوں-

---

غزل-21

از وہم قطرگیست کہ در خود گمیم ما اما چو وا رسیم ہمان قلزمیم ما

لغت : قطرگی: قطرہ ہونا، قطرہ پن-- وا رسیم: ہم غور کرتے ہیں--

ترجمہ : یہ ہمارا قطرہ پن یا قطرہ ہونے کا وہم ہے جو ہم خود میں یا اپنی ذات میں گُم ہیں، لیکن جب ہم غور کرتے ہیں تو ہم وہی سمندر ہیں- غالب نے اسی خیال کو اردو میں یوں بیان کیا ہے:

دلِ ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر" ہم اُس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

در خاک از ہوائے گل و شمع فارغیم از توسن تو طالبِ نقشِ سمیم ما

لغت : ہوائے گل: پھول کی آرزو، خواہش-- توسن: گھوڑا--

ترجمہ : ہم خاک یعنی قبر میں گل و شمع کی خواہش سے فارغ ہیں (ہمیں ان کی قطعاً خواہش نہیں ہے)، البتہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری قبر پر تیرے گھوڑے کے سُم نقش ہوں- یعنی تو کبھی اپنے گھوڑے پر سوار ہماری قبر پر آ-

تمکین ما ز چرخِ سبکسر بباد رفت خوش دستگاہِ انجمن انجمیم ما

لغت : تمکین: عزت، وقار-- سبکسر: گھٹیا، بے وقار، اوچھا-- دستگاہ: سرمایہ-- بباد رفت: ضائع ہو گئی، ہو گیا-- انجم: جمع نجم، ستارے--

ترجمہ : اس اوچھے آسمان کے ہاتھوں ہمارا عزت و وقار خاک میں مل گیا، ورنہ ہم تو انجم کی محفل کے بہت اچھے سرمایہ ہیں-

مردُم بہ کینہ تشنۂ خونِ ہمند و بس خون می خوریم چون ہم ازین مردُمیم ما

لغت : ہمند: ایک دوسرے کے-- خون می خوریم: ہم خون پیتے ہیں یعنی ہمیں دکھ ہوتا ہے--

ترجمہ : لوگ کینے اور دشمنی کے باعث ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں- ہمیں اس صورتِ حال پر دُکھ ہوتا ہے کیونکہ ہم بھی تو اِنہی لوگوں میں سے ہیں-

از حد گذشت شملہ و دستار و ریش شیخ حیرانِ این درازی یال و دُمیم ما

لغت : شملہ: طرہ، عمامہ، سر سے باندھنے کی شال-- یال: گھوڑے کی گردن کے بال--

ترجمہ : شیخ کا شملہ، پگڑی اور داڑھی (طاعت میں) حد سے بڑھ گئی ہے- ہم اِس یال اور دُم پر حیران ہیں- شیخ یا ملا کی اپنی ظاہری حالت پر توجہ کا مذاق اُڑایا ہے-

وستت زِما بشوی مسیحا کہ زیرِ خاک آب از تف نہیب صدائے قمیم ما

لغت : صدائے قم: اٹھ جا کی آواز، حضرت عیسیٰ جب کسی مُردے کو زندہ کرنے لگتے تو کہتے "قم" یعنی اُٹھ -- نہیب: دہشت -- تف: بھاپ، گرمی -- مسیحا: حضرت عیسیٰ کا لقب، زندہ کرنے والا -- دست از ما بشوی: مراد اپنا ہاتھ ہم سے اٹھالے --

ترجمہ : اے مسیحا! تو ہم سے دست بردار ہو جا، ہمیں چھوڑ دے، کیونکہ ہم مٹی کے نیچے (قبر میں) تیری صدائے "قم" کی دہشت کی گرمی سے پانی پانی ہو گئے ہیں- دوسرے لفظوں میں، ہمارے لیئے اِس صدا میں کوئی اثر نہیں ہے- اور یہی بات ہماری شرمندگی کا باعث بن رہی ہے-

پنہاں بہ عالیم، زبس عین عالیم چون قطرہ در روانی دریا گمیم ما

لغت : زبس: بے حد، بہت -- عین عالیم: ہم ہو بہو عالم ہیں، خود ایک عالم میں --

ترجمہ : ہم ایک دنیا یا کائنات میں پنہاں ہیں اور ہم خود پورے طور پر ایک کائنات ہیں- قطرے کی طرح ہم دریا کی روانی میں گم ہیں- قطرہ، دریا سے باہر ہو تو وہ قطرہ ہے ورنہ وہ دریا کا حصہ یعنی دریا ہے- یعنی انسان اس کائنات کا حصہ ہوتے ہوئے گویا خود کائنات ہے-

مارا مدد زفیض ظہوریؔ است در سخن چون جامِ بادہ راتبہ خوارِ خمیم ما

لغت : ظہوری: فارسی کا مشہور شاعر -- راتبہ خوار: وظیفہ خوار -- خم: شراب کا مٹکا --

ترجمہ : شاعری میں ہمیں ظہوری جیسے شاعر کے فیض کی مدد حاصل ہے- شراب کے جام کی طرح ہم خم کے وظیفہ خوار ہیں- پہلے مصرعے میں ایک بات کی یا دعویٰ کیا ہے دوسرے میں تمثیل سے کام لے کر اپنی بات واضح کی ہے-

غالبؔ زہند نیست نوائے کہ می کشم گوئی ز اصفہان و ہرات و قمیم ما

لغت : نوائے کہ می کشم: وہ آواز جو میں لگا رہا ہوں، مراد شاعری -- قم: ایران کا مشہور شہر --

ترجمہ : اے غالبؔ! میری شاعری کا تعلق ہند سے نہیں ہے- یوں سمجھو کہ ہمارا تعلق اصفہان و ہرات اور قم سے ہے- یعنی میری فارسی شاعری اہل زبان کی سی شاعری ہے- اپنی عظیم فارسی شاعری کا دعویٰ کیا ہے-

---

غزل-22

بہ گیتی شد عیاں از شیوہ، عجز اضطرارِ ما زپشت دست ما باشد قماشِ روے کارِ ما

لغت : گیتی: زمانہ -- شد عیاں: ظاہر ہو گیا -- شیوہ: انداز -- قماش: اثاثہ، ہنر، متاع، بچھینے کا کپڑا --

ترجمہ : ہمارے انداز سے ہماری بے قراری کا عجز زمانے میں عیاں ہو گیا- ہمارے کام یا معاملے پر جو قماش ہے وہ ہمارے ہاتھ کی پشت سے ہے-

بہ بیم افگندہ مے را چارۂ رنج خمارِ ما قدح بر خویش می لرزد ز دستِ رعشہ دارِ ما

لغت : بیم: خوف -- قدح: شراب کا پیالہ -- می لرزد: لرز رہا یا کانپ رہا ہے -- رعشہ دار: کپکپاتا ہوا --

ترجمہ : ہمارے خمار کی تکلیف کے علاج نے شراب کو خوفزدہ کر دیا ہے، چنانچہ شراب کا پیالہ ہمارے کپکپاتے ہاتھوں میں لرز رہا ہے۔ لرزتے ہاتھوں میں جو چیز ہوگی وہ خود بخود لرزے گی لیکن شاعر نے اسے مذکورہ علاج (یعنی مزید شراب نوشی) کے خوف کا نتیجہ بتایا ہے۔

خوشا جانے کہ اندوہے فرو گیرد سراپایش ز نو میدی تواں پرسید لطف انتظارِ ما

لغت : اندوہے: کوئی غم -- فرو گیرد: پوری طرح پکڑ لے، سما جائے --

ترجمہ : وہ جان کتنی خوش بخت ہے جس میں کوئی غم و اندوہ پوری طرح سما جائے۔ ناامیدی سے پوچھا جاسکتا ہے کہ ہمارے انتظار میں کتنا لطف ہے۔ غالب ہی کے بقول:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

شستن برسر راہِ تحیر عالمے دارد کہ ہر کس می رود از خویش، میگردد دوچارِ ما

لغت : تحیر: حیرانی، تعجب -- عالمے دارد: ایک کیفیت یا لطف کا حامل ہے -- می رود از خویش: جو اپنی ذات سے بے گانہ ہو جاتا ہے --

ترجمہ : ہمارا راہِ تحیر میں بیٹھنا ایک خاص کیفیت و لطف کا حامل ہے۔ چنانچہ جو کوئی بھی اپنے آپ میں کھو جاتا یا اپنی ذات سے بے گانہ ہو جاتا ہے، اس کا ہم سے آمنا سامنا ضرور ہو جاتا ہے۔ یعنی شاعر چونکہ خود اس حالت سے دوچار ہے اس لیئے اسی حالت میں گرفتار کوئی دوسرا شخص اور وہ (ایک ہی کیفیت کے حامل ہوتے کے سبب) باہم دوست بن جاتے ہیں یا ان کی باہم ملاقات ہو جاتی ہے۔

چو بوئے گل جنوں تازیم از مستی، چہ می پرسی گسستن دارد از صد جا عنانِ اختیارِ ما

لغت : جنوں تازیم: ہم جنوں کو تاخت و تاراج کرنے والے ہیں یعنی جنون میں بھی ہم گھوم پھر رہے ہیں -- گسستن دارد: ٹوٹنے کے قریب ہے --

ترجمہ : ہم مستی کے سبب، بوئے گل کی طرح، جنوں تاز ہیں، گھوم پھر رہے ہیں جس طرح پھول کی خوشبو آزادانہ پھیلتی ہے، تو ہم سے کیا پوچھتا ہے، بس یہ سمجھ لے کہ ہماری عنانِ اختیار سو جگہ سے بس ٹوٹنے ہی والی ہے۔ لگام ٹوٹنے پر گھوڑا سرپٹ دوڑنے لگتا ہے، اپنے جنون کی شدت کو اس تمثیل سے واضح کیا ہے۔

فروزد ہر قدر رنگ گل، افزاید تب و تابش کبابِ آتش خویش است پنداری بہارِ ما

لغت : فروزد: افروزد، چمکتا یا نکھرتا ہے -- افزاید: بڑھتی ہے -- پنداری: تو سمجھے، گویا -- تب و تاب: روشنی، سوز، گرمی --

ترجمہ : جس قدر رنگِ گل میں نکھار آتا ہے اسی قدر اس کی گرمی و سوز میں اضافہ ہوتا ہے (سرخ رنگ کی بنا پر سوز و گرمی کہا) سو یوں سمجھو کہ ہماری بہار بھی اپنی ہی آگ میں جلی ہوئی یا جل رہی ہے۔ اپنے اندر کے یا دل کے سوز کی بات کی ہے جس کے لیئے کسی باہر کی شے کی ضرورت نہیں۔

حریفاں شورشِ عشق تُرا بے پردہ دیدندے بداماں گر نہ گشتے موسم گل پردہ دارِ ما

لغت : حریفاں: جمع حریف، دوست احباب -- بداماں: دامن سے -- موسم گل: موسم بہار --

ترجمہ : اگر موسم بہار اپنے دامن سے ہماری پردہ داری نہ کرتا تو یار لوگ تیرے عشق میں ہماری شورش و وحشت کو واضح طور پر دیکھ لیتے، یعنی یہ سمجھ لیتے کہ ہم تیرے عشق میں گرفتار ہیں اور یہ وحشت اس کا نتیجہ ہے لیکن موسم بہار کی آمد سے ان کی اس سوچ پر پردہ پڑ گیا اور انہوں نے اس وحشت کو موسم بہار کا نتیجہ جانا۔

ہنوز از مستی چشم تو می بالد تماشائے بموجِ بادہ ماند پرتو شمع مزار ما

لغت : می بالد: اُبھر رہا ہے-- تماشاے: ایک منظر، ایک رونق--

ترجمہ : ابھی تک تیری مستی چشم کے سبب ہمارے مزار پر ایک رونق ہے یا منظر اُبھر رہا ہے (قائم ہے) چنانچہ ہمارے مزار کی شمع کی لو، موجِ بادہ کی مانند بنی ہوئی ہے- محبوب کی عاشق کے مزار پر آمد اس کی رونق کا باعث بنی ہے-

بدیں تمکین، حریف دستبردِ نالہ نتواں شد بود سنگِ فلاخن مر صدا را کوہسارِ ما

لغت : حریف دستبرد نالہ: نالہ کی لوٹ مار کا مدمقابل-- فلاخن: رسی کا پھندا جس میں پتھر رکھ کر پھینکتے ہیں، گوپھیا--

ترجمہ : اپنی اس تمکنت کے باعث ہم نالہ و فریاد کا مقابلہ نہیں کرسکتے یعنی ضبط نہیں کرسکتے، گویا ہمارا پہاڑ (یعنی تمکنت) آواز (نالہ و فریاد کی آواز) کے لیئے ایسا ہی ہے جیسے گوپھیا کا پتھر جسے گوپھیا دور پھینک دیتا ہے-

خوشا آوارگی گر در نوردِ شوق بربندد بتارِ دامنے شیرازۂ مشت غبار ما

لغت : در نوردِ شوق: شوق کا سفر طے کرنا-- بربندد شیرازہ: شیرازہ بربندد، شیرازہ بندی کرے--

ترجمہ : اس (محبوب) کی آوارگی کے کیا کہنے ہیں- اگر وہ شوق کا سفر طے کرتے ہوئے یعنی دورانِ خرام ہمارے مشت غبار کی اپنی دامن کے تار سے شیرازہ بندی کردے تو یہ ہماری خوش بختی ہوگی- یعنی وہ ہماری قبر کے قریب سے گزرے تو اپنا دامن جھٹک کر گزرے اور اس جھٹک کے نتیجے میں ہماری خاک سے اٹھنے والا ذرا سا غبار وہ دامن میں سمیٹ لے تو زہے نصیب-

بدیں یک آسماں دُردانہ می بینی، نمی بینی کہ ماہِ نو شد از سُودن کف گوہر شمارِ ما

لغت : یک آسماں دُردانہ: بے شمار موتی، مراد ستارے-- سودن: گھسنا--

ترجمہ : تو (محبوب) آسمان کے ستاروں کو تو دیکھتا ہے لیکن ہماری طرف توجہ نہیں کرتا کہ ہماری موتی گننے والی (یعنی اختر شماری کرنے والی) ہتھیلی گھس گھس کر ہلال کی صورت اختیار کرگئی ہے- محبوب کی بے اعتنائی اور اس کے انتظار میں اپنی اختر شماری کی بات کی ہے-

نہالِ شمع را بالیدن از کاہیدنست اینجا گدازِ جوہر ہستی ست غالبؔ آبیار ما

لغت : بالیدن: بڑھنا پھولنا-- کاہیدن: گھٹنا، کم ہونا-- گداز: پگھلاہٹ--

ترجمہ : یہاں شمع کے نہال (شعلہ) کا بڑھنا پھولنا اس کے گھٹنے یا کم ہونے سے ہے- یعنی جتنی شمع پگھلتی ہے اتنا اس کا شعلہ زیادہ ہوتا ہے اس طرح اے غالب جوہر ہستی کا گداز ہماری آبیاری کرنے والا ہے یعنی انسانی زندگی جوں جوں گزرتی ہے اسی قدر وہ گویا بڑھتی پھولتی یا نشوونما پاتی ہے-

---

غزل-23

بپایانِ محبت یادمی آرم زمانے را کہ دل عہدِ وفا نابستہ دادم دلستانے را

لغت : بپایانِ محبت: محبت کے ختم ہونے پر-- نابستہ: نہ باندھ کر، مراد باندھے بغیر--

ترجمہ : میں محبت کے اختتام پر وہ زمانہ یاد کرتا ہوں جب میں نے عہدِ وفا باندھے بغیر ایک دلبر کو اپنا دل دے دیا تھا- مراد یہ کہ "اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"- محبوب کی بے توجہی اور جور و ستم پر یہ خیال آیا کہ محبت کرتے وقت یا کرنے سے پہلے محبوب سے عہد وفا باندھ لینا چاہیے تھا-

فسونے کو کہ ہر حالِ غریبے دل بدرد آرد بد اندیشے باندوہ عزیزاں شادمانے را

لغت : فسونے: کوئی جادو، منتر-- بداندیشے: ایک بُرا سوچنے والا-- شادمانے: ایک خوش ہونے والا--

ترجمہ : کوئی ایسا جادو منتر کہاں ہے جس سے عزیزوں یا اپنوں کے غم میں خوش ہونے والے بداندیش کا دل کسی بے کس کے حالِ زار پہ دُکھنے لگے- یعنی محبوب، عاشق کی طرف توجہ و اعتنا کرنے لگے-

اجازت داد، پیشش یک دو حرف از دردِ دل گفتم پس از دیرے کہ برخود عرضہ دادم داستانے را

لغت : عرضہ دادم: میں بیان کرتا رہا-- پیشش: اس کے سامنے، اس کے حضور--

ترجمہ : ایک مدت کے بعد، جب میں اپنی داستانِ غم اپنے آپ ہی سے بیان کرتا رہا تو اس (محبوب) نے مجھے اجازت دے دی، چنانچہ میں نے اپنے دردِ دل کا کچھ حال اسے سُنا دیا-

جہاں ہیچ است باوے، لاجرم زینہا چہ اندیشد گر فتم کز فغانم دل زہم پاشد جہانے را

لغت : ہیچ است: کچھ نہیں ہے، بیکار یا فضول ہے-- لاجرم: یقیناً-- زہم پاشد: بُری طرح پھٹ جائے گا-- گر فتم: میں نے مان لیا--

ترجمہ : میں نے مان لیا کہ میری آہ و فغاں سے ایک دنیا (یعنی بہت سے اہل دنیا) کا دل بُری طرح پھٹ جائے گا، لیکن اس کی نظر میں تو یہ دنیا یا دنیا والے ہیچ ہیں، لہٰذا ایسی باتوں (دل کا پھٹنا) کے بارے میں وہ کیا سوچے یا خیال کرے- یعنی اسے قطعاً پروا نہیں ہے-

ندارم تابِ ضبط راز وے، ترسم ز رسوائی مگر جویم برائے ہم زبانی بے زبانے را

لغت : ضبط راز: راز دبائے یا چھپائے رکھنا-- ترسم: میں ڈرتا ہوں-- جویم: تلاش کرتا ہوں--

ترجمہ : میں اس کے راز کو چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا- لیکن ساتھ ہی میں (راز فاش ہونے پر) جو رسوائی ہوگی اس سے بھی ڈرتا ہوں، ہاں ہم زبانی کی خاطر میں کوئی بے زبان ڈھونڈ لوں تو کوئی بات بنے- یعنی وہ شخص میری بات سُن لے لیکن آگے کسی اور کو نہ بتائے، یوں میرے دل کا بوجھ بھی ہلکا ہوگا اور رسوائی سے بھی بچوں گا-

کشاد شستش از سُستی ندارد دل نشیں تیرے مگر برمن گمارد آسماں زوریں کمانے را

لغت : کشاد: کھلنا، کھینچنا-- شستش: اس کا نشانہ-- گمارد: مقرر کرے-- زوریں کمانے: جو کمان چلانے میں زور والا ہو--

ترجمہ : سُستی کے باعث اس محبوب کے کمان میں کوئی دل میں بیٹھنے یا لگنے والا تیر نہیں ہے، ہاں اگر آسماں کوئی کمان چلانے والا طاقتور مجھ پہ مقرر یا مسلط کر دے تو کوئی بات ہوگی-

بیا در گلشن بختم کہ در ہر گوشہ بنمائیم ز جوشِ لالہ و گل در حنا پائے خزانے را

لغت : بنمائیم یا بنمایم: میں تجھے دکھاؤں-- در حنا پائے خزانے را: خزاں کے پاؤں کے مہندی لگی ہوئی--

ترجمہ : تو میرے نصیبے کے گلشن میں آ تو تجھے دکھاؤں کہ خزاں کس طرح جوشِ لالہ و گل کے سبب ہر گوشہ میں پاؤں کو مہندی لگائے بیٹھی ہے- پاؤں میں مہندی لگنا سے مُراد حرکت نہ کرنا- یعنی خزاں کا موسم لالہ و گل کے جوش (موسم بہار) کو روکنے کے لیئے پاؤں پسارے بیٹھا ہے- مراد یہ کہ میری بدنصیبی کے بدلنے کا کوئی امکان نہیں-

کمال درد دل اصل است در ترکیب انسانی بخون آغشتہ اند اندر بن ہر موے جانے را

لغت : اصل: جڑ، بنیاد-- آغشتہ اند: انہوں نے یعنی قضا و قدر نے خون سے بھر دیا ہے-- بن مو: بال کی جڑ--

ترجمہ : انسان کا وجود کچھ اس طرح تخلیق ہوا ہے کہ اس کی اصل و کمال درد دل ہے- قدرت نے اس کی جان کی ہر بن مو میں خون بھر دیا

ہے، یعنی دوسروں کے لیئے درد دل کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ بقول میر درد

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لیئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

خورم خوف از تو بے حد لیکن از زاری چہ کم گردد اگر شد زہرہ آب و برد اجزائے فغانے را

لغت : خورم خوف: میں ڈرتا ہوں-- زاری: گریہ، اظہارِ عاجزی و بے کسی-- زہرہ آب شدن: پتا پانی ہونا، خوفزدہ ہونا--

ترجمہ : میں تجھ سے بے حد خوف کھاتا ہوں لیکن میری زاری سے یہ خوف کیا کم ہو گا اس لیئے کہ اگر پتا پانی ہو گیا تو وہ میری فغاں کے اجزاء کو بہالے جائے گا۔ مراد یہ کہ یہ خوف مجھے فریاد بھی نہیں کرنے دے گا۔

بشہر از دوست بعد از روزگارے یافتم غالبؔ زعنوانِ خطی کز راہِ دور آمد، نشانے را

لغت : بعد از روزگارے: ایک مدت کے بعد--

ترجمہ : اے غالب! مجھے ایک مدت کے بعد شہر میں دوست کا نشان ایک خط کے عنوان سے مل گیا، جو (خط) دور سے آیا تھا۔

غزل-24

زتست اگر ساختہ پرداختۂ ما کفرے نبود مطلب بے ساختۂ ما

لغت : ساختہ پرداختۂ ما: ہمارا بُرا بھلا-- بے ساختہ: بناوٹ یا تکلف کے بغیر، بے ارادہ--

ترجمہ : ہمارا سب بُرا بھلا تجھی سے ہے، یعنی ہماری تجھ سے پوری وابستگی ہے، لہٰذا اگر (کسی وقت) ہم بے ساختہ تجھ سے کوئی مطالبہ کر بیٹھیں تو وہ کسی کفر کے زمرے میں نہ آئے گا۔

پروردۂ نازیم بہ رحمت کدۂ عجز برپائے تو باشد سر افراختۂ ما

لغت : سر افراختہ: اونچا پڑا ہوا--

ترجمہ : ہم عجز کے رحمت کدہ میں ناز کے پروردہ ہیں، اسی لیئے ہمارا سر تیرے پاؤں میں پڑا ہوا ہے۔ عجز و نیاز اللہ کو پسند ہے۔ محبوب کے پاؤں پر سر رکھنا چونکہ عاجزی کی علامت ہے اس لیئے یہ دوسری طرف سربلندی کی علامت ہے۔

ہم طرحی سودا زدگان تو بلاشد کاشانۂ اغیار برانداختۂ ما

لغت : ہم طرحی: ایک جیسی وضع یا فطرت کا ہونا-- سودا زدگان: سودا زدہ کی جمع، جنون زدہ، جنونی--

ترجمہ : تیرے جنونیوں (عشاق) کا ایک ہی وضع و فطرت کا ہونا مصیبت کا باعث بن گیا، اسی بنا پر ہم نے اغیار (رقیبوں) کا کاشانہ گرا کے رکھ دیا۔ یعنی ہم دیوانوں یا جنونیوں نے مل کر رقیبوں کا کاشانہ گرا کر ایک مصیبت کھڑی کر دی۔

در عشق تو برماست دیت اہل نظر را ابروے تو تیغے بخیال آختۂ ما

لغت : دیت: خون بہا-- تیغ آختہ: سونتی ہوئی یا کھینچی ہوئی تلوار--

ترجمہ : تیرے عشق میں اہل نظر کا خون بہا ہم پر واجب ہے کیونکہ ہمارے تصور میں تیرے ابرو کھینچی ہوئی یا سونتی ہوئی تلوار ہیں (جو اہلِ نظر کا خون بہا رہی ہے، اور چونکہ مذکورہ تلوار ہمارے تصور کا نتیجہ ہے اس لیئے اہل نظر کا خون بہا ہمیں ادا کرنا ہو گا۔

حیرانی ما آئینہ شہرتِ یار است شد جادہ بکویش نفس باختۂ ما

لغت : جادہ بکویش: اس کے کوچے کو جانے والا راستہ-- نفس باختہ: پھولی یا اکھڑی ہوئی سانس--

ترجمہ : ہماری حیرانی دوست کی شہرت کا آئینہ (وجہ) بن گئی ہے، چنانچہ ہماری پھولی ہوئی سانس اس کے کوچے کی طرف جانے والا راستہ بن گیا ہے- ہماری یہ حالت دیکھ کر ہر کوئی اس کے کوچے کی طرف جا رہا ہے تاکہ اس معشوق کا نظارہ کیا جائے جس کے حسن نے ہمیں حیران کر دیا ہے-

وقت است کہ چون گرد ز تحریکِ نسیمے ریزد پر و بال از قفس فاختۂ ما

لغت : تحریک: حرکت کرنا، چلنا-- ریزد: گرے، گریں--

ترجمہ : اب وقت آگیا ہے کہ جس طرح بادِ نسیم کے چلنے سے گرد اُٹھتی بیٹھتی ہے، اسی طرح ہماری فاختہ کے پنجرے سے بال و پر نیچے گریں-

بودیم نظر باز و تو بر دل زدہ ای باز اے دیدہ نوازش ز تو نواختۂ ما

لغت : نوازشِ نواختہ: ایسی نوازش جو نہ کی گئی ہو--

ترجمہ : ہم نظر باز تھے اور تو نے پھر دل پر حملہ کر دیا- اے آنکھ تو نے ایسی نوازش کی ہے جس نے ہمیں نہیں نوازا- یعنی ہم تو محض نظر باز تھے- حسینوں کو دیکھا اور آگے نکل گئے لیکن اس محبوب کو دیکھ کر ہمارے دل پر وار ہوا، ہم اس کے حسن میں کھو گئے- یوں تو یہ نگاہ کی نوازش تھی کہ ایسے حسین پر جم گئی لیکن اس کے اثرات غم واندوہ کی صورت میں ظاہر ہوئے-

ہر جادہ کہ از نقشِ پے تست بہ گلشن چاکیست بہ جیب ہوس انداختۂ ما

لغت : جادہ: راستہ-- چاکیست: ایک چاک (پھٹا ہوا)--

ترجمہ : گلشن میں تیرے نقش پا سے جو بھی راستہ بنا ہے (یعنی تیرے نقش پا سے پتا چلتا ہے کہ کوئی حسین گذرا ہے) وہ راستہ گویا ہماری ہوس کے گریبان میں پڑا ہوا ایک چاک ہے- بقول شاعر:

ابھی اِس راہ سے کوئی گیا ہے کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

غالبؔ مدم افسونِ اقامت کہ بلائے است دیوانۂ زنجیر بروں تاختۂ ما

لغت : مدم: مت پھونک-- اقامت: رکنا، ٹھہرنا-- بند: زنجیر-- بروں تاختہ: باہر نکل کر بھاگا ہوا--

ترجمہ : اے غالب تو اقامت کا جادو منتر نہ پھونک کیونکہ ہمارا زنجیر سے نکل کر بھاگا ہوا دیوانہ ایک مصیبت ہے- دیوانے کو زنجیر میں جکڑ کر رکھتے ہیں لیکن جب اس کا جوش جنوں بڑھ جائے تو وہ زنجیر تڑوا کر بھاگ اٹھتا ہے اور اس صورت میں وہ قابو نہیں آتا- محبت میں اپنے جوش جنوں کی شدت کی بات کی ہے-

غزل-25

خوش وقتِ اسیری کہ برآمد ہوسِ ما شد روزِ نخستیں سبد گل، قفس ما

لغت : اسیری: قید-- برآمد: پوری ہوئی-- سبد گل: پھولوں کی ٹوکری--

ترجمہ : ہماری اسیری کی کیا بات ہے یا کتنی اچھی ہے ہماری اسیری کہ اس میں ہماری ہوس پوری ہو گئی، چنانچہ پہلے ہی دن ہمارا قفس، پھولوں کی ٹوکری بن گیا- موسم بہار میں پھولوں کی کثرت ہوتی ہے اور بلبل ان پر اُڑتی پھرتی ہے کہ وہ پھولوں کی عاشق ہے یہاں مراد یہ ہے کہ اِدھر بلبل کو شکاری نے پنجرے میں ڈالا اُدھر موسم بہار کا آغاز ہو گیا اور پھول کھل کھل کر پنجرے میں یا پنجرے پر بھی گرنے لگے، یوں بلبل کی ہوس یا خواہش پوری ہو گئی-

مہتاب نمکسار بود بادۂ مارا اے بے مزہ بے روے تو بزم ہوسِ ما

لغت : نمکسار: نمک کا تمثال-- اے: یعنی اے محبوب-- بزم ہوس: عیش و نشاط کی محفل--

ترجمہ : چاندنی ہماری شراب کے لیئے نمکسار ہے- (چاندنی میں شراب پینے میں بڑا لطف ہے) اے محبوب تیرے حسین چہرے کے بغیر ہماری بزم ہوس بے مزہ ہے گویا محبوب کا چہرہ چاندنی ہے تو جس طرح چاندنی کے بغیر شراب خوری بے مزہ ہے اسی طرح محبوب کے وجود کے بغیر عشاق کی محفل بے رونق ہے-

حیرت زدۂ جلوۂ نیرنگ خیالیم آئینہ مدارید بہ پیش نفس ما

لغت : نیرنگ خیال: خیال کی رنگا رنگی یا عجیب و غریب ہونا-- مدارید: مت رکھو--

ترجمہ : خیال کی نیرنگیوں کے جلوے نے ہمیں حیرت زدہ کر دیا ہے (اپنے افکار کی گوناگونی اور انوکھے پن کی بات کی ہے) ہمارے سامنے آئینہ مت رکھو- آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر سانس لیں تو اس پر تیرگی سی آجاتی ہے- حیرت زدگی کے وقت سانس میں تیزی آجاتی ہے اس لیئے کہا کہ ہمارے یا ہمارے سانس کے سامنے آئینہ نہ رکھو کہ وہ مکدر ہو جائے گا- گویا ہم کمال کی حیرت زدگی سے دوچار ہیں-

آوازۂ شرع از سر منصور بلند است از شب روی ماست شکوہ عسس ما

لغت : آوازۂ شرع: شرع کی شہرت/ دھوم-- منصور: منصور بن حلاج جسے "انا الحق" کہنے پر دار پر لٹکا دیا گیا-- عسس: کوتوال--

ترجمہ : شرع یا شریعت کی دھوم منصور کے سر سے بلند ہوئی (اسے دار پر لٹکانے سے شریعت کی اہمیت کا پتہ چلا) اسی طرح ہماری شب روی (چوری کے لیے رات کو نکلنا) کے طفیل کوتوال کی شان بڑھی (چور پکڑا جائے تو یہ کوتوال کی اہمیت و شان کا باعث بنتا ہے)

وقت است کہ خون جگر از درد بجوشد چنداں کہ چکد از مژۂ دادرسِ ما

لغت : چنداں: اس قدر، اس حد تک-- چکد: ٹپکے-- دادرس: فریاد کو پہنچے یا سننے والا--

ترجمہ : اب وقت آگیا ہے کہ درد (درد محبت) سے خون جگر اس قدر جوش مارنے لگے کہ ہمارے دادرس کی پلکوں سے ٹپکنے لگے- ہم درد کی بے حد شدت سے دوچار ہیں، ہماری حالت دیکھ کر دادرس کا بھی دل دکھنے لگے-

اے بے خبر از نیستی و ذوق فراغش در پیرہن مانبود خار و خس ما

لغت : نیستی: فنا، عدم، احساس خودی سے عاری ہونا-- ذوق فراغ: آسودگی و فراغت کا ذوق-- پیرہن: لباس--

ترجمہ : اے مخاطب تو احساسِ خودی سے عاری ہونے اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ذوقِ آسودگی سے بے خبر ہے- ہمارے

لباس میں ہمارے خار و خس نہیں ہوتے۔ نیستی کی حالت میں خار و خس یعنی غم واندوہ یا تفکرات نہیں ہوتے اور یوں اس میں آسودگی میسر آتی ہے۔

در دہر فرو رفتہ لذت نتواں بود برقند، نہ برشہد شیند مگس ما

لغت : فرو رفتہ لذت: لذت میں ڈوبا ہوا-- مگس: مکھی--

ترجمہ : دہر میں، لذت میں ڈوبا ہوا نہیں رہا جاسکتا۔ ہماری مکھی شہد پر نہیں قند (کھانڈ) پر بیٹھتی ہے۔ قند پر بیٹھنے والی مکھی قند چوس چاس کر اُڑ جاتی ہے یعنی وہ لذت میں غرق نہیں ہوتی، جبکہ شہد پر بیٹھنے والی مکھی شہد پر ہی بیٹھی رہتی ہے۔ گویا وہ لذت میں ڈوب جاتی ہے۔

طولِ سفر شوق چہ پرسی کہ دریں راہ چوں گرد فرو ریخت صدا از جرس ما

لغت : فرو ریخت: نیچے گر گئی، مراد بیٹھ گئی، بند ہو گئی، جھڑ گئی-- جرس: گھنٹی، گھڑیال--

ترجمہ : تو سفر شوق کی طوالت کا کیا پوچھتا ہے۔ (دوسرے لفظوں میں مت پوچھ، اس لیئے کہ) اس راہ میں ہماری جرس سے آواز اس طرح جھڑ گئی یا بند ہو گئی ہے جیسے گرد بیٹھ جائے۔ راہ شوق میں منزل کا تصور نہیں ہے۔

حوران بہشتی کہ ندارند گلابے برخویش فشانند گدازِ نفس ما

لغت : فشانند: بکھیرتی ہیں، چھڑکتی ہیں-- گداز نفس: سانس کا پگھلنا دل کی کمی سے--

ترجمہ : بہشت کی حوروں کے پاس کوئی گلاب نہیں ہے، لہٰذا وہ ہمارے گداز نفس کو خود پر چھڑکتی ہیں۔ گویا شاعر کا گداز نفس ان کے لیئے عطر ہے۔

ہر جا رمِ سنگیست در آوردہ سرِ خویش دربند برومندی نخل ہوسِ ما

لغت : رمِ سنگیست: کسی پتھر کا دوڑنا یعنی پتھر پڑنا یا برسنا۔ برومندی: بار آوری، پھل پانا، خوش نصیبی--

ترجمہ : ہماری ہوس کا نخل، بار آوری کے چکر میں، جہاں کہیں بھی پتھر برستے دیکھتا ہے اپنا سر آگے کر دیتا ہے یعنی خود کو پھلدار درخت جاننے کا بے حد خواہاں ہے۔

باشد کہ بدیں سایہ و سرچشمہ گرایند یارانِ عزیز اند گروہے ز پسِ ما

لغت : باشد: ممکن ہے-- گرایند: رغبت کریں--

ترجمہ : ممکن ہے کہ ہمارے یاران عزیز اس سایہ و سرچشمہ کی طرف رغبت و توجہ کریں کیونکہ وہ ہمارے پیچھے ایک گروہ ہیں۔ "اس سایہ و سرچشمہ" سے مراد ہماری ذات یا ہمارے کلام سے بعد میں آنے والے فیض حاصل کریں۔

خرسندی غالبؔ نبود زیں ہمہ گفتن یک بار بفرمای کہ اے ہیچ کس ما

لغت : خرسندی: خوشی، بامرادی-- ہیچ کس: کوئی نہیں، یہاں مراد ناچیز، ناکارہ--

ترجمہ : غالب کی مسرت و شادمانی محض یہ سب کچھ کہنے میں نہیں ہے، تو (اے محبوب) ایک بار "اے ہمارے ہیچ کس" فرمادے (کہ اسی میں ہماری ساری شادمانی ہے) محبوب کا براہ راست عاشق کو خطاب کرنا بے شک اچھے الفاظ سے نہ ہو، عاشق کے لیئے بہت بڑی شادمانی کا باعث ہے۔

غزل-26

شکستِ رنگ تا رسوا نہ سازد بے قراراں را　　جگر خون است از بیم نگاہت رازداراں را

لغت : شکست رنگ: رنگ اُڑنا، فق ہونا-- ازبیم نگاہت: تیری نگاہ کے خوف سے--

ترجمہ : کہیں شکست رنگ بے قراروں (بے قرار عشاق) کو رُسوا نہ کردے- تیری نگاہ کے خوف سے رازداروں کا جگر خون ہو رہا ہے- محبوب کی نگاہوں کو جو سمجھتے (غمزہ یا طیش کی نگاہیں، گھور گھور کر دیکھنا) ہیں ان کا جگر اس خوف سے خون ہو رہا ہے کہ عشاق کی بے قراری جہاں ان کے شکست رنگ سے ان کی رسوائی کا باعث بنے گی وہاں یہ راز فاش ہونے کا خطرہ ہے کہ محبوب کی خشم آلود نگاہوں سے وہ آگاہ نہ ہو جائیں-

زپیکا نہاے ناوک در دلِ گرمم نشاں نبود　　بہ ریگستان چہ جوئی قطرہ ہاے آب باراں را

لغت : پیکان: تیر کی اَنی-- چہ جوئی: تو کیا تلاش کرتا پھرتا ہے-- دل گرم: جس دل میں محبت کی گرمی یا سوز ہو--

ترجمہ : میرے دل گرم میں تیر کی انیوں کا نشان نہیں ہے- تو ریگستان میں بارش کے پانی کے قطرے کیا تلاش کر رہا ہے- دل گرم کو ریگستان سے اور تیر کی انیوں کے نشان کو بارش کے قطروں سے تشبیہ دی ہے- تمثیل کا شعر ہے- جس طرح ریگستان میں بارش کے قطروں کا کوئی نشان نہیں رہتا اسی طرح عاشق کے پرسوز دل میں تیروں کی انیاں جل کر بے نام و نشان ہو جاتی ہیں-

بود پیوستہ پشت صبر برکوہ از گراں جانی　　چہ افسوں خواندہ ای در گوشِ دل امیدواراں را .

لغت : پیوستہ: ہمیشہ-- پشت برکوہ بودن: بہت بڑا سہارا لیئے ہوئے ہونا-- گراں جانی: سخت جان ہونے کا عمل--

ترجمہ : سخت جانی کے سبب امیدواروں کی پشت صبر ہمیشہ پہاڑ پر ہوتی ہے یعنی وہ صبر کا بہت بڑا سہارا لیئے ہوئے ہوتے ہیں، تو نے ان امیدواروں کے گوشِ دل میں کیا جادو پھونک دیا ہے- یعنی محبوب، عشاق سے جھوٹے وعدے کرتا اور تسلیاں دیتا رہتا ہے اور وہ اس امید میں رہ کر صبر کیئے رہتے ہیں کہ محبوب وعدہ پورا کرے گا-

کفِ خاکیم از ماہر نہ خیزد جُز غبار آنجا　　فزوں از صرصرے نہ بود قیامت خاکساراں را

لغت : کف خاکیم: ہم مٹی کی مٹھی ہیں-- برنہ خیزد: نہ اٹھے گا-- خاکساراں: خاک جیسے لوگ--

ترجمہ : ہم محض مٹی کی مٹھی ہیں (یا مٹھی بھر خاک ہیں) چنانچہ قیامت کے روز میدانِ حشر میں ہم سے غبار کے سوا کچھ نہ اٹھے گا، اس لیئے کہ قیامت، خاکساروں کے لیئے آندھی سے بڑھ کر کچھ اور نہ ہوگی-

مہ ترکِ جاہ گو تا گردشِ ایام بر خیزد　　کہ گلخن تاب دائم در نظر دارد بہاراں را

لغت : گلخن تاب: تنور گرم رکھنے والا -- گردشِ ایام: دنوں کا چکر، کبھی خوشی، کبھی غم وغیرہ--

ترجمہ : جاہ و حشم کو ترک کرنے کی بات کرو (یعنی ترک کرو) تاکہ گردشِ ایام کا مٹنا ہی ختم ہو جائے (نہ جاہ و حشم ہوگا نہ اس کے جانے کا غم یا ڈر ہوگا)، اس لیئے کہ حمامی ہمیشہ موسم بہار کو نظر میں رکھتا ہے یعنی وہ گردشِ ایام سے بے نیاز ہے-

در آ بے خود بہ بازی گاہِ اہلِ حُسن تا بینی　　بروے شعلہ، گرمِ مشق جولاں، نے سواراں را

لغت : بے خود: مدہوش، اپنے آپ سے بے خبر، مست-- نے سوار: وہ بچے جو چھڑی کو نقلی گھوڑا بنا کر اس پر سوار ہوتے ہیں، مراد معصوم بچے--

ترجمہ : تو اہل حسن کی بازی گاہ (ناز و ادا کی محفل) میں ذرا مستی کے عالم میں آ کہ تو شعلے پر نے سواروں کو تیز تیز دوڑنے اچھلنے کودنے کی مشق میں سرگرم دیکھے۔ مراد یہ کہ حسین بچپن ہی سے شوخ و شنگ ہوتے ہیں اور ان کی معصومانہ حرکتیں بھی شوخیاں لیئے ہوتی ہیں۔ غالب نے ان کے اس انداز کو نے سواروں کے، شعلہ پر "گرم مشق جولاں" ہونے سے تعبیر کیا ہے۔

نہ گشت از سجدۂ حق جبہہ زہاد نورانی　　چناں کافروخت تاب بادہ روے بادہ خواراں را

لغت : جبہہ زہاد: زاہدوں، عبادت گزاروں کی پیشانی -- چناں: جس طرح -- کافروخت: کہ افروخت، کہ چمکایا ہے --

ترجمہ : زاہدوں، عبادت گزاروں کی پیشانیاں سجدۂ حق (خدا کے حضور سجدے) کے سبب اتنی نورانی نہیں ہیں جس قدر شراب کی چمک بادہ خواروں کے چہروں کو تابناک بنا دیتی ہے۔ مراد یہ کہ زاہدوں کی عبادت میں ظاہر پرستی کا رنگ نمایاں ہے۔ زاہدوں کے اس انداز پر چوٹ ہے۔

دریغ آگاہی کافسردگی گردو سر و برگش　　زمستی بہرہ جز غفلت نباشد ہوشیاراں را

لغت : آگاہی: ایسی آگاہی -- دریغ: افسوس کہ -- سروبرگش: اس کا ساز و سامان --

ترجمہ : ایسی آگاہی (باخبری علمی بصیرت) پر افسوس ہے جس کا ساز و سامان اور سرمایہ یعنی نتیجہ افسردگی ہو۔ ہوشیار یا اربابِ علم کو مستی سے سوائے غفلت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ روحانی بصیرت کے مقابلے میں علمی بصیرت محض غفلت یا خود سے غافل ہونا ہے۔

ز غیرت می گدازد در خجالت گاہ تاثیرم　　زبوں دیدن بہ دست شیشہ بازاں کوہساراں را

لغت : می گدازد: پگھلا تا ہے -- خجالت گاہ تاثیرم: میری متاثر ہونے کی جگہ، متاثر ہونا -- شیشہ بازاں: شیشہ باز کی جمع، شیشہ سر پر رکھ کر ناچنے والے، فریب کار، مکار -- زبوں دیدن: عاجز دیکھنا -- کوہساراں: کوہسار کی جمع مراد بڑے بڑے لوگ --

ترجمہ : مکار اور فریب کاروں کے ہاتھوں بڑے لوگوں کو عاجز و بے بس دیکھ کر میں اتنا بری طرح متاثر ہوتا ہوں کہ غیرت کے مارے پگھل کے رہ جاتا ہوں۔

برنجم غالبؔ از ذوق سخن، خوش بودے ار بودے　　مرا لختے شکیب و پارۂ انصاف یاراں را

لغت : برنجم: میں رنجیدہ ہوتا ہوں، مجھے رنج پہنچتا ہے -- خوش بودے: کیا ہی اچھا ہوتا --

ترجمہ : اے غالب میں اپنے ذوق سخن سے رنجیدہ یا آزردہ خاطر ہوں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر مجھے کسی قدر صبر میسر آتا اور دوستوں میں انصاف کی کوئی رمق ہوتی۔ مطلب یہ کہ میری عظیم شاعری سے دوستوں کو دکھ پہنچتا ہے اور وہ میرے بارے میں الٹی سیدھی ہانکتے ہیں۔ کاش میں صبر سے کام لوں یعنی ان کی باتوں کا برا نہ مناؤں اور وہ انصاف کی بات کریں۔ اس میں غالباً ایک ہم عصر شاعر کے ایک قطعہ کی طرف اشارہ ہے جس میں اس نے غالب کی شاعری پر چوٹ کی ہے:

اگر اپنا کہے تم آپ ہی سمجھے تو کیا سمجھے　　مزہ جب ہے کہے اک اور اس کو دوسرا سمجھے

کلام میرؔ سمجھے یا کلام میرزاؔ سمجھے　　مگر اپنا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے

غزل-27

سپردم دوزخ و آن داغہاے سینہ تابش را سرابے بود در رہ تشنۂ برق عتابش را

لغت : سینہ تاب: سینے کو جلانے والے-- سپردم: مراد میں نے طے کیا-- داغہا: شعلے-- برق عتابش: اس (محبوب) کے غصے کی بجلی--

ترجمہ : میں نے دوزخ اور اس کے سینہ کو جلانے والے شعلوں کو طے کیا (دیکھا) وہ اس (محبوب) کی برقِ عتاب کے پیاسوں (محبوب کے عشاق) کے لیے محض ایک سراب (چمکتی ریت جو دور سے پیاسے کو پانی نظر آتی ہے) تھے- یعنی محبوب کے عتاب میں گرمی کی جو شدت ہے وہ دوزخ کے شعلوں میں نہیں-

زپیدائی حجابِ جلوہ ساماں کردنش، نازم کفِ صہباست گوئی پنبہ، مینائے شرابش را

لغت : زپیدائی: ظاہر ہونے کے لیے-- کف: جھاگ-- پنبہ: روئی-- حجابِ جلوہ ساماں: ایسا حجاب جس میں نظارہ یا جلوہ کی کیفیت ہو--

ترجمہ : حُسن نے اپنے اظہار کی خاطر، جلوہ و نظارہ کے سے انداز کا جو حجاب اختیار کر رکھا ہے (یعنی پردے میں بھی حُسن نمایاں ہے) میں اس پر ناز کرتا ہوں، اس کی یہ کیفیت بالکل اسی طرح ہے جس طرح شراب کا جھاگ شراب کی صراحی پر بطور روئی ہو- صراحی کے منہ پر روئی رکھتے ہیں لیکن وہ یوں لگتی ہے جیسے شراب کی جھاگ ہو یعنی شراب پردے میں بھی ہو کر نمایاں ہوتی ہے، بعینہٖ اس محبوب کے حُسن کی کیفیت ہے کہ پردے میں رہ کر بھی اس کا جلوہ نمایاں ہے-

ندانم تاچہ برقِ فتنہ خواہد ریخت برہوشم تصور کردہ ام بگسستن بند نقابش را

لغت : تاچہ: اب کون سی-- گسستن: ٹوٹنا--

ترجمہ : میں نے محبوب کے بند نقاب کے ٹوٹنے کا تصور کیا ہے، اب خدا معلوم اس تصور کی بنا پر میرے ہوش و حواس پر کون سی برقِ فتنہ گرے گی- محض اس تصور سے یہ حالت ہے تو اگر واقعی محبوب کا بند نقاب ٹوٹ جائے یعنی بے پردہ ہو جائے تو اس کا حسن کیا قیامت نہ ڈھائے گا-

دمِ صُبح بہار این مایہ مدہوشی نمی ارزد صبا بر مغز دہر افشاند گوئی رخت خوابش را

لغت : نمی ارزد: مناسب نہیں ہے، اچھی نہیں لگتی-- افشاند: پھیلایا، پھیلایا ہے-- این مایہ: اس قدر--

ترجمہ : صُبح بہار کے وقت اس قدر مدہوشی کوئی اچھی بات نہیں، لیکن معلوم ہوتا ہے صبا (پچھلی رات کی ہوا) نے زمانے کے مغز پر اپنا بستر پھیلایا یا بچھادیا ہے- یعنی موسم بہار میں صبا میں ایسی کیفیت آجاتی ہے کہ لوگوں پر نیند کی سی مدہوشی طاری ہو جاتی ہے-

سوادش داغ حیرانی، غبارش عرضِ ویرانی جہان را دیدم و گردیدم آباد و خرابش را

لغت : سوادش: اس کا گرد و نواح-- عرض: ظاہر ہونا، اظہار-- گردیدم: میں ہو گیا، میں نے گھما دیا--

ترجمہ : اس جہان کا گرد و نواح (علاقہ۔ آبادی) ایک طرح سے داغ حیرانی ہے- (اس پر غور کرنے سے انسان پر حیرانی چھا جاتی ہے)، جبکہ اس کا غبار ویرانی کا اظہار ہے (یعنی فنا ہے) میں نے جہان کو دیکھا (اس پر غور کیا) تو میں نے اس کی آبادی اور ویرانی کو گھما دیا یعنی ان میں انقلاب (یا تبدیلی) پیدا کر دیا-

زتابِ تشنگی جاں را نویدِ آبرو بخشم کمند جذبۂ دریا شناسم موج آبش را

لغت : نوید: خوش خبری-- تاب تشنگی: پیاس کی گرمی، تڑپ-- کمند جذبۂ دریا: دریا یا سمندر کی کشش کی کمند--

ترجمہ : میں پیاس کی گرمی یا تڑپ سے اپنی جان کو آبرو کی خوشخبری دیتا ہوں، میں دریا/ سمندر کے پانی کی لہروں کو ایسی کمند سمجھتا ہوں جو مجھے اپنی طرف کھینچتی ہو- پیاس سے مراد انتہائی خواہش ہے جس کی بنا پر انسان اپنے حصولِ مقصد کے لیئے جدوجہد کرتا اور آخر مقصد پالیتا ہے- سمندر یا اس کی لہروں کا اپنی طرف کھینچنا سے مراد یہ ہے کہ اس جدوجہد سے یوں لگتا ہے جیسے مقصد خود اسے اپنی طرف کھینچ رہا ہو-

زمن کز بے خودی در وصل رنگ از بوے نشناسم بہ ریک شیوہ، نازش باز می خواہد جوابش را

لغت : رنگ از بوے نشناسم: میں رنگ اور بو میں تمیز نہیں کرتا کر سکتا-- شیوہ: انداز--

ترجمہ : وصل میں میری بے خودی کی یہ کیفیت ہے کہ میرے لیئے رنگ اور بو میں تمیز کرنا ممکن نہیں- چنانچہ اس کے ہر انداز پر اس کا ناز و ادا مجھ سے جواب طلب کرتا ہے- یعنی کیسا انداز ہے، کیسی ادا ہے؟

سوار توسن ناز است و برخاکم گذر دارد ببال اے آرزو چنداں کہ دریابی رکابش را

لغت : ببال: پھول جا یعنی فخر کر-- چنداں: اس حد تک، بہت زیادہ-- دریابی: تو پالے--

ترجمہ : وہ محبوب ناز کے گھوڑے پر سوار ہے اور میری خاک پر سے گزر رہا ہے- اے آرزو تو اس قدر پھول اور فخر کر کہ تجھے اس کی رکاب مل جائے، یعنی تو آگے بڑھ کر اس کی رکاب تک پہنچ جا- رکاب تک پہنچنا اور اسے چومنا عاشق کے لیئے بہت بڑی خوش بختی کی بات ہے-

شکایت نامہ گفتم، در نوردم تا رواں گردد ہماں در راہِ قاصد ریخت رشکم پیچ و تابش را

لغت : در نوردم: میں نے لپیٹ دیا، تہ کر دیا-- پیچ و تابش: اس یعنی رشک کا پیچ و تاب--

ترجمہ : میں نے محبوب کے نام شکایت نامہ لکھا، اسے تہ کیا تاکہ روانہ کر دوں لیکن جلد ہی رشک نے قاصد کی راہ میں اپنا پیچ و تاب ڈال دیا- یعنی رشک کی بنا پر (کہ یہ میرے محبوب کو دیکھے گا) میں نے وہ شکایت نامہ اپنے پاس روک لیا- غالب نے یہی مضمون، فارسی ہی میں، ذرا بدل کر کہا ہے:

چون بہ قاصد بسپرم پیغام را رشک نہ گذارد کہ گویم نام را

جب میں قاصد کے ہاتھ محبوب کو پیغام بھیجنے لگتا ہوں تو رشک مجھے اجازت نہیں دیتا کہ اس کا نام لوں-

ندانم تا چساں از عہدۂ دردش بروں آیم زشادی جاں بہا گفتم متاع کم میابش را

لغت : چساں: کس طرح، کیسے-- بہا: قیمت-- متاع کم میابش: اس کی کم مقدار میں نہ ملنے والی متاع--

ترجمہ : میں اس کے درد سے کیونکر عہدہ برآ ہو سکوں گا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا- میں نے خوشی میں اس کی کم مقدار میں میسر نہ آنے والی متاع (درد محبت) کی قیمت، جان لگادی- یعنی درد محبت تھوڑا سا میسر نہیں آتا- اس کے آگے جان کی کوئی اہمیت و حیثیت نہیں-

زخوباں جلوہ و زما بے خوداں، جاں، رونما خواہد خریدار است زانجم تا بہ شبنم آفتابش را

لغت : خوباں: خوب کی جمع، حسین-- وزما: وازما اور ہم سے-- رونما: رونمائی، دلہن کی منہ دکھائی پر اسے تحفہ یا نقدی دینے کی رسم--

ترجمہ : (خدا کی ذات) حسینوں سے ان کے حسن کا جلوہ اور ہم بے خودوں یعنی عاشقوں سے جان بطور رونمائی کی طالب ہے- ستاروں سے

لے کر شبنم تک سبھی اس کے آفتاب کے خریدار ہیں۔ مراد یہ کہ کائنات کی ہر ہر شے اس حُسنِ مطلق کے عشق میں گرفتار ہے۔

خیالش صید دام پیچ و تابِ شوق بود اما　　من از مستی غلط کردم بشوخی اضطرابش را

لغت : صید: شکار-- اضطرابش: اس کی بے قراری--

ترجمہ : اس کا خیال (یعنی محبوب کا خیال) میرے عشق کے پیچ و تاب کے جال میں گرفتار تھا لیکن میں نے مستی کے عالم میں اُس (عشق) کے اس اضطراب کو شوخی سمجھ لیا۔ مراد یہ کہ میں نے دل کی بے قراری کو اپنے جذبۂ شوق کا نتیجہ جانا جبکہ درحقیقت یہ بے قراری اس محبوب کے خیال کا نتیجہ تھی۔

بہ نظم و نثر مولانا ظہوری زندہ ام غالبؔ　　رگِ جاں کردہ ام شیرازہ، اوراقِ کتابش را

لغت : رگ جاں کردہ ام: میں نے رگ جان بنالیا ہے (شہ رگ)-- شیرازہ: کتاب کی تہ بندی یا جُزبندی--

ترجمہ : اے غالب! میں مولانا ظہوری کی نظم و نثر کے (دلکش انداز) سے متاثر ہونے کے سبب زندہ ہوں۔ میں نے ان کی کتاب کے اوراق (یعنی نظم و نثر کے مجموعوں) کو رگِ جاں کا شیرازہ بنالیا ہے، گویا اپنی جان کی شیرازہ بندی کی ہے۔

غزل-28

مدام محرم صہبا بود پیالۂ ما　　بگرد مہر تنید است خط ہالۂ ما

لغت : مدام: ہمیشہ-- محرم: واقف حال، واقف-- تنیدہ است: بنا ہے-- ہالہ: چاند کے گرد نظر آنے والا حلقہ--

ترجمہ : ہمارا پیالہ ہمیشہ صہبا کا محرم رہتا ہے، یعنی شراب سے بھرا رہتا ہے۔ اس نے سورج کے گرد ہمارے ہالہ یعنی اس حلقے کی لکیر کھینچ دی ہے۔ مراد یہ کہ شراب سورج کی طرح چمک رہی ہے اور ہمارا پیالہ گویا اس کے گرد ہالہ ہے۔

زہے ز گرمی خویت، نفس گراں مایہ　　گداز نالۂ ما آبیار نالۂ ما

لغت : خویت: تیری فطرت، مزاج، طبیعت-- نفس گرانمایہ: سانس نفیس (ہوتا ہے)-- گداز: پگھلاہٹ--

ترجمہ : تیرے مزاج کی گرمی کے کیا کہنے ہیں، اس سے ہمارے سانس میں بالیدگی آتی ہے۔ ہمارے نالہ و فریاد کا گداز ہمارے مزید نالہ کے لیئے آبیاری کا کام کرتا ہے۔ یعنی معشوق کی تند خوئی میں بھی عاشق کے لیئے مسرت کا سامان ہے۔ اس گرم مزاجی سے عاشق کے دل میں فریاد پگھلتی ہے لیکن بند نہیں ہوتی بلکہ مزید فریاد کا باعث بنتی ہے، جسے آبیاری کا نام دیا گیا ہے اور یوں عاشق کا سانس پھلتا پھولتا ہے۔

چمن طرازِ جنونیم و دشت و کوہ از ماست　　بہ مُہر داغِ شقائق بود قبالۂ ما

لغت : چمن طراز جنونیم: ہم جنون کے چمن کو سجانے والے ہیں-- شقائق: لالہ کے پھول-- قبالہ: کسی ملکیت وغیرہ کا ضمانت نامہ یا سند--

ترجمہ : ہم جنون و دیوانگی کے چمن کو آراستہ کرنے، سجانے والے ہیں اور اس بنا پر کوہ و دشت ہمارے ہیں۔ گل لالہ کے داغ کی مہر ہمارا قبالہ ہے۔ عالم دیوانگی میں عاشق کوہ و بیاباں میں گھومتا ہے، گویا اس کی وجہ سے وہاں کی رونق ہے۔ لالہ کے پھول میں داغ ہوتا ہے۔ شاعر نے اس داغ کو مہر قرار دیا ہے جو مذکورہ ملکیت (کوہ و دشت کی) کی سند کا کام دے رہی ہے۔

بدل زجورِ تو دنداں فشردہ ایم و خوشیم　　ز استخوان اثرے نیست در نوالۂ ما

لغت : دنداں فشردہ ایم: ہم دانتوں کو دباتے، چباتے ہیں یہ علامت ہے کوئی ناپسندیدہ کام کرنے کی--

ترجمہ : تیرے جور و ستم کے ہاتھوں ہم دل میں دانت چباتے ہیں (یعنی اس ناگواری کا کھل کر اظہار نہیں کرتے) لیکن ہم خوش ہیں، ہمارے نوالے میں ہڈی کا نام و نشان بھی نہیں ہے- ہڈی سے مراد تلخی ہے- یعنی دوست کے اس جور و ستم پر بھی ہم خوش ہیں- دراصل یہ بھی تو دوست کی توجہ ہی کے طفیل ہے- بقولِ شاعر:

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

تو زود مستی و ما راز دارِ خوے تو ایم شراب در کش و پیمانہ کُن حوالۂ ما

لغت : زود مستی: جلد مست ہونے والا (تھوڑی سی پی کر ہی مست ہو جانے والا)-- در کش: چڑھا جا، یعنی پی جا--

ترجمہ : تو جلد مست ہو جانے والا ہے اور ہم تیری طبیعت (یا مزاج) کے رازدار ہیں، تو شراب پی اور پیمانہ ہمارے حوالے کر- مراد یہ کہ شراب جتنی پینی چاہیے دوست اس سے بہت کم پیتا ہے- "پیمانہ ہمارے حوالے کر" کا مطلب ہے کہ ہم تجھے صحیح طور پر پوری مقدار میں پلائیں-

درازیِ شب ہجراں ز حد گذشت، بیا فدائے روے تو عمر ہزار سالۂ ما

لغت : درازی: اطاعت، لمبی ہونا-- عمر ہزار سالہ: مراد طویل عمر، درازی کے مقابلے میں یہ کہا ہے--

ترجمہ : شب ہجراں کی طوالت حد سے بڑھ گئی ہے- ہماری ہزار سالہ عمر تیرے چہرے پر قربان ہو، اب تو آجا- بقول اقبال:

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں مگر گھڑیاں جُدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

اور بقول نظیری:

جنوں بہ بادیہ، پروازِ گلستاں بخشید سواد دیدۂ آہوست داغ لالۂ ما

لغت : بادیہ: جنگل-- سواد: سیاہی-- آہو: ہرن--

ترجمہ : جنون نے جنگل کو گلستان کی سی بہار دے دی ہے- ہرن کی آنکھوں کی سیاہی ہمارے لالہ کا داغ ہے- جس طرح دیوانہ عاشق جنگل بیابان میں گھومتا ہے، اسی طرح ہرن (جس کا ٹھکانہ ہی جنگل ہے) جنگل میں گھومتا ہے- اس کی آنکھوں کی سیاہی کو لالہ کے داغ سے تشبیہ دے کر جنگل کو گلستان کی بہار کا حامل قرار دیا ہے- اس شعر کا مضمون اسی غزل کے تیسرے شعر کی، مختلف صورت میں، صدائے بازگشت ہے-

زسعی ہرزہ بہ بے حاصلی علم گشتیم چو باد، بید پدید آمد از امالۂ ما

لغت : سعی ہرزہ: بیکار کوشش، بے نتیجہ کوشش-- علم گشتیم: ہم مشہور ہو گئے-- امالہ: گرامر کی رُو سے الف کو ے سے بدلنا مثلاً رکاب سے رکیب، کتاب سے کتیب-

ترجمہ : ہم اپنی بے نتیجہ کوشش کی صورت میں بے حاصلی کے سبب شہرت پا گئے- گویا ہماری کوشش کے امالہ سے باد (ہوا) کی طرح بید (ایک درخت جس پر پھل نہیں لگتا) ظاہر ہو گیا- اپنی بے ثمر کوشش کو اس طرح واضح کیا ہے کہ ہوا کی حرکت بے مقصد ہوئی اور بید بے ثمر ہوتا ہے، بعینہٖ ہماری سعی بیکار رہی اور یہ امر ہمارے نمایاں ہونے کا باعث بنا-

ہمیں گداختن است آبروے ما غالبؔ گہر چہ ناز فروشد بہ پیش ژالۂ ما

لغت : گداختن: پگھلنا-- چہ ناز فروشد: کیا ناز نخرا کرتا ہے-- ژالہ: اولا--

ترجمہ : اے غالب ہمارا (محبت کے سوز و گرمی میں) پگھلنا ہی ہماری آبرو کا باعث ہے کہ یہ سوز و گداز ہی زندگی کی اصل ہے۔ بھلا موتی ہمارے اولے کے آگے کیا ناز نخرا کر سکتا ہے۔ موتی گرمی سے نہیں پگھلتا جبکہ اولا معمولی سی گرمی سے پگھل جاتا ہے۔ چمک تو دونوں میں ہے لیکن سوز سے پگھلنے کی بات موتی میں نہیں ہے۔

غزل-29

نہفت شوخی بے پردہ شور جنگش را زبادہ تندی این بادہ بُرد رنگش را

لغت : نہفت: چھپایا، چھپائی-- شور جنگش: اس کا شور جنگ، ایک طرح سے انداز دشمنی--

ترجمہ : اس کی کھلے طور پر شوخیوں نے اس کے شور جنگ یا ظاہری انداز دشمنی اور لگاوٹ کو چھپا دیا، اس پر پردہ ڈال دیا۔ اس شراب کی تیزی و تندی نے اُس شراب کا رنگ اُڑا دیا۔ مُراد یہ کہ محبوب کی شوخی سے پتا چلتا ہے کہ اس کا شور جنگ محض دکھاوے کی اور بناوٹی بات ہے۔ (اس شراب سے مراد شوخی اور اُس سے مراد شور جنگ ہے۔)

کدام آئینہ با روے او مقابل شد کہ بے قراری جوہر نبرد زنگش را

لغت : کدام: کون سا-- زنگش: اُس کا زنگ (قدیم میں آئینہ لوہے کا ہوتا تھا جس پر برسات میں زنگ لگ جایا کرتا)--

ترجمہ : کون سا یا کس قسم کا آئینہ اس محبوب کی چہرے کے مقابل ہوا کہ جوہر (آئینے کی چمک) کی تڑپ سے اس کا زنگ نہ اُڑ گیا ہو۔ مطلب یہ کہ محبوب کے حُسن میں اتنی چمک ہے کہ جو بھی آئینہ اس کے روبرو آیا اس کی چمک تڑپ اُٹھی اور یہ تڑپ اس کے زنگ کے دور ہونے کا باعث بنی۔

چو غنچہ جوش صفاے تنش ز بالیدن دریدہ برتن نازک قباے تنگش را

لغت : بالیدن: پھلنا پھولنا، اُبھرنا-- دریدہ: پھاڑ دی--

ترجمہ : کلی کی طرح اس محبوب کے بدن کی لطافت و صفا کچھ اس طرح اُبھری کہ اس نے محبوب کے تن نازک پر پہنی ہوئی تنگ قبا چاک کر ڈالی۔ کلی کھل کر پھول بنتی ہے۔ یہ اس کا جوش صفا ہے۔ اسی طرح محبوب کا جوش صفا ہے جو، اس کے نازک بدن کے باوجود، اس کی تنگ قبا کے چاک ہونے کا باعث بنا ہے۔

زگرمی نفس دل در اہتزاز آمد شرارہ شہپر پرواز گشت سنگش را

لغت : در اہتزاز آمد: خوشی سے جھوم اُٹھا-- سنگش: اس کا پتھر، اس کا دل-- شہپر: بڑا پر--

ترجمہ : میرے سانس کی گرمی یا تپش نے محبوب کے دل پر اثر کیا جس کے نتیجے میں وہ جھوم اُٹھا۔ گویا اس محبوب کے پتھر (یعنی دل، محبوب سنگدل ہے) کے لیئے میرا شرارہ (گرمی نفس) پرواز کا بڑا پر بن گیا (شہپر پر پرندے اڑتے ہیں)۔ اس جھوم اٹھنے کی طرف اشارہ ہے۔

نظارۂ خط پشت لبش زخویشم بُرد ز بادہ نشہ فزوں دادہ اند بنگش را

لغت : خط پشت لبش: اس کے پشت لب کا سبزۂ خط (جو آغاز جوانی کی نشانی ہے)-- بنگش: اس کی بھنگ--

ترجمہ : اس کی پشت لب سبزہ کے نظارہ نے مجھے مدہوش کر دیا۔ گویا قدرت نے اس کی بھنگ میں شراب سے زیادہ نشہ رکھا ہے۔ بھنگ کا پودا سبز ہوتا ہے، محبوب کے سبزۂ خط کے حوالے سے بھنگ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

چہ نغمہا کہ بمرگم سرود، پنداری ز رشتۂ کفنم تار بود چنگش را

لغت : پنداری: تو سمجھے، خیال کرے، گویا-- رشتۂ کفنم: میرے کفن کا دھاگا-- چنگش: اس کا باجا، ساز--

ترجمہ : میری موت پر اس نے کیسے کیسے نغمے گائے (بہت خوشی و مسرت کا اظہار کیا)، یوں لگا جیسے اس کے ساز کے تار میرے کفن کے دھاگے سے بنے تھے۔

بہ حشر وعدۂ دیدار کردہ بیتابم شتابِ من بسر آرد مگر درنگش را

لغت : شتاب: جلدی-- درنگش: اس کی تاخیر، دیر۔

ترجمہ : اس کے اس وعدہ نے کہ وہ قیامت کے دن اپنا دیدار کرائے گا، مجھے بے قرار کر دیا ہے۔ شاید میری یہ جلدی یعنی بے قراری اُس کی اس تاخیر (حشر کا دن خدا جانے کب ہو) کو ختم کر دے۔

جگر نشانہ نہم، برخود اعتمادم نیست مباد دل بہ تپش رد کند خدنگش را

لغت : مباد: خدا نہ کرے-- رد کند: لوٹا دے-- خدنگش: اس کا تیر--

ترجمہ : مجھے اپنی ذات پر بھروسا نہیں ہے، خدا نہ کرے کہ میرا دل اپنے سوز و تپش کی بنا پر اس محبوب کا تیر رد کر دے، لہٰذا میں اپنے جگر کو (اس تیر کا) نشانہ بننے کے لیے تیار رکھتا ہوں۔

کشیدہ ایم بہ دیوانگی ز شوخی دوست بگونہ گونہ ادا، ناز رنگ رنگش را

لغت : کشیدہ ایم: ہم نے اٹھائے ہیں-- گونہ گونہ: رنگ رنگ یا طرح طرح کی-- ناز رنگ رنگ: قسم قسم کے ناز--

ترجمہ : ہم نے اپنی حالت جنون میں شوخی محبوب کی رنگا رنگ اداؤں کی طرح طرح سے ناز برداری کی ہے۔

ز ظرف غالبِ آشفتہ گر نہ ای آگاہ بیازما بہ مے تند ہوش و ہنگش را

لغت : آشفتہ: پریشان حال-- ہوش و ہنگش: اس کے ہوش و حواس-- ظرف: مراد حوصلہ--

ترجمہ : اگر تو غالبِ آشفتہ کے ظرف سے آگاہ نہیں ہے تو تُو اسے تیز و تند شراب پلا کر اس کے ہوش و حواس کو آزما۔ دوسرے لفظوں میں غالب نے اس عالم (مے تند پینے) میں بھی اپنے ہوش و حواس برقرار رہنے کا دعویٰ کیا ہے۔

غزل-30

راز خویت از بد آموزِ تو می جوئیم ما از تو می گوئیم گر با غیرمی گوئیم ما

لغت : بد آموز: اُلٹی پٹی پڑھانے والا، رقیب-- از تو می گوئیم: ہم تیری بات کرتے ہیں--

ترجمہ : ہم تیری خو (فطرت، طبیعت) کا راز تیرے بد آموز سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ اگر ہماری کسی غیر (یہاں بھی مراد رقیب ہی ہے) سے کوئی بات ہوتی ہے تو وہ تیرے ہی بارے میں ہوتی ہے۔ یعنی اس طرح ہم تیرے بارے میں اس کی رائے جاننے کے خواہاں ہوتے ہیں۔

حشرِ مشتاقاں ہماں بر صورتِ مژگاں بود مر زخاکِ خویشتن چوں سبزہ می روئیم ما

لغت : حشر: مراد موت کے بعد اٹھنا-- می روئیم ما: ہم اگتے ہیں--

ترجمہ : جس طرح پلکیں کسی کے دیدار کے لیئے اٹھتی ہیں بعینہ ہم عاشقوں کا حشر ہے- بس یوں سمجھو کہ ہم سبزے کی طرح اپنی خاک سے اگتے ہیں- سبزہ خاک سے خود بخود اُگتا ہے، اسی طرح عاشق جب کسی معشوق کو دیکھتے ہیں تو وہ اپنی قبر سے بے ساختہ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں تاکہ اس کا دیدار کر سکیں-

راز عاشق از شکست رنگ رسوا می شود باوجودِ سخت جانی ہا، تنک روئیم ما

لغت : شکست رنگ: رنگ کا اُڑنا، پھیکا پڑنا-- تنک روئیم ما: ہم ایسے ہیں جن کا چہرہ فوراً بدل جاتا ہے، پھیکا پڑ جاتا ہے--

ترجمہ : عاشق کا راز اس کے شکست رنگ سے رسوا (فاش) ہو جاتا ہے- اگرچہ ہم سخت جان ہیں لیکن شکست رنگ اور راز فاش ہونے کے حوالے سے ہم تنک رو ہیں-

زیں بہار آئین نگاہاں بُو کہ پذیرد یکے عمرہاشد رُخ بخونِ دیدہ می شوئیم ما

لغت : بہار آئین نگاہاں: وہ حسین جن کی نگاہیں بہار کو آراستہ کرتی ہیں-- بُو: کاشکے، خدا کرے--

ترجمہ : ان حسینوں میں سے، جن کی نگاہیں بہار کو آراستہ کرنے، سجانے والی ہیں، خدا کرے کوئی ایک ہمیں بھی قبول کرلے کیونکہ ایک مدت ہو چلی ہے کہ ہم اپنا چہرہ آنکھوں کے خون سے دھو رہے ہیں- گویا حسینوں کی عدم توجہی نے ہماری یہ حالت کر دی ہے- حافظ نے اسی قسم کا مضمون بہتر انداز میں باندھا ہے:

آنان کہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

وہ جو اپنی نظروں سے خاک کو کیمیا بنا دیتے ہیں، کیا ممکن ہے کہ وہ ذرا ہماری طرف بھی گوشۂ چشم کریں گے-

آفتابِ عالم سرگشتگی ہاے خودیم می رسد بوے تو ازہر گل کہ می بوئیم ما

لغت : سرگشتگی ہا: حیرانیاں-- می رسد: پہنچتی ہے-- می بوئیم ما: ہم سونگھتے ہیں--

ترجمہ : ہم اپنی حیرانیوں کی دنیا کے آفتاب ہیں- ہم جو بھی پھول سونگھتے ہیں اس میں سے ہمیں تیری ہی خوشبو آتی ہے- یعنی محبوب کی ذات سے اتنی وابستگی اور محبت ہے یا اس کے عشق میں اتنا محو ہو چکے ہیں کہ ہر چیز میں ہمیں صرف اسی کی خوشبو ملتی ہے- حیرانیوں کی دنیا کا آفتاب سے مراد حیرانیوں میں بہت اوپر جا چکے ہیں- یا حیرانیوں کی انتہا ہو چکی ہے-

تا چہا مجموعۂ لطف بہاراں بودہ ای تابزانو سودہ پاے ما و می پوئیم ما

لغت : چہا: کیا کیا یعنی بہت، کس قدر، بڑا-- سودہ: گھس گیا گئے-- می پوئیم ما: ہم چل رہے ہیں--

ترجمہ : تو لطف بہاراں کا کیسا بڑا مجموعہ ہے کہ تجھے دیکھتے دیکھتے ہمارے پاؤں گھٹنوں تک گھس گئے ہیں اور ہم ہیں کہ ہنوز چل رہے ہیں- محبوب کے حُسن و دلکشی کی انتہا اور اپنی اس میں کمالِ محویت کی بات کی ہے-

زحمتِ احباب نتواں داد غالبؔ بیش ازیں ہرچہ می گوئیم بہر خویش می گوئیم ما

لغت : احباب: جمع حب، دوست--

ترجمہ : اے غالب! احباب یعنی دوستوں کو اس سے زیادہ زحمت نہیں دی جا سکتی- لہٰذا ہم جو کچھ کہتے ہیں- اپنے لیئے کہتے ہیں- مراد یہ کہ دوستوں کو ہر وقت اپنے شعر سنانا اور ان سے داد کا طالب ہونا، انہیں گویا زحمت دینا ہے- لہٰذا ہم شعر خود ہی کہتے اور اپنے آپ ہی کو سناتے اور داد دیتے ہیں-

غزل-31

اے روے تو بجلوہ در آوردہ رنگ را نقش تو تازہ کردہ بساطِ فرنگ را

لغت : بجلوہ در آوردہ: روشن کردیا، چمکادیا-- بساط فرنگ: یورپ کا قالین، جو بہت خوبصورت ہوتا ہے مراد کمال کا حُسن--

ترجمہ : اے محبوب! تیرے حسین چہرے نے رنگ (رنگِ حُسن) میں بے حد چمک پیدا کردی ہے- اور تیرے نقش نے بساطِ فرنگ کو نیا پن عطا کردیا ہے- مراد یہ کہ محبوب اتنا حسین ہے کہ اس کے چہرے کی چمک دمک نے رنگِ حسن میں نکھار پیدا کردیا ہے اور حسن و جمال کا نقش تازہ کردیا ہے-

از نالہ خیزی دل سخت تو در تبم در عطسۂ شرر مفگن مغز سنگ را

لغت : نالہ خیزی: نالے اٹھنا، نالہ و فریاد کرنے کا عمل-- در تبم: میں پیچ و تاب میں ہوں-- عطسہ: چھینک-- عطسۂ شرر: مراد چنگاریاں برسنا--

ترجمہ : میں تیرے پتھر دل کے نالہ و فریاد کے ہاتھوں پیچ و تاب میں ہوں- تو پتھر کے مغز کو چنگاری کی چھینک میں نہ ڈال- گویا محبوب خود کسی کی محبت میں گرفتار ہوگیا ہے اور اس کا دل غم محبت میں گرفتار نالہ و فریاد کر رہا ہے- عاشق اس کی اس حالت پر پیچ و تاب کھا اور اسے سمجھا رہا ہے کہ وہ اپنے پتھر دل کو (جو اب خود کسی کی محبت میں گرفتار ہے) چنگاریاں برسانے پر مجبور نہ کرے-

از عمر نوح عرض برد انتظار و تو در عرض شوق تاب نیاری درنگ را

لغت : عمر نوح: طویل عمر، حضرت نوح علیہ السلام کو بہت طویل عمر ملی تھی-- عرض برد: کم کرتا ہے-- درنگ: دیر، تاخیر--

ترجمہ : تیرے انتظار کے مقابلے میں تو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر بھی کم ہے، جبکہ تو عرضِ شوق میں معمولی تاخیر بھی برداشت نہیں کرتا- کسی کا انتظار، عربی ضرب المثل کے مطابق موت سے بھی شدید ہوتا ہے، شاعر نے اسے عمر نوح سے بھی طویل تر کہا ہے- جب یہ انتظار ختم ہوتا ہے تو عاشق، محبوب سے اظہار عشق، سکون سے کرنا چاہتا ہے لیکن محبوب سے اس کا یہ سکون یا رُک رُک کر عرض کرنا برداشت نہیں ہوتا-

داغم کہ در ہواے سرِ دامن کسے است در خون من ز ناز فرو بُردہ چنگ را

لغت : در ہواے....الخ: کسی اور کے دامن کا خواہشمند ہے-- فرو بُردہ چنگ را: پنجہ نیچے لے گیا یعنی پنجہ ڈالا--

ترجمہ : میں اس بات پر جل رہا ہوں کہ وہ محبوب، جس نے ناز و ادا سے میرے خون میں پنجہ ڈالا تھا کسی اور کا دامن تھامنے کا خواہش مند ہے- عاشق کے لیئے اس سے بڑھ کر رشک کا اور کونسا موقع ہو سکتا ہے- چنانچہ غالب نے اپنے اسی شدت رشک کی بات کی ہے-

در بزمِ مے بجامِ زمرد نہ خوردہ اے سنجد بدشت جلوۂ داغِ پلنگ را

لغت : نہ خوردہ اے: وہ جس نے نہ پی ہو-- سنجد: تولتا ہے، جائزہ لیتا ہے-- داغ پلنگ: چیتے کے جسم کے دھبے--

ترجمہ : وہ شخص جس نے محفل میں جام زمرد میں شراب نہ پی ہو، وہ جنگل میں چیتے کے دھبوں کے جلوے کا جائزہ لیتا ہے- زمرد ہرا چمکتا گوہر ہے- یہاں جام کی چمک مراد ہے، مطلب یہ کہ جس نے جام شراب کی چمک نہیں دیکھی یا اس کا جلوہ نہیں دیکھا، اسے اس کی دلکشی کی کیا خبر، وہ تو محض بیکار سی شے کی چمک میں کھویا ہوا ہے-

جویی کشاد شست ترا تانماندہ آب کاندازہ آورد رقم خشم و جنگ را

لغت : جوئی کشاد: ایک ندی کھولی-- شت: حلقہ زلف (ش پر پیش ہو تو بمعنی دھوون)-- کاندازہ: کہ اندازہ-- رقم: تحریر--
... : تیرے حلقہ زلف نے ایک ندی کھولی، رواں کی، یہاں تک کہ اس میں پانی نہ رہا کیونکہ اندازہ (یعنی اندازے سے کام لینا) محشم و ... تحریر لاتا ہے- غالباً مراد یہ ہے کہ محبوب نے اپنی زلفیں دھونے پر بہت پانی استعمال کیا- (شعر واضح نہیں ہے)

چوں آبگینہ اے بہ جگر در شکستہ ایم آں چشمہ چشمہ لذتِ زخم خدنگ را

لغت : آبگینہ اے: ایک شیشہ، ایک ایسا شیشہ (بوتل) جس میں شراب اور عرق گلاب ڈالتے ہیں-- خدنگ: تیر--
ترجمہ : ہم نے تیر (محبوب نے جو ہم پر چلایا) کے زخم کی اس بے پناہ لذت کو شیشہ کی طرح اپنے جگر میں توڑ لیا ہے- یعنی اس لذت کو اپنے جگر میں بکھیر کر محظوظ ہو رہے ہیں-

در گوشہ اے خزیدہ ز اندوہِ بے کسی آں بر شکستہ خلوتِ دلہائے تنگ را

لغت : خزیدہ: گھسا ہوا-- خلوت: تنہائی--
ترجمہ : وہ جس نے تنگ دلوں کی خلوت کو توڑ ڈالا تھا اب بے کسی (اکیلا پن) کے غم میں ایک گوشے میں جا گھسا یعنی جا بیٹھا ہے- یعنی وہ محبوب جس نے عشاق کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا اب خود کسی کی محبت میں گرفتار ہو کر اکیلے پن کا شکار ہو گیا ہے-

شوخے کہ خود زنامِ وفا ننگ داشتے برباد می دہد بوفا نام و ننگ را

لغت : شوخے کہ: وہ شوخ جو-- ننگ داشتے: اسے عار تھی، عار محسوس کرتا تھا--
ترجمہ : وہ شوخ جسے وفا کے نام سے عار آتی تھی- اب وفا کر کے نام و ننگ کو تباہ کر رہا ہے- اس سے پہلے والے شعر کا مضمون بدل کر آیا ہے- محبوب، عشاق کے ساتھ وفا کرنے میں توہین یا عار محسوس کرتا تھا لیکن اب جب خود کسی کی محبت میں گرفتار ہوا ہے تو اس سے وفا کے اپنا نام و ننگ برباد کر رہا ہے-

غالبؔ ز عاشقی بہ ندیمی رسیدہ ام نازم شگرف کاری بخت دو رنگ را

لغت : ندیمی: ہم نشینی، کسی کے ساتھ بیٹھنا-- شگرف کاری: انوکھا کام کرنے کی حالت، عجیب ہونا، خوب ہونا--
ترجمہ : اے غالب! میں عاشقی سے ندیمی تک پہنچا ہوں- میں اپنے بخت دو رنگ پر فخر و ناز کرتا ہوں- بخت کی دو رنگی یہ کہ عاشق بھی ہوئے اور محبوب سے دوری کی بجائے اس کا قرب بھی میسر آیا جبکہ عشق میں ایسی بات کا معمول نہیں ہے- اور یہ واقعی لائق فخر بات ہے-

---

غزل-32

سوزد ز بس کہ تابِ جمالش، نقاب را دانم کہ درمیاں نہ پسندد حجاب را

لغت : سوزد: جلاتا ہے-- زبس کہ: اس قدر کہ، بہت زیادہ-- تاب: چمک، گرمی--
ترجمہ : محبوب کے حسن و جمال کی تاب اس قدر ہے کہ وہ نقاب کو جلائے دے رہی ہے- میں سمجھ گیا ہوں کہ اس کا حسن، حجاب یا پردے کو پسند نہیں کرتا- محبوب کے حسن کی بے حد چمک دمک کا مبالغہ کے ساتھ ذکر ہے-

پیراہن از کتان و دما دم ز سادگی تفریں کند بہ پردہ دری ماہتاب را

لغت : کتان: ایک نازک کپڑا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ چاندنی میں پھٹ جاتا ہے-- دما دم: پے در پے--

ترجمہ : اس (محبوب) کا لباس کتان کا بنا ہوا ہے لیکن اس (محبوب) کی سادگی ملاحظہ ہو کہ وہ چاندنی کو اس کی پردہ دری (لباس کا پھٹنا) کرنے پہ مسلسل بُرا بھلا کہہ رہا اور نفرت کا اظہار کر رہا ہے۔ جب لباس ہی اس قسم کا ہے تو اس میں ماہتاب کا کیا قصور ہے۔ اسے بُرا بھلا کہنا سراسر سادگی کی بات ہے۔

تا خود شبے بہ ہمدمی ما بسر برد در چشمِ بختِ غیر رہا کرد خواب را

لغت : ہمدمی: ساتھ رہنا، ساتھی ہونا۔۔ رہا کرد خواب را: نیند ڈال دی ہے۔۔

ترجمہ : ہمارے محبوب نے اس بنا پر کہ وہ ایک رات ہماری صحبت میں بسر کرے، غیر یعنی رقیب کے بخت کی آنکھوں میں نیند ڈال دی ہے۔ یعنی رقیب کے نصیب میں ایسی شب نہ آئے۔

نا رفتہ دم ز وعدۂ باز آمدن زند تا در وصال یاد دہد اضطراب را

لغت : نا رفتہ: گئے بغیر۔۔ باز آمدن: لوٹ آنا، واپس آنا۔۔

ترجمہ : وہ محبوب کہیں گئے بغیر ہی (یعنی وہ کہیں نہیں جا رہا) لوٹ آنے کا وعدہ کر رہا ہے۔ گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ وصال کے موقع پر وہ ہمیں ہمارا اضطراب (جو اس کے کہیں گئے بغیر مذکورہ وعدے سے ہم میں پیدا ہوا) یاد دلائے۔ عاشق کے لیئے اس صورت حال میں بھی بے قراری کا سامان ہو جاتا ہے۔

در دل خزد بہ لابہ و از جاں بدر کشد دیرینہ شکوۂ ستم بے حساب را

لغت : خزد: گھستا ہے، داخل ہوتا ہے۔۔ لابہ: خوشامد، چاپلوسی۔۔ دیرینہ: پُرانا، بہت پہلے کا۔۔

ترجمہ : وہ دوست یا محبوب خوشامد و چاپلوسی کر کر کے ہمارے دل میں جاگزیں ہو رہا ہے اور اپنے اس عمل سے وہ گویا ہم پر اپنے بے حساب ستم سے متعلق ہمارے شکوے کو ہماری جان سے باہر نکال رہا ہے۔ یعنی اپنے اس انداز سے وہ ہمارے دل میں گھر کر لیتا ہے۔

جُرأت نگر کہ ہرزہ بہ پیش آمدِ سوال گیرم بہ بوسہ زاں لب نازک، جواب را

لغت : ہرزہ: بیکار، یونہی۔۔ پیش آمدِ سوال: سوال کے آنے سے پہلے ہی، یعنی سوال ابھی ذہن میں نہیں آیا۔۔

ترجمہ : ذرا میری جُرأت دیکھو کہ میں یونہی، سوال ذہن میں آنے سے پہلے، دوست سے اس کا جواب حاصل کرنے کی خاطر، اس کے لب نازک کا بوسہ لے لیتا ہوں۔

نازم فروغِ بادہ زعکسِ جمالِ دوست گوئی فشردہ اند بہ جام، آفتاب را

لغت : فروغ: چمک۔۔ فشردہ اند: انہوں نے نچوڑا ہے، یعنی نچوڑا گیا ہے۔۔

ترجمہ : میں دوست کے جمال کے عکس سے شراب میں پیدا ہونے والی چمک پر ناز کرتا ہوں۔ یوں سمجھو جیسے جام میں آفتاب نچوڑ دیا گیا ہے۔ محبوب کے حُسن کے عکس کا یہ نتیجہ ہے تو ظاہر ہے اس کا حُسن کس بلا کا ہو گا۔

سوزد ز گرمیش مے و او ہمچناں بہ لہو ریزد ز آبگینہ بساغر شراب را

لغت : لہو: کھیل کود، مزاد، مزے مزے سے۔۔

ترجمہ : شراب اس کے حُسن کی گرمی سے جل رہی ہے لیکن وہ اسی طرح مزے مزے سے یا کھیل کود کے انداز میں (اپنے حُسن کی تپش سے بے نیاز) صراحی سے ساغر میں شراب انڈیل رہا ہے۔

آبش دہم بہ بادہ و او ہر دم از تمیز نوشدمے و زجام فرو ریزد آب را

لغت : آبش دہم بادہ: میں اسے شراب میں پانی ملا کر دیتا ہوں-- تمیز: دو چیزوں میں فرق کرنا یا فرق کرنے کی ماہرت--
ترجمہ : میں اس (محبوب) کو شراب میں پانی ملا کر دیتا ہوں لیکن وہ ہر بل تمیز کی بنا پر شراب پیتا جاتا اور پانی نیچے گراتا جاتا ہے-

آسودہ باد خاطر غالبؔ کہ خُوے اوست آمیختن بہ بادۂ صافی گلاب را

لغت : آسودہ باد: خدا کرے آرام و سکون میں رہے-- آمیختن: ملانا-- گلاب: گل + آب، آبِ گل، اردو میں گلاب کا عرق--
ترجمہ : خدا کرے غالب کا دل سکون و اطمینان میں رہے، کیونکہ اس کی یہ عادت ہے کہ وہ صاف شفاف یا خالص شراب میں عرقِ گلاب ملا کر پیتا ہے- یعنی ان دو چیزوں کو باہم ملا کر پینا اس کی آسودگی کا باعث بنے-

---

غزل #33

نویدِ التفاتِ شوق دادم از بلا، جاں را کمند جذبۂ طوفاں شمردم موجِ طوفاں را

لغت : نوید: خوشخبری-- التفاتِ شوق: عشق یا معشوق کی توجہ-- شمردم: میں نے گنا یعنی سمجھا--
ترجمہ : مَیں نے مصائب و آلام کی بنا پر اپنی جان کو التفاتِ شوق کی خوشخبری سُنائی- دوسرے لفظوں میں، مَیں موجِ طوفاں کو، طوفان کو اپنی طرف کھینچنے والی کمند سمجھا- مراد یہ کہ عشق میں پیش آنے والے مصائب میرے جذبۂ شق کو دبانے کی بجائے اس میں مزید اضافہ کرتے ہیں-

پرستارم جگر در باخت، یا رب در دل اندازش ز بیتابی بہ زخم سرنگوں کردن نمکداں را

لغت : پرستارم: میری تیمارداری کرنے والی لونڈی، نرس-- جگر در باخت: جگر یا دل ہار بیٹھی--
ترجمہ : میری حالت دیکھ کر میری تیماردار دل ہار بیٹھی، (برداشت نہ کر سکی، بیقرار ہو گئی) یا خدا! تو اس کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ وہ اپنی اس بیقراری کی حالت میں میرے زخم یا زخموں پر نمکدان انڈیل دے- زخموں پر نمک پڑنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے لیکن عاشق کے لیئے یہ صورتِ حال مزید لذت و مسرت کا باعث بنتی ہے-

چناں گرم است بزم از جلوۂ ساقی کہ پنداری گدازِ جوہر نظارہ در جام است مستاں را

لغت : چناں: کچھ اس طرح-- پنداری: تو سمجھے، خیال کرے-- گداز: پگھلاہٹ--
ترجمہ : ساقی یعنی محبوب کے جلوے میں محفل اس قدر محو ہے کہ یوں سمجھو جیسے مستوں کے لیئے ان کے جام میں نظارے کا موتی پگھلا ہوا ہے- (گرم اور گداز لائق توجہ ہے)- گویا شراب کی بجائے محبوب یا ساقی کا جلوہ مستوں کے لیے زیادہ مستی یا محویت کا باعث بنا ہوا ہے-

ندارم شکوہ از غم، باہجوم شوق خُرسندم ز جا برداشت جوشِ دل، ہمانا داغ ہجراں را

لغت : خُرسندم: میں خوش ہوں-- ز جا برداشت: جگہ سے اُٹھا دیا، مُراد مٹا دیا--
ترجمہ : مجھے غم کا کوئی شکوہ نہیں ہے (غم سے کوئی شکایت نہیں ہے) میں تو ہجومِ شوق یا عشق کی کثرت سے خوش ہوں کہ اسی کی بنا پر میرے جوشِ دل نے داغِ ہجراں کو مٹا کے رکھ دیا ہے- جذبۂ شوق میں شدت ہو تو عاشق اس میں مست و محو رہتا ہے اور یوں ہجر وغیرہ کا خیال یا غم اس کے نزدیک نہیں پھٹکتا-

قضا از نامہ، آہنگِ دریدن ریخت در گوشم بہ پشت ناخنم نہ سترہ نقش روے عنواں را

لغت : آہنگ دریدن: پھاڑنے کا ارادہ-- نہ سترودہ: نہ مٹایا ہوا-- نقش روے عنوان: مکتوب الیہ کو خط میں خطاب کرنے کا انداز--

ترجمہ : ابھی میں نے اپنے پشت ناخن سے، خط کے آغاز میں مجھے جن لفظوں سے خطاب کیا گیا تھا انہیں مٹایا بھی نہیں تھا کہ قضا نے میرے کانوں میں خط پھاڑنے کا ارادہ ڈال دیا- یعنی خطاب میں سخت قسم کے الفاظ ہیں تو خط کے متن میں تو اور بھی سخت لہجہ ہوگا اس لیئے ایسے خط کا پھاڑ دینا ہی مناسب تھا-

بہ تن چسپید بازم از نم خونابہ پیراہن خراشِ سینہ سطر بخیہ شد چاکِ گریباں را

لغت : خونابہ: خونناب، خالص خون--چسپید: چپک یا چمٹ گیا--

ترجمہ : میرا پیراہن پھر خونابہ کی نمی سے جسم کے ساتھ چپک گیا- گویا سینے کی خراش چاکِ گریباں کے بخیہ کی سطر یا لکیر بن گئی- مراد یہ کہ وحشت میں سینے کو ناخنوں سے کھرچا لیکن خون بہنے کے سبب لباس بدن سے چپک گیا اور وحشت کم ہونے کی بجائے برقرار رہی یا بڑھ گئی-

بہ جُرم تابِ ضبط نالہ بامن داوری دارد ز شوخی می شمارد زیرِ لب، دزدیدن افغاں را

لغت : داوری دارد: گرفت کرتا یا مجھے خطاکار سمجھتا ہے--دُزدیدن: چُرانا، مراد دبانا--افغان: فغاں، فریاد--

ترجمہ : میں نالہ و فریاد کو ضبط کرتا ہوں تو وہ (محبوب) میری اس قوتِ برداشت یا ضبط کو جُرم خیال کرکے میری گرفت کرتا ہے- اور میں جو زیرلب فغاں کو دباتا ہوں تو وہ اسے میری گستاخی قرار دیتا ہے-

ہنوز آئینہ ما می پذیرد عکس صورتہا چو ناصح خندہ زد، اندر دل افشردیم دنداں را

لغت : ہنوز: ابھی، ابھی تک--ناصح: نصیحت کرنے والا--اندر دل افشردیم دنداں را: ہم بے حد بے کلی اور بیقراری کا شکار ہوگئے--

ترجمہ : ابھی تک ہمارا آئینہ (مراد دل کا آئینہ) صورتوں یعنی حسینوں کی صورتوں کا عکس قبول کر رہا ہے- ہماری اس کیفیت پر جب ناصح ہنس دیا تو ہم بے حد بے قراری و اضطراب میں ڈوب گئے-

تکلف بر طرف، لب تشنۂ بوس و کنار ستم ز راہم بازچیں دامِ نوازشہاے پنہاں را

لغت : لب تشنہ: پیاسا پیاسے ہونٹوں والا--بازچیں: اٹھالے--نوازشہاے پنہاں: پوشیدہ مہربانیاں--

ترجمہ : تکلف بر طرف، یعنی سچی بات یہ ہے کہ میں (اے محبوب) بوس و کنار کا پیاسا ہوں، تو میرے راستے سے اپنی ان نظر نہ آنے والی نوازشوں کا جال اٹھالے- یعنی مجھے در پردہ نوازشوں کی بجائے تیرے ساتھ بوس و کنار کرنے کی بے حد خواہش ہے-

بہ مستی گر بہ جنت بگذری زنہار نہ فریبی سرابے در رہستی تشنۂ دیدار جاناں را

لغت : زنہار: دیکھیو، خبردار--سرابے: ایک سراب--نہ فریبی: دھوکا نہ کھائیو--

ترجمہ : اگر تو عالم مستی میں جنت سے گزرے تو خبردار دھوکا نہ کھا جانا کیونکہ جو محبوب کے دیدار کے پیاسے ہیں ان کے لیئے جنت محض ایک سراب ہے- (سراب: چمکتی ریت جو دور سے پیاسے کو پانی معلوم ہوتی ہے) مراد یہ کہ اس (جنت) سے آگے محبوب حقیقی کی منزل ہے جہاں اس کا دیدار ممکن ہے-

چمن ساماں بتے دارم کہ دارد وقتِ گل چیدن خرامے کز ادائے خویش پُر گل کردہ داماں را

لغت : چمن ساماں: جس کا حُسن چمن کی طرح شگفتہ و دلکش ہو--گل چیدن: پھول توڑنا چننا--

ترجمہ : میرا ایک چمن ساماں بت یعنی محبوب ہے جو پھول چنتے وقت کچھ اس طرح مٹک مٹک کر چلتا ہے کہ اس کی اس ادا سے اس کا دامن پھولوں سے بھر جاتا ہے- یعنی اس کی ہر ہر ادا میں پھولوں کی سی دلکشی ہے-

به اندازِ صبوحی چوں بہ گلشن ترکتاز آری پریدنہاے رنگِ گل، شفق گردد گلستاں را

لغت : صبوحی: صبح کی شراب-- ترکتاز آری: تو دوڑ دھوپ کرتا یعنی تیز چلتا ہے--

ترجمہ : جب تو صبح کی شراب پی کر گلشن میں تیز چلتا ہے تو تیری اس ادا سے پھولوں کے رنگ کچھ اس طرح اڑا اڑ جاتے ہیں کہ یوں لگتا ہے جیسے گلستان پر شفق چھا گئی ہو-

کباب نوبہار اندر تنورِ لالہ می سوزد چہ فیض از میزبانِ لاأبالی پیشہ، مہماں را

لغت : نوبہار: موسم بہار کی تازہ آمد-- تنور لالہ: مراد لالہ کی سرخی-- میزبان لاابالی پیشہ: ایسا میزبان جسے مہمانوں کی کوئی پروانہ ہو--

ترجمہ : نوبہار کا کباب، لالہ کے تنور میں جل رہا ہے- بھلا کسی لاابالی پیشہ میزبان سے مہمان کو کیا فیض پہنچ سکتا ہے- موسم بہار میں لالہ کے سرخ پھول کھلے ہیں، یہ گویا تنور جل رہا ہے- پھولوں کی شگفتگی اور ان کے سرخ رنگ کو آگ سے تشبیہ دے کر گویا یہ کہنا چاہا ہے کہ یہ آگ موسم بہار کو جلا رہی ہے-

چہ دودِ دل، چہ موجِ رنگ در ہر پردہ از ہستی خیالم شانہ باشد، طرہ خوابِ پریشاں را

لغت : دود دل: دل کا دھواں، غم کے سبب، آہ و فریاد-- موج رنگ: رنگ کی لہر، خوشیوں کی لہر--

ترجمہ : کیا دود دل اور کیا موج رنگ، زندگی کے ہر ہر پردے میں (یعنی غم ہو یا خوشی وغیرہ) میرا خیال خواب پریشاں کے طرہ یعنی زلفوں کے لیئے کنگھی ہے- جس طرح کنگھی سے منتشر اور بکھری ہوئی زلفوں کو سمیٹا یا آراستہ کیا جاتا ہے، اسی طرح انسانی خیال مذکورہ پریشاں خیالیوں کی مختلف تعبیریں کر کے اپنے دل کو تسلی دیتا رہتا ہے-

بہ شبہا پاسِ ناموست زخویشم بدگماں دارد زشورِ نالہ می ریزم نمک در دیدہ، دربان را

لغت : پاس ناموس: تیرے ناموس کا لحاظ-- شور: غل غپاڑا نیز کھاری نمک--

ترجمہ : راتوں کو تیرے ناموس (عزت اور لاج) کا پاس و لحاظ کرتے ہوئے میں اپنی ذات سے بدگماں ہو جاتا ہوں چنانچہ میں اپنے نالہ و فریاد کے شور کا نمک دربان کی آنکھ میں ڈال دیتا ہوں تاکہ اسے یہ پتہ نہ چل سکے کہ یہ نالہ و فریاد کون کر رہا ہے-

زمستی محوِ پاکوبی بود ہر گردباد ایں جا رواجِ خانقاہست از کفِ خاکم بیاباں را

لغت : پاکوبی: پاؤں کوٹنا یعنی رقص کرنا-- گردباد: بگولا--

ترجمہ : عالم مستی میں ہر بگولا یہاں رقص میں محو ہے، مشغول ہے- میری مٹھی بھر خاک سے بیاباں میں، خانقاہ کا سا رواج ہے- صوفیا یا قلندر وجد میں آکر رقص کرتے ہیں- بگولا چلے تو یوں لگتا ہے جیسے ہوا رقص کر رہی ہے- عاشق بیاباں نوردی میں وہیں خاک ہو کے رہ گیا ہے- اس کی خاک اب ہوا میں اڑتی ہے تو یہ اس کا گویا رقص کرنا ہے- اسی حوالے سے غالب نے کہا ہے کہ میری کف خاک سے بیاباں میں خانقاہوں کے طور طریقے رواج پا گئے ہیں-

خلید نہاے منقار ہما بر استخواں غالب پس از عمرے بیادم داد رسم و راہ پیکاں را

لغت : خلید نہار: ہما: ایک فرضی پرندہ جو ہڈیاں کھاتا ہے-- پس از عمرے: ایک مدت کے بعد--

ترجمہ : اے غالب! میری ہڈیوں پر ہما کی چونچ کی چبھن نے ایک مدت کے بعد مجھے پیکاں (برچھی یا تیر کی نوک) کے طور طریقے یاد دلا دیئے- ممکن ہے پیکان سے غالب کی مراد محبوب کی پلکیں ہوں جو عاشق کے دل میں چبھتی ہیں- ظاہر ہے عاشق مر چکا ہے اور اس کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں- ہما ان پر چونچ مار رہا ہے- یہ صورت حال عاشق کو (جو خود تو مر چکا ہے لیکن اس کا جذبہ عشق زندہ ہے) ان پلکوں کی چبھن کی یاد

دلاتی ہے۔

غزل #34

به خلوت مژده نزدیکی یاراست پهلورا فریبِ امتحانِ پاکبازی داده ام او را

لغت : مژدہ: خوشخبری-- پاک بازی: صاف دلی، نیک نیتی، بے غرضی--

ترجمہ : تنہائی میں میرے پہلو کے لیئے دوست کے قرب کی خوشخبری ہے- اس طرح میں نے اسے پاکبازی کی آزمائش کا دھوکا دیا ہے- عاشق تنہائی میں محبوب کے قرب کا تصور کیئے ہوئے ہے- اس حالت میں ظاہر ہے وہ محبوب سے کسی طور چھیڑ چھاڑ کرنے سے عاری ہے- یہ گویا محبوب کو اپنی پاکبازی کا یقین دلانا ہے- جو مذکورہ صورت حال میں سراسر فریب ہے یا اسے خود فریبی کہہ لیجئے-

زمحوِ پردۂ محمل مگو فرہاد را میرم که می خاید به ذوقِ فتنه شادروانِ مشکو را

لغت : می خاید: چباتا ہے-- فرہاد را میرم: میں فرہاد سے آگے ہوں-- شادروان مشکو: محل یا قصر شاہی کا پردہ--

ترجمہ : تو مجھ سے (شیریں کی) محمل کے پردے میں کھو جانے یا محو ہونے والے فرہاد کی بات نہ کر کہ میں اس سے کہیں بڑھ کر ہوں- وہ (فرہاد) تو عشق میں جنون کے باعث قصر شاہی کے پردے یا سائبان کو چباتا ہے- فرہاد کا یہ عمل شیریں کو دیکھنے کی غرض سے تھا کہ شاید اس طرح شیریں کہیں نظر آجائے- شاعر کہتا ہے کہ فرہاد کا عشق بس اسی حد تک تھا جبکہ میرا عشق اس سے کہیں بڑھ کر ہے- اس لیئے میرے سامنے اس کی داستان بیان نہ کرو-

جهان ازباده وشاهد بدان ماند که پنداری به دنیا ازپسِ آدم فرستادند مینو را

لغت : بداں ماند: کچھ اس طرح لگتا ہے-- مینو: بہشت--

ترجمہ : شراب اور محبوب کے وجود کی بنا پر یہ جہان یوں دکھائی دیتا ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد بہشت اس دنیا میں منتقل کر دی گئی ہو- بہشت میں شراب طہورا ہو گی اور حوریں ہوں گی- اسی حوالے سے شاعر نے دنیا میں شراب اور شاہد کے وجود یعنی دنیا کو بہشت قرار دے دیا ہے-

زِمن رنجیده، با اغیار در ناز است و می خواهد به جنبش های ابرو ازگره پردازد ابرو را

لغت : رنجیدہ: ناراض، برہم-- اغیار: جمع غیر، رقیب-- ازگرہ پردازد ابرو را: ابرو کے شکن کو دور کر دے--

ترجمہ : مجھ سے تو وہ رنجیدہ ہے لیکن اغیار کے سامنے ناز و ادا کا مظاہرہ کر رہا ہے اور اس بات کا خواہاں ہے کہ اپنے ابروؤں کی جنبش سے وہ ابرو کا شکن دور کر دے- ابرو کا شکن غصے اور برہمی کی علامت ہے اور محبوب کا یہ رویہ عاشق کے ساتھ ہے جبکہ رقیبوں کے ساتھ، کہ وہ بھی وہاں موجود ہیں، اس کا رویہ ناز و ادا والا ہے جسے ابرو کا شکن دور کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے-

بزورِ تند خوئی خستگان را رام خود کردن به آتش بُردن است ازموے تاب پیچش مورا

لغت : تند خوئی: تیز مزاجی-- رام خود کردن: اپنا مطیع کرنا-- خستگاں: جمع خستہ، زخمی دل، مراد عشاق--

ترجمہ : اپنی تند خوئی سے زخمی دلوں یعنی عشاق کو اپنا مطیع بنانا بالکل اسی طرح ہے جیسے بال کو آگ لگا کر اس کے پیچ و تاب ختم کیئے جائیں- بال کو آگ لگے تو وہ بالکل ختم ہو جاتا ہے- پھر اس طرح اس کے پیچ و خم ختم کرنا چہ معنی دارد-

نباشد دیدہ تاحق بین مدہ دستوری اشکش چو گوہر سنج کو پیش ازگہر سنجد ترازو را

لغت : حق بین: حقیقت کو دیکھنے جاننے والا-- دستوری: حکم-- گوہر سنج: موتی کو پرکھنے والا-- سنجد ترازو را: ترازو کا جائزہ لیتا ہے کہ ٹھیک تولتا ہے یا نہیں--

ترجمہ : جب تک نگاہ یا آنکھ حق بیں نہ ہو اسے گریہ کا حکم نہ دے- یعنی جس طرح موتی کو پرکھنے والا پہلے ترازو کا جائزہ لیتا ہے کہ آیا ٹھیک تولتا ہے یا نہیں اسی طرح پہلے دیدہ کا جائزہ لینا چاہیے- آنسو بھی گویا موتی ہیں جنہیں پرکھنے سے پہلے ترازو (دیدہ) کا جائزہ لینا چاہیے-

چو نیشند بہ محفل بگذرانم در دلِ تنگش کہ رنجد غیرازو چوں بے سبب درہم کشد رورا

لغت : بگذرانم: میں گزارتا ہوں-- در دل تنگش: اسے اپنے دل تنگ میں-- رنجد: اسے دکھ پہنچے--

ترجمہ : جب وہ محبوب محفل میں آکر بیٹھتا ہے تو میں اسے اپنے دل تنگ میں سے گزارتا ہوں تاکہ جب وہ گویا بے سبب منہ کو پھیرلے یا ناک بھوں چڑھائے تو اس کے اس رویے سے رقیب افسردہ دل ہو جائے-

اگر داند کہ در نسبت مرا با کیست ہم چشمی کشد در دیدہ ہرگر دے کہ از رہ خیزد آہو را

لغت : نسبت: تعلق، مشابہت-- ہم چشمی: برابری، کسی کے برابر یا ویسا ہونا-- آہو: ہرن--

ترجمہ : اگر محبوب کو یہ پتا چل جائے کہ نسبت کے لحاظ سے میری کس کے ساتھ ہم چشمی ہے تو وہ راستے میں اٹھنے والی ہر گرد ہرن کی آنکھ میں ڈال دے- ہرن کو اپنا ہم چشم کہنا اس لحاظ سے کہ وہ وحشت کا مارا جنگلی جانور ہے- وحشت اس کی آنکھوں سے ٹپکتی ہے- کچھ یہی حال عاشق کا ہے اور یہی بات دونوں میں ہم چشمی کا باعث ہے-

بہاراں گو، برو مشاطہ کوہ وبیاباں شو گل ازلخت دل عشاق زلبد آن سر کو را

لغت : بہاراں گو: بہار سے کہو-- صرف کنگھی -- زلبد: بجتا ہے--

ترجمہ : موسم بہار سے کہو کہ جا اور کوہ وبیاباں کی مشاطگی کر (یعنی وہاں پھولوں وغیرہ سے آراستگی کا سامان کر) کیونکہ اس کوچے یعنی محبوب کے کوچے میں عشاق کے دلوں کے ٹکڑے کا پھول ہی بجتا ہے- دل کا ٹکڑا بھی سرخ ہوتا ہے اس لیئے وہ گویا پھول ہی ہے-

نشاں دور است غالب در سخن این شیوہ بس نبود بدیں زوریں کماں می آزمایم دست وبازو را

لغت : شیوہ: انداز، طرز-- بس نبود: کافی نہیں ہے-- زوریں کماں: سخت قسم کی کمانی--

ترجمہ : اے غالب! شاعری کا نشان (یعنی اس کا ہدف) دور ہے- اس میں یہ انداز کافی نہیں ہے- میں تو اس سخت قسم کی کمان (یعنی شاعری) سے اپنے دست وبازو کو آزما رہا ہوں- یعنی شاعری میں اپنی قوت استعداد کا جائزہ لیتا ہوں-

---

غزل #35

بادہ مشکبوے ما، بید وکنارِ کشتِ ما کوثر وسلسبیل ما طوبیٰ ما بہشت ما

لغت : کشت: کھیتی-- کوثر وسلسبیل: جنت کی دو نہریں-- طوبیٰ: جنت کا ایک درخت--

ترجمہ : ہماری مشکبو شراب اور ہمارا بید (ایک درخت جس کے نیچے بیٹھ کر شراب پیتے ہیں) اور کنار کشت (کھیت کا کنارہ) ہی ہمارے لیئے کوثر اور سلسبیل اور طوبیٰ اور بہشت ہے-

بس کہ غم تو بودہ است تعبیہ در سرشت ما نسخہ فتنہ می بَرد چرخ ز سر نوشت ما

لغت : تعبیہ: مخفی، پوشیدہ-- سرشت: طبیعت، فطرت-- سرنوشت: --

ترجمہ : تیرا غم ہماری سرشت میں کچھ اس طرح رچا بسا ہے کہ آسمان ہمارے نوشتہ تقدیر سے فتنہ کا نسخہ حاصل کرتا ہے- آسمان کے بارے میں ہے کہ وہ غم و آلام پہنچاتا ہے لیکن شاعر کہتا ہے آسمان نہیں پہنچاتا وہ تو تیرے عشق میں ہمیں جو غم والم پہنچتا ہے اسے رقم کر کے لے جاتا ہے-

حسرتِ وصل از چہ رو، چوں بخیال سرخوشیم ابر اگر بایستد برلب جوست کشتِ ما

لغت : از چہ رو: کس لیے، کیوں-- سرخوشیم: ہم بہت خوش ہیں-- بایستد: مراد برسنے سے رک جائے، نہ برسے--

ترجمہ : ہمیں وصل کی حسرت کیوں ہو- ہم تو محبوب کے خیال میں ڈوبے ہوئے اور بہت خوش ہیں- بس یوں سمجھو کہ ہماری کھیتی ندی کے کنارے واقع ہے اگر بادل نہیں بھی برستا تو کوئی پروا نہیں- پہلے مصرعے میں جو دعویٰ کیا ہے، دوسرے مصرعے میں تمثیل سے اسے واضح کیا ہے-

نور خرد در آگہی، خواہش تن پدید کرد صرفِ زقومِ دوزخ است نامیہ در بہشت ما

لغت : پدید کرد: ظاہر کی، پیدا کی-- زقوم: ایک خاردار زہریلا درخت جس میں سے دودھ بھی نکلتا ہے، تھوہر-- نامیہ: نشوونما کی قوت، نشوونما--

ترجمہ : عقل و خرد کی روشنی نے آگاہی یعنی خود آگاہی میں تن کی خواہش پیدا کی- ہمارے بہشت میں نامیہ دوزخ کا زقوم پیدا کرنے میں صرف ہوتی ہے- حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکلنے کے باعث کی طرف اشارہ ہے- ان میں جب خود آگاہی پیدا ہوئی تو نفسانی خواہش ان پر چھا گئی جس کے سبب انہیں بہشت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا- بہشت میں ان کی یہ خود آگاہی یا نشوونما ان کے لیے دوزخ کا زقوم بن گئی-

این ہمہ از عتابِ تو ایمنی عدو چراست اے بہ بدی وناخوشی، خوے تو سرنوشت ما

لغت : عتاب: غصہ، طیش-- ایمنی: امن میں ہونا-- سرنوشت: نوشتہ تقدیر-- عدو: دشمن، رقیب--

ترجمہ : یہ جو رقیب تیرے اس عتاب میں بھی حالت امن میں ہے تو ایسا کیوں ہے؟ جبکہ ہمارے نوشتہ تقدیر یا مقدر میں تیری سرشت ہمارے لیے برائی اور ناخوشی ہی کا سامان کرتی ہے- یعنی ہم سے تو تیرا سلوک عتاب سے کہیں بڑھ کر ہے جبکہ رقیب کے لیے تیرے عتاب میں عتاب والی بات ہی نہیں-

بُردہ صد اربعین بسر بر سر صد ہزار زخم گر بنہی در آفتاب بادہ چکد ز خشت ما

لغت : صد اربعین: سو چالیس (چار ہزار، مراد بیشمار)-- صد ہزار: لاکھ، بیشمار-- چکد: ٹپکے--

ترجمہ : بیشمار زخموں کے ساتھ ہم نے طویل زندگی بسر کی اگر تو ہماری اینٹ دھوپ میں رکھے تو اس میں سے شراب ٹپکے گی- (پہلا مصرع کچھ واضح نہیں ہے)

بے خطر از خودی برآ لب بہ "انا الصنم" کشا شیوہ گیرو دار نیست در کنش کنشت ما

لغت : "انا الصنم": میں بت ہوں-- شیوہ دار و گیر: پکڑ دھکڑ کا انداز-- کنش: کردار، عمل، دستور العمل-- کنشت: غیر مسلموں خصوصاً پارسیوں کا عبادت خانہ-- برآ: باہر نکل آ، چھوڑ دے--

ترجمہ : تو بے خوف ہو کر یا کسی خوف اور ڈر میں پڑے بغیر خودی سے نکل آ، ترک کر اور ہونٹوں پر "انا الصنم" کے الفاظ لے آ- یعنی "انا الصنم" کا نعرہ لگا کیونکہ ہمارے کشت کے دستور العمل میں کسی قسم کی پکڑ دھکڑ کا کوئی شیوہ نہیں- مراد یہ کہ جیسی چاہو آزاد روش اختیار کر لو-

بادہ اگر بود حرام، بذلہ خلافِ شرع نیست دل نہ نہی بہ خوبِ ما طعنہ مزن بہ زشتِ ما

لغت : بذلہ: لطیفہ، چٹکلا، زندہ دلی کا انداز، بذلہ سنجی-- دل نہ نہی: تجھے پسند نہیں-- زشت: برا، حقیر--

ترجمہ : شراب اگر حرام ہے تو بذلہ سنجی تو خلاف شرع نہیں ہے- اگر تو ہماری اچھی بات کو یا چیز پسند نہیں کرتا تو ہماری بری بات پر تو ہمیں طعنہ زنی نہ کر- کسی زاہد سے خطاب ہے- شراب کو ایک اچھی چیز قرار دیا ہے جبکہ بذلہ سنجی کو حقیر کہا ہے- زاہد شراب کو حرام قرار دیتا ہے جبکہ بذلہ سنجی اس کے نزدیک خلاف شرع ہے- اسی حوالے سے غالب نے مذکورہ بات کی ہے-

گفت بہ حکم حسرتی، غالب خستہ ایں غزل شاد بہ ہیچ می شود طبع وفا سرشت ما

لغت : حسرتی: نواب مصطفیٰ خان شیفتہ حسرتی-- طبع وفا سرشت: ایسی طبیعت جس کی فطرت میں وفا رچی بسی ہو--

ترجمہ : اس مقطع کے پس منظر پر حالی نے روشنی ڈالی ہے- حسرت کے مکان پر ایک مشاعرے میں غالب نے یہ غزل پڑھی تھی- مقطع کا دوسرا مصرعہ، طرحی مصرعہ ہے- حالی ہی کے الفاظ میں "اب اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم سے جو اس طرح پر غزل لکھنے کی فرمائش کی گئی، ہماری طبع وفا سرشت، دوست (یعنی حسرتی) کے اتنے ہی التفات سے شاد شاد ہو جاتی ہے"- (بحوالہ یادگار غالب)

غزل #36

دل تاب ضبط نالہ ندارد خدائے را ازما مجوی گریہ بے ہائے ہائے را

لغت : تاب: طاقت-- خدائے را: خدا کے لیے-- مجوی: مت تلاش کر، توقع نہ رکھ--

ترجمہ : ہمارے دل میں نالہ و فریاد ضبط کرنے کی طاقت نہیں ہے (یعنی نالہ روک لینے کی طاقت)- خدا کے لیئے ہم سے ایسی گریہ کی توقع نہ رکھ جس میں "ہائے ہائے" نہ ہو-

آید بچشم روشنی ذرہ، آفتاب برہر زمیں کہ طرح کنی نقش پائے را

لغت : طرح کنی: تو رکھتا ہے-- نقش پائے: قدموں کے نشان، مراد قدم--

ترجمہ : تو جس جس جگہ اور جہاں جہاں بھی اپنے قدم رکھتا ہے وہاں کے ہر ہر ذرے میں ایسی روشنی پیدا ہوتی ہے کہ وہ دھوپ کی روشنی دکھائی دیتی ہے-

مشتاق عرض جلوہ خویش است حسن دوست از قرب، مژدہ دہ نگہ نا رسائے را

لغت : مشتاق: خواہشمند، آرزومند-- قرب: نزدیکی-- مژدہ: خوشخبری-- نگہ نارسا: ایسی نگاہ جس کی مقصود تک رسائی نہ ہو--

ترجمہ : دوست یعنی محبوب اپنے حسن کے جلوے کی نمائش کا بڑا خواہشمند ہے (یعنی چاہتا ہے کہ لوگ اس کا دلکش حسن دیکھ کر اس کی تعریف و ستائش کریں)- تو اپنی نارسا نگاہ کو محبوب کے قرب کی خوشخبری سنا- یعنی جب وہ نمائش حسن کا خواہشمند ہو گا تو ظاہر ہے سامنے آئے گا اور یوں اسے دیکھنے کا عاشق کو، موقع مل جائے گا جو ایک طرح سے اس کے قرب کی علامت ہے-

آشفتگی براوج فنا بال می زند اے شعلہ داغ گرد ونگہ دار جاے را

لغت : آشفتگی: پریشاں حالی-- اوج: بلندی-- بال می زند: اڑ رہی ہے-- داغ گرد: داغ ہو جا، داغ بن جا--

ترجمہ : آشفتگی فنا کی بلندیوں پر اڑ رہی ہے- اے شعلے تو داغ بن جا اور جگہ کی حفاظت کر، یعنی اپنی جگہ پر ٹکارہ- شعلے میں آشفتگی کی سی کیفیت ہوتی ہے جبکہ داغ اپنی جگہ رہتا ہے- یہاں مراد یہ ہے کہ عشق میں آشفتگی گویا شعلے کی مانند ہے جو نمایاں ہو کر محبت کے جذبہ کو ختم کر دیتی ہے جبکہ داغ (جذبہ کو ضبط کرنے کی حالت) جذبہ محبت کے استحکام وپائیداری کی علامت ہے-

واماندگی است پے سپر وادی خیال شوق تو جادہ کرد رگِ خواب پاے را

لغت : واماندگی: تھکاوٹ، تھکن-- پے سپر: چلنے والی، راہ رو-- رگ خواب پاے: سوئے ہوئے پاؤں والی رگ--

ترجمہ : تھکن، وادی خیال میں چل رہی ہے- تیرے عشق نے پائے خفتہ ہی کی رگ کو راستہ بنا دیا- تھکاوٹ سے پاؤں گویا سو جاتے ہیں- مراد یہ کہ وادی عشق میں چلتے چلتے تھکاوٹ نے ہمیں آلیا ہے اور اب تیرا خیال ہی ہمارے اس سفر عشق کا راستہ بن گیا ہے یعنی ہم تیرے عشق میں خیالات میں کھوئے رہتے ہیں-

سر منزلِ رسائی اندیشۂ خودیم درماگم است جلوہ پے رہنماے را

لغت : سر منزل رسائی: پہنچ کی منزل مقصود-- اندیشہ: سوچ، فکر-- جلوہ پے رہنماے را: یعنی جلوہ پاے رہنما--

ترجمہ : ہم اپنے فکر کی رسائی کی منزل مقصود ہیں- ہمارے راہنما کے پاؤں کا جلوہ ہم میں گم ہے- مراد یہ کہ ہمارا خیال ہمیں کہاں لے جا رہا ہے اس کی خبر راہنما کو نہیں ہے- "راہنما ہم میں گم ہے" سے مراد ہے کہ ہم اس ضمن میں خود اپنے رہنما ہیں-

از پیچ وتاب آز ستوہند سرکشاں انگشت زنہار شمر ہر لواے را

لغت : آز: حرص وہوس-- ستوہند: عاجز ومغلوب ہیں-- انگشت زنہار: کسی مخالف سے پناہ مانگتے وقت جو انگلی کھڑی کی جاتی ہے-- لوا: جھنڈا--

ترجمہ : سرکش لوگ حرص وہوس کے پیچ وتاب سے تنگ وعاجز ہیں- تو ہر جھنڈے کو انگشت زنہار سمجھ- جھنڈے سے مراد سرکشی کا جھنڈا- یعنی سرکش لوگ جھنڈا نہیں اٹھائے ہوتے بلکہ یہ ایک طرح سے ان کی انگشت زنہار ہے

حسنِ بتاں زجلوہ ناز تو رنگ داشت بیخود بہ بوے بادہ کشیدیم لاے را

لغت : جلوہ ناز: نازوادا دکھانا یا نازوادا کا مظاہرہ-- رنگ داشتن: رونق پر ہونا، چمک دمک رکھنا-- لاے: تلچھٹ--

ترجمہ : تیرے جلوہ ناز سے بتوں یعنی دوسرے حسینوں کے حسن میں رونق پیدا ہو گئی- ہم نے شراب کی خوشبو پا کر عالم بیخودی میں تلچھٹ (شراب کی میل) چڑھالی، پی لی- محبوب حقیقی گویا خالص شراب اور دنیا کے حسین اس شراب کی تلچھٹ ہیں- شعر کا مطلب یہ کہ ہم بیخودی میں ان کی طرف متوجہ رہے اور اس حسن ازلی سے دور رہے-

گوید تغافل تو کہ رد کردۂ توام ازپشتِ چشم می نگرم پشتِ پاے را

لغت : تغافل: غفلت، بے توجہی، بے اعتنائی-- رد کردہ توام: میں تیرا رد کیا ہوا ہوں--

ترجمہ : تیرا تغافل یہ کہتا یعنی بتاتا ہے کہ میں تیرا رد کیا ہوا ہوں- میں اپنی پشت چشم سے تیرے پشت پا کو دیکھ رہا ہوں- یعنی (مجھ سے متعلق)- معشوق، عاشق کے قریب سے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ گزر گیا ہے- عاشق اس کے پشت پا (آگے چلنے والے کے پاؤں کا پچھلا حصہ) سے یہ اندازہ لگتا ہے کہ معشوق نے اس کی طرف توجہ نہ کر کے اسے رد کر دیا ہے- یہ بھی مفہوم ہو سکتا ہے کہ میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں

تاکہ تیرے اس رویے کی بنا پر لوٹ جانے کا سوچوں۔

یا رب بہ بالِ تیغ کہ پرواز می کند ننگ است دوش، فرق بلندی گرائے را

لغت : بال تیغ کہ: کس کی تلوار کے پر-- ننگ: عار-- دوش: کندھا-- فرق بلندی گرا: بلندی کی طرف مائل سر--

ترجمہ : اے خدا! میرا بلندی کی طرف مائل سر کس کی تلوار کے پروں سے پرواز کر رہا ہے کہ اس کے لیئے کندھا عار کا باعث بن گیا ہے۔ معشوق، عاشق کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ عاشق کے لیئے یہ امر باعث فخر ہے، چنانچہ وہ اسے اپنی سربلندی گردانتا ہے۔

گر چشم اشک ازوست دگر سینہ آہ ازوست باکیست داوری دل درد آزمائے را

لغت : ازوست: اس سے یعنی محبوب کی طرف سے-- داوری: انصاف طلبی، داد رسی-- دل درد آزما: وہ دل جو محبوب سے پہنچنے والے نت نئے درد آزماتا ہے--

ترجمہ : اگر آنکھ کے آنسو ہیں (یعنی آنکھ اشکبار ہے) تو وہ محبوب ہی کی طرف سے ہیں اور اگر سینے میں آہیں ہیں تو یہ بھی محبوب ہی سے ہماری محبت کا نتیجہ ہے۔ پھر خدا جانے ہمارا درد آزما دل کس کے خلاف انصاف طلبی کا خواہاں ہے۔

مردم زفرط ذوق و تسلی نمی شوم یا رب کجا برم لب خنجر ستائے را

لغت : مردم: میں مرگیا-- فرط: کثرت، شدت-- تسلی نمی شوم: مجھے تسلی نہیں ہو رہی-- لب خنجر ستا: محبوب کے خنجر کی تعریف کرنے والے ہونٹ--

ترجمہ : میں محبوب کے خنجر سے بیحد لطف اندوز ہو کر مرگیا ہوں لیکن ہنوز مجھے تسلی نہیں ہو رہی۔ یا خدا! میں محبوب کے خنجر کی تعریف کرنے والے اپنے ہونٹوں کو کہاں لے جاؤں۔

غالب بریدم ازہمہ، خواہم کہ زیں سپس کنجے گزینم وبپرستم خدائے را

لغت : بریدم: میں کٹ گیا یعنی دوستوں وغیرہ سے دور ہو گیا، قطع تعلق کر لیا-- زیں سپس: اس کے بعد سے اب-- کنجے: ایک گوشہ، کونہ-- گزینم: چن لوں--

ترجمہ : اے غالب! میں اپنے سب دوستوں وغیرہ سے کٹ گیا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں اب گوشہ گیری اختیار کر لوں اور خدا کی عبادت میں مصروف ہو جاؤں۔

غزل #37

تا دوخت چارہ گر جگر چار پارہ را از بخیہ خندہ بر دم تیغ است چارہ را

لغت : دوخت: سیا-- جگر چار پارہ: جگر جس کے چار ٹکڑے ہو گئے ہوں-- دم تیغ: تلوار کی دھار--

ترجمہ : جب سے چارہ گر نے میرے جگر کے چار ٹکڑوں (یعنی بہت زخمی) کو سیا ہے، اس وقت سے علاج (ٹکڑوں کا سینا) کو مذکورہ ٹانکے کے حوالے سے تلوار کی دھار پر ہنسی آ رہی ہے۔ مراد یہ کہ زخم محبت کا کوئی علاج یا چارہ نہیں۔ عاشق کے لیئے تو ایک طرح سے یہ لطف کا سامان ہے۔

بااضطراب دل زہر اندیشہ فارغم آسایشے است جنبش ایں گاہوارہ را

لغت : اندیشہ: فکر-- فارغم: میں فارغ ہوں یعنی مجھے کوئی پروا نہیں یا میں آزاد ہوں-- آسایشے: ایک آسایش-- گاہوارہ: گہوارہ، بچے کا جھولا--

ترجمہ : اضطراب دل کے ہوتے ہوئے میں ہر طرح کے تفکرات سے آزاد ہوں- اس جھولے کا ہلنا آسایش وسکون کا باعث ہے- بچہ جھولے میں پڑا بڑے آرام سے رہتا ہے- جھولے کو جھلایا جائے تو وہ اس کے لیئے اور بھی سکون کا سبب بن جاتا ہے یعنی وہ سو جاتا ہے- غالب نے دل کو گویا بچے سے اور اضطراب کو جھولے سے تشبیہ دی ہے- یوں خود کو ہر طرح کے دیگر تفکرات سے بے نیاز ثابت کیا ہے-

چون شعلہ ہم ز روے تو پیداست خوے تو تا کے بتاب بادہ فریبی نظارہ را

لغت : زروے تو: تیرے چہرے سے-- پیداست: ظاہر ہے-- فریبی: تو دھوکا دے گا--

ترجمہ : شعلے کی طرح تیرے چہرے ہی سے تیری خصلت نمایاں ہے- کب تک تو شراب کی گرمی سے نظارے کو دھوکا دیتا رہے گا- مراد یہ کہ محبوب کے چہرے کی سرخی (جو شعلے کی طرح ہے) اس کی تند خوئی کا پتا دیتی ہے جبکہ اسے دیکھنے والے یہ دھوکا کھا جاتے ہیں کہ یہ سب شراب کے نشے کی بنا پر ہے- غالب یہ کہہ کر اس سے پوچھتا ہے کہ تو کب تک دیکھنے والوں کو شراب کا چکر دے گا-

سرگرم مہر شد دل چرخ ستیزہ خو چنداں کہ داغ کرد جبین ستارہ را

لغت : سرگرم: بیحد مشغول سرکو گرم کرنا-- ستیزہ خو: جھگڑالو، ستمگار-- چنداں کہ: اس حد تک کہ-- داغ کرد: جلا ڈالی--

ترجمہ : جھگڑالو اور ستمگار آسمان محبت میں کچھ اس حد تک سرگرم ہو گیا کہ اس نے ستارے کی پیشانی جلا دی- آسمان کو ظلم وستم ڈھانے والا کہا جاتا ہے- اس کا کسی سے محبت کرنے کا انداز بھی بالواسطہ اذیت ناک ہو گا- ستاروں کی پیشانی کو داغ کرنا سے مراد ہے کہ یہ جو ستارے ہیں یہ گویا اس کی محبت ہیں-

دانی کہ ریگ بادیہ غم رواں چراست این جاگسستہ اند عنان شمارہ را

لغت : بادیہ غم: غم کا جنگل-- گسستہ اند: توڑ ڈالی گئی ہے-- عنان شمارہ: گنتی کی لگام، مراد ساعت، مدت--

ترجمہ : کیا تجھے کچھ علم ہے کہ غم کے جنگل کی ریت رواں کیوں ہے (یعنی کیوں نہیں رکتی) یہاں (بادیہ غم میں) گنتی یا مدت کی باگ توڑ دی گئی ہے- غم کی ریت رواں ہے یعنی غم کی رو رکتی نہیں- ساعت یا شمارہ کی باگ ٹوٹنا سے مراد غم کا یا غم کی لہر کا مسلسل چلنا اور نہ رکنا ہے-

گیتی زگریہ ام تہ و بالاست بعد ازیں جویند درمیانہ دریا کنارہ را

لغت : گیتی: زمانہ-- تہ وبالا: اوپر نیچے-- جویند: تلاش کرتے ہیں، تلاش کیا جائے گا--

ترجمہ : زمانہ میری گریہ سے تہ وبالا ہو گیا ہے، اس کے بعد سے سمندر یا دریا کے وسط میں کنارہ تلاش کیا جائے گا- دوسرے لفظوں میں میری گریہ کا طوفان اتنا شدید ہے کہ اس سے سمندر اور ساحل باہم یا ایک ہی نظر آنے لگے ہیں-

اے لذت جفاے تو درخاک بعد مرگ با جاں سرشتہ حسرت عمر دوبارہ را

لغت : سرشتہ: گوندھی ہے-- عمر دوبارہ: نئی زندگی-- جفا: سختی--

ترجمہ : اے محبوب تیری جفا میں بھی میرے لیئے اتنی لذت ہے کہ اس لذت نے موت کے بعد مٹی یعنی قبر میں جان کے ساتھ دوبارہ عمر کی حسرت کو گوندھ دیا ہے- یعنی مرنے کے بعد بھی میری یہ خواہش ہو گی کہ مجھے پھر سے نئی زندگی ملے اور میں تیری جفا سے لذت اندوز ہوتا رہوں-

جوہر دمیدز آئینہ، دل خستہ تاکجا دزدد بخود زبیم نگاہت، اشارہ را

لغت : دمید: اگا، ابھرا، پھوٹا-- دل خستہ: زخمی دل والا-- دزدد: چراتا ہے، چرائے، چھپائے گا-- بیم: خوف، ڈر--

ترجمہ : آئینے سے اس کا جوہر ابھر آیا ہے یا پھوٹ نکلا ہے- آخر وہ زخمی دل (یعنی آئینہ) کب تک تیری نگاہوں کے خوف سے اشارے کو خود میں چھپاتا رہے گا- مراد یہ کہ محبوب کی غصہ بھری نگاہوں نے آئینہ کو بھی خوف زدہ کر رکھا ہے-

خونم ستادہ بود بدرد فسردگی دل داد پاے مردی تیغت گزارہ را

لغت : ستادہ بود: رکا ہوا تھا-- فسردگی: افسردگی، اداسی، بجھا ہوا ہونا-- پاے مردی: پامردی، دلیری-- گزارہ: حد سے نکلنے والی چیز، بہت، بیحد--

ترجمہ : میرا دل افسردگی کے درد کے سبب رکا ہوا تھا یعنی گردش نہیں کر رہا تھا- آخر دل نے تیری تلوار کو بہت قوت و دلیری عطا کر دی- یعنی وہ جو خون رکا ہوا تھا ہم پر تیری تلوار چلنے سے بہ نکلا- اور یوں اس کا ٹھہراؤ یا رکاؤ ختم ہو گیا-

شمع از فروغ چہرہ ساقی درانجمن چون گل بسر زدست زمستی نظارہ را

لغت : فروغ: روشنی، چمک-- بسر زدست: بسر زدہ است، سر پر مارا ہے یعنی سر پر رکھا ہے--

ترجمہ : محفل میں ساقی کے چہرے کی چمک کی بنا پر شمع نے پھول کی طرح، عالم مستی میں، نظارہ کو سر پر رکھ لیا- یعنی محبوب کے حسن کی چمک دمک دیکھ کر شمع بھی جو خود روشنی لیئے ہوتی ہے، اس میں محو ہو گئی اور جس طرح پھول کو سر پر سجایا جاتا ہے، اس نے اس نظارہ حسن کو سر پر سجالیا- گویا محبوب کے روشن چہرے کے سامنے شمع کی روشنی ماند پڑ گئی-

بنگر نخست تا ستم ازجانب کہ بود باشیشہ داوری پے دادست خارہ را

لغت : نخست: پہلے-- خارہ: سخت پتھر-- ازجانب کہ: کس کی طرف سے--

ترجمہ : پہلے تو یہ دیکھ کہ ستم کس کی طرف سے تھا- خارہ، شیشے کے خلاف دادرسی کر رہا ہے- یہاں شیشہ سے مراد عاشق کا نازک دل اور خارہ سے مراد محبوب ہے جو سنگدل ہے- ظاہر ہے شیشہ تو پتھر کو نہیں توڑ سکتا- پتھر ہی شیشے کو توڑ سکتا ہے- گویا ستم محبوب ہی کی طرف سے ہے-

داغم زبخت گرچہ اوج اثر گرفت آہ از سپہر ریخت بفرقم شرارہ را

لغت : اوج اثر: اثر کی بلندی-- بفرقم: میرے سر پر--

ترجمہ : میں اپنے بخت کے ہاتھوں بیحد آزردہ ہوں کہ اگرچہ اثر کے لحاظ سے اسے بڑی بلندی ملی لیکن آہ نے آسمان سے میرے سر پر چنگاری گرا دی- بظاہر خوش بختی کی بات کی ہے لیکن بباطن مراد یہ ہے کہ آہ نہ صرف بے اثر ثابت ہوئی بلکہ الٹا اس نے مجھے جلا کے رکھ دیا-

غالب مرا زگریہ نویدِ شہادتے است کاین سبحہ رنگ داد بخوں، استخارہ را

لغت : نوید: خوشخبری-- سبحہ: تسبیح-- استخارہ: کسی کام کے کرنے سے پہلے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر اس کے اچھے یا برے نتیجے سے متعلق اشارہ غیبی چاہنا--

ترجمہ : اے غالب! گریہ سے مجھے شہادت کی خوشخبری حاصل ہے کیونکہ اس تسبیح (مراد گریہ) نے استخارہ کو خون سے رنگ دیا ہے- گریہ سے مراد آنسوؤں کی لڑی ہے جو تسبیح کی مانند ہے (استخارہ تسبیح کے ذریعے بھی چند دعائیں وغیرہ پڑھ کر حاصل کیا جاتا ہے)- استخارہ کو خون سے رنگین بنانے کا مطلب ہے عشق میں خون کے آنسو رونا اور شہادت یوں ہے کہ عاشق خون کے آنسو رو رو کر آخر ایک دن اپنی جان دے بیٹھے گا-

غزل #38

قضا آئینہ دارِ عجز خواہد نازِ شاہی را شکستے در نہادستی ادائے کج کلاہی را

لغت : نازشاہی: شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ، شاہانہ ادائیں-- درنہادستی: بنیادیا جڑ میں ہے-- کج کلاہی: ٹیڑھی ٹوپی ہونا، مرد تفخر وغرور--

ترجمہ : قضا (حکم خداوندی) نازشاہی کو انکسار کا آئینہ دار دیکھنا چاہتی ہے، دوسرے لفظوں میں انسان کو بیری کی طرح ہونا چاہیے کہ جتنا اس کا پھل لگتا ہے اتنا وہ جھک جھک جاتی ہے- ورنہ کج کلاہی کی ادا کی بنیاد یا فطرت میں ٹوٹ پھوٹ ہے- دوسرے مصرعے کی وضاحت بھی ایک درخت ہی سے ہوگی- سرو کا درخت بالکل سیدھا ہوتا ہے لیکن اسے کوئی پھل نہیں لگتا- گویا اگر صاحب جاہ و مرتبہ میں انکسار وعاجزی نہیں ہے اور وہ سراپا غرور و تکبر ہے تو اس کا انجام اچھا نہ ہوگا-

طبیعی نیست ہر جا اختلاط، ازوے حذر خوشتر کم از سوزندہ آتش نیست آب گرم ماہی را

لغت : طبیعی: فطری-- اختلاط: باہم ملنا یا مل بیٹھنا-- حذر: بچاؤ-- سوزندہ: جلادینے والی--

ترجمہ : ہر جگہ یا ہر موقع پر اختلاط کا معاملہ فطری نہیں ہے- اس سے بچنا ہی بہتر ہے- اس کی مثال یوں ہے کہ مچھلی ہر وقت پانی میں رہتی ہے لیکن گرم پانی اس کے لیئے جلادینے والی آگ سے کم نہیں ہے-

زرختِ خوابم آتشپارہ ہا رفت است می داند تبم در لرزہ افگنداست باد صبحگاہی را

لغت : رخت خوابم: میرا بستر-- آتشپارہ ہا: آتش پارے، چنگاریاں-- لرزہ: کپکپی--

ترجمہ : صبح کی ہوا نے میرے بستر سے آگ کی چنگاریاں ہٹادی یا جھاڑ دی ہیں لیکن وہ (بستر) یہ سمجھتا ہے کہ میری گرمی (یعنی گرمی عشق) نے اس ہوا پر کپکپی طاری کردی ہے-

نہ ماند از کثرتِ داغِ غمت آں مایہ جا باقی کہ داغے در فضاے سینہ اندازد سیہ رای را

لغت : نہ ماند: نہ رہی-- آں مایہ: اس قدر، اتنی بھی-- داغے: کوئی دوسرا داغ--

ترجمہ : تیرے داغِ غم کی کثرت کی بنا پر میرے سینے میں اتنی بھی جگہ نہیں رہی کہ کوئی دوسرا داغ سینے کی فضا میں اپنی سیاہی ڈال دے- مطلب یہ کہ محبوب کے غم محبت کے علاوہ کوئی اور غم یا غم کا داغ ہمارے سینے میں نہیں سما سکتا- بقول فیض احمد فیض ۔

تیرا غم ہے تو غم دہر کا شکوہ کیا ہے

اور حفیظ ہوشیارپوری نے ذرا بدل کر بات کی ہے:

زمانے بھر کے غم یا اک ترا غم یہ غم ہو گا تو کتنے غم نہ ہوں گے

شبم تاریک و منزل دور و نقش جادہ ناپیدا ہلاکم جلوۂ برقِ شرابِ گاہ گاہی را

لغت : نقش جادہ: راستے کا نشان-- ناپیدا: غائب، نظر نہ آنے والا-- گاہ گاہی: کبھی کبھار کی-- ہلاکم: میں ہلاک ہوں،

ترجمہ : میری رات تاریک اور منزل دور ہے جبکہ راستے کا نشان بھی ناپید ہے- میں کبھی کبھار کی شراب (یعنی جو کبھی کبھار میسر آتی ہے) کی بجلی کے سے جلوے پر قربان جاؤں- یعنی کبھی کبھار جو شراب میسر آتی ہے اس کی چمک سے میری تاریک رات میں چمک یا روشنی پیدا ہو

جاتی ہے۔ تاریک رات استعارہ ہے غم والم سے پُر زندگی کا۔

چہ رومی سازی اے آئینہ آہ از سادگی ہایت　　بہ من بگذار گفتم شیوہ حیرت نگاہی را

لغت : چہ رومی سازی: تو کیا منہ بنا رہا ہے-- حیرت نگاہی: کسی کو دیکھ کر حیرت زدہ یا حیران ہو جانا-- گفتم: میں نے، میں نے جو کہہ دیا ہے--

ترجمہ : اے آئینہ تو کیا منہ بنا رہا ہے۔ تیری اس سادگی پر افسوس ہے۔ میں نے جو تجھ سے کہہ دیا ہے کہ حیرت نگاہی کا انداز تو مجھ پر چھوڑ دے۔ یعنی آئینہ بھی محبوب کا حُسن دیکھ کر محو حیرت ہو گیا ہے۔ محبوب کے حُسن کی انتہائی دل کشی کی طرف اشارہ ہے۔ غالب کے بقول۔

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے　　صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

بقول سعدی ۔

جرم بیگانہ نباشد کہ تو خود صورت خویش　　گردر آئینہ بینی برود دل زبرت

غیر کا کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ اگر تو آئینے میں اپنی صورت دیکھ لے تو تیرا دل تیرے پہلو سے نکل جائے۔

اور فیضی کہتا ہے۔

مبیں بسیار در آئینہ آن بہ　　کہ از خود ہم حجابے کردہ باشی

(تو آئینے میں زیادہ نہ دیکھ، تیرے لیئے یہی بہتر ہے، کیونکہ اس صورت میں تو خود سے حجاب کرنے لگے گا۔

ودیعت بودہ است اندر نہاد عجزما نازے　　جدا از قطرہ نتواں کرد طوفاں دستگاہی را

لغت : ودیعت بودہ است: فطرت کی طرف سے عطا کیا گیا ہے-- نہاد: بنیاد مراد طبیعت، فطرت-- طوفاں دستگاہی: طوفان کی سی صلاحیت واہلیت ہونا--

ترجمہ : قدرت کی طرف سے ہمارے انکسار وعاجزی کی طینت میں ناز ودیعت کیا گیا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے قطرے سے طوفان کی سی اہلیت وصلاحیت الگ نہیں کی جاسکتی۔ قطروں کے مجموعہ ہی سے طوفان بنتا ہے۔ یعنی "قطرہ قطرہ بہم شود دریا" (قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے)۔

ہمانا کز نو آموزانِ درسِ رحمتی زاہد　　بذوقِ دعویٰ ازبر کردہ بحث بے گناہی را

لغت : ہمانا: گویا-- نو آموزاں: نو آموز کی جمع، نیا نیا سیکھنے یا پڑھنے والے، مبتدی-- ازبر کردہ: زبانی یاد کرلی ہے--

ترجمہ : اے زاہد! تو گویا درس رحمت کے مبتدیوں میں سے ہے جو تو نے دعویٰ کے ذوق میں بے گناہی کی بحث رٹ لی ہے۔ زاہد کو اپنی عبادت کا بڑا گھمنڈ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حوالے سے خود کو بے گناہ سمجھتا ہے۔ یہ محض اس کا دعویٰ ہے ورنہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کون بے گناہ اور کون گنہگار ہے۔

دلا گرداوری داری بچشم سرمہ آلودش　　نخستم بے زباں کن تابکار آیم گواہی را

لغت : سرمہ آلود: سرمہ لگی ہوئی، سرگیں-- نخستم: پہلے مجھے-- بکار آیم: کام آؤں--

ترجمہ : اے دل اگر تجھے محبوب کی سرمہ آلود آنکھوں کے خلاف داد رسی کا خیال ہے تو پہلے مجھے بے زبان کردے تاکہ میں تیری گواہی دے سکوں۔ محبوب کی آنکھوں کی دل کشی ویسے ہی بیحد ہے، جیسا کہ یرمنون کہتا ہے۔

غلط کہ صرفِ خرابی ہے گردش شب وروز　　کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کیے

تو جب وہ سرگیں ہوں تو کیا قیامت نہ ڈھاتی ہوں گی- بے زبان ہونے اور گواہی دینے سے مراد ہے، کہ میری اس ضمن میں خاموشی، جو میرے مسحور ہونے کی علامت ہے، گواہ بنے گی-

مرو در خشم گر دستے بدامان تو زد غالبؔ وکیلش من نمی داند طریق داد خواہی را

لغت: مرو: مت جا-- داد خواہی: انصاف چاہنا، فریادی ہونا-- وکیلش من: میں اس کا وکیل ہوں--

ترجمہ: اگر غالب نے تیرے دامن پر ہاتھ مارا ہے تو تو غصے میں مت جایا غصے میں مت آ- میں اس کی وکالت کرتا اور بتاتا ہوں کہ اسے (غالب یعنی عاشق کو) جانتا ہوں کہ اسے داد خواہی کا طریقہ نہیں آتا- یعنی اگر اس نے شدت محبت میں بیخود ہو کر تیرے دامن پر ہاتھ مارا ہے تو تو غصے میں نہ آ، اسے معاف کر دے-

---

غزل #39

لرزہ دارد خطراز ہیبت ویرانۂ ما سیل را پاے ،سنگ آمدہ درخانہ ما

لغت: لرزہ: کپکپی-- پاے ،سنگ آمدہ: یعنی طوفان کے آگے بڑھنے کی راہ میں رکاوٹ بن گیا، ٹھوکر کھائی--

ترجمہ: ہمارے ویرانے کی ہیبت (خوفناکی) کچھ اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ خود خطر (خطرہ) اسے دیکھ دیکھ کر کپکپا رہا ہے- گویا طوفان یا سیلاب نے ہمارے گھر میں ٹھوکر کھائی ہے یعنی وہ بھی ہمارے ویرانے کی یہ ہیبت ناک حالت دیکھ کر، ڈر کے مارے، آگے بڑھنے سے رک گیا ہے- دوسرے لفظوں میں ہماری اذیت پسندی کے سامنے خطر اور سیلاب کی کوئی اہمیت نہیں-

نفی ازبرق بلا تعبیہ دارد درخویش دہنِ خاک کند آبلہ از دانہ ما

لغت: تعبیہ دارد: چھپتی ہے-- آبلہ: چھالا-- نفی: انکار--

ترجمہ: نفی، برق بلا (مصیبت) کے ہاتھوں اپنے آپ میں چھپ رہی ہے- چھالا ہمارے دانے سے اپنا منہ خاک کا کر رہا (بنا رہا) ہے- اس میں بھی ایک طرح سے اپنے آلام و مصائب کی کثرت کی بات کی ہے-

چشم برتازگی شور جنوں دوختہ است درخزاں بیش بود مستی دیوانہ ما

لغت: دوختہ است: مراد جمار کھی ہیں--

ترجمہ: ہمارے دیوانے نے شور جنوں کی تازگی پر نظریں جمار کھی ہیں- خزاں میں اس کی مستی اور بھی بڑھ جاتی ہے- دیوانے پن میں اضافہ موسم بہار میں ہوتا ہے لیکن چونکہ دیوانے کی نظریں جنوں کی شدت (تازگی) پر لگی ہیں اس لیے وہ بہار کے چکر ہی میں نہیں پڑتا خزاں میں بھی اس کی مستی زور پر رہتی ہے-

مے بہ اندازہ حرام آمدہ، ساقی برخیز شیشۂ خود بشکن برسر پیمانہ ما

لغت: بہ اندازہ: مراد محدود مقدار میں یا تھوڑی--

ترجمہ: اے ساقی! شراب محدود مقدار میں پینا حرام قرار پایا ہے- اس لیئے تو اٹھ اور اپنی شراب کی صراحی ہمارے جام کے اوپر توڑ ڈال- مراد یہ کہ ہمیں شراب تھوڑی نہیں زیادہ سے زیادہ پلا-

تنگیش نام بر آوردہ تماشا دارد درپے مور فرو رفتن کاشانہ ما

لغت : تماشادارد: تعجب کی بات ہے؛ عجیب نظارہ ہے-- نام برآوردہ: نام پیدا کیا ہے-- درپے مور: چیونٹی کی خاطر؛ کے لیے--
ترجمہ : ہمارے گھر کی تنگی (تنگ ہونا) نے بڑا نام پیدا کیا ہے، یہ بھی کیا خوب نظارہ ہے کہ ایک چیونٹی کے لیئے وہ زمین میں چلا گیا یا زمین میں ڈوب گیا ہے-

بہ چراغے نہ رسیدیم رین تیرہ سرا شمع خاموش بود طالع پروانہ ما

لغت : تیرہ سرا: تاریک گھر-- شمع خاموش: بجھی ہوئی شمع-- طالع: مقدر--
ترجمہ : ہمارے تاریک گھر کو ایک چراغ بھی میسر نہ آیا- ہمارے پروانے (جو جلتی شمع پر قربان ہوتا ہے) کے مقدر میں بجھی ہوئی شمع ہے- تاریک گھر غربت کی نشانی ہے- پروانہ جلتی شمع کا عاشق ہے اگر شمع بجھی ہوئی ہو تو اس کا عشق بیکار ہے- بعینہ دنیا کی دولت کے پیچھے بھاگنا فضول ہے-

دم تیغت تنک و گردن ما باریک است آفرین برتو و برہمتِ مردانہ ما

لغت : تنک: نازک، کمزور-- باریک: پتلی، نازک--
ترجمہ : تیری تلوار کی دھار بھی نازک اور کمزور ہے اور ہماری گردن بھی کچھ اسی ڈھب کی یعنی کمزور و نازک ہے- تجھ پر اور ہماری مردانہ ہمت پر آفرین ہے- طنزیہ انداز میں عشق کے ہاتھوں اپنی کمزور جانی کی بات کی ہے-

دودِ آہ از جگر چاک دمیدن دارد زلف خیزاست زہے دستگہ شانہ ما

لغت : دود: دھواں-- دمیدن: اگنا، پھوٹنا، ابھرنا-- دستگہ شانہ: کنگھی کرنے کا عمل-- زہے: کیا کہنے ہیں--
ترجمہ : ہمارے جگر چاک سے آہ کا دھواں اٹھ رہا ہے- ہمارے شانہ کرنے (یعنی محبوب کی زلفوں کو سنوارنے) کے انداز کے کیا کہنے ہیں کہ وہ دود آہ (جو گویا محبوب کی زلفوں کی طرح ہے) کی کنگھی کر رہا ہے- یعنی محبوب کی زلفوں تک تو رسائی نہیں ہو سکی، البتہ آہوں کے دھوئیں کی سیاہی ہی کو زلفیں سمجھ کر ہم خود کو خوش کر رہے ہیں-

خوش فرومی رود افسون رقیبت در دل پنبۂ گوش تو گردد مگر افسانہ ما

لغت : فرومی رود: اترتا ہے، گھستا ہے-- پنبۂ گوش: کانوں کی روئی جس کی وجہ سے کچھ سنائی نہیں دیتا--
ترجمہ : رقیب کا جادو (یعنی باتیں) تو تیرے دل میں خوب گھستا ہے- (یعنی اثر کرتا ہے) لیکن ہمارا افسانہ، یعنی ہماری باتیں تیرے کانوں میں روئی بن جاتی ہیں- یعنی رقیب کی باتوں کا اثر لیتے ہو اور ہماری سنی ان سنی کر دیتے ہو-

مو برآید زکف دست اگر دہقاں را نیست ممکن کہ کشد ریشہ، سراز دانہ ما

لغت : مو: بال-- کف دست: ہتھیلی-- ریشہ سر کشد: جڑ کا سر نکلے، جڑ پھوٹے--
ترجمہ : اگر دہقان کی ہتھیلی پر، اس کی سخت محنت کے نتیجے میں، بال اگ آئیں تو اگ آئیں لیکن ہمارے معاملے میں یہ ممکن نہیں کہ ہمارے دانے سے جڑ بھی پھوٹے- یعنی ہماری محنت کا بار آور ہونا ممکن نہیں-

دادہ بر تشنگی خویش گواہی غالب دہنِ ما بزبان خطِ پیمانہ ما

لغت : خط پیمانہ: جام پر لگائی گئی لکیر جس سے شراب کی مقدار معلوم ہو--
ترجمہ : اے غالب! ہمارے منہ نے ہمارے پیمانے کی لکیر کی زبان سے اپنی تشنگی کی گواہی دے دی ہے- مطلب یہ کہ شراب کی محدود مقدار سے اپنی بات نہیں بنتی، ہمیں تو جام پہ جام لنڈھانے ہی سے تسلی ہوتی یا ہماری پیاس دور ہوتی ہے-

غزل #40

اے گل از نقشِ کفِ پاے تو دامانِ ترا گل فشاں کردہ قبا سرو خراماںِ ترا

لغت : سرو خراماں: ٹہلتا ہوا سرو، محبوب کا قد، محبوب-- گل فشاں: پھول برسانے والا، والی--

ترجمہ : اے محبوب! تیرے کف پا کے نشان سے تیرا دامن پھول بن گیا ہے اور تیرے سرو خراماں نے قبا کو پھول برسانے وار بنا دیا ہے- یعنی محبوب کے روئیں روئیں میں تازگی، چمک اور خوشبو ہے-

تا ز خونِ کہ ازیں پردہ شفق باز دمد رونقِ صُبح بہاراست گریبانِ ترا

لغت : زخون کہ: کس کے خون سے-- باز دمد: پھر پھوٹے--

ترجمہ : دیکھیں کس کے خون سے، اس پردے سے پھر شفق پھوٹے- تیرا گریبان صُبح بہار کی رونق ہے- گریبان کو پردہ کہا ہے- خون کے حوالے سے شفق کہا ہے- جس طرح موسم بہار کی صُبح میں شگفتگی و خوشبو کثرت سے ہوتی ہے، کچھ یہی کیفیت محبوب کے گریبان کی ہے- ظاہر ہے اس قدر حُسن و دلکش گریبان کسی نہ کسی عاشق کو لے بیٹھے گا-

ہر قدر شکوہ کہ در حوصلہ گرد آمدہ بود گوے گردید بہ مستی خم چوگانِ ترا

لغت : گوے گردید: گیند بن گیا-- چوگان: ایک کھیل جو گھوڑے پر بیٹھ کر گیند اور چھڑی سے کھیلتے ہیں- انگریزی میں اسے پولو کہتے ہیں--

ترجمہ : ہم میں جس قدر بھی شکوہ کرنے کا حوصلہ تھا وہ عالم مستی میں تیرے خم چوگان کا گیند بن کر رہ گیا- مراد یہ کہ تجھے دیکھ کر شکوہ کرنے کا حوصلہ نہ رہا یا تیرے دیدار سے خوش ہونے کی بنا پر شکوہ کرنے کو جی نہ چاہا- میر تقی میر نے یہ مضمون یوں باندھا ہے:

تھا جی میں ان سے ملیے تو کیا کیا نہ کہیے میر پر کچھ کہا گیا نہ غم دل حیا سے آج

جذبہ زخم دلم کارگر افتاد، مباد عطسہ غربال کند مغز نمکدانِ ترا

لغت : جذبہ: کشش-- مباد: خدا نہ کرے-- عطسہ: چھینک-- غربال کند: چھلنی کردے--

ترجمہ : میرے دل کے زخم کی کشش موثر ثابت ہوئی- خدا نہ کرے چھینک تیرے نمکدان کے مغز کو چھلنی کردے- مراد یہ کہ عاشق کا دل زخمی ہے، محبوب، عاشق پر مزید سختی کرنے کی خاطر اس زخم پر نمک چھڑک رہا ہے- محبوب کی اس سختی کے باوجود عاشق کی یہ دعا ہے کہ خدا نہ کرے اسے (محبوب کو) چھینک آجائے اور اس کے نتیجے میں نمکدان ٹوٹ جائے-

ندہد بوے کباب از نفس غیر و خوشم می شناسم اثر گرمی پنہانِ ترا

لغت : بوے کباب: جلنے کی خوشبو-- نفس: رقیب کا سانس-- می شناسم: میں پہچانتا ہوں یعنی واقف ہوں--

ترجمہ : رقیب کے سانس سے جلنے کی بو نہیں آرہی اور میں اس صورت حال پر خوش ہوں کیونکہ میں تیری پوشیدہ گرمی کے اثر سے آگاہ ہوں- مطلب یہ کہ تیری مخفی محبت کی حرارت کا دل پر گہرا اثر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں دل کے جلنے کی بو سانس سے نمایاں ہوتی ہے، تاہم میں خوش ہوں کہ رقیب اس کیفیت سے محروم رہا ہے-

راحت دائی ذوق طلب را نازم گردِ نمناک بود سایہ بیابانِ ترا

لغت : ذوق طلب: مراد محبوب تک رسائی کا ذوق-- گرد نمناک: نمی والی یا ٹھنڈی گرد--

ترجمہ : میں تجھ تک رسائی یا تجھے پانے کی خاطر مسلسل تگ ودو کر رہا ہوں- وہ میرے لیئے باعث راحت دائمی بھی ہے اور اس پر مجھے فخر بھی ہے- اس ضمن میں مجھے جس جس بیاباں سے گذرنا پڑ رہا ہے وہاں کی گرد نمناک ہونے یا ٹھنڈی ہونے کے سبب میرے لیئے سایہ کا کام دیتی ہے--یعنی تیرے حصول میں مجھے جو تکالیف پہنچتی ہیں وہ میرے لیئے راحتیں ہیں-

چشم آغشتہ بخون بین و زخلوت بدر آی اینک ابر شفق آلودہ گلستانِ ترا

لغت : آغشتہ بخون: خون میں لتھڑی ہوئی-- بدر آی: باہر آجا' آ-- اینک: یہ کہ' اب--

ترجمہ : خون میں ڈوبی ہوئی میری آنکھ ذرا خلوت سے باہر نکل کر دیکھ- یہ تو تیرے گلستان کے لیئے شفق آلودہ یعنی سرخ بادل ہے- خون کے حوالے سے شفق کہا-

آئی از بزم رقیب و سرِ راہت میرم تا ربایم دل از ناز پشیمانِ ترا

لغت : سر راہت: تیرے راستے میں-- تا ربایم: تاکہ میں اڑاؤں یعنی موہ لوں' اپنی طرف مائل کرلوں--

ترجمہ : تو رقیب کی محفل سے آرہا ہے اور میں تیری راہ میں جان نچھاور کر رہا ہوں تاکہ اپنی اس قربانی سے میں تیرے دل کو اپنی طرف مائل کرسکوں جو تیرے ناز و انداز کے ہاتھوں پشیمانی سے دوچار ہے- مطلب یہ کہ شاید میری یہ قربانی تجھے میرا کچھ احساس دلادے-

چہ غم از سیلی سنگ ستمش کرد کبود سبزہ زار است تنم طرف خیابانِ ترا

لغت : سیلی: تھپڑ-- کبود: نیلا--

ترجمہ : خدا معلوم کس غم نے اپنے سنگ ستم کے تھپڑ سے میرے جسم کو نیلا کردیا ہے کہ وہ (جسم) تیرے خیابان باغ کے کنارے کا سبزہ زار بن گیا ہے-

فرصت باد کہ سر درسرِ کارت کردیم آفتابِ لب بامیم شبستانِ ترا

لغت : فرصت باد: خدا تجھے آرام سکون دے-- سر در سر کارت کردیم: ہم نے تیرے کام یعنی محبت میں سر دھڑ کی بازی لگادی-- آفتاب لب بام: سورج غروب ہونے کے قریب ہونا' انسان کا مرنے کے قریب ہونا--

ترجمہ : خدا تجھے آرام و سکون سے نوازے کہ ہم نے اب تیرے کام یعنی تیری محبت میں سر دھڑ کی بازی لگادی ہے- بس یہ سمجھو کہ ہم تیرے شبستان کے آفتاب لب بام ہیں اور ہماری یہ حالت تیرے سکون کا باعث بن جائے گی-

ہر حجابے کہ دہد روے بہ ہنگامہ شوق پردہ ساز بود زمزمہ سنجانِ ترا

لغت : دہد روے: وقوع پذیر ہوتا ہے' ظاہر ہوتا ہے-- پردہ ساز: ساز کی دھن' لے-- زمزمہ سنجان: زمزمہ سنج کی جمع' نغمہ الاپنے والے--

ترجمہ : جو بھی حجاب ہنگامہ عشق میں ظاہر ہوتا ہے وہ تیرے نغمہ الاپنے والوں یعنی عاشقوں کے لیئے ساز کی لے ہے- مراد یہ کہ عشق میں ظاہر ہونے والا ہر حجاب یا پردہ' پردہ نہیں ہے بلکہ عشاق کے لیئے وہ ساز کی دھن ہے' یعنی ان کے لیئے مزید دلکشی کا باعث بھی ہے اور اس سے تیری محبت کی حقیقت بھی سامنے آتی ہے-

فارغش ساختہ از حسرتِ پیکاں غالب حق بود برجگر ریش تو دندانِ ترا

لغت : فارغش ساختہ: اسے (جگر کو) فارغ کردیا، نجات دلادی۔۔ جگر ریش: زخمی جگر۔۔

ترجمہ : اے غالب تجھے اپنے جگر پر محبوب کا تیر کھانے کا شوق تھا جو پورا نہ ہوا اور یوں تجھے اس کی حسرت رہی لیکن تیرے دانتوں نے تیرے جگر کو زخمی کر کے تجھے اس حسرت سے نجات دلادی، اس لیئے دانتوں کا اس زخمی جگہ پر احسان ہے۔ یعنی عشق کو جو تیر محبت کی حسرت رہی وہ اس نے اپنے دانتوں سے جگر زخمی کر کے پوری کرلی۔

غزل #41

غمت در بوتۂ دانش گدازد مغز خاماں را لبت تنگ شکر سازد دہانِ تلخ کاماں را

لغت : بوتہ دانش: عقل و خرد کی کٹھالی۔۔ مغز خاماں: خام یا دانش سے عاری مغز والے۔۔ تنگ: چھوٹے منہ کا برتن، قرابہ۔۔

ترجمہ : تیرا غم محبت خام لوگوں کے مغز کو عقل و دانش کی کٹھالی میں پگھلاتا (یعنی اس غم سے ان میں عقل و شعور پیدا ہوتا ہے) اور تیرے ہونٹ تلخ کام لوگوں (غم و آزردگی کے مارے ہوؤں) کے دہن کو تنگ شکر بنا دیتے ہیں۔ یعنی وہ تیرے شیریں ہونٹوں کے بوسے سے اپنے سارے رنج و غم بھول کر مسرت و شادمانی کی لذت پالیتے ہیں۔

قضا در کارہا اندازہ ہرکس نگہ دارد بقطع وادی غم می گمارد تیز گاماں را

لغت : می گمارد: مقرر کرتی ہے۔۔ تیز گاماں: تیز قدم یعنی تیز چلنے والے لوگ۔۔

ترجمہ : قضا و قدر مختلف امور میں ہر کسی کے حوصلہ و ہمت اور اہلیت کو پیش نظر رکھتی ہے، چنانچہ وادی غم طے کرنے کیلئے وہ تیز قدم انسانوں کو مقرر کرتی ہے۔ یعنی غم و الم برداشت کرنا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں۔ اس کیلئے بڑے حوصلے اور قوتِ برداشت کی ضرورت ہے۔

زہستی پاک شوگر مرد راہی، کاندریں وادی گرانی ہاست رخت رہرو آلودہ داماں را

لغت : ہستی: وجود، مراد دنیاوی علائق یا مادیت سے رغبت۔۔ مرد راہی: راستے کا دلیر، سالک۔۔ آلودہ داماں: مراد وہ لوگ جن کا دامن دنیاوی علائق سے آلودہ ہے۔۔

ترجمہ : اگر تو مرد راہ ہے تو دنیاوی علائق سے خود کو آزاد کرلے، کیونکہ اس وادی میں آلودہ دامن رہروؤں یا مسافروں کے لیئے سامان سفر بیحد بھاری ہوتا ہے۔ گویا مادیت سے وابستگی ایک ایسا بڑا بوجھ ہے جو اٹھانا مشکل ہے، بصورت دیگر زندگی میں سکون ہی سکون ہے۔

دماغ فتنہ می نازد بسامان رسیدنہا طلوع نشہ گرد راہ باشد خوش خراماں را

لغت : سامان رسیدنہا: مراد شراب کا نشہ چڑھانے کا سامان۔۔ فتنہ: شر۔۔ طلوع نشہ: نشہ کا چڑھنا، وہی سامان رسیدنہا۔۔

ترجمہ : فتنہ و شر کے دماغ کو اس بات پر فخر ہے کہ اس کے پاس ایسا سامان ہے جو انسان کو نشے میں غرق کردیتا ہے لیکن خوش خرام لوگوں کے لیے، جو خیر کی راہ پر چل رہے ہیں، ایسا نشہ محض ان کے راستے کی گرد ہے جو پیچھے رہ جاتی ہے اور وہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔

پے رسوائی ارباب تقویٰ جلوہ اے سرکن کتانہا ماہتابی ساز شاہم نیک ناماں را

لغت : ارباب تقویٰ: پرہیزگار لوگ، زہاد۔۔ سرکن: مراد دکھا۔۔ کتان: وہ باریک اور نرم کپڑا جو چاندنی میں پھٹ جاتا ہے۔۔ شاہم: میرے شاہ، بادشاہ یعنی محبوب۔۔ جلوہ اے: کوئی جلوہ۔۔ ماہتابی ساز: پھاڑ دے۔۔

ترجمہ : ارباب تقویٰ (مراد پارسائی کے دعویدار) کی ذلت و رسوائی کی خاطر، اے میرے محبوب اپنا جلوہ دکھا اور یوں ان نام نہاد نیک نام لوگوں کی کتائیں پھاڑ ڈال۔ مطلب یہ کہ جب وہ تیرے حُسن کا نظارہ کریں گے تو اپنی ساری پارسائی بھول کر نظارے میں کھو جائیں گے اور یوں ان کی پارسائی کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ جائے گا۔

بعرض ناز خوباں راز ما بیتاب تر دارد　　عناں از برق باشد در رہش زریں ستاماں را

لغت : بعرض ناز: اپنے ناز و ادا کے اظہار سے -- عناں: لگام -- زریں ستاماں: اہل شان و شوکت کا حُسن، جن کے گھوڑوں کی لگامیں سونے کی ہوں --

ترجمہ : وہ محبوب اپنے ناز و ادا کچھ اس طرح دکھاتا ہے کہ اس کے راستے میں آنے والے زریں ستام ہم سے بھی زیادہ بیتاب و بیقرار ہو کر اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا دیتے ہیں۔ مطلب یہ کہ بڑے بڑے حسین بھی جب اس کے ناز و ادا دیکھتے ہیں تو وہ بھی بیحد متاثر ہو کر آگے نکل جاتے ہیں۔ کشش کا اصل باعث ناز و ادا ہے۔ بقول عرفی۔

زبت نہ گوشۂ چشمے نہ چین ابرویے　　بحیرتم کہ دل برہمن زکف چون شد

(بت میں نہ گوشہ چشم ہے اور نہ ابروؤں کی شکن، یعنی کوئی محبوبانہ ادا نہیں ہے، میں حیران ہوں کہ برہمن کیونکر اس کو دل دے بیٹھا ہے) اور بقول میر۔

گل ہو، مہتاب ہو، آئینہ ہو، خورشید ہو میر　　اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہو

خرابیم و رضایش در خرابی ہاے ما باشد　　زچشم بد نگہدارد خدا، ما دوستکاماں را

لغت : خرابیم: ہم تباہ حال ہیں -- نگہدارد: محفوظ رکھے -- دوستکاماں: وہ لوگ جن کا حال دوست یا دوستوں کے حسب خواہش ہو --

ترجمہ : ہم تباہ حال ہیں اور اس محبوب کی رضا بھی یہی ہے کہ ہم تباہ حالیوں کا شکار رہیں۔ خدا ہم دوستکاموں کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ یعنی جب دوست کی یہی خواہش ہے تو ہم اسی میں خوش ہیں اور خدا ہماری اس خوشی کو نظر بد سے بچائے (محبوب کی خوشی ہماری خوشی)

بسا افتادہ سرمست و بسا افتادہ در طاعت　　تو دانی تا بہ لطف از خاک برداری کداماں را

لغت : بسا: بہت سے -- طاعت: فرمانبرداری، اطاعت -- لطف: مہربانی -- کداماں را: کس کس کو --

ترجمہ : بہت سے ایسے ہیں جو تیری راہ محبت میں سرمست گرے پڑے ہیں اور کئی ایک ایسے ہیں جو تیری اطاعت و بندگی میں لگے ہوئے ہیں۔ اب یہ تو ہی جانتا ہے کہ کس کس پر مہربانی کرتے ہوئے تو اسے خاک سے اٹھائے گا۔ مطلب یہ کہ ان میں سے کون تیری نوازش و توجہ کے لائق ہے اس کا صرف تجھ کو علم ہے۔

زقاتل مژدہ زخمے، گل در جیب جاں ریزد　　نشاط انگیز باشد بوئے خوں، خونیں مشاماں را

لغت : مژدہ: خوشخبری -- نشاط انگیز: مسرت و شادمانی بڑھانے والی -- خونیں مشاماں: جن کے دماغ میں خون کی بو ہو --

ترجمہ : قاتل (یعنی محبوب) کی طرف سے مجھے زخم لگائے جانے کی خوشخبری میری روح کے دامن کو پھولوں سے بھر دیتی ہے۔ سچ ہے یا جھوٹی بات ہے کہ جو خونیں مشام ہیں ان کے لیئے بوے خون ان کے عیش و مسرت میں اضافہ کرتی ہے۔

جہاں را خاصی و عامی ست آن مغرور و ایں عاجز　　بیا غالب زخاصاں بگذر و بگزار عاماں را

لغت : خاصی: خاص لوگ -- عامی: عام لوگ --

ترجمہ : دنیا میں خاص لوگ بھی ہیں اور عام لوگ بھی۔ وہ (خاص لوگ) مغرور ہیں تو یہ (عام لوگ) عاجز و بے بس۔ اے غالب! تو خاص

سے گزر جا اور عوام کو چھوڑ دے۔ یعنی نہ ان میں خود کو شمار کر اور نہ ان سے کوئی تعلق رکھ۔

غزل #42

نگویم تازہ دارم شیوہ جادو بیاناں را ولے در خویش بینم کارگر جادوئے آناں را

لغت : شیوہ: انداز-- جادو بیاناں: جن کی شاعری میں سحر و دلکشی ہے--

ترجمہ : میں یہ تو دعویٰ نہیں کرتا کہ میں جادو بیان شعرا کے طرز شاعری کو تازہ رکھ رہا ہوں یا زندہ رکھ رہا ہوں، تاہم اتنا ضرور ہے کہ میں خود میں ان کی سحر بیانی کو کارگر دیکھ رہا ہوں یعنی ان کے طرز و اسلوب نے مجھے خاصا متاثر کیا ہے۔

ہمانا پیش کار بخت ناسازم بہ تنہائی ستوہ آوردہ ام از چارہ جوئی مہرباناں را

لغت : پیش کار: خدمت گزار-- بخت ناسازم: میرا ناموافق نصیبہ-- ستوہ آوردہ ام: میں نے تنگ و عاجز کر دیا ہے--

ترجمہ : میں تنہائی میں اپنے ناموافق و ناساز گار نصیبے کا گویا خدمتگار بنا بیٹھا ہوں، کیونکہ میں نے اپنے مہربانوں کو، ان سے چارہ جوئی کا تقاضا کر کے، تنگ و عاجز کر دیا ہے۔ یعنی ان کے اس طرح تنگ آجانے سے میں تنہا اپنی بدنصیبی کو سنوارنے میں لگا ہوا ہوں۔

ندارد حاجت لعل و گہر حسن خدا دادت عبث در آب و آتش راندہ ای بازار گاناں را

لغت : حاجت: ضرورت-- عبث: بیکار، یونہی-- راندہ ای: تو نے ہانکا یا دھکیلا ہے-- بازر گاناں: بازارگان یا بازرگان کی جمع، سوداگر--

ترجمہ : تیرے خداداد حسن کو کسی لعل و گوہر کی ضرورت نہیں، تو نے خواہ مخواہ سوداگروں (یعنی لعل و گہر کے سوداگروں) کو پانی اور آگ میں دھکیل دیا ہے۔ لعل کا رنگ سرخ ہونے کے حوالے سے آتش کا اور موتی میں جو چمک ہوتی ہے، جسے فارسی میں آب کہتے ہیں، اس کے حوالے سے یہ کہا۔ بقول شاعر ۔

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

چہ بے برگی است جاں دادن بہ زخمے زاں دم خنجر ہلاکستم فراخی ہائے عیش سخت جاناں را

لغت : بے برگی: کچھ پلے نہ ہونا، ہمت نہ ہونا-- ہلاکستم: میں مارا ہوا ہوں-- سخت جاناں: بیحد ہمت والے، جو تکلیف پر تکلیف اٹھا کر بھی زندہ رہتے ہیں--

ترجمہ : اس محبوب کے خنجر کی دھار کے ایک ہی زخم سے جان دے دینا کس قدر کم ہمتی اور بے حوصلگی کی بات ہے۔ میں سخت جانوں کے عیش و مسرت کی فراخی و کثرت کا مارا ہوا ہوں۔ اپنی کم ہمتی اور سخت جانوں کی بیحد بلند ہمتی کے موازنہ سے انہیں سراہا ہے، کہ وہ لوگ غم پہ غم یا تکلیف پہ تکلیف اٹھا کر بھی خود کو ہشاش بشاش اور خوش و خرم رکھتے ہیں۔

عوض دارد گر آزارد دلم آزردہ می خواہم بہ قتل خویش، دست و ساعد نازک میاناں را

لغت : عوض: بدلہ-- آزارد: تکلیف پہنچاتا ہے-- نازک میاناں: پتلی کمر والے یعنی معشوق--

ترجمہ : اگر مجھے قتل کر کے نازک میاں میرے دل کو آزار پہنچاتے ہیں تو اس کا بدلہ ہے اور میری خواہش یہی ہے کہ ان کے ہاتھ اور کلائی، یعنی دست و بازو آزردہ ہوں۔

سراغ فتنہ ہائے زہرہ سوز از خویشتن گیرم رگ اندیشہ نبض کار باشد کار داناں را

لغت : فتنہ ہائے زہرہ سوز: محبت کے ایسے فتنے جن سے پتا جل جائے-- کار داناں: کام جاننے سمجھنے والے--

ترجمہ : میں اپنی حالت ہی سے محبت کے زہرہ سوز فتنوں کا سراغ لگالیتا ہوں- واقعی جو لوگ کارداں ہیں انہیں سوچ اور فکر کی رگ ہی سے معاملے کی نبض معلوم ہو جاتی ہے- یعنی محبت میں جو کچھ مجھ پر گذری ہے دوسروں پر بھی اسی طرح گذرتی ہوگی-

بہ لفظ عشق صد رہ کوہ و دریا درمیان گفتن بیاموزید تا پیشش برید افسانہ خواناں را

لغت : صد رہ: سو مرتبہ، کئی-- کوہ و دریا: مراد مصیبتوں کے پہاڑ-- بیاموزید: سکھاؤ-- افسانہ خواں: افسانہ پڑھنے والا--

ترجمہ : جب تم عشق کی بات کرو تو اس دوران میں سینکڑوں مرتبہ مصیبتوں کے پہاڑ کا ذکر کرنا افسانہ خوانوں کو سکھلا دو تاکہ پھر انہیں اس کے سامنے لے جاؤ- مراد یہ کہ عشق میں مصیبتوں کے پہاڑ کاٹنے پڑتے ہیں- اس شعر کا یہ بھی مفہوم ہو سکتا ہے کہ تم مذکورہ بات سیکھ لو اور پھر یہ بات افسانہ خوانوں تک پہنچا دو تاکہ وہ افسانے سناتے وقت سامعین کو گویا بالواسطہ آگاہ کر دیں-

نہ بینی برگ رز زرگشت و گل کبریت احمر شد کند پائیز گوئی کیمیاگر باغباناں را

لغت : برگ رز: انگور کی بیل کا پتا-- کبریت احمر: سرخ گندھک-- پائیز: خزاں-- کیمیاگر: سونا بنانے والا کسی معمولی دھات سے--

ترجمہ : کیا تو نہیں دیکھتا کہ انگور کی بیل کا پتا سونا (پیلا) اور گل (گلاب) سرخ گندھک بن گیا ہے- گویا موسم خزاں نے باغبانوں کو کیمیاگر بنا دیا ہے- خزاں میں پتے زرد ہو جاتے ہیں اور گلاب، خزاں میں سرخ گندھک (جو کمیاب ہے) بن جاتا ہے- اسے کیمیاگری کا نام دیا گیا ہے- خزاں میں پھولوں اور پودوں کی جو حالت ہوتی ہے اسے شاعرانہ انداز اور استعاروں میں بیان کیا ہے-

مرنج از ناروائی، بے نیازی عالمے دارد حکایت ہا بود با خویشتن، مرہے زباناں را

لغت : مرنج: ناراض مت ہو-- عالمے دارد: ایک کیفیت یا شان رکھتی ہے--

ترجمہ : تو ہماری بے توجہی کا برا نہ منا بے نیازی کی اپنی ایک شان ہے- بے زبانوں یعنی خاموش رہنے والے کو اپنے آپ سے حکایتیں یا باتیں کرتے ہیں- مطلب یہ کہ خاموشی بظاہر اچھی بات نہیں لیکن خاموش رہنے والوں کے لیے اس میں ایک خاص لطف اور شان ہے-

نگیرد دیگراں راحق بجرمے گر یکے بخشد سرت گردم شفیعے روز محشر دل ستاناں را

لغت : حق: خدا تعالیٰ-- سرت گردم: تیرے قربان جاؤں-- دل ستاناں: دل لینے والے حسین--

ترجمہ : خدا تعالیٰ اگر کسی ایک کو اس کے کسی جرم پر بخش دے تو اسی قسم کا جرم کرنے والوں کو بھی وہ بخش دے گا- اے محبوب، تیرے قربان جاؤں تو تو روز محشر حسینوں کے لیئے ایک شفاعت کرنے والا ہوگا- یعنی خدا جب تجھے عشاق پر جور و ستم کرنے پر بخش دے گا تو اسی بنا پر دوسرے حسین بھی بخشے جائیں گے اور یوں تو شفیع روز محشر قرار پائے گا-

نداند قدر غم تا در نماند کس بداں غالب مسرت خیزد از تقلید پیراں، نوجواناں را

لغت : پیراں: پیر کی جمع بوڑھے، تجربہ کار--

ترجمہ : اے غالب جب تک کوئی غم میں مبتلا نہ ہو اس وقت تک وہ اس کی قدر سے ناواقف رہتا ہے- نوجوانوں کے لیئے بوڑھوں کی پیروی مسرت کا باعث بنتی ہے- غالب ہی کے بقول:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

ردیف-ب

غزل #1

خیز و بے راہ روے را سرِ راہے دریاب شورش افزا نگہِ حوصلہ گاہے دریاب

لغت : بے راہ روے را: کسی راہ بھولے یا غلط راہ پر چلنے والے کو یا جس کا کوئی راستہ نہ ہو-- نگہ حوصلہ گاہ: ایسی نگاہ جس میں حوصلہ سمایا ہو، حوصلہ مند نگاہ--

ترجمہ : اٹھ اور کسی بے راہ رو کو کسی راستے کے کنارے پالے، دیکھ لے- حوصلہ مند نگاہ کو شورش افزا حالت میں دیکھ- مطلب یہ کہ تیرے عشق میں کسی کو اپنی منزل کی خبر نہیں وہ سر راہے پڑا ہے اور اس کی ان نگاہوں میں، جو بڑے حوصلے والے تھیں اب اس عشق کے سبب ایک غوغا مچا ہوا ہے-

عالم آئینہ رازاست چہ پیدا، چہ نہاں تاب اندیشہ نداری، بہ نگاہے دریاب

لغت : چہ پیدا: کیا ظاہر-- عالم: کائنات-- تاب اندیشہ: غور و فکر کی طاقت--

ترجمہ : یہ کائنات کیا ظاہر میں اور کیا باطن میں، دونوں صورتوں میں اس حقیقت مطلقہ کے راز کا آئینہ ہے- اگر تجھ میں اس کیفیت پر غور و فکر کرنے کی طاقت نہیں ہے تو نگاہوں ہی سے یہ راز پالے- مراد یہ کہ کائنات کی ہر ہر شے اس ذات مطلق کے وجود کا پتا دیتی ہے- انسان اگر اس ضمن میں غور و فکر سے کام نہ لے تو کم از کم اس کی نگاہیں اسے اس راز سے آگاہ کر سکتی ہیں- بقول سعدی-

برگ درختانِ سبز پیش خداوند ہوش ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

(صاحب عقل و دانش کے لیئے سبز درختوں کا ایک پتا اس کردگار کی معرفت کے لیے ایک بڑی کتاب ہے)-

لربہ معنی نرسی جلوہ صورت چہ کم است خمِ زلف و شکن طرف کلاہے، دریاب

لغت : معنی: حقیقت، باطن-- جلوہ صورت: ظاہر کا جلوہ-- شکن طرف کلاہ: کسی کلاہ کا شکن، یعنی کلاہ کا ایک طرف کو جھکنا جو کج کلاہی کی صورت ہے--

ترجمہ : اگر تو حقیقت یعنی حُسن کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا تو اس کا ظاہری جلوہ کیا کم ہے یعنی ظاہری جلوے میں بھی بہت کچھ دلکشی کا سامان ہے- تو اس ظاہری جلوے کو محبوب کے خم زلف اور اس کی کج کلاہی (جس میں ایک شان اور دلکشی ہے) میں دیکھ اور لطف اندوز ہو-

غم افسردگیم سوخت، کجائی اے شوق نفسم رابہ پر افشانی آہے دریاب

لغت : کجائی: تو کہاں ہے-- پر افشانی: پر پھڑپھڑانا--

ترجمہ : افسردگی کے غم نے مجھے جلا دیا ہے، اے شوق تو کہاں ہے؟ آ اور میرے سانس کو آہ کی صورت میں پھڑپھڑاتے دیکھ- مطلب یہ کہ شوق مجھے اس افسردگی سے نجات دلائے جس کے سبب میرا سانس آہ کی صورت اختیار کیئے ہوئے ہے-

بر توانائی نازِ تو گواہیم زعجز تاب بیجادہ بجذب پر کاہے دریاب

لغت : گواہم: ہم گواہ ہیں-- بیجادہ: کہربا-- جذب: کھینچنا-- تاب: قوت--

ترجمہ : ہم اپنے عجز کی بنا پر تیرے ناز کی توانائی پر گواہ ہیں- تو پر کاہ کو اپنی طرف کھینچنے میں ذرا کہربا کی طاقت ملاحظہ کر- یعنی تیرے ناز و ادا میں بڑی قوت ہے جو ایک طرح سے کہربا کی مانند ہے اور ہم گویا پر کاہ ہیں جسے یہ کہربا اپنی طرف کھینچ رہا ہے- دوسرے لفظوں میں تیرا ناز و ادا بیحد دلکش ہے- ناز و ادا ہی محبوب کو محبوب بناتے ہیں- بقول میر-

گل ہو، مہتاب ہو، آئینہ ہو، خورشید ہو میر — اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہے

تاچہا آئینۂ حسرتِ دیدارِ تو ایم — جلوہ برخود کن و مارا بہ نگاہے دریاب

لغت : تاچہا: کس حد تک-- جلوہ برخود کن: اپنے آپ کو جلوہ دکھا--

ترجمہ : ہم تیرے دیدار کی حسرت میں کس حد تک آئینہ بنے بیٹھے ہیں؟ ذرا تو اپنے حسن کا نظارہ خود دیکھ اور پھر ہم پر ایک نظر ڈال- یعنی تجھے ہماری اس حالت کا پتا چل جائے گا- محبوب کے انتہائی دلکش حسن کا بالواسطہ بیان ہے- اس ضمن میں خود غالب، سعدی اور فیضی کا ایک ایک شعر پہلے دیا جا چکا ہے- مثلاً خود غالب کے بقول-

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے — صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

ان سب سے بہت پہلے نظامی گنجوی نے کہا ہے-

سرزنشم مکن کہ تو شیفتہ تر زمن شوی — گر بنگری در آئینہ روے چوماہ خویش را

(تو مجھے سرزنش نہ کر کیونکہ اگر تو آئینے میں اپنی چاند جیسی صورت دیکھے گا تو مجھ سے بھی زیادہ اس کا شیدائی ہو گا)

عرفی کے بقول-

دہن خویش ببوسند و لب خویش مکند — چون در آئینہ بینند بتاں صورت خویش

(جب حسن والے آئینے میں اپنی صورت دیکھ لیتے ہیں تو وہ اپنا منہ چومنے اور اپنے ہونٹ چوسنے لگتے ہیں)

ناصر علی سرہندی

دست خواہم زد بدامانِ سکندر روز حشر — شوخ لیلیٰ زادہ ام را رشک مجنوں کردہ است

(میں روز حشر سکندر کا جس نے آئینہ ایجاد کیا، دامن پکڑوں گا جس نے میرے شوخ لیلیٰ زادہ، یعنی حسینہ، کو مجنوں کے لیئے قابل رشک بنا دیا ہے)-

میر تقی میر!

دیکھ آئینہ کو یار ہوا محو، ناز کا — خانہ خراب ہو جیو آئینہ ساز کا

تو در آغوشی و دست و دلم از کار شدہ — تشنہ بے دلو و رسن بر سر چاہے دریاب

لغت : از کار شدہ: بیکار ہو کر رہ گئے ہیں-- دلو: ڈول-- رسن: رسی--

ترجمہ : تو میری آغوش میں ہے اور میرے دست و دل بیکار ہو کر رہ گئے ہیں- تو یوں سمجھو کہ میری حالت اس پیاسے کی سی ہے جو بیٹھا تو کنوئیں کے کنارے ہے لیکن اس کے پاس ڈول اور رسی نہ ہونے کے باعث وہ کنوئیں سے پانی نہیں نکال سکتا اور یوں پیاسا ہی رہتا ہے- یعنی عاشق اسی کیف آور اور مسرت بخش حالت میں اتنا محو اور غرق ہے کہ اسے اپنا کوئی ہوش نہیں- معرفت کا شعر ہو تو مطلب یہ کہ:
خدا شہ رگ کے قریب ہے، لیکن اسے پانا ناممکن ہے-

داغ ناکامی حسرت بود آئینہ وصل شبِ روشن طلبی، روز سیاہے دریاب

لغت : ناکامی حسرت: حسرت کا پورا نہ ہونا-- طلبی: تو طلب کرتا یعنی چاہتا ہے--

ترجمہ : آئینہ وصل حسرتوں کی ناکامی کا داغ ہے- تو شب روشن کا طلب ہے تو روز سیاہ پالے، یا روز سیاہ دیکھ لے- یعنی وصل میں بھی انسان کی حسرت پوری نہیں ہوتی، یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے وہ شب روشن کا خواہاں ہو لیکن اسے روز سیاہ سے واسطہ پڑ جائے-

فرصت از کف مدہ و وقت غنیمت پندار نیست گر صبح بہاری شب ماہے دریاب

لغت : فرصت از کف: موقع ہاتھ سے نہ جانے دے-- پندار: سمجھ، جان--

ترجمہ : فرصت یا موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دے اور وقت کو غنیمت جان، اگر صبح بہاری میسر نہیں ہے تو چاندنی رات ہی سے لطف اندوز ہو جا- مراد یہ کہ جو کچھ میسر آجائے اسے غنیمت سمجھو اور بہتر کے انتظار میں میسر شدہ کمتر چیز کو ہاتھ سے نہ کھو بیٹھو- موقع ہاتھ سے جانے دینے کے نقصان پر ملک قمی کا بڑا زوردار شعر ہے- کہتا ہے-

رفتم کہ خار از پا کشم، محمل نہاں شد از نظر یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد

(میں نے چاہا کہ پاؤں سے کانٹا نکال لوں، اتنے میں محمل نظروں سے دور ہو گئی- میں ایک لمحہ غافل ہوا تھا میرا سو سالہ راستہ دور ہو گیا)

غالب و کشمکش بیم و امیدش، ہیہات یا بہ تیغے بکش و یا بہ نگاہے دریاب

لغت : کشمکش: کھینچا تانی-- ہیہات: افسوس--

ترجمہ : غالب ہے اور امید و بیم کی باہمی کھینچا تانی- افسوس کی بات ہے تو اسے یا تو کسی تلوار سے مار ڈال یا پھر اس پر ایک نگاہ محبت ڈال کر ہی اسے امید اور بیم کی اس باہمی کشمکش سے نجات دلا-

---

غزل #2

گر پس از جور بہ انصاف گراید، چہ عجب از حیا روے بما گر نہ نماید، چہ عجب

لغت : جور: ستم-- گراید: مائل ہو-- نہ نماید: نہ دکھائے--

ترجمہ : اگر وہ محبوب جور و ستم کے بعد انصاف پر مائل ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں- اور اس حال میں اگر وہ حیا کے باعث ہمیں چہرہ نہیں دکھاتا تو کیا عجب ہے- مطلب یہ کہ وہ عاشق پر اپنے پرانے جور و ستم یاد کر کے انصاف پر مائل تو ہو جائے لیکن پھر بھی اسے اپنے چہرے کے دیدار سے محروم رکھے گا-

بودش از شکوہ خطر ورنہ سرے داشت بمن بہ مزارم اگر از مہر بیاید، چہ عجب

لغت : بودش: اسے تھا-- سرے داشت بمن: اسے مجھ سے رغبت تھی--

ترجمہ : اسے میرے شکوے کا کچھ خطرہ تھا ورنہ اسے مجھ سے رغبت تھی- اگر وہ مجھ سے اس رغبت و محبت کی بنا پر میرے مزار پر آجائے تو کیا ہی اچھا ہو-

رسم پیمان بمیاں آمدہ، خود را نازم گفتہ باشد کہ ز بستن چہ کشاید، چہ عجب

لغت : رسم پیمان: عہد وپیمان کی رسم-- بمیان آمدہ: درمیان میں یعنی باہم ہوئی-- گفتہ باشد: اس نے سوچا ہوگا--

ترجمہ : ہم دونوں میں عہد وپیمان کی رسم ادا ہوئی ہے- مجھے خود پر ناز ہے- اس میں تعجب کی بات نہ ہوگی اگر اس نے یہ سوچا ہو کہ عہد وپیمان باندھ لینے یعنی کرنے سے کیا فرق پڑے گا- اس پر عمل کرنا یا اسے پورا کرنا بعد کی بات ہے- دوسرے لفظوں میں اس نے عاشق کو اس عہد وپیمان کے بہانے ٹرخادیا ہے-

شیوہ ہا دارد ومن معتقد خوے ویم شوقم از رنجشِ اوگر بفزاید چہ عجب

لغت : شیوہ ہا: کئی انداز، ناز وادا-- معتقد خوے ویم: میں اس کی عادت وخصلت کا معتقد ہوں، قائل ہوں--

ترجمہ : اس کے ناز وادا کئی طرح کے ہیں اور میں اس بنا پر اس کی عادت وخصلت کا قائل ہوں- اگر اس کے مجھ سے ناراض ہونے سے میرے شوق وجذبہ عشق میں مزید اضافہ ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی- یعنی محبوب کی ادا کیسی بھی ہو عاشق کے لیئے اس میں بھرپور کشش ہے-

چون کشدمے کشدم رشک کہ درپردۂ جام از لبِ خویش اگر بوسہ رباید، چہ عجب

لغت : کشدمے: وہ شراب پیتا ہے-- کشدم رشک: رشک مجھے مار ڈالتا ہے--

ترجمہ : جب وہ شراب پیتا ہے تو مجھے اس بات کا رشک مار ڈالتا ہے کہ اگر وہ جام کے پردے میں اپنے لبوں کا بوسہ اڑالے یعنی اپنے ہونٹ چاٹ لے تو اس میں تعجب نہ ہوگا- شراب پینے کے بعد مے خوار اپنے ہونٹ چاٹتے ہیں- غالب نے اسی حوالے سے یہ بات کی ہے- شراب پینے کے بعد محبوب کا اپنے ہونٹ چاٹنا عاشق کے لیئے بہت بڑے رشک کا باعث ہے-

طرہ درہم و پیراہنِ چاکش نگرید اگر از ناز بخود ہم نہ گراید، چہ عجب

لغت : طرہ درہم: پریشان زلفیں-- پیراہن چاکش: اس کی پھٹی ہوئی قمیص-- نہ گراید: مائل نہ ہو--

ترجمہ : ذرا اس کی پریشان زلفوں اور پیراہن چاک کو دیکھو، اگر وہ اس عالم میں ناز وادا کے سبب خود پر مائل نہیں ہوتا یا اپنی طرف بھی توجہ نہیں کرتا تو کوئی تعجب نہ ہوگا- اگر وہ اپنے بارے میں ایسا رویہ اختیار کرے گا تو پھر عشاق کی طرف کیوں توجہ دے گا-

ہرزہ میرم شمرد و زپے تعلیم رقیب بوفا پیشگیم گر بستاید، چہ عجب

لغت : ہرزہ میرم شمرد: وہ مجھے فضول جان دینے والا سمجھتا ہے (یا بے مقصد مرنے والا)-- وفا پیشگی: وفادار ہونا-- بستاید: تعریف کرے--

ترجمہ : وہ مجھے بے مقصد مرنے یا یونہی جان دینے والا سمجھتا ہے، اگر وہ رقیب کو باوفا بننے کی تربیت دینے کی خاطر میرے باوفا ہونے کی تعریف کرے تو تعجب نہ ہوگا- مقصد یہ کہ میری جان اور میری وفا کی اسے پروا نہیں دراصل وہ رقیب کو میرے حوالے سے باوفا بننا سکھانا چاہتا ہے-

کاربا مطربۂ زہرہ نہادے دارم گرلبم نالہ بہ ہنجار سراید، چہ عجب

لغت : مطربہ زہرہ نہادے: ایک زہرہ جیسی گانے والی (مغنیہ)-- ہنجار: مراد روش--

ترجمہ : مجھے زہرہ (ایک ستارہ جسے رقاصہ فلک بھی کہتے ہیں) کی سی خصلت والی ایک مغنیہ سے سابقہ پڑا ہے- سو اگر میرے ہونٹ نالہ وفریاد بھی گانے یا نغمے کی صورت میں بلند کریں تو یہ تعجب کی بات نہ ہوگی-

آنکہ چون برق بہ یکجائی نگیرد آرام گلہ اش در دل اگر دیر نپاید، چہ عجب

لغت : دیرنپاید: دیر تک نہ رکے، نہ ٹھہرے، دیرپا نہ ہو--

ترجمہ : وہ (محبوب) جو برق کی طرح ایک جگہ ٹک کر نہیں رہتا یا آرام نہیں پکڑتا اگر ہمارے دل میں اس سے متعلق گلہ وشکوہ دیر تک نہ رہے یا دیرپا نہ ہو تو یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی- ویسے بھی عاشق کا شکوہ وگلہ دیر تک نہیں رہتا-

با چنین شرم کہ از ہستی خویشش باشد غالب ار رخ برہ دوست نہ ساید، چہ عجب

لغت : از ہستی خویشش: اسے اپنے وجود سے-- ساید: گھسے، گھسائے--

ترجمہ : غالب اس شرم کے باعث جو اسے اپنے وجود سے ہے، اگر دوست کی راہ میں اپنا چہرہ نہ بچھائے یعنی سر بسجود نہ ہو تو تعجب ہوگا- غالب اپنے وجود کو حقیر جانتے ہوئے خود کو اس لائق نہیں سمجھتا کہ وہ دوست یا خدا کے حضور سر بہ سجدہ ہو-

---

غزل #3

جنوں محمل بصحرائے تحیر راندہ است امشب نگہ در چشم و آہم در جگر واماندہ است امشب

لغت : تحیر: حیرانی، حیرت-- راندہ است: ہانکی ہے، چلائی ہے-- واماندہ است: تھک، کے رہ گئی ہے--

ترجمہ : میرا جنون عشق محمل کو صحرائے حیرت کی طرف لے گیا ہے، چنانچہ میری نگاہ آنکھ میں اور میری آہ جگر میں تھک کر رہ گئی ہے- محبوب کے تصور میں جس طرح انسان کھو جاتا بلکہ ڈوب جاتا ہے اس کی عکاسی انتہائی حیرت کے حوالے سے کی ہے- نگاہ کا آنکھ میں اور آہ کا جگر میں ٹک جانا اسی تصور کا نتیجہ ہے-

بذوق وعدہ سامانِ نشاطے کردہ پندارم زفرش گل بروئے آتشم بنشاندہ است امشب

لغت : پندارم: میں سمجھتا ہوں-- بنشاندہ است: بٹھادیا ہے--

ترجمہ : محبوب نے وعدہ وصل کیا ہے چنانچہ اس وعدہ کے ذوق وشوق میں میں نے مسرت وشادمانی کا سامان تو کرلیا ہے لیکن اس وعدے کی بنا پر میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اس نے آج رات گویا مجھے فرش گل (مراد آرام وسکون) سے اٹھا کر آگ پر بٹھادیا ہے- عربی ضرب المثل ہے "**الانتظار اشد منَ الموت**" (انتظار، موت سے بھی شدید تر ہے)- عاشق اب اسی انتظار (یعنی وعدہ وصل کے وفا ہونے) میں شدید بےقراری اور بے چینی کا شکار ہے-

خیال وحشت از ضعفِ رواں صورت نمی بندد بیاباں بر نگہ دامان ناز افشاندہ است امشب

لغت : صورت نمی بندد: صورت پذیر نہیں ہو رہا، عمل میں نہیں آ رہا-- افشاندہ است: پھیلایا ہے-- ضعف رواں: روح یا جان کی کمزوری--

ترجمہ : جان کی کمزوری اور بے طاقتی کے باعث وحشت کا خیال صورت پذیر نہیں ہو رہا یعنی ہمیں وحشت کا خیال ہی نہیں آ رہا- یوں لگتا ہے جیسے بیابان نے آج رات ہماری نگاہ پر دامن ناز پھیلا دیا ہے- دامن ناز استعارہ ہے- مراد یہی ہے کہ ہمیں وحشت کا خیال تک نہیں آ رہا-

دل از من عاریت جستند اہل لاف و دانستم سمندر ایں غریباں را بدعوت خواندہ است امشب

لغت : عاریت: قرض، ادھار-- جستند: انہوں نے تلاش کیا، مانگا-- اہل لاف: شیخی یا ڈینگ مارنے والے-- سمندر: آگ میں رہنے

والا کیڑا-- غریباں: پردیسی، اجنبی لوگ--

ترجمہ : ڈینگ مارنے والوں نے مجھ سے میرا دل ادھار یعنی عارضی طور پر مانگا اور میں سمجھ گیا کہ سمندر نے ان اجنبیوں یعنی عشق سے ناواقف لوگوں کو آج رات دعوت پر بلایا ہے- مراد یہ کہ عشق ایک آگ کی صورت ہے اور صحیح عاشق گویا سمندر ہے جو آگ میں رہ رہا ہے- اہل لاف کا ایک عاشق سے دل عارضی طور پر مانگنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کچھ دیر کے لیئے آتش عشق کا مزہ چکھنے کے خواہاں ہیں-

زہے آسایش جاوید، ہم چون صورت دیبا نم زخمم، تن وبستر بہم چسپاندہ است امشب

لغت : آسایش جاوید: ہمیشہ ہمیشہ کا یا مستقل آرام وسکون-- ہم چوں: مثل، مانند-- بہم چسپاندہ است: باہم چپکا دیا ہے--

ترجمہ : اس آسایش جاوید کے کیا کہنے کہ میرے زخم کی تری (زخموں کا رسنا) نے آج رات میرے جسم اور بستر کو باہم یوں چپکا دیا ہے جیسے ریشمی لباس جسم سے چپک گیا ہو- زخموں کے رسنے سے جسم بستر سے چپک جاتا ہے اور اس حالت میں آدمی کے لیئے بستر سے اٹھنا دشوار ہوتا ہے، غالب نے اس حالت کو آسایش جاوید کا نام دیا ہے- دیبا نقش دار ریشمی کپڑا ہے، غالب نے زخموں کی کثرت کو دیبا سے تشبیہ دی ہے-

بقدر شام ہجرانش درازی باد عمرش را فلک نیز از کواکب سبحہ گردانندہ است امشب

لغت : کواکب: جمع کوکب، ستارے-- سبحہ گردانندہ است: تسبیح پھیری ہے--

ترجمہ : اللہ کرے شام ہجر کی سی طوالت جتنی اس کی عمر دراز ہو- آسمان نے بھی اس ضمن میں آج رات تسبیح پھیری یعنی دعا کی ہے- شب ہجراں یا غم وفراق کا تھوڑا سا عرصہ بھی انسان کو بے حد طویل لگتا ہے (بقول نظیری، روز فراق راشب یلدا نوشتہ ایم) (ہم نے روز فراق کو طویل اور تاریک رات لکھا ہے)- اسی طوالت کے حوالے سے غالب نے محبوب کی درازی عمر کی دعا مانگی ہے- اردو میں یوں کہا ہے-

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

قدیم فارسی شاعر امیر معزی-

سپہر طالع عمرت کشیدہ بر عددے کہ عشر آن عدد آید ہزار بار ہزار

آسمان نے تیری عمر کا طالع یا نصیبہ عدد کے حساب سے کیا ہے اور اس عدد کا دس ہزار مرتبہ ہزار کے برابر ہے- مراد ایک لاکھ سال

مضطر خیر آبادی-

تم سلامت رہو قیامت تک اور قیامت خدا کرے کہ نہ ہو

بخوابم می رسد بند قبا وا کردہ از مستی ندانم شوق من بروے چہ افسوں خواندہ است امشب

لغت : بخوابم می رسد: وہ دوست میرے خواب میں آتا ہے، نظر آتا ہے-- چہ افسوں خواندہ است: کیا جادو پھونک دیا ہے--

ترجمہ : وہ دوست مستی کے عالم میں قبا کھولے ہوئے میرے خواب میں آرہا ہے، خدا جانے میرے شوق وجذبہ عشق نے آج رات اس پر کیا جادو منتر پھونک دیا ہے-

بدست کیست زلفت کایں دلِ شوریدہ می نالد سر زنجیر مجنوں را کہ می جنبانندہ است امشب

لغت : بدست کیست: کس کے ہاتھ میں ہے-- دل شوریدہ: دیوانہ دل-- کہ: کس نے، کون-- جنبانندہ است: ہلایا ہے--

ترجمہ : تیری زلفیں کس کے ہاتھ میں ہیں کیونکہ میرا دیوانہ دل نالہ وزاری کر رہا ہے- آج رات مجنوں کی زنجیر کو کون ہلا تا رہا ہے- دل دیوانہ کو مجنوں سے اور زلفوں کو سر زنجیر سے تشبیہ دی ہے- مطلب یہ کہ عاشق کے علاوہ اور کسے محبوب کی زلفوں سے کھیلنے کا موقع ملا ہے-

خوشت افسانہ دردِ جدائی مختصر غالبؔ بہ محشر می تواں گفت آنچہ در دل ماندہ است امشب

لغت : خوشت: خوش است' اچھا ہے-- در دل ماندہ است: دل میں باقی رہ گیا ہے--

ترجمہ : اے غالب! درد جدائی کا قصہ یہاں مختصر ہی بیان کیا جائے تو اچھا ہے' باقی آج رات جو کچھ دل میں رہ گیا ہے وہ روز قیامت بیان کیا جا سکتا ہے- یعنی درد جدائی کے بیان کے لیئے بہت عرصہ درکار ہے' ایک رات میں ایسا ممکن نہیں- قیامت کا دن طویل ہو گا اور درد کی بات بھی سنی جائے گی' لہٰذا یہاں مختصر اور وہاں تفصیل سے بیان کرنا بہتر ہو گا-

---

غزل #4

از اندہٗ نایافت قلق می کنم امشب گر پردہ ہستی است کہ شق می کنم امشب

لغت : اندہ نایافت: نارسائی کا اندوہ و غم-- قلق می کنم: مجھے بیقراری ہے' مجھے غم ہے-- شق می کنم: میں پھاڑ دیتا ہوں--

ترجمہ : آج رات میں اس تک نارسائی کے غم کے سبب بہت بیقراری کا شکار ہوں- آج رات اگر اس کے اور میرے درمیان خود میرے وجود کا بھی پردہ حائل ہوا تو میں وہ پردہ ہی پھاڑ دوں گا- مطلب یہ کہ محبوب یا حقیقت تک رسائی کے لیئے مجھے اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑا تو میں کھیل جاؤں گا-

ہان آئینہ بگذار کہ مکسم نفریبد نظارہ یکتائی حق می کنم امشب

لغت : بگذار: چھوڑ دے-- نفریبد: دھوکہ نہ دے-- یکتائی حق: حق کا یکتا یا واحد ہونا--

ترجمہ : دیکھ' آئینہ کو چھوڑ دے تاکہ عکس مجھے دھوکے میں نہ ڈالے- میں آج رات یکتائی حق کا نظارہ کر رہا ہوں- یہ کائنات اس ذات حق کے وجود کا عکس ہے یعنی اس کائنات کی مختلف اشیاء دیکھ کر اس کے وجود کا پتا چلتا ہے- صوفیا کے مطابق "ہمہ اوست" (سب کچھ وہی ہے) سعدی کہتا ہے-

برگ درختان سبز پیش خداوند ہوش ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

(سبز درختوں کا ہر ہر پتا ارباب دانش کے لیئے اس کردگار کی معرفت کا ایک دفتر ہے)- غالب اس عکس کی طرف توجہ کرنے کی بجائے اس ذات حق کی یکتائی کا نظارہ کرنے میں محو ہے-

آتش بہ نہادم شدہ آب از تف مغزم از تب نبود این کہ عرق می کنم امشب

لغت : از تف مغزم: میرے ذہن کی گرمی سے-- بہ نہادم: میری طبیعت میں-- عرق می کنم: مجھے پسینہ آ رہا ہے--

ترجمہ : میرے ذہن یا میری سوچوں کی تپش و گرمی کے نتیجے میں میری طبیعت کی آگ' پانی بن کر رہ گئی ہے- یہ جو آج رات میں پسینے میں غرق ہوں تو یہ کسی تب (گرمی' بخار) کا نتیجہ نہیں ہے- دراصل یہ وہی پانی ہے جو قطروں کی صورت میں مجھ پر نظر آ رہا ہے-

جان بر لبم اندازہ دریا کشیم نیست از مے طلب سد رمق می کنم امشب

لغت : دریا کشیم: میرا سمندر پی جانا' یعنی شراب کثرت سے پی جانا-- سد رمق: مراد جو تھوڑی جان رہ گئی ہے اسے بچانا--

ترجمہ : میری جان لبوں پر آئی ہوئی ہے لیکن مجھے اپنے کثرت سے شراب پینے کا اندازہ نہیں ہے' میں تو جو چند سانس باقی رہ گئے ہیں (جو تھوڑی جان ابھی باقی ہے) انہیں بچانے کی کوشش میں آج رات شراب نوشی کر رہا ہوں-

ازہر بن موچشمہ خوں باز کشادم آرایش بستر زشفق می کنم امشب

لغت : بن مو: بال کی جڑ-- باز کشادم: میں نے کھول دیا-- شفق: مراد سرخی (خون کی سرخی)--

ترجمہ : میں نے اپنی ہر بن مو سے خون کا چشمہ کھول دیا یعنی رواں کر دیا ہے- میں آج رات اپنے بستر کی آرایش شفق (خون کی سرخی) سے کر رہا ہوں- انتہائی غم والم کی کیفیت کی عکاسی ہے-

مے می چکد از لعل لبش در طلب نقل مشتے ز کواکب بہ طبق می کنم امشب

لغت : می چکد: ٹپکتی ہے-- نقل: شراب نوشی کے بعد ذائقہ تبدیل کرنے کی خاطر جو چیز کھائی جائے--

ترجمہ : اس کے سرخ ہونٹوں سے حصول نقل کی خاطر شراب ٹپک رہی ہے- میں آج رات اس خاطر چند ستارے توڑ کر تھال میں رکھ رہا ہوں- یعنی محبوب کے سرخ ہونٹوں سے شراب کے قطرے گر رہے ہیں جسے غالب نے یوں واضح کیا ہے کہ وہ محبوب کے نقل کے لیئے ستارے توڑ کر تھال میں رکھ رہا ہے (ان قطروں کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے)

نازم سخنش را و نیایم دہنش را خوش تفرقہ در باطل وحق می کنم امشب

لغت : خوش تفرقہ: بڑا اچھا امتیاز--

ترجمہ : مجھے اس کی (دلکش و دل نشیں) باتوں پر ناز ہے لیکن مجھے اس کا منہ نظر نہیں آرہا- میں آج رات حق اور باطل میں ایک اچھا امتیاز پیدا کر رہا ہوں- محبوب کی اچھی باتوں کو حق اور دہن تنگ کو باطل (جس کا کوئی وجود نہیں) سے تشبیہ دی ہے- چھوٹا منہ یا دہن تنگ، حسن ودلکشی کی علامت ہے- اکثر شعرا نے اس پر مضمون باندھا ہے- فارسی کے ایک شاعر نے کہا ہے کہ دراصل یہ ایک زخم تھا جو اب بہتر ہو گیا ہے-

عمریست کہ قانونِ طرب رفتہ زیادم آموختہ را باز سبق می کنم امشب

لغت : قانون طرب: مسرت وشادمانی کا قاعدہ دستور-- آموختہ: سیکھی ہوئی-- باز سبق می کنم: پھر یاد کر کے دہرا رہا ہوں--

ترجمہ : ایک مدت ہو چلی ہے کہ میں مسرت وشادمانی کے طور طریقے بھول چکا ہوں، تاہم آج رات میں بھولے ہوئے سبق کو پھر سے یاد کر کے دہرا رہا ہوں- یعنی آج کی رات (شب وصل؟) اس بھولی ہوئی مسرت وشادمانی کی یاد دلا رہی ہے-

غالب نبود شیوہ من قافیہ بندی ظلمے است کہ بر کلک و ورق می کنم امشب

لغت : شیوہ: طریقہ، انداز-- قافیہ بندی: خیال آفریں شاعری کی بجائے محض قافیوں کے استعمال پر توجہ ہونا-- کلک: قلم--

ترجمہ : غالب! قافیہ بندی میرا انداز شاعرانہ نہیں ہے- یہ تو ایک ظلم ہے جو میں آج رات قلم اور کاغذ پر ڈھا رہا ہوں- محض قافیہ بندی، جس میں خیال آفرینی نہ ہو، بیکار قسم کی شاعری ہے- غالب نے اپنے حوالے سے دراصل محض قافیہ پیمائی کرنے والے شاعروں پر طنز کی ہے-

ردیف 'پ'

سحر دمیدہ و گل در دمیدن است، مخسپ جہاں جہاں گل نظارہ چیدن است، مخسپ

لغت : دمیدن: اگنا--مخسپ: مت سو-- چیدن: چننا، پھول توڑنا-- جہاں جہاں: مراد بہت زیادہ--

ترجمہ : صبح طلوع ہو گئی ہے اور پھول خوب کھل رہے ہیں- اب مت سو- اب کثرت سے گل نظارہ چننے کا وقت ہے، مت سو- موسم

بہار میں صُبح پھول کھلنے سے ہر طرف رنگوں کی چمک اور خوشبو پھیلی ہوتی ہے- یہ وقت سونے کا نہیں بلکہ اس دلکش نظارہ سے لطف اندوز ہونے کا ہے اور اس سے قدرت کی طرف بھی انسان کی توجہ ہوتی ہے-

مشام رابہ شمیم گلے نوازش کن نسیم غالیہ سا در وزیدن است، مخسپ

لغت : مشام: دماغ-- شمیم: خوشبو-- غالیہ سا: خوشبو جیسی-- وزیدن: چلنا-- نسیم: صُبح کی ہوا--

ترجمہ : اس وقت (صُبح کے وقت) اپنے دماغ کو کسی پھول کی خوشبو سے نواز یعنی پھول سونگھ اور اس کی خوشبو سے دماغ کو معطر کر- اس وقت خوشبو جیسی یعنی خوشبو سے بھری باد نسیم چل رہی ہے، اس سے لطف اٹھا- یہ وقت سونے کا نہیں-

زخویش حُسنِ طلب بیں و در صبوحی کوش مے شبانہ زلب در چکیدن است، مخسپ

لغت : حسن طلب: کوئی چیز مانگنے کا اچھا سلیقہ-- صبوحی: صُبح کی شراب-- کوش: کوشش کر-- مے شبانہ: رات کی شراب -- چکیدن: ٹپکنا--

ترجمہ : اپنے آپ سے حسن طلب کو دیکھ (یعنی تیری ذات تجھ سے کچھ مانگ رہی ہے- وہ کیا ہے؟ اس کا ذکر اگلے ٹکڑے میں ہے) اور صُبح کی شراب پینے کی طرف توجہ کر- ابھی تو رات کو پی ہوئی شراب ہونٹوں سے ٹپک رہی ہے، یعنی ابھی مستی قائم ہے اور یہ جاری رہنی چاہئے جو صُبح کی شراب سے ممکن ہے- یہ سونے کا وقت نہیں اٹھ-

ستارۂ سحری مژدہ سنجِ دیداریست ببین کہ چشم فلک در پریدن است، مخسپ

لغت : ستارہ سحری: صُبح سویرے بہت چمکنے والا ستارہ-- مژدہ سنج: خوشخبری دینے والا-- چشم پریدن: آنکھ پھڑکنا جس سے عموماً یہ مراد لی جاتی ہے کہ کوئی مہمان آرہا ہے--

ترجمہ : صُبح کا ستارہ کسی کے دیدار کی خوشخبری دے رہا ہے، اٹھ (مت سو) اور دیکھ کہ آسمان کی آنکھ پھڑک رہی ہے- ستارے صُبح کے قریب چمک چمک کر غروب ہوتے چلے جاتے ہیں جو صُبح کی آمد کی دلیل ہے- غالب نے اسے آنکھ پھڑکنے سے تعبیر کیا ہے-

تو محو خواب وسحر در تاسف ازانجم بہ پشت دست بدنداں گزیدن است، مخسپ

لغت : محو خواب: گہری نیند سویا ہوا-- تاسف: افسوس-- پشت دست بدنداں گزیدن: ہاتھ کی الٹی طرف دانتوں سے کاٹنا مراد انسوس کرنا--

ترجمہ : تو تو گہری نیند میں غرق ہے اور ادھر صُبح تجھے اس حال میں دیکھ کر، عالم افسوس میں اپنے ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹ رہی ہے- یہ سونے کا وقت نہیں، اٹھ (یا مت سو)- ستاروں کو جو اب ڈوب رہے ہیں دانتوں سے تشبیہ دی ہے-

نفس زنالہ بہ سنبل درودن است، بخیز زخون دل مژہ در لالہ چیدن است، مخسپ

لغت : درودن: کاٹنا فصل وغیرہ کا-- سنبل: ایک خوشبودار اور بل کھایا ہوا پودا-- بخیز: اٹھ--

ترجمہ : اٹھ اور دیکھ کہ سانس، نالہ و فریاد کے سبب کس طرح پیچ و تاب کھا رہا ہے جیسے سنبل کاٹ کے رکھا جا رہا ہو اور خون دل کے ٹپکنے سے مژہ کی یہ حالت ہے جیسے کوئی لالہ کے پھول چن رہا ہو- مت سو- بہار کے موسم میں سانس کے پیچ و تاب کھانے کی کیفیت کو سنبل سے اور خون دل کے پلکوں سے ٹپکنے کو (جو جوش دل کی علامت ہے) لالہ (جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے) چننے سے تشبیہ دی ہے-

نشاط، گوش برآوازِ قلقل است بیا پیالہ، چشم براہ کشیدن است، مخسپ

لغت : نشاط: مسرت، لطف-- گوش برآواز: آواز پر کان لگائے ہوئے-- قلقل: صراحی کے اندر سے پانی یا شراب نکلنے کی آواز-- چشم

براہ کشیدن: مراد پئے جانے کا بے حد منتظر--

ترجمہ : آ اور دیکھ کہ (موسم بہار میں) خوشی و مسرت تلقل کی آواز پر کان لگائے ہوئے ہے اور پیالہ بڑی بیتابی سے اس بات کا منتظر ہے کہ اس میں پڑی ہوئی شراب پی لی جائے- ایسا موقع سونے کا نہیں ہے- مطلب یہ کہ موسم بہار عیش و نشاط اور پینے پلانے کا موسم ہے، سونے کا نہیں-

نشانِ زندگی دل، دویدن است، مایست جلاے آئینہ چشم دیدن است، مخسپ

لغت : دویدن: دوڑنا، حرکت میں رہنا-- مایست: مت رک، مت ٹھہر-- جلا: چمک-- دیدن: دیکھنا--

ترجمہ : حرکت میں رہنا دل کی زندگی کی علامت ہے، مت ٹھہر- دیکھنا آنکھ کے آئینہ کی چمک کا باعث ہے تو مت سو، آنکھیں بند نہ کر، دل کا متحرک رہنا ہی اس کی زندگی ہے- اسی طرح آنکھوں کی چمک ان کے کھلے رہنے سے ہے- سونا یعنی آنکھیں بند رکھنا اور غیر متحرک رہنا بیکار قسم کی زندگی گزارنے کی علامت ہے-

زِدیدہ سودِ حریفاں کشودن است، مبند ز دل مرادِ عزیزاں تپیدن است، مخسپ

لغت : کشودن: کھولنا-- مبند: مت بند کر-- تپیدن: تڑپنا--

ترجمہ : احباب یا رفقا کے لیئے آنکھیں کھلی رہنے ہی میں فائدہ ہے، لہٰذا آنکھیں بند نہ رکھ (یعنی سویا نہ رہ)، عزیزوں کی بامرادی یا ان کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ تڑپتا یا متحرک رہے، سو تو مت سو یعنی آنکھیں بند مت کر، بیدار رہ-

بذکر مرگ شبے زندہ داشتن ذوقیست گرت فسانہ غالب شنیدن است، مخسپ

لغت : شبے زندہ داشتن: کوئی رات جاگ کر بسر کرنا-- ذوقیست: ایک ذوق، ایک مزہ ہے--

ترجمہ : موت کا ذکر کرتے ہوئے کوئی رات جاگ کر گزارنے میں بھی ایک مزہ ہے- اگر تو غالب کی داستان سننا چاہتا ہے تو مت سو- مطلب یہ کہ غالب کی داستان زندگی ایک طرح سے موت کا تذکرہ ہے-

---

ردیف ت

غزل #1

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ ست آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ ست

لغت : حق: ذات خداوندی-- طرز بیان: بات کرنے کا انداز-- آرے: ہاں، واقعی--

ترجمہ : جیسا کہ ردیف سے واضح ہے، یہ غزل نعتیہ غزل ہے- حقیقت مطلقہ کا پتا حضور اکرم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے انداز بیان سے ملتا ہے، واقعی کلام حق (اس سے قرآن کریم بھی مراد ہو سکتی ہے اور خدا کی باتیں یا فرمودات بھی) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوتا ہے-

آئینہ دارِ پرتو مہراست ماہتاب شانِ حق آشکار زشانِ محمدؐ ست

لغت : آئینہ دار: کسی چیز کا مظہر، آئینہ دکھانے والا-- پرتو: عکس، سایہ-- آشکار: ظاہر، واضح-- مہر: سورج--

ترجمہ : چاند، سورج سے روشنی لیتا ہے، اس بنا پر یہ کہا کہ ماہتاب، سورج کے عکس کا آئینہ دار ہے، تو جس طرح ماہتاب سے آفتاب کی روشنی یا عظمت کا پتا چلتا ہے، بالکل اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت سے خدا کی عظمت و شان کا پتا چلتا ہے۔

تیر قضا ہر آئنہ در ترکشِ حق است اما کشاد آن زکمانِ محمدؐ ست

لغت : ہر آئنہ: بہرطور -- کشاد: تیر کا چلانا -- ترکش: وہ خول جس میں تیر رکھتے ہیں --

ترجمہ : قضا کا تیر بہرطور یا بلاشبہہ حق ہی کے ترکش میں ہوتا ہے، یعنی قضا خدا ہی کی مرضی یا رضا کا نام ہے، لیکن یہ تیر حضور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمان سے چلتا ہے، مطلب یہ کہ خدا کی جو رضا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا ہے۔

دانی، اگر بہ معنی "لولاک" وارسی خود ہرچہ ازحق است از آنِ محمدؐ ست

لغت : "لولاک": حدیث قدسی خدا کی وہ بات جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے ہم تک پہنچی ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا -- از آن محمد است: محمد ہی کا ہے --

ترجمہ : اگر تو "لولاک" کے معنی پوری طرح سمجھ لے تو تجھ پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ جو کچھ خدا کا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہے۔

ہر کس قسم بدانچہ عزیز است، می خورد سوگندِ کردگار بجانِ محمدؐ ست

لغت : بدانچہ: بہ آن چہ کا مخفف، اس چیز کی، جو -- سوگند: قسم -- کردگار: خدا تعالیٰ --

ترجمہ : ہر کوئی اس چیز کی قسم کھاتا ہے جو اسے عزیز ہوتی ہے، چنانچہ خدا تعالیٰ، جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھاتا ہے۔

واعظ حدیث سایہ طوبیٰ فرو گذار کاینجا سخن زسروِ روانِ محمدؐ ست

لغت : طوبیٰ: جنت کا ایک درخت جس کے سائے میں جنتی رہیں گے -- فرو گذار: چھوڑ دے -- حدیث: لغوی معنی بات، اصطلاحاً بمعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات -- سرو رواں: چلتا ہوا سرو مراد قد --

ترجمہ : اے واعظ! تو طوبیٰ کے سائے کی بات چھوڑ دے، کیونکہ یہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرو رواں (قد مبارک) کی بات ہو رہی ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قد مبارک کے آگے طوبیٰ کی اہمیت نہیں ہے۔

بنگر دونیمہ گشتنِ ماہِ تمام را کان نیمہ جنبشے ز بنانِ محمد ست

لغت : دونیمہ گشتن: دو ٹکڑے ہونا -- نیمہ جنبشے: معمولی حرکت، ذرا سا ہلانا -- بنان: انگلیاں --

ترجمہ : تو ذرا ماہ کامل (پورا چاند) کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھ، یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے ذرا سے اشارے یا ہلنے کا نتیجہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور معجزے کی طرف اشارہ ہے۔

ورخود زنقشِ مہر نبوت سخن رود آن نیز نامور ز نشانِ محمدؐ ست

لغت : ور: واگر کا مخفف، اور اگر -- نقش مہر نبوت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک پر ایک قدرتی نشان سا تھا جسے مہر نبوت کہا جاتا ہے۔

ترجمہ : اور اگر مہر نبوت کے نشان کے بارے میں بھی بات ہو تو یہ واضح رہے کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے نامور ہوا۔ یعنی مہر نبوت کو جو عظمت ملی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے طفیل ملی --

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ ست

لغت : ثنا: تعریف، نعت-- کان: کہ آن کا مخفف، کہ وہ-- مرتبہ دان: مقام و مرتبہ یا عظمت کو صحیح طور پر جاننے والا--

ترجمہ : اے غالب! ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہ ذات پاک ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت سے صحیح معنوں میں آگاہ ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہنا عام انسان کے بس کی بات نہیں۔

غالب سے بہت پہلے جمال الدین اصفہانی (وفات 588 ہجری) نے یہی بات کی ہے بطرز دیگر۔

خود خاطرِ شاعرے چہ سنجد نعت تو سزاے تو خدا گفت

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہنا خود کسی شاعر کے دل سے کہاں ممکن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت تو خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسب شان کہی ہے) اور اس کے بعد سعد اللہ مسیحا پانی پتی (وفات 17ویں صدی عیسوی) نے کہا۔

خدا نعت محمدؐ داند و بس نیاید کار یزداں از دگر کس

خدا ہی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نعت سے آگاہ ہے، اور کسی انسان سے خدا کا کام ہونا ممکن نہیں)

غزل #2

گلشن بفضاے چمن سینۂ ما نیست ہر دل کہ نہ زخمے خورد از تیغ تو وا نیست

لغت : بفضاے چمن: ہمارے سینے کے چمن کی فضا جیسا-- وانیست: کھلا نہیں ہے--

ترجمہ : گلشن ہمارے سینے کے چمن کی سی فضا کا حامل نہیں ہے۔ ہر وہ دل جسے تیری محبت کی تلوار سے کوئی زخم نہیں لگا وہ کھلا نہیں۔ عاشق کا سینہ زخموں سے بھرا پڑا ہے۔ جس کی بنا پر اسے چمن سے تشبیہ دی گئی ہے۔ عام باغ میں پھول زیادہ تر موسم بہار میں کھلتے ہیں اور بس، جبکہ عاشق کا سینہ، زخموں کے لحاظ سے، سدا بہار ہے، اس لیئے اس کا سینہ یا دل گلشن کے پھولوں سے شگفتگی حاصل نہیں کر سکتا، اور وہی دل کھل سکتا یا شگفتگی حاصل کر سکتا ہے جس پر تیری محبت کی تلوار خوب چلی ہو۔

می سوزم و می ترسم از آسیب زدانش آوخ کہ در آتش اثر آب بقا نیست

لغت : می ترسم: میں ڈرتا ہوں-- آسیب: دکھ، تکلیف، گزند-- زدانش: عقل، خرد کی وجہ سے-- آوخ: افسوس--

ترجمہ : میں آگ میں جل رہا ہوں اور عقل کی وجہ سے اس (آگ) کے گزند سے بھی ڈر رہا ہوں۔ افسوس کہ آگ میں آبِ حیات کا سا اثر نہیں ہے۔ عشق اور عقل گویا دو متضاد چیزیں ہیں اور عقل، عشق کی راہ میں روڑے کی صورت ہے۔ غالب، عقل ہی کے حوالے سے آگ کی بات کر کے اظہار افسوس کرتے ہیں کہ کاش اس میں آبِ حیات کا سا اثر ہوتا تو وہ اسی میں جلتے رہتے۔

عمرے است کہ می میرم و مردن نتوانم در کشور بیداد تو فرمان قضا نیست

لغت : عمرے است: ایک مدت ہو چلی ہے-- مردن نتوانم: میں مر نہیں سکتا-- فرمان قضا: حکم خداوندی، موت کا حکم--

ترجمہ : ایک مدت سے یا ایک عمر ہو چلی ہے کہ میں مر رہا ہوں لیکن میں مر نہیں سکتا (یعنی مرنے کی کوشش کے باوجود ایک طرح سے جان کنی کے عالم میں ہوں)، گویا تیرے جور و ستم کی مملکت میں قضا کا فرمان نہیں چلتا۔ محبوب کے جور و ستم سے عاشق پر جو گزرتی ہے وہ جان کنی کی صورت ہے اور یوں وہ نہ زندوں میں شمار ہوتا ہے اور نہ مردوں میں۔

ہفت اختر و نہ چرخ، خود آخر بچہ کارند بر قتل من این عربدہ با یار روا نیست

لغت : ہفت اختر: سات ستارے-- نہ چرخ: نو آسمان-- بچہ کارند: کس کام کے لیئے ہیں-- عربدہ: جھگڑا فساد--

ترجمہ : یہ سات ستارے اور نو آسمان آخر کس کام کے لیئے ہیں- میرے قتل پر میرے محبوب سے یہ جھگڑا فساد مناسب نہیں ہے- ستاروں اور آسمان کی گردش کو انسان کی تقدیر سے وابستہ کیا جاتا ہے، یعنی جو غم یا خوشی ہے اس کا تعلق اوپر سے ہے- سو جب یہ صورت حال ہے تو اگر دوست نے مجھے قتل کر دیا ہے تو پھر اس پر گرفت کیوں ہو-

عُمرے سپری گشت وہماں برسر جور است گویند بتاں را کہ وفانیست، چرانیست

لغت : سپری گشت: گذر گئی-- برسر جور است: جور و ستم جاری رکھے ہوئے ہے-- چرانیست: کیوں نہیں ہے، مراد یقیناً ہے--

ترجمہ : ایک مدت گذر چکی ہے کہ محبوب بدستور اپنا جور و ستم جاری رکھے ہوئے ہے- یہ جو کہا جاتا ہے کہ بتوں یعنی حسینوں میں وفا کا عنصر نہیں ہے- کیوں نہیں ہے، یعنی یقیناً ہے- گویا محبوب کا عاشق پر مسلسل جور و ستم کرتے رہنا بھی وفا ہی کی ایک علامت ہے کہ وہ ایک ڈگر پر تو قائم ہے اس لئے اسے بیوفا نہیں کہا جا سکتا-

جنت نکند چارۂ افسردگی دل تعمیر باندازۂ ویرانی ما نیست

لغت : افسردگی دل: دل کا بجھا بجھا سا رہنا، اداس یا مرجھایا رہنا--

ترجمہ : ہمارے دل کی افسردگی کا علاج جنت نہیں کر سکتی- جس قدر ہماری ویرانی ہے اس کے مطابق تعمیر نہیں ہے- جتنی ویران جگہ ہو گی اسی حد تک اس پر کچھ تعمیر ہو سکتا ہے- ویرانی، دل کی افسردگی، اور تعمیر، جنت ہے- یعنی بے شک جنت میں ہر طرح کا سکون اور ہر طرح کی آسایش کا سامان ہو گا لیکن ہمارے دل کی افسردگی اس حد تک ہے کہ وہاں بھی اس کی دوری یا ختم ہونے کا امکان نہیں-

باخصم زبوں غیر ترحم چہ تواں کرد من ضامن تاثیر، اگر نالہ رسانیست

لغت : خصم زبوں: خوار و منحوس یا گھٹیا دشمن-- ترحم: رحم کرنا-- نالہ رسانیست: نالہ کا اثر نہیں ہے--

ترجمہ : ایک گھٹیا دشمن (یعنی رقیب) پر ترس کھانے کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے- اگر نالہ و فریاد رسا نہیں ہے تو میں اس کی تاثیر کی ضمانت دیتا ہوں- مطلب یہ کہ عاشق کی فریاد اس کے اپنے حق میں اگرچہ بے تاثیر ہوتی ہے لیکن ایک زبوں حال دشمن یا رقیب کے حق میں اس (عاشق) کی فریاد بے اثر نہیں ہو سکتی-

فریاد ز زخمے کہ نمک سود نباشد ہنگامہ بیفزای کہ پُرسش بسزا نیست

لغت : نمک سود: جس پر نمک چھڑکا گیا ہو-- ہنگامہ بیفزای: مراد جور و ستم میں اضافہ کر-- پُرسش: پوچھنا، حال پرسی کرنا--

ترجمہ : ایسے زخم کے ہاتھوں فریاد ہے جس پر نمک نہ چھڑکا گیا ہو، تو (اے محبوب) ہم پر اپنے جور و ستم میں اضافہ کر کیونکہ پرسش حال جیسی چاہئے، ویسی نہیں ہے- عاشق کے لیئے محبوب کا جور و ستم بھی ایک طرح سے احوال پرسی ہے، یعنی یہ بھی گویا عاشق کی طرف ایک توجہ ہے- بقول شاعر-

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

سو جتنا ستم بڑھے گا اتنی زیادہ توجہ کی بات ہو گی-

گر مہر و گر کین ہمہ از دوست قبول است اندیشہ جز آئینہ تصویر نما نیست

لغت : کین: کینہ، دشمنی-- اندیشہ: خیال، فکر-- آئینہ تصویر نما: ایسا آئینہ جس میں عکس پورے طور پر نمایاں ہو--

ترجمہ : دوست کی طرف سے خواہ محبت کا طرز عمل ہے اور خواہ دشمنی کا، ہمیں دونوں صورتیں قبول ہیں- ہمارا خیال تو ایک ایسا آئینہ ہے

جس میں محبوب کا عکس پورے طور پر نمایاں ہوتا ہے یعنی نظر آتا ہے۔ مراد یہ کہ

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

مینائے مے از تندی این مے بگدازد پیغام غمت درخور تحویل صبا نیست

لغت : مینائے مے: شراب کی صراحی-- تندی: تیزی-- بگدازد: پگھلتی ہے-- درخور: لائق-- صبا: پچھلی رات کی ہوا-- تحویل: سپرد کرنا--

ترجمہ : شراب کی صراحی اس شراب کی تندی سے پگھل جاتی ہے۔ صبا اس لائق نہیں ہے کہ تیرے غم کا پیغام اس کے سپرد کیا جائے۔ "اس شراب" کا اشارہ پیغام غم کی طرف ہے جس میں اتنی تیزی و تندی ہے کہ مینائے مے بھی اس سے پگھل جائے۔ غم یعنی غم محبت کا پیغام تو "دل کو دل سے راہ ہوتی ہے" کے مصداق ہے۔

ہر مرحلہ از دہر سراب است لبے را کز نقش کف پائے کسے بوسہ ربا نیست

لغت : ہر مرحلہ: یعنی ہر قدم، ٹکڑا-- دہر: زمانہ، دنیا-- سراب: چمکتی ریت جو دور سے پانی نظر آتی ہے، دھوکا-- نقش کف پا: زمین پر چلنے سے پاؤں کے جو نشان بنتے ہیں--

ترجمہ : اس دنیا کی زمین کا ہر ٹکڑا ایسے لبوں کے لیئے سراب کی حیثیت رکھتا ہے جنھوں نے کسی (یعنی محبوب) کے نقش کف پا کو بوسہ نہ دیا ہو۔ زمین پر کسی حسینہ کے قدموں کے نشان عاشق کے لیئے زمین کی دل کشی کا باعث بنتے ہیں چنانچہ وہ انہیں چوم کر اپنی تشنگی محبت دور کرتا ہے، بصورت دیگر یہ زمین ایسے پیاسے کے لیئے محض ایک سراب ہے۔

ازناز دل بے ہوس ما نہ پسندید دل تنگ شد و گفت "دریں خانہ ہوا نیست"

لغت : دل بے ہوس: حرص سے خالی دل-- نہ پسندید: اس نے پسند نہ کیا، اچھا نہ جانا-- دل تنگ: افسردہ-- ہوا: یہاں مراد ہوا بھی ہے اور حرص بھی--

ترجمہ : اس نے اپنے ناز و ادا کے سبب ہمارے محبت سے خالی دل کو اچھا نہ جانا، پسند نہ کیا۔ وہ دل تنگ ہو کر بولا کہ اس گھر میں تو ہوا نہیں ہے۔ جس گھر میں ہوا نہ ہو وہاں انسان کا دل گھبراتا ہے۔ عاشق کا دل محبت سے خالی ہے جو محبوب کے نزدیک ہوا سے خالی گھر کی مانند ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ محبوب کو عاشق سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ غالب نے ہوس کے حوالے سے اس کیفیت کو ہوا کے دو معنی استعمال (ہوا اور حرص) سے واضح کیا ہے اور یہ صنعت ایہام کی ایک دلچسپ مثال ہے۔

بر گشتن مژگانِ تو از روے عتاب است کاندر دلم از تنگی جا یک مژہ جا نیست

لغت : بر گشتن مژگاں: پلکوں کا پھر جانا، بے رخی کا انداز-- از روے عتاب: غصے کی بنا پر-- کاندر: کہ اندر--

ترجمہ : تیری پلکوں یا نظروں کا پھر جانا (یعنی تیری بے رخی) عتاب کے سبب ہے، کیونکہ میرے دل میں تنگی جا کے باعث ایک پلک کے سمانے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ عاشق کا دل انتہائی افسردگی کا شکار ہے جس کے سبب وہ معشوق کا خیال دل میں لانے سے عاجز ہے یعنی اس کے دل میں اس کے لیئے جگہ نہیں ہے۔ محبوب اس بات سے باخبر ہو کر عتاب کی بنا پر اس سے بے رخی اختیار کر لیتا ہے۔

دریوزہ راحت نتواں کرد ز مرہم غالب ہمہ تن خستۂ یار است گدا نیست

لغت : دریوزہ: بھیک-- خستۂ یار: دوست کا زخمی، دوست کی محبت کا مارا ہوا--

ترجمہ : مرہم سے راحت و سکون کی بھیک نہیں مانگی جا سکتی ہے۔ (مرہم زخموں پر لگنے سے زخمی کو سکون ملتا ہے)۔ غالب تو سرتاپا دوست کا

زخمی ہے کوئی گداگر نہیں ہے۔ زخم محبت پر مرہم نہیں لگایا جاسکتا۔

غزل #3

بسکہ دریں داوری بے اثر افتادہ است اشک، تو گوئی مرا از نظر افتادہ است

لغت : داوری: انصاف، تقاضے محبت-- ازنظر افتادہ است: نظروں سے گر گئے یعنی خوار ہو گئے ہیں، بے قدر ہو گئے ہیں--

ترجمہ : اس داوری یا محبت میں میرے آنسو بہت ہی بے اثر ثابت ہوئے ہیں، دوسرے لفظوں میں میرے آنسو نظروں سے گر گئے ہیں۔ عاشق نے محبوب کی محبت میں جو آنسو گرائے، ان کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آنسو، آنکھوں سے گرتے ہیں، غالب نے محاورہ استعمال کر کے دلچسپی پیدا کی ہے۔

عکس تنش را در آب لرزہ بود ہم ز موج بیم نگاہ خودش کارگر افتادہ است

لغت : لرزہ: کپکپی-- بیم: خوف، ڈر--

ترجمہ : پانی میں لہریں اٹھنے کے باعث اس کے جسم پر کپکپی طاری ہے۔ گویا اس کی اپنی نگاہوں کا خوف کارگر ثابت ہوا ہے۔ پانی میں لہریں اٹھنے سے اس میں موجود شخص کا عکس قدرتی طور پر ہلے گا۔ غالب نے محبوب کے عکس کے ہلنے کی علت محبوب کا عتاب بتائی ہے۔ اس طرح اس نے صنعت حسن تعلیل سے کام لیا ہے، یعنی سبب کچھ اور ہے اور شاعر نے دوسرا سبب ظاہر کیا ہے۔

نالہ نداند کہ من شعلہ زیاں می کنم ہرچہ ز دل جستہ است در جگر افتادہ است

لغت : شعلہ زیاں می کنم: میں شعلہ ضائع کر رہا ہوں-- جستہ است: کودا ہے، نکلا ہے، لپکا ہے، اچھلا ہے--

ترجمہ : نالہ کہیں یہ نہ سمجھے کہ میں شعلہ ضائع کر رہا ہوں، جو کچھ یعنی جو آگ دل سے نکلی تھی وہ اچھل کر جگر میں جا گری ہے۔ مطلب یہ کہ محبت میں فریاد کا اثر ہو نہ ہو دل کی گرمی یا دل کے جوش و ولولہ میں کمی نہیں آتی۔

خاطر بلبل بجوی قطرہ شبنم مگوی کز پس گوش گل نالہ تر افتادہ است

لغت : بجوی: تلاش کر-- خاطر جستن: دلداری کرنا-- مگوی: مت کہہ-- پس گوش گل: پھول کے کان کے پیچھے یا کان کے پردے پر--

ترجمہ : تو بلبل کی دلداری کر اور یہ جو شبنم کے قطرے پھولوں پر پڑے ہیں انہیں قطرہ شبنم نہ کہہ بلکہ یہ تو بلبل، جو پھول کی عاشق ہے، کا نالہ و فریاد ہے جو تر ہو کر پھول کے کان کے پردے پر پڑا ہے۔ اس شعر میں بھی غالب نے صنعت حسن تعلیل سے کام لیا ہے۔ یعنی شبنم کے قطرے پھول پر گرنے کی علت کچھ اور ہے اور یہاں اور بتائی گئی ہے۔

ہرچہ ز سرمایہ کاست در ہوس افزودہ ایم ہرچہ ز اندیشہ خاست در خطر افتادہ است

لغت : کاست: گھٹا، گھٹ گیا، کم ہوا-- افزودہ ایم: ہم نے اضافہ کر دیا، بڑھا دیا-- خاست: اٹھا، پیدا ہوا-- اندیشہ: فکر، تردد، سوچ--

ترجمہ : جو کچھ سرمائے سے کم ہوا ہم نے اس کی جگہ ہوس میں اضافہ کر دیا، کیونکہ جو چیز بھی اندیشہ سے پیدا ہو گی، جان لو کہ وہ خطرے کا شکار ہو جائے گی، یا خطرے میں پڑ جائے گی۔

ازنگہ سرخوشت کام تمنا کند آئنہ سادہ دل دیدہ ور افتادہ است

لغت : سرخو اچھی یا شوق بھری نگاہ-- کام تمنا کند: اپنی آرزو پوری کرتا ہے-- دیدہ ور: گہری نظر والا-- سادہ دل: صاف دل، بھولا بھالا--

ترجمہ : تیری شوق بھری نظروں سے وہ اپنے دل کی تمنا پوری کرتا ہے- یہ صاف دل اور بھولا بھالا آئینہ بھی کتنا صاحب نظر یا گہری نظر والا واقع ہوا ہے- معشوق آئینہ بڑے شوق سے دیکھ رہا ہے- یہ گویا آئینے کے لیئے اس کا دیدار حاصل ہونا ہے- اس لحاظ سے آئینہ صاحب نظر قرار پایا- اس شعر میں صنعت تجسیم (Personlfication) ہے یعنی بے جان چیز کو جاندار دکھایا گیا ہے-

او دلے از ما گداخت واین نفست گرم ساخت نالۂ ما از نگاہ شوخ تر افتادہ است

لغت : گداخت: پگھلا دیا--

ترجمہ : اس نے یعنی تیری نگاہ نے ہمارا دل پگھلا دیا اور اس نے یعنی ہمارے نالہ و فریاد نے تیرے سانس کو گرما دیا- گویا ہمارا نالہ و فریاد تیری نگاہ سے زیادہ شوخ نکلا- معشوق کا عاشق پر ایک نظر ڈالنا اس (عاشق) کا دل گداز کرنا ہے اور عاشق کی فریاد کا معشوق کے دل کو گرمانا اسے برہم کرنا ہے-

خون ہوس پیشگاں خوش نبود ریختن تیغ ادا پارہ اے بدگہر افتادہ است

لغت : ہوس پیشگاں: مراد حریص لوگ-- ریختن: گرانا، بہانا-- پارہ اے: کسی قدر-- بدگہر: بدطینت، مراد جو اچھے لوہے کی نہ ہو--

ترجمہ : حریص لوگوں کا خون بہانا کوئی اچھی بات نہیں- تیری ناز و ادا کی تلوار تو کسی قدر بدگہر واقع ہوئی ہے- معشوق اگر عاشق پر ایک نگاہ بھی ڈالے (جو ناز و ادا کا انداز ہے) تو وہ وہیں ڈھیر ہو جاتا ہے-

کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہوگئے

لیکن حریص لوگوں پر اس تلوار کا آزمانا یا چلانا بے سود ہے، کیونکہ ان پر تو اس کا اثر ہی نہیں ہوتا-

رشک دہانت گذاشت غنچہ گل چوں شگفت دید کہ از روے کار پردہ بر افتادہ است

لغت : شگفت: کھلا-- گذاشت: چھوڑ دیا-- از روے کار: معاملہ پر سے-- پردہ بر افتادہ است: پردہ اٹھ گیا ہے--

ترجمہ : جب کلی کھل کر پھول بن گئی تو واضح ہو گیا کہ اسے تیرے دہن تنگ پر جو رشک تھا وہ اس نے چھوڑ دیا ہے، کیونکہ اس نے دیکھ لیا کہ معاملہ پر سے پردہ اٹھ گیا ہے- کلی اور معشوق کے دہان تنگ کو باہم تشبیہ دی جاتی ہے- یہاں یہ کہا گیا ہے کہ کلی کو اس پر رشک آیا تھا لیکن اس کے کھلنے سے گویا رشک کا پردہ چاک ہو گیا-

وہ بہ فرومانگی داد فرومانگاں سایہ در افتادگی وقف ہر افتادہ است

لغت : فرومانگی: خستہ حالی، عجز-- داد دادن: تحسین و آفرین کرنا، انصاف کرنا-- افتادگی: گرے ہوئے ہونے کی حالت--

ترجمہ : جو لوگ گرے پڑے اور خستہ حال ہیں، ان کی فرومانگی کی داد دے- دیکھ کہ سایہ کس طرح افتادگی میں ہر گرے پڑے انسان کے لیئے وقف ہے، یعنی انسان کا وہ ساتھ دیتا ہے اور وہ اس طرح کہ آدمی کھڑا ہو تو اس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے اور اگر وہ گر پڑے تو وہ سایہ گویا اس سے چمٹ جاتا ہے (اس حالت میں سایہ تو نہیں رہتا لیکن شاعرانہ انداز میں یہ کہا گیا کہ وہ ساتھ دیتا ہے)

مستی دل دیدہ را محرم اسرار کرد بے خودیِ پردہ دار، پردہ در افتادہ است

لغت : محرم اسرار: رازوں سے واقف-- پردہ در: پردہ پھاڑنے والی، راز افشا کرنے والی--

ترجمہ : دل کی مستی نے تو آنکھوں کو محرم اسرار کیا لیکن بے خودی، جو پردہ دار (پردہ رکھنے والی، راز افشا نہ کرنے والی) تھی، پردہ در بن

گئی- دل کی مستی کی کیفیت تو آنکھوں کے اندر چھپی رہی لیکن بیخودی کچھ حد سے بڑھی تو اس مستی کا راز فاش ہو گیا-

آن ہمہ آزادگی دیں ہمہ دل دادگی حیف کہ غالب زخویش بے خبر افتادہ است

لغت : حیف: افسوس-- آزادگی: آزاد منشی-- دل دادگی: فریفتگی، عشق--

ترجمہ : وہ سراسر آزادگی اور یہ سراسر دل دادگی، افسوس کہ غالب اپنے آپ سے بے خبر واقع ہوا ہے- یعنی غالب میں یہ دونوں باتیں ہیں اور یہ دونوں باتیں انسانی زندگی کے لیئے ایک نعمت ہیں- جسے یہ میسر ہوں وہ خوش بخت انسان ہے اور غالب کو اپنی اس خوش بختی کی خبر نہیں جس پر وہ اظہار افسوس کرتا ہے- یہ مفہوم بھی ہے کہ عشق کرنے سے پہلے کیا آزادانہ زندگی بسر ہو رہی تھی لیکن عشق کے بعد وہ بات نہ رہی-

---

غزل #4

درگرد نالہ وادی دل رزم گاہ کیست خونے کہ می دود بشرائین سپاہ کیست؟؟

لغت : رزم گاہ: میدان جنگ-- می دود: دوڑ رہا ہے-- بشرائین: شریانوں میں، پھڑکنے والی رگوں میں--

ترجمہ : نالہ و فریاد کی گرد میں دل کی وادی کس کا میدان جنگ بنی ہوئی ہے- وہ خون جو شریانوں میں دوڑ رہا ہے، کس کی فوج ہے- عاشق کے دل میں محبت کے جذبات نے جو ہنگامہ کھڑا کر رکھا ہے اس کے نتیجے میں اس کے دل سے فریادیں اٹھ رہی ہیں جسے میدان جنگ کا نام دیا گیا ہے-

حسن تودر حجاب زشرم گناہ کیست؟ جا بر کرشمہ تنگ زجوشِ نگاہ کیست؟

لغت : حجاب: پردہ-- کرشمہ: آنکھ کا اشارہ، ناز نخرا--

ترجمہ : تیرا حسن جو پردے میں ہے تو یہ کس کے گناہ کی شرم کے باعث ہے- اور یہ جو کرشمہ و ناز پر جگہ تنگ ہو گئی ہے تو یہ کس کی نگاہ کے جوش کا نتیجہ ہے- (یعنی محبوب ناز و ادا نہیں دکھا سکتا)- جوش نگاہ کا مطلب ہے عاشق کا معشوق کو زوردار انداز میں دیکھنا جو ایک طرح سے گستاخی ہے یا گناہ ہے، چنانچہ عاشق کو اس گناہ سے بچانے کے لیئے اس نے حجاب اختیار کر لیا ہے جس کے نتیجے میں حسن کی کرشمہ سازیاں گویا ختم ہو گئی ہیں-

مست است و رخ کشادہ بہ گلزار می رود خوں در دلِ بہار زتاثیر آہ کیست؟

لغت : رخ کشادہ: چہرہ کھلا رکھ کر، بے حجاب ہو کر، نقاب اٹھا کر--

ترجمہ : وہ عالم مستی میں اور چہرہ کھلا رکھے یا نقاب اٹھا کر گلزار کی طرف جا رہا ہے- کس کی آہ کی تاثیر کے نتیجے میں بہار کا دل خون ہو رہا ہے- یعنی اس کے بے نقاب حسن نے، جس کی جلوہ نمائی اب گلزار میں ہو رہی ہے، بہار کے دل میں رشک پیدا کر دیا ہے جس کے سبب وہ (دل) خون ہو گیا ہے- تو یہ کس کی آہ کی تاثیر کے سبب ہے، ظاہر ہے عاشق کی آہ کی تاثیر مراد ہے-

ما با تو آشنا و تو بیگانہ ای زما آخر تو و خدا کہ جہانے گواہ کیست؟

لغت : تو و خدا: تجھے خدا کی قسم--

ترجمہ : ہم تو تجھ سے آشنا ہیں اور تو ہم سے بیگانہ ہے، آخر تجھے خدا کی قسم یہ بتا کہ دنیا کس کی گواہ ہے- یعنی دنیا والوں کو ہماری تجھ سے بے

جد وابستگی کا اور تیری ہم سے بے وفائی یا بے توجہی کا علم ہے۔

موبر نتابد ایں ہمہ پیچ وخم وشکن　　زلف تو روزنامۂ بختِ سیاہ کیست؟

لغت : برنتابد: برداشت نہیں کرتے، کرسکتے-- روزنامہ بخت سیاہ: سیاہ بختی یا بدنصیبی کا روزنامچہ، ڈائری--

ترجمہ : تیری زلفوں میں اس قدر پیچ وخم اور شکن ہیں کہ بال مزید پیچ وخم برداشت نہیں کرسکتے- یہ بتا کہ تیری زلفیں کس کی سیاہ بختی کا روزنامچہ ہیں؟ دوسرے لفظوں میں یہ سیاہ اور بے حد پیچ وخم والی زلفیں ایسی ہیں جیسے عاشق کی سیاہ بختی کی تصویر ہوں- زلفوں کی سیاہی کے حوالے سے اپنی سیاہ بختی کا ذکر کیا ہے-

زینساں کہ سربسر گل و ریحان و سنبل است　　طرف چمن نمونہ طرف کلاہ کیست؟

لغت : زیں ساں: اس طرح-- سربسر: سراسر، یعنی کثرت--

ترجمہ : یہ جو چمن میں گل (گلاب)، ریحان اور سنبل کی کثرت ہے تو یہ کس کے گوشہ کلاہ کا نمونہ ہے؟ معشوق کے کلاہ کی طرف اشارہ ہے جس میں گل کا رنگ، ریحان (نازبو) کی سی خوشبو اور سنبل کے سے پیچ وخم ہیں-

رشک آیدم بروشنی دیدہ ہاے خلق　　دانستہ ام کہ ازاثر گردِ راہِ کیست

لغت : دانستہ ام: میں نے جان لیا ہے--

ترجمہ : مجھے لوگوں کی آنکھوں کی چمک اور روشنی پر رشک آرہا ہے- میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ چمک کس کی گرد راہ کا نتیجہ ہے- محبوب جس راستے سے گزرا ہے وہاں اس کے چلنے سے جو گرد اڑ کر لوگوں کی آنکھوں میں پڑی، اس سے ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوگئی اور یہ بات عاشق کے لیئے رشک کا باعث بنی ہے-

بامن بخوابِ ناز و من از رشک بدگماں　　تاعرصہ خیالِ عدو جلوہ گاہ کیست

لغت : بخواب ناز: ناز کی نیند میں ہے، ناز سے سویا ہوا ہے-- عرصہ خیال عدو: دشمن کے خیال کا میدان یعنی رقیب کا تصور وخیال--

ترجمہ : وہ میرے ساتھ ناز سے سویا ہوا ہے اور میں اس رشک کے باعث بدگماں ہوں کہ آخر دشمن یعنی رقیب کے تصور وخیال کا میدان کس کی جلوہ گاہ بنا ہوا ہے- عاشق کو محبوب کا وصل میسر ہے لیکن رشک کے باعث وہ یہ برداشت نہیں کرتا کہ محبوب کا خیال تک بھی رقیب کے ذہن میں آئے- رشک سے متعلق اردو میں یوں کہا ہے-

چھوڑا نہ رشک نے کہ تیرے گھر کا نام لوں　　ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

بقول حسرت موہانی

مجھ سے پوچھا نہ گیا نام ونشاں بھی ان کا　　جستجو کی کوئی تمہید اٹھائی نہ گئی

بیخود بوقت ذبح تپیدن گناہ من　　دانستہ دشنہ تیز نہ کردن گناہ کیست؟

لغت : تپیدن: تڑپنا-- دانستہ: جان بوجھ کر-- دشنہ: خنجر--

ترجمہ : میرے قتل کے موقع پر میرا بیخود ہو کر تڑپنا بلاشبہہ، میرا قصور ہے لیکن جانتے بوجھتے خنجر کو تیز نہ کرنا کس کی خطا ہے؟ (یعنی تیری خطا ہے)-

غالب حساب زندگی از سر گرفتہ است　　جانا بہ من بگو کہ غمت عمر کاہِ کیست؟

لغت : از سر گرفتہ است: نئے سرے سے شروع ہوا ہے-- جانا: اے جان، اے محبوب-- عمر کاہ: عمر گھٹانے والا--

ترجمہ : غالب نے حساب زندگی نئے سرے سے شروع کر دیا ہے- جان من! مجھے یہ تو بتا کہ تیرا غم کس کی عمر گھٹانے والا ہے- مطلب یہ کہ کچھ عاشق ایسے ہیں جو غم جدائی یا محبت کے غم کو برداشت نہیں کر سکتے اور جلد ہی ان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے، جبکہ غالب ایک ایسا عاشق ہے جو سخت جان ہے اور ہر غم جدائی پر گویا نئی زندگی گزارنا شروع کر دیتا ہے-

---

غزل #5

در تابم از خیال کہ دل جلوہ گاہ کیست؟ داغم ز انتظار کہ چشمش براہ کیست؟

لغت : در تابم: میں پیچ و تاب میں ہوں، بیقرار ہوں-- داغم: میں جل رہا ہوں--

ترجمہ : میں اس تصور و خیال سے پیچ و تاب میں ہوں یا بیقرار ہوں کہ اس (محبوب) کا دل کس کی جلوہ گاہ ہے یعنی کون اس کے دل میں سمایا ہوا ہے اور اس انتظار میں جل رہا ہوں کہ اس کی نگاہیں کس کی راہ پر لگی ہوئی ہیں، یعنی وہ کس کے انتظار میں چشم براہ ہے-

از نالہ خیزی دل سختش در آتشم کاین سنگ پر شرر زہجوم نگاہ کیست

لغت : نالہ خیزی: نالہ و فریاد بلند ہونا-- در آتشم: میں آگ میں ہوں، جل رہا ہوں-- کاین: کہ ایں، کہ یہ--

ترجمہ : میں اس کے سخت دل سے نالہ و فریاد کے بلند ہونے سے آگ میں جل رہا ہوں (یعنی رشک کی آگ میں)، اور سوچ رہا ہوں کہ کس کی کثرت نگاہ سے اس (محبوب) کے پتھر جیسے دل سے یہ چنگاریاں اٹھ رہی ہیں- محبوب کسی اور پر عاشق ہو گیا ہے جس کے نتیجے میں وہ ان کیفیات سے دوچار ہے- ساری غزل اسی موضوع پر ہے-

چشمش پر آب از تف مہر پری وشے است من درگماں کہ از اثر دودِ آہ کیست

لغت : تف: گرمی-- مہر پری وشے کسی پری ایسے حسین کی محبت-- دود: دھواں--

ترجمہ : کسی پری وش کی محبت کی گرمی سے اس کی آنکھیں پر آب ہیں- (آنسو آنکھوں سے چھلک رہے ہیں) میں اس گماں کا شکار ہوں کہ آخر کس کی آہوں کے دھوئیں کا یہ اثر ہے- ظاہر ہے یہ خود اس عاشق کی آہوں کا اثر ہو گا-

ظالم تو و شکایت عشق این چہ ماجراست بارے بمن بگو کہ دلت داد خواہِ کیست

لغت : ظالم تو: یعنی ظالم تو تو خود ہے-- بارے: آخر، آخر کار، خیر-- داد خواہ: انصاف کا طالب--

ترجمہ : (اے محبوب)! ظالم تو تو خود ہے، پھر یہ عشق کی شکایت؟ یہ کیا بات ہوئی- خیر تو مجھے یہ بتا کہ تو کس کے عشق کے ہاتھوں (یعنی عشق میں پہنچنے والے غم والم کے باعث) داد خواہ ہے؟

در خود گم است جلوۂ برقِ عتاب تو این تیرگی بہ طالع مشت گیاہ کیست؟

لغت : جلوہ برق عتاب: غیظ اور غصے کی بجلی کی چمک-- تیرگی: تاریکی، سیاہی-- طالع: نصیبہ، مقدر--

ترجمہ : تیری برق عتاب کا جلوہ اپنے آپ میں گم ہے (یعنی تو نے جو کسی سے عشق اختیار کیا ہے اس کے نتیجے میں تیرا سارا عتاب غائب ہو گیا ہے) اب یہ تاریکی (برق عتاب کی چمک کے حوالے سے تاریکی کہا) کس کے مٹھی بھر تنکوں کے مقدر (مراد سیاہ بختی) کے باعث ہے-

نیرنگ عشق شوکت رعنائی تو برد در طالعِ تو گردش چشمِ سیاہ کیست؟

لغت : نیرنگ: طلسم، جادو-- رعنائی: حسن، خوبصورتی-- گردش چشم: آنکھوں کا پھرنا--
ترجمہ : نیرنگ عشق نے تیری رعنائی کی شان وشوکت چھین لی ہے، اڑالی ہے، تیرے مقدر میں کس کی سیاہ آنکھوں کی گردش سما گئی ہے۔ رعنائی یعنی حسن کی چمک کے حوالے سے چشم سیاہ کہا اور چشم سیاہ ویسے حسن کی علامت ہے۔ گویا وہ اب خود عاشق ہو کر اپنے معشوق کی چشم سیاہ کی گردش میں کھویا ہوا ہے۔

گوید زعجز چوں تو خدا ناشناس، حیف باچوں خودی کہ دادرِ گیتی گواہ کیست؟

لغت : چوں تو خدا ناشناس: تجھ جیسا خدا سے ناواقف، خدا سے نہ ڈرنے والا-- دادر گیتی: خدا تعالیٰ-- چوں خودی: اپنے جیسا--
ترجمہ : افسوس کی بات ہے کہ اب تجھ جیسا خدا ناشناس بھی، عالم انکسار میں، اپنے جیسے سے یہ کہہ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کس کا گواہ ہے، یعنی شاعر کا محبوب اب اپنے محبوب سے یہ کہہ رہا ہے کہ تو جو ظلم مجھ پر ڈھا رہا ہے، اس کا گواہ خدا ہے، وہی انصاف کرے گا۔

با ایں ہمہ شکست، درستی ادائے اوست رنگ رخت نمونہ طرف کلاہ کیست؟

لغت : شکست: ٹوٹ پھوٹ، مراد چہرے کے رنگ کا اڑنا-- درستی: صحیح ہونا، چہرے کا دلکش ہونا-- طرف کلاہ: کلاہ کا ٹیڑھا رکھنا جس سے شکن پیدا ہوتا ہے لیکن دل کشی میں اضافہ ہوتا ہے--
ترجمہ : اس تمام تر شکست رنگ کے باوجود تیرے چہرے میں ایک دلکشی کی ادا موجود ہے۔ یہ بتا کہ تیرے چہرے کا رنگ کس کی طرف کلاہ کا نمونہ ہے۔ خود بقول غالب!

ہو کے عاشق وہ پری رخ اور نازک بن گیا رنگ کھلتا جائے ہے جوں جوں کہ اڑتا جائے ہے

با تو بہ پند، حرف بہ تلخی، گناہ من با من بعشق، غلبہ بدعوئی، گناہ کیست؟

لغت : پند: نصیحت-- حرف بہ تلخی: تلخی سے بات کرنا--
ترجمہ : میں مان لیتا ہوں کہ میں تجھے نصیحت کرتے وقت جو کبھی تلخی سے بات کر جاتا ہوں تو یہ میری خطا ہے لیکن میرے ساتھ، عشق کے معاملے میں، دعوے کے ساتھ غلبے کا اظہار کرنا (یعنی اپنے عاشق ہونے کے سلسلے میں) کس کی خطا ہے؟ (ظاہر ہے محبوب ہی کی خطا ہے)

غالب کنون کہ قبلہ او کوے دلبراست کے می رسد بدیں کہ درش سجدہ گاہ کیست؟

لغت : کنوں: اب، اب-- کوے دلبرے: معشوق کا کوچہ-- کے می رسد: اب کیا ضرورت ہے، کیا پوچھنا--
ترجمہ : غالب اب جب کہ معشوق کا کوچہ اس کا قبلہ بن چکا ہے یہ پوچھنے یا ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ اس کا اپنا دروازہ کس کی سجدہ گاہ ہے؟ کس سے مراد عاشق یا غالب ہے۔ یعنی جب وہ خود کسی کے عشق میں مبتلا ہو چکا ہے تو اب اُسے ہماری کیا پروا ہے۔

غزل #6

یاد از عدو نیارم ویں ہم ز دور بینی است کاندر دلم گذشتن با دوست ہم نشینی است

لغت : یاد نیارم: یاد نہیں کرتا، ذکر نہیں کرتا-- ویں: وایں، اور یہ-- ز: از یعنی کے باعث-- کاندر: کہ اندر--
ترجمہ : بقول حالی، غالب یہ کہہ رہا ہے کہ "میں جو رقیب کا خیال دل میں نہیں لاتا تو یہ دور بینی کی بات ہے، کیونکہ میرے دل میں ہر وقت

دوست رہتا ہے- اگر رقیب کا خیال دل میں آئے گا تو گویا رقیب، دوست کے ساتھ ہم نشین ہو جائے گا"- مراد یہ کہ جیسے ہی رقیب کے بارے میں سوچوں گا تو یوں لگے لگا کہ وہ دوست کے پاس بیٹھا ہے اور یوں میں اذیت کا شکار ہوں گا لہٰذا میں اس کا خیال ہی دل میں نہیں لاتا-

در عالمِ خرابی از خیل منعمانم سیلم برخت شوئی، برقم بخوشہ چینی است

لغت : خیل: گروہ-- منعماں: منعم کی جمع، امرا-- سیلم: میں طوفان ہوں، سیلاب ہوں-- خوشہ چینی: خرمن اڑانا--

ترجمہ : جہاں تک میری دنیا کی ویرانی وتباہی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں میں بڑے بڑے رئیسوں میں شامل ہوں- میرا سیلاب تمام مال واسباب بہا کر لے جاتا اور بجلی میرے خرمن پر گر کر اسے جلانے میں لگی رہتی ہے- دوسرے لفظوں میں میں دنیا کا انتہائی بدحال انسان ہوں- سیل سے مراد محبت کا سیلاب، اسی طرح بجلی یعنی برق محبت- یعنی یہ سب عشق ومحبت ہی کا نتیجہ ہے-

میرم ولے بترسم کز فرط بدگمانی داند کہ جان سپردن ازعافیت گزینی است

لغت : میرم: میں مرتا ہوں-- بترسم: ڈرتا ہوں-- فرط: کثرت-- سپردن: دے دینا-- عافیت گزینی: آرام طلبی--

ترجمہ : میں مرتا ہوں یا میں مرنے کو تیار ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہ وہ جو بڑی بدگمانی کا شکار ہے، (یعنی محبوب بڑا بدگمان ہے) کہیں یہ نہ سمجھ لے کہ میرا یہ اقدام محض آرام وسکون کے حصول کے لیئے ہے-

در بادہ دیر مستم آرے زسخت جانی است درغمزہ زود رنجی، آرے ز نازنینی است

لغت : دیر مستم: میں دیر سے مست ہوتا ہوں-- آرے: ہاں-- غمزہ: ناز نخرا-- زود رنجی: تو جلد ناراض ہو جاتا ہے--

ترجمہ : میں جو شراب پی کر دیر سے مست ہوتا ہوں تو یہ میری سخت جانی کے باعث ہے اور تو جو ناز وادا دکھانے میں جلد ناراض ہو جاتا یا بگڑ جاتا ہے تو یہ تیرے نازنین ہونے کے سبب ہے، یعنی دونوں صورتوں (غمزہ اور زود رنجی) میں تیری ادائیں دل موہ لینے والی ہیں-

من سوے او بینم، داند زبے حیائی است او سوے من نہ بیند دانم زشرمگینی است

لغت : سوے او: اس کی طرف-- شرمگینی: احساس شرم--

ترجمہ : میں جو اس کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ اسے میری بے حیائی سمجھتا ہے اور وہ جب میری طرف نہیں دیکھتا تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ اس کے احساس شرم کے باعث ہے-

ذوقے است در ادایت قاصد! تو وخدایت در جیب من بیفشاں خلدے کہ آستینی است

لغت : ذوقے است: ایک خاص لطف وکشش ہے-- تو وخدایت: تو اور تیرا خدا یعنی تجھے خدا کی قسم-- بیفشاں: ڈال دے-- آستینی است: جو آستین میں ہے--

ترجمہ : اے قاصد تیری ادا میں ایک خاص لطف وکشش ہے، تجھے خدا کی قسم جو خلد تیری آستین میں ہے وہ میرے دامن میں ڈال دے- یعنی قاصد، محبوب کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے- قاصد کے طور طریقوں سے پتا چلتا ہے کہ یہ پیغام بڑا دل خوش کن ہو گا- شاعر نے اسے خلد یعنی بہشت کا نام دیا ہے-

زیں خونچکاں نواہا دریاب ماجرا ہا ہنگامہ ام اسیری، اندیشہ ام حزینی است

لغت : خوں چکاں: جن سے خون ٹپکے-- دریاب: پالے، سمجھ لے-- اسیری: حالت قید-- حزینی: حالت حزن وملال--

ترجمہ : تو میری ان خوں چکاں نواؤں، فریادوں سے میری صورت حال کو سمجھ لے، یعنی مجھ پر کیا کیا بیت رہی ہے- میرا سارا ہنگامہ یا ولولہ

اسیری ہے، جبکہ میرا فکر سراسر حزن وملال ہے۔

دردِ شکست دل را رام صدا نخواہم ساز شکایت من تارش ز موے چینی است

لغت : شکست دل: دل کا ٹوٹنا-- رام صدا: آواز کا مطیع یعنی آواز کا پابند-- موے چینی: وہ ہلکی سی جھری جو پیالے میں آجاتی ہے اور جس کے سبب پیالے کو کھڑکانے پر بھی آواز پیدا نہیں ہوتی--

ترجمہ : میں نہیں چاہتا کہ میرے دل کے ٹوٹنے کی صدا پیدا ہو- میری شکایت کے ساز کا تار موے چینی سے بنا ہے- یعنی میں نہیں چاہتا کہ اپنے دل کے ٹوٹنے کا کوئی شکوہ کروں-

نازم بزود یابی، نازد بگوش وگردن چنداں کہ ابرنیساں در گوہر آفرینی است

لغت : بزودیابی: جلد مل جانے پر-- بگوش وگردن: کان اور گردن پر-- ابرنیساں: موسم بہار میں برسنے والا بادل جس سے سیپی کے اندر موتی بنتے ہیں--

ترجمہ : میں تو اس کے جلد ملنے پر ناز کرتا ہوں اور اسے اپنے کانوں اور گردن پر بالکل اسی طرح ناز ہے جس طرح ابرنیساں موتی پیدا کرنے میں فخر کرے- کان اور گردن میں جو زیور (موتیوں کا ہار وغیرہ) ڈال رکھے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے-

سوزم دمے کہ یارم یاد آورد کہ غالبؔ در خاطرش گذشتن با غیرہم نشینی است

لغت : سوزم: میں جلتا ہوں-- دمے کہ: اس وقت جب-- در خاطرش گذشتن: اس کے دل میں آنا، سمانا--

ترجمہ : اے غالب! جب میرا دوست مجھے یاد کرتا ہے تو میں جل اٹھتا ہوں، کیونکہ اسے میرا یاد آنا ایسا ہی ہے جیسے میں رقیب کے ساتھ بیٹھا ہوں- یعنی محبوب کے دل میں تو ہر وقت رقیب ہی کا خیال رہتا ہے، اس لیئے جب وہ عاشق کا خیال دل میں لائے گا تو یہ گویا عاشق کی رقیب کے ساتھ ہم نشینی ہوگی جو عاشق کے لیئے دکھ کا باعث ہے-

---

غزل #7

لب شیرینِ تو جانِ نمک است وےؔں کہ گفتم بہ زبانِ نمک است

ترجمہ : تیرے شیریں اور رسیلے ہونٹ نمک کی جان ہیں اور یہ جو میں نے کہا ہے تو یہ نمک کی زبان سے ہے- شیریں کے مقابلے میں نمک کا ذکر صنعت تضاد ہے- مطلب یہ کہ تیرے ہونٹوں میں شیرینی اور نمک کی چاشنی ہے- اور خود نمک اس کی اس قدر چاشنی کو جان نمک کہہ رہا ہے-

درنہادِ نمک از رشکِ لبت ہست شورے کہ فغانِ نمک است

لغت : نہاد: فطرت، طبیعت-- شور: شور کے علاوہ نمک کے بھی معنی ہیں--

ترجمہ : تیرے ہونٹوں کے رشک کے سبب نمک کی فطرت میں ایک شور برپا ہے جو فغان نمک ہے- یعنی نمک میں جو نمک پن یا ذائقہ آیا ہے وہ تیرے ہونٹوں پر اس کے رشک کا نتیجہ ہے-

اے شدہ لطفِ عتابت ہمہ ناز ناز درعہد تو کانِ نمک است

ترجمہ : اے (محبوب) تیرا لطف وکرم اور تیرا عتاب سراسر ناز ہے، چنانچہ ناز تیرے دور میں کان نمک بن گیا ہے- جس طرح نمک کی کان

سے نمک ختم نہیں ہوتا اسی طرح محبوب کے ناز و ادا ہر صورت میں، خواہ وہ لطف کی صورت میں ہوں اور خواہ عتاب کی صورت میں، برقرار رہتے ہیں۔

ناز سرمایہ دیگر ز تو یافت نمک خوانِ تو خوانِ نمک است

لغت : سرمایہ دیگر: دوسرا سرمایہ، مراد نئی شان و شوکت۔۔

ترجمہ : ناز کو تیری وجہ سے ایک نئی شان و شوکت میسر آئی ہے بالفاظ دیگر تیرے خوان میں جو نمک ہے وہ خود خوان نمک کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ خالی نمک کی اور بات ہے لیکن خوان نمک شان میں اس سے بڑھ کر ہے۔ نمک خوان سے مراد ہے ناز۔

شورہا صرف فغانم کردند نمک از حسرتیانِ نمک است

لغت : صرف فغانم: میری فغاں میں ڈالے گئے ہیں۔۔ حسرتیان: حسرتی کی جمع، حسرت کے مارے ہوئے، اہل حسرت۔۔

ترجمہ : میری آہ و فغاں میں اتنا شور (مراد نمک) ڈالا گیا ہے (یعنی قدرت کی طرف سے ڈالا گیا ہے) کہ خود نمک بھی نمک کے حسرتیوں میں سے ہے، یعنی نمک میں بھی یہ حسرت ہے کہ وہ ویسا نمک بنے۔

زخم ما پنبہ مرہم دارد زیں سفیدی کہ نشانِ نمک است

لغت : پنبہ: روئی مراد، وہ پھایا یا پھاہا جس پر مرہم لگا کر زخم پر چپکاتے ہیں۔۔

ترجمہ : ہمارے زخم پر مرہم کی روئی ہے، اس کی وجہ وہ سفیدی ہے جو نمک کا بھی نشان ہے۔ روئی سفید ہوتی ہے اور نمک بھی سفید ہوتا ہے، اس حوالے سے یہ بات کہی۔ مطلب یہ کہ ہمارے زخم پر نمک چھڑکنے سے بظاہر ہماری تکلیف تو بڑھتی ہے لیکن زخم محبت کھانے سے اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا بلکہ یہ سکون و راحت کا باعث ہے۔

گر نمک سود کنی زخمِ دلم سُود زخم است و زیانِ نمک است

لغت : نمک سود کنی: تو نمک چھڑکے۔۔ سود: فائدہ۔۔ زیاں: نقصان۔۔

ترجمہ : اگر تو میرے دل کے زخم پر نمک چھڑکے تو یہ زخم کا فائدہ ہو گا جبکہ خود نمک کے لیئے نقصان کا باعث ہو گا۔ زخم کا فائدہ یوں کہ عاشق کے لئے یہ باعث راحت ہے (وہی بات جو اس سے پہلے شعر میں کہی گئی ہے) جبکہ نمک کا نقصان اس صورت میں کہ وہ برابر زخم پر چھڑکا جائے تو ظاہر ہے اس میں کمی آجائے گی۔

گفتی الماس فشاندم تو وحق نازش من بہ گمانِ نمک است

لغت : الماس: ہیرا۔۔ فشاندم: میں نے بکھیرا ہے۔۔ تو وحق: تجھے حق یا خدا کی قسم یا تو نے سچ کہا۔۔

ترجمہ : تو نے کہا ہے کہ میں نے (تیرے زخموں پر) الماس بکھیرا ہے۔ تو نے سچ کہا یا سچ کہا ہو گا لیکن میں تو نمک کے گمان میں ناز کر رہا ہوں۔ الماس کا کوئی ذرہ زخم میں پڑے تو وہ زخم کو چیرتا چلا جاتا ہے۔ یعنی میں یہ سمجھ کر فخر کر رہا ہوں کہ تو نے میرے زخم پر نمک چھڑکا ہے۔

نطق من، مایۂ من بس غالبؔ خود نمک گوہر کانِ نمک است

ترجمہ : اے غالب! میری زبان یعنی میری قوت بیان ہی میرا سب کچھ ہے، یہی میرا سارا سرمایہ ہے گویا خود نمک ہی کان نمک کا گوہر ہے۔ یعنی شاعر اپنے ہی فن کو سراہتا ہے۔

غزل #8

چہ فتنہ ہا کہ در اندازہ گمانِ تو نیست　　قیامت است، دل دیر مہربانِ تو نیست

لغت : دل دیر مہربان: ایسا دل جو کسی پر ایک مدت کے بعد مہربان ہو-- چہ: یعنی کون کون سے یا کیسے کیسے--

ترجمہ : کیسے کیسے فتنے ہیں جو تیرے گمان کے اندازے میں نہیں ہیں، یعنی تیرے تصور میں بہت سے فتنے جاگزیں ہیں، اور تیرا دیر مہربان دل، دل نہیں، ایک قیامت ہے- عاشق پر محبوب طرح طرح کے فتنے ڈھاتا ہے لیکن کبھی ایسا موقع بھی آجاتا ہے کہ وہ اس (عاشق) کی طرف توجہ کرتا ہے، تاہم اس عرصے میں عاشق پر گویا قیامت گزر جاتی ہے-

فریبِ آشتی دہ و این ظفر مبارک باد　　دلِ ستم زدہ در بندِ امتحانِ تو نیست

لغت : آشتی: صلح-- ظفر: فتح، کامیابی-- بند امتحان: آزمایش کی قید--

ترجمہ : صلح کا فریب دے اور یہ کامیابی تجھے مبارک ہو، میرا ستم زدہ دل اب تیری آزمایش کی قید میں نہیں ہے- یعنی اس آزمایش سے آزاد ہے- مطلب یہ کہ محبوب اپنے ظلم و ستم سے عاشق کی وفاداری کی آزمایش کرتا رہا- اب وہ صلح کی طرف آرہا ہے تو یہ اس کا فریب ہے جسے عاشق کامیاب قرار دیتا ہے- عاشق کا دل مایوسی کا شکار ہے- چنانچہ وہ اسے کہتا ہے کہ تم اس میں کامیاب ہو، لہٰذا اب کوئی نیا فریب سوچو، ظاہر ہے وہ محبت ہی کا فریب ہو سکتا ہے-

مگر ز پارۂ سنگم کہ ریزدت دمِ تیغ　　بکش، مترس کہ در سودِ من زیانِ تو نیست

لغت : پارہ سنگم: میں پتھر کا ٹکڑا ہوں-- ریزدت دم تیغ: تیری تلوار کی دھار خراب کردے گا-- بکش: مار ڈال، قتل-- مترس: مت ڈر--

ترجمہ : میں شاید پتھر کا کوئی ٹکڑا ہوں جو تیری تلوار کی دھار خراب کردے گا- تو بالکل نہ ڈر اور مجھے قتل کردے کیونکہ میرے فائدے میں تیرا نقصان نہیں ہے- عاشق کے لیئے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونا اس کی خوش بختی ہے-

دلم بہ عہدِ وفائے فریفتِ نامہ سپار　　خوش است وعدہ تو گرچہ از زبانِ تو نیست

لغت : فریفت: فریفتہ کیا، میرا دل لبھایا-- نامہ سپار: خط جس کے سپرد کیا جائے، نامہ بر--

ترجمہ : تیرے نامہ بر نے تیری طرف سے وفا کے عہد کی خبر سنا کر میرے دل کو اس پر فریفتہ کردیا- تیرا یہ وعدہ اچھا ہے، اگرچہ تیری زبان سے نہیں ہے- عاشق کو اعتبار نہیں ہے لیکن یہ بات اگرچہ نامہ بر نے سنائی ہے پھر بھی عاشق کے لیئے باعث مسرت ہے-

شکستہ رنگ تو از عشق، خوش تماشا ایست　　بہارِ دہر بہ رنگینیٔ خزانِ تو نیست

لغت : شکستہ رنگ: اڑا ہوا رنگ-- خوش تماشا ایست: ایک اچھا نظارہ ہے-- دہر: زمانہ، دنیا--

ترجمہ : عشق کے باعث تیرے چہرے کا اڑا ہوا رنگ بھی ایک دلچسپ نظارہ پیش کر رہا ہے- چنانچہ دنیا کا موسم بہار تیرے خزاں کی رنگینی کا مقابلہ نہیں کر سکتا- محبوب کسی کو دل دے بیٹھا ہے، جس کی وجہ سے اس کا رنگ اڑا اڑا سا رہتا ہے-، جسے خزاں کہاں گیا ہے- عاشق کے لیئے اس خزاں میں بھی ایک رنگینی ہے، ایسی رنگینی جو عام موسم بہار میں بھی نہیں-

شباہتے است مر آں را کہ برنیامدہ است　　وگرنہ موے بہ باریکی میانِ تو نیست

لغت : شباہتے است: ایک مشابہت ہے، شکل و صورت میں ایک جیسے ہیں-- برنیامدہ است: اگا نہیں ہے--

ترجمہ : اے یعنی تیری کمر کو اس (بال) سے، جو ابھی اگا نہیں ہے، ایک مشابہت ہے لیکن پھر بھی بال تیری کمر جتنا پتلا یا باریک نہیں ہے۔ محبوب کی پتلی کمر دلکشی کا باعث ہے۔ اس کے اس پتلے پن کو شعرانے، غالب سمیت، غلو کی صورت میں یعنی بے حد مبالغے کے ساتھ بیان کیا ہے بقول شاعر!

صنم سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے　　کہاں ہے، کس طرف کو ہے، کدھر ہے؟

زحق مرنج و در ابرو ز خشم، چیں مفگن　　خوش است رسم وفا گرچہ در زمانِ تو نیست

لغت : حق: سچی بات-- مرنج: ناراض نہ ہو-- چیں مفگن: ابرو پر شکن نہ ڈال--

ترجمہ : تو سچی بات سے ناراض نہ ہو اور غصے کے عالم میں اپنی ابروؤں پر شکن نہ ڈال (جو غصے کی علامت ہے)۔ رسم وفا ایک اچھی رسم ہے، وہ الگ بات کہ تیرے دور میں یہ رسم نہیں ہے۔ یعنی تو بیوفا ہے۔

عتاب و مہر تماشائیانِ حوصلہ اند　　بہ ہیچ عربدہ، اندیشہ رازدانِ تو نیست

لغت : تماشائیاں: تماشائی کی جمع، نظارہ کرنے والے-- عربدہ: لڑائی جھگڑا، ہنگامہ--

ترجمہ : تیرا غیظ و غضب اور تیری محبت دراصل ہمارے یا عاشق کے حوصلے کے تماشائی ہیں، ورنہ تیرے کسی بھی ہنگامے یا عربدہ میں ہماری سوچ تیری طبیعت کا راز نہیں پا سکتی۔

رواں فدائے تو نام کہ بردہ ای ناصح　　زہے لطافتِ ذوقے کہ در بیانِ تو نیست

لغت : رواں: روح، جان-- نام کہ بردہ ای: تو نے کس کا نام لیا ہے-- لطافت ذوق: ذوق کی عمدگی-- زہے: کیا کہنے--

ترجمہ : اے ناصح! میری روح تجھ پر فدا ہو تو نے کس کا نام لے لیا ہے۔ کیا کہنے ہیں اس لطافت ذوق کے جو (افسوس کہ) تیرے بیان میں نہیں ہے۔ نصیحت کرنے والا عاشق کو، اس کے معشوق کے حوالے سے، عشق سے باز رہنے کی نصیحت کر رہا ہے۔ عاشق اس کے منہ سے اپنے محبوب کا نام سن کر ہی پھڑک اٹھا ہے۔ ناصح کا انداز کرخت ہے جسے ذوق لطافت سے خالی کہا گیا ہے۔

بقول مومن!

نہ مانوں گا نصیحت، پر نہ سنتا میں تو کیا کرتا　　کہ ہر ہر بات میں ناصح تمہارا نام لیتا تھا

فارسی کا ایک شاعر کہتا ہے۔

مقصود ماشنیدن نام تو بودہ است　　گاہے زناصح ار سخنے گوش کردہ ام

اگر میں نے کبھی ناصح کی بات سنی ہے تو ہمارا مقصد صرف تیرا نام سننا تھا۔

دل از خموشی لعلت امیدوار چراست　　چہ گفتہ ای بہ زبانے کہ در دہانِ تو نیست

لغت : لعلت: تیرے ہونٹ، تیرے لبِ لعلین--

ترجمہ : میرا دل تیرے ہونٹوں کی خاموشی سے کیوں اس قدر توقع رکھے ہوئے ہے۔ تو نے ایسی زبان سے، جو تیرے منہ میں نہیں ہے، کیا کہہ دیا ہے۔ محبوب نے تو خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور عاشق اس کی اس ادا پر بھی پھڑک رہا ہے۔

گمان زیست بود برمنت زبے دردی　　بداست مرگ ولے بدتر از گمان تو نیست

لغت : زیست: زندگی-- برمنت: تیرا مجھ پر--

ترجمہ : تو جو مجھ پر زندہ رہنے کا گمان کر رہا ہے تو تیرا یہ گمان تیری بے دردی کی وجہ سے ہے۔ یہ صحیح ہے کہ موت بری چیز ہے لیکن تیرے

اس گمان سے بدتر نہیں ہے۔ محبوب کے ظلم و ستم کی طرف اشارہ ہے جس نے اسے موت کی طرف دھکیل دیا ہے لیکن محبوب اب بھی عاشق کو زندہ سمجھ رہا ہے۔ اس کے اس طرز عمل کو اس کی بے دردی قرار دی ہے۔

عیار آتش سوزاں گرفتہ ام صد بار　　بہ سینہ تابیِ داغ غمِ نہانِ تو نیست

لغت : عیار گرفتہ ام: میں نے جانچا ہے-- آتش سوزاں: جلا دینے والی آگ-- سینہ تابی: سینے کی گرمی--

ترجمہ : میں نے جلا دینے والی آگ کو سو مرتبہ یعنی کئی مرتبہ جانچا اور آزمایا ہے۔ وہ تیری محبت کے پوشیدہ غم کے داغ کی سینہ تابی (سینے یا دل میں حرارت و گرمی پیدا کرنے کا عمل) کے برابر نہیں ہے۔

تغافل تو دلیل تجاہل افتاد است　　تو و خدائے تو، غالب زبندگانِ تو نیست؟

لغت : تغافل: جان بوجھ کر غفلت سے کام لینا-- تجاہل: جانتے بوجھتے بے خبری کا اظہار کرنا--

ترجمہ : تیرا تغافل تیرے تجاہل کی دلیل ثابت ہوا ہے۔ تجھے خدا کی قسم! یہ بتا کیا غالب تیرے غلاموں میں سے نہیں ہے۔ دوسرے مصرعے کا انداز سوالیہ ہے۔ مطلب یہ کہ معشوق کو علم ہے کہ غالب اس پر فدا ہے اور یوں اس کا غلام ہے لیکن وہ تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا ہے۔

غزل #9

اے کہ گفتی غم درون سینہ جاں فرساست، ہست　　خامشیم اما اگر دانی کہ حق با ماست، ہست

لغت : جان فرسا: جان کو اذیت پہنچانے والا-- خامشیم: ہم خاموش ہیں-- حق باماست: ہم سچے ہیں، ہم حق بجانب ہیں--

ترجمہ : اے محبوب! تو نے یہ جو کہا ہے کہ سینے یا دل میں موجود غم، جاں فرسا ہوتا ہے تو ایسا ہی ہے۔ ہم خاموش ہیں لیکن اگر تو یہ جان لے کہ ہم سچے ہیں یا حق بجانب ہیں تو معاملہ واقعی ایسا ہی ہے۔ یعنی عاشق محبوب کے غم کے سبب جاں فرسائی کا شکار ہے لیکن اس کا اظہار نہیں کرتا اور اندر ہی اندر جلتا رہتا ہے۔

این سخن حق بود و گاہے برزبانِ مانہ رفت　　چوں تو خود گفتی کہ خوباں را دل از خارا ست، ہست

لغت : حق: سچ-- خارا: ایک بہت سخت قسم کا پتھر--

ترجمہ : یہ بات، جو تو نے اب خود کہی، کہ حسینوں کا دل سخت پتھر کا ہوتا ہے، تو واقعی یہ سچ تھا اور یہ ایک حقیقت ہے لیکن ہم نے کبھی اپنی زبان سے اس کا اظہار نہیں کیا۔

دیدہ تا دل خون شدن کز غم روایت می کنی　　گر بگویم کایں نخستیں موجِ آن دریاست، ہست

لغت : روایت می کنی: تو بیان کر رہا یا کہہ رہا ہے-- نخستیں موج: پہلی لہر--

ترجمہ : تو جو یہ کہہ رہا ہے کہ غم محبت میں عاشق کا آنکھوں سے دل تک سب خون ہو جاتا ہے تو اگر میں یہ کہوں کہ یہ اس سمندر یعنی غم محبت کی پہلی لہر ہے تو یہ صحیح ہے۔ یعنی آنکھوں سے خون کا بہنا اور دل کا خون ہو جانا تو آغاز عشق کی بات ہے۔ بقول شاعر!

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　　آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

دیدی آخر کانتقام خستگان چوں می کشند　　آنکہ می گفتیم ما کامروز را فرداست، ہست

لغت : کانتقام: کہ انتقام-- خستگاں: خستہ کی جمع بمعنی زخمی، مراد زخمی دل عشاق-- کامروز: کہ امروز--

ترجمہ : تونے آخر دیکھ لیا کہ زخمی دل عاشقوں کا انتقام کس طرح لیا جاتا ہے، یہ جو ہم کہا کرتے تھے کہ آج کے بعد کل کی آمد ہوگی تو یہ سچ ہے، یا ایسا ہی ہے۔ مطلب یہ کہ ان عشاق پر جو بیت رہی یعنی ان پر محبوب جو ظلم وستم ڈھا رہا ہے وہ آخر ایک دن رنگ لائے گا۔

ہم وفا ہم خواہش ما ہیچ پرسش عیب نیست　　آنکہ می گفتی کہ خواہش در وفا بیجاست، ہست

لغت : ہیچ پرسش: کوئی پوچھ گچھ کرنا، احوال پرسی کرنا--

ترجمہ : عاشق ہونے کے ناطے ہم خود وفا کرتے اور خود ہی اس وفا کی خواہش رکھتے ہیں، سو اگر تو ہماری کوئی احوال پرسی نہیں کرتا تو یہ کوئی بری بات نہیں، اور تونے یہ جو کہا کہ وفا میں خواہش یا اظہار خواہش بے جا ہے تو واقعی ایسا ہی ہے۔

بارے از خود گو کہ چونی ور زمن پرسی بپرس　　بخت ناسازاست آرے یار بے پرواست، ہست

لغت : چونی: تو کیسا ہے، تیرا کیا حال ہے-- ور: اور اگر-- ناساز: ناموافق-- آرے: ہاں--

ترجمہ : خیر تو اپنے بارے میں بتا کہ تیرا کیا حال ہے، اور اگر تو میری احوال پرسی کرنے کا خواہاں ہے تو پوچھ لے، تیری اس پرسش کا یہ جواب ہو گا یا ہے کہ اپنا بخت ناموافق ہے اور یار ہماری طرف سے بے پرواہے، اور معاملہ ایسا ہی ہے۔

خوے یارت را تو دانی ورنہ از حسن وجمال　　زلف عنبر بوست، دارد عارض زیباست، ہست

لغت : خوے یارت: تیرے یار کی خصلت-- عنبر بو: عنبر جیسی خوشبو والی-- عارض زیبا: حسین گال، چہرہ--

ترجمہ : اپنے دوست کی خصلت وفطرت کے بارے میں تو خود ہی جانتا ہے (یعنی وہ کیسا ہے)، ورنہ جہاں تک حسن وجمال کی بات ہے تو واقعی اس کی زلفیں عنبر کی سی خوشبو والی اور اس کے گال حسین ہیں (اس کا چہرہ خوبصورت ہے)

صبر وانگاہ از تو، پندارم نہ آدمیست　　واینکہ می گوئی بظاہر گرم استغناست ہست

لغت : وانگاہ: اور پھر، اور وہ بھی-- گرم استغنا: بہت بے نیاز-- پندارم: میں سمجھتا ہوں--

ترجمہ : صبر اور وہ بھی تجھ سے، یعنی جس طرح تو اظہار صبر کر رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے، اور یہ جو تو کہہ رہا ہے کہ محبوب بظاہر بڑی بے نیازی کا مظاہرہ کر رہا ہے تو واقعی یہ سچ ہے مطلب یہ کہ بے نیازی و بے توجہی محبوب کی فطرت میں شامل ہے۔

باچنیں عشقے کہ طوفانِ بلا می خوانیش　　چون بہ بینی کان شکوہ دلبری برجاست، ہست

لغت : طوفانِ بلا: مصیبتوں کا طوفان-- می خوانیش: می خوانی اش، تو اسے کہتا ہے-- برجاست: اپنی جگہ پر ہے، برقرار یا قائم ہے-- شکوہ دلبری: معشوقانہ شان--

ترجمہ : ایسے عشق کے ہوتے ہوئے، جسے تو مصیبتوں کا طوفان کہتا ہے، جب تو یہ دیکھے گا کہ حسن کی وہ معشوقانہ شان اپنی جگہ قائم ودبرقرار ہے تو یہ طوفان بلا بھی اٹھتا ہی رہے گا۔ یعنی یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔

رہ گزارت را دل وجاں ہم چناں فرش است ہاں　　جلوہ گاہت را زجاں بازاں ہماں غوغاست، ہست

لغت : رہ گذارت: تیری گذرگاہ-- فرش است: بچھا ہوا ہے-- ہم چناں: اسی طرح-- جاں بازاں: جان پر کھیلنے والے، عشاق-- ہاں: دیکھو--

ترجمہ : تیرے راستے میں تیرے عشاق کے دل وجاں اسی طرح یعنی حسب معمول بچھے ہوئے ہیں اور تیری جلوہ گاہ میں ان جاں بازوں کا وہی شور و غوغا جاری ہے جو پہلے بھی تھا۔

نظم و نثر شورش انگیزے کہ می باید بخواہ　　اے کہ می پرسی کہ غالب در سخن یکتاست، ہست

لغت : شورش انگیزے: جو ہنگامہ برپا کردے -- بخواہ: مانگ، طلب کر -- یکتا: بے مثل، بے نظیر -- می پرسی: تو پوچھ رہا ہے --

ترجمہ : تو جو یہ پوچھ رہا ہے کہ آیا غالب شعر و شاعری میں بے مثل ہے تو وہ واقعی ہے، ہاں اگر تجھے شورش انگیز نظم و نثر کی خواہش یا ضرورت ہے تو تو اس سے طلب کر۔ یعنی جب تو اس کی نظم و نثر پڑھے گا تو تجھ پر کھل جائے گا کہ وہ واقعی بے مثل ہے۔

غزل #10

سینہ بکشودیم و خلقے دید کاینجا آتش است　　بعد ازیں گویند آتش را کہ گویا آتش است

لغت : بکشودیم: ہم نے کھولا -- خلقے دید: لوگوں نے دیکھا -- گویا آتش است: جیسے آگ ہو، یعنی سچ مچ کی آگ نہ ہو --

ترجمہ : جب ہم نے اپنا سینہ کھولا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس میں تو آگ بھری ہے اور جب اس کے بعد انہوں نے آگ پر نظر ڈالی تو کہا کہ یہ جیسے آگ ہو۔ یعنی محبت کے نتیجے میں عاشق کے سینے یا دل میں جو تپش و حرارت ہے آگ کی حرارت و گرمی اس کے آگے ماند پڑ جاتی ہے۔

انتظار جلوہ ساقی کبابم می کند　　مے بہ ساغر آب حیوان و بہ مینا آتش است

لغت : کبابم می کند: مجھے بھون رہا جلا رہا ہے -- آب حیواں: آب حیات --

ترجمہ : ساقی کے جلوہ کا انتظار مجھے بری طرح جلا رہا ہے۔ شراب پیالے میں ہو تو وہ گویا آب حیات ہے اور صراحی میں ہو تو آگ ہے۔ ساقی آکر شراب پلائے گا، چنانچہ اس کی آمد کے انتظار میں مے خوار جیسے آگ میں جل رہا ہو۔ ویسے بھی عربی ضرب المثل کے مطابق "**الانتظار اشد من الموت**" (انتظار موت سے بھی شدید تر ہے)۔ سو جب ساقی پیالے میں شراب ڈال کر دے گا تو یہ میخوار کے لیئے آب حیات ہو گا ورنہ صراحی میں پڑی ہوئی شراب بیکار ہے جسے آگ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اسے اس حالت میں دیکھ کر مے خوار کا دل جلتا ہے۔

گریہ ات در عشق از تاثیر دودِ آہ ماست　　اشک در چشم تو آب و در دل ما آتش است

لغت : گریہ ات: تیرا رونا دھونا، گریہ وزاری -- دود آہ ما: ہماری آہوں کا دھواں --

ترجمہ : تو جو عشق کی بنا پر گریہ وزاری کر رہا ہے تو یہ دراصل ہماری آہوں کے دھوئیں کی تاثیر ہے۔ تیری آنکھوں میں آنسو تو پانی کی صورت میں ہیں لیکن ہمارے دل میں وہ آگ ہیں۔ محبوب کسی کے عشق میں مبتلا ہو گیا اور اب گریہ وزاری کر رہا ہے جسے عاشق اپنی آہوں کا نتیجہ قرار دے رہا ہے۔ دھواں آنکھوں کو لگے تو آنکھوں سے پانی نکلنے لگتا ہے۔ گویا یہاں صنعت ایہام سے کام لیا گیا ہے۔

اے کہ می گوئی تجلی گاہ نازش دور نیست　　صبر مشتے از خس و ذوق تماشا آتش است

لغت : تجلی گاہ نازش: اس کے ناز و ادا کی جلوہ گاہ -- مشتے از خس: تنکوں کی ایک مٹھی --

ترجمہ : تو جو یہ کہہ رہا ہے کہ اس (محبوب) کے ناز کی جلوہ گاہ دور نہیں ہے تو یہ ٹھیک ہی ہو گا لیکن بات یہ ہے کہ صبر تو تنکوں کی ایک مٹھی ہے جبکہ ذوق نظارہ آگ ہے۔ تنکوں کو آگ جلد لگ جاتی اور انہیں ختم کر دیتی ہے۔ مراد یہ کہ دوست کے جلوے کے نظارے کا ذوق صبر کا

متحمل نہیں ہو سکتا۔

بے تکلف در بلابودن بہ از بیم بلاست　　قعر دریا سلسبیل و روے دریا آتش است

لغت : در بلابودن: مصیبت میں گرفتار ہونا، ہو جانا-- بیم: خوف-- بے تکلف: کسی ڈر خوف کے بغیر--

ترجمہ : مصیبت میں کسی ڈر خوف کے بغیر کود پڑنا، مصیبت کے خوف سے کہیں بہتر ہے، کیونکہ سمندر کی گہرائی تو سلسبیل اور اس کی پانی کی سطح آگ ہے- اسی غزل کے مقطع میں عرفی کے شعر کی بات ہوئی ہے- یہاں عرفی کا دوسرا مصرع ذرا بدل دیا گیا ہے- مطلب یہ ہے کہ سمندر کی لہروں کو دیکھ کر خوف آتا ہے لیکن جب آدمی اس میں چھلانگ لگا دے تو یہ خوف جاتا رہتا ہے- گویا مصیبت کا خوف خود مصیبت سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے-

پردہ از رخ برگرفت و بے محابا سوختیم　　بادہ باداست آتش او را و مارا آتش است

لغت : برگرفت: اٹھالیا-- بے محابا: بے خوف وخطر، بے دھڑک--

ترجمہ : اس نے اپنے چہرے سے پردہ اٹھایا اور ہم بے دھڑک جل گئے- شراب اس کی آگ کے لیئے ہوا کی حیثیت رکھتی ہے جبکہ ہمارے لیئے آگ ہے- اس کی آگ سے مراد محبوب کا حسن وجمال ہے جو محبوب کے شراب پینے سے اور بھی چمک اٹھتا ہے یا شعلے کی صورت اختیار کر لیتا ہے، جس میں عشاق جل جاتے ہیں-

ہم بدین نسبت زشوخی در دلت جا کردہ ایم　　فاش گوئیم از تو سنگ است آنچہ ازما آتش است

لغت : بدیں نسبت: اس تعلق سے-- فاش گوئیم: ہم کھل کر کہتے ہیں--

ترجمہ : تمہارے اور ہمارے درمیان ایک تعلق ہے اور اسی بنا پر ہم نے شوخی سے تیرے دل میں جگہ کر لی ہے، تیرے دل میں رچ بس گئے ہیں، ہم صاف صاف اور کھل کر کہہ دیں کہ جو کچھ ہمارے لیئے آگ ہے وہ تیرے لیئے پتھر ہے- محبوب سنگدل ہے، اس لیئے پتھر کی بات کی- پتھر سے آگ نکلتی ہے اور عاشق آتش محبت میں جلتا ہے، گویا اس حوالے سے پتھر اور آگ میں ایک باہمی نسبت ہے-

گریہ اے دارم کہ تا تحت الثریٰ آب است و بس　　نالہ اے دارم کہ تا اوج ثریا آتش است

لغت : تحت الثریٰ: پاتال، زمین کا سب سے نچلا حصہ-- اوج: بلندی-- ثریا: وہ سات ستارے جو باہم متصل ہیں--

ترجمہ : میری گریہ وزاری کچھ اس ڈھب کی ہے کہ اس کی وجہ سے تحت الثریٰ تک بس پانی ہی پانی ہے اور میرا نالہ وفریاد اس انداز کا ہے کہ اس کے باعث ثریا کی بلندی تک پوری فضا گویا آگ کی صورت اختیار کیئے ہوئے ہے اپنی کثرت گریہ اور کثرت نالہ، جس میں بڑی تپش ہے، کی بات کی ہے-

پاک خور امروز و زنہار از پے فردا منہ　　در شریعت بادہ امروز آب و فردا آتش است

لغت : پاک خور: مراد غٹاغٹ ساری پی جا-- منہ: مت رکھ-- زنہار: خبردار، دیکھو--

ترجمہ : آج ساری شراب پی جا اور دیکھ کل کے لیئے بچا کے نہ رکھ، کیونکہ شریعت کے مطابق شراب آج یعنی دنیا میں تو پانی ہے اور کل یعنی قیامت کے روز یہ آگ ہو گی- مے خوار قیامت کے دن دوزخ میں دھکیلے جائیں گے، اس لحاظ سے شراب وہاں ان کے لیئے آگ ہو گی جبکہ یہاں دنیا میں وہ محض ایک چیز یعنی پانی ہے-

راز بدخویاں نہفتن برنتابد بیش ازیں　　پردہ دار سوز وساز ماست ہرجا آتش است

لغت : بدخویاں: بدخو کی جمع، بدطینت لوگ-- نہفتن: چھپانا-- برنتابد: برداشت نہیں کرتا، تاب نہیں--

ترجمہ : بدخو لوگوں یعنی معشوقوں کے بھید چھپانے کی اس سے زیادہ قوت برداشت نہیں ہے۔ جہاں کہیں بھی آگ ہے وہ ہمارے سوز و ساز کی پردہ دار ہے۔ مطلب یہ کہ ان کی طبیعت کی گرمی گویا آگ ہے جسے ہر کوئی برداشت کرنے کی قوت نہیں رکھتا، جبکہ ایک عاشق اسے بڑے حوصلے اور خاموشی سے برداشت کرتا اور اس کیفیت یا راز کو دل میں چھپائے رکھتا ہے۔ یہ حالت یا دوسرے لفظوں میں یہ آگ عاشق کے دل میں محبت کے سوز و ساز کی حالت بن گئی ہے۔

گشتہ ام غالب طرف بامشرب عرفی کہ گفت "روے دریا سلسبیل و قعر دریا آتش است"

لغت : طرف گشتن: مقابل ہونا-- مشرب: مذہب، عقیدہ (لغوی معنی، پانی کا گھاٹ یا جگہ)-- سلسبیل: ایک جنتی چشمہ-- قعر: گہرائی--

ترجمہ : اے غالب! عقیدے کے لحاظ سے میری سوچ عرفی کے برعکس ہے، جس نے یہ کہا ہے کہ دریا کی اوپر کی سطح تو سلسبیل ہے جبکہ اس کی گہرائی گویا آگ ہے۔ دوسرا مصرع مغلیہ دور کے مشہور شاعر عرفی کا ہے۔ اس کا اصل شعر یوں ہے۔

ہم سمندر باش و ہم ماہی کہ در جیحون عشق روے دریا سلسبیل و قعر دریا آتش است

تو سمندر (آگ میں رہنے والا کیڑا) بھی بن اور مچھلی بھی بن، کیونکہ عشق کے دریا میں اوپر کی سطح سلسبیل اور گہرائی آگ ہے۔

جیحون: وسطی ایشیا کا ایک دریا، یہاں مراد محض دریا۔ اسی غزل کے ایک شعر میں غالب نے دوسرا مصرع ذرا بدل کر استعمال کیا ہے۔

غزل #11

بخود رسیدنش از ناز بس کہ دشوار است چوما بدام تمنائے خود گرفتار است

لغت : بخود رسیدنش: اس کا خود تک پہنچنا، اپنی ذات کو پہچاننا، خود شناس ہونا-- چوما: ہماری طرح-- بس کہ: بہت--

ترجمہ : اپنے ناز و ادا کے باعث اس کا خود شناس ہونا بہت دشوار ہے، کیونکہ وہ بھی ہماری طرح اپنی تمنا کا شکار ہے۔ جس طرح عاشق نت نئی تمناؤں کا شکار رہتا ہے اور اس کی کوئی تمنا پوری نہیں ہوتی، اس طرح معشوق اپنی ذات کی تمنا میں کھویا ہوا ہے، جو ناز و ادا کی صورت میں ہے اور عشاق پر اپنے ظلم و جور سے اس کا بے خبر ہونا ہے۔

تمام زحمتم، از ہستیم چہ می پرسی زجسم لاغر خویشم بہ پیرہن خاراست

لغت : تمام زحمتم: میں سراپا زحمت ہوں-- چہ می پرسی: تو کیا پوچھتا ہے-- جسم لاغر: کمزور یا پتلا بدن، نحیف و نزار بدن--

ترجمہ : تو میرے وجود یا میری ہستی کے بارے میں کیا پوچھتا ہے، بس یہ سمجھ لے کہ میں سرتاپا زحمت ہوں اور اپنے نحیف و نزار بدن کی بنا پر لباس میں گویا کانٹے کی صورت ہوں۔ محبوب کے جور و ستم نے عاشق کے وجود کو سراسر زحمت بنا دیا ہے اور اس کا لاغر جسم اس کے لباس میں کانٹے کی مانند چبھتا ہے۔

صلائے قتل دہ و جاں فشانی مابیں برائے کشتن عشاق وعدہ بسیار است

لغت : صلائے قتل: قتل کی دعوت عام یعنی جو قتل ہونا چاہتا ہے وہ آجائے-- جاں فشانی: جان قربان کرنا، جان دینا--

ترجمہ : تو اپنے عاشقوں کو قتل کی دعوت عام دے اور پھر دیکھ کہ جاں فشانی میں ہمارا جذبہ کس قدر بلند ہے۔ ویسے تو نے عشاق کو قتل

کرنے کے کئی وعدے کیئے ہیں- (گویا وہ جھوٹے وعدے ہیں)- مطلب یہ کہ جب تو یہ صلائے عام دے گا تو تجھے پتا چل جائے گا کہ تیرا سچا عاشق کون ہے-

ستم کش سرناموس جوے خوشتم کہ تا زجیب برآمد بہ بند دستار است

لغت : ستم کش: ستم برداشت کرنے یا اٹھانے والا-- سرناموس جو: ایسا سر جسے عزت و نیک نامی کی تلاش ہو-- بہ بند دستار: دستار کی فکر میں--

ترجمہ : میں اپنے ناموس جو سر کے ہاتھوں ستم اٹھا رہا ہوں جو جیب و گریباں کی فکر سے نکلتا ہے یعنی اس کی یہ فکر ختم ہوتی ہے تو وہ پگڑی کے چکر میں پڑ جاتا ہے- یعنی عزت و ناموس کے لیئے نت نئی خواہشات مجھے (دوسرے لفظوں میں عام انسان کو) زحمتوں کا شکار بناتی رہتی ہیں-

بہ شب حکایت قتلم زغیر می شنود ہنوز فتنہ بہ ذوقِ فسانہ بیدار است

لغت : زغیر می شنود: وہ غیر یعنی رقیب سے سنتا ہے-- ہنوز: ابھی تک-- ذوق فسانہ: افسانے سننے کا ذوق و شوق--

ترجمہ : رات کو وہ (محبوب) میرے قتل کی داستان رقیب سے سنتا ہے- گویا ابھی تک اس کے سر میں افسانہ سننے کے ذوق و شوق کا فتنہ بیدار ہے- یعنی اس قسم کے افسانے سن کر وہ لطف اندوز ہوتا ہے-

بہ قامت من از آوارگی است پیرہنے کہ خار رہ گذرش پود وجادہ اش تار است

لغت : بہ قامت من: میرے قد یعنی بدن پر-- پود و تار: یعنی تار و پود، تانا بانا--

ترجمہ : میرے تن بدن پر آوارگی کا ایسا لباس ہے کہ جس کا بانا رہگذر کے کانٹے ہیں جبکہ تانا اس کا راستہ ہے- عشق کے نتیجے میں عاشق دیوانہ وار ادھر ادھر پھر رہا ہے اور اسے اپنے تن بدن کا ہوش نہیں- راستے کی خاک اور کانٹے گویا اس کا لباس بنے ہوئے ہیں-

بیا کہ فصلِ بہاراست و گل بہ صحن چمن کشادہ روئے تر از شاہدانِ بازار است

لغت : کشادہ روے: کھلے چہرے والا، بے نقاب، مراد کھلا ہوا-- شاہدان بازار: بازاری حسین--

ترجمہ : اے (دوست) آ کہ موسم بہار کا آغاز ہو گیا ہے اور صحن چمن میں پھول، بازاری حسینوں سے کہیں زیادہ کشادہ رو ہیں- پھولوں کے کھلنے کو کشادہ رو کہا جو گویا بے نقاب ہونے کی علامت ہے- بازاری حسین نقاب کے بغیر ہوتے ہیں اس لیئے پھولوں کو ان کے مقابلے میں زیادہ کشادہ رو کہا- موسم بہار میں محبت کے جذبے جوان ہو جاتے ہیں، اسی بنا پر عاشق، محبوب کو دعوت نظارہ چمن دے رہا ہے-

غم شنیدن ولختے بخود فرو رفتن خوشا فریب ترحم چہ سادہ پرکار است

لغت : غم شنیدن: میرا غم سننا-- لختے: کچھ دیر کے لیئے-- بخود فرو رفتن: اپنے آپ میں ڈوب جانا یعنی گم سم ہو جانا-- ترحم: ترس کھانا-- سادہ پرکار: بظاہر سادہ لیکن چالاک--

ترجمہ : میرا محبوب میری داستان غم سن کر کچھ دیر کے لیئے یا کسی قدر خود میں کھو جاتا ہے، محو حیرت ہو جاتا ہے، جیسے اسے مجھ سے بڑی ہمدردی ہو- اس کے اس فریب ترحم کے کیا کہنے ہیں- بظاہر وہ کتنا سادہ ہے لیکن درحقیقت بڑا چالاک ہے-

فناست ہستی من درتصورِ کمرش چو نغمہ اے کہ ہنوزش وجود در تار است

لغت : درتصور کمرش: اس کی کمر کے تصور میں-- ہنوزش: ابھی اس کا--

ترجمہ : اس کی کمر کے تصور میں میری ہستی اس نغمے کی طرح فنا یا گم ہے جس کا وجود ابھی تار یعنی ساز میں ہے اور وہ نکلا نہیں- محبوب کی

بیحد پتلی کمر کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ مضمون مختلف انداز میں آچکا ہے۔

ز آفرینش عالم غرض جز آدم نیست بگرد نقطہ ما دور ہفت پرکار است

لغت : آفرینش کائنات: تخلیق کائنات-- غرض: مقصد-- دور: چکر، گردش-- ہفت پرکار: مراد سات آسمان--

ترجمہ : خدا نے جو یہ کائنات تخلیق کی ہے تو اس کا مقصد انسان کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔ ہمارے یعنی انسان کے وجود کے گرد سات آسمانوں کی گردش کام کر رہی ہے۔ مطلب یہ کہ انسان افضل مخلوقات ہے اور اس کائنات میں اس کے علاوہ جو کچھ بھی پیدا کیا گیا ہے وہ اسی کی خاطر ہے۔

نگاہ خیرہ شد از پرتو رخش غالب تو گوئی آئینۂ ما سراب دیدار است

لغت : از پرتو رخش: اس کے چہرے کے عکس یعنی چمک سے-- سراب: مراد دھوکا، فریب-- سراب دیدار: ایسا دیدار جو بظاہر نہ ہو--

ترجمہ : اے غالب! اس محبوب کے چہرے کی چمک دمک سے ہماری نگاہیں خیرہ ہو کے رہ گئی ہیں، یوں سمجھو کہ ہمارا آئینہ (یعنی آنکھیں جو اس کا چہرہ دیکھ رہی ہیں) دراصل دیدار کا فریب ہے۔ یعنی اس کے حسن میں اتنی چمک ہے کہ آنکھیں اسے برداشت نہیں کر سکتیں، یوں یہ دیدار، دیدار نہیں بلکہ فریب دیدار بن گیا ہے۔

غزل #12

سُمومِ وادی امکاں زبس جگر تاب است گداز زہرۂ خاک است ہر کجا آب است

لغت : سموم: گرم ہوا-- وادی امکان: یہ دنیا-- جگر تاب: جگر جلانے والی-- زہرہ خاک: مٹی کا پتا--

ترجمہ : اس دنیا کی گرم ہوا بڑی ہی جگر سوز ہے۔ یہاں، جہاں کہیں بھی پانی نظر آرہا ہے وہ پانی نہیں بلکہ خاک کا پتا پگھل کر یہ صورت اختیار کر گیا ہے۔

مرنج از شب تار و بیا بہ بزم نشاط کہ پنبہ بر سر مینای بادہ مہتاب است

لغت : مرنج: برا نہ منا، آزردہ نہ ہو-- شب تار: تاریک رات-- پنبہ: روئی، روئی کا ڈھکنا--

ترجمہ : تو تاریک رات سے آزردہ خاطر نہ ہو اور بزم عیش و نشاط میں آ، کیونکہ شراب کی صراحی کے منہ پر رکھی ہوئی روئی، مہتاب ہے۔ چاندنی کے سبب رات کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ مذکورہ سفید روئی کو چاندنی قرار دے کر گویا تاریکی کی دوری کا سامان کیا ہے، یعنی محفل عیش و نشاط میں تاریکی شب کا احساس نہیں رہتا۔

بہ خواب آمدنش جز ستم ظریفی نیست خدانخواستہ باشد بہ غیر ہم خواب است

لغت : آمدنش: اس کا آنا-- ستم ظریفی: مذاق مذاق میں ظلم کرنا، کر جانا-- خدانخواستہ باشد: خدا نہ کرے--

ترجمہ : محبوب کا ہمارے خواب میں آنا محض اس کی ستم ظریفی ہے، خدا نہ کرے، خدا نہ کرے وہ رقیب کے ساتھ ہم خواب ہو، (سویا ہوا ہو)۔ یعنی درحقیقت وہ رقیب کے ساتھ محو خواب ہے اور ہمیں خواب میں اپنا جلوہ دکھا کر، ہمیں ٹرخا رہا ہے۔

ز وضع روزن دیوار می تواں دانست کہ چشم غم کدہ ما براہ سیلاب است

لغت : روزن: روشن دان-- غم کدہ: غموں کا گھر-- چشم براہ سیلاب: سیلاب کی منتظر--

ترجمہ : ہمارے گھر کی دیوار کے روشن دان کی صورت حال سے یہ جانا جا سکتا ہے یا یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے غم کدے کی یہ آنکھ سیلاب کی منتظر ہے۔ روشن دان کو آنکھ سے تشبیہ دی اور کسی سیلاب کے حوالے سے اپنے گھر کے جلد فنا یا تباہ ہو جانے کی بات کی ہے۔

زنالہ کار بہ اشک اوفتادہ، دل خوں باد زشرمِ بے اثریہا فغان ما آب است

لغت : اوفتادہ: آپڑا ہے-- دل خون باد: خدا کرے ہمارا دل خون ہو جائے--

ترجمہ : آہ و فریاد سے معاملہ اب آنسوؤں پر آپڑا ہے۔ خدا کرے یہ دل خون ہو جائے جس کی وجہ سے ہماری آہ و فغاں بے اثر رہی اور اس بے اثری کی شرم سے وہ (فغاں) پانی پانی ہو گئی۔ "شرم سے پانی پانی ہونا" محاورہ ہے، اور غالب نے لفظ اشک کے حوالے سے فغاں کا پانی پانی ہونا کہا اور اس طرح اپنی بے بسی کی بات کر دی۔

ز وہم نقش خیالی کشیدہ ای، ورنہ وجود خلق چو عنقا بہ دہر نایاب است

لغت : نقش خیالی کشیدہ ای: تو نے ایک خیالی نقش بنا لیا ہے-- عنقا: ایک فرضی پرندہ جس کا کوئی وجود نہیں ہے--

ترجمہ : تو نے وہم کی بنا پر ایک خیالی نقش بنا لیا ہے ورنہ دنیا میں خلق کا وجود عنقا کی طرح نایاب ہے۔ صوفیا کے مطابق "ہمہ اوست" یعنی سب کچھ اسی کی ذات ہے باقی کسی چیز کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اسی بات کو غالب نے اردو میں یوں کہا ہے۔

ہستی کے مت فریب میں آ جائیو اسد عالم تمام حلقہ دام خیال ہے

نگہ ز شعلہ حسنت چہ طرف بربندد چنیں کہ طاقت مارا بنا زسیماب است

لغت : چہ طرف بربندد: کیا فائدہ اٹھائے-- سیماب: پارہ جو ہر وقت ہلتا رہتا ہے-- بنا: بنیاد--

ترجمہ : ہماری نگاہیں تیرے شعلہ حسن سے کیا فائدہ اٹھا سکتی ہیں، اس لئے کہ ہماری قوت برداشت کی بنیاد پارے پر ہے۔ یعنی اپنی بیقراری کے باعث ہم تیرے حسن کی چمک دمک سے کماحقہ، فیض یاب نہیں ہو سکتے۔ اپنی نظریں اس شعلہ حسن پر مسلسل نہیں ٹکا سکتے۔

بہ عرض دعوے ہم طرحی تو خوباں را نگہ در آئنہ ہم چون خسے بہ گرداب است

لغت : ہم طرحی: جن میں برابر ہونا-- خوباں: جمع خوب، حسین-- گرداب: بھنور--

ترجمہ : جب دوسرے حسین، حسن میں تیری برابری کا دعویٰ کرتے ہیں تو آئینے میں ان کی نگاہوں کی حالت ویسی ہی ہوتی ہے جیسی تنکے کی حالت بھنور میں ہوتی ہے۔ تنکا بھنور میں مسلسل چکر کھاتا رہتا ہے۔ جب دوسرے حسین مذکورہ دعویٰ کرتے ہیں تو انہیں اپنے اس دعوے کی تکذیب کا اسی وقت پتا چل جاتا ہے جب وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے یا آرائش کرنے لگتے ہیں۔ اس موقع پر حسن کے تصور ہی سے ان کی نگاہیں چکرا اٹھتی ہیں۔

زمیں زنقشِ سم توسن تو ساغرزار ہوا زگرد رہت شیشۂ مئے ناب است

لغت : توسن: گھوڑا-- ساغرزار: جہاں بہت ساغر ہوں یعنی کثرت شراب-- مئے ناب: خالص شراب--

ترجمہ : زمین تیرے گھوڑے کے سموں سے ساغرزار اور فضا تیرے راستے کی گرد سے خالص شراب کی صراحی بن گئی ہے۔ یعنی محبوب کا حسن ہر ہر شے پر ایک نشہ سا طاری کر دیتا ہے۔

قوی فتادہ چو نسبت ادب مجو غالب ندیدہ ای کہ سوے قبلہ پشتِ محراب است

لغت : قوی فتادہ: مضبوط و محکم ہے-- نسبت: تعلق-- ادب مجو: یعنی ادب کے تکلفات میں نہ پڑ--

ترجمہ : اے غالب جب ہم دونوں میں ایک مضبوط و قوی تعلق قائم ہے تو پھر تو ادب کے چکر میں نہ پڑ۔ کیا تو نے دیکھا نہیں محراب کی پشت

قبلے کی طرف ہے۔ مسجدوں میں نمازی رو بہ قبلہ نماز پڑھتے ہیں۔ مسجدوں کا رخ بھی قبلہ ہی کی طرف ہوتا ہے جبکہ محراب کی ادھر پشت ہوتی ہے گویا یہ بات محراب اور قبلے کے درمیان مضبوط تعلق کی علامت ہے۔

غزل #13

گردِ رہ خویش از نفسم باز نہ دانست ننگش زخرام آمدو پرواز نہ دانست

لغت : نفسم: میرا سانس، میری آواز-- بازنہ دانست: فرق نہ کر سکا-- خرام: مٹک مٹک کر چلنا-- نہ دانست: نہیں جانتا تھا--

ترجمہ : اسے اپنے راستے کی گرد اور میری سانس میں فرق معلوم نہ ہو سکا۔ اسے ٹہل کر چلنے میں عار محسوس ہوئی اور اسے اڑنا نہیں آتا تھا۔ راستے میں عاشق و معشوق کا سامنا ہوا ہے۔ عاشق نے آواز دی لیکن محبوب نے کوئی توجہ نہ کی۔ اس صورت حال میں محبوب عاشق سے اپنی جان چھڑانا چاہتا تھا لیکن خرام کے سوا اسے اڑنا نہیں آتا تھا ورنہ وہ وہاں سے اڑ جاتا۔

زانساں غم ما خورد کہ رسوائی ما را خصم از اثر غمزہ غماز نہ دانست

لغت : زاں ساں: اس طرح-- خصم: دشمن، رقیب-- غمزہ غماز: چنچل ناز و ادا، یعنی محبوب کے ایسے ناز و ادا جن کے سبب عاشق کی محبت کا بھرم کھل جائے--

ترجمہ : رقیب نے کچھ اس طرح ہمارا غم کھایا کہ وہ ہماری رسوائی کو معشوق کے غمزہ غماز کا اثر نہ سمجھ سکا۔ یعنی اس نے ہماری رسوائی محبت کا کچھ اور ہی سبب جانا اور یہ بات اس کے لیئے غم کا باعث تھی، جسے شاعر نے یوں بیان کیا ہے کہ کچھ اس طرح ہمارا غم کھایا۔

فریاد کہ تا ایں ہمہ خون خوردنم از غم یک رہ بہ دلش کرد گذر راز نہ دانست

لغت : خون خوردنم: میرا خون پینا-- یک رہ: ایک مرتبہ--

ترجمہ : میری وہ فریاد جو میں نے غم محبت کے نتیجے میں اپنے بیحد خون جگر پینے کے ہاتھوں کی تھی، صرف ایک مرتبہ اس کے دل میں سے گذری اور وہ راز نہ جان سکا۔ یعنی عاشق ساری عمر خون جگر پیتا اور فریاد کرتا رہا لیکن محبوب نے عاشق کی اس فریاد کو در خور اعتنا ہی نہ جانا۔

نازم نگہ شرم کہ دِلہا زمیاں برد زاں ساں کہ خود آں چشم فسوں ساز نہ دانست

لغت : زمیاں برد: سینے سے نکال لئے، دل-- چشم فسوں ساز: جادو گر یا ساحر آنکھ--

ترجمہ : مجھے اس محبوب کی نگاہ شرم پر ناز ہے جس نے کچھ اس طرح دلوں پر قبضہ کیا یا دل اڑا لیے کہ خود اس کی چشم فسوں ساز کو اس کی خبر نہ ہو سکی۔ بقول مصحفی!

یاں چشم فسوں ساز نے باتوں میں لگایا دے پیچ ادھر زلف اڑا لے گئی دل کو

اور بقول میر ممنون!

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کیے

سودا کے مطابق ۔

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

اور ان سے بہت پہلے ایک فارسی شاعر نے کہا۔

تمام از گردش چشم تو شد کار من اے ساقی　　زدست من بگیرایں جام را کز خویشتن رفتم

سودا کا دوسرا مصرع اس شعر کے دوسرے مصرعے کا مکمل ترجمہ ہے۔ پہلا مصرع:

اے ساقی تیری گردش چشم نے میرا کام تمام کر دیا۔

یک چند بہم ساختہ ناکام گذشتیم　　من عشوہ نہ پذرفتم و او ناز نہ دانست

لغت : یک چند: کچھ، کچھ دیر کے لئے-- بہم ساختہ: باہم موافقت کی، باہم ملے-- نہ پذرفتم: میں نے قبول نہ کیا--

ترجمہ : ہم دونوں کچھ دیر باہم ملے لیکن ناکام گذر گئے۔ اس لیئے کہ میں نے اس کے ناز نخرے کا اثر نہ لیا اور وہ ناز یا دل موہ لینے کا انداز فراموش کر گیا۔ حسن میں کشش ناز و ادا ہی سے ہے۔ بقول میر۔

گل ہو، مہتاب ہو، آئینہ ہو، خورشید ہو میر　　اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہو

بقول احمد ندیم قاسمی!

وہ کشش کچھ اور ہی چیز ہے جسے حسن کہتے ہیں اہل دل　　نہ جمال عارض و چشم ولب نہ کمال چست قبائی ہے

از شاخ گل افشاند و زخارا گہر انگیخت　　آئینہ ما در خورِ پرداز نہ دانست

لغت : افشاند: بکھیرے، یعنی اگائے-- خارا: سخت پتھر-- انگیخت: ابھارے، پیدا کیئے-- در خور پرداز: چمک کے لائق--

ترجمہ : قدرت نے شاخوں سے تو پھول بکھیرے (شاخوں پر پھول اگائے) اور سخت پتھروں سے موتی پیدا کیئے لیکن ہمارے آئینہ یعنی آئینہ دل کو اس قابل نہ سمجھا کہ اسے صیقل کرے یعنی اس میں روشنی اور چمک پیدا ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہمارا دل تاریکیوں میں ڈوبا رہا۔

گریم کہ برد موجۂ خوں خواب گہش را　　در نالہ مرا دوست ز آواز نہ دانست

لغت : گریم: میں روتا ہوں-- خواب گہش: اس کی سونے کی جگہ--

ترجمہ : میرے نالہ و فریاد سے، میرے محبوب نے میری آواز کو نہ پہچانا، مجھے اب اس بات پر رونا آرہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرے خونیں آنسوؤں کی لہر اس کی خواب گاہ کو بہا کر لے جائے۔ جب معشوق فریاد نہیں سنتا تو پھر عاشق پر ایسا وقت آتا ہے کہ وہ خون کے آنسو رونے لگتا ہے۔ اس حالت کو موجہ خوں (خون کی لہر یا سیلاب) کی ترکیب سے واضح کیا ہے۔

ہمدم کہ ز اقبال نویدِ اثرم داد　　اندوہِ نگاہ غلط انداز نہ دانست

لغت : اقبال: خوش بختی-- نوید: خوشخبری-- اندوہ: غم-- غلط انداز: جو صحیح رخ پر نہ ہو، مراد بے رخی کی نظر--

ترجمہ : میرے محبوب نے مجھے بے رخی سے دیکھا۔ میرے ساتھی یا دوست نے یہ سمجھ کر کہ محبوب اب مجھ سے اعتنا برت رہا ہے یعنی یہ اس سے میری محبت کا اثر ہے، تو اس نے مجھے خوش بختی کی خوشخبری سنائی (مبارکباد دی) لیکن در حقیقت اسے (ہمدم کو) محبوب کی اس نگاہ غلط انداز کے نتیجے میں مجھے پہنچنے والے غم کا اندازہ نہ ہوا۔

مخمور مکافات بہ خلد وسقر آویخت　　مشتاقِ عطا شعلہ زگل باز نہ دانست

لغت : مخمور: نشے میں ڈوبا ہوا-- مکافات: اعمال کا بدلہ-- سقر: دوزخ-- عطا: بخشش--

ترجمہ : مکافات کے نشے میں ڈوبا ہوا انسان جنت اور دوزخ کی بحث یا چکر میں پڑ گیا لیکن خدا کی بخشش کے عاشق نے شعلے اور پھول میں کوئی فرق نہ سمجھا۔ مطلب یہ کہ جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت پر مکمل ایمان ہے (یعنی وہ ذات سراپا رحمت ہے) ان کے لیئے اس ذات

کی طرف سے ہر عطا ایک رحمت ہے۔ اس کے برعکس جن لوگوں کو اپنی ظاہری عبادات یا نیک اعمال پر فخر ہے، وہ، مکافات کے خیال سے، دوزخ اور جنت کے الجھیڑوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

غالب سخن ازہند بروں برکہ کس ایں جا سنگ ازگہر وشعبدہ زاعجاز نہ دانست

لغت : بروں بر: باہر لے جا-- شعبدہ: جادو کا کھیل-- اعجاز: معجزہ--

ترجمہ : اے غالب تو اپنی شاعری ہند سے باہر لے چل، کیونکہ یہاں (یعنی ہند میں) کسی میں پتھر اور موتی میں فرق اور شعبدہ اور معجزہ میں امتیاز کرنے کی اہلیت نہیں ہے۔ اپنے کلام کو گہر اور معجزہ فن کہا ہے جبکہ، بالواسطہ، دوسرے شعرا کے کلام کو پتھر اور شعبدہ کاری کا نام دیا ہے۔ غالباً یہ اس قطعے کے جواب میں کہا گیا ہے جو غالب کے خلاف کسی نے کہا تھا اور جس کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ ایک مصرع!

مگر اپنا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے

غزل #14

ہر ذرہ محو جلوۂ حُسنِ یگانہ ایست گوئی طلسم شش جہت آئینہ خانہ ایست

لغت : حُسن یگانہ: یکتا حسن، لاثانی حسن، ذات خداوندی-- شش جہت: چھ طرفیں، دائیں، بائیں، آگے، پیچھے، اوپر، نیچے، مراد یہ کائنات-- آئینہ خانہ: ایسی جگہ جہاں بہت سے آئینے ہوں اور جب اس میں کوئی داخل ہو تو اسے اپنے بہت سے عکس نظر آئیں--

ترجمہ : اس کائنات کا ہر ہر ذرہ اس حُسن یکتا کے جلوے میں محو ہے، یوں سمجھو کہ یہ طلسم شش جہت ایک آئینہ خانہ ہے۔ جس طرح آئینہ خانہ میں ایک شخص کے کئی عکس نظر آتے ہیں، اسی طرح اس کائنات کی ہر ہر شے میں اس کا جلوہ حُسن موجود ہے۔ البتہ اس جلوے کے نظارے کے لیئے ہوش و خرد کی ضرورت ہے۔ بقول سعدی:

برگِ درختانِ سبز پیش خداوند ہوش ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

(ایک صاحب عقل و شعور کے لیئے سبز درختوں کا ایک ایک پتا اس کردگار کی معرفت کی ایک کتاب ہے)

حیرت بہ دہر بے سروپامی بَرد مرا چون گوہر از وجود خودم آب و دانہ ایست

لغت : دہر: دنیا، کائنات-- بے سروپا: حیران و پریشان، جس کا کوئی سر پیر نہ ہو-- آب و دانہ: دانہ پانی، خوراک--

ترجمہ : اس شعر میں بھی پہلے شعر والی بات ذرا بدل کر کہی گئی ہے۔ حیرت مجھے اس کائنات میں بے سروپا کھینچے لیئے جا رہی ہے۔ گویا موتی ہی کی طرح میرے اپنے وجود سے میری خوراک کا سامان ہو رہا ہے۔ موتی، سیپی میں پیدا ہوتا اور اسی میں اس کی چمک دمک بڑھتی ہے۔ یہ گویا اس کا اپنے وجود سے اپنی خوراک کا بندوبست کرنا ہے۔ مطلب یہ کہ انسان جب اس کائنات اور اس کی تخلیق پر غور کرتا ہے تو سراپا حیرت بن جاتا ہے۔

ناچار با تغافل صیاد ساختم پنداشتم کہ حلقہ دام، آشیانہ ایست

لغت : ساختم: موافقت کی-- پنداشتم: میں نے جانا، میں نے سمجھا-- حلقہ دام: جال کا حلقہ--

ترجمہ : میں نے مجبوراً صیاد کی غفلت سے موافقت کر لی۔ دراصل میں اس غلط فہمی کا شکار ہو گیا کہ حلقہ دام کوئی آشیانہ ہے۔ شکاری کسی پرندے کو جال میں پھنسانے کے بعد گویا ذرا ستانے لگتا ہے جو ایک طرح سے ان کا تغافل ہے اور جال میں پھنسا ہوا پرندہ جب کچھ دیر

یونہی جال میں پڑا رہتا ہے تو لگتا ہے جیسے وہ آشیانے میں ہو۔ یہ گویا استعارے میں بات ہوئی ہے۔ صیاد، معشوق ہے اور جال میں اسیر پرندہ، عاشق جو معشوق کی بے نیازی سے موافقت کیئے ہوئے ہے۔

پابستہ نورد خیالی، چو وارسی ہر عالمے زعالم دیگر فسانہ ایست

لغت : پابستہ: جس کے پاؤں بندھے ہوں، الجھاؤ کا شکار-- وارسی: تو پہنچے، تحقیق کرے، تہ تک پہنچے، غور کرے--

ترجمہ : تو وہم کے چکر میں الجھا ہوا ہے، لیکن اگر تو غور و فکر سے کام لے تو تجھ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ ہر عالم ایک دوسرے یا نئے عالم ہی کی داستان ہے۔ ساری کائنات میں ایک باہمی ربط ہے جسے صرف ارباب شعور و دانش ہی سمجھ سکتے ہیں۔

خود داریم بہ فصلِ بہاراں عناں گسیخت گلگونِ شوق را رگ گل تازیانہ ایست

لغت : خود داریم: میری خودداری-- عناں گسیخت: لگام توڑ ڈالی، بے لگام ہو گئی-- گلگوں شوق: عشق کا چالاک گھوڑا، شیریں کے گھوڑے کا نام تھا--

ترجمہ : موسم بہار آنے پر میری خودداری بے لگام ہو گئی، بات یہ ہے کہ عشق کے گھوڑے کے لیئے رگ گل (پھولوں کا کھلنا) چابک بن گئی۔ گل کے حوالے سے گلگوں (گل، گوں، سرخ رنگ کا یا پھول جیسا اور تازیانے کے حوالے سے رگ گل) کہا جس سے شعر میں لفظی خوبی پیدا ہو گئی ہے۔ مطلب یہ کہ موسم بہار ایک ایسا موسم ہے جس میں عاشق کے جذبات بے قابو ہو جاتے ہیں۔

ہر سنگ عین ثابتہ اے آبگینہ اے ہر برگِ تاک قفل درشیرہ خانہ ایست

لغت : عین: بالکل سراسر-- ثابتہ اے: ایک ثابت کرنے والا-- آبگینہ: صراحی-- تاک: انگور کی بیل-- شیرہ: تازہ شراب--

ترجمہ : ہر ہر سنگریزہ پورے طور پر ایک صراحی (شراب کی) ثابت ہو رہا ہے اور انگور کی بیل کا ہر ہر پتا گویا شیرہ خانہ (شراب خانے) کے دروازے کا تالا بنا ہوا ہے۔ موسم بہار میں قدرت کے حسین مناظر میں اتنی دلکشی ہے کہ انسان انہی میں محو و مست ہو جاتا ہے، چنانچہ اس صورتحال میں کسی شراب خانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ چونکہ انگور سے شراب بنتی ہے اس لیئے اس کے پتوں کو شراب خانے کے دروازے کا قفل کہا۔

ہر ذرہ در طریقِ وفاے تو منزلے ہر قطرہ از محیطِ خیالت کرانہ ایست

لغت : طریق: راستہ-- محیط خیالت: تیرے خیال کا سمندر-- کرانہ: کنارہ--

ترجمہ : تیری وفا کے راستے میں ہر ہر ذرہ ایک منزل ہے اور تیرے خیال کے سمندر کا ہر ہر قطرہ ایک کنارہ ہے۔ مطلب یہ کہ عشق و محبت میں عاشق کو رونے کا بہت طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے اور اس راہ کا ہر ذرہ عاشق کے لئے گویا منزل محبوب معلوم ہوتا ہے اور اس کے بحر تصور کا ہر قطرہ عاشق کے لیئے ساحل کی صورت ہوتا ہے کہ یہ بھی منزل کے پہنچنے کی علامت ہے۔

در پردہ تو چند کشم ناز عالمے داغم ز روزگار و فراقت بہانہ ایست

لغت : چند: تاچند، کب تک-- داغم: میں زخم خوردہ ہوں-- فراقت: تیرا ہجر--

ترجمہ : میں کب تک تیرے حوالے سے ایک دنیا کی ناز برداری کرتا رہوں، میں تو زمانے کے ہاتھوں زخم خوردہ ہوں اور اس سلسلے میں تیرا ہجر محض ایک بہانہ ہے۔ یعنی عاشق کے لئے، محبت کے غم والم کے ساتھ ساتھ دنیا کے غم بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ حفیظ ہوشیارپوری نے یہ بات ذرا بدل کر کہی ہے۔

زمانے بھر کے غم یا اک ترا غم یہ غم ہو گا تو کتنے غم نہ ہوں گے

اور بقول فیض احمد فیض ۔

تیرا غم ہے تو غم دہر کا شکوہ کیا ہے

وحشت چو شاہداں بنظر جلوہ می کند گرد رہ و ہوا سر زلفے و شانہ ایست

لغت : شاہداں: جمع شاہد، حسین-- شانہ: کنگھی--

ترجمہ : وحشت، حسینوں کی طرح نظروں میں جلوہ گر ہے، گویا راستے کی گرد ایک زلف ہے اور ہوا اس کی کنگھی کر رہی ہے- عاشق، وحشت و دیوانگی کے عالم میں بیاباں میں گھوم رہا ہے- اس حالت میں بھی محبوب گویا اس کے سامنے ہے- چنانچہ اس نے، اپنے محبوب ہی کے حوالے سے، وحشت کو ایک ایسی حسینہ قرار دیا ہے گرد جس کی زلفیں ہیں اور ہوا ان کی کنگھی کر رہی ہے، ظاہر ہے اس لحاظ سے یہ منظر بڑا حسین و دلکش ہے-

غالب دگر زمنشاء آوارگی مپرس گفتم کہ جبہہ را ہوس آستانہ ایست

لغت : منشاء: آرزو، خواہش-- مپرس: مت پوچھ-- گفتم: میں نے کہا یعنی میں نے کہہ دیا ہے-- جبہہ: پیشانی، ماتھا--

ترجمہ : غالب، میری آوارگی کی آرزو کے بارے میں مزید مت کچھ پوچھ، میں نے کہہ جو دیا ہے کہ میری پیشانی کو، سجدے کی خاطر، کسی آستانے کی ہوس ہے- یعنی میں جو ادھر ادھر گھوم پھر رہا ہوں تو یہ صرف اپنے مطلوبہ آستانے کی تلاش کے باعث ہے جہاں میں سر بسجدہ ہو کر دنیا کے بکھیڑوں سے بے نیاز سکون و اطمینان سے پڑا رہوں-

---

غزل #15

ہرچہ فلک نخواستست ہیچ کس از فلک نخواست ظرفِ فقیہ مے نجست بادہ ماگزک نخواست

لغت : ہرچہ: جو کچھ-- نخواستست: نہ خواستہ است، نہیں چاہا ہے-- نجست: تلاش نہ کی-- گزک: کوئی بھی ایسی لذیذ شے جو میخوار منہ کا ذائقہ بدلنے کے لیئے کھاتے ہیں--

ترجمہ : جو کچھ فلک نے نہیں چاہا ہے، کسی نے فلک سے اس کی توقع نہیں رکھی ہے (یعنی وہ کچھ اس سے نہیں مانگا ہے)، فقیہ (علم دین جاننے والا) کے ظرف نے شراب نہ مانگی اور ہماری شراب کو گزک کی ضرورت نہ پڑی- فلک سے مراد قدرت اور قضا و قدر ہے- مطلب یہ کہ قدرت ہر کسی کو اس کی اہلیت یا اس کے ظرف کے مطابق کچھ عطا کرتی ہے- اس بات کو اس مثال سے واضح کیا گیا ہے کہ فقیہ چونکہ شراب نہیں پیتا اس لیئے اسے وہ نہ ملی اور ہم چونکہ پیتے ہیں اس لیئے ہمیں اتنی ملی کہ گزک کی ضرورت نہ رہی-

غرقہ بہ موجہ تاب خورد تشنہ ز دجلہ آب خورد زحمت ہیچ یک نداد، راحت ہیچ یک نخواست

لغت : غرقہ: ڈوبنے والا-- تاب خورد: چکر یا تھپیڑے کھائے-- دجلہ: عراق کا ایک دریا، مراد دریا--

ترجمہ : ڈوبنے والے نے موجوں کے تھپیڑے کھائے جبکہ پیاسے نے اسی دریا سے خوب پانی پیا- ڈوبنے والے نے کسی دوسرے کو زحمت نہ دی اور پانی خوب پینے والے نے کسی دوسرے کی راحت کی طرف توجہ نہ دی- یعنی دنیا میں جو کوئی دکھ اٹھائے اور جو کوئی سکھ پائے، وہ تنہا ہی رہتا ہے- کوئی دوسرا نہ تو دکھ اٹھانے والے کا دکھ بٹا سکتا ہے اور نہ سکھ پانے والے سے سکھ کا کچھ حصہ لے سکتا ہے-

جاہ زعلم بے خبر، علم زجاہ بے نیاز ہم محک تو زر ندید، ہم زر من محک نخواست

لغت : جاہ: مقام و مرتبہ -- بے نیاز: بے پروا -- محک: کسوٹی --

ترجمہ : مقام و مرتبہ (والے) علم سے بے خبر ہیں، جبکہ ارباب علم مقام و مرتبہ سے بے پروا ہیں- تیری (صاحب جاہ کی) کسوٹی نے سونا نہ دیکھا اور میرے سونے کو کسوٹی کی ضرورت نہ پڑی- سونے سے مراد دولت علم ہے جس سے ارباب شان و مرتبہ محروم رہتے ہیں، اور محک سے مراد عام دولت ہے جس سے ارباب علم بے نیاز ہوتے ہیں-

شحنۂ دہر برملا ہرچہ گرفت، پس نداد　　کاتب بخت در خفا ہرچہ نوشت، حک نخواست

لغت : شحنۂ دہر: زمانے کا کوتوال، مراد خود زمانہ -- برملا: کھلے بندوں، علانیہ -- خفا: پوشیدہ -- حک نخواست: نہ کھرچا نہ مٹایا --

ترجمہ : زمانے کے کوتوال نے جو کچھ علانیہ لیا وہ لوٹایا نہیں (زمانہ اپنی لوٹ مار یا دستبرد واپس نہیں کرتا) جبکہ کاتب تقدیر نے (ایک مرتبہ) جو کچھ پوشیدہ طور پر لکھ دیا اسے پھر مٹایا نہیں- دنیا میں انسان سے جو کچھ چھن جائے وہ اسے پھر نہیں ملتا جبکہ تقدیر کا لکھا مٹتا نہیں-

خون جگر بجائے مے مستی ما قدح نداشت　　نالۂ دل نوائے نے، رامشِ ما محک نخواست

لغت : قدح: پیالہ -- رامش: موسیقی، سروں کا میل، نغمہ، زمزمہ -- محک: سارنگی --

ترجمہ : ہمارے مقدر میں شراب کی بجائے خون جگر پینا تھا اس لیئے ہماری مستی یا ہمارے نشہ کو کسی پیالہ و جام کی ضرورت نہ پڑی- اسی طرح ہمارا نالہ دل گویا بانسری کی آواز یا لے تھا اور ہمارے نغمہ کو کسی سارنگی ضرورت نہ پڑی- یعنی ہم خون جگر پینے ہی میں اپنی مستی و سرشاری کا سامان کرتے رہے جبکہ ہمارا نالہ و فریاد ہمارے لیئے نغمہ بنا رہا-

زاہد و ورزش سجود، آہ ز دعویٔ وجود　　تا نزد اہرمن رہش بدرقۂ ملک نخواست

لغت : ورزش سجود: سجدوں کی ورزش، دھڑا دھڑ سجدے کرنا -- دعویٔ وجود: مراد اکڑفوں، غرور و تکبر -- اہرمن: شیطان -- بدرقہ: رہنما -- ملک: فرشتہ -- تانزد رہش: جب تک اسے گمراہ نہ کیا --

ترجمہ : زاہد اور اس کی یہ مسلسل سجدہ ریزیاں (اور اپنی اس عبادت پر اس کا یہ غرور و تکبر)- اس کے اس تکبر و غرور پر افسوس ہے، اس لیئے کہ جب تک وہ اپنے اس غرور عبادت سے دور رہا اور شیطان نے اسے گمراہ نہ کیا اس (زاہد) نے فرشتے کو اپنا رہنما بنانے کی کوشش نہ کی- شیطان سراپا کبر و غرور ہے جبکہ فرشتے یا فرشتوں کی عبادت اس برائی سے پاک ہے-

زاہد سے متعلق راقم یزدانی کا یہ قطعہ ملاحظہ ہو-

زاہد تجھے مبارک تیری پانچ وقتی ورزش　　یہ زباں بھی ہو مبارک، جو چھری سے کم نہیں ہے
تجھے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم انس والفت　　تیرا دل ہے پر خشونت، تیری آنکھ نم نہیں ہے
بحث و جدل بجائے ماں، میکدہ جوی کاندر آں　　کس نفس از جمل نزد کس سخن از فدک نخواست

لغت : بحث و جدل: لڑائی جھگڑا -- بجائے ماں: یونہی رہنے دے، ایک طرف رکھ -- جمل: اونٹ، مراد جنگ جمل -- فدک: ایک قصبے کا نام جسمیں کھجوروں کا باغ تھا جس پر حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں وراثت کا دعویٰ کیا تھا --

ترجمہ : بقول مولانا حالی- "بحث و جدال کو یونہی رہنے دے اور مے خانے میں جا کہ وہاں نہ جمل کا جھگڑا ہے نہ فدک کا قصہ- جمل سے مراد جنگ جمل ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمل پر سوار ہو کر حضرت امیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑنے گئی تھیں- فدک پر حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ---- وراثت کا دعویٰ کیا تھا- یہ دونوں جھگڑے من جملہ ان بےشمار نزاعوں

کے ہیں جن پر سنی شیعہ حضرات میں ہمیشہ نزاع رہتی ہے۔

گشتہ در انتظار پور، دیدہ پیر رہ سفید　　در رہ شوق، ہم رہی دیدہ زمردمک نخواست

لغت : پور: بیٹا-- پیررہ: مراد منتظر بوڑھا، قرآنی تلمیح کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کی طرف اشارہ-- سفید: اندھی-- مردمک: آنکھوں کی پتلی--

ترجمہ : حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائی دھوکے سے لے گئے تھے (مشہور واقعہ ہے)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کے انتظار میں رو رو کر اپنی بینائی کھو بیٹھے تھے۔ غالب اس حوالے سے کہتے ہیں کہ بیٹے کے انتظار میں پیررہ (حضرت یعقوب) کی آنکھیں سفید ہو گئیں۔ بیٹے سے محبت کی راہ میں انہوں نے آنکھوں کی پتلی کی ہمراہی بھی پسند نہ کی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی حضرت یوسف علیہ السلام سے بے پناہ محبت کی طرف اشارہ ہے۔ (یہ واقعہ سورہ یوسف میں تفصیل سے بیان ہوا ہے)

حُسن چہ کام دل دہد، چوں طلب از حریف نیست　　خست نگاہ گر جگر، خستہ زلب نمک نخواست

لغت : چہ: کیا-- کام دل: دل کی آرزو-- خست: زخمی کردیا-- خستہ: زخمی-- حریف: بدمقابل یعنی عشق--

ترجمہ : جب حریف یعنی عشق کی طرف سے کوئی تقاضا ہی نہیں ہوا تو حُسن اس کی کیا دلی آرزو پوری کرے گا۔ اگر معشوق کی نگاہ نے عاشق کا جگر زخمی کردیا ہے تو زخمی یعنی عاشق نے ہونٹوں سے یعنی بول کر معشوق سے نمک نہ مانگا۔ مطلب یہ کہ عاشق اپنے زخمی جگر پر معشوق سے نمک چھڑکوانا چاہتا ہے لیکن اس کی یہ خواہش خاموشی کی صورت میں ہے، اور معشوق یہ جان کر کہ عاشق کچھ طلب نہیں کر رہا اس کی یہ آرزو پوری نہیں کر رہا۔

خرقہ خوش است دربرم، پردہ چنیں خشن خوش است　　عشق بخار خار غم پیرہنم تنک نخواست

لغت : خرقہ: گدڑی-- دربرم: میرے پہلو میں، میرے جسم پر-- چنیں خشن: اس قسم کا کھردرا سخت-- پیرہنم تنک: میرا ہلکا لباس--

ترجمہ : میرے جسم پر گدڑی جیسا لباس ہی بھلا لگتا ہے، اس لیئے کہ پردہ اسی قسم کا موٹا اور کھردرا اچھا ہوتا ہے، اور اسی بنا پر عشق نے یہ پسند نہ کیا کہ میں غم کے ہاتھوں تڑپتے ہوئے ہلکا پھلکا لباس پہنوں۔ مطلب یہ کہ موٹا لباس میرے غم عشق کے لیئے ایک پردہ ہے جس سے یہ غم پوری طرح چھپ گیا ہے۔

رند ہزار شیوہ را طاعتِ حق گراں نبود　　لیک صنم بسجدہ در ناصیہ مشترک نخواست

لغت : رند ہزار شیوہ: ایسا رند جس کی زندگی کے کئی پہلو ہوں، یعنی وسیع مشرب-- بسجدہ در: سجدے میں-- ناصیہ: پیشانی--

ترجمہ : ایک وسیع مشرب رند پر خدا کی عبادت کچھ گراں نہ تھی، دشوار نہ تھی، لیکن صنم یا دوست نے یہ بات پسند نہ کی کہ اس کے آگے جھکنے یا سجدہ کرنے والی پیشانی کسی دوسری شخصیت یا ذات کو بھی سجدہ کرے۔

سہل شمرد و سرسری تا تو زعجز نشمری　　غالب اگر بداوری داد خود از فلک نخواست

لغت : شمرد: گنا یعنی سمجھا-- عجز: عاجزی، بے بسی-- نشمری: تو خیال نہ کرے-- بداوری: انصاف کی خاطر--

ترجمہ : اگر غالب نے حصول انصاف کی خاطر فلک کی طرف توجہ نہیں کی یعنی اس سے انصاف نہیں چاہا تو تو اسے کہیں اس کی بیچارگی و عاجزی کا باعث نہ سمجھ لینا، اس نے تو اس امر (داد خواہی) کو معمولی اور بیہودہ جانتے ہوئے اس طرف توجہ نہیں کی۔

غزل #16

ما لاغریم گر کمر یار نازک است فرقے است درمیانہ کہ بسیار نازک است

لغت : لاغریم: ہم کمزور یا پتلے دبلے ہیں-- فرقے است: ایک یا خاص فرق--

ترجمہ : اگر دوست یا محبوب کی کمر نازک اور پتلی ہے تو ہم بھی لاغر ہیں- البتہ دونوں میں یہ فرق ہے کہ اس کی کمر بہت ہی نازک ہے-

بقول شاعر!

صنم سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے کس طرف ہے اور کدھر ہے

دارم دلے زآبلہ، نازک نہادتر آہستہ پانہم کہ سر خار نازک است

لغت : آبلہ: چھالا-- نازک نہاد: نازک بنیاد یا فطرت والا، مراد بہت نازک--

ترجمہ : میرا دل (میرے پاؤں کے) چھالے سے بھی زیادہ نازک ہے، یہی وجہ ہے کہ میں کانٹے کی نوک پر بھی پاؤں آہستہ رکھتا ہوں کیونکہ وہ بھی نازک ہے- عاشق کے پاؤں میں جنون عشق میں گھومنے پھرنے سے پاؤں میں چھالے پڑ گئے ہیں جو کانٹوں پر چلنے سے پھٹ سکتے ہیں لیکن نازک دل عاشق یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے پاؤں سے کانٹے کو ذرا سی ٹھوکر لگے-

از جنبش نسیم فرو ریزدے زہم مارا چو برگ گل در و دیوار نازک است

لغت : فرو ریزدے زہم: باہم گر پڑتے ہیں-- جنبش: ہلنا، حرکت کرنا--

ترجمہ : ہمارے (گھر کے) در و دیوار پھول کی پتی کی طرح نازک ہیں، چنانچہ باد نسیم کی ذرا سی جنبش پر وہ گر پڑتے ہیں-

بانالہ ام زسنگ دلی ہاے خود مناز غافل قماش طاقت کہسار نازک است

لغت : مناز: ناز یا فخر مت کر، مت اکڑ-- قماش طاقت: طاقت کا لباس، سامان-- کہسار: مراد پہاڑ--

ترجمہ : میں جو نالہ و فریاد کرتا ہوں تو تو اس سلسلے میں اپنی سنگدلی پر مت اکڑ، ناز مت کر، یعنی اسے سن کر اپنی سنگدلی کا ثبوت نہ جان اور اسے اپنے فخر کا سامان مت سمجھ، غافل اس کہسار کی قماش طاقت، یعنی طاقت تو بہت نازک ہے- یعنی یہ جو تو اپنی سنگدلی کے پتھر ہمیں مارتا ہے تو یہ بہت ہی نازک ہیں، ان کی ہم پر کیا چوٹ پڑے گی، اور یوں ہم اس کے خلاف کیا فریاد کریں گے-

زحمت کشید و آن مژہ برگشت ہم چناں ماسخت جان ولذت آزار نازک است

لغت : برگشت: لوٹ گئی، واپس اصل حالت پر آ گئی، آ گئیں-- آزار: تکلیف--

ترجمہ : اس محبوب نے پلکیں اٹھا کر ہمیں دیکھا اور پھر اپنی پلکیں اصل حالت پر لے آیا- اس نے یونہی زحمت اٹھائی، اس لیئے کہ ہم سخت جان ہیں اور لذت آزار نازک ہے- یعنی وہ جو ہماری دل آزاری کرتا ہے تو اس میں ہمارے لیئے آزار کا کوئی پہلو نہیں، کیونکہ

ہرچہ از دوست رسد خوب است

(دوست کی طرف سے جو بھی ملے، اچھا ہوتا ہے-)

رسوائی مباد خود آرائی ترا گل برمزن کہ گوشۂ دستار نازک است

لغت : رسوائی: ایک یا کوئی رسوائی-- مباد: خدا کرے نہ ہو، خدا نہ کرے کہ ہو-- گل برمزن: پھول مت لگا، زیادہ پھول نہ لگا--

ترجمہ : خدا نہ کرے تیری خود آرائی کہیں رسوائی کا شکار ہو جائے اس لیئے گوشۂ دستار پر زیادہ پھول نہ لگا کہ وہ (گوشۂ دستار) نازک ہے-

خود آرائی یعنی اپنی زیب و زینت کو جب حد سے بڑھاؤ گے تو لوگ اس کا مذاق اڑائیں گے اور یوں یہ تمہاری رسوائی کا باعث بنے گا۔

ترسم تپش زبند بروں افگند مرا تابِ کمند کاکل خمدار نازک است

لغت : ترسم: میں ڈرتا ہوں-- تپش: گرمی، حرارت-- کاکل خمدار: پیچ دار زلفیں--

ترجمہ : اس معشوق کی خمدار زلفوں کی کمند کے پیچ نازک ہیں، لہٰذا مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں میرے دل کی حرارت و گرمی اس کمند کے بند نہ پگھلا دے اور یوں مجھے باہر نہ پھینک دے۔ عاشق کی بے تابی و بیقراری کے نتیجے میں حُسن معشوق اس پر اپنی گرفت ڈھیلی کر سکتا ہے۔

از جلوہ ناگداختن و رو نہ ساختن آئینہ را ببیں کہ چہ مقدار نازک است

لغت : ناگداختن: نہ پگھلنا-- رو نہ ساختن: شرم نہ کرنا-- چہ مقدار: کس حد تک، کس قدر--

ترجمہ : آئینے کو ذرا دیکھو کہ وہ معشوق کے جلوے (کی گرمی) سے پگھلتا بھی نہیں اور اپنی اس بات پر شرم بھی محسوس نہیں کرتا۔ وہ (آئینہ) کس قدر نازک واقع ہوا ہے۔ گویا معشوق کے حُسن میں اتنی گرمی ہے کہ دیکھنے والا پگھل کے رہ جاتا ہے لیکن آئینے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

می رنجد ار تحمل ما بر جفاے خویش ہاں شکوہ اے کہ خاطر دلدار نازک است

لغت : می رنجد: خفا یا ناراض ہوتا ہے-- تحمل: برداشت کرنا-- ہاں: دیکھو-- خاطر: دل یا مزاج--

ترجمہ : ہم تو اس محبوب کی جفا کو برداشت کر لیتے ہیں لیکن وہ ہے کہ اس پر بھی ہم سے ناراض و خفا ہو جاتا ہے۔ دیکھو یعنی ضروری ہے کہ اس سے ہم ذرا شکوہ کریں کہ اس (محبوب) کا مزاج نازک واقع ہوا ہے۔

از ناتوانی جگر و معدہ باک نیست غالب دل ودماغ تو بسیار نازک است

لغت : ناتوانی: کمزوری، بے طاقتی-- باک نیست: کوئی ڈر نہیں، خوف کی بات نہیں--

ترجمہ : جگر اور معدہ اگر ناتواں ہیں تو یہ کوئی پریشان ہونے یا ڈرنے کی بات نہیں، لیکن اے غالب! تیرا تو دل اور دماغ دونوں بہت ہی نازک ہیں۔

غزل #17

امشب آتشیں روے گرم ژند خوانی ہاست کزلبش نوا ہر دم در شرر فشانی ہاست

لغت : امشب: آج رات-- آتشیں روے: آگ جیسے چہرے والا (آگ کی طرح روشن)-- گرم: مصروف، مشغول-- ژند خوانی: کتاب ژند پڑھنے کی حالت-- ژند: آتش پرستوں کے پیغمبر زرتشت (زردشت اور زردمشت بھی کہتے ہیں) کی کتاب-- شرر فشانی: چنگاریاں پھینکنا--

ترجمہ : آج رات ایک ایسا آتشیں رو، ایران کے قبل از اسلام کے قدیم پیغمبر یا بانی آئین زرتشت کی کتاب ژند پڑھنے میں مصروف ہے کہ اس کے ہونٹوں سے نکلنے والی نوا ہر لحہ شرر فشانیاں کر رہی ہے۔ آتش پرستوں کے پیغمبر کے حوالے سے معشوق کے آتشیں رو اور اس کی نوا کو شرر فشانیوں سے تعبیر کیا ہے۔

تادر آب افتادہ تمکس قد دلجویش چشمہ ہمچو آئینہ فارغ از روانی ہاست

لغت : افتادہ: پڑا ہے-- قد دلجویش: اس کا دلکش قد-- ہمچو: مانند، مثل--

ترجمہ : جب سے اس کے دلکش قد کا عکس پانی میں پڑا ہے چشمہ بھی آئینے کی مانند روانیوں یعنی بہنے سے فارغ ہو گیا ہے ساکت ہو گیا ہے جس طرح معشوق کے چہرے کا عکس جب آئینے میں پڑتا ہے (یعنی وہ آئینہ دیکھتا ہے) تو آئینہ گویا محو حیرت ہو جاتا ہے، کچھ یہی حال محبوب کے دلکش قد کا ہے جس کا عکس چشمے کے پانی میں پڑے تو حیرت کے سبب چشمہ کی روانی رک جاتی ہے۔

درکشاکش ضعفم نگسلد رواں از تن این کہ من نمی میرم ہم ز ناتوانیہا است

لغت : کشاکش: کھینچا تانی-- نگسلد: نہیں نکلتی-- این کہ من: یہ جو میں--

ترجمہ : میرے ضعف و ناتوانی کی کھینچا تانی میں الجھ کر میری روح، جسم سے نہیں نکل رہی، یہ جو میں اس حالت میں بھی نہیں مر پاتو یہ ناتوانیوں کا نتیجہ ہے- اس قسم کی انتہائی ناتوانی پر کسی شاعر نے کہا ہے-

ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا ڈال دو سایہ اپنے آنچل کا

اور ایک دوسرے شاعر نے یوں عکاسی کی ہے کہ میری ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ موت آئی اور مجھے بستر پر ڈھونڈتی رہی-

از خمیدن پشتم روے برقفا باشد تا چہا دریں پیری حسرت جوانیہاست

لغت : خمیدن: جھکنا-- پشتم: میری پشت، پیٹھ-- روے برقفا باشد: چہرہ پچھلی طرف ہوتا ہے یعنی نظریں پیچھے پڑتی ہیں--

ترجمہ : میری پیٹھ جھکنے کے باعث (جو بڑھاپے کی علامت ہے) میرا چہرہ پیچھے کی طرف ہوتا ہے یعنی میری نظریں پیچھے کو پڑتی ہیں، آہ! اس بڑھاپے میں جوانیوں کی کس قدر حسرت باقی ہے- بڑھاپے میں کمر دہری ہو جاتی یا جھک جاتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کی نظریں، یوں لگتا ہے، پیچھے کو دیکھ رہی ہوں- اس کیفیت کو یوں بیان کیا کہ بوڑھا گویا جوانی کی تلاش کر رہا ہے-

مڑ مڑ کے دیکھتا ہوں جوانی کدھر گئی

کشتہ دلِ خویشم کز ستمگراں یکسر دیدہ دل فریبہا گفت "مہربانیہاست"

لغت : کشتہ: مارا ہوا-- ستم گراں: ظلم ڈھانے والے-- یکسر: سراسر-- دل فریبہا: لغوی معنی دل کو چھیننے والی کو لبھانا-

ترجمہ : میں تو اپنے دل کے ہاتھوں مارا ہوا ہوں جس نے ستمگروں (یعنی حسینوں) سے سراسر دل فریبیاں دیکھیں لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ یہ تو مہربانیاں ہیں- حسن کی دلکشی کو، جس میں عاشق محو و مست ہو جاتا ہے، دل فریبی کا نام دیا اور حسینوں کو ستمگر کہا ہے-

سوے من نگہ دارد چیں فگندہ در ابرو با گراں رکابیہا خوش سبک عنانیہاست

لغت : چیں فگندہ: بل یا شکن ڈال کر-- باگراں رکابی: بھاری رکاب یعنی سست رفتار کے ساتھ-- عنان: لگام-- سبک عنانی: لگام کا ہلکا ہونا جو گھوڑے کی تیز رفتاری کی علامت ہے-- خوش: اچھی--

ترجمہ : وہ (محبوب) میری طرف اس انداز میں دیکھ رہا ہے کہ اس کی ابروؤں پر بل پڑے ہیں (جو خفگی کی علامت ہیں) اس کا یہ دیکھنا دو صورتوں میں ہے، گراں رکابی کے ساتھ (ابرو کی شکل رکاب کی سی ہے)- یعنی ابروؤں پر بل ڈال کر اور خوش سبک عنانی کے ساتھ، یعنی بڑی توجہ کے ساتھ- یعنی لگتا ہے وہ مجھے بڑی توجہ اور تیزی سے دیکھ رہا ہے اور میری طرف مائل ہے لیکن ساتھ ہی ابروؤں پر بھی بل ڈالے ہوئے ہے-

دائم از سر خاکم رخ نہفتہ بگذشتن ہان وہاں خدا دشمن ایں چہ بدگمانیہاست

لغت : دائم: ہمیشہ-- رخ نہفتہ: منہ چھپا کر-- ہان وہاں: یعنی بھلا--

ترجمہ : تو میری قبر کے قریب سے ہمیشہ منہ چھپا کر گذرتا ہے، بھلا اے خدا دشمن! تو ہی بتا یہ کیسی بدگمانیاں ہیں- عاشق کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ

میں تو مر کر بھی مری جان تجھے چاہوں گا

لیکن معشوق کی اس بے اعتنائی اس کے مرنے کے بعد بھی برقرار رہتی ہے، جسے بدگمانی کہا گیا ہے-

شوخیش در آئینہ محو آں دہن دارد چشمِ سحر پردازش باب نکتہ دانیہاست

لغت : چشم سحر پردازش: اس کی پُر سحر آنکھ-- محو: گم، کسی خیال میں غرق، ڈوبا ہوا--

ترجمہ : اس کی شوخی اسے آئینے میں اپنا منہ دیکھنے میں محو رکھتی ہے، جبکہ اس کی جادو بھری آنکھ نکتہ دانیوں کا ایک باب ہے- اس کی نظروں کے مختلف انداز ہیں جنہیں نکتہ دانیاں کہا گیا اور چونکہ نظروں کا تعلق آنکھ سے ہے اس لیئے اسے باب کے استعارے میں واضح کیا ہے-

باعدو عتابستی وزمنش حجابستی وہ چہ دلربائی ہا، ہی چہ جاں ستانیہاست

لغت : عتابستی: غیظ کا رویہ-- حجابستی: پردے میں ہونا، پردے کا انداز-- جاں ستانی: کسی کی جان لینا--

ترجمہ : دشمن یعنی رقیب کے ساتھ تو وہ غیظ کا رویہ اپنائے ہوئے ہے جبکہ مجھ سے اس نے پردہ کر رکھا ہے- کیا کہنے ہیں ایسی دلربائیوں کے اور کیا خوب جاں ستانیاں ہیں- معشوق، رقیب پر عتاب کرے تو عاشق کے لیئے وہ دلربائی کا باعث ہے لیکن جب وہ عاشق سے حجاب اختیار کرتا ہے تو یہ عاشق کے لیئے گویا موت ہے-

باچنیں تہی دستی بہرہ چہ بود ازہستی کار ما زسرمستی آستیں فشانیہاست

لغت : تہی دستی: خالی ہاتھ ہونا، پلے کچھ نہ ہونا-- آستیں فشانی: آستین جھاڑنا، کسی چیز سے بے نیاز ہو جانا یا خالی ہاتھ ہونا--

ترجمہ : اب جب ہمارے پلے کچھ نہیں ہے تو اس صورت حال میں زندگی سے کیا فائدہ حاصل؟ چنانچہ اب ہمارا کام یہی رہ گیا ہے کہ عالم سرمستی میں ہم آستیں جھاڑتے رہتے ہیں- یہاں یہ محاورہ لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے، یعنی پلے کچھ نہیں ہے اس لیئے خالی آستینیں جھاڑتے رہتے ہیں-

اے کہ اندریں وادی مژدہ از ہما دادی برسرم ز آزادی سایہ را گرانیہاست

لغت : ہما: ایک فرضی پرندہ، جس کے سر پر اس کا سایہ پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے-- گرانی ہا: بوجھ، ناگواریاں--

ترجمہ : اے فلاں تو نے جو ہمیں اس وادی میں ہما کی موجودگی کی خوشخبری سنائی ہے تو بات یہ ہے کہ میں آزاد طبع ہوں اور میرے سر پر سایہ بھی بہت گراں گذرتا ہے- یعنی کسی کا بھی، کسی بھی صورت میں احسان مجھے قبول نہیں-

ذوق فکر غالب را بردہ زانجمن بیروں با ظہوری وصائب محو ہم زبانیہاست

لغت : بردہ: لے گیا-- انجمن: مراد بزم شعر-- ظہوری وصائب: دونوں مشہور فارسی شعرا--

ترجمہ : فکر و تخیل کا ذوق غالب کو بزم شعر سے باہر لے گیا چنانچہ وہ ظہوری (مغلیہ دور کے رحیم خان خاناں کا درباری شاعر) اور صائب (وفات 1080ھ بمقام اصفہان) کے ساتھ ہم زبانی میں محو ہے- غالب ان شعرا سے بہت متاثر تھا- جس کی وجہ سے اس نے ان کا انداز اپنانے کی کوشش کی جس کے لیئے "ہم زبانی" کی ترکیب استعمال کی گئی ہے-

غزل #18

جیب مرا مدوز کہ بودش نماندہ است تارش زہم گسستہ و پودش نماندہ است

لغت : مدوز: مت سی-- بودش: اس کا وجود-- تارش: اس کا تانا-- زہم گسستہ: ٹوٹ گیا، بکھر گیا ہے--

ترجمہ : میرا گریبان مت سی کیونکہ اس کا وجود نہیں رہا ہے، اس (گریبان) کا تانا تو ٹوٹ کر بکھر چکا اور بانا نہیں رہا- عاشق نے عشق میں اپنا گریبان اس حد تک چاک کیا کہ اس کا تانا بانا اور وجود سب ختم ہو گئے-

سر گرمیِ خیال تو ازنالہ باز داشت دل پارہ آتشے است کہ دودش نماندہ است

لغت : باز داشت: روکا-- پارہ آتشے است: آگ کا ایک ایسا ٹکڑا ہے--

ترجمہ : تیرے خیال یعنی تصور میں سرگرمی (بے حد مشغول ہونا) نے مجھے نالہ و فریاد سے روکے رکھا- میرا دل ایک ایسا آتش پارہ ہے جس میں دھواں نہیں رہا- یعنی عاشق، معشوق کے تصور میں اس حد تک کھویا رہا کہ اسے فریاد کا ہوش نہ رہا- سرگرمی کے حوالے سے دل کو آتش پارہ اور فریاد کو دھوئیں سے تشبیہ دی ہے-

داد از تظلمے کہ بہ گوشت نمی رسد آہ از توقعے کہ وجودش نماندہ است

لغت : تظلمے: دہائی، فریاد-- گوشت: تیرا کان--

ترجمہ : افسوس ہے اس دہائی اور واویلے پر جو تیرے کانوں تک نہیں پہنچا اور دکھ ہے اس توقع پر جس کا وجود نہیں رہا- عاشق دہائی دیتا اور فریاد کرتا رہا لیکن محبوب نے کوئی توجہ نہ دی، بے اعتنائی برتی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عاشق کی وہ امید ختم ہو گئی جو اس کی فریاد سننے پر معشوق کے جور و ستم ختم کرنے سے متعلق تھی-

چوں نقطہ اختر سیہ از سیر باز ماند گوئی دگر ہبوط و صعودش نماندہ است

لغت : سیر: گردش-- باز ماند: رہ گیا، رک گیا-- ہبوط: نیچے گرنا، مراد غروب-- صعود: بلندی پر چڑھنا، مراد طلوع--

ترجمہ : ہمارے مقدر کا سیاہ ستارہ نقطے کی طرح گردش سے رکا رہا (ایک ہی جگہ پر ٹکا رہا)، گویا اس کا طلوع و غروب ہونا ختم ہو چکا ہے- مقدر کا ستارہ گردش میں رہے تو آدمی کو کبھی خوشی اور کبھی غم سے واسطہ پڑتا ہے لیکن اگر وہ ایک جگہ ٹک جائے تو ظاہر ہے کوئی سی ایک بات برقرار رہے گی، چنانچہ عاشق کے بخت کا سیاہ ستارہ اس کے لیئے مستقل سیاہ بختی کا سامان کر رہا ہے-

مکتوبِ ما بہ تارِ نگاہ تو عقدہ ایست کز ہیچ رو امید کشودش نماندہ است

لغت : عقدہ ایست: ایک گرہ ہے-- کز ہیچ رو: کہ کسی طرح بھی-- کشودش: اس کا کھلنا--

ترجمہ : ہمارا خط تیری تار نگاہ کے لیئے ایک ایسی گرہ ہے جس کے کھلنے کی کسی بھی صورت کوئی امید باقی نہیں رہی- یعنی معشوق، عاشق کا جذبات محبت سے بھرپور خط پڑھ کر اس میں کھو جائے گا- عقدہ (گرہ) کے حوالے سے تارِ نگاہ کہا کیونکہ تار کو گرہ لگا دی جائے تو وہ پھر نہیں کھلتی-

دل را بہ وعدہ ستمے می تواں فریفت ، نازے کہ بروفاے تو بودش نماندہ است

لغت : می تواں فریفت: فریفتہ کیا جا سکتا ہے، دھوکا دیا جا سکتا ہے-- بودش: اسے یعنی دل کو--

ترجمہ : ہمارے دل کو تیرے جور و ستم کے وعدے ہی سے فریب دیا یا خوش رکھا جا سکتا ہے، اس لیئے کہ اسے تیری وفا پر جو ناز تھا اب وہ

نہیں رہا۔ مطلب یہ کہ وفا نہ سہی وعدہ ستم سہی، کیونکہ ہمارا دل تو:

"ہرچہ از دوست رسد خوب است" کے مصداق اس وعدے پر بھی خوش ہوگا۔

افتادگی نمازِ دلِ ناتوان ماست درد سر قیام و قعودش نماندہ است

لغت : افتادگی: گرے پڑے ہونے کی حالت-- قیام: نماز میں کھڑے ہونا-- قعود: نماز میں بیٹھنے کی حالت--

ترجمہ : حالت غم والم میں ہماری افتادگی ہی ہمارے ناتواں یا کمزور دل کی نماز ہے، اس لیئے کہ اسے اب قیام وقعود کا درد سر باقی نہیں رہا۔ غالباً یہ مراد ہے کہ دکھی دل کی تمام تر توجہ ذات حق کی طرف ہوتی ہے اور وہ ظاہری عبادت کا خیال نہیں کرتا۔

دل جلوہ می دہد ہنر خود درانجمن رحمے مگر بجان حسودش نماندہ است

لغت : جلوہ می دہد: دکھاتا ہے-- ہنر خود: اپنا جوہر-- حسودش: اس کے حاسد--

ترجمہ : ہمارا دل محفل (محفل عشق) میں کھلم کھلا اپنے جوہر دکھا رہا ہے۔ شاید اسے اپنے حاسدوں کی جان پر ترس نہیں آرہا۔ یعنی وہ (دل) مراد خود عاشق جس طور اظہار وفا کر رہا ہے، وہ حاسدوں کے لیئے دکھ کا باعث ہے۔

دل در غمِ تو مایہ بہ رہزن سپردہ است کار از زیاں گذشتہ وسودش نماندہ است

لغت : رہزن: راہ مار، لٹیرا-- سودش: اس کا منافع، فائدہ--

ترجمہ : ہمارے دل نے تیرے غم میں اپنا سرمایہ رہزن کے حوالے کر دیا ہے۔ چنانچہ اس کے نقصان کے غم کا معاملہ تو ویسے ہی ختم ہو گیا اور منافع باقی نہیں رہا۔ کوئی سرمایہ انسان کے پاس ہو تو ڈر ہوتا ہے کوئی لٹیرا لوٹ لے گا لیکن جب وہ سرمایہ خود لٹیرے کو دے دے تو اس کا یہ ڈر جاتا رہتا ہے۔ گویا عاشق نے محبوب کو دل دے دیا ہے اس لیئے وہ غم وفکر سے آزاد ہو گیا ہے۔

غالب زباں بریدہ و آگندہ گوش نیست اما دماغ گفت وشنودش نماندہ است

لغت : زباں بریدہ: کٹی ہوئی زبان والا-- آگندہ گوش: جس کے کان بند ہوں-- گفت وشنود: کہنا اور سننا--

ترجمہ : غالب کی نہ تو زبان کٹی ہوئی اور نہ اس کے کان بند ہیں (یعنی بات کر سکتا اور سن سکتا ہے) لیکن اب اسے گفت وشنید کا دماغ یا چسکا نہیں رہا۔ کچھ ایسی ہی بات غالب نے اردو میں کہی ہے۔

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

بعض مرتبہ انسان پر کچھ ایسی کیفیت گذرتی ہے جس کے سبب وہ خاموش رہنے ہی میں مصلحت جانتا ہے۔

غزل #19

بلبل دلت بہ نالہ خونیں بہ بند نیست آسودہ زی کہ یار تو مشکل پسند نیست

لغت : بہ بند نیست: پابند نہیں ہے، کی قید میں نہیں ہے-- آسودہ زی: سکون سے، مزے سے زندگی بسر کر--

ترجمہ : اے بلبل! تیرا دل خونیں نالہ کا پابند نہیں ہے، تو مزے کی زندگی بسر کر کہ تیرا دوست مشکل پسند نہیں ہے۔ ایک عاشق کو کئی قسم کے جور وستم اور غم والم وغیرہ سے واسطہ پڑتا ہے جو معشوق کی مشکل پسندی کا نتیجہ ہے، جبکہ بلبل کا معشوق پھول ہے جس میں ہمارے معشوق جیسی مشکل پسندی نہیں ہے۔

اندازہ گیر ذوق غم در مذاق من تلخابِ گریہ را نمک زہر خند نیست

لغت : تلخاب گریہ: آنسوؤں کی تلخی (نمکینی)-- زہرخند: غصے یا شرمندگی کی ہنسی--ذوق غم: غم کی لذت--

ترجمہ : تو میرے مذاق سے میرے ذوق غم کا اندازہ لگالے- میرے آنسوؤں کی تلخی میں زہرخند کا نمک نہیں ہے- یعنی عاشق اگرچہ غم میں ڈوبا ہوا ہے لیکن اس کے ہونٹوں پر زہرخند کی تلخی نہیں ہے، گویا اسے غم میں بھی ایک لذت محسوس ہوتی ہے-

عہد وفا زسوے تو نا استوار بود بشکستی و ترا بہ شکستن گزند نیست

لغت : نااستوار: جو مضبوط یا پکا نہ ہو-- بشکستی: تونے توڑ دیا-- گزند: تکلیف، دکھ--

ترجمہ : تونے وفا کا جو عہد کیا وہ پکا عہد نہ تھا- تونے خود وہ وعدہ توڑا اور تجھے اس وعدہ شکنی پر کوئی دکھ نہیں ہوا- غالب ہی کے بقول!

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

از دوست میل قرب بہ کشتن غنیمت است گر تیغ ور کمان بہ نشاط کمند نیست

لغت : میل قرب: قریب ہونے کی رغبت-- کشتن: مارنا--ور: اور اگر--نشاط: خوشی، لطف--

ترجمہ : دوست کی قربت کی خواہش میں اس کے ہاتھوں قتل ہونا بڑا غنیمت ہے- وہ الگ بات کہ تلوار اور کمان (جس میں تیر رکھ کر کسی کو مارا جاتا ہے) میں وہ لطف نہیں جو کمند میں ہے- معشوق اگر عاشق کو عشق کی کمند میں اسیر کرلیتا ہے تو اس سے دور دور پھرتا ہے، لیکن عاشق کو قتل کرنے کے لئے ظاہر ہے، وہ اس کے قریب آتا ہے اور عاشق کے لیئے یہ قرب بہت غنیمت ہے-

بریاد تو کدام پری خواں بخور سوخت کو شرمسارِ دعوتِ ناسودمند نیست

لغت : کدام: کون سا-- پری خواں: منتر پڑھ کر پری کو بلانے والا، ساحر--بخور: خوشبو--ناسودمند: بے فائدہ--

ترجمہ : تیری یاد میں کس پری خواں نے خوشبو جلائی (منتر پڑھ کر خوشبو جلاتے ہیں تاکہ پری آجائے)، جو اپنے اس بے فائدہ بلاوے پر شرمسار نہیں ہے- معشوق کو پری سے تشبیہ تو دی ہے لیکن وہ پری نہیں جو منتر پڑھنے اور بخور جلانے سے حاضر ہو جائے-

آں لابہ ہاے مہرفزا را محل نہ ماند بر خواں خود "ان یکاد" کہ مارا سپند نیست

لغت : لابہ ہاے مہرفزا: محبت میں اضافہ کرنے والی خوشامدیں-- محل: موقع، وقت--بر خواں: پڑھ، پڑھ لے--سپند: ہرمل، کالا دانہ جو نظر بد سے بچنے کے لیئے جلاتے ہیں-- "ان یکاد": قرآن کریم کی سورۃ القلم کی آخری دو آیات ملاحظہ ہوں--

ترجمہ : اب محبت میں اضافہ کرنے والی ان چاپلوسیوں اور خوشامدوں کا موقع نہیں رہا، تو خود "ان یکاد" پڑھ لے کیونکہ ہمارے پاس نظر بد سے بچنے کے لئے کالا دانہ نہیں ہے- یعنی تو آگ سے بچنے کے لیئے یہ آیت پڑھ کیونکہ اب ہم خود کو آگ کی نذر کرنے کے لیئے اس میں کود پڑنے کو تیار ہیں-

بیخود بہ زیر سایہ طوبیٰ غنودہ اند شبگیر رہروان تمنا بلند نیست

لغت : طوبیٰ: جنت کا ایک درخت-- غنودہ اند: اونگھے ہیں-- شبگیر: مراد سفر کے دوران لگایا جانے والا نعرہ جس کا شور بلند ہوتا ہے--

ترجمہ : تمنا کی راہ کے مسافر طوبیٰ کے زیر سایہ عالم بے خودی میں اونگھ رہے ہیں، اسی لیئے ان کا شبگیر بلند نہیں ہے- محبوب سے متعلق عاشق کی تمام تمنائیں دل ہی دل میں بڑھتی رہتی ہیں، یہ کیفیت گویا خاموشی کی عکاس ہے- اس لحاظ سے عاشق کی حالت ایسی ہے جیسے وہ خاموشی اور بیخودی کی حالت میں طوبیٰ کے زیر سایہ پڑا ہو-

ہنگامہ دل کش است نویدم بخلد چیست؟ اندیشہ بے غش است نیازم بہ پند نیست

لغت : نویدم: میرے لیئے خوشخبری-- بے غش: صاف، آلودگی سے پاک-- اندیشہ: فکر، سوچ-- پند: نصیحت--
ترجمہ : ہنگامہ دل کش ہے، میرے لیئے خلد کی خوشخبری کیا ہے- میری سوچ اور فکر ہر طرح کی آلودگی سے پاک ہے، اس لیئے مجھے کسی پندو نصیحت کی حاجت نہیں ہے- یعنی دنیا کی رونق میں بڑی دل کشی ہے، میرے لیئے یہیں بہشت کا سامان ہے اس لیئے مجھے اس کی خوشخبری سے دلچسپی نہیں، نیز اپنے پاکیزہ خیالات کی بنا پر مجھے کسی وعظ و نصیحت کی ضرورت نہیں-

مے نوش و تکیہ بر کرم کردگار کن خطِ پیالہ را رقم چون وچند نیست

لغت : تکیہ کردن: سہارا لینا، بھروسا کرنا-- خط: لکیر-- رقم: تحریر-- چون وچند: کیسا اور کتنا کیف وکیم--
ترجمہ : تو شراب پی اور اس پروردگار کی بخشش وعنایت پر بھروسا کر، جام شراب کی لکیر کوئی ایسی تحریر نہیں جس کا مطلب کیسا اور کتنا ہو- جام پر اندازے کی خاطر کچھ خط کھینچے ہوتے ہیں تاکہ جو میخوار جتنی پینا چاہے پی لے- مطلب یہ کہ جس قدر چاہو پیو، خاص مقدار کی قید نہیں، بخشنے والی وہ ذات اقدس ہے- غالب نے خوب پینے کی بات یوں بھی کی ہے-

پی جس قدر ملے شب مہتاب میں شراب اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

غالب من وخدا کہ سرانجامِ برشگال غیراز شراب و انبہ وبرقاب و قند نیست

لغت : من وخدا: مجھے خدا کی قسم-- برشگال: برسات-- انبہ: آم-- برقاب: ٹھنڈا پانی-- سرانجام: نتیجہ--
ترجمہ : غالب مجھے خدا کی قسم یعنی خدا گواہ ہے کہ برسات میں شراب، آم، برقاب اور قند کے بغیر بات نہیں بنتی- یعنی یہ موسم ایسا ہے کہ اس میں خواہ مخواہ ان چیزوں کے کھانے پینے کو جی چاہتا ہے-

---

غزل #20

منع ما ازبادہ عرض احتسابے بیش نیست محتسب! افشردہ انگور آبے بیش نیست

لغت : احتسابے: کوئی احتساب، کوئی دار وگیر-- محتسب: کوتوال-- افشردہ انگور: انگور کا رس، شراب--
ترجمہ : اے کوتوال! ہمیں شراب نوشی سے روکنا خواہ مخواہ کی ایک دار وگیر ہے، ورنہ انگور کا رس پانی سے زیادہ تو کوئی چیز نہیں- کوتوال یا محتسب کا کام ہے کہ وہ ممنوع اشیا کے استعمال پر پکڑ دھکڑ کرے- غالب نے شراب نوشی سے منع کرنے پر اس دلیل سے اپنا دفاع کیا ہے کہ شراب محض انگور کا رس ہے اور اس لحاظ سے پانی ہے-

رنج وراحت برطرف، شاہد پرستانیم ما دوزخ از سرگرمیِ نازش عتابے بیش نیست

لغت : شاہد پرستانیم: ہم حسینوں کے پرستار یا عاشق ہیں-- سرگرمی نازش: اس محبوب کے ناز کی حرارت وگرمی--
ترجمہ : رنج وراحت کی بات چھوڑو، ہم تو محبوب کے پرستار ہیں، عاشق ہیں- رہی دوزخ کی بات تو وہ اس محبوب کے ناز کی حرارت وگرمی کی بنا پر ایک عتاب سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے- ایک عاشق کے لیئے رنج اور راحت بے معنی چیز ہے، اس کی تو تمام تر توجہ اپنے محبوب کی طرف ہے، اس میں اسے دکھ پہنچے یا راحت کا سامان ہو، اس سے اسے کوئی دلچسپی نہیں-

خارج ازہنگامہ سرتاسر بہ بیکاری گذشت رشتہ عمر خضر مد حسابے بیش نیست

لغت : سرتاسر: سراسر، پوری طرح-- خارج: باہر، خالی-- رشتہ: دھاگا، سلسلہ--

ترجمہ : خضر کی حیات جاوداں کا سلسلہ سراسر ہنگاموں، رونقوں سے خالی بیکاری میں گذرا (گذر رہا ہے)، گویا اس کا رشتہ عمر محض ایک مد حساب ہے۔ (مد وہ لمبی لکیر جو حساب میں کھینچ کر اس کے نیچے سے حساب لکھنا شروع کرتے ہیں۔ صائب نے عمر خضر سے متعلق خوب کہا ہے:

بہار عمر ملاقات دوستداران است چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں، تنہا

(زندگی کی بہار تو دوستوں سے میل ملاپ میں ہے، خضر تنہائی کی اس حیات جاوداں سے کیا لطف اٹھائے گا)

قطرہ و موج و کف و گرداب، جیحون است و بس ایں من و مائی کہ می بالد حجابے بیش نیست

لغت : کف: پانی کے اوپر بننے والی جھاگ-- گرداب: بھنور-- جیحون: مراد سمندر-- من و مائی: میں اور ہم ہونا-- می بالد: فخر کرتا ہے--

ترجمہ : قطرہ، موج، کف اور گرداب سبھی سمندر ہی ہیں اور بس، یہ "میں اور ہم" پر پھولے نہ سمانا یا فخر کرنا محض ایک حجاب ہے۔ قطرہ وغیرہ کا وجود سمندر ہی کے طفیل ہے ورنہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں، اسی طرح "میں" اور ہم کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے، اگر کچھ ہے تو وہ کائنات کے حوالے سے ہے۔ جس کی تخلیق اس خالق لاثانی نے کی ہے۔

خویش را صورت پرستاں ہرزہ رسوا کردہ اند جلوہ می نامند و در معنی نقابے بیش نیست

لغت : صورت پرستاں: ظاہر پرست لوگ-- ہرزہ: فضول، یونہی-- جلوہ می نامند: اسے جلوہ کہتے ہیں-- در معنی: حقیقت میں--

ترجمہ : ظاہر پرستوں نے خود کو یونہی رسوا کر لیا ہے کیونکہ جسے وہ "جلوہ" کہتے ہیں وہ حقیقت میں ایک نقاب سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کائنات کی ہر ہر شے میں اس محبوب حقیقی کا جلوہ کار فرما ہے۔ سعدی کے بقول۔

برگ درختان سبز پیش خداوند ہوش ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

یہ دراصل ایک آیت کا شعری ترجمہ ہے۔ یعنی ہر ہر پتے میں وہ جلوہ فرما ہے۔ غالب اسے جلوہ کی بجائے نقاب کا نام دیتا ہے۔ گویا کائنات کی ہر شے اس ذات کے حسن کا ایک پردہ ہے۔

شوخی اندیشہ خویش است سرتا پائے ما تارو پود ہستی ما پیچ و تابے بیش نیست

لغت : شوخی اندیشہ خویش: اپنی سوچ اور فکر کی شوخی-- سرتاپا: سراپا، سراسر-- پیچ و تابے: گرہ در گرہ، بہت الجھا ہوا--

ترجمہ : یہ سراسر ہماری اپنی سوچ کی شوخی ہے ورنہ ہماری ہستی یا ہمارا وجود پیچ و تاب سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔ یعنی انسان کی حقیقت اور اس کی تخلیق کا مقصد کیا ہے، یہ ایک ایسا الجھا ہوا سوال ہے جسے آج تک کوئی حل نہیں کر سکا۔ خود بقول غالب!

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد عالم تمام حلقہ دام خیال ہے

حافظ شیرازی نے ذرا بدل کر یہی بات کی ہے۔

کس نہ دانست کہ منزل گہ مقصود کجاست این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

کسی کو یہ خبر نہیں کہ ہماری منزل مقصود کہاں ہے؟ البتہ اتنا ہے کہ قافلے کی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی ہے۔

زخم دل لب تشنہ شور تبسم ہائے تست ایں نمکدانہا بہ چشم ما سرابے بیش نیست

لغت : لب تشنہ: پیاسا-- شور: نمک-- سرابے: ایک فریب نظر--

ترجمہ : (حقیقت یہ ہے کہ) ہمارا زخم دل تیرے تبسم کے نمک کا پیاسا ہے، ورنہ یہ جو عام نمکدان ہیں یہ ہماری نگاہوں میں محض ایک

فریب نظر ہیں- عاشق کو محبوب کی طرف سے پہنچنے والے زخم دل لذت کا باعث بنتے ہیں- اس کا مسکرانا گویا عاشق کے زخم دل پر نمک ڈالنا ہے جس سے عاشق لطف اندوز ہوتا ہے، عام نمک میں یہ بات کہاں؟

نامہ بر از پیشگاہ ناز مکتوب مرا پاسخے آوردہ است اما جوابے بیش نیست

لغت : پیشگاہ ناز: ناز کا پاانداز، فرش-- پاسخے: ایک جواب-- آوردہ است: لایا ہے-- جوابے: مراد صاف یا کورا جواب--

ترجمہ : نامہ بر اس (محبوب کی) بارگاہ ناز سے میرے خط کا جواب تو لایا ہے لیکن وہ جواب محض صاف یا کورا جواب ہے- یعنی محبوب نے اپنے عاشق کے مکتوب کو اس لائق نہیں سمجھا کہ اس کا مناسب جواب دیا جائے بلکہ اس نے واضح طور پر ٹرخا دیا ہے-

جلوہ کن، منت منہ، از ذرہ کمتر نیستم حسن با ایں تابناکی آفتابے بیش نیست

لغت : جلوہ کن: سامنے آ، اپنا نظارہ دکھا-- منت منہ: احسان نہ دھر-- تابناکی: چمک دمک--

ترجمہ : سامنے آ اور اپنا جلوہ دکھا، مجھ پر کوئی احسان نہ دھر، آخر میں ذرے سے کمتر تو نہیں ہوں- اگرچہ حسن میں بڑی چمک دمک ہے لیکن وہ سورج سے تو بڑھ کر نہیں ہے- سورج نکلتا ہے ذرے وجود میں آجاتے ہیں- عاشق خود کو ذرہ اور محبوب کو آفتاب قرار دیتا ہے- تو جس طرح سورج نکلنے سے ذروں کو وجود ملتا یا ان میں جان پڑتی ہے، اسی طرح محبوب اگر عاشق کو اپنا جلوہ دکھائے تو اس سے عاشق کو گویا نئی زندگی ملتی ہے-

چند رنگیں نکتہ دلکش، تکلف برطرف دیدہ ام دیوان غالب انتخابے بیش نیست

لغت : رنگیں نکتہ دل کش: دل کو لبھانے والی باریک یا گہری باتیں-- تکلف برطرف: کسی بناوٹ یا تصنع کے بغیر، صاف صاف کہتا ہوں--

ترجمہ : تکلف برطرف میں نے غالب کی شاعری میں چند رنگین و دلکش نکتے پائے ہیں، چنانچہ میں نے اس کا دیوان دیکھا ہے وہ سراسر ایک انتخاب ہے- انتخاب دلکش و عمدہ اشعار کا کیا جاتا ہے- غالب نے تعلی سے کام لیتے ہوئے اپنے پورے دیوان کو دلکش و رنگین نکات کا مجموعہ قرار دیا ہے-

---

غزل #21

لذت عشقم زفیض بے نوائی حاصل است آن چناں تنگ است دستِ من کہ پنداری دل است

لغت : فیض: برکت، فائدہ، طفیل-- بے نوائی: بے سامانی، تنگ دستی، فقر-- پنداری: تو خیال کرے، گویا--

ترجمہ : مجھے جو عشق کی لذت حاصل ہے تو یہ میری بے نوائی کے طفیل ہے- میرا ہاتھ اس قدر تنگ ہے کہ جیسے وہ دل ہو- تنگ دستی، مفلسی و فقر کی علامت ہے جبکہ تنگ دلی، غم و افسردگی کی- غالب نے ہاتھ اور دل کے ساتھ تنگ کا اضافہ کر کے اپنی دونوں حالتوں کی گویا عکاسی کی ہے-

ہم بقدرِ جوشش دریا تنومند است موج تیغ سیراب از روانی ہاے خونِ بسمل است

لغت : جوشش: ابلنا، جوش، پانی کے تھپیڑے-- تنومند: طاقت ور--

ترجمہ : دریا یا سمندر میں جس قدر جوش و تلاطم ہو گا لہر اسی قدر طاقتور اور زور دار ہو گی- چنانچہ اسی طرح بسمل کے خون کی روانیوں سے

تیغ سیراب ہے- اصل بات (یہ کہ معشوق کے ہاتھوں عاشق کے قتل ہونے کے شوق وجذبہ ہی سے تلوار میں قوت آتی ہے) دوسرے مصرعے میں کہہ کر اس کی وضاحت کے لئے مثال پہلے مصرعے میں دے دی-

واے لب گر دل ز تاب تشنگی نہ گدازدم مے گساراں مست و من مخمور و ساقی غافل است

لغت : واے لب: ہونٹوں پر افسوس-- مے گساراں: مے خوار--

ترجمہ : میخوار تو نشے میں دھت پڑے ہیں، میں خمار کا مارا ہوا ہوں، جبکہ ساقی کوئی توجہ نہیں کر رہا- اب اگر اس صورت حال میں میرا دل پیاس کی حدت و گرمی سے پگھل نہ جائے تو میرے ان پیاسے ہونٹوں کی حالت پر افسوس ہوگا-

در خمِ بندِ تغافل نالم از بیداد غم پردۂ سازِ فغانم پشتِ چشم قاتل است

لغت : تغافل: غفلت، بے توجہی-- بیداد: ظلم، غم-- پردہ: موسیقی کی اصطلاح بمعنی سر، لے-- پشت چشم: مراد اظہار غفلت--

ترجمہ : میں اپنے قاتل (محبوب) کی غفلت اور بے توجہی کی قید میں جکڑا ہوا ہوں، جس کی وجہ سے میں اپنی زندگی کے ظلم و ستم (مراد دکھ، غم) کے ہاتھوں نالاں ہوں- میری فریاد و فغاں کے ساز کی لے قاتل کے تغافل کا نتیجہ ہے- یعنی اگر قاتل غفلت سے کام نہ لے اور مجھے قتل کردے تو دکھوں سے میری جان چھوٹ جائے گی-

بسکہ ضبط مشق غم فرسود اعضاے مرا راز دل از ہم نشینانم نہفتن مشکل است

لغت : فرسود: گھسا دیئے، کمزور کردیئے-- نہفتن: چھپانا--

ترجمہ : میں نے مشق غم یعنی غموں کو اس حد تک برداشت کیا کہ میرے اعضا گھس کے رہ گئے، کمزور و ناتواں ہو گئے- ظاہر ہے اس حالت میں میرا اپنے ہم نشینوں سے راز دل چھپانا مشکل ہے- یعنی میری یہ حالت دیکھ کر وہ خود ہی جان جائیں گے کہ میں کسی کے عشق میں گرفتار ہوں-

شہری دل نیست گر حسرت مراین جاازچہ رو چشم اہل دل زبان دانِ نگاہِ سائل است

لغت : ازچہ رو: کس لئے، کس بنا پر-- سائل: سوال کرنے والا-- زبان دان: زبان جاننے والی، راز سے آگاہ--

ترجمہ : اگر حسرت، دل کی شہری (دل میں رہنے والی) نہیں ہے تو پھر یہاں کس بنا پر اہل دل کی آنکھ سائل کی نگاہ کی زبان دان ہے- یعنی ہر شخص اپنی کسی نہ کسی آرزو کے پوری نہ ہونے کی حسرت کا شکار ہے- چنانچہ جب ایسے دو اشخاص کا آپس میں آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے کی نگاہوں سے یہ جان جاتے ہیں کہ فلاں اپنی کسی آرزو کی حسرت کا شکار ہے- یہاں ایسے شخص کے لیئے "سائل" کا لفظ استعمال ہوا ہے-

باہمہ نزدیکی از وے کام دل نتواں گرفت تشنہ ما بر کنار آب جو پا در گل است

لغت : کام دل: دل کی آرزو، تمنا-- پادر گل: کیچڑ میں یا دلدل میں پھنسا ہوا پاؤں جو اپنی جگہ سے ہل نہ سکے، لاچار--

ترجمہ : (اس محبوب سے) تمام تر قربت کے باوجود ہمارے دل کی تمنا اس سے پوری نہیں ہو سکتی- گویا ہمارے پیاسے یعنی دل کی حالت اس پیاسے کی سی ہے جو ندی کے کنارے پادر گل ہو، اور پانی قریب ہوتے ہوئے بھی وہ پی نہ سکے-

در نورد گفتگو از آگہی وا ماندہ ایم پیچ و تاب رہ نشان دوری سر منزل است

لغت : نورد: تہ، لپیٹ-- واماندہ ایم: ہم پیچھے رہ گئے ہیں-- سر منزل: اصل منزل جہاں پہنچنا ہمارا مقصد ہے--

ترجمہ : ہم بحث بحثی میں الجھ کر حقیقت سے آگاہی کے سلسلے میں پیچھے رہ گئے ہیں، یعنی حقیقت کو پا نہیں سکتے- دوسرا مصرع تمثیل کا ہے-

راستے کے پیچ و خم اصل منزل کی دوری کا نشان ہیں۔ راستہ میں جس قدر پیچ و خم ہوں گے اسی قدر منزل تک کا سفر بڑھتا جائے گا۔ سو بظاہر بحثی حقیقت کی آگاہی کے راستے میں پیچ و خم کی حیثیت رکھتی ہے۔

عقل در اثباتِ وحدت خیرہ می گردد چرا　　ہرچہ جز ہستی است ہیچ و ہرچہ جز حق، باطل است

لغت : اثبات: ثابت کرنا، ہونا-- خیرہ: حیران و پریشان-- باطل: جھوٹ، جس کا کوئی وجود نہ ہو--

ترجمہ : عقل اس بات وحدت (توحید) میں کیوں پریشان و حیران ہے (یعنی عقل کیوں اس ذات حق کی توحید کو تسلیم کرنے سے ہچکچا رہی ہے) سیدھی سی بات ہے کہ جو کچھ ہستی (یعنی ہستی مطلق، وجود خداوندی) کے علاوہ ہے، وہ ہیچ ہے (اس کا وجود ہی نہیں) اور جو کچھ حق کے علاوہ ہے، وہ باطل ہے۔ سب کچھ وہی ہے باقی جو کچھ ہے وہ بھی اسی کا وجود ہے۔ فلسفہ وحدت الوجود کی بات کی ہے۔

ماہماں عین خودیم، اماخود ازوہم دوئی　　درمیانِ ما و غالب، ماوغالب حائل است

لغت : ہماں: وہی-- عین خودیم: بالکل باہم ایک ہیں-- دوئی: دو ہونا، الگ الگ وجود ہونا-- حائل: رکاوٹ، مانع--

ترجمہ : ہم سبھی ایک دوسرے کا عکس ہیں لیکن دوئی کے وہم کا شکار ہونے کے سبب ہم خود کو ایک دوسرے سے الگ سمجھتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہمارے اور غالب کے درمیان "ہم اور غالب" کا تصور رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ ورنہ ہم غالب سے الگ کوئی دوسرے انسان نہیں ہیں اور نہ غالب ہم سے الگ کوئی اور ہے۔

غزل #22

ہم وعدہ وہم منع زبخشش چہ حساب است　　جاں نیست مکرر نتواں داد، شراب است

لغت : چہ حساب است: یہ کیا بات ہوئی، کیا حساب ہے-- مکرر: دوبارہ-- وعدہ: مراد جنت میں شراب طہور کا وعدہ--

ترجمہ : (جنت میں شراب طہور دی جائے گی) اس کا وعدہ بھی ہے اور اس (عام شراب) سے منع بھی کیا جا رہا ہے، یہ کیا بات ہوئی۔ یہ کوئی جان تو نہیں جو دوبارہ نہیں دی جا سکتی، یہ شراب ہے۔ آخر آخرت میں اگر شراب ملے گی تو یہاں دنیا میں شراب پر پابندی کیا معنی؟

در مژدہ ز جوے عسل وکاخ زمرد　　چیزے کہ بہ دل بستگی ارزد، مے ناب است

لغت : عسل: شہد-- مژدہ: خوشخبری-- کاخ: محل-- بہ دل بستگی ارزد: دل کو موہ لینے کے لائق ہے-- مے ناب: خالص شراب--

ترجمہ : جنت میں شہد کی ندی یا نہر ہو گی اور زمرد کے محل ہوں گے، بلاشبہہ یہ بہت بڑی خوشخبری ہے، البتہ جو چیز دل کو موہ لینے والی ہے، وہ خالص شراب (شراب طہور) ہے۔ غالب ہی کے بقول۔

وہ چیز جس کے لیے ہم کو ہو بہشت عزیز　　سواے بادہ گلفام مشکبو کیا ہے؟

لہراسپ کجا رفتی و پرویز کجائی　　آتشکدہ ویرانہ و میخانہ خراب است

لغت : لہراسپ: قدیم ایران کے کیانی خاندان کا ایک بادشاہ-- پرویز: خسرو پرویز، شیریں کا شوہر اور قدیم ایرانی خاندان ساسانی کا مشہور بادشاہ--

ترجمہ : لہراسپ تو کہاں چلا گیا اور پرویز تو کس جگہ یا کہاں ہے؟ آتشکدہ ویران پڑا ہے اور اسی طرح میخانہ بھی ویرانی کا شکار ہے۔ لہراسپ کا تعلق آتش پرست مذہب سے تھا جبکہ خسرو پرویز کی شراب نوشی مشہور ہے، اسی لئے لہراسپ کے واسطے آتشکدہ اور پرویز کے لئے

میخانے کے الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ یعنی اس دنیا میں کسی کو بقا نہیں۔ بقول مرزا شوق لکھنوی!

موت سے کس کو رستگاری ہے　　آج وہ، کل ہماری باری ہے
اونچے اونچے مکان ہیں جن کے　　آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے

ازجلوہ بہ ہنگامہ شکیبا نتواں شد　　لب تشنہ دیدار ترا، خلد سراب است

لغت : شکیبا: صبر، تسکین-- لب تشنہ: پیاسا-- سراب: فریب نظر-- ہنگامہ: مراد جنت کی گہما گہمی--

ترجمہ : اس حسن ازلی کے جلوہ سے قطع نظر کرتے ہوئے ہنگامے سے دل کی تسکین ممکن نہیں۔ تیرے دیدار کے پیاسے کے لیئے جنت کی حیثیت سراب سے بڑھ کر نہیں ہے۔ سراب وہ ریت جو دور سے پانی نظر آئے۔ یعنی عاشق کے لئے محبوب حقیقی کا دیدار سب کچھ ہے۔

باایں ہمہ دشوار پسندی چہ کند کس　　تاپردہ بر انداختہ در بند حجاب است

لغت : پردہ برانداختہ: پردہ اٹھایا--

ترجمہ : اپنی تمام تر دشوار پسندی کے باوجود کوئی کیا کرے کہ اس محبوب حقیقی نے بظاہر چہرے سے پردہ تو اٹھالیا ہے لیکن ہنوز حجاب میں ہے۔ یعنی کائنات کی ہر ہر شے میں اس کا جلوہ کار فرما ہے جو گویا پردہ اٹھانے کے مصداق ہے لیکن اس کی ذات و لاصفات خود سامنے نہیں آتی جو گویا حجاب ہے۔

دوشینہ بہ مستی کہ مکیداست لبش را؟　　کامروز بہ پیمانہ مے در شکر آب است

لغت : دوشینہ: گذشتہ رات-- مکیداست: مکیدہ است یعنی چوسا ہے-- کامروز: کہ امروز، کہ آج-- شکر: شیرینی، مٹھاس--

ترجمہ : گذشتہ رات کس نے عالم مستی میں پیمانہ شراب کے ہونٹوں کو چوسا ہے کہ آج اس کی وجہ سے شراب کے ذائقے میں مٹھاس آگئی ہے۔ "کس نے" گویا تجاہل عارفانہ کی مثال ہے۔ یعنی یہاں عاشق کی مراد محبوب ہے جس نے اپنے شیریں لبوں سے جام کے کنارے کو چوسا اور یوں شراب کا ذائقہ شیریں یا مٹھاس والا ہو گیا۔

آں قلزم داغیم کہ برما ز جہنم　　چنداں کہ فتد صاعقہ باراں در آب است

لغت : قلزم: سمندر-- داغ: جلنے کا نشان-- چنداں کہ: جس قدر-- فتد: گرے-- صاعقہ: بجلی، شعلہ برق--

ترجمہ : ہم عشق کے داغوں کا وہ سمندر ہیں کہ ہم پر دوزخ سے جس قدر بھی بجلی کے شعلے گریں، وہ یوں لگیں گے جیسے پانی پر بارش ہو رہی ہو۔ یعنی عشاق عشق کی جس آگ میں جلتے ہیں، اس کے مقابلے میں جہنم کی آگ ان کے لئے گویا ٹھنڈک کا باعث ہے، جسے پانی پر بارش کا نام دیا گیا ہے۔

سرگرمی ہنگامہ طامات نہ دارم　　فیضے کہ من از دل طلبم بوے کباب است

لغت : طامات: جمع طامہ، صوفیہ کی لاف و گزاف، اپنی کرامات کے بارے میں ان کی ڈینگیں-- سرگرمی: حرارت--

ترجمہ : مجھ میں صوفیہ کی سی الٹی سیدھی اور لاف و گزاف باتوں کی حرارت و گرمی نہیں ہے۔ میں تو اپنے دل سے جس فیض کا طلبگار ہوں وہ بوئے کباب ہے۔ بوئے کباب سے مراد عشق میں دل کا بہت جلنا ہے۔ جو عاشق کے لیے لذت کا باعث بنتا ہے۔ عاشق، صوفیوں کی طرح بڑ ہانکنا پسند نہیں کرتا۔

ہم چشمی آئینہ فگند از نظر ما　　مارا کہ ز بیداری دل، دیدہ بہ خواب است

لغت : ہم چشمی: ہم مرتبہ ہونا، ایک جیسا ہونا-- فگند: گر گئی--

ترجمہ : آئینے کی ہم چشمی ہماری نظروں سے گر گئی، اس لیئے کہ ہماری بیداری دل کی وجہ سے ہماری آنکھیں نیند میں کھوئی ہوئی ہیں۔ یعنی ہماری آنکھیں آئینہ نہیں دیکھتیں بلکہ ہمارا دل بیدار ہے جس پر سب احوال عیاں ہو جاتے ہیں۔

تا غالب مسکیں چہ تمتع برد ازتو برداشتہ ای آں چہ خود از چہرہ، نقاب است

لغت : تمتع: فائدہ، فائدہ حاصل کرنا-- برداشتہ ای: تو نے اٹھایا ہے--

ترجمہ : بھلا غالب مسکیں تجھ سے (یعنی تیرے جلوہ حسن سے) کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے، اسے کیا لطف مل سکتا ہے، اس لیئے کہ تو نے جو کچھ اپنے چہرے سے اٹھا لیا ہے وہ خود ایک نقاب کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ یعنی کائنات کی ہر شے میں اس محبوب مطلق کے جلوے کار فرما ہیں۔ یہ گویا چہرے سے نقاب اٹھانے کی حالت ہے لیکن وہ ذات مطلق خود سامنے نہیں آتی، نظر نہیں آتی، جو گویا نقاب کی ایک صورت بن گئی ہے۔

غزل #23

بس کہ از تاب نگاہ توز آسودن رفت بادہ چوں رنگ خود از شیشہ بپالودن رفت

لغت : تاب نگاہ: نگاہ کی حدت، گرمی، چمک-- آسودن: آرام کرنا-- بپالودن: آلودہ ہونے سے--

ترجمہ : تیری نگاہوں کی چمک سے بے حد متاثر ہو کر شراب کا آرام و سکون جاتا رہا اور وہ اپنے رنگ کی طرح صراحی کی آلودگی سے صاف ہو گئی، یعنی اس میں کوئی گندگی نہ رہی بلکہ خوب چمک اٹھی۔

ایں سفال از کف خاک جگر گرم کہ بود؟ دست شستیم زصہبا کہ بہ پیمودن رفت

لغت : سفال: مٹی، مراد جام سفالیں، مٹی کا پیالہ-- دست شستیم: ہم نے ہاتھ دھو لیئے، یعنی محروم ہو گئے-- پیمودن: ناپنا یعنی ڈالنا--

ترجمہ : یہ جام سفالیں کس (مراد عاشق) کے جگر گرم کی مٹھی بھر خاک سے بنا ہوا تھا کہ ہم نے جو شراب اس میں ڈالی وہ اس (جام) نے جذب کر لی اور یوں ہم شراب سے محروم ہو گئے۔ یعنی گرمی جگر سے وہ بالکل خشک ہو گئی۔

خیز و در دامن بادسحر آویز بہ عذر گر شبت تیرہ بہ داغ مژہ نکشودن رفت

لغت : خیز: اٹھ-- در دامن: دامن سے لپٹ جا-- شبت: تیری رات-- تیرہ: تاریک-- نکشودن: نہ کھلنا--

ترجمہ : اگر تیری سیاہ رات، پلکیں نہ کھولنے کے غم میں گذر گئی (یعنی تو ساری رات محو خواب رہا) تو کوئی بات نہیں، اب تو اٹھ اور اسی بہانے صبح کی ہوا کا دامن تھام لے۔ یعنی رات تو سونے میں کٹ گئی، اب صبح کی ہوا اور منظر سے لطف اندوز ہو۔

ہرچہ از گریہ فشاندیم بہ نشمردن ریخت ہرچہ از نالہ رساندیم بہ نشنودن رفت

لغت : فشاندیم: ہم نے چھڑکا، آنسو بہائے-- نشمردن: نہ گنے ہوئے-- ریخت: گرائے-- رساندیم: ہم نے پہنچایا-- نشنودن: نہ سننا--

ترجمہ : ہم نے جس قدر بھی آنسو بہائے وہ گنتی کے بغیر گرے یعنی بیکار گئے، اور اپنا جو دکھ اور غم، نالہ و فریاد کے وسیلے سے اس محبوب تک پہنچایا یا پہنچانے کی کوشش کی وہ سنا ان سنا ہو گئی۔ یعنی نہ تو ہماری گریہ پر اور نہ نالہ و فریاد پر کسی نے توجہ کی۔

ریگ دربادیہ عشق روان است ہنوز تاچہا پاے دریں راہ بفرسودن رفت

لغت : ریگ: ریت-- بادیہ: صحرا-- بفرسودن: گھسنا، گھسنے سے--

ترجمہ : عشق کے صحرا میں ریت ابھی تک رواں ہے، خدا جانے اسی راہ (عشق) میں کتنے پاؤں چلتے چلتے گھس کر رہ گئے- یعنی کتنے ہی عشاق، عالم دیوانگی میں، صحراؤں میں گھوم گھوم کر ختم ہو گئے، لیکن بادیہ عشق کی گرمی وغیرہ اسی طرح برقرار ہے-

باخت از بس کہ زلیخا بہ تماشاے تو رنگ از حیا بردر زنداں بہ گل اندودن رفت

لغت : باخت: اڑ گیا-- ازبس کہ: بہت زیادہ، اس قدر کہ-- گل اندودن: مٹی کی لپائی کرنا-- زنداں: قید خانہ، مراد جہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو قید کیا گیا تھا--

ترجمہ : تیرا جلوہ حسن دیکھ کر زلیخا (جیسی انتہائی حسینہ) کے چہرے کا رنگ اس قدر اڑ گیا (زرد پڑ گیا) کہ وہ شرم کے مارے قید خانے کی طرف چلی گئی تاکہ اس کے دروازے پر مٹی کی لپائی کر دے- زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کے قید خانے میں سفیدی کروائی تھی، شاعر کے مطابق محبوب کے جلوہ حسن سے بے حد متاثر ہو کر اس نے اب وہاں مٹی کی لپائی (جس کا رنگ زرد ہوتا ہے) کر دی-

برتنگ ما یکیم رحم کہ یک عمر گناہ ہم بتاراج سبک دستی بخشودن رفت

لغت : تنگ ما یکیم: میری تنگ دستی-- بتاراج سبک دستی: ہاتھوں کی چستی یا مہارت کی لوٹ ماریں-- بخشودن: بخشنا، بخشش کرنا--

ترجمہ : میری تنگ دستی پر رحم ہو کہ گناہوں میں بسر میری عمر کا بہت سا حصہ یعنی سرمایہ بخشش کی سبک دستی کی نذر ہو گیا- یعنی میں تو عمر بھر گناہ کرتا رہا اور اس ذات کریم نے میرے گناہوں کی بخشش فرما کر میرے اس سرمائے (گناہ) کو لوٹ لیا- اپنی گناہگاری اور خدا کی بخشش و رحمت کی بات کی ہے-

داغ تردستی اشکم کہ زافسردن دل ہرچہ درگریہ فزودیم در افزودن رفت

لغت : تردستی: کسی چیز میں ماہر ہونا، مراد چستی-- افسردن: بجھنا، افسردہ ہونا-- فزودیم: ہم نے بڑھایا، اضافہ کیا-- افزودن: بڑھنا--

ترجمہ : میں اپنے اشکوں کی تردستی کے ہاتھوں داغ ہوں، جل گیا ہوں کہ ہم نے (میں نے) دل کی افسردگی کے باعث جس قدر گریہ وزاری یا رونے دھونے میں اضافہ کیا وہ اضافہ کرنے میں تلف ہو گیا- عاشق افسردگی دل کا شکار ہے اور دھڑا دھڑ آنسو بہا رہا ہے- وہ اب ان میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہے لیکن جو چند آنسو باقی رہ گئے تھے وہ اس کوشش میں ختم ہو گئے-

شست وشو مشغلہ شوخی ابر کرم است دژم آں خرقہ کہ با داغ نیالودن رفت

لغت : شست وشو: دھونا، پاک صاف کرنا-- دژم: غمناک، افسوسناک-- نیالودن: آلودہ نہ ہونا، گندا نہ ہونا--

ترجمہ : اس ذات کریم و رحیم کے ابر کرم کا یہ شوخ مشغلہ ہے کہ وہ دھوڈالتا ہے- (یعنی اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے گناہوں کی آلودگی کو صاف کر دیتا، گناہ معاف کر دیتا ہے)، اس گدڑی کی حالت افسوسناک ہے جو کسی داغ (داغ گناہ) کی آلودگی کے بغیر ختم ہو جائے- یہ گویا اس کی بخشش سے محروم ہونے کی علامت ہے-

مدعی خواست رود بر اثر من غالب ہرچہ زو بود بہ سوداے چو من بودن رفت

لغت : مدعی: دعوے دار، رقیب، حریف-- براثر من: میرے پیچھے پیچھے، میری پیروی میں-- زو: ازاو، اس کا، اس کے پاس--

ترجمہ : غالب! حریف نے میرے پیچھے پیچھے چلنا چاہا یعنی میری پیروی کرے (فن شعر میں بھی ہو سکتی ہے اور جذبہ عشق میں بھی)، لیکن اس پیروی کے چکر میں اس کے پاس اپنا جو کچھ تھا وہ بھی جاتا رہا- یعنی میری پیروی میں وہ بری طرح ناکام ہو کر اپنا سب کچھ کھو بیٹھا-

غزل #24

نگہ بچشم نہاں و زجبہ چیں پیداست شگرفی توز انداز مہر وکیں پیداست

لغت : نہاں: چھپی ہوئی، پوشیدہ-- جبہ: پیشانی-- چیں: شکن، تیوری-- شگرفی: انوکھاپن-- کیں: دشمنی، عداوت--

ترجمہ : تیری نگاہ تو آنکھوں میں پوشیدہ ہے اور تیری پیشانی پر شکن نمایاں ہے، تیرے محبت اور عداوت کے انداز سے تیرا انوکھاپن نمایاں ہے، ظاہر ہے- نگاہ کا آنکھ میں چھپے ہونا، یعنی معشوق کا عاشق کی طرف چوری چوری یا کنکھیوں سے دیکھنا محبت کی علامت ہے جبکہ ماتھے پر تیوریاں اس کے غیظ وغصہ کی علامت ہیں- دوسرے لفظوں میں "اجتماع ضدین" (دوباہم مخالف چیزوں کا ایک جگہ جمع ہونا) محبوب کی طبیعت کے انوکھے پن کو ظاہر کرتا ہے-

نظارہ عرضِ جمالت ز نوبہار گرفت شکوہ صاحبِ خرمن ز خوشہ چیں پیداست

لغت : عرض: بیان کرنا، اندازہ لگانا-- شکوہ: شان وشوکت-- صاحب خرمن: غلے وغیرہ کے ڈھیر کا مالک-- خوشہ چیں: گرے ہوئے دانے اٹھانے والا، فیض حاصل کرنے والا--

ترجمہ : نظارے نے نوبہار (آغاز بہار) سے تیرے حسن وجمال کا اندازہ لگالیا- صاحب خرمن کی شان وشوکت کا پتا خوشہ چیں سے چلتا ہے- خوشہ چیں سے یہاں مراد عاشق کی نظریں ہیں اور خرمن کا مالک محبوب ہے- بہار میں جو شگفتگی اور حسن ودلکشی ہے عاشق کو اس میں محبوب کا سا جلوہ نظر آتا ہے، چنانچہ اس کی نگاہیں (جسے نظارہ کہا گیا ہے) اسی سے خوشہ چینی کرلیتی ہیں-

رسید تیغ توام برسر و ز سینہ گذشت زہے شگفتگی دل کہ از جبیں پیداست

لغت : رسید: پہنچی، لگی-- گذشت: گذر گئی-- زہے: کیا کہنے، بہت خوب-- شگفتگی: تازگی، شادابی--

ترجمہ : تیری تلوار میرے سر پر پہنچی اور سینے یا دل سے گذر گئی- ہماری پیشانی سے ظاہر ہونے والی شگفتگی دل کے کیا کہنے ہیں- محبوب کی تلوار عاشق کے سر پر لگی ہے جس سے اس کا دل گویا باغ باغ ہوگیا ہے اور یہ کیفیت عاشق کی پیشانی سے ظاہر ہو رہی ہے-

بجرم دیدہ خوں بار کشتہ ای مارا ترا ز دامن و ما را ز آستیں پیداست

لغت : خوں بار: خون برسانے والی-- کشتہ ای: تونے مارا ہے، قتل کیا ہے--

ترجمہ : تونے ہمیں ہماری خوں بار آنکھوں کے جرم میں قتل کیا ہے- یہ امر تیرے دامن اور ہماری آستیں سے ظاہر ہے- عاشق کی آنکھیں خون کے آنسو رو رہی تھیں، محبوب نے اس جرم میں قتل کیا جس سے اس کے دامن پر خون کے چھینٹے پڑ گئے اور عاشق چونکہ خونیں آنسو آستین سے صاف کرتا رہا تھا اس لئے ان دونوں باتوں سے یہ امر واضح ہوگیا-

زہے لطافت پرداز سعی ابربہار کہ ہرچہ در دلِ باد است از زمیں پیداست

لغت : لطافت: خوبی، عمدگی، نرمی-- پرداز: آراستگی، اٹھان--

ترجمہ : موسم بہار کے بادل کی سعی وکوشش کی پرداز کی خوبی وعمدگی کے کیا کہنے ہیں، کیونکہ جو کچھ ہوا کے دل میں ہے وہ زمین سے ظاہر ہے- موسم بہار میں بادل برستا ہے تو زمین پر پھول کثرت سے کھل اٹھتے ہیں جو زمین کی آراستگی کا باعث بنتے ہیں-

فتیلہ رگ جاں سر بسر گداختہ شد زپیچ وتاب نفسہای آتشیں پیداست

لغت : فتیلہ: بتی-- گداختہ شد: پگھل گئی-- نفسہای آتشیں: آگ کی طرح گرم سانس، فریادیں--

ترجمہ : ہماری آتشیں سانسوں (آہوں، فریادوں) کے پیچ و تاب سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ہماری رگ جان کا فتیلہ جل کر پوری طرح پگھل چکا ہے۔ رگ جاں کو بتی کہا ہے۔ مطلب یہ کہ عاشق کی جان ایسی آتشیں آہیں بھر بھر کر اور فریادیں کر کے ختم ہو گئی ہے۔

نفس گداختن جلوہ در ہوائے قدش زخوے فشانی آں روے نازنیں پیداست

لغت : گداختن: پگھلانا-- ہوا: فضا-- خوے فشانی: پسینہ بہانا--

ترجمہ : لگتا ہے کہ اس کے (دلکش) قد کی فضا میں جلوہ، یعنی نظارہ حسن، خود پگھل کے رہ گیا ہے اور یہ بات اس معشوق کے نازنیں چہرے سے ٹپکنے والے پسینے سے معلوم ہو رہی ہے۔ محبوب کے دلکش قد کی عکاسی مبالغہ آرائی سے کی ہے۔

عیارِ فطرتِ پیشینیاں ز ما خیزد صفائے بادہ ازیں دُردِ تہ نشیں پیداست

لغت : عیار: پرکھ، خالص پن، معیار-- پیشینیاں: جمع پیشیں، قدیم یا پہلے گذرے ہوئے لوگ-- دُرد: تلچھٹ-- تہ نشیں: نیچے بیٹھی ہوئی--

ترجمہ : پرانے لوگوں یا استاد شعرا کی فطرت کا معیار ہمارے ہی دم سے نمایاں ہے۔ شراب کی پاکیزگی اس تہ نشین تلچھٹ سے ظاہر ہے۔ غالب نے استادان فن کو پاکیزہ شراب سے اور خود کو دردِ تہ نشین سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی غالب نے استادان فن سے اپنی نسبت بتائی ہے ہر چند وہ ان کے مقام تک نہیں پہنچا۔

زہے شکوہ تو کاندر طرازِ صورتِ تو زخود برآمدنِ صورت آفریں پیداست

لغت : کاندر: کہ اندر-- طراز صورت: شکل صورت کے نقش و نگار، صورت کا سنوارنا-- صورت آفریں: صورت پیدا کرنے والا، خدا، خالق--

ترجمہ : تیرے (حسن) کی شان و شوکت کے کیا کہنے؟ لگتا ہے کہ تیری شکل و صورت کے سنوارنے میں خالق صورت (خدا) خود باہر آ گیا ہے، یا اپنی ذات سے باہر آ گیا ہے۔ یعنی تیرے حسن سے اس خالق کائنات کے حسن کا پتا چلتا ہے۔ جب تو اس قدر حسین ہے تو اس کا حسن کس قدر عظیم و دلکش ہو گا۔

نہادِ نرم زشیرینی سخن غالب بسانِ موم ز اجزاے انگبیں پیداست

لغت : نہاد نرم: نرم فطرت-- بسان موم: موم کی طرح-- انگبیں: شہد--

ترجمہ : اے غالب! ہماری نرم فطرت و طبیعت، ہمارے کلام کی شیرینی سے اس طرح روشن و نمایاں ہے جس طرح شہد کے اجزا سے موم کا پتا چل جاتا ہے۔ یعنی ہمارے کلام سے پتا چل جاتا ہے کہ ہم نرم طبیعت کے مالک ہیں۔

غزل #25

گر بار نیست، سایہ خود از بید بودہ است بارے بگو کہ از تو چہ امید بودہ است

لغت : بار: پھل-- بارے: آخر، آخر کار، بہر حال--

ترجمہ : اگرچہ بید کے درخت کو پھل تو نہیں لگتا لیکن سایہ تو خود اس کا اپنا ہے، بہر حال تو یہ بتا کہ تجھ سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ بید کا پھل نہ سہی اس کے سائے میں تو آدمی بیٹھ کر آرام کر سکتا ہے، لیکن محبوب سے تو سائے کی بھی توقع نہیں۔

شادم ز درد دل کہ بہ مغز شکیب ریخت نومیدیی کہ راحتِ جاوید بودہ است

لغت : شادم: میں خوش ہوں-- شکیب: صبر-- ریخت: گرائی' ڈالی-- راحت جاوید: ہمیشہ ہمیشہ کی راحت--

ترجمہ : میں اپنے درد دل سے خوش ہوں کہ اس نے صبر و تحمل کے دماغ میں ایک ایسی ناامیدی ڈال دی یعنی پیدا کردی ہے جس سے میری راحت جاوید کا سامان ہوا ہے- جب کوئی امید پوری ہو جائے تو بات ختم ہو جاتی ہے' بصورت دیگر عاشق کی توجہ بدستور معشوق کی طرف رہتی ہے- یہ بھی ممکن ہے کہ انسان کی کوئی امید پوری نہ ہو تو اسے افسوس ہوتا ہے' اور پھر وہ مایوسی کا شکار ہو کر سکون سے رہنے لگتا ہے-

ظالم ہم از نہاد خود آزاری کشد برفرق ارہ' ارہ تشدید بودہ است

لغت : نہاد خود: اپنی فطرت و طبیعت' وجود-- آزار: تکلف' دکھ-- فرق: سر-- ارہ: آرا' آری جو دندانے دار ہوتی ہے-- تشدید: شد جس کی شکل (w) دندانوں کی صورت میں ہے--

ترجمہ : ظالم خود اپنے وجود یا اپنی فطرت و طبیعت ہی سے دکھ اٹھا لیتا ہے' یعنی اسے اپنی ذات ہی سے اس کے کیئے کی سزا مل جاتی ہے- اس کی مثال اسی طرح ہے جس طرح آرے کے سر پر تشدید ہے- آرے کے سر پر تشدید کا مطلب ہے کہ اس کا تلفظ شد کی علامت سے ہے اور شد بھی چونکہ دندانے دار ہے اس لیئے آرے کے سر پر ایک اور آرا ہے یعنی وہ آرے پر آری کی طرح چل رہی ہے-

شبہا کند ز روے تو دریوزہ ضیا مہ کاسہ گدائی خورشید بودہ است

لغت : دریوزہ: بھیک-- ضیا: روشنی-- کاسہ گدائی: کشکول' جس میں فقیر بھیک مانگتا ہے--

ترجمہ : چاند' راتوں کو تیرے چہرے سے روشنی کی بھیک مانگتا ہے' یعنی اس میں جو روشنی ہے وہ تجھ سے حاصل کرتا ہے- دوسرے لفظوں میں چاند ایک کشکول کی صورت ہے جس میں وہ سورج سے روشنی کی بھیک حاصل کرتا ہے- معشوق کا چمکتا دمکتا چہرہ گویا سورج ہے' جس کے سامنے چاند کی کوئی حیثیت نہیں-

تلخ است تلخ رشک تمنائے خویشتن شادم کہ دل ز وصل تو نومید بودہ است

لغت : تلخ: کڑوا' تلخی والا-- نومید: ناامید' مایوس--

ترجمہ : مجھے جو اپنی تمنا پر رشک ہے تو اس میں تلخیاں ہی تلخیاں ہیں- تاہم مجھے اس بات کی مسرت ہے کہ میرا دل تیرے وصل سے ناامید ہے- یعنی اس ناامیدی کے نتیجے میں تمنا ختم ہو گئی اور یوں اس پر جو رشک تھا اس کی تلخیوں سے مجھے چھٹکارا مل گیا-

در ماہ روزہ طرہ پریشاں چہ می روی مے خور کہ در زمانہ شب عید بودہ است

لغت : طرہ پریشاں: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں جو اس شخص کی پریشاں حالی کی علامت ہے--

ترجمہ : تو رمضان کے مہینے میں بال بکھیرے ہوئے کیا جا رہا ہے؟ (یعنی تجھے کونسی پریشانی لاحق ہے)' شراب پی کہ آخر دنیا میں عید کی رات بھی تو ہوتی ہے- یعنی مایوسی و پریشانی سے مسئلہ حل نہیں ہوتا' مشکل حل نہیں ہوتی' خوشی خوشی زندگی بسر کر-

از رشک خوش نوائی ساز خیال من مضراب نے بناخن ناہید بودہ است

لغت : خوش نوائی: اچھی سُر اور لَے-- مضراب: وہ چھوٹا سا آلہ جس سے ستار بجاتے ہیں-- ناہید: ایک ستارہ جسے مطربہ یا مغنیہ اور رقاصہ فلک بھی کہا جاتا ہے--

ترجمہ : میرے خیال کے ساز کی خوش نوائی کے رشک سے' ناہید کے ناخن میں بانسری کی مضراب ہے- اپنے بلند تخیل کو ایک ایسے ساز سے تشبیہ دی ہے جس سے بڑے دلکش نغمے نکلتے ہیں' ناہید (جسے زہرہ بھی کہتے ہیں) جو مطربہ فلک بھی ہے' ان نغموں پر رشک کرتی اور اپنے

ناخن میں مضراب پہن لیتی ہے۔

ہر گونہ حسرتے کہ ز ایام می کشیم دُردِ تہ پیالہ امید بودہ است

لغت : ہرگونہ: ہرطرح کی، ہر قسم کی-- ایام: جمع یوم بمعنی دن، مراد زمانہ-- دُردِ تہ پیالہ: پیالہ کی تہ میں بیٹھی ہوئی تلچھٹ (میل)--

ترجمہ : ہر قسم کی حسرت، جس کا ہم زمانے کے ہاتھوں شکار ہو رہے ہیں، وہ امید کے پیالے کی دردِ تہ ثابت ہوئی ہے۔ مطلب یہ کہ ہم کچھ توقعات اور امیدیں لیئے ہوتے ہیں جن کے پورا نہ ہونے کی صورت میں ہمارے دل میں حسرتیں رہ جاتی ہیں۔ گویا جتنی امیدیں کم ہوں گی اتنی حسرتیں کم ہوں گی۔

حق را زخلق جوکہ نوآموز دید را آئینہ خانہ مکتب توحید بودہ است

لغت : جُو: تلاش کر، ڈھونڈ-- نوآموز: نیا نیا سیکھنے والا، مبتدی-- آئینہ خانہ: جہاں بہت سے آئینے ہوں--

ترجمہ : تو حق یعنی خالق کو اس کی مخلوق ہی میں تلاش کر، کیونکہ ایک نوآموز کے لیئے آئینہ خانہ مکتب توحید ہے۔ آدمی آئینہ خانے میں داخل ہو تو کئی آئینے ہونے کے سبب اس ایک کی کئی صورتیں نظر آئیں گی۔ گویا یہ کائنات ایک آئینہ خانہ ہے، جس میں اس ذات اقدس کے بیشمار عکس نظر آتے ہیں۔ اس کی توحید کا راز پانے کے لیئے ان پر غور کی ضرورت ہے۔ چنانچہ کائنات کے وجود پر غور کرنے والے پر آخر اس کی توحید کا مسئلہ واضح ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کائنات اس کے لیئے توحید کا مکتب ہے۔

ناداں حریف مستی غالب مشو کہ او دُردی کش پیالہ جمشید بودہ است

لغت : حریف: مقابل-- مشو: مت ہو-- دردی کش: تلچھٹ پینے والا-- جمشید: ایران کا ایک قدیم بادشاہ جس کے نام سے "جام جم" مشہور ہے۔ اس کو گھمانے پر آنے والے واقعات نظر آتے تھے۔ یہاں محض جام شراب مراد ہے--

ترجمہ : اے نادان! تو غالب کی مستی کا مقابلہ نہ کر، وہ تو جمشید (جیسے عظیم بادشاہ) کے جام کی تلچھٹ پینے والا ہے۔ یعنی وہ تھوڑی سی پی کر مست نہیں ہو جاتا بلکہ مسلسل کئی جام چڑھانے کے بعد اس پر مستی طاری ہوتی ہے۔

غزل #26

یار در عہد شبابم بکنار آمد و رفت ہمچو عیدے کہ در ایام بہار آمد و رفت

لغت : عہد شبابم: میری جوانی کا زمانہ-- بکنار: پہلو میں--

ترجمہ : میرا محبوب میری جوانی کے زمانے میں میرے پہلو میں آیا اور چلا گیا، بالکل اس عید کی طرح جو بہار کے دنوں میں آکر چلی گئی۔ ایک عید اور وہ بھی موسم بہار میں ہو تو دہری خوشی ہوتی ہے۔ دوست کو عید سے اور اپنے عہد شباب کو موسم بہار سے تشبیہ دی ہے۔

تانفس باختہ پیروی شیوہ کیست تند بادے کہ بتاراج غبار آمد و رفت

لغت : شیوہ: انداز، طریقہ-- تند باد: تیز ہوا، آندھی، طوفان-- نفس باختہ: جس کا سانس اکھڑا ہوا ہو، حواس باختہ--

ترجمہ : یہ جو آندھی، غبار یا خس و خاشاک کو غارت کرنے یعنی اٹھا لے جانے کے لیئے آئی اور چلی گئی ہے، یہ آخر کس کے ناز و ادا کی پیروی میں حواس باختہ ہو رہی ہے۔ محبوب کو تند باد سے تشبیہ دی ہے جو محبوب کی طبیعت کا گویا عکس ہے۔ جس طرح آندھی یا طوفان سے غبار

اڑنے لگتا ہے، اسی طرح محبوب کے ناز و ادا کے طوفان میں کئی عشاق اُڑ جاتے ہیں۔

سبحہ گردان اثر ہائے وجود است خیال ہرچہ گل کرد تو گوئی بشمار آمد و رفت

لغت : سبحہ گرداں: تسبیح پھیرنے والا-- اثرہا: نشانیاں-- گل کرد: ظاہر ہوا--

ترجمہ : خیال، وجود کی نشانیوں کی تسبیح پھیرنے والا ہے۔ جو کچھ ظاہر ہوا، یوں سمجھو، وہ گنتی میں آیا اور چلا گیا۔ یعنی اس کائنات کا وجود محض ایک خیال ہے۔ انسان آثار کائنات کو تسبیح کے دانوں کی طرح گنتا ہے، جو کچھ اس کے سامنے آتا ہے وہ اس کے وجود کو گنتی میں لے آتا ہے، لیکن پھر وہ وجود سامنے سے ہٹ جاتا ہے۔

طالع بسمل ما بیں کہ کماندار ازپے پارہ اے بر اثر خونِ شکار آمد و رفت

لغت : طالع: مقدر، نصیبہ-- بسمل: زخمی-- پارہ اے: کچھ حصہ، یعنی کچھ دور تک-- اثر: نشان-- زپے: ازپے، پیچھے سے--

ترجمہ : ہمارے بسمل کا مقدر دیکھو کہ کمان دار، یعنی شکاری کچھ دور تک اپنے شکار کے پیچھے اس کے خون کے نشان (جو زمین پر خون گرنے سے پڑے) دیکھ دیکھ کر آیا اور پھر چلا گیا۔ یہاں بسمل سے مراد خود عاشق ہے اور شکاری یا کماندار، محبوب ہے۔ اس کا لوٹ جانا عاشق کی بدقسمتی ہے جسے طالع کہا گیا ہے۔

شادی و غم ہمہ سرگشتہ تر ازیک دگراند روز روشن بوداع شب تار آمد و رفت

لغت : شادی: خوشی-- سرگشتہ تر: زیادہ آوارہ مزاج-- بوداع: رخصت کرنے کو-- شب تار: تاریک رات--

ترجمہ : خوشی اور غم دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر آوارہ مزاج ہیں۔ روشن دن، تاریک رات کو رخصت کرنے آیا اور چلا گیا۔ دوسرا مصرع تمثیل کا ہے۔ آوارہ مزاج آدمی کہیں ٹک کر نہیں بیٹھتا۔ کبھی کہیں چلا جاتا ہے اور کبھی کہیں، یہی معاملہ خوشی یا غم کا ہے۔ آج کوئی خوشی سے سرشار ہے تو کل وہ غم کا شکار ہو گا، جس طرح دن طلوع ہونے پر رات کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے (یہ خوشی کی علامت ہے) اور پھر دن ختم ہونے پر رات آجاتی ہے (جو غم کی علامت ہے)

ہرزہ مشتاب وپے جادہ شناساں بردار اے کہ در راہِ سخن چوں تو ہزار آمد و رفت

لغت : ہرزہ: بیکار، یونہی-- مشتاب: جلدی نہ کر، تیز رفتاری نہ دکھا-- پے: پیچھے، نقش قدم-- جادہ شناساں: راستے سے واقف لوگ، استاد--

ترجمہ : اے فلاں! تو یونہی اپنی تیز رفتاری کا مظاہرہ نہ کر، راہ شناس لوگوں کے پیچھے (ان کے نقش قدم پر) چل، کیونکہ راہ سخن میں تجھ جیسے ہزاروں آئے اور چلے گئے، یعنی فن شاعری میں کمال حاصل کرنے کے لیئے استادان فن کی پیروی ضروری ہے، ورنہ بیکار کی شاعری ہو گی۔

برق تمثالِ سراپائے تو می خواست کشید طرز رفتار تُرا آئینہ دار آمد و رفت

لغت : تمثال: تصویر-- سراپا: سر سے پاؤں تک، پورا وجود-- آئینہ دار: سنگھار کے وقت آئینہ دکھانے والی عورت، مراد کسی دوسرے کا نمونہ یا انداز پیش کرنے والا، والی--

ترجمہ : آسمانی بجلی تیرے سراپا کی تصویر کھینچنا چاہتی تھی لیکن وہ صرف تیری رفتار کے انداز کا نمونہ پیش کر کے چلی گئی۔ یعنی معشوق کی چال بجلی کی سی ہے، جس طرح وہ ابھی چمکی ابھی غائب ہو گئی، اسی طرح وہ (چال) کبھی سامنے اور کبھی غائب ہو جاتی ہے اور عشاق دیدار کی حسرت لیئے رہ جاتے ہیں۔ غالب ہی کے بقول!

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا بات کرتے کہ میں لب تشنہ تقریر بھی تھا

بلہ غافل زبہاراں چہ طمع داشتہ ای گیر کامسال بہ رنگینی پار آمدورفت

لغت : بلہ: دیکھیو، خبردار، کلمہ تنبیہ-- گیر: پکڑلے یعنی سمجھ لے، جان لے-- کامسال: کہ امسال، کہ اس سال-- پار: گذشتہ سال--

ترجمہ : ارے او غافل تو بہار سے کیا طمع رکھے ہوئے ہے- تو یہ جان لے کہ وہ اس سال گذشتہ سال کی سی رنگینی کے ساتھ آئی تھی اور چلی گئی- یعنی انسان بلکہ کائنات کی ہر شے کی طرح موسموں کو بھی بقا نہیں ہے- (صوفی مرحوم نے پار، پ کے ساتھ، کی بجائے "یار" ی کے ساتھ لکھا ہے، جس کا یہاں موقع و محل نہیں ہے)-

بفریب اثر جلوہ قاتل صدبار جاں بہ پروانگی شمع مزار آمدورفت

لغت : بفریب: بہ فریب، دھوکے میں-- جلوہ قاتل: مراد محبوب کا جلوہ-- پروانگی: قربان ہونا--

ترجمہ : عاشق کی جان اس دھوکے میں کہ اس کی قبر پر جو شمع جل رہی ہے وہ دراصل قاتل محبوب کا جلوہ ہے، سینکڑوں مرتبہ باہر آئی اور اس شمع پر قربان ہو کر چلی گئی-

غالبا عین حزین است بہ ہنجار بروز موج ایں بحر مکرر بہ کنار آمد و رفت

لغت : حزیں: غم گین، غم ناک-- ہنجار: سیدھا راستہ، روش، قاعدہ-- بروز: باہر نکلنا، ظاہر ہونا--

ترجمہ : اے غالب! ایک ہی روش پر چلنا سراسر باعث غم ہے- (دیکھ لو) اس سمندر کی لہر بار بار ساحل کی طرف آئی اور چلی گئی- ایک ہی روش پر چلنا جمود کی علامت ہے جو کسی صورت بھی لائق تحسین نہیں ہے-

---

غزل #27

اخترے خوشتر ازینم بہ جہاں می بایست خرد پیر مرا بخت جواں می بایست

لغت : خوشتر: زیادہ اچھا-- ازینم: ازایں مرا یعنی مجھے اس سے (اچھا ستارہ)-- خردپیر: بوڑھی عقل--

ترجمہ : دنیا میں میری قسمت کا ستارہ اس سے زیادہ اچھا ہونا چاہیئے تھا- میری بوڑھی عقل کے لیئے بخت جواں ہونا چاہیئے تھا- اگر "خردپیر مرا" اضافت کے ساتھ نہ ہو تو پھر ترجمہ ہو گا- اے میری بوڑھی عقل---- خوش بختی کی آرزو کا اظہار ہے- عقل اگرچہ بوڑھی ہو چکی ہے لیکن نصیبہ جواں ہوتا تو خوب تھا-

بہ زمینے کہ بہ آہنگ غزل بنشینم خاک گل بوی و ہوا مشک فشاں می بایست

لغت : آہنگ: ارادہ-- مشک فشاں: خوشبو بکھیرنے، پھیلانے والی--

ترجمہ : جس سرزمین پر میں غزل سرائی کے لیئے بیٹھوں اس کی خاک گلاب کی سی خوشبو والی اور مشک بکھیرنے والی ہونی چاہیئے تھی- یعنی ہونی چاہیئے- اپنی غزل سرائی کی عمدگی کی بالواسطہ تعریف ہے-

برنتابم بہ سبو بادہ ز دور آوردن خانہ من بسر کوے مغاں می بایست

لغت : برنتابم: میں برداشت نہیں کرتا، کر سکتا-- کوے مغاں: ساقی کا کوچہ--

ترجمہ : میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ جام میں شراب دور سے لائی جائے، میرا گھر تو ساقی کی گلی میں ہونا چاہیئے تھا- یعنی مجھے مسلسل شراب چاہیئے یا ہر وقت چاہیئے، جس وقت چاہوں فوراً ساقی سے لے لوں-

به گرایش خوشم اما به نمایش خوارم پُرسشے چند ز یارم به زباں می بایست

لغت : گرایش: مائل ہونے کی کیفیت، رغبت-- نمایش: دکھاوا-- پرسشے چند: احوال پرسی، حال پوچھنا--

ترجمہ : دوست کے میری طرف مائل ہونے یا مجھ سے اس کی رغبت پر میں خوش ہوں لیکن چونکہ اس کی اس رغبت میں دکھاوا ہے، اس لیئے میں خوار ہو گیا ہوں- اسے کبھی تو زبان سے میری احوال پرسی کرنی چاہیئے تھی- معشوق کا اس طرح کا دکھاوے کا سلوک، جس میں خلوص نہ ہو، عاشق کے لیئے ذلت کا باعث ہے-

تاب مہرم نہ کند خستہ دلے در رہ شوق رُوے گرمے ز رفیقان بہ میاں می بایست

لغت : تاب مہرم: میری محبت کی برداشت-- خستہ دلے: کوئی زخمی دل یعنی عاشق-- رُوے گرمے: کوئی گرم رو، چہرے کی گرم جوشی والا--

ترجمہ : راہ شوق میں کوئی خستہ دل میری محبت (بے تابی محبت) کی تاب نہیں لا سکتا؟ اس سفر میں تو ایسے ساتھی باہم سفر ہونے چاہئیں جن کے چہروں پر (محبت کی) گرم جوشی نمایاں ہو- یعنی ایسے لوگ ہی راہ محبت میں پورے جذبے کے ساتھ چل سکتے ہیں اور انہی کے ساتھ ہم سفری کا لطف بھی آتا ہے-

نہ رسد نامہ، در اندیشہ سبب ہاست بسے پرس و جوئی زعزیزاں بہ گماں می بایست

لغت : نہ رسد: نہ پہنچے، نہیں آتا-- اندیشہ: سوچ، فکر-- پرس وجوئی: پوچھ گچھ--

ترجمہ : دوست کی طرف سے کوئی خط نہیں آ رہا جس کے نتیجے میں میرے ذہن میں کئی سبب آتے ہیں، کئی گمان پیدا ہوتے ہیں لہٰذا اس صورت حال میں اپنے عزیزوں سے کچھ پوچھ گچھ ہونی چاہیئے تھی، یا چاہیئے یعنی عزیز بتائیں کہ دوست کی طرف سے خط نہ آنے کے کیا سبب ہیں-

ہرزہ دل بر در و دیوار نہادن نتواں سُویم از روزنہ چشمے نگراں می بایست

لغت : سویم: سوے من، میری طرف-- روزنہ: روزن، روشن دان--

ترجمہ : دل یونہی در و دیوار پر نہیں رکھا جا سکتا، میری طرف تو روشندان سے کوئی آنکھ دیکھ رہی ہوتی تو ٹھیک تھا- یعنی محبوب کے در و دیوار پر بیکار نظریں جمائے رہنا بے سود ہے، ہاں اگر محبوب میری طرف روزن سے جھانکے تو کوئی بات بھی ہوتی- روزن سے جھانکنا اپنے عاشق کی طرف توجہ کرنا ہے-

سازِ ہستی کنم و دل بہ فسوسم گیرد ہم در اندیشہ خدنگم بہ نشان می بایست

لغت : سازِ ہستی کنم: میں زندگی کا سامان کرتا ہوں-- دل بہ فسوسم گیرد: میرے دل کو افسوس ہوتا ہے-- خدنگم: میرا تیر--

ترجمہ : جب میں زندگی کا سامان کرتا ہوں تو میرے دل کو افسوس ہوتا ہے (اس بات کا کہ میں کیا کر رہا ہوں)- میرے فکر یا تصور میں ایسا تیر ہونا چاہیئے تھا جو نشانے پر بیٹھے- یعنی میرے دل میں کوئی خاص مقصد ہونا چاہیئے، ورنہ اس کے بغیر میری ساری سوچ اور سامان ہستی بے کار ہے-

یا تمنائے من از خلد بریں نہ گذشتے یا خود امید گہے درخور آں می بایست

لغت : خلد بریں: بہشت کا سب سے اونچا طبقہ، فردوس-- درخور: لائق-- امید گہے: کوئی امید گاہ--

ترجمہ : یا تو میری تمنا خلد بریں سے آگے نہ گذرتی یا پھر کوئی ایسی امید گاہ ہونی چاہیئے تھی جو میری اس بلند تمنا کے لائق ہوتی- تمنا کا خلد

بریں سے آگے نکلنے سے مراد بلند تمنا ہے- امید گاہ بھی بلند ہوتی- انسان کا آخری مقصد وہدف جنت ہے- غالب کی تمنا اس سے بڑھ کر ہے جبکہ اس سے آگے کوئی اور مقام نہیں ہے- چونکہ شاعر کی نظروں میں اس مقام کی اہمیت نہیں ہے اس لیئے وہ چاہتا ہے کہ اس سے بھی آگے کوئی مقام ہو جس پر میں نظر جماؤں، یعنی اپنی تمنا کے لائق سمجھوں- یہی بات غالب نے اردو میں یوں کہی ہے-

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے عرش سے پرے ہوتا کاشکے مکاں اپنا

تانتگ مایہ بہ دریوزہ خود آرا نہ شود نرخ پیرایہ گفتار گراں می بایست

لغت : تنگ مایہ: کم مایہ-- دریوزہ: بھیک-- خودآرا: اپنے آپ کو سجانے والا-- پیرایہ: لباس، آرایش وزیبایش--

ترجمہ : کلام کی آرایش وزیبایش کا نرخ گراں ہونا چاہیئے تھا (ہونا چاہیئے) تاکہ کوئی کم مایہ اسے بھیک میں مانگ کر خود کو اس سے آراستہ نہ کرے- یعنی شاعر کا کلام فکر وفن کے لحاظ سے اس قدر بلند وعالی ہونا چاہیئے کہ کوئی چھوٹی قسم کا شاعر اس (کلام) کی نقل کر کے خود کو بلند فکر نہ سمجھنے لگ جائے-

قدر انفاس گرم در نظرستے غالب درغم دہر دریغم بہ فغاں می بایست

لغت : انفاس: جمع نفس، سانس-- گرم در نظر: اگر در نظرم، اگر میری نظر میں-- قدر: قیمت، عزت، ساکھ، اہمیت--

ترجمہ : اے غالب! اگر میری نظر میں ان سانسوں کی کوئی اہمیت ہے، تو میں نے جو غم دنیا کے ہاتھوں ان سانسوں سے فریادیں کی ہیں ان پر مجھے افسوس کرنا چاہیئے- یعنی انسانی سانسوں کی بڑی قدر وقیمت ہے جن کے آگے غم دنیا کی کوئی اہمیت نہیں- اس صورت میں سانسوں کا یہ اصراف لائق ستایش نہیں، لائق افسوس ہے-

---

غزل #28

ازفرنگ آمدہ در شہر فراواں شدہ است جرعہ رادیں عوض آرید مے ارزاں شدہ است

لغت : فرنگ: یورپ-- فراواں: بہت، کثرت سے-- جرعہ: گھونٹ-- عوض: بدلہ، بدلے میں--

ترجمہ : یہ یعنی شراب یورپ سے آئی یا لائی گئی اور شہر میں کثرت سے مل رہی ہے- اس کے ایک گھونٹ کے عوض دین لے آؤ کہ یہ سستی ہو گئی ہے- یعنی دین بیچ کر اس کا صرف ایک گھونٹ میسر آئے گا- اس میں طنز ہے-

چشم بد دور چہ خوش می تپم امشب کہ بروز نفس سوختہ در سینہ پریشاں شدہ است

لغت : می تپم: میں تپ رہا ہوں، جل رہا ہوں-- نفس سوختہ: جلا ہوا سانس-- چشم بددور: خدا بری نظر سے بچائے--

ترجمہ : چشم بد دور، آج رات میں کس مزے سے جل رہا ہوں یعنی جلا ہوں کہ دن کے وقت میرا جلا ہوا سانس سینے میں بکھر گیا ہے- یا پریشان ہو گیا ہے-

در دلش جوئی و در دیر وحرم نشناسی تاچہ رو داد کہ در زاویہ پنہاں شدہ است

لغت : جوئی: تو تلاش کرتا ہے-- دیر وحرم: عبادت گاہیں-- تا: آخر-- چہ روداد: کیا ماجرا ہو گیا ہے-- زاویہ: گوشہ--

ترجمہ : تو اس (ذات حق) کو دل میں تلاش کر رہا ہے اور دیر وحرم میں اسے نہیں پہچانتا- آخر کیا ایسا ماجرا ہو گیا ہے کہ وہ ذات کسی گوشے میں چھپ گئی ہے- یعنی وہ تو ہر جگہ موجود ہے، اس میں دیر (غیر مسلموں کی عبادت گاہ) اور حرم (مسلمانوں کی عبادت گاہ) کی بھی کوئی قید نہیں

ہے، اس کے جلوے کے نظارے کے لیئے تو گہری نظر کی ضرورت ہے، اسے دل میں تلاش کرنا کیا معنی؟

لب گزد بیخود و باخود شکر آبے دارد تاچہ گفت است کہ از گفتہ پشیماں شدہ است

لغت : لب گزد: ہونٹ کاٹتا ہے-- شکر آبے: میٹھا پانی، مراد محبوب کے شیریں ہونٹ--

ترجمہ : وہ (محبوب) بیخودی کے عالم میں اپنے ہونٹ کاٹ رہا ہے، حالانکہ اس کے پاس شکر آب ہے، خدا معلوم وہ کون سی ایسی بات کہہ بیٹھا ہے جو اب وہ پشیماں ہو رہا ہے (ہونٹ کاٹنا پشیمانی کی حالت ہے)

داغم ازمور ونظربازی شوقش بہ شکر کش بود پویہ بداں پاے کہ مژگاں شدہ است

لغت : داغم: میں جلتا ہوں، مجھے رشک آتا ہے-- مور: چیونٹی-- پویہ: تیز چلنا-- شکر: میٹھی چیز--

ترجمہ : مجھے چیونٹی اور اس کی عالم شوق میں شکر کی طرف نظر بازی پر رشک آتا ہے کیونکہ وہ ان پاؤں سے (اس شکر کی طرف) تیزی سے چلتی ہے جو پلکیں بن چکے ہیں- چیونٹی کے پاؤں باریک ہوتے ہیں، انہیں مژگاں کہا ہے- یعنی وہ اپنے معشوق (شکر) کی طرف آنکھوں یا پلکوں کے بل چل کے جاتی ہے جو شاعر (عاشق) کے لیئے باعث رشک ہے-

گفتم البتہ زمن شاد بمردن گردی گفت دشوار کہ مردن بتو آساں شدہ است

لغت : بمردن: مرنے سے-- شادگردی: تو خوش ہو گا--

ترجمہ : میں نے محبوب سے کہا کہ تو میرے مرنے پر یقیناً خوش ہو گا، اس نے جواب میں کہا کہ یہ بات کہ تو آسانی سے مرجائے گا ذرا مشکل ہے- یعنی نہ تو تو مرے گا اور نہ میری خوشی کا کوئی سامان ہو گا-

دُرد روغن بہ چراغ وکدر مے بہ ایاغ تاخود ازشب چہ بجا ماند کہ مہماں شدہ است

لغت : درد: تہ کی میل-- کدر: میل، مراد تلچھٹ-- ایاغ: پیالہ--

ترجمہ : چراغ کی تہ میں تیل کی میل اور پیالے میں شراب کی تلچھٹ باقی رہ گئی ہے- بھلا اب رات کے سازو سامان سے باقی کیا بچ گیا ہے جو وہ (محبوب) مہمان بن کے آگیا ہے- مہمان کے حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ رات بھر محفل جمی رہی جس کے نتیجے میں چراغ کا تیل ختم ہو گیا اور جام میں شراب نہ بچی- اس صورت حال میں دوست کا مہمان بن کے آنا کیا معنی؟

شاہد ومے زمیاں رفتہ وشادم بہ سخن کشتہ ام بید دریں باغ کہ ویراں شدہ است

لغت : شاہد: محبوب، حسین-- کشتہ ام: میں نے بویا ہے-- سخن: شعروشاعری--

ترجمہ : شاہد اور شراب دونوں نہیں رہے اور میں شعروشاعری ہی میں خوش ہوں- گویا میں نے ایک ایسے باغ میں بید کا درخت بویا ہے جو ویران ہو چکا ہے- بید کو پھل نہیں لگتا، پھر باغ ویران ہے، مطلب یہ کہ اس دور زوال میں میں شاعری کر رہا ہوں، جو گویا بے حاصل شوق ہے-

شہرتم گر بہ مثل مائدہ گردد، بینی کہ برآں مائدہ خورشید نمکداں شدہ است

لغت : مائدہ: دسترخوان--

ترجمہ : اگر میری شہرت، مثلاً دسترخوان کی سی صورت اختیار کرلے تو تو دیکھے گا کہ اس دسترخوان پر سورج، نمکدان کے طور پر ہو گا- اپنی شاعرانہ عظمت کو مبالغے کی صورت میں بیان کیا ہے- خورشید سے مراد بڑی شخصیت یا شخصیتیں- یعنی وہ غالب کی عظمت کے برابر نہیں ہیں-

غالب آزردہ سروشے است کہ از مستی قرب ہم بداں وحی کہ آوردہ غزل خواں شدہ است

لغت : سروشے: ایک فرشتہ، وحی لانے والا فرشتہ: جبریل-- آزردہ: غمگین، افسردہ خاطر، ملول--

ترجمہ : غالب ایک ایسا افسردہ خاطر فرشتہ ہے جو قرب کی مستی سے (قرب مقام کے سبب بدمست ہونے کی وجہ سے) اس وحی ہی سے، جو وہ لے کر آیا تھا، غزل خواں (شاعر) ہو گیا- اپنی شاعری کو وحی کا درجہ دیا ہے- چنانچہ اردو میں غالب نے یہ مضمون یوں ادا کیا ہے-

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں غالب صریر خامہ، نوائے سروش ہے

غزل #29

فغاں کہ برق عتابِ تو آں چنانم سوخت کہ راز دردل ومغز اندر استخوانم سوخت

لغت : فغاں: فریاد-- آن چنانم: مجھے اس طرح، مجھے اتنا-- عتاب: غصہ، طیش-- استخوانم: میری ہڈی--

ترجمہ : فریاد ہے، پناہ ہے، تیرے غصے کی بجلی نے مجھے اس حد تک جلا دیا ہے کہ میرے دل میں موجود راز اور میری ہڈی کے اندر مغز جل کر رہ گئے ہیں- محبوب کے انتہائی طیش کی عکاسی ہے-

بہ ذوق خلوت ناز تو خواب گشت تنم قضا بہ عربدہ درچشم پاسبانم سوخت

لغت : خلوت ناز: ناز کی تنہائی-- بہ عربدہ: جھگڑے فساد میں-- چشم پاسبانم: میری نگہبان آنکھیں--

ترجمہ : تیری خلوت ناز کے شوق میں میرا جسم نیند بن گیا لیکن قضا نے یونہی جھگڑے فساد میں اسے میری نگہبان آنکھوں میں جلا دیا- عاشق کا جسم سو گیا تاکہ محبوب کی خلوت ناز کے تصور میں گم ہو جائے لیکن قضا نے آنکھوں سے نیند ہی اڑا دی-

شنیدہ ای کہ بہ آتش نہ سوخت ابراہیمؑ ببیں کہ بے شرر وشعلہ می توانم سوخت

لغت : شنیدہ ای: تو نے سنا ہے، سن رکھا ہے-- ببیں: دیکھ، ذرا ملاحظہ کر--

ترجمہ : تو نے یہ تو سنا ہے کہ حضرت ابراہیم کو آگ نے نہ جلایا یا نہ جلا سکی لیکن تو یہ دیکھ کہ میں شرر اور شعلے کے بغیر ہی جل سکتا ہوں- قرآنی تلمیح ہے- نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا لیکن خدا کے حکم سے وہ گلزار بن گئی- غالب نے محبت میں اپنے جلنے کی بات کی ہے- ظاہر ہے محبت میں شعلے اور شرر نہیں ہوتے-

شرار آتش زردشت درنہادم بود کہ ہم بہ داغِ مغاں شیوہ دلبرانم سوخت

لغت : زردشت: زرتشت بھی کہتے ہیں، آتش پرستوں کا پیغمبر-- مغاں: مغ کی جمع، آتش پرستوں کے مذہبی رہنما، ساقی، شراب ساز-- مغاں شیوہ دلبراں: ایسے حسین جن کا انداز مغاں کا سا ہو، جن کے ناز وادا کافروں کے سے ہوں-

ترجمہ : زردشت کی آگ کے شرارے میری فطرت میں بھی تھے، چنانچہ اسی بنا پر میں مغاں شیوہ حسینوں کے محض داغ (یعنی داغ محبت) ہی سے جل گیا- عاشق کی فطرت میں آگ ہونے کے سبب معمولی سے داغ نے اسے پوری طرح جلا دیا-

عیارِ جلوہ نازش گرفتن ارزانی ہزار بار بہ تقریب امتحانم سوخت

لغت : عیار: پرکھ-- ارزانی: سستا ہونا، معمولی ہونا--

ترجمہ : میں تو اس محبوب کے جلوہ ناز کو معمولی سمجھے ہوئے تھا لیکن اس کی پرکھ اور آزمایش کے چکر میں میں ہزار مرتبہ جل گیا۔ یعنی محبوب کا جلوہ ناز معمولی چیز نہیں ہے۔ ہر کوئی اس کی تاب نہیں لا سکتا کیونکہ وہ ہر سامنے آنے والے کو جلا دیتا ہے۔

مرا دمیدنِ گل درگماں فگند امروز کہ باز بر سرِ شاخِ گل آشیانم سوخت

لغت : دمیدن گل: پھول کا پھوٹنا، کھلنا-- باز: پھر--

ترجمہ : آج جب پھول کھلے تو مجھے یہ گمان گذرا کہ شاخ پر میرا آشیانہ پھر جل اٹھا ہے۔ گل (گلاب کا سرخ رنگ کا پھول) کی سرخی کو آگ سے تشبیہ دی ہے۔

زگل فروش نہ نالم کز اہل بازار است تپاک گرمی رفتار باغبانم سوخت

لغت : گل فروش: پھول بیچنے والا-- نہ نالم: میں نالاں نہیں ہوں، آزردہ نہیں ہوں-- تپاک: مراد گرم جوشی، تپش--

ترجمہ : میں پھول بیچنے والے سے آزردہ خاطر نہیں ہوں، اس لیئے کہ اس کا تو تعلق ہی بازار سے ہے یعنی گل فروشی اس کا پیشہ ہے، میں تو باغبان کی گرمی رفتار کی تپش سے جل گیا ہوں۔ یعنی باغبان دھڑا دھڑ پھول توڑ رہا ہے اور یہ منظر میرے لیئے اذیت کا باعث ہے۔

چہ مایہ گرم بروں آمدی زخلوت غیر کہ شکوہ در دل و پیغارہ بر زبانم سوخت

لغت : چہ مایہ: کس قدر-- گرم آمدی: تو گرم جوشی سے آیا-- پیغارہ: طعنہ، طنز-- غیر: مراد رقیب--

ترجمہ : تو رقیب کی خلوت سے کچھ اس قدر گرم جوشی سے باہر آیا کہ میرے شکوے میرے دل ہی میں جل کے رہ گئے اور اسی طرح طعنے میری زبان پر ہی جل گئے۔ یعنی تیری اس گرم جوشی کو دیکھ کر میں تجھے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

چو وارسید فلک کاب در متاعم نیست زجوشِ گرمی بازار من دکانم سوخت

لغت : وارسید: پہنچ گیا، جان گیا-- متاع: سودا، پونجی، سامان تجارت-- کاب: کہ آب، کہ پانی--

ترجمہ : جب آسمان پر یہ بات کھل گئی کہ میری دکان کی متاع میں پانی نہیں ہے تو اس نے میری گرمی بازار کی شدت سے میری دکان ہی جلا ڈالی۔ شاعری میں اپنی شہرت کی بات کی ہے، جو آسمان کو پسند نہ آئی، اور یوں یہ شہرت غالب کے لیئے الٹا اذیت کا باعث بنی۔

نفس گداختگی ہائے شوق را نازم چہ شمع ہا بہ سراپردہ بیانم سوخت

لغت : نفس گداختگی: سانس کی پگھلاہٹ-- سراپردہ: گھر کی چاردیواری، وہ اونچی قنات جو خیمے کے گرد اگرد چاردیواری کا کام دیتی ہے--

ترجمہ : شوق کے ہاتھوں یعنی اس کی گرمی سے میرا جو سانس گداز ہو گیا ہے تو مجھے اس پر ناز ہے۔ میرے بیان کے سراپردہ میں کیسی کیسی شمعیں جلی ہیں۔ یعنی گداز نفس کی وجہ سے میری شاعری چمک اٹھی ہے۔ بیان سے مراد شاعری ہے۔ غالب ہی کے بقول۔

حسن فروغ شمع سخن دور ہے اسد پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی

نوید آمدنت، رشک از قفا دارد شگفتہ روئی گلہائے بوستانم سوخت

لغت : نوید: خوشخبری-- آمدنت: تیرا آنا، تیری آمد-- قفا: پیچھے-- شگفتہ روئی: تر و تازہ چہرہ ہونا، تر و تازگی--

ترجمہ : تیرے آنے کی خوشخبری کے پس منظر میں رشک کا بھی ایک پہلو ہے۔ باغ کے پھولوں کی تر و تازگی نے مجھے جلا دیا ہے۔ محبوب باغ کی طرف جا رہا ہے، پھولوں تک یہ بات پہنچی ہے تو وہ خوشی کے مارے کھل کھل اٹھے ہیں اور یہ صورت حال عاشق کے لیئے رشک میں جلنے کا باعث بنی ہے۔

کسے دریں کف خاکسترم مباد انباز چہ شد گر آتش ہمسایہ خانمانم سوخت

لغت : مباد: مت ہو، خدا نہ کرے ہو-- انباز: شریک-- خانمانم: میرا گھر بار--

ترجمہ : خدا کرے کہ اب میری اس مٹھی بھر خاکستر (جو گھر بار جلنے کے سبب بچی) میں میرا کوئی شریک اور ساجھی نہ ہو- ہمسائے کی آگ نے اگر میرا گھر بار جلا دیا ہے تو کیا ہوا- دوسرے مصرعے کا ترجمہ پہلے آئے گا- مطلب یہ کہ میرے لیئے اب صورت حال ایسی ہو گئی ہے کہ میں بالکل الگ تھلگ رہنا پسند کروں گا-

مگر پیام عتابے رسیدہ است از دوست شکستہ رنگی یارانِ راز دانم سوخت

لغت : عتابے: کوئی یا خاص عتاب، غیظ-- شکستہ رنگی: اڑا ہوا رنگ ہونا--

ترجمہ : شاید دوست کی طرف سے مجھے کوئی عتاب کا پیغام آیا ہے- میرے رازداں دوستوں کو اس کا علم ہونے کے سبب ان کے چہروں کے رنگ اڑ گئے ہیں، اور اس بات سے میں تاڑ گیا ہوں کہ دوست کی طرف سے معاملہ گڑبڑ ہے، اور یوں مجھے اذیت پہنچی ہے-

خبر دہید بہ قاتل کہ ہجر می کشدم ز ماہتاب چہ منت برم کتانم سوخت

لغت : می کشدم: مجھے مار رہا ہے-- منت برم: احسان اٹھاؤں-- کتانم: میرا کتان، ایک ایسا باریک کپڑا جو چاندنی میں پھٹ جاتا ہے--

ترجمہ : قاتل یعنی محبوب تک یہ خبر پہنچا دو کہ ہجر مجھے مار رہا ہے- میں بھلا اب چاندنی کا کیا احسان اٹھاؤں کہ میرا تو کتان جل گیا ہے- یعنی قاتل کو اب مجھے قتل کرنے کی زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں- دوسرے مصرع میں قاتل کو مہتاب سے اور خود کو کتان سے تشبیہ دی ہے-

سخن چہ عطر شرر بر دماغ زد غالبؔ کہ تاب عطسہ اندیشہ مغز جانم سوخت

لغت : عطسہ: چھینک-- عطر شرر: چنگاریوں کا عطر (خوشبو)-- تاب: گرمی-- اندیشہ: فکر، تخیل--

ترجمہ : غالب، سخن یعنی شعر و شاعری نے میرے دماغ پر کیسا چنگاریوں کا عطر چھڑکا ہے کہ میرے تخیل کی چھینکوں کی گرمی نے میری جان کے مغز کو جلا دیا ہے- خوشبو سونگھنے سے آدمی کو چھینکیں آنے لگتی ہیں- گویا شاعری کے سبب میرے فکر و تخیل میں ایک ہنگامہ برپا ہے جس کی گرمی مجھے جلا رہی ہے-

---

غزل #30

گفتم بہ روزگار سخنور چو من بسے است گفتند اندریں کہ تو گفتی، سخن بسے است

لغت : بہ روزگار: زمانے میں-- سخنور: شاعر-- سخن بسے است: بہت باتیں ہیں، یعنی بہت کچھ کہا جا سکتا ہے--

ترجمہ : میں نے کہا کہ زمانے میں میرے جیسے سخنور بہت ہیں- اس کا مجھے یہ جواب ملا کہ تمہاری اس بات کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے- مطلب یہ کہ غالب نے تو بظاہر انکسار سے یہ کہا ہے کہ مجھ جیسے اور بھی ہوں گے لیکن جواب کے دو مطلب بن سکتے ہیں کہ آیا غالب شاعر بھی ہے یا نہیں اور دوسرا یہ کہ اگر وہ شاعر ہے تو اور بھی اس جیسے شاعر ہوں گے- اردو میں غالب نے یوں کہا ہے-

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

معنی غریب مدعی دخانہ زاد ماست ہر جا عقیق نادر و اندر یمن بسے است

لغت : معنی: مراد شعر گوئی، نکتہ آفرینی، معنی آفرینی -- غریب: اجنبی -- خانہ زاد: مراد غلام، لونڈی -- عقیق: ایک سرخ قسم کا جوہر -- نادر: کم یاب -- مدعی: دعوے دار، مقابل --

ترجمہ : معنی، مدعی کے لیئے ایک اجنبی ہے جبکہ وہ ہمارے گھر کی لونڈی ہے۔ عقیق دنیا میں ہر جگہ میں کم یاب ہے جبکہ یمن میں بہت دستیاب ہے۔ یعنی شاعری میں نکتہ آفرینی مدعی کے بس کی بات نہیں جبکہ غالب اس ضمن میں بے مثل ہے۔ خود کو یمن سے اور نکتہ آفرینی کو عقیق سے تشبیہ دی ہے۔

مشکیں غزالہ ہا کہ نہ بینی بہ ہیچ دشت در مرغزارہاے ختا وختن بسے است

لغت : مشکیں غزالہ ہا: وہ ہرنیاں جن کے ناف سے مشک (خوشبو) نکلتی ہے -- مرغزار: چراگاہ -- ختا وختن: شہروں کے نام --

ترجمہ : تجھے کسی بھی جنگل میں مشک پیدا کرنے والی ہرنیاں (یا ہرن) نظر نہ آئیں گی، جبکہ یہ ہرنیاں ختا اور ختن کی چراگاہوں میں بکثرت ہوتی ہیں۔ ان دونوں علاقوں کی شہرت انہی ہرنوں کی وجہ سے ہے۔

در صفحہ ام نبود ہمہ آنچہ در دل است در بزم کمتراست گل و درچمن بسے است

ترجمہ : میرے صفحے یا ورق پر وہ سب کچھ نہیں ہے جو میرے دل میں ہے، بالکل اسی طرح جس طرح پھول محفل میں تو کم ہوتے ہیں لیکن چمن میں وہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یعنی دل میں جو کچھ ہے وہ پوری طرح یا بعینہ کاغذ پر اتارا نہیں جاسکتا (تحریر نہیں کیا جاسکتا۔)

لیلیٰ بہ دشتِ قیس رسیدست ناگہاں درکارواں جمازہ محمل فگن بسے است

لغت : دشت: جنگل -- قیس: لیلیٰ کے عاشق مجنوں کا اصل نام -- جمازہ محمل فگن: محمل کو گرانے والی اونٹنی (ناقہ) -- ناگہاں: اچانک، اتفاقاً --

ترجمہ : لیلیٰ، قیس کے جنگل میں (جہاں قیس، لیلیٰ کے عشق میں سرگرداں رہتا ہے) اتفاق سے آپہنچی ہے، ورنہ قافلے میں تو محمل گرانے والی اونٹنیاں بہت ہیں۔ بعض اونٹوں کی تیز رفتاری کے سبب، ان پر رکھی محملیں گر جاتی ہیں۔ اسی حوالے سے بات کر کے غالب نے دراصل بالواسطہ مجنوں کے عشق کی کشش کا ذکر کیا ہے جو لیلیٰ کو ادھر لے آئی۔

بایدبہ غم نہ خوردن عاشق معاف داشت آں را کہ دل ربودن ونہ شناختن بسے است

لغت : باید: چاہیے -- دل ربودن: دل اچک لینا -- نہ شناختن: نہ پہچاننا --

ترجمہ : اس (حسین یا معشوق) کو، جو لوگوں کے دل اچک لیتا ہے اور پھر انہیں پہچانتا تک نہیں (یعنی اس میں ان لوگوں کو اپنی توجہ کے لائق نہ سمجھنے کی بہت عادت ہے)، عاشق کا غم نہ کھانے پر معاف کر دینا چاہئے۔ جو دل اچک لیتا اور پھر توجہ بھی نہیں کرتا وہ بھلا عاشق کا غم کیا کھائے گا، اس لیئے اسے اس سلسلے میں کچھ کہنا ہی نہیں چاہئے۔

زور شراب جلوہ بت کم شمردہ ایم امانظربہ حوصلہ برہمن بسے است

لغت : کم شمردہ ایم: ہم نے کم سمجھا ہے، معمولی سمجھا ہے -- نظر: توجہ --

ترجمہ : ہم نے بت کے جلوے کی شراب کے زور یا جوش کو معمولی خیال کیا ہے لیکن ہماری توجہ یا نظر برہمن کے بہت زیادہ حوصلہ پر ہے۔ ہمارے نزدیک اس شراب میں کوئی خاص مستی نہیں ہے، اس کے باوجود برہمن کا بیحد حوصلہ قابل داد ہے کہ وہ اس کے عشق میں محو ہے۔ غالب نے یہاں یقیناً عرفی کے اس شعر سے استفادہ کیا ہے۔

ز بت نہ گوشہ چشمے نہ چین ابرویی بگیرتم کہ دل برہمن زکف چوں شد

بت میں نہ گوشہ چشم والی بات ہے اور نہ ابروؤں پر شکن والی، مجھے حیرت ہے کہ برہمن اس پر کیسے عاشق ہو گیا؟

گر در ہوائے قرب تو بستیم دل، مرنج　　خود ناکشودہ جای در آن انجمن بسے است

لغت : بستیم دل: ہم نے دل لگالیا-- ہوائے قرب: قریب ہونے کی خواہش-- ناکشودہ جای: وہ شخص جس کے لیئے محفل میں جگہ نہ ہو بن بلایا مہمان--

ترجمہ : اگر ہمارے دل میں تیرے قریب ہونے کی آرزو پیدا ہوئی ہے تو تو ناراض نہ ہو، کیونکہ تیری محفل میں تو بہت سے بن بلائے مہمان ہیں جن کے لیئے اس محفل میں جگہ نہیں ہے، سو ہم بھی اگر اس محفل میں شریک ہو جائیں تو کیا فرق پڑے گا۔

تاثیر آہ و نالہ مسلم، ولے مترس　　مارا ہنوز عربدہ با خویشتن بسے است

لغت : مسلم: تسلیم شدہ، مانی ہوئی-- مترس: مت ڈر-- عربدہ: لڑائی جھگڑا، الجھاؤ--

ترجمہ : یہ ایک تسلیم شدہ بات ہے کہ آہ و نالہ میں اثر ہوتا ہے، تاہم تو کوئی خوف نہ کھا کیونکہ ابھی ہم اپنے آپ ہی سے بہت الجھ رہے ہیں- یعنی جب ہمیں اس الجھاؤ سے فرصت ملے گی تو پھر آہ و نالہ کی طرف آئیں گے- گویا بقول فیض:

اور بھی غم ہیں زمانے میں محبت کے سوا　　راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

تاج الدین باخرزی (چھٹی صدی ہجری):

جز غم عاشقی و تنہائی　　صد ہزاراں غم دگر دارم

غالب نہ خورد چرخ فریب ار ہزار بار　　گفتم بروزگار سخنور چو من بسے است

ترجمہ : اے غالب!! اگرچہ میں نے ہزار مرتبہ یہ کہا کہ دنیا میں مجھ جیسے اور بھی بہت سے سخنور (شاعر) ہیں لیکن آسمان میرے اس دھوکے میں نہ آیا- فلک کو شعرا عموماً ظالم قرار دیتے ہیں جو کسی کو خوش یا عالی مرتبہ نہیں دیکھ سکتا- غالب نے اسی حوالے سے، ایک طرح سے، اپنی شاعرانہ عظمت کی بات کی ہے جو فلک کو پسند نہیں-

---

غزل #31

چو صبح من زسیاہی بہ شام مانند است　　چہ گوئیم کہ زشب چند رفت یا چند است

لغت : چو: چوں، جب-- چہ گوئیم: چہ گوئی ام، تو مجھ سے کیا کہتا یا کیا پوچھتا ہے--

ترجمہ : جب میری صبح ہی اپنی تاریکی و سیاہی کے باعث رات کی مانند ہے تو پھر تو مجھ سے کیا پوچھتا ہے کہ رات کتنی گذر چکی اور کتنی باقی ہے- صبح کا تاریک ہونا بد قسمتی کی علامت ہے-

بہ رنج از پئے راحت نگاہ داشتہ اند　　زحکمت است کہ پائے شکستہ در بند است

لغت : از پئے راحت: آرام کی خاطر-- پائے شکستہ: ٹوٹا ہوا یا زخمی پاؤں، ٹانگ-- در بند است: یعنی اسے پٹی بندھی ہوئی ہے--

ترجمہ : راحت و سکون ہی کی خاطر تکلیفیں برداشت کی جاتی ہیں- تو یہ جو زخمی ٹانگ پر پٹی بندھی ہوئی ہے تو اس میں یہی حکمت کار فرما ہے- زخمی ٹانگ پر پٹی کا بندھنا تکلیف کا باعث تو ہے لیکن پھر اسی کی بدولت زخم ٹھیک ہو جاتا ہے- دوسرا مصرع تمثیل کا ہے- فانی بدایونی

نے دوسرے رنگ میں یہ بات کہی ہے۔

غم بھی گذشتنی ہے، خوشی بھی گذشتنی کرغم کو اختیار کہ گذرے تو غم نہ ہو

دراز دستی من چاکے ار فگند، چہ عیب زپیش، دلق ورع با ہزار پیونداست

لغت : دراز دستی: مراد ہاتھ بڑھا کر کسی پر مارنا، ظلم، زیادتی-- چاکے: کوئی چاک، کپڑے وغیرہ کا پھٹا ہونا-- زپیش: پہلے ہی سے-- دلق: گدڑی، جس میں کئی پیوند لگے ہوتے ہیں-- ورع: زہد وپارسائی--

ترجمہ : اگر میری دراز دستی سے پارسائی کی گدڑی کہیں سے پھٹ گئی ہے تو اس میں کون سی عیب کی بات ہے، کیونکہ اس میں تو پہلے ہی بےشمار پیوند لگے ہوئے ہیں۔ مطلب یہ کہ پارسائی محض ایک دکھاوا ہے اور اسی بنا پر اس میں کئی خامیاں یا قباحتیں ہیں۔ فارسی اور اردو کے تقریباً تمام شعرا نے نام نہاد واعظوں اور پارساؤں پر چوٹیں کی ہیں۔

نہ گفتہ ای کہ بہ تلخی بساز و پند پذیر؟ بروکہ بادہ ما تلخ تر ازیں پنداست

لغت : بساز: موافقت کرلے، برداشت کرلے-- پند پذیر: نصیحت قبول کرلے-- برو: جا، چھوڑ اس بات کو--

ترجمہ : کیا تو نے خود ہی یہ نہیں کہا کہ "تو تلخی برداشت کر اور نصیحت قبول کرلے"، جا (چھوڑ اس بات کو)، تیری اس نصیحت سے کہیں زیادہ ہماری شراب میں تلخی ہے۔ یعنی ہمارے لیئے نصیحت کی تلخی کی نسبت شراب کی تلخی کہیں بہتر ہے۔

وجود او ہمہ حُسن است و ہستیم ہمہ عشق بہ بخت دشمن واقبال دوست سوگنداست

لغت : ہستیم: میری ہستی، میرا وجود-- ہمہ: سارا، سراسر-- اقبال: خوش بختی-- سوگند: قسم--

ترجمہ : مجھے قسم ہے دشمن کے بخت (یا بد بختی) اور دوست کی خوش بختی کی کہ اس (محبوب) کا سارا وجود حُسن ہے (وہ سرتاپا حُسن ہی حُسن ہے) جبکہ میرا سارا وجود عشق ہے۔ محبوب حُسن میں کامل اور میں عشق میں کامل ہوں۔

نگاہ مہر بہ دل سر نہ دادہ چشمہ نوش ہنوز عیش بہ اندازہ شکر خندنیست

لغت : سر نہ دادہ: یعنی نہیں گرا-- چشمہ نوش: میٹھا چشمہ-- شکر خند: میٹھی ہنسی--

ترجمہ : اس محبوب کی محبت بھری نگاہوں کا میٹھا چشمہ ہمارے دل میں نہیں گرا۔ چنانچہ ابھی تک ہمارا عیش یعنی خوشی و مسرت کا لطف شکر خند سے نہیں بڑھا۔ یعنی محبوب نے ابھی مسکرا کر ہماری طرف دیکھا ہے جبکہ ہم اس کی پر سحر نگاہوں یا محبت بھری نگاہوں کی امید دل میں لیئے بیٹھے ہیں۔

زبیم آں کہ مبادا بمیرم از شادی نہ گوید ار چہ بہ مرگ من آرزو منداست

لغت : بیم: خوف، ڈر-- مبادا: خدا نہ کرے کہ ایسا ہو-- بمیرم: میں مرجاؤں-- شادی: خوشی-- ارچہ: اگرچہ--

ترجمہ : اگرچہ وہ (محبوب) میری موت کا آرزومند ہے لیکن اس ڈر کے مارے وہ زبان سے اپنی اس آرزو کا اظہار نہیں کرتا کہ کہیں میں اس خوشی ہی سے نہ مرجاؤں۔

شمار کج روی دوست درنظر دارم دریں نورد نہ دانم کہ آسماں چنداست

لغت : شمار: گنتی-- کج روی: ٹیڑھا چلنا-- نورد: تہ، لپیٹ، سلسلہ--

ترجمہ : دوست کی کج روی کی گنتی میری نظر میں ہے، یعنی وہ کس حد تک کج رو ہے (وہ عاشق کی آرزو کے برعکس چلتا ہے)۔ اس سلسلے میں یا اس لپیٹ میں خدا جانے آسمان کا کتنا ہاتھ ہے۔ آسمان کی گردش انسانی آرزوؤں کے برعکس ہوتی ہے، گویا وہ کج رو ہے۔ بقول انشا!

بھلا گردش فلک کی چین دیتی ہے کسے انشا

مجھ سے دوست کی کج روی یا مجھ پر جور و ستم تو واضح ہیں؛ البتہ یہ پتا نہیں چلتا کہ آسمان کی طرف سے مجھ پر کتنے جور و ستم ہو رہے ہیں۔

اگر نہ بہر من، از بہر خود عزیزم دار کہ بندہ، خوبی او خوبی خداوند است

لغت : بہر من: میرے لئے، میری خاطر-- عزیزم دار: مجھے عزیز رکھ یا عزیز جان-- بندہ: غلام، نوکر-- خداوند: آقا--

ترجمہ : اس لیئے کہ غلام میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ اس کے آقا کی خوبی سمجھی جائے گی۔ یعنی وہ اپنے آقا کی خوبیاں اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ عاشق گویا غلام ہے اور محبوب، آقا۔

نہ آن بود کہ وفا خواہد از جہاں غالب بدیں کہ پرسد و گویند ہست، خرسند است

لغت : نہ آں بود: ایسا تو نہیں ہے، یہ بات تو نہیں-- پرسد: پوچھے-- خرسند: خوش--

ترجمہ : یہ بات تو نہیں کہ غالب دنیا سے کسی وفا کا خواہشمند ہے، ہاں اتنا ہے (یعنی اس کی یہ خواہش ہے) کہ اگر محبوب اس (غالب) کے بارے میں پوچھے تو لوگ کہیں کہ وہ ہے یعنی ہنوز زندہ ہے، غالب کے لیئے یہی بڑی خوشی کی بات ہوگی۔

غزل #32

ساخت ز راستی بہ غیر، ترک فسونگری گرفت زہرہ بہ طالع عدو شیوہ مشتری گرفت

لغت : ساخت: موافقت کرلی-- راستی: سچائی-- ترک فسونگری گرفت: دوسروں پر جادو کرنا چھوڑ دیا-- زہرہ اور مشتری: دو مبارک ستارے، جب یہ دونوں باہم قریب ہوں تو وہ وقت مبارک سمجھا جاتا ہے--

ترجمہ : دوست نے صدق دل سے غیر (رقیب) سے موافقت کرلی اور اسے مسحور کرنا چھوڑ دیا (یعنی اس کے سامنے اپنے ناز و ادا کا مظاہرہ ترک کر دیا)۔ یوں سمجھو کہ ستارہ زہرہ نے رقیب کے مقدر میں مشتری کا کردار ادا کیا۔ یعنی محبوب کا رقیب سے یہ سچا اظہار محبت اس (رقیب) کی خوش بختی کی علامت ہے۔

شہ بہ گدا کجا رسد زاں کہ چو فتنہ روی داد خاتم دست دیو برد، کشورِ دل، پری گرفت

لغت : کجا رسد: کیونکر یا کیسے پہنچ سکتا ہے-- روی دار: واقع یا بپا ہوا-- خاتم: انگوٹھی--

ترجمہ : بھلا بادشاہ، گدا تک کیونکر پہنچ سکتا ہے، اس لیئے کہ جب کوئی فتنہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو ہاتھ کی انگوٹھی تو دیو اڑا لے جاتا ہے اور دل کی مملکت پر پری قابض ہو جاتی ہے۔ قرآنی تلمیح کا بالواسطہ حوالہ ہے، یعنی حضرت سلیمان کی انگوٹھی (جسے "خاتم جم" کہتے ہیں)، دیو نے چرالی تھی اور ملکہ سبا بلقیس کے حسن کے چرچے سے ان کا دل متاثر ہوا تھا۔ بعد میں بلقیس ان پر ایمان لے آئی اور ان سے شادی کرلی۔

ترک مرا ز گیرو دار شغل غرض بود، نہ سود فربہ اگر نہ یافت صید، خردہ بہ لاغری گرفت

لغت : گیرودار: پکڑ دھکڑ-- ترک: مراد محبوب-- سود: فائدہ-- فربہ: موٹا-- صید: شکار-- خردہ گرفت: نقص یا عیب نکالے--

ترجمہ : میرا محبوب ہمارا جو محاسبہ یا پکڑ دھکڑ کرتا ہے تو یہ محض اس کا شغل ہے، وہ اس (محاسبہ) سے کوئی فائدہ اٹھانے کا خواہشمند نہیں ہے، چنانچہ اگر کوئی موٹا شکار اس کے ہاتھ نہیں لگا (اور پتلا دبلا شکار مل گیا) تو اس نے اس کے پتلے پن کے عیب یا نقص نکالنے شروع کر دیئے۔

دوسرے مصرعے میں محبوب کو شکاری ظاہر کیا ہے۔

آمد و از رہ غرور بوسہ بہ خلوتم نہ داد　　رفت و در انجمن زغیر مزد نواگری گرفت

لغت : ازرہ غرور: تکبر کی وجہ سے-- بہ خلوتم: میری تنہائی کو-- مزد: اجرت، مزدوری، صلہ-- نواگری: گانا بجانا--

ترجمہ : وہ میری طرف آیا تو سہی لیکن اس نے ازراہ تکبر میری خلوت کو بوسہ تک نہ دیا، جبکہ یہاں سے وہ محفل میں چلا گیا جہاں اس نے سب کے سامنے اپنے گانے بجانے کا مظاہرہ کر کے رقیب سے اس کا صلہ وصول کیا۔ یعنی اس نے عاشق کی باعزت دعوت تو قبول نہ کی الٹا رقیب کی بھری محفل میں اپنا وقار کھو دیا۔

اے کہ دلت زغصہ سوخت، شکوہ نہ در خور وفاست　　ور سزد آن کہ سرکنی، گیر کہ سرسری گرفت

لغت : درخور: لائق-- ور: واگر کا مخفف، اور اگر-- سزد: مناسب ہے-- سرکنی: اظہار کرے--

ترجمہ : اگرچہ تیرا دل رنج و غم سے جل گیا یا نڈھال ہو گیا ہے تو شکوہ کرنا وفا کی شان کے لائق نہیں، اور اگر مناسب موقع اس کے اظہار کا آ بھی جائے تو تو یہ سمجھ لے کہ محبوب نے اسے سرسری لیا ہے، یعنی اسے بے مقصدی بات سمجھ کر ٹال دیا ہے۔

جادہ شناس کوے خصم بودم و دوست راہ جوی　　منکر ذوق ہم رہی خردہ بہ رہبری گرفت

لغت : جادہ شناس: راستے کا شناسا، جاننے والا-- خصم: دشمن، رقیب-- راہ جوی: راستہ تلاش کرنے والا--

ترجمہ : میں رقیب کے کوچے سے واقف تھا اور دوست کو اس راستے کی تلاش تھی، لیکن وہ چونکہ ہمرہی (کسی کے ساتھ چلنے) کے ذوق کا منکر تھا اس لیئے اس نے میری رہبری میں نقص نکالنے شروع کر دیئے۔ یعنی پسند نہ کیا کہ میں کوچہ رقیب تک اس کی رہنمائی کروں۔

مستی مرغ صبح دم بر رخ گل بہ بوی تست　　ہرزہ زشرم باغباں، جبہہ گل تری گرفت

لغت : بہ بوی تست: تیری بو یعنی خوشبو سے ہے-- ہرزہ: یونہی، بے فائدہ، بیکار-- جبہہ: پیشانی-- تری: تر ہونا--

ترجمہ : صبح کے پرندے (مرغ سحری) پر پھول کے سامنے جو مستی طاری تھی تو یہ تیری خوشبو یا تیری یاد کے باعث تھی، جبکہ پھول کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ یہ مستی اس کی وجہ سے ہے، چنانچہ وہ شرما گیا کہ باغباں خدا جانے کیا کہے، اور یوں اس کی پیشانی تر ہو گئی، اس خیال سے اسے پسینہ آ گیا۔ صبح پھول پر جو شبنم پڑتی ہے اسے شرم کے باعث پسینے کا نام دیا ہے۔ وقت صبح بلبل کے ایسے پھول پر چہچہانے کی طرف اشارہ ہے۔

رائے زدم کہ بار غم ہم بہ رقم ز دل رود　　نامہ چو بستمش بہ بال مرغ سبک پری گرفت

لغت : رائے زدم: میرا خیال تھا-- بار غم: غم کا بوجھ-- رقم: تحریر، لکھنا-- نامہ: خط-- بستمش بہ بال: میں نے اسکے پروں سے باندھا-- سبک پری: یعنی تیز اڑنا۔

ترجمہ : میرا خیال تھا کہ میں محبوب کو خط میں اپنا حال لکھوں تو میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا، چنانچہ میں نے خط لکھ کر جیسے ہی مرغ نامہ بر کے پروں کے ساتھ باندھا تو وہ فضا میں گویا تیرنے لگا، محبوب کی طرف تیزی سے اڑنے لگا۔

غالب اگر بہ بزم شعر دیر رسید، دور نیست　　کش بہ فراق حسرتی دل زسخنوری گرفت

لغت : کش: کہ وہ-- حسرتی: نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ جو فارسی میں حسرتی تخلص کرتے تھے--

ترجمہ : غالب اگر شعر و شاعری کی محفل میں دیر سے پہنچا ہے تو یہ کوئی حیران کن بات نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حسرتی کے فراق میں اس کا دل شعر و شاعری سے اچاٹ ہو گیا ہے۔ نواب مصطفیٰ خاں سے غالب کے گہرے مراسم تھے۔ ان کی وفات پر غالب کو جو دکھ اور غم پہنچا اس کا

اظہار اس شعر میں کیا ہے۔

غزل #33

دل بردن ازیں شیوہ عیاں است وعیاں نیست　　دانی کہ مرا بر تو گمان است وگماں نیست

لغت : دل بردن: دل اڑالینا-- شیوہ: انداز، مراد ناز وادا-- گمان: شبہہ-- عیاں: ظاہر--

ترجمہ : اس ناز وادا سے میرا دل اڑالینا چھین لینا ظاہر بھی ہے اور ظاہر نہیں بھی ہے۔ تجھے یہ خبر ہے کہ مجھے اس سلسلے میں تجھ پر شبہہ ہے اور یہ شبہہ نہیں بھی ہے۔ یعنی پہلے کہہ دیا کہ معاملہ یوں ہے پھر کہہ دیا "چلو چھوڑو جی"۔

در عرض غمت پیکر اندیشہ لالم　　پاتا سرم انداز بیان است وبیاں نیست

لغت : عرض: اظہار-- پیکر: مجسمہ-- لال: گنگ، جو بول نہ سکے-- اندیشہ: فکر وخیال--

ترجمہ : تیرے غم محبت کے اظہار کے سلسلے میں میں فکر وخیال کا ایک خاموش مجسمہ ہوں (یعنی میں بولتا تو نہیں لیکن) میرا سر تا پا انداز بیان ہے اور بیان نہیں ہے۔ میں اگرچہ اظہار غم نہیں کرتا لیکن میرے پورے وجود سے میری حالت غم ظاہر ہے اور اس میں بیان کی سی صورت نہیں ہے۔

فرمان تو بر جان من و کار من از تو　　بے پردہ بہر پردہ روان است و رواں نیست

لغت : بے پردہ: ظاہری طور پر-- بہر پردہ: ہر پردے میں، خفیہ طور پر-- رواں: جاری--

ترجمہ : تیرا فرمان میری جان پر ظاہری صورت میں بھی اور پوشیدہ صورت میں بھی جاری ہے لیکن میرا کام تیرے ہاتھوں رواں نہیں ہو رہا۔ یعنی میں تو ہر طرح سے تیرے فرمان کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہوں لیکن تیری طرف سے میری کوئی خواہش پوری نہیں ہو پا رہی۔

نازم بہ فریبے کہ دہی اہل نظر را　　کز بوسہ پیامے بہ دہاں است و دہاں نیست

لغت : نازم: میں فخر کرتا یا داد دیتا ہوں-- دہاں نیست: دہن کا وجود نہیں ہے، تنگ دہن--

ترجمہ : میں تیرے اس فریب پر، جو تو اہل نظر کو دے رہا ہے، تجھے داد دیتا ہوں، تیرے دہن سے اہل نظر کو بوسے کا تو پیغام مل رہا ہے لیکن دہن سرے ہی سے نہیں ہے۔ محبوب کا دہن تنگ دلکشی کا حامل ہے۔ فارسی کے ایک شاعر نے تو اس سلسلے میں مبالغے سے کام لیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ دہن گویا محبوب کے چہرے پر ایک زخم تھا جو ٹھیک ہو گیا ہے۔ بوسے کے پیغام سے مراد دہن محبوب کی دلکشی ہے جس کے سبب دیکھنے والے کا جی چاہتا ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اسے چوم لے۔

داغیم زگلشن کہ بہاراست وبقا ہیچ　　شادیم بہ گلخن کہ خزاں است و خزاں نیست

لغت : داغیم: ہم جل رہے ہیں، ہمیں دکھ ہے-- شادیم: ہم خوش ہیں-- گلخن: بھٹی، آتشدان--

ترجمہ : ہمیں اس بات کا دکھ ہے کہ گلشن میں بہار تو ہے، یعنی یہاں بہار آتی تو ہے لیکن وہ مستقل نہیں ہوتی، اسے بقا نہیں ہے۔ جبکہ ہم آتشدان سے خوش ہیں کہ اس میں خزاں ہے اور خزاں نہیں ہے۔ گلشن میں کبھی بہار ہے تو کبھی خزاں جبکہ آتشدان اس تبدیلی سے محفوظ ہے۔

سرمایہ ہر قطرہ کہ گم گشت بہ دریا　　سودے ست کہ مانا بہ زیاں است و زیاں نیست

لغت : گم گشت: گم ہو گیا، ڈوب گیا-- سودے ست: ایک نفع ہے-- مانا: گویا کہ، بظاہر--

ترجمہ : جو بھی قطرہ سمندر میں گم ہو گیا (یعنی اس کا وجود ختم ہو گیا) اس کا سرمایہ ایک ایسا نفع ہے جو بظاہر نقصان ہے لیکن یہ نقصان نہیں ہے- قطرہ سمندر میں گم ہو کر گو اپنا وجود کھو دیتا ہے لیکن اسے سمندر کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے جو گویا وجود کے نقصان سے بہت بڑا نفع ہے- بقول غالب!

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

در ہر مژہ برہم زدن ایں خلق جدید است نظارہ سگالد کہ ہمان است وہماں نیست

لغت : مژہ برہم زدن: آنکھ جھپکنا-- خلق: کائنات-- سگالد: خیال کرتا ہے-- نظارہ: مراد نظریں--

ترجمہ : ہماری ہر مرتبہ آنکھ جھپکنے پر یہ کائنات ایک نئی صورت اختیار کر لیتی ہے جبکہ ہماری نگاہیں یہ تصور کرتی ہیں کہ یہ منظر وہی ہے حالانکہ وہی نہیں ہے- یعنی کائنات ہر لحہ تغیر پذیر ہے- غالب ہی کے بقول!

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں ہو رہے گا کچھ نہ کچھ، گھبرائیں کیا

درشاخ بود موج گل از جوش بہاراں چوں بادہ بہ مینا کہ نہاں است و نہاں نیست

لغت : موج گل: پھول کی لہر-- نہاں: چھپا ہوا، چھپی ہوئی--

ترجمہ : موسم بہار کے جوش سے موج گل شاخ کے اندر موجود ہوتی ہے، بالکل اس شراب کی طرح جو صراحی میں چھپی ہوتی ہے اور نہیں بھی چھپی ہوتی- بہار میں پھول کھلتے ہیں- ظاہر ہے کھلنے سے پہلے شاخوں کے اندر ان کی نشوونما (یا بالیدگی) ہو رہی ہوتی ہے جو نظر نہیں آتی-

ناکس ز تنومندی ظاہر نہ شود کس چوں سنگ سرراہ کہ گراں است وگراں نیست

لغت : ناکس: گھٹیا-- تنومندی: قوی، موٹا تازہ، طاقتور-- کس: کوئی، مراد بڑا، اعلیٰ، عظیم-- گراں: بوجھل--

ترجمہ : ظاہری تنومندی سے ایک گھٹیا آدمی، ایک عظیم انسان نہیں بن جاتا یعنی نہیں بن سکتا- اس کی مثال راستے میں پڑے ہوئے اس پتھر کی سی ہے جو بوجھل تو ہوتا ہے لیکن پُر ارزش نہیں ہوتا- مطلب یہ کہ انسان کو عظمت اس کی خوبیوں اور اعلیٰ کردار کے سبب حاصل ہوتی ہے، ظاہری نمود و نمائش سے نہیں-

پہلو .شگافید و .بینید دلم را تاچند بگویم کہ چساں است وچساں نیست

لغت : .شگافید: چیرو-- تاچند بگویم: میں کب تک کہتا رہوں گا-- چساں است: کیسا ہے--

ترجمہ : تم میرا پہلو چیر ڈالو اور پھر دل نکال کر اسے دیکھ لو (تاکہ تم پر دل کی صحیح حالت واضح ہو جائے) ورنہ میں کب تک یہ کہتا یا بتاتا رہوں کہ میرا دل کیسا ہے اور کیسا نہیں ہے-

غالب بلہ نظارگی خویش تواں بود زیں پردہ بروں آ کہ چناں است وچناں نیست

لغت : نظارگی: مراد نظارہ کرنے والا-- چناں است: ایسا ہے--

ترجمہ : غالب! اپنی ذات کا نظارہ خود کیا جا سکتا ہے- تو اس پردے سے باہر آ جا (یعنی یہ بات چھوڑ دے) کہ ایسا ہے، اور ایسا نہیں ہے- مراد یہ کہ انسان اپنی حقیقت کے بارے میں مختلف قسم کی قیاس آرائیوں سے کام لیتا ہے جبکہ اس طرح یہ مسئلہ حل ہونا ممکن نہیں، ہاں اگر وہ اپنی ذات یا شخصیت کی قید سے باہر نکلے تو پھر اسے یہ نظارہ میسر آ سکتا ہے-

غزل #34

دل بُرد و حق آن است کہ دلبر نتواں گفت بیداد تواں دید و ستمگر نتواں گفت

لغت : حق آن است: سچی بات یہ ہے، سچ پوچھو-- بیداد: جور و ستم--

ترجمہ : اس محبوب نے ہمارا دل اڑا لیا یا چھین لیا لیکن سچ پوچھو تو اسے دلبر نہیں کہا جا سکتا- اس کے جور و ستم تو برداشت کیئے جا سکتے ہیں لیکن اسے ستم گر نہیں کہا جا سکتا- یعنی یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کا ظاہری ثبوت کوئی نہیں جس کی بنا پر اسے دلبر کہا جائے اور اس کی ستمگری چونکہ ہماری محبت کی بنا پر ہے اس لیئے اسے ستمگر نہیں کہہ سکتے، محبت میں ستم نہیں ہوتا-

در رزم گہش ناچخ و خنجر نتواں برد در بزم گہش بادہ و ساغر نتواں گفت

لغت : رزم گہش: اس کا میدان جنگ-- ناچخ: چھوٹی کلہاڑی-- بزم گہش: اس کی بزم، محفل--

ترجمہ : اس کی رزم گاہ میں، جو گویا حُسن اور عشق کے درمیان جنگ کا میدان ہے، کلہاڑی اور خنجر نہیں لے جایا جا سکتا یعنی اس میدان جنگ میں یہ آلات کام نہیں آتے، وہاں تو ناز و ادا کے وار ہوتے ہیں، جبکہ اس کی محفل میں بادہ و ساغر کی بات نہیں کی جا سکتی یعنی اس محفل میں محبت کا نشہ طاری ہوتا ہے اور محبوب کا حُسن اور مست آنکھیں عاشق کے سرور و نشہ کا باعث بنتی ہیں-

رخشندگی ساعد و گردن نتواں جست زیبندگی یارہ و پرگر نتواں گفت

لغت : رخشندگی: چمک-- ساعد: کلائی-- زیبندگی: خوبصورتی، زیبائش-- یارہ: کنگن-- پرگر: گلوبند جو قیمتی پتھروں سے جڑا ہو--

ترجمہ : کلائی اور گردن کی چمک تلاش نہیں کی جا سکتی اور یارہ اور پرگر کی خوبصورتی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے- یعنی محبوب کی کلائی اور گردن کی اپنی چمک بے مثل ہے اس پر بارہ اور پرگر کی خوبصورتی گویا سونے پہ سہاگے والی بات ہے-

پیوستہ دہد بادہ و ساقی نتواں خواند ہموارہ تراشد بت و آزر نتواں گفت

لغت : پیوستہ: ہمیشہ-- ہموارہ: ہمیشہ-- تراشد: تراشتا ہے-- آزر: بت بنانے والا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام جو مشہور بت گر تھا--

ترجمہ : وہ ہمیشہ شراب پلاتا ہے لیکن اسے ساقی نہیں کہا جا سکتا، وہ ہمیشہ بت تراشتا ہے لیکن اسے آزر (ز کے ساتھ صحیح، ذال کے ساتھ بمعنی آگ) نہیں کہا جا سکتا- محبوب کے حُسن میں اتنی دلکشی ہے کہ دیکھنے والا مست ہو جاتا ہے، جبکہ اس کا ہر ہر ناز و ادا دل کو موہ لینے والا گویا ایک نیا بُت ہے-

از حوصلہ یاری مطلب صاعقہ تیز است پروانہ شو ایں جا ز سمندر نتواں گفت

لغت : مطلب: مت مانگ، طلب نہ کر-- صاعقہ: بجلی-- سمندر: ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے--

ترجمہ : بجلی میں بڑی تپش ہے، اس سے بچنے کے لیئے حوصلے سے مدد نہ مانگ یعنی حوصلے کا سہارا نہ لے- یہاں تو تو پروانہ بن جا، سمندر کی بات نہ کر- یعنی محبوب کے حُسن میں بجلی کی سی تپش ہے جس سے بچنا ممکن نہیں، اس پر تو پروانہ بن کر جان قربان کرنے کی ضرورت ہے، سمندر بننے کی نہیں-

ہنگامہ سر آمد چہ زنی دم ز تظلم گر خود ستمے رفت بہ محشر نتواں گفت

لغت : سر آمد: ختم ہو گیا-- تظلم: ظلم کے خلاف فریاد--

ترجمہ : ہنگامہ تو ختم ہو گیا اب اس کے ظلم وجور کے خلاف فریاد کیسی- اگر کوئی ستم ہوا بھی ہے تو وہ ایسا ستم ہے جس کے خلاف محشر میں فریاد نہیں کی جاسکتی- ہنگامہ سے مراد محبت کا ہنگامہ ہے جو بپا ہو کر ختم ہو گیا- پھر بھلا اس کے خلاف داد فریاد کیسی؟

در گرم روی سایہ و سرچشمہ نہ جوئیم باما سخن از طوبیٰ وکوثر نتواں گفت

لغت : گرم روی: تیز رفتاری-- نہ جوئیم: ہم تلاش نہیں کرتے-- طوبیٰ: جنت کا ایک درخت-- کوثر: جنت کی ایک نہر-

ترجمہ : ہم اپنی تیز رفتاری میں سائے اور سرچشمہ کے چکر میں نہیں پڑتے، ہم سے طوبیٰ اور کوثر کی بات نہیں کی جاسکتی- یعنی ہم منزل پر جلد پہنچنے کے شوق میں تیز تیز چل رہے ہیں، ہمیں راستے میں تھکاوٹ کے سبب کہیں درخت کے سائے میں آرام کرنے اور چشمے کے پانی سے پیاس بجھانے کی ضرورت نہیں- طوبیٰ سے مراد سایہ اور کوثر سے مراد سرچشمہ ہے-

آں راز کہ در سینہ نہان است نہ وعظ است بر دار تواں گفت و بہ منبر نتواں گفت

لغت : نہاں: چھپا ہوا-- دار: سولی-- منبر: وہ چھوٹا سا زینہ جس پر چڑھ کر وعظ کرتے ہیں--

ترجمہ : وہ راز جو میرے سینے میں نہاں ہے وہ کوئی وعظ نہیں ہے کہ اسے منبر پر چڑھ کر سنایا جائے، وہ تو سولی پر ہی بیان کیا جاسکتا ہے- راز سے مراد راز حق یا سچی بات ہے جسے سرعام بیان نہیں کیا جاسکتا- منصور نے ایسا کیا (یعنی انا الحق کہا) تو اسے سولی پر چڑھا دیا گیا- بقول صائب- سچی بات آزار کا باعث بنتی ہے، جب حرف حق بلند ہوا تو وہ دار بن جاتا ہے:

گفتار راست باعث آزار می شود چو حرف حق بلند شود دار می شود

پنجابی کا ایک صوفی شاعر بلھے شاہ کہتا ہے-

سچ آکھیاں بھانبڑ بلدا اے

(سچ کہنے سے آگ کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے)

کارے عجب افتاد بدیں شیفتہ مارا مومن نہ بود غالب و کافر نتواں گفت

لغت : شیفتہ: دیوانہ-- کارے عجب افتاد: ایک عجیب کام آپڑا ہے، واسطہ آپڑا ہے--

ترجمہ : اس دیوانے (یعنی غالب) سے ہمیں کچھ عجیب واسطہ پڑ گیا ہے، غالب، مومن تو نہیں ہے لیکن اسے کافر بھی نہیں کہا جاسکتا- اگرچہ ظاہر طور پر غالب میں مومنوں والی کوئی بات نہ تھی اور اس نے مومن ہونے کا کبھی دعویٰ بھی نہ کیا (چنانچہ اپنے مقدمے میں اس نے جج کے سامنے) خود کو آدھا مسلمان کہا تھا یعنی میں شراب پیتا ہوں، جوا نہیں کھیلتا) تاہم اس کے بعض اشعار حمد سے اس کی دین سے وابستگی کا پتا چلتا ہے-

---

غزل #35

اندودہ بہ داغے دوسہ پر کالہ فرو ریخت چوں برگ شقایق جگر از نالہ فرو ریخت

لغت : اندودہ: بھرا ہوا، لیپا ہوا-- پر کالہ: ٹکڑا-- فرو ریخت: نیچے گر گئے-- شقایق: جمع شقیقہ، لالہ، پھول--

ترجمہ : داغ (یا زخم) سے لیپے ہوئے دو تین ٹکڑے نیچے گر گئے- نالہ و فریاد کے سبب ہمارا جگر لالہ کی پتیوں کی طرح نیچے گر کر بکھر گیا- یعنی محبوب کی بے توجہی اور جور و ستم کے خلاف فریاد کی تپش نے ہمارا جگر جلا کے رکھ دیا-

آتشکدہ خوی تو نازم کہ ز طرفش رفتم شرر و داغ، گل ولالہ فرو ریخت

لغت : خوی تو: تیری عادت، فطرت، مزاج-- رفتم: میں نے جھاڑ پونچھ کی-- (ر پر پیش)

ترجمہ : میں تیرے آتشکدہ مزاج (یعنی گرم مزاجی) پر ناز کرتا ہوں کہ جب بھی میں نے اس کی کسی طرف سے چنگاریوں اور داغوں کی جھاڑ پونچھ کی تو وہاں سے گل ولالہ گرے، (پھول گرے)- یعنی دوست کی گرم مزاجی میں بھی عاشق کے لیئے ایک لطف کی بات ہے، جیسے اس کے سامنے پھول گر رہے ہوں-

بر سادہ دلانت بہ وفا جلوہ ہمی داد بیدادِ تو آب از رخِ ولالہ فرو ریخت

لغت : سادہ دلانت: تیرے سادہ دل، یعنی سادہ لوح عاشق-- آب از رخ فرو ریخت: پانی چہرے سے نیچے گر گیا یعنی اس کی آبرو جاتی رہی-- ولالہ: معشوق کی صفات بیان کرنے والی--

ترجمہ : تیرے سادہ لوح عاشقوں کے سامنے دلالہ تیری وفا کی تعریف کر رہی تھی، لیکن تیرے جور و ستم نے اس (دلالہ) کی آبرو کھو دی- (یا شرمندگی سے اس کے چہرے پر پسینہ آگیا)- مراد یہ کہ اس کی یہ مدح سرائی محض ایک فریب تھا-

گفتم زکہ پرسم خبر عمر گذشتہ ساقی بہ قدح بادہ دہ سالہ فرو ریخت

لغت : زکہ: از کہ، کس سے-- قدح: پیالہ-- گفتم: میں نے کہا میں نے سوچا--

ترجمہ : میں اس سوچ میں تھا کہ میں اپنی عمر گذشتہ کے بارے میں کس سے معلوم کروں، کہ ساقی نے پیالے میں دس سال پرانی شراب ڈال دی- دس سال پرانی شراب کا مطلب ہے کہ وہ یونہی پڑی رہی، اتنا عرصہ کسی نے اسے ہاتھ نہ لگایا تھا- ساقی نے جو پیالے میں یہ شراب ڈالی تو اسے یہ بتانا مقصود تھا کہ تیری زندگی کا یہی حصہ اس شراب دہ سالہ کی طرح فضول گذر گیا یا ضائع ہو گیا-

بے سعی نگہ، مستی آں چشم فسونگر خونم بہ سیہ مستی دنبالہ فرو ریخت

لغت : سعی: کوشش-- چشم فسونگر: جادو گر آنکھ، پر سحر آنکھ-- دنبالہ: سرمے کی لکیر جو آنکھ سے باہر کھینچی ہوتی ہے--

ترجمہ : نگاہوں کی کوشش کے بغیر ان پُر سحر آنکھوں کی مستی نے اپنے دنبالہ کی سیاہ مستی (زیادہ مست ہونا) سے میرا خون گرا دیا- محبوب کی آنکھیں بہت مست ہیں جس کی وجہ سے نگاہ کام نہیں کر رہی، لیکن ان پر لگی سرمے کی لکیر ہی نے عاشق کا گویا کام تمام کر دیا- یعنی اس سے پہلے کہ عاشق، محبوب کی مست آنکھوں کے صدقے واری جاتا، سرمے کی سیاہ مستی ہی پر وہ قربان ہو گیا-

مشاطہ بہ آرایش آں حُسن خداداد گل در چمن و قند بہ بنگالہ فرو ریخت

لغت : مشاطہ: دوسری عورتوں کو سجانے اور آراستہ کرنے والی عورت-- حُسن خداداد: ایسا فطرتی حُسن جو ظاہری آرایش و زیبایش سے بے نیاز ہو-- قند: شیرینی--

ترجمہ : اس یعنی تیرے حُسن خداداد کی آرایش و زیبایش کے وقت مشاطہ نے پھول تو چمن میں پھینک دیئے اور شیرینی بنگالہ میں (یعنی بہت دور) پھینک دی- مطلب یہ کہ-

حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام
نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

با موج خرامش سخن از بادہ مگوئید کاب رخ ایں جوہر سیالہ فرو ریخت

لغت : خرامش: اس کا ٹہلنا اس کی رفتار-- مگوئید: مت کہو-- جوہر سیالہ: بہہ جانے والا جوہر، شراب--

ترجمہ : اس کی موج خرام کے سامنے شراب کی بات مت کرو، کیونکہ اس موج خرام نے اس جوہر سیالہ کی آبرو گھٹا دی ہے- یعنی محبوب

ں مست رفتار میں عاشق کے لیئے جو نشہ ہے وہ شراب میں بھی نہیں۔ بقول شاعر۔

رفتار تری مے کا برستا ہوا بادل　　جس راہ سے گزرے تو، وہی راہگزر مست

چوں انجم وخورشید ز برق دم گرمم　　شیرازہ جمعیت تبخالہ فرو ریخت

لغت : انجم: جمع نجم، ستارے -- دم گرم: میری آتشیں آہیں، سانس -- شیرازہ: بندش، بندھے ہونے کی حالت، جزوبندی -- تبخالہ: بخار کی گرمی سے لبوں پر نکلنے والے چھالے، دانے -- جمعیت: اکٹھا ہونا، جمگھٹا --

ترجمہ : میری آتشیں سانسوں (آہوں) کے باعث تبخالہ کی جمعیت کا شیرازہ ستاروں اور سورج کی طرح بکھر کے رہ گیا۔ دانوں کے حوالے سے ستاروں کی بات کی ہے۔ یعنی میری آہوں میں اتنی تپش وگرمی تھی کہ یہ دانے جل کے رہ گئے۔

رشک خط روے تو گر افشرد بدیں رنگ　　بینی کہ مہ از دائرہ ہالہ فرو ریخت

لغت : خط روے تو: تیرے چہرے کا سبزہ (جو آغاز جوانی کی علامت ہے) -- افشرد: نچوڑا -- بدیں رنگ: اس طرح -- بینی: تو دیکھے یعنی تو دیکھے گا -- ہالہ: وہ دائرہ جو زمینی بخارات کے سبب چاند کے گرد ظاہر ہوتا ہے --

ترجمہ : تیرے چہرے کے سبزہ خط کی اگر یہی کیفیت رہی تو تو دیکھے گا یعنی وہ وقت آنے والا ہے جب چاند، ہالہ کے دائرے سے نیچے آگرے گا۔ محبوب کے سبزہ خط سے اس کا حسن بری طرح متاثر ہوا ہے اور اس کے چہرے پر یہ خط یوں دکھائی دیتا ہے جیسے چاندے گرد ہالہ ہو۔ محبوب کا چہرہ چاند ہے اور سبزہ خط ہالہ۔

در قالب مُلّا اثرش پردہ کشاشد　　خاکے کہ قضا درتن گوسالہ فرو ریخت

لغت : قالب: ڈھانچہ -- پردہ کشاشد: پردہ کھولنے والا، راز افشا کرنے والا -- گوسالہ: گائے کا بچھڑا --

ترجمہ : قضانے بچھڑے کے جسم میں جو خاک گرائی تھی اس کے اثر کا راز مُلّا کے ڈھانچے کی صورت میں ظاہر ہو گیا۔ یعنی جو عادتیں گائے کے بچھڑے کی ہیں وہی عادتیں مُلّا میں پائی جاتی ہیں۔

وزدیدہ سر اہل سخن ازبیم تو غالب　　گوئی رگِ ابر قلمت ژالہ فرو ریخت

لغت : وزدیدہ سر: سر چھپائے ہوئے -- رگ ابر قلمت: تیرے قلم کے بادل کی رگ -- ژالہ: اولا، برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو بارش میں برستے ہیں --

ترجمہ : اے غالب تیرے ڈر سے اہل سخن اپنے سر چھپائے ہوئے ہیں۔ گویا تیرے قلم کے بادل سے اولے برس رہے ہیں۔ تعلی (یعنی اپنی تعریف) کا شعر ہے۔ یعنی غالب کی شاعری ایسی عظیم شاعری ہے کہ دوسرے شعرا اس کا مقابلہ کرنے سے ڈرتے ہیں۔

غزل #36

خواست کزما رنجد و تقریب رنجیدن نہ داشت　　جرم غیراز دوست پُرسیدیم وپرسیدن نہ داشت

لغت : خواست: اس نے چاہا -- رنجد: ناراض ہو -- تقریب: موقع -- پرسیدیم: ہم نے پوچھا -- پرسیدن نہ داشت: پوچھنے کا کوئی جواز نہ تھا --

ترجمہ : دوست نے ہم سے ناراض ہونا چاہا لیکن اس کے پاس اس کا کوئی بہانہ نہ تھا، ناراض ہونے کا کوئی موقع نہ تھا۔ (دوسری طرف) ہم

نے دوست سے رقیب کی خطا پوچھی تو اس بات کا کوئی جواز نہ تھا۔ یعنی دونوں طرف سے بے محل و موقع اور کسی جواز کے بغیر باتیں ہوئیں۔

آمد و از تنگی جا جبہہ پُرچیں کرد و رفت　　برخود از ذوقِ قدومِ دوست بالیدن نہ داشت

لغت : تنگی جا: محفل میں جگہ کی کمی-- جبہہ پرچیں کرد: پیشانی پر بل ڈال لیئے (غصے کی حالت)-- قدوم دوست: دوست کی آمد-- برخود بالیدن: اپنے آپ پر پھولنا--

ترجمہ : میرا دوست محفل میں آیا لیکن وہاں تنگی جا کی بنا پر وہ ماتھے پر بل ڈالے (یعنی غصے کی حالت میں) لوٹ گیا۔ اصل معاملہ یوں تھا کہ وہ اپنے دوست کی آمد کی خوشی میں خود پر پھولنا چاہتا تھا جبکہ اس محفل میں اس کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ یعنی اپنے دوست کو وہاں نہ پا کر وہ تنگی جا کے بہانے لوٹ گیا۔

شد فگار از نازکی چنداں کہ رفتارش نہ ماند　　نازنیں پایش بہ کوے غیر بوسیدن نہ داشت

لغت : فگار: زخمی-- چنداں کہ: اس قدر، اس حد تک-- نازنیں پایش: اس کے نازک پاؤں--

ترجمہ : نازکی کے باعث اس کے پاؤں اس حد تک زخمی ہو گئے کہ اس میں چلنے کی ہمت نہ رہی اور یوں اس کے نازنیں پاؤں کو یہ موقع میسر نہ آسکا کہ وہ کوچہ رقیب کو چوم لے۔ محبوب کی انتہائی نزاکت کی عکاسی کی ہے۔

گل فراواں بود وے پُرزور دوشم بربساط　　خود بخود پیمانہ می گردید و گردیدن نہ داشت

لغت : فراواں: کثرت سے، بکثرت-- دوشم: کل میری-- بساط: فرش، گھر کا اسباب، مراد خلوتخانہ-- می گردید: گردش کر رہا تھا-- پیمانہ: جام-- گردیدن: مراد واپس نہ آنا، پلٹ کر نہ آنا--

ترجمہ : کل رات میرے خلوت خانے میں پھول، فرش پر بکثرت بکھرے پڑے تھے اور شراب اس قدر تیز تھی کہ پیمانہ خود بخود گردش کرنے لگا اور اس کے واپس آنے یا پلٹ کر آنے کی بات نہیں بن رہی تھی۔

دیر خواندی سوے خویش و زود فہمیدم دریغ　　بیش ازیں پایم زگرد راہ پیچیدن نہ داشت

لغت : خواندی: تو نے بلایا-- زود فہمیدم: میں جلد سمجھ گیا-- دریغ: افسوس-- پیچیدن: بل کھانا، پیچ و تاب کھانا--

ترجمہ : تو نے مجھے (خاصی) دیر کے بعد بلایا اور میں جلد سمجھ گیا کہ اس سے تیرا مقصد کیا ہے لیکن افسوس کہ میری ٹانگوں میں اب اتنی طاقت نہیں رہی کہ وہ اس سے زیادہ راستے کی گرد میں بل کھا سکیں یا پیچ و تاب کھا سکیں۔ یعنی عاشق، محبوب کی راہ میں چلتے چلتے اس قدر خستہ اور تھکا ماندہ ہو گیا کہ اس کے لیئے چلنا گویا دوبھر ہو گیا۔ محبوب کو اس بات کا علم ہو گیا اور اس نے بہانے سے اسے اپنی طرف بلا لیا، یعنی اس کی حالت مزید خراب ہو لیکن عاشق نے معذرت کر لی۔

جوش حسرت بر سر خاکم زبس جا تنگ کرد　　ہم چو نبض مردہ دود شمع جُنبیدن نہ داشت

لغت : زبس: ازبس، بہت زیادہ-- نبض مردہ: ایسی نبض جو چل نہ سکے-- جُنبیدن: ہلنا--

ترجمہ : میری خاک یعنی قبر پر حسرتیں اس قدر جوش مار رہی ہیں (یعنی ان کی کثرت ہے) کہ وہاں جگہ تنگ ہو گئی ہے، چنانچہ صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ میری قبر کی شمع کا دھواں بھی مردہ نبض کی طرح ہلنے سے رہ گیا ہے۔ یعنی میری قبر پر حسرتیں ہی حسرتیں چھائی ہوئی ہیں اور اتنی جگہ نہیں کہ وہاں شمع جل سکے۔

گر منافق وصل ناخوش ور موافق ہجر تلخ　　دیدہ داغم کرد روے دوستاں دیدن نہ داشت

لغت : ور: واگر، اور اگر-- موافق: ساتھ دینے والا، موافقت کرنے والا--

ترجمہ : اگر وہ (محبوب) منافق ہے (یعنی کہتا کچھ اور کرتا کچھ ہے) تو اس کا وصل اچھا نہیں یا دکھ دینے والا ہے اور اگر وہ موافق ہے تو اس کے ہجر میں تلخیاں ہی تلخیاں ہیں- اس احساس کے نتیجے میں میری آنکھیں جل گئیں اور یوں میں دوستوں اور احباب کا چہرہ دیکھنے سے محروم ہو گیا- مولانا حالی نے اس کا یہ مطلب لیا ہے کہ "دوستوں کا منہ دیکھنا اور ان سے تعارف پیدا کرنا نہیں چاہئے تھا کیونکہ جو منافق ہیں ان کا ملنا ناگوار ہے اور جو موافق ہیں ان کی جدائی تلخ ہے"-

برد آدم از امانت ہرچہ گردوں برنتافت ریخت مے برخاک چوں درجام گنجیدن نہ داشت

لغت : امانت: قرآنی تلمیح ہے جس کے مطابق فرمان خداوندی ہے- ہم نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت رکھی لیکن انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے خوف زدہ ہو گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھالیا، بیشک وہ ظالم اور جاہل ہے-- برنتافت: نہ اٹھائی، تاب نہ لایا-- گنجیدن: سمانا--

ترجمہ : آدم نے وہ بار امانت اٹھالیا جس کی تاب آسمان نہ لاسکا- دوسرے لفظوں میں جو شراب، جام میں نہ سمائی وہ خاک پر گر گئی یا گرادی گئی- گویا آسمان، زمین اور پہاڑ کو تو اصل عطیات سے نوازا گیا لیکن امانت جیسی چیز انسان کے پلے باندھ دی- حافظ نے امانت مذکور کی یوں بات کی ہے:

آسماں بار امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

آسماں بار امانت نہ اٹھاسکا، چنانچہ قرعہ فال مجھ دیوانے یعنی انسان کے نام نکلا- میر کے مطابق-

کی عرض جو متاع امانت ازل کے بیچ جب اور لے سکے نہ، خریدار ہم ہوئے

سعدی نے اشاروں میں بات کی ہے-

مرا گناہ خوداست ار ملامت تو برم کہ عشق بار گراں بودو من ظلوم وجہول

(اگر میں تیری ملامت اٹھاتا یا لیتا ہوں تو قصور میرا اپنا ہے کیونکہ عشق (امانت) ایک بہت بھاری بوجھ تھا اور میں ٹھہرا ظلوم وجہول-

گر نیم آزاد خود را در تعلق باختم سود زیر کوہ دامانے کہ برچیدن نہ داشت

لغت : نیم: میں نہیں ہوں-- باختم: میں نے ہار دیا، میں پھنس گیا-- سود: گھس گیا-- برچیدن: اٹھالینا، تعلق ختم کرلینا--

ترجمہ : میں اگر آزاد نہیں ہوں (تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے خود کو تعلق میں ہار دیا تھا یعنی دنیاوی علائق میں الجھ کر رہ گیا- جو دامن اٹھایا نہ گیا وہ پہاڑ کے نیچے آکر گھس گیا- یعنی انسان اپنی خلقت کے لحاظ سے یا فطرتاً مجبور ہے ورنہ وہ دنیاوی علائق سے دور رہتا- دامن کا پہاڑ کے نیچے آنا یا آکر گھس جانا مجبوری کی علامت ہے- میر نے انسانی مجبوری کا ذکر یوں کیا ہے-

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عبث بدنام کیا

نامرادی بود نوعے آبرو غالب، دریغ درہلاک خویش کوشیدیم وکوشیدن نہ داشت

لغت : نوعے: ایک طرح کی-- کوشیدیم: ہم نے کوشش کی-- کوشیدن نہ داشت: کوشش یا بات نہ بنی--

ترجمہ : غالب! ہم نے اپنی ہلاکت کی بھرپور کوشش کی لیکن بات نہ بن سکی، یعنی ہماری کوشش بے فائدہ رہی، افسوس کہ ہمیں اپنی اس نامرادی (یعنی ناکامی) ہی کو اپنی آبرو سمجھ لینا پڑا- حالات سے مجبور ہو کر انسان اپنے دل کو تسلی دینے کی خاطر اپنی ناکامی ہی کو بوجوہ کامیابی سمجھ لیتا ہے-

غزل #37

ببیں کہ در گل و مل جلوہ گر برائے تو کیست؟ مپوش دیدہ زحق طالب رضائے تو کیست

لغت : مل: شراب-- مپوش: مت ڈھانک، مت بند کر-- کیست: کون ہے--

ترجمہ : ذرا دیکھ (غور کر) کہ پھول اور شراب میں کون تیرے لیئے اپنا جلوہ دکھا رہا ہے، تو حق سے آنکھیں مت بند کر (نہ پھیر) یہ دیکھ کہ تیری مرضی کا طالب کون ہے (تیری مرضی یا تیری خواہش کو پورا کرنے والا کون ہے)- اس کائنات کا ذرہ ذرہ اس ذات حق کے جلووں کی آماجگاہ ہے، بس ذرا غور کرنے کی ضرورت ہے- بقول سعدی!

برگ درختان سبز پیش خداوند ہوش ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

ایک صاحب شعور و دانش کے لیئے سبز درختوں کا ایک ایک پتا اس ذات کی معرفت کا ایک دفتر ہے-

چہ ناکسی کہ ز درد فراق می نالی نمی رسی کہ دریں پردہ ہمنوائے تو کیست

لغت : چہ ناکسی: تو کتنا گھٹیا ہے، نالائق ہے-- می نالی: نالہ وزاری کر رہا ہے-- نمی رسی: تو نہیں پہنچتا یعنی بات کی تہ تک نہیں پہنچتا-

ترجمہ : تو کس قدر نالائق ہے کہ ہجر کے دکھ پر نالہ وزاری یا گریہ وزاری کر رہا ہے- تو اس بات کی تہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتا کہ اس پردے میں تیرا ہم نوا کون ہے- یعنی انسان اس ذات حق کی تلاش میں سرگرداں ہے اور اس کے بظاہر نہ ملنے پر افسردہ خاطر ہے جبکہ اس ذات کا یہ فرمان ہے کہ "میں انسان کی شہ رگ کے قریب ہوں، تم مجھے پکارو میں اس کا جواب دوں گا" گویا وہ انسان کا ہمنوا ہے-

کلید بستگی تست غم، بجوش اے دل تو گر چنیں نہ گدازی گرہ کشائے تو کیست

لغت : کلید: چابی، کنجی-- بستگی: بند ہونے کی حالت، گھٹن-- گرہ کشا: مراد اس گھٹن کو دور کرنے والا-- چنیں نہ گدازی: تو یوں نہیں پگھلتا--

ترجمہ : اے دل تیری جو گھٹن ہے اس کی چابی یعنی اسے دور کرنے کی چابی، غم ہے- تو طوفان برپا کر یعنی غموں کا طوفان اٹھا- اگر تو اس طرح، یعنی غم سے، گداز نہ ہو گا تو پھر تیرا گرہ کشا کون ہے، کو ن تیری یہ مشکل حل کرے گا- غالب ہی کے بقول:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

شکایتے نہ فروشی و عشوہ اے نہ خری تو آشنای کہ ای خواجہ و آشنائے تو کیست

لغت : نہ فروشی: تو نہیں بیچتا یعنی نہیں کرتا-- عشوہ اے نہ خری: کوئی ناز و ادا نہیں خریدتا-- داد نہیں دیتا-- کہ ای: کس کا ہے--

ترجمہ : تیرے ہونٹوں پر نہ تو کسی معشوق کا یعنی اس کے ظلم و جور کا کوئی شکوہ ہے اور نہ تو کسی کے ناز و ادا ہی کا دلدادہ ہے- تو پھر تو یہ تو بتا کہ تو کس کا آشنا ہے اور تیرا آشنا کون ہے (خواجہ کا لفظ از راہ تکلف استعمال ہوا ہے- مراد مخاطب ہے- یعنی جو نہ تو کسی کا ہوا ہے اور نہ اس نے کسی کو اپنا کیا ہے بھلا اس کی زندگی میں کیا لطف ہو گا-

ترا کہ موجہ گل تا کمر بود دریاب کہ غرق خوں بہ در بوستاں سرائے تو کیست

لغت : موجہ گل: پھولوں کی کثرت-- دریاب: پالے، معلوم کر-- بوستاں سرا: باغ--

ترجمہ : (اے محبوب) تو جو کمر تک پھولوں سے لدا ہوا ہے ذرا یہ تو دیکھ یا معلوم کر کہ تیرے بوستاں کے دروازے پر خون میں ڈوبا ہوا کون

پڑا ہے - محبوب کی بے نیازی و بے اعتنائی کی بات ہے- یعنی خود تو وہ پھولوں سے لدا پھندا ہے لیکن اسے عاشق کے خون میں تڑپنے کی کوئی خبر نہیں- گل (لال رنگ کا پھول) اور خون کی سرخی میں یکسانیت بھی ہے-

بلا بہ صورت زلف تو رو بہ ما آورد　　بہ بند خصمی دہریم، مبتلائے تو کیست

لغت : بلا: مصیبت-- خصمی: دشمنی-- روبہ ما آورد: ہماری طرف رخ کیا--

ترجمہ : مصیبت نے تیری زلفوں کی صورت میں ہماری طرف رخ کیا (ہم پر وارد ہوئی)، ہم تو زمانے کی دشمنی کی قید میں پھنسے ہوئے ہیں، بھلا تیرا مبتلا (عاشق، قیدی) کون ہے- یعنی تیرے عشق کے سبب ہم تو دنیا کی مصیبتوں میں الجھ کر رہ گئے- یعنی ہماری حالت تو یہ ہے کہ

اور بھی غم ہیں زمانے میں محبت کے سوا　　راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

بھلا وہ کون خوش بخت ہے جو صرف تیرے عشق ہی کا غم لیئے ہوئے ہے-

تراست جلوہ فراواں دریں بساط، ولے　　حریف بادہ مے خوارہ آزمائے تو کیست

لغت : فراواں: بہت، کثرت سے-- بساط: فرش، مراد بزم-- بادہ مے خوارہ آزما: شراب خوار کو آزمانے والی شراب--

ترجمہ : اس بزم میں تیرے جلووں کی کثرت و فراوانی ہے، لیکن تیرے مے خوار کو آزمانے والی شراب کا حریف کون ہے؟ یعنی کون ہے جو تیرے ان جلووں کی تاب لا سکتا ہے- اس کا جواب واضح ہے کہ کوئی نہیں ہے-

ز وارثان شہیداں ہراس؟ یعنی چہ؟　　قوی است دست قضا کشتہ ادائے تو کیست

لغت : ہراس: خوف، ڈر-- کشتہ ادائے تو: تیری اداؤں کا مارا ہوا-- یعنی چہ: کیا مطلب، کیوں، کیسا--

ترجمہ : شہیدوں یعنی شہیدان عشق کے وارثوں سے خوف و ہراس؟ کیا مطلب؟ (یعنی شہید کے وارث جو قصاص لیتے ہیں، اس کا ڈر خوف) یہ تو قضا کے ہاتھ قوی ہیں، بھلا تیری اداؤں کا شہید کون ہے- یعنی اگر تیری اداؤں پر کوئی مرمٹا ہے تو اس میں تیرا کیا قصور ہے جو تجھے قصاص کا ڈر ہے، یہ تو سارا کام قضا کا ہے، بقول شاعر-

کسی بت کی ادا نے مار ڈالا　　بہانے سے خدا نے مار ڈالا

بہ انتظار تو درپاس وقت خویشتم　　فریب خوردہ نیرنگ وعدہ ہائے تو کیست

لغت : پاس: لحاظ، خیال-- نیرنگ وعدہ ہا: وعدوں کی عجیب و غریب کیفیت-- فریب خوردہ: جو دھوکے میں آیا ہو--

ترجمہ : مجھے تو تیرے انتظار میں اپنے وقت کا پاس ہے- تیرے عجیب و غریب وعدوں کا فریب خوردہ کون ہے؟ یعنی ہم اگر تیرا انتظار کرتے ہیں تو یہ کیفیت ہمارے لیئے مسرت و شادمانی کا باعث بنتی ہے، ہم تیرے وعدوں کے فریب میں نہیں آتے- "فریب خوردہ کون ہے"- یعنی کوئی اور ہو گا، ہم نہیں ہیں-

زلال لطف تو سیرابی ہوسناکاں　　یکے ببیں کہ جگر تشنہ جفائے تو کیست

لغت : زلال: میٹھا اور شفاف پانی-- ہوسناک: حریص، لالچی-- یکے ببیں: ذرا دیکھو--

ترجمہ : تیری مہربانیوں کے زلال سے اہل ہوس کی تو سیرابی ہوتی ہے (یعنی ان کی خوشی کا سامان ہوتا ہے) لیکن اس بات کا بھی ذرا جائزہ لے کہ تیری جفاؤں کا جگر تشنہ یا پیاسا کون ہے- اہل ہوس تو تیری نوازشات سے خوش ہوں یا خوش ہوں گے لیکن ہمیں تیری جفاؤں ہی میں لطف و مزہ ملتا ہے-

ترا ز اہل ہوس ہر یکے بجائے من است　　تو خدائے تو شاہم، مرا بجائے تو کیست

لغت : تو خدائے تو: تجھے خدا کی قسم -- شاہم: میرے بادشاہ، میرے بادشاہ حسن --

ترجمہ : تیرے لیئے اہل ہوس میں سے ہر کوئی میرے جیسا ہے- یعنی تو مجھے بھی اپنے اہل ہوس میں شمار کرتا ہے (گویا میں بھی اہل ہوس ہوں)- میرے بادشاہ تجھے خدا کی قسم ذرا یہ تو بتا کہ میرے لیئے تیرے سوا اور کون ہے؟ یعنی میری تمام تر توجہ تو صرف اور صرف تیری ہی طرف ہے- صرف تو ہی میرا محبوب ہے-

فرشتہ معنی "من ربک" نمی فہمم بہ من بگوی کہ غالب بگو خدائے تو کیست

لغت : "من ربک": تیرا رب کون ہے --

ترجمہ : اے فرشتے! میں "من ربک" کے معنی نہیں سمجھتا تو مجھ سے یہ پوچھ کہ "اے غالب! تیرا خدا کون ہے"؟ قبر میں منکر نکیر مردے سے سوال کریں گے- ایک سوال یہ ہے کہ "من ربک"- غالب نے لطیفہ یہ پیدا کیا ہے کہ میں عربی نہیں جانتا تو فارسی میں پوچھ- سوال سمجھ بھی لیا ہے اور نہ سمجھنے کی بھی بات کردی ہے-

---

غزل #38

بہ وادیٔ کہ در آں خضر را عصا خفت است بہ سینہ می سپرم رہ اگرچہ پا خفت است

لغت : عصا خفت است: عصا سو گیا ہے یعنی رہنمائی والی لاٹھی بیکار ہو گئی ہے -- می سپرم رہ: راستہ طے کرتا ہوں -- پا خفت است: پاؤں سو گئے ہیں، چلنے سے رہ گئے ہیں --

ترجمہ : جس وادی میں خضر کا عصا سو گیا ہے وہاں میں سینے کے بل چل کر راستہ طے کرتا ہوں اگرچہ میرے پاؤں سو گئے ہیں- خضر بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھاتے ہیں، گویا وہ رہنما ہیں- یہاں وادی سے مراد وادی عشق ہے جس میں ایک عاشق ہی سفر کر سکتا ہے (یعنی سفر عشق) اور خضر یہ سفر کرنے سے عاجز ہیں-

بدیں نیاز کہ باتست، نازمی رسدم گدا بہ سایہ دیوار پادشا خفت است

لغت : باتست: تجھ سے ہے -- نازمی رسدم: مجھے فخر و ناز ہے -- پادشا: پادشاہ (شعری ضرورت کے تحت ہ حذف کر دیا) --

ترجمہ : یہ جو مجھے تجھ سے نیاز مندی ہے (یعنی میں جو عاجزی کا اظہار کرتا ہوں تو) مجھے اس پر فخر ہے- بس یوں سمجھ لو ایک گدا، بادشاہ کی دیوار کے سائے میں سویا ہوا ہے- خود کو گدا کہا ہے اور محبوب کو بادشاہ کی دیوار کا سایہ، جو گدا کے لیئے باعث فخر ہے-

بہ صبح حشر چنین خستہ، روسیہ خیزد کہ در شکایت درد و غم دوا خفت است

لغت : چنیں: ایسا -- خستہ: زخمی بیمار -- روسیہ: ذلت کا مارا ہوا -- خفت است: مراد قبر میں سو گیا ہے --

ترجمہ : ایسا شخص جو عمر بھر اپنی خستہ حالی کے سبب دکھ درد کا شکوہ کرنے اور دوا کے غم میں کھویا رہا اور اسی حالت میں قبر میں جا سویا (مر گیا) وہ روز محشر روسیاہ ہو کر اٹھے گا- سچا عاشق ہر طرح کے شکوہ و شکایت سے دور رہتا ہے بلکہ اسے اسی میں سکون ملتا ہے- اس کے برعکس ہر وقت درد و غم کا شکوہ کرنے والا خدا کو بھی پسند نہیں اس لیئے وہ گویا اپنی عاقبت خراب کرتا ہے-

خروش حلقہ رنداں ز نازنیں پسرے ست کہ سر بہ زانوے زاہد بہ بوریا خفت است

لغت : خروش: شور و غوغا -- نازنیں پسرے: ایک خوبصورت لونڈا --

ترجمہ : یہ جو رندوں کے حلقے میں شور مچا ہوا ہے تو یہ اس باعث ہے کہ ایک خوبصورت لونڈا، زاہد کے زانو پر سر رکھے بوریے پر سویا ہوا ہے۔ نام نہاد زہاد، رندوں کو اپنی نکتہ چینیوں کا نشانہ بناتے رہتے ہیں، لیکن ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ لونڈوں سے عشق کرتے ہیں۔ یعنی "دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت"۔

ہوا مخالف وشب تار وبحر طوفاں خیز گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفتست

لغت : شب تار: رات اندھیری ہے-- گسستہ لنگر کشتی: کشتی کا لنگر ٹوٹ گیا ہے-- ناخدا: ملاح--

ترجمہ : ہوا مخالف چل رہی ہے، رات اندھیری ہے اور سمندر میں موجوں کا طوفان اٹھ رہا ہے، ادھر کشتی کا لنگر ٹوٹ گیا ہے اور ناخدا سویا ہوا ہے۔ غالب کے پیش نظر یقیناً حافظ کا یہ شعر رہا ہوگا۔

شب تاریک وبیم موج گردابے چنیں حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

(تاریک رات ہے، لہروں کا خوف ہے اور ایسا زبردست بھنور رکاوٹ بنا ہوا ہے، بھلا ساحلوں پر بیٹھے بے فکروں کو ہماری حالت کا کیا اندازہ) مسافر جس خوفناک صورت حال سے دوچار ہیں، اس کی عکاسی کی گئی ہے۔ اور اگر اسے سیاسی رنگ دیا جائے (جو اس وقت تھا) تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ملت وقوم تو غلامی اور ذلتوں، دکھوں کی شکار ہے جبکہ رہنما یا لیڈران کرام بالکل بے فکر ہیں۔

غمت بہ شہر شبیخوں زناں بہ بنگہ خلق عسس بہ خانہ و شہ در حرم سرا خفتست

لغت : شبیخوں: رات کو حملہ کرنا-- بنگہ: بنگاہ، گھر، ٹھکانا-- عسس: کوتوال، تھانیدار--

ترجمہ : تیرا غم (یعنی غم محبت) راتوں کو لوگوں کے گھروں پر حملے کر رہا ہے یا ڈاکے ڈال رہا ہے لیکن جو تھانیدار ہے وہ تو اپنے گھر میں اور بادشاہ اپنے حرم سرا میں مزے کی نیند سو رہے ہیں۔ بادشاہ اور کوتوال کا کام ہے کہ وہ ڈاکوؤں وغیرہ کو قابو میں رکھے اور انہیں کھلی چھٹی نہ دے لیکن محبوب ایک ایسا ڈاکو ہے جس کا غم محبت عشاق کی نیند دھڑلے سے چرا رہا ہے اور وہ بیچارے اس غم کے ہاتھوں راتیں جاگ کر گزار رہے ہیں اور جو فریاد سننے والے ہیں وہ اس سے بے خبر سوئے پڑے ہیں۔

دلم بہ سبحہ و سجادہ و ردا لرزد کہ دزد مرحلہ بیدار و پارسا خفتست

لغت : سبحہ: تسبیح-- سجادہ: مصلی-- ردا: چادر-- دزد: چور-- دزد مرحلہ: رہزن--

ترجمہ : تسبیح، مصلی اور چادر کی حالت دیکھ کر میرا دل کانپ رہا ہے، اس لیئے کہ رہزن تو بیدار ہے اور عبادت گزار آدمی سویا ہوا ہے۔ یعنی عبادت گذار یا پارسا کا کام ہے کہ وہ راتوں کو عبادت میں محو ہو جبکہ یہاں معاملہ برعکس ہے، یعنی وہ بے خبر پڑا سو رہا ہے، چور کے رات کو جاگنے کے حوالے سے نام نہاد پارساؤں پر چوٹ کی ہے۔

درازی شب وبیداری من ایں ہمہ نیست زبخت من خبر آرید تا کجا خفتست

لغت : درازی: طویل ہونا، لمبی ہونا-- ایں ہمہ نیست: یہی سب کچھ نہیں ہے-- خبر آرید: خبر لاؤ، معلوم کرو--

ترجمہ : راتوں کا طویل ہونا اور میرا ساری ساری رات جاگتے رہنا تو کوئی خاص بات نہیں ہے، ذرا یہ معلوم کرو کہ میرا نصیبہ کہاں سویا ہوا ہے۔ عاشق کا رات کو جاگنا ہجر کے غم کے سبب ہے اور چونکہ وصل کی کوئی توقع نظر نہیں آئی، اس لیئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا نصیبہ بھی گہری نیند سویا ہوا ہے۔

ببیں ز دور ومجو قرب شہ کہ منظررا دریچہ باز و بہ دروازہ اژدہا خفتست

لغت : مجو: مت تلاش کر-- منظر: گھر کی اوپر کی منزل میں دیوار کے باہر کا چھجا جس میں تین کھڑکیاں ہوتی ہیں--

ترجمہ : تو بادشاہ کو بس دور ہی سے دیکھ لے اور اس کی قربت کا خیال چھوڑ دے، کیونکہ منظر کا دریچہ تو کھلا ہے لیکن دروازے پر اژدہا سویا ہوا ہے- بادشاہ سے مراد بادشاہ حسن ہے اور اژدہا سے مراد پاسبان ہے- یعنی منظر خاص نظارہ پیش کر رہا ہے، بس اسے ہی دیکھ لینا چاہئے اور بادشاہ کے قرب کا سوچنا بھی نہیں چاہئے- کہ اس راہ میں سخت رکاوٹیں ہیں- ممکن ہے غالب نے اس وقت کے بادشاہ، بہادر شاہ ظفر کے محل کے منظر کو سامنے رکھ کر یہ شعر کہا ہو-

بہ راہ خفتن من ہر کہ بنگرد داند کہ میر قافلہ درکارواں سرا خفتست

لغت : خفتن: سونا-- بنگرد: دیکھے-- میر قافلہ: قافلے کا سردار--

ترجمہ : جو کوئی بھی مجھے راستے میں سویا ہوا دیکھے گا وہ یہ جان لے گا کہ اس قافلے کا سردار، کارواں سرا میں سویا ہوا ہے- جب قافلے کا سردار نیند میں غرق ہو تو اہل قافلہ کی جو حالت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے- غالب کے ان دو تین شعروں کو، اس وقت کی صورت حال کے پیش نظر، خواہ مخواہ سیاسی رنگ دینے کو جی چاہتا ہے مراد یہ ہے کہ رہنما حضرات غفلت کا شکار ہیں اور قوم ذلت و بیچارگی کی زندگی بسر کر رہی ہے-

دگر ز ایمنی راہ و قرب کعبہ چہ حظ مرا کہ ناقہ ز رفتار ماند و پا خفتست

لغت : ایمنی: امن میں ہونا، محفوظ ہونا-- حظ: لطف، مزہ-- ناقہ: اونٹنی-- ز رفتار ماند: چلنے سے رہ گئی ہے--

ترجمہ : اب جب کہ میری اونٹنی چلنے سے رہ گئی ہے اور خود میرے اپنے پاؤں سو گئے ہیں، اگر راستہ محفوظ ہے اور کعبہ بھی قریب ہے تو مجھے اس سے کیا خوشی ہو سکتی ہے، یا میں اس سے کیا لطف اٹھا سکتا ہوں- یعنی اصل بات مسافر کی ہمت پر منحصر ہے، منزل کی قربت یا راہ کی ایمنی میں نہیں- بلند ہمت مسافر ہی منزل کو پا لیتا ہے-

بہ خواب چوں خودم آسودہ دل مداں غالب کہ خستہ غرقہ بہ خوں خفتہ است تا خفتست

لغت : چوں خودم: تو مجھے اپنی طرح-- آسودہ دل: پر سکون دل، مطمئن دل--

ترجمہ : اے غالب! تو مجھے سویا ہوا دیکھ کر اپنی طرح آسودہ دل نہ جان، اس لیئے کہ خستہ دل آدمی تو سویا ہوا بھی یوں لگتا ہے جیسے وہ خون میں ڈوبا ہوا سو رہا ہو- گویا زخمی دلوں کی نیند بھی ان کی بیداری کی طرح باعث اذیت ہوتی ہے-

---

غزل #39

کشتہ را رشک کشتہ دگراست من و زخمے کہ بر دل از جگراست

لغت : کشتہ: مارا ہوا--

ترجمہ : مارے ہوئے (یعنی محبت کے مارے ہوئے) کو دوسرے کشتہ کا رشک ہے- میں ہوں اور وہ زخم جو جگر کے ہاتھوں میرے دل پر لگا ہے- یعنی دل اور جگر اگرچہ دونوں محبت کے کشتہ ہیں لیکن جگر نے دل پر رشک کا زخم بھی لگا دیا ہے-

رمد اجزائے روزگار زہم روز و شب درقفائے یک دگراست

لغت : رمد: بھاگتے ہیں-- زہم: از ہم، ایک دوسرے سے-- درقفا: پیچھے، عقب میں--

ترجمہ : زمانے کے اجزا ایک دوسرے سے بھاگ رہے ہیں، یعنی ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح دن اور رات ایک دوسرے کے عقب میں ہیں-

مستی انداز لغزشے دارد حیف پاے کہ آفتش ز سر است

لغت : لغزشے: ایک پھسلن، ڈگمگاہٹ-- حیف: افسوس-- آفتش: اس کی مصیبت--

ترجمہ : مستی میں لغزش کا سا انداز ہے- افسوس ہے اس پاؤں پر جس کی مصیبت کا باعث سر ہے، یعنی مستی تو سر میں ہوتی ہے لیکن مست انسان کے پاؤں ڈگمگانے لگتے ہیں- گویا "کرے کوئی، بھرے کوئی" یا "کر جائے داڑھی والا، پکڑا جائے مونچھ والا"

نالہ را مال دار کرد اثر دل سختش دکان شیشہ گر است

ترجمہ : ہمارا نالہ و فریاد اپنے اثر کے باعث مالدار ہو گیا ہے- یعنی محبوب کا سخت دل، شیشہ گر کی دکان بن گیا ہے- دوسرے لفظوں میں اس کا دل شیشے کی طرح نرم ہو گیا ہے- (پتھر کی نسبت شیشہ نرم ہوتا ہے کہ ذرا پتھر اس پر پڑا اور وہ چکنا چور ہو گیا- پھر پتھر کے مقابلے میں شیشہ ایک قیمتی دھات ہے)- اس طرح اس کی قیمت بڑھ گئی ہے اور اس بنا پر ہماری فریاد مالدار ہو گئی ہے-

دوستاں دشمن اند ورنہ مدام تیغ او تیز وخون ما ہدر است

لغت : مدام: ہمیشہ، نت-- ہدر است: ضایع ہے رایگاں ہے، جس کا کوئی قصاص نہیں--

ترجمہ : ہمارے دوست ہی ہمارے دشمن ہیں، ورنہ ہمیشہ سے اس (محبوب) کی تلوار تیز ہے اور ہمارا خون رایگاں ہے جس کا قصاص نہیں ہے- یعنی ہمارے دوست ہی نہیں چاہتے کہ ہم اس کے ہاتھوں قتل ہوں جو ہمارے لیئے خوش بختی کا باعث ہے-

پردہ عیب جو دریدہ او نوک کلکم ز دشنہ تیز تر است

لغت : عیب جو: نقص تلاش کرنے والا، عیب نکالنے والا-- دریدہ او: اس کا پھاڑا ہوا-- کلکم: میرا قلم-- دشنہ: خنجر--

ترجمہ : میرے قلم کی نوک، خنجر سے بھی کہیں زیادہ تیز ہے- (مجھ میں) عیب تلاش کرنے والے کا پردہ اسی کا (نوک قلم کا) پھاڑا ہوا ہے- حریف یا حریفوں کی اس عیب جوئی کا راز میرے قلم نے فاش کیا ہے-

عقل و دیں بردہ ای دل وجاں نیز آنچہ از ما نہ بردہ ای خبر است

لغت : بردہ ای: تو لے گیا ہے-- آنچہ: جو کچھ-- خبر: مراد راز--

ترجمہ : تو نے نہ صرف ہماری عقل اور ہمارا دین اڑا لیا ہے، چھین لیا ہے بلکہ ہمارا دل وجان بھی چھین لیا ہے- البتہ ہماری ایک چیز جو تو ہم سے نہیں چھین سکا وہ خبر ہے- خبر سے مراد راز ہے- یعنی یہ سب کچھ چھیننے کا راز صرف ہم تک محدود ہے، دوسرا کوئی بھی، بلکہ تو خود بھی، اس راز سے واقف نہیں ہے-

شہ حریر وگدا پلاس برید آنچہ من قطع کردہ ام نظر است

لغت : حریر: ریشم-- پلاس: ٹاٹ، بوریے کا بنا ہوا لباس-- قطع کردہ ام: میں نے کاٹا ہے، تعلق توڑا ہے--

ترجمہ : بادشاہ نے تو ریشم کو پھاڑ ڈالا اور گدا نے پلاس کو اور میں نے جو قطع کیا ہے وہ نظر ہے- قطع کرنا، کسی چیز سے تعلق یا وابستگی نہ رکھنا- یعنی ہر کوئی، خواہ وہ بڑا انسان ہے خواہ معمولی انسان، کسی نہ کسی چیز سے قطع تعلق کر لیتا ہے، میرے پاس صرف ایک نظر تھی، سو میں نے اس سے قطع تعلق کر لیا- دوسرے لفظوں میں ہر چیز سے تعلق ختم کر لیا-

منت از دل نمی تواں برداشت شکر ایزد کہ نالہ بے اثر است

ترجمہ : دل کا احسان نہیں اٹھایا جا سکتا، خدا کا شکر ہے کہ میرا نالہ و فریاد بے اثر ہے- یعنی اگر اس میں اثر ہوتا تو ظاہر ہے- یہ ہم پر دل کا احسان ہوتا- ویسے تو، بقول اقبال- دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے، لیکن خدا نے میری فریاد کی بے اثری کے سبب مجھے دل کے

احسان سے بچالیا- بے اثری اس وجہ سے کہ عاشق نے دل کی گہرائی سے فریاد نہیں کی اور محبوب کے ظلم وجور میں بھی اسے لطف میسر رہا-

قفس و دام را گناہے نیست ریختن در نہاد بال و پراست

ترجمہ : یہ جو بال وپر گر جاتے یا جھڑ جاتے ہیں تو یہ ان کی فطرت میں ہے' ان کے جھڑنے میں پنجرے یا جال کا کوئی قصور نہیں- مطلب یہ کہ جال یا قفس میں قید پرندہ باہر نکلنے کے لیئے جب پر پھڑپھڑاتا ہے تو قدرتی طور پر کچھ بال وپر جھڑیں گے اور اگر وہ اس قید میں نہیں ہے تب بھی اس کے پر جھڑیں گے' یہ امر پنجرے یا جال سے مخصوص نہیں ہے-

ریزد آں برگ وایں گل افشاند ہم خزاں ہم بہار در گذراست

لغت : ریزد آں: وہ یعنی خزاں گراتی ہے-- گل افشاند: پھول بکھیرتی ہے-- ایں: یہ' مراد موسم بہار-- در گذراست: گذر جانے والی' والا ہے--

ترجمہ : اس یعنی خزاں میں تو درختوں پودوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں جبکہ اس میں یعنی بہار میں پھول بکھرتے ہیں' خوب کھلتے ہیں' تاہم دونوں کو بقا نہیں ہے-

غم بھی گذشتنی ہے خوشی بھی گذشتنی

کم خود گیر و بیش شو غالب قطرہ از ترک خویشتن گہراست

لغت : کم خود گیر: خود کو حقیر مان یعنی خود کو یا اپنی خودی کو ترک کردے-- بیش شو: زیادہ ہو جا' اپنی عزت و مرتبت میں اضافہ کرلے--

ترجمہ : اے غالب! تو خود کو کمتر سمجھ اور اس طرح بیشتر ہو جا- (دیکھ لے کہ) قطرہ اپنی ذات کو ترک یا ختم کرکے موتی بن جاتا ہے- یعنی انسان اپنی خودی کو ترک کرکے عظمت حاصل کرتا ہے' جس طرح معمولی قطرہ سیپی میں داخل ہو کر اپنا وجود کھو دیتا لیکن موتی بن جاتا ہے- صوفیا نے خودی کو ترک کرنے کا درس دیا ہے' کیونکہ یہ غرور و تکبر کی علامت ہے' جبکہ علامہ اقبال نے خودی کے اور معنی لیئے اور اسے بلند کرنے کا درس دیا ہے-

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟

غزل #40

ہندرا رند سخن پیشہ گمنامے ہست اندریں دیر کہن میکدہ آشامے ہست

لغت : سخن پیشہ: شاعری جس کا پیشہ یا شوق ہو-- دیر کہن: آتش پرستوں کی پرانی عبادت گاہ-- میکدہ آشامے: ایک میکدہ پی جانے والا' بہت شراب پینے والا--

ترجمہ : ہند میں ایک سخن پیشہ رند ہے جو گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہے- اس دیر کہن میں ایک پورا شراب خانہ پی جانے والا بیٹھا ہے- آتش پرست شراب کو حلال سمجھتے تھے' اسی بنا پر میکدہ کے لیئے دیر کہن کہا- یعنی شاعری میں غالب گمنام رہا' اس کے ہم عصروں نے اس کی عظمت کو تسلیم نہ کیا' الٹا یہ کہا-

مگر ان کا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے

پھر اسے شراب بھی اتنی میسر نہ آئی جو اس کی خواہش کے مطابق ہوتی۔

خسروی بادہ دریں دور اگر می خواہی پیش ما آی کہ تہ جرعہ از جامے ہست

لغت : خسروی بادہ: خسرو پرویز کی شراب-- تہ جرعہ: جام کے نیچے بیٹھا ہوا قطرہ شراب--

ترجمہ : اگر تجھے اس دور میں خسروی بادہ کی خواہش ہے تو ہماری طرف آ کہ ہمارے پاس ایک جام کا تہ جرعہ ہے۔ خسرو پرویز کی مے نوشی اور عیاشی مشہور ہے۔ غالب نے اپنے دور میں عیش و نشاط کی کمی کی بات کی ہے یعنی اب وہ دور خسروی لد گیا۔ اب اگر کوئی پینے پلانے کی طرف متوجہ ہے تو وہ ہم سا رند ہے جس کے پاس گو چند قطرے شراب سہی تاہم وہ بادہ خسروی کے جام سے بڑھ کر پُر ارزش ہے۔

نامہ از سوز درونم بہ رقم سوختہ شد قاصد ار دم زند از حوصلہ پیغامے ہست

لغت : سوز درونم: میرا اندرونی سوز-- بہ رقم: لکھتے ہوئے-- ار دم زند از حوصلہ: اگر حوصلے کا دعویٰ کرے--

ترجمہ : میں محبوب کی طرف خط لکھ رہا تھا لیکن ہوا یہ کہ میرے سوز دروں کے سبب اس کی تحریر ہی جل گئی یا وہ خط ہی جل گیا۔ اب اگر قاصد حوصلے کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر میری طرف سے محبوب کے لیئے ایک (زبانی) پیغام ہے۔ گویا عاشق کے جذبات و احساسات حیطہ تحریر میں نہیں آ سکتے۔ ہاں اگر قاصد اس کے خیالات یا اس کی باتیں سن سکتا ہے، اس میں سننے اور آگے جا کر سنانے کی ہمت و طاقت ہے تو پھر زبانی پیغام محبوب کو بھیجا جا سکتا ہے۔

چغد و آزادی جاوید ہما را نازم کش بہ ہر سو کششے از شکن دامے ہست

لغت : چغد: الو-- ہما: ایک فرضی پرندہ، اس کا سایہ جس کے سر پر پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے-- کش: کہ اسے--

ترجمہ : الو ہے اور اس کے لیئے آزادی جاوید ہے، یعنی وہ اس لائق نہیں کہ اسے پھانسنے کے لیئے کوئی جال بچھائے، ہاں مجھے ہما پر ناز ہے کہ اس کے پھانسنے کے لیئے ہر طرف جال بچھائے جا رہے ہیں اور اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہما کی تو کوئی اہمیت ہے اس لیئے ہر کوئی اس کی طرف متوجہ ہے، الو کو کون منہ لگائے یا اسے پکڑے کہ یہ بیکار کا سودا ہے۔ یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ جاہل اور الو قسم کے لوگ بے فکری کی زندگی بسر کرتے ہیں جبکہ اہل دانش و کمال ہی کو دنیوی جھنجھٹوں سے واسطہ رہتا ہے۔

گفتہ اند از تو کہ برسادہ دلاں بخشائی پختہ کاری است کہ مارا طمع خامے ہست

لغت : بخشائی: تو معاف کر دے-- پختہ کاری است: تجربہ کاری ہے-- طمع خامے: ایک کچی خواہش یعنی جو پوری نہ ہو--

ترجمہ : تیرے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ تو سادہ لوح لوگوں کو معاف کر دیتا ہے، یہ ہماری پختہ کاری ہے کہ ہم طمع خام لیئے ہوئے ہیں۔ طمع خام کے بارے میں یہ توقع رکھنا کہ وہ پوری ہو جائے گی، سادہ دلی کی دلیل ہے اور عاشق نے چونکہ محبوب کی مذکورہ معافی کا سن رکھا ہے، اس لیئے یہ اس کی پختہ کاری ہے کہ وہ طمع خام رکھتا ہے۔

گہ رخ آرائی و گہ زلف سیہ تاب دہی یاد ناری کہ مرا تیرہ سرانجامے ہست

لغت : آرائی: تو آراستہ کرتا ہے-- تاب دہی: تو بل دیتا ہے-- یاد ناری: یاد نیاری، تجھے یاد نہیں رہتا یا تو یاد نہیں رکھتا-- تیرہ سرانجام: سیاہ انجام، انجامی--

ترجمہ : تو کبھی اپنے چہرے کو آراستہ کرتا ہے اور کبھی اپنی سیاہ زلفوں کو بل دیتا ہے، تو یہ بات یاد نہیں رکھتا کہ میرا انجام سیاہ ہے۔ یعنی تیری اس آرایش و زیبایش سے میرا حال برا ہو جاتا ہے۔ عاشق اس کے اس انداز پر گویا مر مر جاتا ہے۔

بے تو گر زیستہ ام سختی ایں درد مسنج بگذر از مرگ کہ وابستہ بہ ہنگامے ہست

لغت : زیستہ ام: میں جیا ہوں، میں نے زندگی بسر کی ہے-- سنج: تو تول یعنی اندازہ کر--

ترجمہ : اگر میں تیرے بغیر زندہ رہا ہوں تو تو میرے اس دکھ کا اندازہ کرلے کہ میں کیونکر اس حالت میں زندہ رہا- باقی رہی موت کی بات تو اسے چھوڑ کیونکہ موت کا ایک وقت مقرر ہے- یعنی یہ خیال مت کر کہ میں اب تک مرا کیوں نہیں، البتہ یہ دیکھ کہ اس غم ہجر میں، جس میں بڑی اذیت ہے، میں کیونکر زندہ رہا-

کیست درکعبہ کہ رطلے زنبیذم بخشد ور گروگاں طلبد جامہ احرامے ہست

لغت : کیست: کون ہے-- رطلے: شراب کا ایک پیمانہ-- نبیذ: جو اور کھجور سے تیار کردہ شراب (بیئر) جو بعض فقہا کے نزدیک حلال ہے--

گروگاں: گرو رکھی ہوئی چیز-- ور: اور اگر-- جامہ احرام: وہ ان سیاہ کپڑا (چادر) جو حج ختم ہونے پر حاجی پہنتے ہیں--

ترجمہ : کوئی ایسا شخص ہے جو کعبہ میں مجھے نبیذ کا ایک جام عطا کردے- اگر وہ اس سلسلے میں مجھ سے کوئی چیز طلب کرے جو اس کے پاس گرو رکھی جائے تو میں اسے اپنا جامہ احرام پیش کردوں گا- یعنی میخوار کہیں بھی یا کسی بھی مقدس مقام پر ہو اس کے لیئے شراب ہی سب کچھ ہے-

مے صافی ز فرنگ آید و شاہد ز تتار مانہ دانیم کہ بغدادے وبسطامے ہست

لغت : مے صافی: صاف و روشن شراب-- فرنگ: یورپ-- بغدادے وبسطامے: بغداد اور بسطام نام کے دو شہر، مراد کوئی شہر--

ترجمہ : ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ مے صاف یورپ سے آتی ہے اور حسین تاتار سے، باقی رہے بغداد اور بسطام تو یہ دنیا میں کوئی شہر ہوں گے، ہمیں اس سے کیا- یعنی ہمارے لیئے تو اہمیت اور توجہ کی بس دو ہی چیزیں ہیں، شراب اور معشوق- (از راہ تفنن، شراب اور تمباکو کی لعنت انگریز ہی لائے تھے)

بر دل نازک دلدار گرانی مکناد خواہش ما کہ جگر گوشہ ابرامے ہست

لغت : گرانی مکناد: خدا نہ کرے گرانی ہو، گراں نہ گذرے-- ابرام: اصرار-- جگر گوشہ: بہت عزیز--

ترجمہ : خدا نہ کرے کہ ہماری خواہش جو ہماری اصرار کرنے والی فطرت کو بہت عزیز ہے، محبوب کے نازک دل پر گراں گذرے- عاشق کی خواہشوں سے محبوب کا تنگ آجانا ایک فطری امر ہے- عاشق دعا کرتا ہے کہ ہماری ان خواہشوں سے محبوب گرانی محسوس نہ کرے-

شعر غالب نبود وحی و نگویم ولے تو و یزداں، نتواں گفت کہ الہامے ہست

لغت : تو ویزداں: تجھے خدا کی قسم--

ترجمہ : غالب کی شاعری کسی وحی کا نتیجہ نہیں ہے اور ہم ایسا کہتے بھی نہیں- تاہم تجھے خدا کی قسم کیا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی شاعری الہام ہے؟ تعلی کا شعر ہے- اپنی شاعری کو بالواسطہ الہام کہا ہے-

غزل #41

لعل تو خستہ اثر التماس کیست ، بخت من از تو شکوہ گزار سپاس کیست؟

لغت : لعل تو: سرخ ہونٹ-- خستہ: زخمی-- شکوہ گزار: شکوہ کرنے والا-- سپاس: شکریہ--

ترجمہ : تیرے سرخ ہونٹ کس کی التماس کے اثر سے خستگی کا شکار ہیں اور میرا نصیبہ کس کے شکریے کے نتیجے میں شکوہ گزار ہے- رقیب کی مسلسل التماس پر معشوق اسے بوسے دیتا ہے جس کے سبب اس کے ہونٹ زخمی یعنی بہت سرخ ہو جاتے ہیں- رقیب اس کا شکریہ ادا کرتا ہے، دوسری طرف عاشق اس سے محروم رہتا اور رقیب کے شکریے کا شکوہ کرتا ہے-

گیرم ز داغ عشق تو طرفے نہ بست دل اینم نہ بس بود کہ جگر روشناس کیست

لغت : گیرم: میں نے مان لیا-- طرفے نہ بست دل: دل نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا-- اینم: میرے لئے یہی--

ترجمہ : میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ تیرے عشق کے داغ سے دل نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا لیکن کیا میرے لئے یہی کافی نہیں کہ میرا جگر کس کا روشناس ہے، ظاہر ہے محبوب کا روشناس ہے یعنی ہمیں وفا کا کوئی صلہ نہ ملا تاہم جگر پر اس کا داغ محبت ثبت ہو گیا ہے-

لرزم بہ کوے غیر ز بیتابی نسیم کاندر امیدواری بوے لباس کیست

لغت : لرزم: میں کانپتا ہوں-- کاندر: کہ اندر--

ترجمہ : میں رقیب کے کوچے میں باد نسیم کے بیقراری سے چلنے کے ہاتھوں کانپ رہا ہوں کہ وہ وہاں کس کے لباس کی خوشبو کی امیدوار ہے- یعنی محبوب اس وقت رقیب کے یہاں ہے اور نسیم جو بیقرار ہے تو وہ محبوب کے لباس کی خوشبو کی تلاش کے سبب ہے (ویسے صبح کی ہوا چلنے سے پھول کھلتے اور خوشبو پھیلتی ہے) شاعر نے کچھ اس حوالے سے لباس کی خوشبو کی بات کی ہے)

بااو بہ ساز وصلے و بامن بعزم قتل آہ از امید غیر کہ ہم چشم یاس کیست

لغت : بہ ساز: موافقت کرنے میں-- ہم چشم: مراد مقابل، حریف--

ترجمہ : محبوب اس (یعنی رقیب) کے ساتھ تو وصل کی موافقت کا سوچ رہا ہے اور ادھر میرے قتل کا ارادہ کئے بیٹھا ہے- افسوس کہ رقیب کی امید کس (یعنی عاشق) کی ناامیدی کی حریف ہے- محبوب کی توجہ تو رقیب کی طرف ہے جس کے سبب عاشق یاس کا شکار ہے-

از بے کسان شہرم و از ناکسان دہر گر کشتہ ای، سر تو سلامت، ہراس کیست

لغت : بے کسان: بے کس کی جمع، جن کا کوئی نہ ہو-- ناکسان: ناکس کی جمع، گھٹیا، حقیر لوگ-- ہراس: خوف--

ترجمہ : میں شہر کے بیکسوں اور زمانے کے حقیر لوگوں میں سے ہوں- تو اگر تو نے مجھے قتل کر ہی ڈالا ہے، تو کوئی بات نہیں، تو سلامت رہ، خوف کس بات کا- خوف تو قصاص کی وجہ سے ہوتا ہے تو جو ہے ہی بیکس اور حقیر اس کے قصاص کے لئے کون آگے بڑھے گا-

از پرنیاں بہ عربدہ راضی نمی شود خار رہ، تو چشم براہ پلاس کیست

لغت : پرنیاں: ریشم-- چشم براہ: منتظر-- پلاس: ٹاٹ، بوریا--

ترجمہ : تیرے راستے کا کانٹا ریشم کے ساتھ لڑنے یعنی الجھنے پر راضی نہیں ہو رہا، آخر وہ کس کے ٹاٹ یا بوریا کا انتظار کر رہا ہے- گویا محبوب کے راستے کا کانٹا بھی عاشق کے گھٹیا قسم کے کپڑوں کے درپے ہے-

لطفت بہ شکوہ ازہوس بے شمارِ من شوقم بہ نالہ ازستم بے قیاس کیست

لغت : لطفت: تیری مہربانی-- بے قیاس: بے اندازہ، بہت--

ترجمہ : تیری عنایت و مہربانی، میری بے شمار ہوسوں یا خواہشوں کے ہاتھوں شکوہ کناں ہے، ادھر میرا شوق کس کے بے اندازہ جور و ستم کے ہاتھوں نالہ کناں ہے- یعنی محبوب، عاشق کی خواہشات پر توجہ نہیں دے رہا اور اس کا شاکی ہے جبکہ عاشق، معشوق کی ستمگری پر رو رہا ہے-

گیرم کہ رسم عشق، من آوردہ ام بہ دہر ظلم آفریدہ دل ناحق شناس کیست

لغت : آفریدہ: پیدا کیا ہوا-- دل ناحق شناس: حقیقت کو صحیح طور پر نہ جاننے والا دل--

ترجمہ : میں نے مان لیا کہ دنیا میں عشق کی رسم کا آغاز میں نے کیا لیکن یہ تو بتا کہ ظلم کس کے ناحق شناس دل کا پیدا کیا ہوا ہے- ظاہر ہے تیرا یعنی محبوب کا پیدا کیا ہوا ہے-

صحن چمن نمونہ بزم فراغ تو باد سحر علاقہ ربط حواس کیست

لغت : بزم فراغ: آسودگی، سکون و اطمینان کی محفل-- ربط: تعلق-- ربط حواس: حواس کا باہمی ربط جو سکون قلب کی علامت ہے--

ترجمہ : صحن چمن تیری بزم فراغ کا نمونہ ہے، اور یہ جو صبح کی ہوا ہے یہ کس کے حواس کے ربط کا علاقہ ہے- یعنی باغ میں جو سکون و فراغت کا سماں ہے تو وہ بالکل محبوب کے قلب و ذہن کا سا ہے جو سکون اور فراغت کے حامل ہیں- ادھر صبح کی ہوا جو مزے مزے سے چل رہی ہے تو وہ رقیب کی خوش خرامی کا منظر پیش کر رہی ہے-

غالب بت مرا نگہ ناز، قحط نیست تا با منش مضایقہ چندیں بہ پاس کیست

لغت : قحط: کمی-- با منش: اسے میرے ساتھ-- مضایقہ: تنگی-- بہ پاس: لحاظ، کی خاطر--

ترجمہ : اے غالب! میرے محبوب میں نگاہ ناز کی کمی نہیں ہے، تاہم میرے ساتھ جو وہ اسے (نگاہ ناز کو) اتنی تنگی کے ساتھ استعمال کرتا ہے تو یہ کس کا دل رکھنے کی خاطر ہے- ظاہر ہے رقیب کی خاطر ہے-

---

غزل #42

آں کہ بے پردہ بہ صد داغ نمایانم سوخت دیدہ پوشید و گماں کرد کہ پنہانم سوخت

لغت : صد داغ نمایانم سوخت: مجھے سینکڑوں نمایاں داغوں سے جلا دیا-- پوشید: چھپالیں-- پنہانم سوخت: مجھے چھپ کر جلایا--

ترجمہ : وہ محبوب جس نے کھلے بندوں مجھے بیشمار نمایاں داغوں سے جلا ڈالا تھا، اس نے ان داغوں سے آنکھیں ڈھانپ لیں (چشم پوشی کی) اور یہ خیال کیا کہ اس نے مجھے چھپ کر یا چپکے چپکے جلایا ہے یعنی عاشق اور دوسروں کو اس کی خبر تک نہیں ہونے دی-

نہ بدرجستہ شرار و نہ بجاماندہ رماد سوختم لیک نہ دانم بچہ عنوانم سوخت

لغت : بدرجستہ: اچھلی یا ابھری اڑی-- رماد: راکھ-- بچہ عنوانم سوخت: مجھے کس طرح جلا ڈالا--

ترجمہ : نہ تو کوئی چنگاری ہی اڑی اور نہ کوئی راکھ ہی کہیں پڑی ہوئی نظر آئی، یعنی میں جل تو گیا لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا اس نے مجھے کس طرح جلایا- آتش عشق میں جلنے کے نشانات (چنگاری، راکھ وغیرہ) کہاں ہوتے ہیں؟ نہیں ہوتے-

سینہ از اشک جدا، دیدہ جدا می سوزد ایں رگ ابر شرر بار پریشانم سوخت

لغت : ابر شرربار: چنگاریاں برسانے والا بادل-- پریشانم سوخت: مجھے منتشر کر کے جلا ڈالا--

ترجمہ : آنسوؤں سے سینہ الگ جل رہا ہے اور آنکھیں الگ جل رہی ہیں- اس شرربار بادل کی رگ (آتشیں آنسوؤں کے تار) نے تو مجھے منتشر کر کے جلا ڈالا ہے- ("الگ الگ" کے حوالے سے پریشان کہا)- آنسو آنکھوں سے نکلتے ہیں، آتشیں آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں کا جلنا تو واضح ہے لیکن انہوں نے سینے یا دل کو بھی جلا دیا ہے- سینے یا دل ہی سے یہ آگ نکل کر آنسوؤں کی صورت میں باہر نکلی ہے-

حاجت افتاد بہ روزم زسیاہی بہ چراغ دل بہ بے رونقی مہر درخشانم سوخت

لغت : بہ روزم: میرے دن کو-- زسیاہی: تاریکی کے سبب-- مہر درخشاں: چمکتا ہوا سورج--

ترجمہ : مجھے دن کے وقت تاریکی کے سبب چراغ (جلانے) کی ضرورت پڑ گئی- میرا دل آفتاب درخشاں کی بے رونقی پہ جل اٹھا- عاشق، جو دل جلا ہوتا ہے، اس کے لئے آفتاب درخشاں میں کوئی کشش نہیں ہے یا یہ کہ وہ اس کے لئے بے رونق ہے، اسی لئے وہ دن کے وقت چراغ یعنی اپنا دل جلاتا ہے-

سودم از ارزشم افزوں بود آں خار و خسم کز پے پشہ تواں در چمنستانم سوخت

لغت : سودم: میرا نفع-- ارزشم: میری قیمت-- افزوں: بڑھ کر، زیادہ-- پشہ: مچھر--

ترجمہ : میں وہ خار و خس (گھاس پھونس، بیکار سی شے) ہوں جس کا نفع اس کی قیمت سے بڑھ کر ہے کیونکہ مجھے ایک مچھر کے لئے چمن میں جلایا جا سکتا ہے- خار و خس بیکار سی چیز ہے لیکن مچھروں سے محفوظ رہنے کے لئے اسے جلایا جا سکتا ہے- جو بلاشبہ بہت فائدے کی بات ہے

کافر عشقم و دوزخ نبود درخورِ من غیرت گرمی ہنگامہ صنعانم سوخت

لغت : درخور: لائق، مناسب-- صنعانم سوخت: صنعان نے مجھے جلا ڈالا-- غیرت: رشک--

ترجمہ : میں کافر عشق ہوں، دوزخ میرے لائق یا مناسب مقام نہیں ہے- مجھے تو شیخ صنعان کی گرمی ہنگامہ (مراد عاشقانہ سرگرمیوں) سے رشک نے جلا ڈالا ہے- یمن کا ایک شہر صنعا ہے- وہاں کے رہنے والے کو صنعانی یا صنعانی کہتے ہیں- وہاں کے ایک بزرگ شیخ اپنی تمام تر عبادتوں کے باوجود ایک آتش پرست حسینہ کو دل دے بیٹھے- روایت کے مطابق یہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی بددعا کا نتیجہ تھا- تاہم ان کی بخشش ہو گئی- غالب کو دوزخ کی پروا نہیں وہ تو شیخ کی عاشقانہ سرگرمیوں کے رشک میں جل رہا ہے-

پایم از گرمی رفتار نمی سوخت بہ راہ در قدم سوختن خار بیابانم سوخت

لغت : گرمی رفتار: تیزی سے چلنے کی حالت-- سوختن: جلنا--

ترجمہ : میرے پاؤں راستے میں میری گرمی رفتار سے تو نہیں جلے البتہ میرے پاؤں کے نیچے آنے والے جنگلی کانٹوں نے جلا دیا- عاشق عالم دیوانگی میں بیابان میں ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر رہا ہے، جس سے پاؤں خوب گرم ہو گئے ہیں- اس حالت میں جو کانٹا اس کے پاؤں کے نیچے آئے وہ اس کے جلنے یا اس کی اذیت کا باعث بنے-

تا نہ دانی بہ فسونِ تو در آتش رفتم خود بہ داغِ تو دل دیر پشیمانم سوخت

لغت : تا نہ دانی: کہیں تو یہ نہ سمجھ لینا-- فسون تو: تیرا سحر، جادو-- دل دیر پشیمان: میرے دیر سے پشیمان ہونے والے دل نے--

ترجمہ : تو کہیں (اے محبوب) یہ نہ سمجھ لینا کہ میں تیرے سحر کے اثر سے آگ میں کودا بلکہ تیرے داغ محبت کے ہاتھوں خود میرے دل نے--

پشیمان ہونے والے دل نے مجھے جلا دیا۔ بات تو ایک ہی ہے کہ محبوب کی آتش محبت، عاشق کے جلنے کا باعث بنی ہے۔ خواہ وہ باعث کسی بھی صورت میں ہو۔

کردم از سنگ جگر تا نہ شوم خستہ عشق ہم بداں سنگ بہم خوردن پیکانم سوخت

لغت : از سنگ جگر: پتھر کا جگر-- بہم خوردن: ٹکرا جانا-- پیکان: نیزے کی انی--

ترجمہ : میں نے اپنا جگر پتھر کا کر لیا تاکہ میں عشق کا زخم خوردہ نہ بنوں، لیکن پھر اسی پتھر سے پیکان کے ٹکرا جانے نے مجھے جلا دیا۔ پتھر سے برچھی یا نیزے کی انی ٹکرائے تو اس (پتھر) میں سے شعلہ نکلتا ہے۔ گویا عاشق کا جگر پتھر ہے اور محبوب کی نگاہیں پیکان ہیں۔

دیگر از خاتمہ کفرچہ گویم غالب . من کہ رخشندگی جوہر ایمانم سوخت

ترجمہ : اے غالب، میں، کہ جسے جوہر ایمان کی چمک نے جلا دیا ہے، بھلا اب کفر کے خاتمے کی کیا بات کروں۔ ایمان کی عظمت سے پوری طرح متاثر ہونے کے بعد کفر کا ذکر تک بھی کرنے کی ضرورت نہیں۔

غزل #43

در بذل لآلی و رَقم دست کریم است نے نے، نے کلکم رگِ مژگانِ یتیم است

لغت : بذل: بخشش، سخاوت-- لالی: جمع لُولُو، موتی-- نے نے: نہیں نہیں-- نے کلکم: میرے قلم کی نے--

ترجمہ : موتیوں کی سخاوت کرنے (یا لٹانے میں) میرا ورق ایک سخی کے ہاتھ جیسا ہے، نہیں نہیں میرے قلم کی نے، دراصل، یتیم کی پلکوں کی رگ ہے۔ پہلے اپنی شاعری کو چمکدار موتیوں سے تشبیہ دی ہے جنہیں وہ شعروں کی صورت میں لٹا رہا ہے پھر انہیں یتیم کی پلکوں سے تشبیہ دی ہے جو اکثر آنسو بہاتی رہتی ہیں۔ گویا یہ شعر نہیں گرم آنسو ہیں۔

رشح کف جم می چکد از مغز سفالم سیرابی نطقم اثر فیض حکیم است

لغت : رشح: ٹپکنا، قطرہ-- می چکد: ٹپکتے ہیں-- کف جم: جمشید (قدیم ایرانی بادشاہ) کا ہاتھ-- مغز سفالم: میرا مٹی کا جام-- فیض حکیم: یعنی خدا تعالیٰ کا فیض--

ترجمہ : میرے جام سفالیں سے جو قطرے ٹپکتے ہیں وہ، یوں سمجھو کہ، جمشید کے ہاتھوں سے ٹپک رہے ہیں۔ میری زبان کی سیرابی خدا تعالیٰ کے فیض کا اثر ہے۔ پہلے مصرعے میں اپنے شعروں کی تاثیر کی بات کی ہے اور دوسرے میں اسے فیض الٰہی کا نتیجہ کہا ہے۔

از آتش لہراسپ، نشاں می دہد امروز سوزے کہ بہ خاکم زتو در عظم رمیم است

لغت : لہراسپ: قدیم ایرانی آتش پرست بادشاہ-- عظم رمیم: گلی سڑی ہڈیاں--

ترجمہ : تیری محبت کے سبب قبر میں میری گلی سڑی ہڈیوں میں، جو آگ بھڑک رہی ہے وہ آج آتش کدہ لہراسپ کا پتا دے رہی ہے۔ آتشکدہ میں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے اور آتشکدہ لہراسپ تو بہت بڑا آتشکدہ تھا۔ گویا محبوب کی آتش محبت عاشق کے مردہ جسم میں بھی خوب جل رہی ہے۔

از حرف من اندیشہ گلستان خلیل است از روے تو آئینہ، کف دست کلیم است

لغت : اندیشہ: فکر، افکار، خیالات-- حرف: مراد اشعار-- گلستان خلیل: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باغ، نمرود نے انہیں آگ میں ڈالا

وہ حکم خداوندی سے گلستان بن گئی-- کف دست کلیم: حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا ید بیضا (روشن ہاتھ جو ان کا معجزہ تھا)--

ترجمہ : میرے اشعار سے میرے تخیلات وافکار میں گلستان خلیل کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے جبکہ تیرے چہرے کے عکس سے آئینہ حضرت کلیم اللہ کا ید بیضا معلوم ہو رہا ہے- اپنے اشعار میں افکار کی تازگی و شگفتگی کی بات کی ہے اور محبوب کے چہرے کی چمک کو ید بیضا کہا ہے- حضرت موسیٰ جب اپنا ہاتھ بغل میں دبا کر باہر نکالتے تو وہ بہت روشن ہوتا- دونوں مصرعوں میں قرآنی تلمیحات سے استفادہ کیا ہے-

چشم و نگہت گردش جامے ز نبیذ است کلک وورقم تاب سہیلے بر ادیم است

لغت : نگہت: تیری نگاہ-- نبیذ: جو کی شراب-- ادیم: چمڑا-- سہیلے: ایک ستارہ-- تاب: چمک، روشنی--

ترجمہ : تیری آنکھیں اور نگاہیں ایسی ہیں جیسے جام شراب گردش میں ہو اور میرا قلم اور ورق (شاعری) ایسے ہیں جیسے چمڑے پر ستارے کی چمک یا روشنی پڑ رہی ہے- ادیم وہ چمڑا جس سے خوشبو آئے اور یہ چمڑا طائف (عرب) میں بہت ہے- اس کی خاصی شہرت ہے- پہلے مصرعے میں محبوب کی مست نگاہوں کی اور دوسرے میں اپنی شاعری کی دلکشی کی بات کی ہے- مست نگاہی سے متعلق سودا کا شعر ہے-

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

درجستن مانند تو نظارہ زبون است در زادن ہمتائے من اندیشہ عقیم است

لغت : جستن: تلاش کرنا-- نظارہ: مراد نظریں-- زادن: جننا-- ہمتائے من: میرا ہم پلہ، میرا ہمسر-- عقیم: بانجھ عورت، جس کے ہاں بچہ پیدا نہ ہو-- زبوں: عاجز، بے بس--

ترجمہ : تیرے جیسا حسین محبوب تلاش کرنے میں نظریں عاجز ہو کر رہ گئی ہیں (یعنی حسن میں تیرا کوئی ثانی نہیں) جبکہ میرا ہمسر پیدا کرنے میں تصور کی حالت بانجھ عورت کی سی ہے، یعنی میرے جیسا عظیم شاعر اور کوئی نہیں ہے اور نہ میرے جیسا عاشق ہی کوئی ہے-

ذوق طلبت جنبش اجزائے بہار است شور نفسم رعشہ اعضائے نسیم است

لغت : ذوق: لطف، لذت-- جنبش: گردش، حرکت-- شور نفسم: میرے سانس کا شور-- رعشہ: کپکپی--

ترجمہ : تیری تلاش و جستجو میں ایسا لطف ہے جیسے بہار کے اجزا گردش میں ہوں (پھولوں کا کھلنا، خوشبو کا پھیلنا وغیرہ) جبکہ میرے سانس کا شور ایسا ہے جیسے باد نسیم کے اعضا پر کپکپی طاری ہو- (نسیم کے چلنے سے بھی خوشبو پھیلتی ہے)-

در نطق، مسیحا دمم، از خصم چہ باک است در ناز، ز خود می رمی از غیر چہ بیم است

لغت : نطق: زبان، گویائی-- مسیحا دم: میں حضرت عیسیٰ کا سانس، پھونک ہوں جس سے مردہ زندہ ہو جاتا تھا-- ز خود می رمی: تو خود سے بھاگتا ہے، تجھ پر بیخودی سی طاری رہتی ہے--

ترجمہ : گویائی میں میں مسیحا دم ہوں، پھر مجھے دشمن سے کیا ڈر، تو اپنے ناز و ادا میں خود سے بھی دور ہو جاتا ہے، اس لئے غیر یعنی رقیب کا تجھے کیا خوف- گویا محبوب اپنے ناز و ادا کے نشے میں سرشار رہتا ہے اور یوں وہ رقیب کی طرف توجہ کرنے میں بھی بے نیاز رہتا ہے-

بے پردہ ستم کن، رُخت از بادہ دو رنگ است بے صرفہ بنالم، دلم از غصہ دو نیم است

لغت : بے پردہ: یعنی کھل کر-- رخت: تیرا چہرہ-- بے صرفہ: بے فائدہ-- غصہ: گھٹن، غم--

ترجمہ : تو کھل کر جور و ستم کر- تیرا چہرہ شراب کے باعث دو رنگ ہو گیا ہے (غصے کے سبب چہرے کی اپنی سرخی، پھر شراب کا اثر) یعنی پتا نہیں چلتا کہ تو نشے میں ہم پر ستم کر رہا ہے (کیونکہ ہمیں اس سے لطف نہیں آ رہا) یا تو واقعی ستم ڈھانے کا خواہشمند ہے- اسی گومگو کی کیفیت کے باعث میں بے فائدہ نالہ وفغاں کر رہا ہوں اور اس غم کے ہاتھوں میرا دل دو ٹکڑے ہے- "دو رنگ" اور "دو نیم" لائق توجہ ہے- گویا

ساری غزل میں اسی طرح کا موازنہ پایا جاتا ہے۔

مختم نہ دہد کام دل غمزدہ غالب　　گوئی لب یار است کہ در بوسہ لئیم است

لغت : کام: آرزو، خواہش -- لئیم: کنجوس --

ترجمہ : اے غالب! میرا نصیبہ میرے غم زدہ دل کی آرزو پوری نہیں ہونے دیتا (گویا یہ میری بدقسمتی ہے)۔ یوں سمجھو کہ وہ (نصیبہ) لب یار کی طرح ہے جو بوسہ دینے میں کنجوس ہے۔ دلی آرزوئیں پوری نہ ہونے پر اپنی قسمت کو لب یار سے تشبیہ دی ہے۔

غزل #44

در بند تو چشم ازدو جہاں دوختہ اے ہست　　ہشدار کہ شہباز تو آموختہ اے ہست

لغت : چشم دوختہ اے: آنکھیں بند کئے ہوئے، بے نیاز، بے پروا -- ہشدار: ہوشیار، خبردار -- آموختہ: سدھایا ہوا --

ترجمہ : تیری (محبت کی) قید میں ایک ایسا انسان ہے جس نے دونوں جہانوں سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں یعنی ان سے بے نیاز ہو چکا ہے، اسے ان جہانوں کی کوئی پروا نہیں۔ تاہم دیکھیو، ہوشیار رہ کہ تیرا شہباز سدھایا ہوا ہے۔ مطلب یہ کہ عاشق ایک سدھایا ہوا شہباز ہے جو شکار کرتا ہے۔ ایسا شہباز اپنے ماحول وغیرہ سے تو بے نیاز رہتا ہے لیکن شکار کی طرف اس کی پوری توجہ ہوتی ہے۔ بعینہ عاشق دنیا سے تو بے نیاز رہ سکتا ہے لیکن محبوب سے نہیں۔

افغان مرا بے ہشی ساختہ اے نیست　　در زمزمہ بوے جگر سوختہ اے ہست

لغت : افغاں: فغاں، فریاد -- بے ہشی ساختہ: بناوٹی یا دکھاوے کی بیہوشی -- زمزمہ: نغمہ --

ترجمہ : میری فریاد دکھاوے کی بیہوشی نہیں ہے، یعنی وہ دبی دبی سی تو ہے لیکن اس میں بناوٹ یا دکھاوا نہیں ہے اس نغمے (یعنی فریاد) میں جلے ہوئے جگر کی بو ہے۔ مطلب یہ کہ میری فریاد دل سے نکلتی اور میری آتش محبت کا پتا دیتی ہے۔

در دیدہ ز رخ پردہ برانداختہ اے نیست　　در سینہ دو صد عربدہ اندوختہ اے ہست

لغت : پردہ برانداختہ اے: کوئی ایسا انسان جس نے پردہ اٹھا رکھا ہو -- عربدہ اندوختہ اے: کوئی ایسا جس نے جھگڑے چھپا رکھے ہوں --

ترجمہ : ہماری نگاہوں کے سامنے کوئی ایسا محبوب نہیں جس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا رکھا ہو، وہ ایسا محبوب ہے جس نے (ہمارے خلاف) اپنے سینے یا دل میں سینکڑوں لڑائی جھگڑے سمیٹ رکھے یا چھپا رکھے ہوں۔ یعنی محبوب اپنے عاشق کو دیدار تو کرانا پسند نہیں کرتا لیکن اس کے خلاف دل میں غیظ و غضب کا طوفان لئے ہوتا ہے۔

زاں سوے بہ میدانِ وفا تاختہ اے نیست　　زیں سو ہوس جاں سپری توختہ اے ہست

لغت : زاں سوے: اس طرف سے -- تاختہ اے: حملہ کرنے والا، کوئی لوٹ مار کرنے والا، بھاگ دوڑ کرنے والا -- جاں سپری: جاں سپاری، جان دینا -- توختہ اے: جمع کرنے اور ادا کرنے والا --

ترجمہ : اس طرف سے میدان وفا میں کوئی لوٹ مار کرنے والا یا بھاگ دوڑ کرنے والا نہیں ہے جبکہ اس طرف کوئی جاں سپاری کی ہوس جمع کیئے بیٹھا ہے۔ یعنی محبوب تو وفا کی طرف مائل ہی نہیں جبکہ عاشق اس پر اپنی جان تک قربان کرنے کی ہوس رکھتا ہے۔

در راہ ثوابش قدافراختہ اے نیست　　در بزم عتابش رخ افروختہ اے ہست

لغت : راہ ثوابش: نیک عمل کے صلے کا راستہ-- قدا فراختہ اے: کوئی اپنا قد بلند کئے ہوئے--

ترجمہ : اس کی راہ ثواب میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنا قد بلند کر سکتا ہو (یعنی محبوب کا لطف و عنایت کسی کو بھی نہیں نوازتا کہ وہ سر اٹھا کر یا فخر و خوشی سے چل سکے)' جبکہ اس کی بزم عتاب میں ایک بھڑکا ہوا چہرہ موجود ہے- یعنی وہ لطف و عنایت سے تو نہیں البتہ غیظ و غضب سے پیش آتا ہے-

در تاب مرو، غالب اگر بیہدہ گردد در کوے تو گوئی سگ پا سوختہ اے ہست

لغت : در تاب مرو: گرمی میں مت جا یعنی طیش میں نہ آ-- بیہدہ: بیہودہ-- سگ پا سوختہ اے: ایک پاؤں جلا کتا--

ترجمہ : اگر غالب کسی بیہودگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو طیش میں نہ آ' یوں سمجھ لے کہ تیرے کوچے میں ایک پاؤں جلا کتا بیٹھا ہے- یعنی وہ بلاوجہ بھونک رہا ہے- عاشق نے خود کو سگ پا سوختہ سے تشبیہ دی ہے-

---

غزل #45

بامن کہ عاشقم، سخن از ننگ و نام چیست در امر خاص حجت دستور عام چیست

ترجمہ : میں کہ ایک عاشق ہوں میرے ساتھ ننگ و نام کی بات کرنا کیا مطلب؟ ایک خاص معاملے میں عام دستور کی دلیل لانا' کیا مطلب؟ عاشق ننگ و نام کے معاملے سے بالکل بے نیاز ہے' اسے ننگ و نام کی کوئی پروا نہیں- لہٰذا عشق کو عام دستور کے مطابق جانچنا بے معنی بات ہے-

مستم زخونِ دل کہ دو چشمم از آن پُر است گوئی مخور شراب و نہ بینی بجام چیست

ترجمہ : میں اپنے خون دل سے مست ہوں اور میری دونوں آنکھیں اس سے بھری پڑی ہیں- تو مجھے یہ تو کہتا ہے کہ شراب مت پی لیکن تو یہ نہیں دیکھتا کہ جام میں ہے کیا؟ عاشق اپنا خون دل پی کر مست ہوا بیٹھا ہے' اس خون کی سرخی اس کی آنکھوں سے نمایاں ہے- دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ شراب پیے بیٹھا ہے حالانکہ اس کے جام میں خون دل بھرا ہوا ہے-

با دوست ہرکہ بادہ بہ خلوت خورد مدام داند کہ حور و کوثر و دارالسلام چیست

لغت : مدام: ہمیشہ' شراب-- دارالسلام: سلامتی کا گھر' مراد بہشت--

ترجمہ : جو کوئی ہمیشہ اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں بیٹھ کر شراب پیتا ہے' اسے معلوم ہے کہ حور کیا ہے' کوثر کیا ہے اور بہشت کیا ہے؟ یعنی اس کے لئے محبوب گویا حور ہے' شراب کوثر اور خلوت' بہشت ہے-

دل خستہ غمیم و بود مے دوائے ما با خستگاں حدیث حلال و حرام چیست

لغت : دل خستہ غمیم: ہم غم کے ہاتھوں دل خستہ ہیں (زخمی دل)-- حدیث: بات--

ترجمہ : ہم غم یا غم محبت کی وجہ سے دل خستہ ہیں اور ہمارا علاج شراب میں ہے (شراب ہماری دوا ہے)' زخمی دلوں کے ساتھ حلال اور حرام کی بات کیا ہے یعنی ان کے لئے حرام و حلال بے معنی باتیں ہیں- پھر جو چیز دوا کے طور پر استعمال کی جائے وہ حرام بھی ہو تو حلال قرار پاتی ہے- شاعر نے اپنے لئے حرام شے کو حلال سمجھنے کے لیئے دوا کا جواز ڈھونڈا ہے-

در روزِ تیرہ از شب تارم نہ ماند بیم چون صُبح نیست' خود چہ شناسم کہ شام چیست؟

لغت : روز تیرہ: تاریک دن-- شب تارم: میری سیاہ رات-- بیم: خوف، ڈر-- چہ شناسم: کیا پہچانوں، جانوں--
ترجمہ : میرا دن تاریک ہونے کے سبب مجھے اپنی سیاہ رات سے کوئی خوف نہ رہا، جب اپنی صبح ہی نہیں ہے تو میں کیا جانوں کہ شام کیا ہوتی ہے- دن خوشیوں اور مسرتوں کی اور رات غموں دکھوں کی علامت ہے، گویا عاشق مسلسل دکھوں کا شکار ہے-

باخیل مور می رسی از رہ خوش است فال قاصد بگوکز آن لب نوشیں پیام چیست

لغت : خیل مور: چیونٹیوں کا ہجوم-- می رسی: تو پہنچ رہا ہے-- لب نوشیں: شیریں یا میٹھے ہونٹ--
ترجمہ : اے قاصد تیرے ساتھ چیونٹیوں کا ایک ہجوم آرہا ہے، اور ہمارے لئے یہ گویا اچھی فال ہے- اب تو یہ بتا کہ ان شیریں لبوں کی طرف سے ہمارے لئے کیا پیغام آیا ہے- لب شیریں کے حوالے سے چیونٹیوں کی بات کی ہے-

گفتی "قفس خوش است تواں بال و پر کشود" بارے علاج خستگی بند دام چیست؟

لغت : خوش است: اچھا یعنی اچھی جگہ ہے-- خستگی: تھکاوٹ، ٹوٹ جانا یا کمزور پڑ جانا-- بارے: ہاں، چلو--
ترجمہ : تو نے یہ تو کہا ہے کہ "قفس ایک اچھی جگہ ہے، اس لئے کہ اس میں بال و پر کھولے جا سکتے ہیں"- چلو، یونہی سہی لیکن یہ بھی تو بتا دے کہ جال کے بند ٹوٹنے یا کمزور پڑنے کا کیا علاج ہے؟ گویا ہمارے بال و پر کھولنے یا پھڑپھڑانے سے جال کے بند ٹوٹ سکتے ہیں اور ہم آزاد ہو سکتے ہیں لیکن پھر وہ تیرے قفس کی لذت قید سے محرومی ہمارا مقصد بنے گی-

از کاسہ کرام نصیب است خاک را تا از فلک نصیبہ کاسِ کرام چیست

لغت : کاسہ کرام: سخی لوگوں کا پیالہ- عرب کی ایک مشہور شخصیت اعشیٰ الکبیر کی قبر پر اس کے ساتھی آکر شراب پیا کرتے اور جو تلچھٹ بچتی اسے سخاوت کے طور پر قبر پر گرا دیتے- اس پر مشہور عرب شاعر متنبی نے ایک شعر کہا تھا جس کے دوسرے مصرعے کا ترجمہ ہے- سخیوں کے شراب کے پیالے سے زمین کو بھی حصہ ملتا ہے (وللارض من کاس الکرام نصیب)"--
ترجمہ : خاک کو کاسہ کرام سے کچھ حصہ ملتا ہے- دیکھنا یہ ہے کہ فلک سے کاس کرام کے مقدر میں کیا ہے؟ (کاس: پیالہ) (صوفی مرحوم کی کتاب میں یہ شعر غائب ہے)

نیکی زتست ازتو نخواہیم مزدکار ورخود بدیم کار تو ایم، انتقام چیست؟

لغت : زتست: تجھ سے ہے، تیری طرف سے ہے-- مزدکار: کام کی اجرت، صلہ-- بدیم: ہم برے ہیں--
ترجمہ : نیکی تو (اے خدا) تیری ہی طرف سے ہے، یعنی اگر ہم کوئی نیکی کرتے ہیں تو یہ تیرا ہم پر فضل ہے، لہٰذا ہم نیکی کر کے اس کا کوئی صلہ تجھ سے نہیں مانگتے، اور اگر ہم برے ہیں، تو یہ بھی تیری ہی طرف سے یا تیرا ہی کام ہے، پھر اس کی سزا کیسی؟ بقول عمر خیام-

مارا تو بہشت اگر بہ طاعت بخشی آں بیع بود لطف وعطائے تو کجاست

(اگر تو ہمیں طاعت کے بدلے میں بہشت عطا کرے تو پھر تو یہ بیع والی بات ہوئی، تیرا لطف و کرم کہاں ہے-

خیام ہی کے بقول -

ناکردہ گناہ در جہاں کیست بگو وانکس کہ گنہ نکرد چوں زیست بگو
من بد کنم و تو بد مکافات دہی پس فرق میان من وتو چیست بگو؟

دنیا میں ناکردہ گناہ کون ہے، ذرا بتا، اور جس نے گناہ نہیں کیا وہ کیونکر جیا- گر میں بدی کرتا ہوں اور تو اس کا برابر بدلہ دیتا ہے تو پھر تجھ میں اور مجھ میں کیا فرق ہے- ذرا بتا-

غالب اگر نہ خرقہ و مصحف بہم فروخت پُرسد چرا کہ نرخِ مے لعل فام چیست؟

لغت : مصحف: قرآن-- خرقہ: گدڑی-- بہم فروخت: اکٹھے بیچ دیے-- مے لعل فام: خالص یا سرخ رنگ کی شراب--

ترجمہ : اگر غالب نے خرقہ اور مصحف دونوں ہی بیچ نہیں ڈالے تو پھر وہ یہ کیوں پوچھ رہا ہے کہ خالص شراب کس بھاؤ بک رہی ہے؟ دوسرے لفظوں میں اس کی توجہ مذہب کی ظاہری باتوں کی طرف نہیں ہے یا یہ کہ وہ یہ اشیا بیچ کر شراب خریدنے کا خواہشمند ہے۔

غزل #46

گل رابہ جرم عربدہ رنگ وبو گرفت راہ سخن بہ عاشق آزرم جو گرفت

لغت : عربدہ رنگ وبو: رنگ وبو کا جھگڑا، فریب-- آزرم جو: انصاف طلب، صلح پسند--

ترجمہ : پھول کو رنگ اور خوشبو کا فریب دینے میں پکڑا اور یوں صلح پسند عاشق کی بات کا سلسلہ نکالا- پہلے مصرع میں عربدہ (جھگڑا، فریب) کی بات ہے تو دوسرے میں آزرم جو کی- فاعل کون ہے؟ واضح نہیں ہے-

لطف خدای، ذوق نشاطش نمی دہد کافر دلے کہ باستم دوست خوگرفت

لغت : ذوق نشاطش: اسے عیش و مسرت کا لطف-- کافر دلے: مراد سخت دل، یا منکر دل-- خوگرفت: عادی ہو گیا--

ترجمہ : اس کافر دل کو، جو محبوب کے ظلم و ستم کا عادی ہو چکا ہو، خدا تعالیٰ کی عنایت و مہربانی، کوئی ذوق نشاط عطا نہیں کرتی-

چوں اصل کار درنظر ہم نشین نہ بود بیچارہ خردہ بر روش جستجو گرفت

لغت : اصل کار: کام یا معاملے کی بنیاد-- خردہ: نکتہ چینی، اعتراض-- جستجو: تلاش--

ترجمہ : چونکہ (میرے) ہم نشیں کے پیش نظر معاملے کی بنیادی غرض وغایت نہ تھی (یا وہ اس سے بے خبر تھا) اس لئے اس بیچارے نے میری جستجو کے انداز پر نکتہ چینی شروع کر دی، جب کوئی کسی دوسرے یا اپنے کسی ساتھی ہی کے اصل مقاصد یا غرض وغایت سے بے خبر ہو تو وہ خواہ مخواہ نکتہ چینیاں شروع کر دیتا ہے-

در خلوتے کشود خیالم رہ دعا کز تنگی بساط، نفس درگلو گرفت

لغت : کشود: کھولا-- نفس در گلو گرفت: سانس گلے میں اٹک گیا-- بساط: فرش، جگہ--

ترجمہ : میرے خیال یا تصور نے ایک ایسی خلوت میں دعا کی راہ کھولی جہاں بساط کی تنگی کے سبب میرا سانس گلے ہی میں اٹک کر رہ گیا- یعنی ایسی صورت حال میں دعا مانگنا چاہی کہ وہ ہونٹوں تک آتے آتے رہ گئی-

شرمندہ نوازش گردوں نماندہ ام گر چاک دوخت، جامہ بہ مزد رفو گرفت

لغت : نوازش: مہربانی، احسان-- گردوں: آسمان-- چاک دوخت: پھٹا ہوا (کپڑا) سیا--

ترجمہ : میں آسمان کے احسان کا شرمندہ نہیں رہا، کیونکہ اس نے اگر میرا کوئی چاک لباس سیا بھی تو اس کی اس سلائی کی اجرت (صلے کے طور پر وہ لباس ہی لے لیا- (کچھ سخت سی بات کہی ہے) مطلب یہ کہ قضا و قدر کی طرف سے اگر کسی کو کچھ عطا ہوتا ہے تو اس سے زیادہ واپس لے لیا جاتا ہے-

با خویشتن چہ مایہ نظر باز بودہ است کزمن دل مرا بہ ہزار آرزو گرفت

ترجمہ : وہ (یعنی میرا محبوب) اپنے ساتھ یعنی اپنے حسن کے نظارے کے سلسلے میں کس قدر نظرباز رہا ہے کہ اس نے ہزار آرزوؤں کے ساتھ میرا دل لے لیا (چھین لیا)۔ ہزاروں آرزوؤں سے مراد محبوب کے ناز و ادا ہیں۔ گویا محبوب اپنے حسن کی دلکشی کے باعث اس بات کا خواہاں ہے کہ اس کا عاشق اس کی ہر ہر ادا پر جان نثاری کرے۔

گفتم خود از مشاہدہ بخشایش آورد خوش باد حال دوست کہ حالم نکو گرفت

لغت : مشاہدہ: دیکھنا-- بخشایش: مراد رحم، ترس-- خوش باد: اللہ کرے اچھا رہے-- نکو گرفت: اچھا جانا--

ترجمہ : میرا خیال تھا کہ جب دوست میرا حال (حالت زار) دیکھے گا تو اسے میرے اس حال پر ترس آئے گا (اور یوں وہ میری طرف توجہ کرے گا لیکن نہیں) بہرحال اللہ تعالیٰ اسے خوش حال رکھے کہ اس نے میری حالت کو دیکھ کر یہ خیال کیا کہ میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔ غالب ہی کے بقول!

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

ازیک سبوست بادہ و قسمت جدا جداست جمشید جام برد و قلندر کدو گرفت

لغت : سبو: صراحی، مینا-- جمشید: مشہور قدیم ایرانی بادشاہ-- کدو: بڑا سا پیالہ جس میں فقیر بھیک مانگتے ہیں--

ترجمہ : شراب تو ایک ہی صراحی یا مینا سے ہے لیکن ہر ایک کو اس کی قسمت کے مطابق تھوڑی یا بہت ملتی ہے۔ مثلاً جمشید جیسے بادشاہ کے مقدر میں تو ایک جام تھا جبکہ قلندر نے اس صراحی سے اپنا کدو بھر لیا۔ یعنی قدرت ہر کسی کو اس کے مقدر کے مطابق اپنی نعمتیں عطا کرتی ہے اور اس سلسلے میں کسی کی بڑائی یا کمتری کو نہیں دیکھتی۔

فرماں روا نہ گشت مسلماں بہ ہیچ قصر گر رفت، مغ زمیکدہ ترسا فرو گرفت

لغت : مغ: آتش پرستوں کا مذہبی رہنما، ساقی-- ترسا: آتش پرست-- فرو گرفت: قبضہ کرنا--

ترجمہ : مسلمان کو کبھی کسی محل میں فرماں روائی (حکم چلانا) کا موقع میسر نہ آیا، چنانچہ میکدہ سے اگر مغ یا پیر مغاں چلا گیا تو اس کی جگہ ترسا زادہ قابض ہو گیا۔ یہاں محل سے مراد میکدہ ہے۔ مغاں اور ترسا زادہ کا تو مقام و محل ہی میکدہ ہے جبکہ مسلمان (جس سے مراد نام نہاد ملا ہیں) کی وہاں تک پہنچ ممکن نہیں۔ دوسرے لفظوں میں ملا کی ذہنیت گھٹیا ہے جبکہ مغان و ترسا اعلیٰ ظرف ہیں اسی لئے میکدے میں ان کا ٹھکانا ہے۔

ایماں اگر بہ خوف و رجا کردم استوار اخلاص در نمود وفایم، دو رو گرفت

لغت : رجا: امید-- استوار: مضبوط، محکم-- نمود وفایم: میری وفا کا اظہار-- دو رو: دورخی، منافقت--

ترجمہ : اگر میں نے اپنے ایمان یا ایمان کی بنیاد کو خوف اور امید پر استوار کیا ہوتا تو اس صورت میں میری وفا کے اظہار کا اخلاص، منافقت یا دورخی کا شکار ہو گیا ہوتا۔ جنت کی امید اور دوزخ کا ڈر وہ دو باتیں ہیں جن کی بنا پر عام لوگ اظہار ایمان کرتے ہیں، جبکہ غالب ان سے بے نیاز محض خلوص سے یہ اظہار کرتا ہے۔

ہر فتنہ در نشاط وسماع آورد مرا گوئی فلک بہ عربدہ ہنجار او گرفت

لغت : سماع: سننا، صوفیا کا قوالی وغیرہ سننا اور پھر وجد میں آنا-- ہنجار او: اس کا یعنی محبوب کا طور طریقہ--

ترجمہ : آسمان کی طرف سے نازل ہونے والا ہر فتنہ میرے لئے خوشی و مسرت اور وجد کا باعث بنتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے جھگڑا فساد یا دشمنی

کا طور طریقہ اس (آسمان) نے اسی محبوب سے سیکھا ہے۔ گویا بالواسطہ محبوب کے فتنہ پرور مزاج کی بات کی ہے۔

رضواں چو شہد و شیر بہ غالب حوالہ کرد بیچارہ باز داد و مے مشکبو گرفت

لغت : رضواں: جنت کا داروغہ-- بازداد: واپس کردیا، لوٹادیا--

ترجمہ : جب رضوان نے غالب کو شہد اور دودھ دیا تو اس بیچارے (غالب) نے دونوں چیزیں رضوان کو واپس کردیں اور ان کی جگہ مے مشکبو لے لی۔ "بیچارہ" کہہ کر عاجزانہ انداز اختیار کیا ہے اور جنت کی دو اہم چیزوں کی بجائے اپنے مطلب کی چیز لے لی۔ کیا کہنے ہیں اس بیچارگی کے۔

غزل #47

غبار طرف مزارم بہ پیچ و تابے ہست ہنوز در رگ اندیشہ اضطرابے ہست

لغت : در رگ اندیشہ: خیال یا خیالات کی رگ میں، خیالات میں-- اضطرابے: ایک یا خاص بیقراری--

ترجمہ : میرے مزار سے اٹھنے والا گرد و غبار پیچ و تاب میں ہے، کیونکہ ابھی تک میرے خیالات میں بے چینی اور بیقراری ہے۔ یعنی عاشق، اپنے محبوب کے عشق میں بحالت دیوانگی جنگلوں صحراؤں کی خاک چھانتا رہا تا آنکہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا لیکن عاشق کے دل کا کیا علاج کہ وہ اس عالم میں بھی جنوں افزا خیالات میں ڈوبا رہا چنانچہ اس کی قبر سے اٹھنے والا گرد و غبار اس کی دلیل ہے جو پیچ و تاب میں رہتا ہے۔

بہ بانگ صور سر از خاک برنمی دارم ہنوز در نظرم چشم نیم خوابے ہست

لغت : بانگ صور: قیامت کے روز صور کی آواز سے مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے-- چشم نیم خواب: وہ آنکھ جو نیند میں ادھ کھلی رہے، یہ مستی کا انداز ہے--

ترجمہ : میں بانگ صور پر بھی اپنی قبر سے سر نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ ابھی تک میری نظروں میں محبوب کی چشم نیم خواب ہے۔ یعنی محبوب کی نیم باز آنکھوں میں جو مستی ہے اس میں میں اس قدر ڈوبا ہوا ہوں کہ صور کی آواز بھی مجھے قبر سے اٹھا نہ سکے گی۔ میر تقی میر کے بقول!

میر ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

زسردی نفس نامہ برتواں دانست کہ نارسیدہ پیامِ مرا جوابے ہست

لغت : سردی نفس: مراد ٹھنڈی آہیں--

ترجمہ : نامہ بر کی ٹھنڈی آہوں سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ محبوب تک میرے نہ پہنچے ہوئے خط کا جواب ہے۔ عاشق نے محبوب کے نام اپنا خط قاصد کے ہاتھ بھجوایا ہے۔ محبوب نے خط کو ہاتھ لگائے بغیر قاصد کے ساتھ سخت رویہ اپنایا ہے جس کے سبب وہ عالم بیچارگی میں واپس آیا اور ٹھنڈی آہیں بھر رہا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ محبوب کی طرف سے "صاف جواب" ہے۔

بہ ہرزہ جاں بہ غلط دادم و نہ دانستم کہ یار دیر پسندے و زودیابے ہست

لغت : بہ ہرزہ: بیکار، یونہی-- دیر پسندے: ایسا شخص جو کسی شے یا انسان کو دیر سے پسند کرے-- زودیابے: ایسا انسان جو کسی شے کو جلدی سے حاصل کرے۔ یہاں مراد عاشق کی جان اسے جلد مل گئی--

ترجمہ : میں نے بیکار اور بے فائدہ اپنی جان دے دی یعنی محبوب پر نثار کردی۔ (افسوس کہ) مجھے اس بات کی خبر نہ تھی کہ میرا محبوب دیر

پسند اور زود یاب ہے- دوسرے لفظوں میں کچھ عرصے کے بعد اسے میری اس قربانی کا احساس ہو گا اور ظاہر ہے وہ بے فائدہ ہو گا-

نظر فروز اداہا بہ دشمن ارزانی بہ من سپار اگر داغ سینہ تابے ہست

لغت : نظر فروز: نظروں کو چمکانے یا روشن کرنے والی-- ارزانی: دے دے، عطا کر دے-- سینہ تاب: سینے کو جلانے اور سینے کو روشن کرنے والا (دونوں معنی بنتے ہیں)--

ترجمہ : تو اپنی نظر افروز ادائیں تو دشمن یعنی رقیب کو عطا کر دے اور اگر کوئی سینہ تاب داغ تیرے پاس ہے تو مجھے عطا کر دے، سپرد کر دے- یعنی عاشق کو، دوست کی طرف سے بیشک سینے کو جلانے والا داغ ہی ملے، اس کے لئے وہ بھی غنیمت ہے کہ یہ بھی دوست کی توجہ کی علامت ہے- بقول شاعر!

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

زشوری نمک پرسش نہانی تست اگر مرا جگر تشنۂ عتابے ہست

لغت : شوری نمک: نمک ریزی-- پرسش نہانی: پوشیدہ پوچھ گچھ، حال پرسی-- تشنۂ عتابے: -- کسی عتاب کا پیاسا

ترجمہ : اگر میرا جگر تیرے کسی عتاب کا پیاسا ہے تو یہ بھی تیری نوازش و مہربانی ہے، اس لئے کہ اس کا باعث تیرے اس عتاب میں، تیری پوشیدہ طور پر حال پرسی کی نمک ریزی شامل ہے- اس کا مطلب بھی وہی "وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں"---- والا ہے-

خود اولیں قدح مے بنوش و ساقی شو کہ آخراز طرف تست گر حجابے ہست

ترجمہ : سب سے پہلے تو خود شراب کا جام پی لے اور پھر ساقی بن جا، یعنی ہمیں شراب پلا، کیونکہ اس ضمن میں، اگر ہم دونوں میں کوئی پردہ ہے تو وہ تیری ہی طرف سے ہے، اور یہ پردہ یا حجاب یونہی مل بیٹھ کر پینے پلانے سے دور ہو گا- غالب ہی کے بقول!

ہم سے کھل جاؤ بہ وقت مے پرستی ایک دن

مگر دہم جگر تشنہ را دلے بہ دروغ نشاں دہید بہ راہش اگر سرابے ہست

لغت : دلے بہ دروغ دہم: جھوٹی تسلی دوں-- سرابے: کوئی سراب (چمکتی ریت جو دور سے چمکتی نظر آتی ہے اور پیاسا اسے پانی سمجھ کر اس کی طرف لپکتا ہے)--

ترجمہ : اگر محبوب کی راہ میں کوئی سراب ہے تو مجھے اس کا پتا بتا دو تاکہ میں اپنے پیاسے جگر کو وہ (سراب) دکھا کر شاید جھوٹی تسلی دے سکوں، اس کی تسکین کا سامان کر سکوں-

زسرد مہری ایام نیستیم نژند کہ در خرابۂ ما روے آفتابے ہست

لغت : سرد مہری: بے توجہی-- نژند: رنجیدہ، خفا-- خرابہ: ویران ٹھکانا، گھر--

ترجمہ : ہم زمانے کی سرد مہری سے رنجیدہ خاطر نہیں ہیں، اس لئے کہ اور کچھ نہ سہی ہمارے ویران و برباد گھر میں دھوپ تو آ جاتی ہے- یعنی یہ بھی قدرت کی، ایک طرح سے، ہماری طرف توجہ ہے- جسے ہم غنیمت سمجھتے ہیں- مشہور ضرب المثل کے مطابق "گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت است" (اگر گندم میسر نہیں ہے تو بھس بھی غنیمت ہے)-

بہار ہند بود برشگال، ہاں غالب دریں خزاں کدہ ہم موسم شرابے ہست

لغت : برشگال: برسات-- خزاں کدہ: خزاں کا گھر، جہاں موسم خزاں ہی چھایا رہے--

ترجمہ : ہاں! اے غالب ہند کی برسات ہی یہاں کا موسم بہار ہے اور اس خزاں کدہ میں بھی شراب کا ایک موسم ہے- موسم بہار میں میخوار

خوب پیتے ہیں- جو نتیجہ ہے موسم کی دلکشی کا- جبکہ ہند میں برسات کا موسم بہت دلکشی کا حامل ہوتا ہے اور میخواروں کے لئے اس میں پینے پلانے کی بہت ترغیب ہے اس لئے اسے بہار کہا-

---

غزل #48

تابہ سویم نظر لطف جمس تامسن است سبزہ ام گلبن و خارم گل و خاکم چمن است

لغت : جمس تامسن: جیمز تھامسن گورنر تھا- اسکی مدح میں غالب نے دو ایک قطعے بھی کہے ہیں- ملاحظہ ہو کلیاتِ غالب صفحہ 20-

ترجمہ : اس غزل میں غالب نے گورنر کی مدح کے ساتھ اپنے رنج و غم بھی بیان کئے ہیں- صوفی مرحوم نے اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا- جب سے جیمز تھامسن کی مجھ پر نظر عنایت ولطف ہے، میرے سبزہ کو کیاری کی حیثیت حاصل ہے، میرا کانٹا گویا پھول اور میری خاک، چمن ہے- یعنی اس کی نظر عنایت سے میری زندگی میں بہار ہی بہار ہے-

اے کے تا نامِ تو آرایش عنواں بخشید صفحہ نامہ بہ شادابی برگ سمن است

لغت : اے: (یعنی ممدوح)-- آرایش عنواں: عنوان کی زیبایش-- شادابی: تازگی--

ترجمہ : اے ممدوح! جب سے تیرا نام میرے خط کے عنوان کی زیبایش بنا ہے میرے خط کے ورق یا صفحے میں چنبیلی کے پھول کی سی تازگی آ گئی ہے-

کلکم از تازگی مدح تو درباره خویش شارح "انبتہُ اللہ نباتا حسن" است

لغت : کلکم: میرا قلم-- شارح: تشریح کرنے والا-- انبتہُ اللہ نباتا حسن: اللہ تعالیٰ نے اسے میٹھا پھل دیا--

ترجمہ : میرا قلم تیری مدح کی تازگی کے سبب اپنے بارے میں "انبتہ"---- کی شرح کرنے والا بن گیا ہے- یعنی تیری مدح میں اتنی تازگی ہے- کہ میرا قلم گویا جھوم جھوم کر "انبتہ"---- دہرا رہا ہے-

گہر افشانی مدح تو بہ جنبش آورد خامہ ام را کہ کلید در گنج سخن است

لغت : گہرافشانی: موتی بکھیرنا-- بہ جنبش آورد: متحرک کردیا، جنبش میں لے آئی ہے--

ترجمہ : تیری مدح کی گوہرافشانی سے میرے قلم میں جنبش آگئی ہے، میرا قلم جو شعروسخن کے خزانے کی کنجی ہے- اپنی شاعری کی عظمت کی بات کی ہے- گویا میرے اس قلم نے تیری مدح میں موتی بکھیرے ہیں، (گوہرافشانی کی ہے)

ہر دم از رائے منیر تو کند کسب ضیا مہر تاباں کہ فروزندہ این انجمن است

لغت : رائے منیر: روشن رائے-- کسب ضیا: روشنی کا حصول-- فروزندہ: روشن کرنے والا--

ترجمہ : یہ چمکتا سورج جو اس انجمن یعنی کائنات کو روشن کرنے والا ہے، ہر لحظہ تیری روشن رائے سے روشنی حاصل کرتا ہے-

بہ خیال تو بہ مہتاب تسکیم کہ مگر عکس روے تو دریں آئینہ پرتو فگن است

لغت : تسکیم: میں تسکین پاتا ہوں-- پرتو فگن: عکس یا سایہ ڈالنے والا--

ترجمہ : میں تیرے خیال یا تصور میں چاندنی یا چاند کو دیکھ کر تسکین پاتا ہوں، اس لئے کہ شاید اس آئینے (چاند) میں تیرے چہرے کے عکس کا سایہ پڑ رہا ہو-

راست گفتارم ویزداں نہ پسندد جز راست　　حرف ناراست سرودن روش اہرمن است

لغت : راست گفتارم: میں سچ بات کہنے والا ہوں-- حرف ناراست: جھوٹی یا غلط بات-- سرودن: گانا، مراد کہنا، کرنا-- یزداں: آتش پرستوں کے نزدیک، نیکیوں کا خدا یعنی اللہ تعالیٰ-- اہرمن: برائیوں کا خدا، یعنی شیطان--

ترجمہ : میں ایک راست گفتار انسان ہوں اور خدا تعالیٰ بھی سچائی کے سوا کسی چیز کو پسند نہیں فرماتا، غلط قسم کی یا جھوٹی بات کہنا یا کرنا شیطان کا کام ہے-

آں چناں گشتہ یکے دل بہ زبانم کہ مرا　　می تواں گفت کہ لختے زدل اندر دہن است

لغت : گشتہ یکے: ایک ہو گئے ہیں-- لختے: ایک ٹکڑا-- آں چناں: اس طرح، اس حد تک--

ترجمہ : میرا دل اور میری زبان اس حد تک ایک ہو گئے ہیں کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ میرے منہ میں میرے دل کا ایک ٹکڑا بھی ہے یعنی میری زبان میرے دل کا ایک ٹکڑا ہے- دوسرے لفظوں میں میں وہی کچھ کہتا ہوں جو میرے دل میں ہوتا ہے یعنی راست گوئی-

راستی ایں کہ دم مہر و وفاے تو بہ دل　　باہم آمیختہ مانند رواں با بدن است

لغت : راستی: سچ، حقیقت-- باہم آمیختہ: آپس میں مل گئے یا گھل مل گئے ہیں--

ترجمہ : حقیقت یہ ہے کہ تیری محبت و وفا کا دم (سانس) میرے دل میں کچھ اس طرح گھل مل گیا ہے جیسے روح، بدن میں سمائی ہوتی ہے- یعنی میرے دل میں تیرے لئے بے حد محبت و وفا ہے-

دوری از دیدہ اگر روی دہد، دور نہ ای　　زانکہ پیوستہ ترا در دل زارم وطن است

لغت : روی دہد: واقع ہو-- پیوستہ: ہمیشہ، ہر وقت-- دل زارم: میرا بیمار دل، غمزدہ دل--

ترجمہ : ہم دونوں کی ایک دوسرے سے، اگر نظر کی دوری ہے یعنی ہم باہم نظروں سے دور ہیں تو بھی تو دور نہیں ہے کیونکہ میرے دل زار میں تیرا ہر وقت ٹھکانا رہتا ہے، یعنی میرے دل میں تو ہر وقت سمایا رہتا ہے-

داورا ! گرچہ ہمایم بہ ہمایوں سخنی　　لیک در دہر مرا طالع زاغ وزغن است

لغت : داورا: اے آقا، حاکم-- ہمایم: میں ہما ہوں (ہما وہ فرضی پرندہ جس کا سایہ جس انسان پر پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے، مبارک پرندہ)-- ہمایوں سخنی: مبارک کلامی-- زاغ: کوا-- زغن: چیل--

ترجمہ : اگرچہ میں اپنی مبارک کلامی کی بنا پر ہما ہوں لیکن اس دنیا میں میرا نصیبہ کوے اور چیل کے نصیبے کا سا ہے- مبارک کلامی سے مراد عظیم شاعری ہی ہو سکتی ہے-

جزبہ اندوہ دل و رنج تنم نفزاید　　نالہ ہر چند ز اندوہ دل و رنج تن است

لغت : اندوہ: غم-- نفزاید: نہیں بڑھاتا-- رنج تن: جسم کا دکھ--

ترجمہ : میری نالہ وزاری اگرچہ اندوہ دل اور رنج تن ہی کے ہاتھوں ہے، لیکن میری اس (نالہ وزاری اور فریاد) سے میرے غم دل اور رنج تن میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ الٹا اس میں اضافہ ہوتا ہے-

سینہ می سوزد از آں اشک کہ در دامن نیست　　بہ جگرمی خلد آں خار کہ در پیرہن است

لغت : می خلد: کھٹکتا ہے، چبھتا ہے--

ترجمہ : میرا سینہ اس اشک یا ان اشکوں سے جل رہا ہے جو میرے دامن میں نہیں ہیں، یعنی اندر ہی اندر بہہ رہے اور دل جلا رہے ہیں،

دامن پر نہیں ٹپک رہے اور میرے جگر میں وہ کانٹا کھٹک رہا (چبھ رہا) ہے جو میرے لباس میں ہے۔ اپنی حالت زار اور غم واندوہ کے بارے میں بتایا ہے۔

بیکسی ہائے من از صورت حالم دریاب مردہ ام برسر راہ و کف خاکم کفن است

لغت : دریاب: پالے، دیکھ لے، اندازہ کرلے-- کف خاکم: خاک کی مٹھی میرا (کفن ہے)--

ترجمہ : تو میری بیکسیوں (یعنی بیکسی) کا اندازہ میری صورت حال سے کر سکتا ہے۔ یوں سمجھ کہ میں راستے میں پڑا ہوا ایک مردہ ہوں اور مٹھی بھر خاک میرا کفن ہے۔

حیف باشد کہ دلم مردہ و پرسش نہ کنی بہ جہاں پرسش ماتم زدہ رسم کہن است

لغت : حیف باشد: افسوس ہے-- دلم مردہ: میرا دل مرچکا ہے-- ماتم زدہ: سوگوار--

ترجمہ : بڑے افسوس کی بات ہے کہ میرا دل مردہ ہے اور تو میری حال پرسی نہیں کر رہا، حالانکہ دنیا میں کسی غم زدہ یا سوگوار انسان کی حال پرسی ایک پرانی رسم ہے۔ یعنی ایسے انسان سے ہر کوئی اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

چشم دارم کہ فرستی بہ جواب غزلم آں رضانامہ کہ از لطف تو مطلوب من است

لغت : چشم دارم: مجھے امید ہے، میں توقع کرتا ہوں-- مطلوب من: مجھے درکار ہے، میری ضرورت ہے-- رضانامہ: ایسا خط جس میں لکھنے والے نے کسی بات کی ہامی بھری ہو--

ترجمہ : مجھے توقع ہے (میں امید کرتا ہوں) کہ میری اس غزل کے جواب میں تو مجھے وہ رضانامہ بھجوائے گا۔ جس کی مجھے، تیری مہربانی کی بدولت، ضرورت ہے (جو مجھے درکار ہے)

غالب خستہ، بہ جاں، جاے برآں در دارد گربہ تن معتکف گوشۂ بیت الحزن است

لغت : معتکف: عبادت کرنے کے لئے کونے میں بیٹھنے والا-- بیت الحزن: غموں کا گھر، غمکدہ--

ترجمہ : اگرچہ غالب خستہ، جسمانی طور پر ایک غمکدہ کے گوشے کا معتکف ہے (یعنی غمکدے میں رہ رہا ہے) لیکن روحانی طور پر یا ذہنی طور پر اس کا ٹھکانا اس دروازے پر ہے یعنی میرے ممدوح گورنر جیمز کے در پر۔

غزل #49

نہ ہرزہ ہمچو نے از مغزم استخواں خالیست کہ جائے نالہ زارے دریں میاں خالیست

لغت : مغز: گودا-- استخواں: ہڈی--

ترجمہ : میری ہڈی یا ہڈیاں، بانسری کی طرح، مغز سے یونہی یا بے فائدہ خالی نہیں پڑی ہیں بلکہ ان میں نالہ وزاری کے لئے جگہ خالی رکھی ہوئی ہے۔ گویا عاشق کی ہڈیاں تک نالہ وزاری کر رہی ہیں۔

رَوم بہ کعبہ زکوے تو و زحق خجلم زسجدہ جبہہ و از پوزشم زباں خالی است

لغت : خجلم: میں شرمندہ ہوں-- جبہہ: پیشانی-- پوزشم: میری معذرت، معافی--

ترجمہ : میں (اے محبوب) تیرے کوچے سے کعبہ کی طرف جا رہا ہوں لیکن میں حق (خدا تعالیٰ) سے شرمندہ ہوں کہ میری پیشانی تو سجدوں

کے نشان سے اور میری زبان معذرت خواہی سے خالی ہے۔ غالب نے اردو میں اس ڈھنگ سے یہ بات کی ہے۔

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

ہجوم گل بہ گلستاں ہلاک شوقم کرد کہ جانہ ماندہ و جاے تو ہم چناں خالیست۔

لغت : ہلاک شوقم کرد: مجھے میرے شوق نے مار ڈالا-- جانہ ماندہ: کوئی جگہ خالی نہیں رہی--

ترجمہ : باغ میں پھولوں کی کثرت دیکھ کر میرے شوق کی بیقراری نے مجھے گویا مار ڈالا، اس لئے کہ (پھولوں کی اس کثرت کے سبب) باغ میں کوئی جگہ خالی نہیں رہی لیکن تیری جگہ خالی پڑی ہے۔ موسم بہار میں باغ کا نظارہ انتہائی دلکش ہوتا ہے لیکن ایک عاشق کے لئے یہ دلکشی اس وقت ہوتی ہے جب اس کا محبوب بھی وہاں ہو۔

گریستم ننگرستی، بخوں تپم امروز ز پارہ جگرم چشم خوں چکاں خالیست۔

لغت : گریستم: میں رویا-- ننگرستی: تو نے نہیں دیکھا (یہاں نگرستی غلط ہوگا)-- پارہ جگرم: میرے جگر کا ٹکڑا--

ترجمہ : میں رویا (یعنی تیرے لئے رویا) لیکن تو نے دیکھا تک نہیں، کوئی توجہ نہیں کی، جس کی وجہ سے آج میں خون میں تڑپ رہا ہوں اور میری حالت یہ ہو گئی ہے کہ میری خون رونے والی آنکھیں میرے جگر کے ٹکڑوں سے خالی پڑی ہیں۔ محبوب کی انتہائی بے توجہی کا شکوہ ہے جس کا اثر عاشق پر یہ ہوا کہ اس نے اپنا سارا خون رو رو کر بہا دیا۔

نہ شاہدے بہ تماشا نہ بیدلے بہ نوا زغنچہ گلبن و ازبلبل آشیاں خالیست

لغت : شاہدے: کوئی معشوق-- بیدلے: کوئی عاشق-- گلبن: پھولوں کی کیاری--

ترجمہ : نہ تو کوئی معشوق اپنے حسن کا نظارہ پیش کر رہا ہے اور نہ کوئی عاشق ہی نالہ و فریاد کرتا نظر آ رہا ہے۔ گویا پھولوں کی کیاری غنچے سے اور آشیاں بلبل سے خالی ہے۔ غنچے سے مراد معشوق اور بلبل سے مراد عاشق ہے۔ دوسرے مصرع میں صنعت تمثیل ہے۔ جس ماحول میں یہ دو باتیں نہ ہوں اس کی فضا کی افسردگی واضح ہے۔

کنم بہ جنبش دل شیشہ ازپری لبریز سرم ز باد فسوں سنجی زباں خالیست

لغت : لبریز: پر، بھرا ہوا-- بادفسوں سنجی زباں: زبان کی سحر طرازی (خوش گفتاری) کا غرور--

ترجمہ : میں تو دل کی جنبش سے شیشے کو پری سے پر کر لیتا ہوں (یعنی پری کو شیشے میں اتار لیتا ہوں میرا سر زبان کی خوش گفتاری/ سحر طرازی سے خالی ہے۔ پری کو شیشے میں اتارنے کے لئے جادو منتر سے کام لیتے ہیں۔ گویا عاشق اپنی زبان کا جادو جگا کر محبوب کو رام نہیں کرتا بلکہ اپنے خلوص دل سے اسے اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

گرش بدیدن من گریہ رو نہ داد چہ جرم نہاد آتش شوق من از دخاں خالیست

لغت : گرش: اگر اسے-- گریہ رو نہ داد: گریہ طاری نہیں ہوئی-- نہاد: بنیاد-- دخاں: دھواں--

ترجمہ : اگر میری حالت دیکھ کر محبوب کی آنکھوں سے آنسو نہیں بہے تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں، اس لئے کہ میری آتش شوق کی فطرت میں دھواں نہیں ہے۔ دھواں اٹھے تو قریب بیٹھے یا کھڑے انسان کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ آتش عشق میں صرف عاشق جلتا ہے، اس کا محبوب پر اثر انداز ہونا یا نہ ہونا ایک الگ بات ہے۔

پر از سپاس ادائے تو دفترے دارم کہ یکسر از رقم پرسش نہاں خالیست۔

لغت : سپاس: شکریہ-- دفترے: ایک رجسٹر، ایک کتاب، فہرست-- یکسر: پوری طرح، سراسر--
پرسش نہاں: مخفی یا چھپی ہوئی احوال پرسی، مراد کسی ادا میں عاشق کی طرف معمولی سی توجہ کا اظہار--
ترجمہ : میرے پاس تیری ناز وادا کے شکریے کی ایک طویل فہرست ہے (یعنی میں تیرے ناز وادا کا بے حد ممنون ہوں) لیکن (افسوس کہ) یہ فہرست پرسش نہاں کی تحریر سے بالکل خالی ہے- یعنی عاشق تو اس کی اداؤں پر مر رہا اور شکر گذار ہے لیکن محبوب کی ایک بھی ادا ایسی نہیں جس سے عاشق کی طرف معمولی سی بھی توجہ کا اظہار رہا ہو-

امام شہر بہ مسجد اگر رہم نہ دہد نہ جاے من بہ نیایش گہ مغاں خالیست ؟

لغت : نیایش گہ: ستایش کی جگہ، مراد عبادت گاہ--
ترجمہ : اگر امام شہر مجھے مسجد میں داخل ہونے سے روکتا ہے، تو کیا ہوا، کیا میرے لئے مغاں کی عبادت گاہ میں جگہ خالی نہیں ہے؟ یعنی میں وہاں جا سکتا ہوں- مقصد تو اس پروردگار کے حضور سر جھکانا ہے اس میں جگہ کی یا کسی خاص عبادت گاہ کی قید نہیں- بقول عرفی!

عاشق ہم از اسلام خراب است و ہم از کفر پروانہ چراغ حرم و دیر نداند

عاشق خواہ اسلام کا ہے خواہ کفر کا، دونوں بیکار ہیں- پروانہ تو صرف چراغ پر مرتا ہے، اس کے لئے حرم و دیر کی کوئی تخصیص نہیں ہے- منوہر توسنی کے مطابق!

شیخ مستغنی بدین و برہمن مغرور کفر مست حسن دوست را با کفر و ایماں کار نیست

(شیخ اپنے دین میں بے نیاز اور برہمن اپنے کفر پہ نازاں ہے جبکہ حسن دوست کے عاشق کو کفر و ایماں سے کوئی سروکار نہیں ہے)

خراب ذوق بر و دوشِ کیستم غالب؟ کہ چوں ہلال سرپایم از میاں خالیست

لغت : بر: سینہ-- دوش: کندھا-- برودوش: مراد جسم، بدن-- خراب: بگڑا یا مارا ہوا-- سراپایم: میرا پورا وجود--
ترجمہ : اے غالب میں کس کے برودوش کی لذت کا مارا ہوا ہوں کہ میرا وجود ہلال کی طرح درمیان سے خالی ہے- یعنی کسی موقع پر محبوب اپنے عاشق کی آغوش میں تھا اور یہ عاشق کی بہت بڑی خوش بختی تھی- اب اس کے جانے کے بعد بھی عاشق اسی تصور میں جھکا بیٹھا ہے اور جس طرح ہلال اندر سے خالی ہوتا ہے اسی طرح اس کا جھکا ہوا بدن (محبوب کے وجود سے) خالی ہے-

---

غزل #50

زمن گسستی و پیوند مشکل افتاد است مرا مگیر بہ خونے کہ در دل افتاداست

لغت : گسستی: توڑا-- پیوند: جڑنا--
ترجمہ : تو نے مجھ سے (محبت کا تعلق) توڑ لیا، جس کا پیوند (یعنی ٹوٹے ہوئے تعلق کا) اب مشکل ہو گیا ہے- تو اس خون پر میری گرفت نہ کر جو دل میں گر گیا ہے- یعنی یہ تعلق ٹوٹنے سے میرا دل خون ہو گیا ہے تجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے-

رسد دمے کہ خجالت کشم ز گرمی دوست ز خصم داغم و اندیشہ باطل افتاداست

لغت : رسد دمے: وہ وقت آ رہا ہے، قریب ہے-- گرمی دوست: محبوب کا جوش محبت-- باطل افتاداست: جھوٹ یا غلط ہو کے رہ گیا ہے--

ترجمہ : وہ وقت قریب ہے جب مجھے اپنے محبوب کی گرم جوشی سے شرمندگی اٹھانا پڑے گی، یعنی وہ محبت سے پیش آئے گا اور مجھے اس کی بیوفائیوں کے شکوے پر خجالت ہوگی۔ عاشق اپنے اس خیال میں کھو گیا تھا لیکن جلد ہی اسے رقیب کا خیال آگیا، چنانچہ اسے کہنا پڑا کہ میں رقیب کے ہاتھوں جل رہا ہوں، کیونکہ اس کی وجہ سے میرا مذکورہ تصور باطل ہو کے رہ گیا ہے۔

به قدرِ ذوق تپیدن به کشته جا بخشند سخن به محکمه در کیش قاتل افتاداست

لغت : ذوق تپیدن: تڑپنے کی لذت-- محکمہ: مراد عدالت-- کیش: مذہب، مسلک--

ترجمہ : مقتول (یعنی عاشق) کو اس کے تڑپنے کے ذوق کے مطابق جگہ (دفن کرنے کی جگہ) دی جاتی ہے۔ عدالت میں قاتل کے مذہب یا مسلک کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔ یعنی وہ (مراد محبوب) کیسا قاتل ہے کہ اس کا مقتول تڑپنے میں بھی خوب لذت پاتا ہے، گویا یہ قاتل کا اس پر احسان ہے۔ لہٰذا اس پر گرفت کیسی؟

شگافی ارجگر ذره نم بروں ندہد به وادیی که مرا پاے درگل افتاداست

لغت : شگافی: تو چیرے، پھاڑے-- نم بروں ندہد: ذرا سی بھی نمی باہر نہیں آئے گی، ایک قطرہ بھی نہیں نکلے گا--

ترجمہ : جس وادی میں (یعنی عشق کی وادی) میرے پاؤں کیچڑ میں پھنس کر رہ گئے ہیں، وہاں اگر تو ذرے کا جگر چیرے تو اس میں سے پانی کا ایک قطرہ بھی باہر نہیں گرے گا یعنی عاشق کی آتش عشق نے اس وادی کی خاک کو جلا کر بالکل خشک کر دیا ہے۔

دریں روش به چه امید دل تواں بستن میانه من و او شوق حائل افتاداست

لغت : دل تواں بستن: دل لگایا جا سکتا ہے-- میانہ من واو: اس کے اور میرے درمیان-- حائل: رکاوٹ--

ترجمہ : اس صورت حال میں کہ میرے اور اس (محبوب) کے درمیان شوق حائل ہے، اس سے کیونکر دل لگایا جا سکتا ہے۔ یعنی ہم تو عشق کے ہاتھوں مرے جا رہے ہیں اور وہ اس سے بیزار ہے یعنی غالب ہی کے بقول!

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟

به ترک گریه برم دهشت اثر ز دلش که خود زشب روی نالہ غافل افتاداست

لغت : دہشت اثر: یعنی میری گریہ وزاری کے اثر کا خوف-- شب روی: رات کو چلنا، رات کے وقت (کی گریہ وزاری)--

ترجمہ : میں تو چاہتا ہوں کہ اپنی گریہ وزاری ترک کر دوں تاکہ محبوب کے دل سے اس کے اثر کا خوف جاتا رہے لیکن ادھر محبوب ہے کہ وہ میری راتوں کو اٹھ اٹھ کر فریاد و فغاں کرنے سے بالکل بے خبر ہے۔ تو جب وہ عاشق کی اس گریہ وزاری ہی سے غافل ہے تو اس کا کیا اثر اور محبوب کا اس (اثر) سے خوف زدہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟

به صبر کم نیم اما عیار ایوبی بقدر آں که گرفتند کامل افتاداست

لغت : کم نیم: میں کم نہیں ہوں-- عیار ایوبی: حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا معیار، صبر ایوب مشہور ہے، قرآنی تلمیح--

ترجمہ : میں صبر میں کم نہیں ہوں، تاہم صبر ایوبی علیہ السلام جتنا بھی پرکھا وہ اپنے انداز میں کامل رہا۔ یعنی صبر ایوبی ایک مثالی صبر ہے، تاہم میرا صبر بھی اپنی جگہ کامل صبر ہے، دوسرے لفظوں میں صبر ایوبی سے کم نہیں۔

چرد نہنگ وسمندر در آب وآتش من تنم به قلزم وکشتی به ساحل افتاداست

لغت : نہنگ: مگرمچھ-- سمندر: آگ کا کیڑا-- چرد: چرتا ہے--

ترجمہ : مگرمچھ میرے پانی اور سمندر میری آگ میں چر رہے ہیں، یعنی ان کی خوراک کا سامان میرے جسم سے ہو رہا ہے۔ جو سمندر میں ڈوبا

ہوا ہے، جبکہ میری کشتی ساحل پر کھڑی ہے۔ مطلب یہ کہ عاشق اپنی گریہ وزاری یا آنسوؤں میں ڈوبا ہوا اور آتش عشق میں جل رہا ہے اور یہ دونوں چیزیں (آب و آتش) ان جانوروں کی خوراک ہیں۔

بروے صید تو از ذوقِ استخوان تنش ہما ز تیزی پرواز، بسمل افتاداست

لغت : صید: شکار-- استخوان: ہڈی، ہڈیاں جو ہما کی خوراک ہیں-- بسمل: زخمی--

ترجمہ : ہما تیر کے شکار یعنی عاشق کے جسم کی ہڈیوں کے شوق میں بڑی تیزی سے اڑ کر اس طرف آیا اور زخمی ہو کر اس پر گر پڑا۔ یعنی عاشق کی ہڈیوں میں اتنی لذت ہے کہ ہما نے اس کی خاطر خود کو زخمی کر لیا۔

چو اندر آئینہ با خویش لابہ ساز شوی زخود بجوی کہ ماراچہ در دل افتاداست

لغت : لابہ ساز: چاپلوسی کرنے والا، مراد فریفتہ ہونے والا--

ترجمہ : جب تو آئینے میں (اپنا عکس دیکھ کر) اپنے ساتھ چاپلوسی کرتا یعنی اپنے حسن پر فریفتہ ہوتا ہے تو اس وقت ذرا یہ بھی دیکھ لیا یا خیال کر لیا کر کہ ہمارے دل کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ آئینے سے متعلق یہ دو شعر بھی ملاحظہ ہوں، سعدی!

جرم بیگانہ نہ باشد کہ تو خود صورت خویش گر در آئینہ بینی برود دل زبرت

(تجھے دل دینے والوں کا کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ جب تو آئینے میں اپنا چہرہ دیکھے گا تو تیرے سینے یا پہلو سے دل نکل جائے گا)

عرفی!

دہن خویش بوسند ولب خویش مکند چوں در آئینہ بینند بتاں صورت خویش

(جب حسین اپنا چہرہ آئینے میں دیکھتے ہیں تو اپنا منہ چومنے اور اپنے ہونٹ چوسنے لگتے ہیں)

حریف ماہمہ بے بذلہ مے خورد غالب مگرز خلوتِ واعظ بہ محفل افتاداست

لغت : بے بذلہ: زندہ دلی یا خوشی طبعی کے بغیر-- حریف: مراد ساتھی، ہم کار، ہم پیشہ--

ترجمہ : اے غالب! ہمارا حریف کسی قسم کی زندہ دلی اور خوش طبعی کے بغیر شراب پی رہا ہے، چپ سادھے بیٹھا ہے لگتا ہے جیسے وہ واعظ کی خلوت سے اٹھ کر اس محفل (میخواروں کی محفل) میں آگیا ہے۔ گویا واعظ کی خشک طبعی کا ابھی اس پر اثر ہے، ورنہ رندوں کی محفل میں شراب کے ساتھ ساتھ لطیفے چٹکلے بھی چلتے ہیں جو ان کی زندہ دلی کی نشانی ہے۔

غزل #51

ایمنیم ازمرگ تاتیغت جراحت بارہست روزی ناخوردہ ما در جہاں بسیار ہست

لغت : ایمنیم: ہم امن میں ہیں، محفوظ ہیں-- جراحت بار: زخم برسانے یعنی لگانے والی-- روزی ناخوردہ: بدنصیب لوگ--

ترجمہ : جب تک تیری تلوار جراحت بار ہے، ہم موت سے محفوظ ہیں۔ دنیا میں ہم جیسے اور بھی بہت سے بدنصیب لوگ ہیں۔ یعنی محبوب کی تلوار عاشقوں پر چل رہی ہے، وہ زخم پر زخم کھا رہے اور تڑپ رہے ہیں لیکن موت ان کے نزدیک نہیں پھٹک رہی۔

ما و خاک رہگذر برفرق عریاں ریختن گل کسے جوید کہ اورا گوشۂ دستار ہست

لغت : فرق عریاں: ننگا سر-- ریختن: گرانا--

ترجمہ : ہم ہیں اور ہمارا شغل اپنے ننگے سر پر رہگذر کی خاک ڈالنا ہے- پھول تو وہ تلاش کرے جس کے پاس دستار ہے- عاشق بیچارہ تو دیوانگی کی حالت میں ادھر ادھر گھوم رہا ہے، رہگذر کی خاک اس کے ننگے سر پر پڑ رہی ہے اسے دستار کہاں نصیب- پرانے لوگ پگڑی کی سجاوٹ کے لئے اس کے ایک کونے میں پھول ٹانک لیا کرتے تھے- اسی حوالے سے پھول اور گوشۂ دستار کہا ہے-

پارہ امید وار ستم، تکلف بر طرف باہمہ بے التفاتی دردمند آزار ہست

لغت : پارہ: پارہ اے، کچھ، تھوڑا سا-- وار ستم: امیدوار-- بے التفاتی: بے توجہی، بے نیازی-- دردمند آزار: دکھی لوگوں کو آزار پہنچانے والا--

ترجمہ : لگی لپٹی بغیر، صاف صاف کہتا ہوں کہ میں اس محبوب کی طرف سے کسی قدر محبت کی بھی آس لگائے بیٹھا ہوں، وہ جو اپنی تمام تر بے نیازی و بے توجہی کے باوجود دردمندوں (عشاق) کو دکھ پہنچانے والا ہے- یعنی ایسے محبوب سے یہ توقع ہے کہ شاید وہ کبھی تھوڑی سی محبت کا بھی اظہار کردے-

برسر کوے تو با مہرم بہ جنگ آردہمی ایں ہجوم ذرہ کاندر روزن دیوار ہست

لغت : باہرم: سورج کے ساتھ مجھے-- بہ جنگ آردہمی: جنگ کی طرف لاتا ہے، مجھے رشک دلاتا ہے-- کاندر: کہ اندر--

ترجمہ : جب میں تیرے کوچے میں جاتا ہوں تو تیرے روزن دیوار میں ذروں کا ہجوم دیکھ کر رشک کے مارے سورج سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہوں- سورج کی وجہ سے ذرے دکھائی دینے لگتے ہیں- یہ ذرے اب محبوب کے روشندان سے اندر جا رہے اور گویا محبوب کا دیدار کر رہے ہیں، عاشق کے لئے یہ بڑے رشک کا باعث ہے، چنانچہ وہ انہیں ایک طرح سے رقیب سمجھتے ہوئے سورج سے آمادہ جنگ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ذروں کو یہ موقع ملا یا ملتا ہے-

در خموشی تابش روے عرقناکش نگر تاچہا ہنگامہ سرگرمی گفتار ہست

لغت : تابش: چمک-- روے عرقناکش: اس کا پسینے سے بھرا چہرہ-- سرگرمی گفتار: گفتار کی کثرت--

ترجمہ : محبوب خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے- اس حالت میں ذرا اس کے عرقناک چہرے کی چمک تو دیکھو، اللہ اللہ (واہ وا) اس کی اس خاموشی میں بھی سرگرمی گفتار کے کتنے ہنگامے سمائے ہوئے ہیں- محبوب جب بولتا ہے تو اس کے چہرے پر خوب چمک آنے لگتی ہے- جب خاموشی میں اس کے چہرے کی چمک اس قدر ہے تو یوں لگتا ہے جیسے وہ خوب بول رہا ہو-

بے نوائی بیں کہ گر در کلبہ ام باشد چراغ بخت را نازم کہ بامن دولت بیدار ہست

لغت : کلبہ ام: میری جھونپڑی-- بے نوائی: بے سروسامانی-- دولت بیدار: ایسی دولت جس سے فائدہ اٹھایا جائے--

ترجمہ : میری ذرا بے سروسامانی ملاحظہ کر کہ اگر میری جھونپڑی میں چراغ جل رہا ہو تو میں اپنے نصیبے یا خوش بختی پر ناز کروں گا کہ میرے پاس دولت بیدار ہے- اپنی انتہائی بے سروسامانی کی بات کی ہے-

در پرستش سستم و در کام جوئی استوار پادشہ را بندہ کم خدمت و پرخوار ہست

لغت : پرستش: عبادت-- کام جوئی: آرزوئیں پوری کرنا-- بندہ کم خدمت و پرخوار: خدمت کم کرنے اور زیادہ کھانے والا غلام--

ترجمہ : میں خدا کی عبادت کرنے میں سست اور خواہشات پوری کرنے کے سلسلے میں میں بڑا چست ہوں (یعنی اس کی عبادت تو نہیں کرتا البتہ اس کی نعمتوں سے خوب لطف و فائدہ اٹھاتا ہوں)- گویا میری حالت بادشاہ کے اس غلام کی سی ہے جو خدمت تو کم کرتا ہے (خدمت کرنے میں سست ہے) لیکن کھاتا بہت ہے- اردو میں اپنی اس سستی کا یوں اظہار کیا ہے-

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد پر طبیعت ادھر نہیں آتی

راز دیدن ہا مجوی و از شنیدنہا مگوی نقشہا در خانہ و آہنگہا دستار ہست

لغت : مجوی: مت تلاش کر-- شنیدنہا: سننا(جمع کی صورت میں)-- مگوی: مت کہہ-- آہنگہا: سر(جمع آہنگ)--

ترجمہ : تو دیکھنے کا راز مت ڈھونڈ اور سننے کی بات مت کر، یعنی دیکھنے اور سننے کی حقیقت کا راز مت پوچھ- (حقیقت یہ ہے کہ) ابھی قدرت کے قلم میں بیشمار نقش پوشیدہ ہیں اور اسی طرح بیشمار سر ہیں جو ساز کے تار میں چھپے ہوئے ہیں- علامہ اقبال کے مطابق!

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید کہ آ رہی ہے دمادم صدائے "کن فیکون"

نیز علامہ ہی کے بقول!

اگر کوئی شے نہیں ہے پنہاں تو کیوں سراپا تلاش ہوں میں نگہ کو نظارے کی تمنا ہے دل کو سودا ہے جستجو کا

گر نموداریست نقش سجدہ، بر سیما دریغ ورنشان مندیست، دوش خستہ زنار ہست

لغت : نموداریست: اگر کچھ آشکار ہے-- سیما: پیشانی-- نشان مندیست: کوئی نشان والی شے--

ترجمہ : اگر پیشانی پر سجدوں کے نشان نمایاں و آشکار ہیں تو یہ افسوس کی بات ہے اور اگر کوئی نشان والی شے ہے تو وہ زنار کے بوجھ سے تھکا ہوا کندھا ہے- پہلے مصرعے میں اپنی عبادت کی نمائش یا دکھاوے کی عبادت پر اظہار افسوس کیا ہے، دوسرے میں زنار کے حوالے سے یہی بات کی ہے (زنار وہ دھاگا جو ہندو گردن اور بغل کے درمیان باندھتے ہیں- یہ بھی مذہبی علامت ہے)، یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ زنار میں دکھاوا نہیں اس سے تو کندھے پر مسلسل بوجھ رہتا ہے-

دور باش از ریزہ ہای استخوانم اے ہما کایں بساطِ دعوتِ مرغانِ آتش خوار ہست

لغت : دور باش: دور رہ-- ریزہ ہا: ٹکڑے-- کایں: کہ ایں-- آتش خوار: آگ کھانے والے--

ترجمہ : اے ہما تو میری ہڈیوں کے ریزوں سے دور رہ، کیونکہ یہ دسترخوان آتش خوار پرندوں کی دعوت کے لئے ہے- ہما کی خوراک ہڈیاں ہیں- عاشق آتش عشق میں جل مرا ہے- ظاہر ہے اس آگ کا اثر اس کی ہڈیوں پر بھی ہو گا اس لئے وہ اپنے مردہ ڈھانچے کو آتش خوار پرندوں کی دعوت کا دسترخوان قرار دیتا اور ہما کو اس سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے-

کہنہ نخل تازہ از صرصر زپا افتادہ ام خاکم ارکاوی ہنوزم ریشہ در گلزار ہست

لغت : زپا افتادہ ام: نیچے گر پڑا ہوں-- صرصر: تیز آندھی، جھکڑ-- ارکاوی: اگر تو کھودے-- ریشہ: جڑ--

ترجمہ : میں ایک پرانا نخل تازہ ہوں جو باد صرصر سے نیچے گر پڑا ہے- اگر تو میری خاک کو کھودے تو تو دیکھ لے گا کہ ابھی میری جڑ گلزار میں ہے- مراد یہ کہ میں گو بوڑھا ہوں یا حالات نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے لیکن میری طبیعت کی شگفتگی و تازگی ابھی تک برقرار ہے-

باد بُرد آن "گنج باد آورد" و غالب راہنوز نالہ الماس پاش و چشم گوہربار ہست

لغت : گنج باد آورد: ہوا کا لایا ہوا خزانہ، خسرو پرویز کے سات خزانوں میں سے ایک خزانے کا نام-- نالہ الماس پاش: الماس بکھیرنے والی فریاد-- الماس: سخت پتھر کا ہیرا جو چبھ جائے تو جسم کو زخمی کر دیتا ہے-- گوہربار: موتی برسانے والی--

ترجمہ : ہوا تو گنج باد آورد کو اڑا کر لے گئی، یعنی وہ دولت تو ہوا ہو گئی لیکن غالب کی الماس بکھیرنے والی فریادیں اور موتی یعنی آنسو برسانے والی آنکھیں ابھی تک وہی یا اسی طرح برقرار ہیں- (نالہ الماس پاش، ایسی فریادیں جنہیں سن کر لوگوں کے دل پگھل جائیں)- گویا یہ دونوں

چیزیں عاشق کا خزانہ ہیں۔

غزل #52

چشم از ابر اشکبار تر است از عرق جبہہ بہار تر است

ترجمہ : میری آنکھیں بادل سے زیادہ اشکبار ہیں۔ پسینے سے موسم بہار کی پیشانی تر ہے۔ یعنی عاشق کی اشکباری دیکھ کر بہار کا بادل شرمندہ ہو گیا ہے کہ اس (بادل) کا رونا تو اس اشکباری کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

گریہ کرد از فریب و زارم کشت نگہ از تیغ آبدار تر است

لغت : زارم کشت: مجھے بری طرح مار ڈالا-- آبدار تر: زیادہ تیز--

ترجمہ : اس (محبوب) نے فریب سے آنسو بہائے اور یوں مجھے بری طرح مار ڈالا۔ اس کی نگاہ تو تلوار سے بھی کہیں زیادہ تیز ہے۔ آنسوؤں کے حوالے سے آبدار کہا۔ یعنی آنسوؤں سے بھیگی ہوئی اس کی آنکھوں سے نکلنے والی نگاہوں میں تلوار کی کاٹ سے بھی زیادہ تیزی ہیں۔ اردو میں غالب نے یہی بات یوں کی ہے۔

کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا کوئی تری طرح تیغ نگہ کو آب تو دے

می برانگیزدش بہ کشتن من دشمن از دوست غمگسار تر است

لغت : برانگیزدش: اسے یعنی محبوب کو اکساتا ہے--

ترجمہ : رقیب اسے میرے قتل پر اکسا رہا ہے۔ گویا دشمن تو دوست سے بھی زیادہ غمگسار ثابت ہوا۔ عاشق کے لئے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونا بہت ہی باعث مسرت ہے لیکن محبوب اس طرف توجہ نہیں کر رہا الٹا عاشق کی حالت زار سے لطف اٹھا رہا ہے۔ ظاہر ہے رقیب کا اسے عاشق کے قتل پر اکسانا، عاشق کی بالواسطہ غمگساری قرار پاتی ہے کہ اس طرح وہ دکھوں سے نجات پا جائے گا۔

دی مگر مست بودہ ای کامروز شکرم از شکوہ ناگوار تر است

لغت : دی: دی شب، کل رات-- کامروز: کہ امروز، کہ آج-- ناگوار تر: زیادہ برا، زیادہ ناپسندیدہ--

ترجمہ : کل رات تو (محبوب) شاید مستی کی حالت میں تھا کہ آج میرا شکر، شکوے سے بھی زیادہ ناگوار ہے۔ یعنی کل رات محبوب نے، غیر متوقع طور پر، عاشق سے اعتنا برتی ہے جو عاشق کے لئے محبوب کے شکریے کا باعث بنی ہے۔ دوسرے روز اس غلط فہمی یا شک کا شکار ہو جاتا ہے کہ محبوب اس وقت مست ہو گا جو اس نے مجھ پر توجہ کی، چنانچہ اس شک کی بنا پر اس کے شکریے میں شکوے کی سی تلخ کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

اے کہ خوے تو ہمچو روے تو نیست دیدہ از دل امیدوار تر است

لغت : خوے تو: تیری خصلت، فطرت-- ہمچو: مانند، مثل، جیسی--

ترجمہ : اے (محبوب)! تیری فطرت تیرے چہرے جیسی نہیں ہے۔ میری آنکھیں، دل سے زیادہ امیدوار (پر امید) ہیں۔ یعنی تیری خوخصلت کا صحیح اندازہ دل ہی کر سکتا ہے جبکہ آنکھیں تیری ظاہری صورت (جو تیری فطرت کے برعکس ہے) ہی سے دھوکا کھا کر تجھ سے آس لگا سکتی ہیں، لیکن دل اپنے اس اندازے کی بنا پر تجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا۔

نو بہ دولت رسیدہ را نگرید خطش از زلف مشکبار تر است

لغت : نو بہ دولت رسیدہ: یعنی نو دولتیہ یا نو دولتی، جسے مفلسی کے بعد دولت ملی ہو-- خطش: اس کا سبزہ خط--

ترجمہ : ذرا اس نو دولتی کو تو دیکھو کہ اس کا سبزہ خط اس کی زلفوں سے زیادہ خوشبودار اور سیاہ ہے- محبوب کے چہرے پر تازہ تازہ سبزہ خط اگا ہے جس سے اس کے حسن میں مزید دلکشی پیدا ہو گئی ہے- شاعر نے اس بنا پر محبوب کے حسن کو نو دولتی کہا ہے، نیز اس لئے بھی کہ یہ سبزہ خط، زلف کے مقابلے میں زیادہ دلکش ہے-

طفلی و پُر دلیر می شکنی آہ عہدے کہ استوار تر است

لغت : طفلی: تو بچہ ہے، کمسن-- پر دلیر: بہت ہی دلیر، نڈر-- استوار تر: زیادہ پکا، مضبوط--

ترجمہ : تو کمسن ہے لیکن افسوس کہ تو ایسا عہد توڑنے میں بڑا دلیر ہے جو (عہد) بڑا استوار ہے، یا تو ایک استوار عہد بڑا دلیرانہ توڑ رہا ہے- عہد سے مراد عہد وفا ہے- کمسنی کے باعث وہ جلد ہی عہد وفا باندھ بھی لیتا ہے اور اسی بنا پر بڑی سادگی سے وہ عہد توڑ بھی دیتا ہے-

ہمہ عجز و نیاز می خواہند زار تر ہر کہ حق گزار تر است

لغت : ہمہ: سبھی، ہر کوئی-- عجز و نیاز: عاجزی اور انکسار-- حق گزار: حق ادا کرنے والا، حق پہچاننے والا--

ترجمہ : سبھی، عجز و نیاز کے طالب ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بیچارہ حق گزار سب سے زیادہ مصیبت کا شکار ہے، یعنی وہ کس کس کے سامنے عاجزی و انکسار کا اظہار کرے-

خستہ از راہ دور می آیم پا ز تن پارہ اے فگار تر است

لغت : خستہ: تھکا ہارا-- پارہ: پارہ اے، کسی قدر-- فگار تر: زیادہ زخمی--

ترجمہ : میں تھکا ہارا ہوں، اس لئے کہ دور سے آ رہا ہوں، چنانچہ میرے پاؤں میرے جسم سے بھی کسی حد تک زیادہ زخمی ہیں- عاشق نے حالت دیوانگی یعنی کثرت شوق میں صحرانوردی کی ہے جس سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے-

شکوہ از خوے دوست نتواں کرد بادہ تند سازگار تر است

ترجمہ : دوست سے اس کی فطرت و طبیعت کا شکوہ نہیں کیا جا سکتا، یعنی ہمارے لئے تیز شراب ہی سازگار ہے- گویا دوست کی تند مزاجی ایک عاشق کے لئے بادہ تند کی حیثیت رکھتی ہے-

می رسد گر بہ خویشتن، نازد غالب از خویش خاکسار تر است

لغت : نازد: فخر کرتا ہے--

ترجمہ : غالب کو اگر اپنے آپ تک رسائی ہو جائے یعنی وہ اپنی ذات کو پہچان لے تو وہ فخر کرنا یا فخر کرنے لگتا ہے- اسے پتا چل جائے گا کہ اپنی ذات سے متعلق اسے جو احساس ہے اس سے وہ زیادہ خاکسار ہے- احساس خاکساری بھی اپنی جگہ عظمت انسانی کی دلیل ہے-

---

غزل #53

ظہور بخشش حق را ذریعہ ب سببیست وگرنہ شرم گناہ در شمار بے ادبیست

ترجمہ : حق تعالیٰ اپنے بندوں کی بخشش و مغفرت کسی سبب یا بنا کے بغیر فرماتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کے حضور کسی گناہگار کا اپنے گناہوں پر نادم ہونا ایک طرح کی بے ادبی ہے، اس لئے کہ وہ تو غفور و رحیم ہے، وہ سبب وغیرہ نہیں دیکھتا۔

ز گیر و دار چہ غم چوں بہ عالمے کہ منم ہنوز قصہ حلاج حرف زیر لبیست

لغت : گیرودار: پکڑ دھکڑ، محاسبہ -- قصہ حلاج: منصور حلاج کا واقعہ - اسے "انا الحق" کہنے کی پاداش میں سولی پر لٹکا دیا گیا تھا۔

ترجمہ : مجھے کسی قسم کے محاسبے کا کیا غم یا خوف (یعنی نہیں ہے) اس لئے کہ میں جس مقام پر ہوں وہاں ہنوز منصور حلاج کا قصہ حرف زیر لبی ہے (ابھی زبان پر نہیں آیا) مفتیوں نے مذکورہ دعوے کو کلمہ کفر قرار دیا تھا۔ غالب کا مطلب ہے کہ مجھ میں ابھی وہ حالت پیدا نہیں ہوئی۔ گویا ابھی میں عرفان ذات کی تکمیل سے دور اور حیرت و بے خودی کے مقام پر ہوں۔

رموز دیں نہ شناسم درست و معذورم نہاد من عجمی وطریق من عربیست

لغت : رموز: رمز کی جمع، بھید، اصول، اشارہ -- نہاد: فطرت، بنیاد -- عجمی: غیر عرب --

ترجمہ : میں دین کے اصولوں سے (صحیح طور پر) واقف نہیں ہوں لہٰذا میں قابل معافی ہوں (مجھے مجبور سمجھنا چاہئے) اس لئے کہ پیدائشی طور پر تو میں عجمی ہوں جبکہ میرا مذہب عربی ہے۔

نشاط جم طلب از آسماں نہ شوکت جم قدح مباش ز یاقوت بادہ گر عنبیست

لغت : نشاط جم: جمشید جیسا عیش و نشاط -- قدح مباش زیاقوت: بیشک جام یاقوت کا نہ ہو -- عنبی: انگور کی --

ترجمہ : تو آسمان سے نشاط جمشید مانگ، جمشید کی شان و شوکت نہیں۔ جام اگر یاقوت کا نہیں تو کیا ہوا شراب تو انگوری یعنی خالص شراب ہے۔ اصل شے تو شراب ہے یہ میسر آجائے تو گویا نشاط جم میسر آگیا۔ شوکت جم یہ ہے کہ جمشید یاقوت کے پیالے میں شراب پیا کرتا تھا جو اس کی شوکت کی دلیل تھی۔ یعنی سرور و مستی تو شراب سے حاصل ہوتی ہے، پیالہ کسی قسم کا بھی ہو۔

بہ التفات نیرزم در آرزو چہ نزاع نشاط خاطر مفلس ز کیمیا طلبیست

لغت : التفات: توجہ، مہربانی، اعتنا -- نیرزم: کے لائق نہیں ہوں -- چہ نزاع: کیا بحث، کیا جھگڑا، تقاضا --

ترجمہ : میں تو خود کو اس محبوب کی توجہ کے بھی لائق نہیں سمجھتا پھر بھلا آرزو کی کیا بحث (آرزو کا کیا تقاضا)۔ مفلس انسان کے دل کی خوشی تو اس میں ہے کہ اسے کیمیا مل جائے (کیمیا ایسی دوا جو تانبے یا پیتل وغیرہ کو سونا بنا دے)۔ یعنی اگر محبوب ہمیں توجہ کے لائق نہیں سمجھتا تو نہ سہی، اس کی اس توجہ کی آرزو کرنے میں کیا حرج ہے۔

بود بہ طالع ما آفتاب تحت الارض فروغ صبح ازل در شراب نیم شبیست

لغت : تحت الارض: زمین کے نیچے یعنی غروب -- فروغ: روشنی، چمک -- شراب نیم شبی: وہ شراب جو آدھی رات کے وقت پی جائے --

ترجمہ : ہمارے بخت کے زائچے میں جام شراب گویا آفتاب تحت الارض (غروب شدہ سورج) ہے جو طلوع ہونے کے قریب ہے، دوسرے لفظوں میں، وہ ہمارے افق بخت پر سے ظاہر ہوگا۔ ہماری نیم شبی شراب میں جو چمک اور روشنی ہے وہ صبح ازل کی روشنی ہے۔

نہ ہم پیالگی زاہداں بلائے بود؟ خوش است گرمے بیغش خلاف شرع نبیست

لغت : ہم پیالگی: باہم مل بیٹھ کر پینا -- مے بیغش: خالص شراب جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو، محض شراب --

ترجمہ : خوشی کی بات ہے کہ شراب شرع نبی کی رو سے حرام ہے ورنہ کیا زاہدوں کے ساتھ مل بیٹھ کر پینا ایک عذاب یا مصیبت نہیں ہے۔

زاہدوں کا ہم پیالہ ہونا سراسر مصیبت ہے۔

ہر آنچہ در نگری جزبہ جنس مائل نیست عیار بیکسی ما شرافت نسبی است

لغت : در نگری: تو دیکھتا ہے-- مائل: متوجہ-- عیار: پرکھ-- شرافت نسبی: خاندانی شرافت--

ترجمہ : مولانا حالی کے مطابق: جس کو دیکھیے اپنی جنس کی طرف مائل ہے، چونکہ شرافت نسب میں کوئی میری مثل نہیں اس لئے میری طرف کوئی مائل نہیں اور یہی میری بیکسی کی وجہ ہے۔

کسے کہ از تو فریب وفاخورد، داند کہ بے وفائی گل درشمار بوالعجبی است

لغت : بوالعجبی: حماقت، نادانی--

ترجمہ : جس کسی نے تجھ سے وفا کا فریب کھایا ہو، وہ یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ گل کی بے وفائی کا شمار عجب طرح کی نادانی میں ہوتا ہے۔ یعنی پھول تو واضح طور پر بے وفا ہے کہ وہ آج ہے اور کل نہیں، اور یہ گویا اس کی نادانی ہے ورنہ وہ بھی محبوب کی طرح وفا کا فریب دے سکتا تھا۔

میان غالب و واعظ نزع شد اے ساقی بیا بہ لابہ کہ ہیجان قوت غضبی است

لغت : لابہ: چاپلوسی، خوشامد-- ہیجان: جوش-- قوت غضبی: انسان کی تین قوتوں میں سے ایک قوت، باقی دو یہ ہیں۔ قوت عقلی اور قوت شہوی--

ترجمہ : اے ساقی، غالب اور واعظ کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا ہے (دونوں باہم الجھ پڑے ہیں) تو ذرا چاپلوسی کے انداز میں ادھر آ، کیونکہ یہ الجھاؤ دونوں کی قوت غضبی کے جوش کے سبب ہے۔ واعظ شراب پینے سے روکتا ہے اور غالب کو یہ ناگوار گذرتا ہے اور یوں نزاع پیدا ہو جاتا ہے، جسے ساقی اپنی چاپلوسی سے ختم کرا سکتا ہے۔

غزل #54

نشاط معنویاں از شراب خانہ تست فسون بابلیاں فصلے از فسانۂ تست

لغت : معنویاں: معنوی کی جمع، اہل معنی، اہل طریقت-- بابلیاں: بابلی کی جمع، بابل (عراق) کے رہنے والے جو جادو اور شراب کے لئے مشہور تھے--

ترجمہ : اہل طریقت بھی تیری ہی شراب (یعنی شراب معرفت) سے سرشار ہیں جبکہ اہل بابل کا سارا جادو کا کھیل بھی تیرے ہی افسانے کا ایک باب ہے۔ یعنی حق وصداقت اور کفر وباطل کے سب ہنگامے اسی ذات برحق سے وابستہ ہیں۔

بہ جام وآئنہ حرف جم وسکندر چیست کہ ہر چہ رفت بہ ہر عہد در زمانۂ تست

ترجمہ : جام اور آئینے کی بات کرتے ہوئے جم اور سکندر کا حوالہ لانا کیا ہے (یعنی ایسا کیوں ہے) اس لئے کہ ہر دور اور ہر عہد میں جو کچھ بھی گذرا یا واقع ہوا وہ تیرے ہی زمانے سے متعلق تھا۔ جام کا ذکر آتے ہی جمشید کا ذکر شروع ہو جاتا ہے، کیونکہ اس کی شراب نوشی مشہور ہے اور آئینے کے سلسلے میں سکندر اعظم کا ذکر آجاتا ہے، اس لئے کہ آئینہ اس نے ایجاد کیا تھا (کہتے ہیں کہ اس نے اپنے ملک کی سرحدوں پر آئینے لگا رکھے تھے تاکہ دشمن کی فوج کی آمد کا پتا چل سکے۔ گویا یہ دنیا کا پہلا راڈار تھا)۔ مطلب یہ کہ اس قسم کے حوالے لانے کی کیا ضرورت ہے، ہر دور میں جو کچھ بھی ہوا وہ سب تیرے ہی زمانے میں ہوا یعنی اے خدا! ہر زمانہ تیرا ہی زمانہ ہے۔ اس ساری غزل میں خدا

کے حوالے سے باتیں ہوئی ہیں۔

فریب حسن بتاں پیشکش اسیر تو ایم　　اگر خطست وگر خال، دام و دانۂ تست

ترجمہ : ہم جو بتوں کے حسن کے فریب کا شکار ہیں تو یہ فقط ایک بہانہ یا وسیلہ ہے، ورنہ حقیقت میں تو ہم تیری ہی محبت کے اسیر ہیں، حسینوں کے یہ خط اور خال تیرے ہی تو دام و دانہ ہیں۔ صوفیا کی اصطلاح میں "مجاز، حقیقت کا پل ہے"۔ میر تقی میر نے اور انداز میں بات کی ہے۔

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی　　چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عبث بدنام کیا

اور بقول راسخ!

مت کہو مختار ہم سے جبریوں کو تم کہ آہ　　چشم و دل پر بھی نہ اپنے، اختیار اپنا ہوا

ہم از احاطہ تست ایں کہ در جہاں مارا　　قدم بہ بت کدہ و سر بر آستانۂ تست

ترجمہ : بقول حالی۔ "گو جو تمام عالم پر محیط (یعنی چھایا ہوا ہے) تو یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم ہیں تو بت کدے میں مگر ہمارا سر تیرے آستانے پر ہے"۔ بات ہر پھر کر یہی ہے کہ ہم کہیں بھی اور کسی بھی انداز میں عبادت کریں، تو چونکہ ساری کائنات میں اسی کا نور حضور ہے، اس لئے ہماری وہ عبادت اسی کے آستانے پر شمار ہوگی۔

سپہر را تو بتاراج ماگماشتہ ای　　نہ ہرچہ دزد ز ما برد در خزانۂ تست؟

لغت : سپہر: آسمان -- بتاراج: لوٹنے یا غارت کرنے کے لئے -- گماشتہ ای: تو نے مقرر کیا ہے --

ترجمہ : تو نے آسمان کو ہمیں لوٹنے پر مقرر کر رکھا ہے، لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ چور جو کچھ بھی ہم سے لوٹ کر لے گیا وہ تیرے ہی خزانے میں ہے۔ تمام کائنات پر خدا کی حکومت اور ہر جگہ اس کی موجودگی کو مختلف انداز میں بیان کیا جا رہا ہے۔ اس شعر میں ہلکا سا طنز بھی ہے۔

مراچہ جرم گر اندیشہ آسماں پیماست　　نہ تیز گامی توسن ز تازیانۂ تست؟

لغت : آسماں پیما: آسمان کی سیر کرنے والا، طے کرنے والا -- تیز گامی: تیز رفتاری -- توسن: گھوڑا --

ترجمہ : اگر میرا تخیل آسمانوں کی سیر کرتا ہے تو اس میں میرا کیا گناہ یا میری کیا خطا ہے۔ کیا یہ تیرا ہی چابک نہیں ہے جو میرے تخیل کے گھوڑے کو تیز رفتار کئے ہوئے ہے۔ یعنی یہ سب تیری عطا ہے کہ میرا تخیل بلندیوں پر ہے یا آسمانوں کے رموز و اسرار جاننے میں لگا رہتا ہے۔

کماں ز چرخ و خدنگ از بلا و پر ز قضا　　خدنگ خوردہ ایں صید گہ نشانۂ تست

لغت : خدنگ: تیر -- خدنگ خوردہ: جسے تیر لگا ہو -- صید گہ: صید گاہ، شکار گاہ --

ترجمہ : آسمان، کمان کی مانند ہے تو مصیبتیں تیر کی صورت ہیں جبکہ قضا اس تیر کے پر ہیں۔ اس شکار گاہ (یعنی دنیا) میں تیر کھانے والا تیرے ہی نشانے کی زد میں ہے۔ مطلب یہ کہ نام تو آسمان اور بلا و قضا کے لئے جاتے ہیں لیکن در حقیقت تیر چلانے والی تیری ہی ذات ہے۔ بقول شاعر۔

کسی بت کی ادا نے مار ڈالا　　بہانے سے خدا نے مار ڈالا

سپاس جود تو فرض است آفرینش را دریں فریضہ دوگیتی ہماں دوگانہ تست

لغت : سپاس: شکر-- جود: سخاوت، بخشش-- آفرینش: مراد مخلوق-- دوگانہ: دو نفل--

ترجمہ : اس مخلوق یا کائنات کا یہ فرض ہے کہ وہ تیری بخشش کا شکر بجالائے، چنانچہ اس فریضے میں یہ دو جہاں گویا اس شکرانے کے دو نفل ہیں-

تواے کہ محو سخن گستران پیشینی مباش منکر غالب کہ در زمانہ تست

لغت : سخن گستران پیشین: پہلے کے یعنی پرانے شعرا، استاد شعرا-- مباش: مت ہو--

ترجمہ : اے مخاطب! تو جو قدیم استاد شعرا کی شاعری کے مطالعے میں محو رہتا یعنی ان کے کلام کا مداح ہے، تو تو غالب کا منکر نہ ہو جو تیرے عہد میں ہے- یعنی تجھے غالب کی شاعری اور کمال فن کا محض اس خیال سے منکر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ تیرے ہی دور کا ایک شاعر ہے- غالب نے بالواسطہ اپنی شاعری کی عظمت کی بات کی ہے- یعنی وہ قدیم اساتذہ شعر سے کم نہیں ہے-

ردیف-ث

غزل #1

محو خوداست لیک نہ چوں من، دریں چہ بحث اوچوں خودے نداشتہ دشمن، دریں چہ بحث

لغت : دریں چہ بحث: اس میں کیا بحث، یعنی ٹھیک ہے، اختلاف کیسا (یہ قافیہ ہر جگہ مختلف معنوں میں آیا ہے)--

ترجمہ : محبوب اپنی ذات میں کھویا ہوا ہے لیکن میری طرح نہیں، اس میں بحث کی ضرورت نہیں یعنی ٹھیک ہے- اس لئے کہ اسے، حسن میں، اپنے جیسے کسی دشمن سے پالا نہیں پڑا- یعنی وہ حسن میں کسی کو اپنے جیسا نہیں سمجھتا جبکہ میں اس کے حسن میں کھویا ہوا ہوں-

افسانہ گوست غیر، چہ مہر افگنی برو غم برنہ تابداین ہمہ گفتن، دریں چہ بحث

لغت : چہ مہر افگنی برو: تو اس پر کیا محبت نچھاور کرتا ہے-- برنہ تابد: برداشت نہیں کرتا--

ترجمہ : رقیب محض افسانے گھڑتا یعنی باتیں کرتا ہے اس میں سچے عشق والی بات نہیں، تو کیوں اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے- سچا عاشق تو باتیں نہیں بناتا وہ تو، صاف ظاہر ہے کہ غم عشق میں ڈوبا ہوتا ہے، وہ محض باتیں برداشت نہیں کر سکتا-

جیحون ونیل نیست، دل است، ازخدا بترس گرنیست خون دیدہ بدامن، دریں چہ بحث

لغت : جیحون ونیل : ماوراالنہر اور مصر کے مشہور دریا، بمعنی دریا-- بترس: ڈر--

ترجمہ : اے محبوب تو خدا سے ڈر، یہ میرا دل ہے کوئی جیحون ونیل نہیں ہے- اگر میری آنکھوں سے خون کے آنسو دامن پر نہیں ٹپکے تو یہ کون سی بحث والی بات ہے، (تو کیا ہوا)- محبوب یہ سمجھتا ہے کہ عاشق کو اس سے کوئی عشق نہیں، بصورت دیگر اس کی آنکھوں سے خون کے آنسو دامن پر پڑتے- عاشق اسے خدا کا خوف کرنے کو کہتا اور اپنی صفائی میں یہ دلیل لاتا ہے کہ میرا دل ہے کوئی دریا نہیں کہ جس سے خون کے دھارے پانی کے دھاروں کی طرح ہوں-

بیچارہ بیں کہ جاں بہ شکر خندہ دادہ است خویشانش ار روند بہ شیون، دریں چہ بحث

لغت : شکرخندہ: ایسی ہنسی یا مسکراہٹ جس میں دلکشی ہو، شیریں ہنسی-- خویشانش: اس کے عزیز واقارب--

ترجمہ : بے چارے عاشق کو دیکھو کہ وہ محبوب کی شیریں ہنسی پر ہی جان دے بیٹھا- ظاہر ہے اس صورت میں اس کے عزیز واقارب نالہ وماتم اور فریاد کریں گے- اس میں تو کوئی تکرار والی بات نہیں-

بے پردہ شو ز غصہ و الزام دہ مرا گفتم کہ گل خوش است بہ گلشن دریں چہ بحث

لغت : بے پردہ شو: چہرے سے نقاب اٹھادے-- الزام دہ مرا: مجھے قصوروار سمجھ--

ترجمہ : میں نے جو یہ کہہ دیا کہ پھول باغ میں بہت خوبصورت اور پیارے لگتے ہیں تو یہ واقعی میری خطا ہے تو میری اس خطا پر ناراض ہو کر مجھے سزا اس طور دے کہ اپنے چہرے سے نقاب اٹھادے- عاشق نے محبوب کے سامنے پھول کے حسن کی بات کی جو اسے ناگوار گذری- عاشق اپنا جرم تسلیم کرتے ہوئے اپنے لئے جو سزا تجویز کرتا ہے وہ گویا اس محبوب کے حسین چہرے کے نظارے کی بالواسطہ درخواست ہے- اسے حسن طلب بھی کہہ سکتے ہیں-

مژگاں بہ دل ز ذوق نگہ می رود فرف بے رشتہ نیست جنبش سوزن، دریں چہ بحث

لغت : می رود فرف: نیچے اتر رہی ہیں-- رشتہ: دھاگا-- جنبش سوزن: سوئی کی حرکت، ہلنا--

ترجمہ : اس محبوب کی پلکیں، ذوق نگاہ کے سبب (یعنی محبوب کی نگاہ کے ذوق میں) عاشق کے دل میں اتر رہی ہیں- یہ بات واضح ہے کہ سوئی دھاگے کے بغیر حرکت میں نہیں آتی- پہلے مصرعے کی بات دوسرے مصرعے میں تمثیلی صورت میں کہی ہے- یعنی دل میں اترنے والی یہ پلکیں دراصل محبوب کی دل کش نگاہیں ہیں جو اتر رہی ہیں-

بت رابہ جلوہ دیدہ و برجای ماندہ است گر بحث می کنم بہ برہمن، دریں چہ بحث

لغت : برجاے ماندہ است: اپنی جگہ پر ٹکا ہوا ہے یعنی کوئی اثر نہیں--

ترجمہ : برہمن، بت کو حالت جلوہ میں دیکھ رہا ہے لیکن پھر بھی وہ اپنی جگہ پر براجمان ہے یعنی اس پر اس دیدار کا کوئی اثر نہیں- اس سے اگر میں اس صورت حال پر بحث کروں تو اس میں کیا حرج ہے؟ یعنی محبوب کا جلوہ ہو اور عاشق اس سے بے نیاز رہے، تو وہ پھر عاشق نہیں-

ہمسایہ ناخوش است، خوشم، ہم نشیں خموش گر نامہ ام نہاد بروزن، دریں چہ بحث

ترجمہ : اگر اس محبوب نے میرا خط روشندان پر رکھ دیا ہے تو اس میں کیا مضایقہ ہے، لیکن اس بات سے ہمسائے کو خوشی نہیں ہوئی، وہ ناخوش ہے، جبکہ مجھے بہت خوشی ہے- لہٰذا اے ہمنشیں تو اس معاملے میں خاموش رہ-

بعد از حزیں کہ رحمت حق بر روانش باد ماکردہ ایم پرورش فن، دریں چہ بحث

لغت : حزیں: مغلیہ دور کا مشہور فارسی شاعر علی حزیں، جس کی زندگی کا زیادہ تر حصہ برصغیر میں گذرا--

ترجمہ : حزیں کی روح پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اس کے بعد ہم ہی نے، بلاتنازع، فن شعر و سخن کی پرورش کی ہے- حزیں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی شاعری کو بھی بالواسطہ سراہا ہے-

اوجستہ جستہ غالب ومن دستہ دستہ ام عرفی کسے ست لیک نہ چوں من، دریں چہ بحث

لغت : جستہ جستہ: مراد تھوڑا تھوڑا، کسی قدر-- دستہ دستہ: مراد بہت-- عرفی: یہ بھی مغلیہ دور کا مشہور شاعر ہے--

ترجمہ : وہ (یعنی عرفی) کسی قدر یا تھوڑا تھوڑا غالب ہے اور میں پوری طرح یا بہت (غالب ہوں) لیکن صاف بات ہے وہ میرے پائے کا نہیں- یعنی عرفی اپنی جگہ ایک عظیم شاعر سہی لیکن میرے مقابلے میں وہ کسی حد تک عظیم ہے-

ردیف-ج

غزل #1

نقشم گرفتہ دوست، نمودن چہ احتیاج آئینہ مرا بزدودن چہ احتیاج

لغت : نمودن: دکھانا، ظاہر کرنا-- چہ احتیاج: کیا ضرورت ہے یعنی ضرورت نہیں-- زدودن: مانجنا، صاف کرنا--

ترجمہ : میرے دوست نے میرا نقش اختیار کیا ہے یعنی اس میں میرا رنگ آگیا ہے، اس کے اظہار یا ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے- میرے آئینے کو صاف کرنے کی ضرورت نہیں- یہ معرفت کا شعر ہے- صوفیا کے مطابق انسان کا دل جتنا صاف ہو گا اتنا اس میں محبوب حقیقی کا عکس صاف نظر آئے گا لیکن غالب کا کہنا ہے کہ جب وہ دل ہی میں سما جائے تو پھر اس آئینے یعنی دل کی صفائی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے-

باپیرہن ز ناز فرو می رود بہ دل بند قبائے دوست کشودن چہ احتیاج

لغت : فرومی رود: اترتا ہے-- کشودن: کھولنا--

ترجمہ : دوست اپنے پیرہن کے ساتھ ہی، اپنے ناز و ادا کے باعث (ہمارے) دل میں اتر رہا ہے- پھر بھلا ایسی صورت میں اس کے بند قبا کھولنے کی کیا ضرورت ہے- یعنی اس محبوب کے خوبصورت بدن کے نقش و نگار لباس میں بھی نمایاں اور دلکشی کا باعث ہیں-

چوں می تواں بہ رہگذر دوست خاک شد بر خاک راہ ناصیہ سودن چہ احتیاج

لغت : ناصیہ سودن: پیشانی رگڑنا--

ترجمہ : جب عاشق اس محبوب کی راہ گذر ہی میں خاک ہو سکتا ہے تو اس صورت میں اس محبوب کی خاک راہ پر ماتھا گھسانے یا رگڑنے کی کیا ضرورت ہے-

بنگر کہ شعلہ از نفسم بال می زند دیگر ز من فسانہ شنودن چہ احتیاج

لغت : بال می زند: پر مارتا، پھڑپھڑاتا ہے، ابھر رہا ہے-- فسانہ شنودن: کوئی افسانہ سننا، ماجرا سننا--

ترجمہ : تو ذرا یہ دیکھ کہ (آتش عشق کی بنا پر) شعلے میرے سانس سے ابھر رہے ہیں- پھر بھلا مجھ سے عشق میں میرے جلنے کا ماجرا سننے کی کیا ضرورت ہے؟ جو چیز سامنے نظر آ رہی ہو اس کے بارے میں کچھ سنانے کی ضرورت نہیں رہتی-

از خود بہ ذوق زمزمہ اے می تواں گذشت چندیں ہزار پردہ سرودن چہ احتیاج

لغت : زمزمہ اے: ایک یا کوئی نغمہ-- پردہ: لے، سر-- سرودن: گانا--

ترجمہ : جب ایک ہی نغمہ سن کر آدمی اس سے لطف اندوز ہو سکتا اور اس پر بیخودی طاری ہو سکتی ہے تو پھر اس بیخودی کے لئے اتنے ہزاروں سر یعنی نغمے گانے کی کیا ضرورت؟ یعنی صوفیا جو وجد و حال کی خاطر کئی نغمے سنتے ہیں، اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ دل متوجہ ہو تو ایک ہی پر تاثیر نغمے سے انسان پر وجد و حال طاری ہو سکتا ہے-

در دست دیگرے ست سفید و سیاہ ما با روز و شب بہ عربدہ بودن چہ احتیاج

لغت : سفید و سیاہ: بھلائی برائی، اچھا برا یعنی سب کچھ-- بہ عربدہ بودن: لڑنا جھگڑنا، شکوہ کرنا--

ترجمہ : ہمارا اچھا برا، یعنی ہماری قسمت کا اچھا یا برا ہونا کسی اور (یعنی تقدیر، قضا و قدر) کے ہاتھ میں ہے- ایسی صورت میں دن اور رات کی

گردش سے الجھنا کیا معنی؟ یعنی اس کا شکوہ کرنے کی کیا ضرورت؟ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مذکورہ گردش کے نتیجے میں انسانی قسمتیں بدلتی ہیں، چنانچہ اسی لئے اس گردش کو برا بھلا کہا جاتا ہے جبکہ تقدیر سے اس گردش کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خود غالب ہی کے بقول!

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

تالب کشودہ ای مزہ در دل دویدہ است بوس لب ترا بربودن چہ احتیاج

لغت : دویدہ است: دوڑ گیا یعنی اتر گیا ہے-- بوس لب ربودن: لبوں کا بوسہ اڑانا یعنی چومنا--

ترجمہ : تو نے ابھی ہونٹ کھولے ہی تھے کہ اس کا مزہ دل میں اتر گیا۔ اس صورت میں بھلا تیرے ہونٹوں کا بوسہ لینے کی کیا حاجت؟ یعنی بوسہ تو دور کی بات ہے محبوب کے ہونٹ کھولنے ہی میں عاشق کے لئے لذتوں کا سامان ہے۔

بفگن در آتش و تب و تابم نظارہ کن غم نامہ مرا بکشودن چہ احتیاج

لغت : بفگن: ڈال دے-- تب و تابم: میری تڑپ اور بیقراری-- بکشودن: کھولنے کی--

ترجمہ : تو میرا غم نامہ (وہ خط جس میں اپنے درد و غم کا اظہار کیا ہے) آگ میں ڈال دے یا پھینک دے پھر ذرا میری تڑپ اور بیقراری ملاحظہ کر، غم نامہ کو کھولنے کی کیا ضرورت ہے۔ یعنی تو یہ خط کھولے بغیر آگ میں ڈال کر میری تب و تاب کا اندازہ کر لے گا۔

آن کن کہ در نگاہ کساں محتشم شوی برخویش ہم زخویش فزودن چہ احتیاج

لغت : کساں: کس کی جمع، لوگ-- محتشم شوی: تو صاحب حشمت بنے-- فزودن: مراد ناز کرنا--

ترجمہ : تو ایسے کارنامے انجام دے کہ جن کی بنا پر تو لوگوں کی نظروں میں صاحب حشمت ٹھہرے، (لوگ تجھے عزت و احترام کی نظر سے دیکھیں) ورنہ یونہی اپنے آپ پر اترانا اور خود کو عظیم جاننا بے معنی بات ہوگی۔

خواب است وجہ ہمت آوارہ بینشاں محو رخ ترا بہ غنودن چہ احتیاج

لغت : آوارہ بینشاں: آوارہ دیکھنے والے یعنی کبھی ادھر اور کبھی ادھر تاڑنے والے-- غنودن: اونگھنا، سونا--

ترجمہ : نیند تو ان لوگوں کی ہمت کا باعث بنتی ہے جو آوارہ نظر ہیں (یعنی ان کی نظریں ایک محبوب پر نہیں ہیں) ورنہ جو عاشق ترے چہرے کے حسن و دلکشی میں کھویا ہوا ہے اسے نیند یا غنودگی سے کیا سروکار؟

تاب سموم فتنہ گراین است غالبا کشت امیدرا بدرودن چہ احتیاج

لغت : سموم: گرم ہوا، زہریلی ہوا-- کشت: کھیتی، فصل-- درودن: کاٹنا-- فتنہ: ناموافق حالات--

ترجمہ : اے غالب! اگر ناموافق حالات کی باد سموم کی گرمی کچھ اسی ڈھب کی ہے تو اس صورت میں امید کی فصل کاٹنا کیونکر ممکن ہے۔ یعنی جب حالات کے ہاتھوں کسی امید و آرزو کے پورے ہونے کی توقع ہی نہیں ہے تو کیوں خواہ مخواہ آس لگائے بیٹھے رہیں۔ غالب ہی کے بقول!

کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی

غزل #2

جلوہ می خواہیم، آتش شو، ہوائے ما مسنج دستگاہ خویش بیں و مدعائے ما مسنج

لغت : مسنج: مت تول، اندازہ نہ لگا-- دستگاہ خویش: اپنی استطاعت، اپنی ہمت و حوصلہ، بساط--

ترجمہ : ہم تیرے جلوے کی خواہش رکھتے ہیں تو سراپا آتش بن جا (آتش بن کر سامنے آ) اور ہماری خواہش کا اندازہ نہ لگا- تو اپنے حسن کی وسعت و بساط کو پیش نظر رکھ، ہمارے مدعا کو نہ دیکھ- یعنی تو اپنی آتش حسن کو خوب بھڑکا اور اس میں ہمارے جلنے کی پروا نہ کر-

گر خودت مہرے بجنبد کام مشتاقاں بدہ ورنہ نیروے قضا اندر رضاے ما مسنج

لغت : مہرے بجنبد: محبت ہلائے، اکسائے-- کام مشتاقاں بدہ: عاشقوں کی آرزو پوری کر-- نیروے قضا: قضا کی طاقت--

ترجمہ : اگر خود تیرے دل میں محبت کا جذبہ پیدا ہو تو اپنے عشاق کی آرزو پوری کر، ان کی دلجوئی کر ورنہ ہماری رضا (خواہش) کے معاملے میں یہ اندازہ مت لگا کہ قضا و قدر اسے پورا کرے گی- یعنی اس سلسلے میں (ہماری آرزوئیں پوری کرنے میں) قضا و قدر ہمارا ساتھ دے گی، ایسا مت سوچ-

ہم نشین دارو دہ و دل در خداے پاک بند می روی از کار درد بے دواے ما مسنج

لغت : دارو: دوا-- درد بے دوا: ایسا غم جس کا کوئی علاج نہیں، درد لادوا--

ترجمہ : اے ہم نشیں! تو ہمیں دوا دے دے اور خدائے پاک سے دل وابستہ کر لے یعنی اس پر بھروسہ کر- تو ہمارے درد لادوا کا اندازہ لگانے کی کوشش نہ کر ورنہ تیری یہ کوشش بیکار ثابت ہو گی- یعنی تو اپنی طرف سے ہمارے اس درد لادوا (عشق) کا چارہ کر لے ورنہ جب تک خدا ہی کو منظور نہ ہو گا اس کا علاج کسی بھی چارہ گر سے ممکن نہ ہو سکے گا-

مرگ مارا تاکہ تمہید شکایت کردہ است رنج و اندوہے کہ دارد از براے ما مسنج

لغت : کہ: کون-- تمہید: آغاز، مراد بہانہ--

ترجمہ : وہ کون ہے جس نے ہماری موت کو شکایت کا بہانہ بنا لیا ہے- موت میں ہمارے لئے کیا کیا رنج و غم ہیں ان کا اندازہ نہ لگا- یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے، وہ کون ہے جسے ہمارے دکھ درد کا خیال ہے، تو اس کا خیال نہ کر- یعنی عاشق کی موت پر محبوب کو شکایت کا نشانہ بنایا گیا، حالانکہ شکایت کرنے والوں کو یہ معلوم نہیں کہ زندگی میں ہمیں کیا کیا دکھ تھے جن سے اس موت نے نجات دلائی، تو (اے محبوب) ان کی شکایت کا خیال نہ کر-

اے کہ نعش ما بری، پندارم ازما بودہ ای دستمزد او چہ داری، خون بہاے ما مسنج

لغت : پندارم: میں خیال کرتا ہوں-- ازما بودہ ای: تو ہم میں سے ہے-- دست مزد: مزدوری، اجرت--

ترجمہ : (اے مخاطب) تو جو ہماری نعش اٹھائے لئے جا رہا ہے، میرا خیال ہے یا میں سمجھتا ہوں کہ تو ہم ہی میں سے ہے (یعنی ہمارا اپنا ہی کوئی واقف کار ہے)- اچھا تو یہ بتا کہ تجھے اس محبوب سے (ہماری اس لاش اٹھانے کی) کیا مزدوری ملی ہے- تو ہمارے خون بہا کی بات مت سوچ یا اس کا اندازہ نہ لگا-

خویش را شیریں شمردی، خصم را پرویز گیر سرگذشت کوہکن با ماجراے ما مسنج

لغت : خصم: دشمن، رقیب-- پرویز گیر: خسرو پرویز سمجھ لے-- کوہ کن: پہاڑ کھودنے والا، فرہاد جو شیریں کا عاشق تھا--

ترجمہ : اے محبوب تو نے خود کو شیریں سمجھا ہے (چلو یوں ہی سہی) پھر تو رقیب کو پرویز سمجھ لے، تاہم فرہاد کے ماجرا کے ساتھ ہمارے ماجرا کو نہ ملایا اس سے ہمارے ماجرا کا اندازہ نہ کر- یعنی عاشق خود کو فرہاد سے کہیں بڑھ کر سمجھتا ہے، البتہ خود کو خسرو پرویز (جو شیریں کا شوہر تھا) کا ہم پلہ کہلانے میں اسے کوئی عار نہیں-

آہ از شرم تو و ناکامی ما، زود باش در تلافی پایہ مہر و وفاے ما مسنج

لغت : زود باش: جلدی کر-- تلافی: کسی چیز کا عوض--

ترجمہ : تیری ندامت اور ہماری ناکامی پر افسوس ہے- خیر اب جو تو (اپنی بیوفائی اور جور و ستم کی) تلافی کرنے پر آمادہ ہوا ہے تو جلدی کر، اور اس بات کا اندازہ لگانا چھوڑ کہ ہم نے تیرے ساتھ کس حد تک مہر و وفا سے کام لیا ہے- ہمارے لئے تیرا یہ ندامت کا احساس بھی بہت کچھ ہے-

زاری ما در غم دل دید و شادی مرگ شد مردن دشمن ز تاثیر دعاے ما مسنج

لغت : شادی مرگ: بے حد خوشی کے باعث واقع ہونے والی موت-- مردن: مرنا-- دشمن: رقیب--

ترجمہ : رقیب نے غم دل کے ہاتھوں ہماری گریہ وزاری اور حالت زار دیکھی تو اس پر اتنی خوشی طاری ہوئی کہ وہ مرگیا- بہرحال رقیب پر جو یہ شادی مرگ طاری ہوئی ہے تو اسے تو ہماری دعاؤں کی تاثیر نہ سمجھ لینا-

کامہا محو است عیش بے زوال ما مپرس دیدہ ہا کور است جنس ناروائے ما مسنج

لغت : کامہا: کام کی جمع، خواہشات، آرزوئیں-- مپرس: مت پوچھ-- کور: اندھی-- جنس نارواں: ایسی چیز جس کا رواج نہ ہو--

ترجمہ : ہم آرزوؤں اور خواہشات میں ڈوبے ہوئے ہیں تو ہمارے لازوال (جس کو زوال نہ ہو) عیش یا عیب کا نہ پوچھ (نول کشوری ایڈیشن میں عیش ہے جبکہ صوفی مرحوم نے عیب لکھا ہے)- آنکھیں اندھی ہیں اس لئے تو ہماری جنس ناروا کا اندازہ نہ لگا- غالب کو اپنی شاعرانہ عظمت کا جتنا احساس ہے اس قدر اس کی پذیرائی نہیں ہوئی اور یوں اس کی شاعری گویا جنس ناروا بن گئی- اس صورت میں اس کی توقعات اس کے لئے ایک مصیبت بن گئیں-

در گذر زیں پردہ چوں دمساز غالب نیستی مدعی ہنجار خود گیر و نواے ما مسنج

لغت : در گذر: گذر جا، چھوڑ دے-- پردہ: مراد سر، لے، نغمہ-- مدعی: مراد فن میں غالب کی برابری کا دعوے دار-- دمساز: ہم نوا، کسی کے ساتھ مل کر گانے والا-- ہنجار خود گیر: اپنی راہ لے-- نواے ما: ہمارا نغمہ--

ترجمہ : اے مدعی! تو چونکہ غالب کا ہم نوا نہیں ہے (اس کے برابر کا شاعر نہیں ہے) اس لئے یہ سر اور نغمہ (شاعری) چھوڑ دے اور اپنی راہ لے، ہمارے نغمے کو جانچنے کی کوشش نہ کر- یعنی تجھے کیا علم یا اندازہ کہ میری شاعری کس مقام بلند پر ہے-

ردیف-چ

غزل #1

در پردہ شکایت ز تو داریم و بیاں ہیچ زخم دل ما جملہ دہان است و زباں ہیچ

لغت : بیاں ہیچ: بیان میں نہیں آتی-- جملہ: سارا، پوری طرح--

ترجمہ : ہمیں تجھ سے (کھل کر نہیں بلکہ) در پردہ شکایت ہے جو لفظوں میں بیان نہیں ہوتی- ہمارے دل کا زخم پوری طرح دہن ہے یعنی منہ کی طرح کھلا ہے لیکن اس میں زبان نہیں ہے- یعنی زخم دل سے ہماری حالت کا پتا چل سکتا ہے، زخم دل بول کر نہیں کچھ بتا سکتا-

اے حسن گراز راست نہ رنجی سخنے ہست ناز ایں ہمہ، یعنی چہ، کمر ہیچ و دہاں ہیچ

لغت : نہ رنجی: تو ناراض نہ ہو-- کمر ہیچ: یعنی کمر نہیں ہے، پتلی کمر-- دہاں ہیچ: تنگ منہ--

ترجمہ : اے حسن (یعنی محبوب) اگر تو سچ بات سے ناراض نہ ہو تو ایک بات کہوں؟ یہ جو تو اتنا ناز کرتا ہے تو کس برتے پر؟ تیری کمر ہے تو وہ نظر نہیں آتی اور دہان ہے تو وہ غائب ہے- محبوب کی پتلی کمر اور تنگ دہن کی دلکشی کی بالواسطہ بات کی ہے- بقول شاعر-

میاں سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے، کس طرف کو ہے، کدھر ہے؟

در راہ تو ہر موج غبارے ست روانے دل تنگ نہ گردم ز ہر افشاندن جاں ہیچ

لغت : روانے: ایک روح-- ز ہر افشاندن جاں: ہر مرتبہ جان دینا--

ترجمہ : تیری راہ میں گرد و غبار کی جو لہر اٹھتی ہے، وہ ایک روح ہے (زندہ ہے) اس لئے میں تیری راہ میں ہر مرتبہ جان نثار کرنے سے دل تنگ نہیں ہوتا، نہیں گھبراتا-

برگریہ بیفزود، ز دل ہرچہ فرو ریخت در عشق بود تفرقہ سود و زیاں ہیچ

لغت : بیفزود: بیا فزود، بڑھایا-- فرو ریخت: نیچے اترا، گرا، کم ہوا-- تفرقہ: فرق پیدا کرنا، جھگڑا--

ترجمہ : جو کچھ بھی ہمارے دل سے (عشق کے نتیجے میں) کم ہوا، اسی قدر اس نے ہماری گریہ وزاری میں اضافہ کیا- (حقیقت یہ ہے کہ) عشق میں نفع اور نقصان کا کوئی جھگڑا نہیں ہے- "کم" اور "اضافہ" کے حوالے سے سود و زیاں (نفع و نقصان کی بات کی ہے-

تن پروری خلق فزوں شد زریاضت جز گرمی افطار نہ دارد رمضاں ہیچ

لغت : تن پروری: جسم کی پرورش، جسم پر زیادہ توجہ دینا-- گرمی افطار: جوش و خروش سے روزہ کھولنا، اس وقت خوب کھانا پینا--

ترجمہ : ریاضت (یعنی روزہ رکھنے) سے لوگوں کی تن پروری میں اضافہ ہی ہوا ہے- رمضان تو گرمی افطار کے سوا کچھ نہیں ہے- یعنی سارے دن کی فاقہ کشی کے بعد افطار کے وقت معمولی یا ہلکا پھلکا کھانا ہونا چاہئے لیکن لوگ اتنا کھا لیتے ہیں کہ سارے دن کی کسر نکل جاتی ہے-

دنیا طلباں عربدہ مفت است بجوشید آزادی ما ہیچ وگرفتاری تاں ہیچ

لغت : دنیا طلباں: دنیا کے خواہشمند، مادہ پرست-- عربدہ: لڑائی جھگڑا-- بجوشید: سرگرم ہو جاؤ، جوش و خروش سے کام لو--

ترجمہ : اے دنیا کے طالبو! یہ لڑائی جھگڑا کس بات پر، یہ بیکار ہے- تم جس جوش و خروش سے طالب دنیا بنتے یا بن رہے ہو اسے جاری رکھو، اگر ہم خود کو دنیا سے آزاد سمجھتے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اور اگر تم اپنی دنیاوی خواہشات کا شکار ہو تو پھر کیا؟ یعنی تم اپنی دنیا طلبی میں مست رہو اور ہم دنیا سے اپنی بے نیازی میں مست رہیں، گویا "تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش"

پیمانہ رنگے است دریں بزم بگردش ہستی ہمہ طوفانِ بہاراست، خزاں ہیچ

لغت : دریں بزم: مراد اس دنیا میں--

ترجمہ : اس دنیا کی محفل میں رنگ کا ایک جام ہر وقت گردش میں رہتا ہے- زندگی تو سراسر مسلسل بہار کا طوفان ہے، جبکہ خزاں کا یہاں کوئی وجود نہیں- موسم بہار میں، بزم مے میں پیمانہ زیادہ گردش کرتا ہے- اسی حوالے سے زندگی کو طوفان بہار اور دنیا کو بزم کہا، جبکہ پیمانہ رنگ سے مراد غالباً وجود یا ہستی ہے جو دنیا میں کسی نہ کسی صورت میں برقرار رہتی ہے-

عالم ہمہ مرآتِ وجود است، عدم چیست؟ تاکار کند چشم، محیط است و کراں ہیچ

لغت : مرآت: آئینہ-- عدم: نیستی، وجود کا نہ ہونا-- محیط: سمندر-- کراں: کنارہ، ساحل--

ترجمہ : یہ کائنات مکمل طور پر وجود کا آئینہ ہے، عدم کیا ہے؟ (یعنی وہ کچھ نہیں، نیستی کے حوالے سے بھی "کچھ نہیں" کے معنی نکلتے ہیں)- جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے، زندگی یا وجود ایک سمندر ہے جس کا کوئی ساحل نہیں- (وہی اس سے پہلے والے شعر والی بات)-

در پردہ رسوائی منصور نوائے است رازت نہ شنودیم ازیں خلوتیاں ہیچ

لغت : منصور: جس نے "انا الحق" کہا تھا (میں خدا ہوں)-- خلوتیاں: تنہائی میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے--

ترجمہ : منصور کی در پردہ بدنامی میں بھی ایک نوا ہے (یعنی اس میں بھی ٹھوس بات ہے)، اس نے کوئی آواز تو بلند کی، جبکہ ان خلوتیوں سے ہم نے تیرے راز یعنی تیری حقیقت کے بارے میں کچھ نہیں سنا- خدا سے خطاب ہے کم از کم منصور نے "انا الحق" کا نعرہ بلند کر کے تو تیری حقیقت سے ہمیں آشنا کیا، وہ الگ بات کہ اسے سولی پر چڑھا کر رسوا کیا- یہ خلوتی تو صرف ظاہری عبادت ہی میں کھوئے رہتے ہیں-

غالب زگرفتاری اوہام بروں آی باللہ جہاں ہیچ و بد و نیک جہاں ہیچ

لغت : اوہام: جمع وہم-- باللہ: خدا کی قسم--

ترجمہ : اے غالب! تو اوہام کا شکار ہے ان سے باہر آ، یعنی وہم اور شکوک و شبہات سے اپنا دامن بچا- خدا کی قسم یہ کائنات بھی ہیچ ہے یعنی اس کا کوئی وجود نہیں اور اسی طرح اس نیک و بد (اچھے برے) کا بھی کوئی وجود نہیں- صوفیا "وحدت الوجود" کے قائل ہیں یعنی اس کائنات کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے- صرف وہی ذات اقدس مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہے- ممکن ہے غالب کے پیش نظر بھی یہی نظریہ ہو-

---

غزل #2

اے کہ نبوی، ہرچہ نبود در تماشا لیش مپیچ نیست غیر از سیمیا عالم، بہ سودایش مپیچ

لغت : نبوی: نہ بوی، تو نہیں ہے، تیرا وجود نہیں ہے-- مپیچ: مت الجھ-- سیمیا: وہمی اور خیالی شکلیں جن کا وجود نہ ہو، نظر کا دھوکا-- سودایش: اس کا جنون، اس کی محبت--

ترجمہ : تیرا اپنا کوئی وجود نہیں ہے، لہٰذا جس شے کا وجود نہیں ہے اس کے نظارے میں مت الجھ، یہ کائنات فریب نظر کے سوا کچھ نہیں ہے، اس کی محبت کے چکر میں نہ پڑ- (وہی پہلے والی بات)

موجہ از دریا، شعاع از مہر، حیرانی چراست محو اصل مدعا باش و بر اجزایش مپیچ

لغت : حیرانی چراست: حیرانی کیوں ہے، حیرانی کی کیا بات ہے-- محو باش: کھو جا، گم ہو جا-- اصل مدعا: اصل حقیقت--

ترجمہ : لہروں کا تعلق سمندر سے ہے، یعنی ان کا وجود سمندر سے ہے، اسی طرح کرنوں کا وجود سورج سے ہے، تو (اس میں) حیرانی کیسی؟ تو اصل حقیقت میں محو ہو جا یا اس کی طرف مائل ہو جا اور اس کے اجزا کے چکر میں نہ پڑ- یعنی ذات برحق یا حقیقت مطلقہ صرف ایک ہے اسی کی طرف متوجہ ہو، باقی کائنات کا مت سوچ-

آسماں وہم است از برجیس و کیوانش مگوی نقش ما ہیچ است بر پنہان و پیدایش مپیچ

لغت : برجیس و کیواں: دو سیارے (مشتری اور زحل)-- پیدائش: اس کا ظاہر--

ترجمہ : آسمان ایک خیالی چیز یا وہم ہے، اس کے سیاروں، ستاروں برجیس اور زحل کی بات نہ کر (یعنی سب آسمانی مخلوق، ستارے، چاند، سورج وغیرہ)، ہمارا نقش یعنی وجود بھی کچھ نہیں ہے (یعنی ہے ہی نہیں) اس لئے اس کے باطن اور ظاہر کی بات نہ کر، (ظاہر و باطن کے مسئلے

میں مت الجھ)

آخر از مینا بجاہ و پایہ افزوں نیستی بندہ ساقی شو و گردن ز ایمایش مپیچ

لغت : بجاہ وپایہ: مقام ومرتبہ میں-- افزوں: بڑھ کر-- ایمایش: اس کا اشارہ، اس کی رضا--

ترجمہ : تو مقام ومرتبہ میں صراحی (شراب کی صراحی) سے بڑھ کر تو نہیں ہے، لہٰذا ساقی کا غلام ہو جا اور اس کی رضا یا اس کے اشارے سے گردن نہ پھیر (سرکشی نہ کر)- اس سے جو بھی حکم ملے یا جو بھی وہ اشارہ کرے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دے-

صورتے باید کہ باشد نغز و زیبا روزگار گو بہ اکسونش مپوش و گو بہ دیبایش مپیچ

لغت : نغز: انوکھی، دلکش-- نغز و زیبا روزگار: دنیا یا زندگی کو دلکش اور حسین بنانے والی-- بہ اکسونش: اسے قیمتی ساٹن میں-- مپوش: مت لپیٹ، مت پہنا-- بہ دیبایش: اسے کمخواب میں--

ترجمہ : کوئی ایسی (حسین) صورت ہونی چاہئے جو زمانے یا زندگی کو دلکش و زیبا بنا دے- اس (حسین صورت) کو قیمتی ساٹن میں نہ لپیٹ (نہ پہنا) اور نہ اسے کمخواب میں لپیٹ- یعنی حسین صورت کا اپنا وجود ہی زندگی کی دلکشی و زیبائی کا باعث ہے، قیمتی لباس نہیں-

نامہ عنوانش بنام تست، زاں رو تازہ است داغ غم دارد سوادش، بر سراپایش مپیچ

لغت : زاں رو: از آں رو، اس لئے-- سوادش: اس کی تحریر-- سراپایش: مراد اس کا آغاز و اختتام--

ترجمہ : میرے نامہ محبت کا عنوان چونکہ تیرے نام سے ہے اس لئے اس میں تازگی ہے، لیکن چونکہ اس کی تحریر میں میرے داغ غم ہیں، اس لئے تو اس کے آغاز و اختتام میں مت الجھ- محبوب کے نام سے خط میں حسن پیدا ہوا ہے، جبکہ مضمون میں بیان غم ہے- سیاہی کے حوالے سے داغ غم کی بات کی ہے، یعنی یہاں تشبیہ سے کام لیا ہے-

دل از آن تست و نعمت ہائے الوانش تراست سخت درہم چوں سماط خوان یغمایش مپیچ

لغت : از آن تست: تیرا ہے-- نعمت ہائے الوانش: اس کی رنگارنگ نعمتیں-- سماط خوان یغما: لوٹ مار کے مال کا دسترخوان--

ترجمہ : (میرا) دل تیری ہی ملکیت ہے اور اس کی رنگارنگ نعمتیں بھی تیری ہی ہیں- تیرے ہی لئے ہیں- تو اسے (یا ان نعمتوں کو) خوان یغما کے دسترخوان کی طرح مت لپیٹ- یعنی جب یہ دل تیرا بن چکا ہے تو اسے پیار محبت سے رکھ، اس پر توجہ کر، اسے لوٹ مار کا مال نہ سمجھ-

اے ہوس کارت زگستاخی بہ بے رحمی کشید نازکی ہائے میانش بیں، ببالایش مپیچ

لغت : کارت: تیرا معاملہ-- میانش: اس کی کمر-- ببالایش: اس کے قد و قامت میں--

ترجمہ : اے ہوس تیرا معاملہ اب گستاخی سے گذر کر بے رحمی تک جا پہنچا ہے (یعنی ہوس پہلے محض گستاخ تھی اب بے رحم بھی ہو گئی ہے)- تو اس (محبوب) کی کمر کی نزاکتوں پر نظر رکھ اور اس کے جسم کی لمبائی چوڑائی میں مت الجھ یعنی کسی ہوس و حرص کے بغیر محبوب کے حسن کی نزاکتوں لطافتوں سے لطف اندوز ہونا چاہئے-

پیش ازیں کے بود ایں ہم التفاتے بودہ است این قدر برخود ز رنجش ہائے بیجایش مپیچ

لغت : کے بود: کب تھا-- التفاتے: خاص توجہ، مہربانی-- رنجش ہائے بے جایش: محبوب کی بے موقع رنجشیں--

ترجمہ : تو محبوب کی بے جا رنجشوں سے اپنے آپ میں اس قدر پیچ و تاب مت کھا، یعنی آزردہ خاطر نہ ہو، اس سے پہلے بھی تو کچھ ایسی ہی صورت حال تھی، یہ بھی ہمارے لئے اس کی مہربانی اور توجہ کی علامت تھی اور ہے، یعنی بقول شاعر!

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

نعش غالب ہم چنیں بر جاگذار آخر شب است خیز و در کجلے پرند گوہر آمایش مبیچ

لغت : ہم چنیں: اسی طرح، اسی حالت میں-- کجلی پرند: سیاہ ریشم-- گوہر آما: موتیوں سے بھرا ہوا--

ترجمہ : رات کا وقت ہے تو غالب کی لاش کو یونہی (ایک ہی جگہ) پڑا رہنے دے- اٹھ (یعنی ہٹ جا) اور اسے (لاش کو) موتیوں بھری سیاہ ریشمی چادر میں مت لپیٹ- موتیوں سے مراد ستارے اور کجلی پرند کا مطلب رات کی سیاہی ہے- یعنی یہاں تشبیہ سے کام لیا گیا ہے-

---

ردیف-ح

غزل#1

بادہ پرتو خورشید و ایاغِ دمِ صبح مفت آنان کہ در آیند بہ باغِ دم صبح

لغت : پرتو خورشید: سورج کا سایہ، عکس، مراد سورج کی طرح روشن-- ایاغ دم صبح: صُبح کے سانس کا پیالہ-- مفت آنا: ان لوگوں کے لئے مفت ہے، ان کا مقدر ہے--

ترجمہ : صُبح کے سانس (تازہ ہوا) کا جام ہو اور اس میں سورج کی کرنوں کی شراب ہو، تو یہ نعمتیں ان لوگوں کو میسر آتی ہیں جو صُبح کے سانس یا تازگی کے باغ میں آتے ہیں- یعنی جو لوگ صُبح سویرے باغ کی سیر کو جاتے ہیں ان کو وہاں تازہ ہوا سے بہت سرور حاصل ہوتا ہے جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا-

آفتابیم بہم دشمن وہمدرد اے شمع ما ہلاک سرشامیم و تو داغ دم صبح

لغت : بہم دشمن: آپس میں دشمن-- سرشام: شام کا آغاز--

ترجمہ : اے شمع ہم دونوں ایک دوسرے کے دشمن بھی ہیں اور ہمدرد بھی- ہم گویا دھوپ ہیں کہ ادھر شام ہوئی ادھر ہم ہلاک ہو گئے اور تو صُبح کے ہاتھوں ماری جاتی ہے، یعنی صُبح آنے پر بجھ جاتی ہے- شام کا مطلب ہے شب فراق جو عاشق کے لئے گویا پیام مرگ ہے اور شمع رات کو جلتی ہے اس لئے دونوں باہم دشمن ہوئے اور باہم ہمدرد اس بنا پر کہ عاشق شب فراق (سورج غروب ہونے پر) کے باعث اور شمع، سورج کے طلوع ہونے پر اس (سورج) سے دکھ اٹھاتے ہیں-

بعد آناں کہ قریب اند بہ ما، نوبت ماست آخر کلفت شبہاست فراغ دم صبح

لغت : کلفت شبہا: راتوں کی دکھ تکلیف-- نوبت: باری-- فراغ: آرام، سکوں--

ترجمہ : ان لوگوں کے بعد، جو ہمارے قریب ہیں، ہماری باری ہے، راتوں کی کلفت کے ختم ہونے پر ہی صُبح کا آرام و سکوں میسر آتا ہے- ان لوگوں نے آرام و سکون دیکھ لیا یا خوشیاں دیکھ لیں، اب ہماری خوشیوں کا وقت ہے-

زیں سپس جلوہ خور جاے چراغاں گیرد شب اندیشہ ز ما یافت سراغ دم صبح

لغت : زیں سپس: اس کے بعد سے-- جلوہ خور: خورشید کا جلوہ، روشنی-- اندیشہ: خوف، دھڑکا، فکرمندی--

ترجمہ : ہماری فکرمندی کی رات کو ہمارے ہی وسیلے سے صُبح کے آغاز ہونے کا سراغ ملا ہے- اب اس کے بعد چراغاں کی جگہ جلوہ خ
لے لے گا- یعنی فکرمندی کی رات کا خاتمہ ہو گا (خوف، دھڑکے ختم ہوں گے) اور امیدوں کا سورج طلوع ہو گا- امید ر

وشیاں نصیب ہوں گی۔

پیش ازیں باد بہار ایں ہمہ سرمست نہ بود　　شبنم ماست کہ تر کردہ دماغ دم صبح

ترجمہ : اس سے پہلے موسم بہار کی ہوا میں اس قدر سرمستی نہ تھی، یہ تو ہماری شبنم (طبیعت کی تازگی) ہی ہے جو صُبح کے دماغ کو تر کرنے کا باعث بنی ہے۔ یعنی اگر ہماری اپنی طبیعت میں شگفتگی ہے تو قدرتی طور پر صُبح بھی ہمیں تر و تازہ اور شگفتہ لگے گی۔

سخن ما ز لطافت ہمہ سر جوش میے است　　کہ فرو ریختہ از طرف ایاغ دم صبح

لغت : سرجوش میے است: ایسی شراب جو صاف ہے، خالص شراب۔۔ فرو ریختہ: ٹپک پڑی ہے۔۔

ترجمہ : ہمارا کلام اپنی لطافت کی بنا پر ایک ایسی شراب خالص ہے جو صُبح کے پیالے (جام) سے ٹپک پڑی ہے۔ یعنی صُبح کی تازگی کی کیفیت نے ہمیں بھی متاثر کیا اور یوں ہم شعر گوئی میں مست و محو ہو گئے۔

ذوق مستی زہم آہنگی بلبل خیزد　　مفگن آواز بر آواز کلاغ دم صبح

لغت : ہم آہنگی: ہم آواز ہونا، ہم نوائی۔۔ مفگن: مت ڈال، نہ لگا۔۔ کلاغ: کوا۔۔

ترجمہ : مستی کا ذوق تو بلبل کی ہم نوائی سے پیدا ہوتا ہے، اس لئے تو صُبح کے کوے کی آواز پر آواز نہ لگا۔ اصل بات ہم نوائی ہے، جو ہم نوا نہیں اس سے دور رہو۔

حق آں گرمی ہنگامہ کہ دارم، بشناس　　اے کے در بزم تو ماتم بہ چراغ دم صبح

ترجمہ : تو میری اس ہنگامہ خیزی (طبیعت میں جذبات کے جوش) کے حق کو پہچان جس کا باعث صُبح کا وقت ہے یعنی اس کی قدر کر، لیکن تیری محفل میں تو صُبح کے چراغ سے ماتم کی سی کیفیت نظر آ رہی ہے، ایسا کیوں ہے، یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

بوے گل گر نہ نوید کرمت داشت، چہ داشت　　اے بہ شب کردہ فراموش جناغ دم صبح

لغت : نوید کرمت: تیری بخشش کی خوشخبری۔۔ جناغ: مرغ کے سینے کی ہڈی، وہ تسمہ جو زین کی رکاب میں ہوتا ہے۔۔ جناغ دم صبح: صبح کے دم کا سینہ۔

ترجمہ : اگر پھولوں کی خوشبو میں تیرے کرم کی خوشخبری نہ تھی تو اور کیا تھا یعنی خوشخبری ہی تھی، تو نے رات کے وقت صُبح کے سینے سے ابھرنے والے سانس کو فراموش کر دیا۔ صُبح کے وقت پھولوں کے پھیلنے والی خوشبو گویا صُبح کے سینے سے نکلنے والے خوشبودار سانس تھا جو تیرے کرم کی خوشخبری تھی، جسے رات کی آمد پر تو نے بھلا دیا۔

غالب امروز بوقتے کہ صبوحی زدہ ام　　چیدہ ام ایں گل اندیشہ ز باغ دم صبح

لغت : صبوحی زدہ ام: میں نے صُبح کی شراب پی ہے۔۔ چیدہ ام: میں نے چنے ہیں، توڑے ہیں۔۔ گل اندیشہ: فکر و تخیل کے پھول۔۔

ترجمہ : غالب! آج جب میں نے صُبح کی شراب پی (اس کا جو اثر ہوا اس کے نتیجے میں) میں نے صُبح کے باغ میں شاعرانہ تصور و تخیل کے یہ پھول چنے، یعنی ایک تو شراب کا اثر دوسرے صُبح کی تازہ دم فضا گویا دونوں نے مجھ سے یہ اشعار کہلوائے۔

غزل #2

آہے بہ عشق فاتح خیبر کنیم طرح در گنبد سپہر مگر در کنیم طرح

لغت : فاتح خیبر: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ-- کنیم طرح: ہم بنیاد رکھیں-- در کنیم طرح: دروازے کی بنیاد رکھیں یعنی دروازہ کھل جائے--

ترجمہ : ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق میں آہ کھینچیں، شاید ہماری اس آہ سے آسمان میں کوئی دروازہ کھل جائے، یعنی ہماری آہ میں اتنی گرمی ہو کہ آسمان میں شگاف پڑ جائے- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیحد عقیدت کا اظہار ہے- جیسا کہ ملاحظہ ہو گا شروع کے دو ایک شعر چھوڑ کر اس غزل کے باقی تمام اشعار میں ایک طرح کا تسلسل ہے- یعنی غالب نے اپنی ذات کے متعلق مختلف تصورات پیش کئے ہیں جو ان کے احساس انفرادیت کے عکاس ہیں)

در فصل دی کہ گشتہ جہاں زمہریر ازو بنشیں کہ آب گردش ساغر کنیم طرح

لغت : فصل دی: خزاں کا موسم-- زمہریر: سخت سرد-- آب گردش ساغر: ساغر کا گردش کرنے والا پانی، شراب-- کنیم طرح: مراد پیش گردش میں لائیں--

ترجمہ : موسم خزاں میں، جبکہ دنیا اس موسم کے سبب سخت سردی کا شکار ہے، آؤ ہم مل بیٹھیں اور جام شراب کو گردش میں لائیں یعنی شراب پئیں کہ اس سردی کا توڑ شراب کی گرمی ہی سے ہو گا-

تاچند نشنوی تو و ماحسب حال خویش افسانہ ہاے غیر مکرر کنیم طرح

لغت : تاچند: کب تک-- غیر مکرر کنیم طرح: وہ (افسانے جو) دہرائے نہیں جاتے، نت نئے (افسانے)--

ترجمہ : تو کب تک ہماری داستان غم نہیں سنے گا اور ہم کب تک تجھے سنانے کے لئے اپنے حسب حال نت نئے افسانے تراشتے رہیں گے- حقیقت حال تو ایک ہی ہے لیکن جب تو توجہ نہیں دیتا تو ہمیں مختلف انداز میں وہ حقیقت بیان کرنا پڑتی ہے کہ شاید اس طرح تو ہماری داستان غم سن لے-

مارا زبوں مگیر، گر از پا در آمدیم از ما عجب مدار گر از سر کنیم طرح

لغت : زبوں مگیر: ہمیں تباہ حال یا حقیر نہ سمجھ-- ازپادر آمدیم: ہم نیچے گر پڑے ہیں-- عجب مدار: تعجب نہ کر-- از سر کنیم طرح: ہم سر کے بل چل پڑیں--

ترجمہ : اگر ہم (تیری راہ میں چلتے چلتے) گر پڑے ہیں تو اس سے ہمیں حقیر نہ سمجھ- اگر ہم (اس صورت حال کے بعد) سر کے بل چلنے لگیں تو اس پر تعجب نہ کرنا، یعنی ہم سر کے بل بھی چل سکتے ہیں-

ہوئے بہ چرخ دادن گردوں برآوریم عیشے بہ داغ کردن اختر کنیم طرح

لغت : ہوئے: مستانہ نعرہ-- بہ چرخ دادن: چکر دینا، گھمانا-- داغ کردن: جلانا، مراد رشک سے جلانا--

ترجمہ : ہم آسمان کو چکر دینے یا اسے رقص میں لانے کے لئے ایک نعرہ مستانہ بلند کریں، یعنی ہمارا یہ نعرہ اسے رقص پر مجبور کر دے، اور ہم ایک ایسا عیش کریں یعنی بزم عیش ونشاط سجائیں جس کے رشک سے ستارے جل جائیں- یعنی اس بزم کی چمک دمک (شراب کی وجہ سے) کے آگے ستاروں کی چمک ماند ہو جائے-

خود را بہ شاہدی بپرستیم زیں سپس در راہِ عشق جادہ دیگر کنیم طرح

لغت : بہ شاہدی: معشوقی میں،-- بپرستیم: ہم پرستش کریں-- زیں سپس: اس کے بعد سے--

ترجمہ : اس کے بعد سے یعنی آئندہ ہم خود معشوق بن کر آپ اپنی پرستش کریں اور اس طرح عشق کی راہ میں ایک نئے راستے کی بنیاد رکھیں- ہر وقت دوسرے حسینوں سے دل لگا کر خوار ہونا پڑتا ہے، اب بہتر یہی ہے کہ ہم خود کو معشوق تصور کر کے خود ہی عاشق بن جائیں اور یوں ایک نئے انداز محبت کا آغاز کریں-

از داغ شوق پردہ نشینے نشاں دہیم در زخم رشک روزنہ در کنیم طرح

لغت : نشاں دہیم: یعنی سمجھ لیں-- روزنہ در: دروازے کا چھوٹا سا سوراخ جس سے اندر جھانکا جاتا ہے--

ترجمہ : ہم اپنے داغ عشق کو ایک پردہ نشیں محبوب سمجھ لیں (یہ داغ، دل میں ہے، اس لئے پردہ نشین کہا) اور اپنے زخم رشک میں ایک روزنہ در کی بنیاد رکھ دیں، یعنی زخم رشک کو روزنہ در قرار دے لیں- زخم کا منہ چھوٹا ہونے کے باعث روزنہ در کہا- بالفاظ دیگر اس سوراخ سے اس پردہ نشیں محبوب کو جھانکا کریں-

از تار و پود نالہ نقابے دہیم ساز وز دود سینہ زلف معنبر کنیم طرح

لغت : تار و پود: تانا بانا-- نقابے دہیم ساز: ہم ایک نقاب بنالیں-- دود سینہ: سینے کا دھواں--

ترجمہ : ہم اپنے نالہ کے تانا بانا سے ایک نقاب تیار کریں اور سینے کے دھوئیں سے خوشبودار زلفیں بنالیں- یعنی نالہ کو اس محبوب کا نقاب اور درد و غم کے ہاتھوں سینے سے اٹھنے والے دھوئیں کو اس کی خوشبودار زلفیں قرار دے لیں-

برگ حلل زشعلہ آذر بہم نہیم پیرایہ از شرارہ و اخگر کنیم طرح

لغت : برگ حلل: لباس کا ساز و سامان-- آذر: آگ-- بہم نہیم: ہم مہیا کریں-- اخگر: چنگاری--

ترجمہ : ہم اس محبوب کے لباس کا ساز و سامان شعلوں اور آگ سے مہیا کریں یا تیار کریں اور اس لباس کی آرائش چنگاریوں سے کریں-

از زخم و داغ، لالہ و گل در نظر کشیم از کوہ و دشت حجلہ و منظر کنیم طرح

لغت : در نظر کشیم: ہم نظروں میں لائیں، تصور کریں-- حجلہ: دلہن کا چھپر کٹ، ایوان-- منظر: دریچہ--

ترجمہ : ہم اپنے دل کے زخموں اور داغوں کو لالہ و گل سمجھ لیں، قرار دے لیں جبکہ پہاڑ اور بیابان سے حجلہ و منظر کی بنیاد رکھیں یعنی کوہ و بیابان کو حجلہ اور منظر سمجھ لیں-

از سوز و ساز محرم و مطرب کنیم جمع از خار و خارہ بالش و بستر کنیم طرح

لغت : محرم: واقف حال، ندیم-- مطرب: گانے والا، مغنی-- خارہ: پتھر-- بالش: سرہانا--

ترجمہ : ہمارے سوز و ساز ہمارے لئے ایک طرح سے ہمارے ندیم و ہم نشیں اور مطرب ہوں، جبکہ کانٹے سے بستر اور پتھر سے تکیے کی بنیاد رکھیں- یعنی کانٹوں کو بستر اور پتھر کو تکیہ سمجھ لیں-

آئین برہمن بہ نہایت رسانده ایم غالب بیا کہ شیوہ آذر کنیم طرح

لغت : بہ نہایت رسانده ایم: ہم نے آخر تک پہنچا دیا ہے مکمل کر دیا ہے-- آذر: (ز کے ساتھ، اگر ذ کے ساتھ ہو تو بمعنی آگ، جیسا کہ اس سے پہلے ایک شعر میں آیا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ، بعض کے نزدیک چچا جو بت تراش تھے--

ترجمہ : اے غالب! ہم نے برہمن کے آئین کی تو تکمیل کر دی، اب تو آ کہ ہم آزر کا انداز یا مسلک اختیار کریں- یعنی پہلے بتوں کی پوجا کیا

کرتے تھے اب ہم خود بت تراشیں گے۔

ردیف-خ

غزل #1

اے جمالِ تو بتاراج نظر ہا گستاخ وے خرام تو بپامالی سرہا گستاخ

لغت : بتاراج نظر ہا: نظروں کو لوٹنے میں-- گستاخ: بے ادب، دلیر، نڈر-- وے: واے-- بپامالی: پاؤں تلے ملنے میں، پامال کرنے میں-- خرام: چال، ٹہلنا--

ترجمہ : (اس سے پہلی غزل کی طرح یہ بھی ایک مسلسل غزل ہے جس میں مخاطب محبوب ہے) اے محبوب! تیرا حسن، دیکھنے والوں یعنی عاشقوں کی نظروں کو لوٹنے میں بڑا دلیر ہے اور تیری (مستانہ) چال عشاق کے سرپامال کرنے میں بے باک ہے۔ حسن اور چال کی انتہائی دلکشی کی عکاسی ہے۔

دل شوق تو بہ آرایش دلہا سرگرم زخم تیغ تو بہ گل گشت جگر ہا گستاخ

لغت : سرگرم: بہت مصروف-- گل گشت: پھولوں کی سیر، باغ کی سیر--

ترجمہ : تیرے عشق کا داغ عاشقوں کے دلوں کی آرایش وزیبایش میں سرگرم ہے جبکہ تیری تلوار سے لگا ہوا زخم ان کے جگروں کی گل گشت میں گستاخ ہے۔ مراد یہ کہ عشاق کا دل تیری محبت سے سرشار ہے اور تیرے زخم محبت سیدھے جگر کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔

مردم از درد تو دور از تو و داغم ازغیر کہ رساند بتواین گونہ خبر ہا گستاخ

لغت : مردم: میں مرگیا-- داغم ازغیر: رقیب پر مجھے رشک آتا ہے-- رساند: پہنچاتا ہے--

ترجمہ : میں اس حالت میں کہ تجھ سے دور ہوں، تیرے درد محبت کے ہاتھوں مرگیا ہوں (تیرے درد محبت کا مارا ہوں) اور مجھے رقیب پر رشک آتا ہے یا میں اس کے ہاتھوں جل رہا ہوں کہ وہ میرے بارے میں اس قسم کی خبریں کس دلیری اور بے باکی سے تجھ تک پہنچاتا ہے۔

باخبر باش کہ دردے کہ ز بیدردی تست نالہ را کرد در اظہار اثرہا گستاخ

لغت : باخبرباش: خبردار یا محتاط ہو جا-- بیدردی: جوروستم--

ترجمہ : تو ذرا محتاط ہو جا، خبردار ہو جا کیونکہ تیرے جوروستم سے میں جس درد والم کا شکار ہوں، اس (درد) نے نالہ وفریاد کو تاثیر کے اظہار پر دلیر کردیا ہے۔ یعنی میرے نالہ وفریاد میں بڑا اثر آگیا ہے جس کے نتیجے میں تو بھی اس درد والم کا شکار ہو سکتا ہے۔

خواہش وصل خوداز غیر، زاخلاص مسنج کایں گدائے است بہ دریوزہ درہا گستاخ

لغت : زاخلاص مسنج: اخلاص پر مبنی نہ سمجھ-- کایں: کہ ایں-- دریوزہ: بھیک--

ترجمہ : رقیب، جو تیرے وصل کی خواہش کا اظہار کر رہا ہے، اس کی اس خواہش کو اخلاص پر مبنی نہ جان، اس لئے کہ وہ (رقیب) ایک ایسا گدا ہے جو در در سے بھیک مانگنے میں بے شرم ہے۔ یعنی وہ جگہ جگہ اپنے عشق کا اظہار کرتا ہے لیکن اس میں مخلص نہیں ہے۔

شاد گردم کہ بہ خلوت نہ رسید است رقیب بیمش چوں بہ تو در راہ گذر ہا گستاخ

لغت : نہ رسید است: نہیں پہنچا ہے-- بینمش: میں اسے دیکھتا ہوں--

ترجمہ : مجھے اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ رقیب تیری خلوت میں نہ پہنچا اسے تیری خلوت میسر نہ آئی، کیونکہ میں جب اسے تیرے ساتھ راستوں میں دیکھتا ہوں تو اس کا انداز گستاخانہ ہوتا ہے- یعنی جو باتیں خلوت میں کرنے کی ہوتی ہیں وہ سرراہ کرتا ہے-

گریہ ارزانی آں دل کہ بہ نیرو باشد بہ شناورزی سیلاب خطر ہا گستاخ

لغت : ارزانی آں دل: اس دل کا حصہ ہے-- نیرو: طاقت-- شناورزی: تیرنا، غوطے لگانا--

ترجمہ : گریہ وزاری آنسو بہانا اسی دل کے نصیب میں ہے یا اسی کا حصہ ہے جو خطروں کے سیلاب میں، تیرنے میں، بڑا دلیر ہو، حوصلے والا ہو- یعنی محبت میں گریہ وزاری کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں-

ہائے ایں پنجہ کہ باجیب کشاکش دارد بود با دامن پاکت چہ قدر ہاگستاخ

لغت : کشاکش دارد: کھینچا تانی کر رہا ہے، الجھ رہا ہے-- چہ قدرہا: کس حد تک، بہت--

ترجمہ : کس قدر دکھ کی بات ہے کہ میرا یہ ہاتھ دامن سے الجھ رہا ہے کبھی تیرے پاک دامن کو کسی حد تک یا کسی قدر دلیرانہ تھامے ہوئے تھا- یعنی پہلے وہ تیرے پاک دامن کے ساتھ گستاخ دستی کرتا تھا اب خود مجھے نشانہ بنا رہا ہے-

ناز دلہائے نزارش چہ محابا باشد سر زلفے کہ بہ پیچد بہ کمر ہا گستاخ

لغت : دلہائے نزار: مراد عاشقوں کے کمزور دل-- محابا: حوصلہ مند-- پیچد: لپٹتی ہے--

ترجمہ : اس کی زلف جو (عاشقوں) کی کمر کے ساتھ بڑی بے باکی سے لپٹتی ہے، اس کا اپنے ان عاشقوں کے کمزور دل پر ناز کرنا اس کے حوصلے کی دلیل ہے- یعنی محبوب بظاہر پیار کا اظہار کرتا ہے لیکن یہ پیار خلوص سے خالی ہے، اس لئے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کو مختلف انداز سے ستا کر خوش ہوتا اور ناز کرتا ہے-

طوطیاں در شکر آیند بہ غالب کاو راست لبے از نطق بتاراج شکرہا گستاخ

لغت : کاو راست: کہ اور اس، کہ اس کے ہیں-- نطق: زبان، قوت گویائی-- بتاراج: لوٹ مار کرنے میں-- طوطیاں: جمع طوطی، خوش نوا پرندے--

ترجمہ : غالب کے پاس شکر کی خاطر خوش نوا پرندے آتے ہیں کیونکہ اس کے ہونٹ ایسے ہیں جن کی قوت گویائی (بولنے کی طاقت) شیرینیاں لوٹنے میں بڑی دلیر ہے- مطلب یہ کہ غالب کی شاعری اپنی شیرینی میں بے مثل ہے اور اس کی اس شیریں بیانی پر بہت سی شیریں بیانیاں قربان ہیں-

---

غزل #2

تا بشوید نہاد ما ز وسخ گشت گرمابہ ساز از دوزخ

لغت : وسخ: ناپاکی، آلودگی-- نہاد: بنیاد، بدن--

ترجمہ : اس خاطر کہ وہ (ذات اقدس) ہمارے بدن کو گناہوں کی آلودگی سے صاف کر دے، اس نے دوزخ کو حمام بنا لیا ہے- یعنی دوزخ، گنہگاروں کے گناہ دھو ڈالنے کا یا انہیں گناہوں سے پاک کرنے کا ایک وسیلہ ہے-

تاچہ بخشند درجہان دگر کشتگان ترا چمن برزخ

لغت : جہان دگر: دوسری دنیا، آخرت-- برزخ: جنت اور دوزخ کے درمیان کا حصہ--

ترجمہ : تیرے عشق کے ماروں کے لئے تو چمن، برزخ ہے، دیکھیں انہیں آخرت میں کیا عطا ہو گا- یعنی عاشق تو چمن زاروں جیسے انتہائی دلکش مناظر والے مقامات سے خوش نہیں ہیں، آخرت میں انہیں کیا خوشی ہو گی-

وہ کہ از کشتزار امیدم بہرہ مور نیز برد ملخ

لغت : کشتزار: فصل، کھیتی-- بہرہ: حصہ، نصیب-- مور: چیونٹی-- ملخ: مکڑی، ٹڈی--

ترجمہ : واہ وا! میری امید کی فصل سے چیونٹی کا حصہ بھی ٹڈی اڑا لے گئی- اپنی بدقسمتی کی بات کی ہے- "چیونٹی کا حصہ" سے مراد چھوٹی سے چھوٹی آرزو، جبکہ ٹڈی کا وہ حصہ اڑا لے جانے سے مراد ہے آرزو پوری نہ ہونا-

دلم اجزائے نالہ را مدفن درت اشخاص بقعہ را مسلخ

لغت : مدفن: دفن ہونے کی جگہ، قبر-- درت: تیرا دروازہ-- اشخاص بقعہ: وہ لوگ جنہیں محبوب کے گھر میں باریابی حاصل ہے-- مسلخ: قتل گاہ--

ترجمہ : میرا دل میرے نالہ و فریاد کے اجزا (یعنی جو منتشر ہیں) کا مدفن ہے جبکہ تیرا در اشخاص بقعہ کی قتل گاہ ہے- یعنی میرے دل میں بیشمار فریادیں ہیں، اور جنہیں تو باریابی عطا کرتا ہے انہیں اپنے کرشمہ و ناز سے گویا قتل کر دیتا ہے-

از دل آرم بساط من آتش از تو گویم برات من برخ

لغت : ازدل آرم: یعنی میرا دل کہتا ہے-- بساط: مراد ٹھکانا-- از تو گویم: میں تیری طرف سے کہتا ہوں-- برات: نصیبہ--

ترجمہ : میرے دل کا کہنا ہے کہ میرا ٹھکانا آگ میں ہے، جبکہ میں تیری طرف سے کہتا ہوں کہ میری برات (عاشق کی برات) برف پر ہے- یعنی میرا دل جس قدر تیری آتش عشق میں جل رہا ہے، تیری طرف سے اتنی ہی سرد مہری کا مظاہرہ ہو رہا ہے-

ہوس ما و دانہ از یک دست نفس ما و دام از یک نخ

لغت : ازیک دست: مراد ایک ہی طرح کے-- نخ: دھاگا-- ہوس: مراد خواہشیں-- دام: جال--

ترجمہ : ہماری ہوس اور دانہ ایک ہی طرح کے یا ایک ہی قسم کے ہیں، اور ہمارا سانس اور جال ایک ہی دھاگے سے بنے ہوئے ہیں- یعنی انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ آرزوئیں اور خواہشیں دل میں لاتا اور پھر ان کے پیچھے لگ جاتا ہے، جو ایک طرح سے جال میں پھنسنے والی بات ہے-

برگ درخورد ہمت فلک است بہ شکایت چہ می زنیم زنخ

لغت : درخورد: لائق-- چہ می زنیم زنخ: ہم کیا ٹھوڑی مارتے ہیں یعنی افسوس اور شکوہ و گلہ کس لئے-- برگ: ساز و سامان--

ترجمہ : جو بھی ساز و سامان ہمیں ملتا ہے یعنی جو کچھ بھی ہمارے مقدر میں ہے وہ فلک کی ہمت کے مطابق ہے، پھر اس پر ہمیں شکوہ و شکایت کرنے کی کیا ضرورت ہے اور افسوس کا کیا مقام- یعنی جس کے جو نصیب میں ہے وہی اسے ملتا ہے- گلہ شکوہ اور افسوس بیجا ہے-

مور چوں ساز میزبانی کرد بہ سلیماں رسید پائے ملخ

لغت : ساز میزبانی: دعوت کا انتظام-- رسید: پہنچا انہیں ملا-- پائے ملخ: مکڑی کی ٹانگ--

ترجمہ : (قرآنی تلمیح سے استفادہ کیا ہے) چیونٹی نے جب میزبانی کا سامان کیا (انتظام کیا) تو حضرت سلیمان کے پاس مکڑی کی ٹانگ پہنچ گئی-

با تو شدہم سخن پیام گزار چہ تکلیم بہ ارزش پاسخ

لغت : پیام گزار: پیام پہنچانے والا، قاصد (یہاں گزار، ز کے ساتھ ہے، ذ سے غلط ہے، اسی طرح حق گزار، نماز گزار وغیرہ)-- چہ تکلیم: کیا صبر کروں، کیونکر تسکین حاصل کروں-- ارزش: قیمت، قدر و قیمت، اہمیت-- پاسخ: جواب--

ترجمہ : میرا قاصد تجھ سے ہم کلام ہوا، اب اس صورت میں مجھے تیرے جواب کی قدر و قیمت یا اہمیت کیا تسکین دے سکتی ہے- یعنی محبوب سے قاصد کی ہمکلامی کے رشک نے عاشق کو بیقرار کر دیا ہے- غالب ہی کے بقول-

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

درسخن کار برقیاس مکن تُرش گردد ترش نہ تلخ تلخ

لغت : قیاس: اندازہ، انکل، گمان-- سخن: زبان--

ترجمہ : زبان دانی میں انکل سے کام نہ لے (یعنی کسی زبان کے روزمرہ اور محاوروں کے معاملے میں انکل سے کام نہیں لیا جاتا- آگے وضاحت کے لئے دو لفظوں کے تلفظ کی بات کی ہے)- تُرش (ر، ساکن) تُرش (ر پر پیش) تو ہو سکتا ہے تاہم تلخ (ل ساکن) تلخ (ل پر زبر) نہیں ہے-

قاصد من براہ مردہ ومن ہم چناں در شمارہ فرسخ

لغت : ہم چناں: اسی طرح-- شمارہ فرسخ: فرسخ گننا، فاصلہ کے بارے میں سوچنا- (فرسخ کم از کم تین میل کا ہوتا ہے، یہاں مراد میل یا فاصلہ)--

ترجمہ : میرا قاصد تو راستے ہی میں مر گیا ہے اور میں (اس کے انتظار میں بیٹھا ہوا) اسی طرح میلوں کی گنتی کر رہا ہوں- یعنی اب وہ اتنی دور رہ گیا ہو گا یا اس نے اتنا فاصلہ طے کر لیا ہو گا بس اب آتا ہی ہو گا-

مرگ غالب دلت بدرد آورد خویش راکشت و ہرزہ کشت، آوخ

لغت : دلت بدرد آورد: ترے دل کو دکھ پہنچایا، یعنی تجھے دکھ ہوا-- کشت: مار ڈالا-- ہرزہ: بے فائدہ، بے سود-- آوخ: افسوس--

ترجمہ : غالب کی موت سے تجھے دکھ پہنچایا یا تیرا دل آزردہ ہوا، اس نے خود کو تو مار ڈالا لیکن افسوس کہ اس کا خود کو مارنا بے فائدہ ثابت ہوا- یعنی عاشق کو اپنے مرنے کے بعد، محبوب کی آزردہ خاطری سے پتا چلا کہ اسے تو اس (عاشق) سے محبت تھی- ظاہر ہے اس صورت میں عاشق کا یہ عمل بے سود و رائیگاں ٹھہرا- غالب ہی کے بقول!

آ ہی جاتا وہ راہ پر غالب کوئی دن اور بھی جیتے ہوتے

ردیف-و

غزل#1

دگر فریب بہارم سرجنوں نہ دہد گل است و جامہ آلی کہ بوی خوں ندہد

لغت : جامہ آلی: سرخ لباس-- دگر: مزید، اور--

ترجمہ : اب میں موسم بہار کے فریب میں آکر جنون و دیوانگی کا شکار نہیں ہوں گا اس لئے کہ وہ (بہار) اب میرے لئے محض ایک ایسا سرخ پھول اور سرخ لباس ہے جس میں خون کی بو نہیں ہے۔ یعنی عاشق کا دل افسردہ ہے، اور اسے بہار میں کوئی کیف و سرور نظر نہیں آتا جس کی وجہ سے جنون کا اندازہ ممکن نہیں۔

گسستہ تار امیدم، دگر بہ خلوتِ انس بہ زخمہ گلہ، سازم نوا بروں ندہد

لغت : گسستہ: ٹوٹ گیا ہے-- زخمہ گلہ: شکوہ کی مضراب-- نوا: لے، سر--

ترجمہ : میری امید کا تار ٹوٹ چکا ہے، اب انس و محبت کی خلوت میں شکوے شکایتوں کی مضراب سے میرے ساز یا ساز سخن سے کوئی نغمہ یا سر نہیں نکلتا۔ یعنی عاشق افسردہ خاطر ہونے کے باعث محبوب سے کسی قسم کا شکوہ گلہ نہیں کرنا چاہتا۔

زقاتلے بعذابم کہ تیغ و خنجر را بحکم وسوسہ زہراب بے شگوں ندہد

لغت : بعذابم: میں عذاب میں ہوں-- بحکم وسوسہ: وسوسے کی بنا پر-- زہراب: زہر کا پانی-- شگون: فال لینا--

ترجمہ : میں ایک ایسے قاتل کے ہاتھوں عذاب کا شکار ہوں جو (مجھے قتل کرنے کے سلسلے میں) وسوسوں اندیشوں میں پڑا ہوا ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنے تیغ و خنجر کو شگون کے بغیر زہراب تک نہیں دے رہا۔ زہراب دینے سے تیغ و خنجر کاوار کاری ہوگا۔ محبوب، عاشق کو سخت جان سمجھ کر پہلے فال لیتا ہے کہ وہ کس طرح مرے گا اور اسی وسوسے نے اسے تلوار کو زہراب تک دینے سے روک رکھا ہے جس کے نتیجے میں عاشق بیچارہ نہ زندوں میں ہے نہ مردوں میں۔

بداں پری ست نیازم کہ بہر تسخیرش زمہر، دل بزباں رخصت فسوں ندہد

لغت : بہر تسخیرش: اسے رام کرنے کے لئے-- زمہر: محبت کے باعث-- فسوں: جادو، سحر (جس سے پری کو رام کیا جاتا ہے)--

ترجمہ : میں اس پری (یعنی محبوب) کا نیازمند ہوں جسے رام کرنے کی خاطر میں جادو سے کام لینا چاہتا ہوں لیکن میرا دل، محبت کی وجہ سے میری زبان کو اس جادو کی اجازت نہیں دے رہا۔

جنوں مگو، ادبش نیست، بلکہ خودداری ست کہ تن بہ ہم دمی عقل ذو فنوں ندہد

لغت : عقل ذوفنون: کئی فنوں ہنروں والی عقل، چالاک اور مکار عقل-- ادبش نیست: اسے (جنوں کو) ادب نہیں ہے-- ہمدمی: ساتھی ہونا، دوستی-- تن ندہد: راضی نہیں ہے--

ترجمہ : ایسا مت کہہ کہ جنوں، ادب سے عاری ہے نہیں ایسا نہیں ہے، یہ تو دراصل میری خودداری ہے جو عقل ذوفنوں کی دوستی پر راضی نہیں ہوتی۔

کفیل ہوش خودم وقت مے بہ بزم حبیب بشرطِ آنکہ ز یک قلزمم فزوں ندہد

لغت : کفیل: ضامن، ذمہ دار-- زیک قلزم: مجھے ایک سمندر سے-- فزوں: زیادہ--

ترجمہ : میں دوست کی محفل میں میخواری کے موقع پر اپنے ہوش میں رہنے کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ مجھے شراب ایک سمندر سے زیادہ نہ دی جائے۔ بالواسطہ بہت شراب کی خواہش کا اظہار ہے۔

بہ بوے گنج گزیدم خرابہ، ورنہ جنوں بہ ہرزہ ذوق دل آویزی سکوں ندہد

لغت : گزیدم: (گ پر پیش) میں نے چنا، اختیار کیا-- بہ ہرزہ: یونہی، فضول، بیکار-- خرابہ: ویران جگہ، غیر آباد جگہ، پرانے زمانے میں

لوگ آبادی سے دور کسی ویرانے میں اپنی دولت زمین میں چھپایا کرتے تھے--

ترجمہ : مجھے خزانے کی بو آئی جس پر میں ویرانے میں چلا آیا- ورنہ جنون تو سکون کی دل آویزی کا ذوق یونہی نہیں دیتا- ایک تو خزانے کا خرابے میں ہونا، دوسرے دیوانوں کا خرابہ کی طرف نکل جانا کہ اس سے انہیں دلی سکون میسر آتا تھا- دیوانے عاشق کے پیش نظر یہ دونوں باتیں رہی ہیں-

شریک کار نیاورد تاب سختی کار جواب نالہ ماغیر "بے ستوں" ندہد

لغت : شریک کار: ہمکار، کسی کام میں ساتھی، ہم دم-- تاب: ہمت و حوصلہ-- بیستوں: وہ پہاڑ جو فرہاد نے کاٹا تھا اور پھر سر پر تیشہ مار کر وہیں خود کو ختم کر لیا تھا-- سختی کار: کام کی سختی، محبت میں پیش آنے والے رنج والم، مصائب--

ترجمہ : ہمارا ہمدم سختی کار کو برداشت کرنے کا ہمت و حوصلہ نہیں رکھتا اسی لئے وہ ہمارے نالہ کا جواب "بیستوں" کے سوا نہیں دیتا- یعنی وہ ہمارے نالہ و فریاد سن کر کہہ دیتا ہے کہ میاں! فریاد کو چھوڑو تم بھی فرہاد کا بیستوں والا طریقہ اختیار کرو-

بہ من گرای و وفا جو کہ سادہ برہمنم بہ سنگ ہر کہ دہد دل بہ غمزہ چوں ندہد

لغت : بہ من گرای: میری طرف متوجہ یا مائل ہو-- وفاجو: وفا ڈھونڈ، تلاش کر-- غمزہ: ناز و ادا، کرشمہ--

ترجمہ : تو میری طرف توجہ کر اور وفا تلاش کر، کیونکہ میں ایک سیدھا سادا برہمن ہوں (جو پتھر کے بتوں کو پوجتا ہے) سو جو شخص پتھر کو دل دے سکتا ہے، یعنی پتھر کے بت پر عاشق ہو سکتا ہے وہ بھلا ناز و ادا کو کیوں دل نہ دے گا- یعنی محبوب کے ناز و ادا میں دلکشی ہی عاشق کو اس پر فریفتہ کرتی ہے- بقول میر!

گل ہو، مہتاب ہو، آئینہ ہو، خورشید ہو میر اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہو

بقول احمد ندیم قاسمی!

وہ کشش کچھ اور ہی چیز ہے جسے حسن کہتے ہیں اہل دل نہ جمال عارض و چشم و لب نہ کمالِ چست قبائی ہے

ترا بہ حربہ چہ حاجت، نہ آں بود غالب کہ جان بہ لذت آویزش دروں ندہد

لغت : حربہ: ہتھیار-- چہ حاجت: کیا ضرورت ہے، کیا لازمی ہے-- آویزش دروں: پوشیدہ جنگ، جنگ محبت--

ترجمہ : تجھے ہتھیار استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے، اس لئے کہ غالب ایسا شخص نہیں ہے جو آویزش دروں کی لذت میں جان نہ دے- جو شخص محبت میں اپنی جان محبوب پر نثار کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ ہو، اس کے لئے ہتھیار (بندوق، تلوار وغیرہ) اٹھانے کی کیا ضرورت ہے-

---

غزل #2

نگاہش ار بہ سرنامہ وفا ریزد سواد صفحہ ز کاغذ چو توتیا ریزد

لغت : سرنامہ وفا: وفا کے خط پر-- ریزد: پڑے-- سواد: سیاہی-- توتیا: سرمہ--

ترجمہ : اگر اس کی نگاہ میرے نامہ وفا پر پڑ جائے، تو اس کے اثر میں، یا اس کی تاثیر سے کاغذ کے صفحے کی سیاہی سرمے کی طرح گر پڑے- محبوب کی نگاہ کے حوالے سے سرمے کی بات کی اور اس کی سنگدلی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر وہ غصے کی نظر سے دیکھ لے تو وفا کے نقش

تک مٹ جاتے ہیں۔

بہ فرق ما اگرش ناگہاں گذار افتد چو گرد، سایہ ز بال وپر ہما ریزد

لغت : فرق: سر-- اگرش: اگر اسے-- ناگہاں: اچانک--

ترجمہ : اگر کبھی اچانک اس کا گذر ہمارے سر پر سے ہو تو ہما کے بال وپر سے سایہ، گرد کی طرح گر پڑے، جھڑ جائے۔ ہما کا سایہ سر پر پڑنا بہت خوش بختی کی علامت ہے۔ کہتے ہیں جس کے سر پر سایہ پڑتا ہے وہ بادشاہ بن جاتا ہے (یہ اساطیر میں سے ہے یعنی ایسی بات یا چیز جس کا حقیقت میں وجود نہ ہو) جبکہ عاشق کی بدنصیبی ہے کہ ہما کا سایہ بھی اس کے حق میں مفید نہیں۔

خوشا بریدن راہ وفا کہ درہر گام جبیں ز پاے بہ انداز نقش پا ریزد

لغت : بریدن راہ وفا: وفا کا راستہ طے کرنا-- گام: قدم-- نقش پا: پاؤں کے نشان--

ترجمہ : راہ وفا طے کرنا بھی کسی قدر اچھا ہے (یعنی اس میں خاص سرور ہے) کہ اس میں چلنے والے کی پیشانی ہر قدم پر یوں زمین پر گرتی ہے جس طرح زمین پر پاؤں کے نشان پڑتے ہیں۔ پیشانی کا زمین پر گرنا گویا اس کا سجدے کرنا ہے۔ یعنی عاشق راہ وفا میں چلتا ہے تو اسے یوں لگتا ہے جیسے اس کی پیشانی ہر ہر قدم پر سجدے کر رہی ہے۔

زنالہ ریخت جگر پارہ ہاے داغ آلود چو برگ لالہ کہ در گلشن از ہوا ریزد

لغت : جگر پارہ ہاے داغ آلود: زخموں سے بھرے جگر کے ٹکڑے--

ترجمہ : ہمارے نالہ وفریاد سے جگر کے داغ آلود ٹکڑے یوں گرے جیسے گلشن میں لالہ کی پتیاں ہوا سے بکھر جاتی ہیں۔ نالہ وفریاد کی شدید گرمی کی بات کی ہے۔ ٹکڑوں کا گرنا یعنی بکھر جانا ہے۔

تبسمے ست بہ بالین کشتگان خودت کہ گل بہ جیب تمنّاے خوں بہا ریزد

لغت : بالیں: سرہانا، تکیہ-- کشتگان خود: تیرے اپنے مارے ہوئے-- گل بہ جیب ریزد: جھولی میں پھول بھر دیتا ہے--

ترجمہ : تو اپنے کشتگان محبت کے سرہانے بیٹھ کر کچھ اس انداز سے مسکرا رہا ہے کہ اس سے خون بہا کی تمنا کی جھولی پھولوں سے بھری جا رہی ہے۔ خون بہا سے مراد کسی کو مارنے یعنی اس کا خون بہانے کا صلہ ہے۔ گویا محبوب کی یہ مسکراہٹ ایک طرح سے خون بہا ہے جو کشتگان محبت کے لئے کیف وسرور کا سامان کرتا ہے۔

دماغ ما ز بلا می رسد، مگر ساقی گداز زہرہ ما در ایاغ ما ریزد

لغت : دماغ می رسد: بہت خوش ہوتا ہے-- گداز: پگھلاہٹ-- زہرہ: پتا-- ایاغ: پیالہ-- مگر: شاید--

ترجمہ : ہمیں مصائب وآلام سے بہت مسرت وشادمانی ہوتی ہے۔ شاید ساقی ہمارے پتے کا گداز ہمارے جام میں ڈال دیتا ہے۔ شاید وہ ہمارے پتے کو پگھلا کر جام میں ڈالتا ہے)۔ پتے کا گداز گویا خون جگر ہے۔ یعنی ہم اپنا خون جگر پی کر جو لذت محسوس کرتے ہیں، اس سے ہمیں مصیبتیں بھول جاتی ہیں۔

خوش آں کہ عجز منش برسر عتاب آرد خسک بہ پیرہن شعلہ جفا ریزد

لغت : عجز منش: میری عاجزی اسے-- برسر عتاب آرد: اسے غصہ دلاتا برہم کرتا ہے-- خسک بہ پیرہن ریزد: تنکا لباس میں ڈالتا یعنی بے قرار اور بیتاب کرتا ہے، بھڑکاتا ہے--

ترجمہ : یہ ایک اچھی یا دل خوش کن بات ہے کہ میری عاجزی ونیازمندی سے وہ (محبوب) برہم ہو جاتا ہے۔ گویا اس طرح اس کے جفا کے

شعلے مزید بھڑک اٹھتے ہیں۔ یعنی وہ میری طرف متوجہ یا مائل ہونے کی بجائے اور بھی جور و جفا سے کام لینے لگتا ہے۔

بہشت خویش توانی شدن، اگر داری دلے کہ خون شود و رنگ مدعا ریزد

لغت : توانی شدن: تو ہو سکتا ہے-- رنگ مدعا ریزد: یعنی آرزوؤں اور خواہشوں سے بے نیاز ہو جائے، ترک کر دے--

ترجمہ : اگر تیرے سینے میں ایک ایسا دل ہے جو خون ہو جائے لیکن خواہشات ترک کر دے تو اس صورت میں تو اپنی بہشت آپ ہو سکتا ہے۔ یعنی دل پر جو کچھ بھی بیتے وہ برداشت کرے لیکن خواہشات اور آرزوؤں کا شکار نہ ہو تو اس کے لئے یہ دنیا ہی جنت ہے۔

بروز وصل در آغوشم آں چناں بفشار کہ بے من از لب من شکوہ تو وا ریزد

لغت : آں چناں: اس طرح، اس قدر-- بفشار: بھینچ لے-- وا ریزد: گر جائے، دور ہو جائے--

ترجمہ : وصل کے دن تو مجھے اپنی آغوش میں اس طرح یا اس قدر بھینچ کہ میرے بغیر ہی (یعنی مجھے پتا بھی نہ چلنے پائے) اور میرے ہونٹوں سے تیرا شکوہ خود بخود دور ہو جائے۔ یعنی تیرے ہجر و فراق میں میں نے جو سختیاں جھیلیں، وہ تیرے اس طرح سے مجھے بھینچنے پر، میں بھول جاؤں گا اور یوں شکوہ شکایت خود بخود ختم ہو جائے گا۔

بہ چارہ درد تو اکسیر بے نیازیہاست کہ دل گدازد و در قالب دوا ریزد

لغت : چارہ: علاج-- اکسیر: مراد یعنی مفید دوا جس سے مرض ختم ہو جائے-- قالب: ڈھانچا، سانچا--

ترجمہ : تیرے درد (محبت) کے علاج یا چارہ گری میں بے نیازی گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ (یعنی اس درد کی کوئی چارہ گری نہ کی جائے) تاکہ وہ (درد) دل کو پگھلا کر دوا کے سانچے میں ڈھال دے۔ گویا درد محبت کا بہترین علاج دل گدازی ہی میں ہے۔

بروے عقدہ کارم بہ شکل برگ خزاں ز لرزہ ناخن دست گرہ کشا ریزد

لغت : عقدہ کارم: میرے کام یا مسئلے کی گتھی، گرہ-- لرزہ: کپکپی-- گرہ کشا: گتھی سلجھانے والا، مسئلہ حل کرنے والا--

ترجمہ : جب میرا گرہ کشا (محبوب) اپنے ہاتھ سے میرے عقدہ مشکل کو حل کرنے لگتا ہے تو اس کے ہاتھ میں کپکپی کی وجہ سے اس کا ناخن دست میرے اس عقدہ پر بالکل اس طرح گر پڑتا ہے جس طرح خزاں میں پتے، ذرا سی ہوا سے بھی، گر جاتے ہیں۔ یعنی وہ میری گتھی سلجھانے کی کوشش تو کرتا ہے لیکن گھبراہٹ وغیرہ کی وجہ سے نہیں سلجھا سکتا۔

غبار شوق بہ خونابہ امید سرشت دمے کہ خواست قضا طرح ایں بنا ریزد

لغت : خونابہ: خون ناب یا ناب، خالص خون-- سرشت: گوندھا-- دمے کہ: جب، جس وقت-- طرح: بنا، بنیاد--

ترجمہ : جب قضا و قدر نے یہ چاہا کہ وہ اس (عشق و محبت) کی بنیاد رکھے تو اس نے غبار شوق کو امید کے خالص خون میں گوندھ ڈالا (ملا دیا)۔ گویا عشق و محبت میں انسان کو ہر طرح کی امید و آرزو سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

شباب و زہد چہ ناقدر دانی ہستی ست بلا بہ جان جوانان پارسا ریزد

لغت : شباب: جوانی-- زہد: پارسائی، تقویٰ-- جوانان پارسا: متقی اور پرہیزگار نوجوان-- ناقدر دانی: کسی چیز کی قدر و اہمیت کو نہ سمجھنا--

ترجمہ : جوانی اور پھر پارسائی و تقویٰ؟ یہ تو زندگی کی بڑی ناقدر دانی ہے۔ خدا ان متقی نوجوانوں پر کوئی آفت و مصیبت نازل فرمائے۔ یعنی انہیں قدرت کی طرف سے اس ناقدر دانی کی سزا ملے، اس لئے کہ شباب میں یہ زہد و تقویٰ گویا زندگی میں جمود کی صورت ہے اور اس سے انسان جہد و کوشش سے اپنی دنیا کو خوبصورت بنانے سے عاری ہو جاتا ہے کہ یہ دنیا کو خوبصورت بنانا بھی ایک انسانی فریضہ ہے۔ عذاب کی

بددعا اس لئے کہ شاید اس سے ایسے نوجوان زندگی کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لائق ہو جائیں۔

به سجده بر درِ یار اوفتیم تا غالبؔ خط جبیں چو غبار از جبین ما ریزد

لغت : اوفتیم: ہم گرتے ہیں-- خط جبیں: پیشانی کی لکیر، نصیبہ--

ترجمہ : اے غالب! ہم جو دریار پر سجدے کے لئے گرتے ہیں تو اس لئے کہ ہماری پیشانی پر نصیبے کی جو تحریر نقش ہے وہ گرد کی طرح ہماری پیشانی سے گر جائے جھڑ جائے۔ اس تحریر سے مراد ہجر و فراق ہی ہو سکتا ہے جس میں عاشق مسلسل جلا رہتا ہے، تحریر کا جھڑنا گویا وصل کی امید ہو سکتی ہے۔

غزل #3

به بند پرسش حالم نمی تواں افتاد تواں شناخت ز بندے کہ بر زباں افتاد

لغت : به بند پرسش حالم: میری احوال پرسی کی قید میں، یعنی احوال پرسی کے پیچھے پڑ جانا-- بندے کہ: وہ گرہ جو، بند ہونا--

ترجمہ : میری احوال پرسی کے پیچھے نہیں پڑا جا سکتا (یعنی اس کی ضرورت نہیں)، اس لئے کہ میری زبان پر جو گرہ لگ گئی ہے، یعنی یہ جو میری زبان چپ ہے، خاموش ہے تو اسی سے میری حالت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بقول اقبال!

نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری

فغان من دل خلق آب کرد ورنہ ہنوز نہ گفتہ ام کہ مرا کار با فلاں افتاد

لغت : دل آب کرد: دل پانی کر دیا یعنی تڑپا دیا--

ترجمہ : میری فریاد و فغاں نے تو لوگوں کے دلوں کو تڑپا دیا ہے، ورنہ میں نے ابھی تک اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ مجھے فلاں سے سابقہ پڑا ہے، یعنی میری یہ ساری فریاد و فغاں فلاں محبوب سے محبت کے باعث ہے۔

من آں نیم کہ بتانم کنند دل جوئی خوشم ز بخت کہ دلدار بدگماں افتاد

ترجمہ : میں وہ نہیں ہوں یا ایسا نہیں ہوں کہ بت میری دلجوئی کریں۔ میں اپنے نصیبے پر خوش ہوں کہ میرا دلدار بدگماں واقع ہوا ہے۔ بتوں سے مراد دوسرے حسین ہیں۔ محبوب کا بدگمان واقع ہونا یوں ہے کہ اسے دوسروں کی دلجوئی پر شک ہے، اس لئے وہ کسی کا قریب آنا پسند نہیں کرتا جبکہ میری وہ دلداری کرتا ہے اور اس کا یہی عمل میری خوش بختی کی علامت ہے۔

ز رشک غیر بہ دل خوں فتاد ناگہ و من بہ خود تپم کہ چہ افتاد تا چناں افتاد

ترجمہ : رقیب کے بارے میں رشک کے باعث میرے دل میں اچانک کچھ ایسا طوفان اٹھا کہ میرا دل خون ہو کر رہ گیا اور میں اب اس صورت حال پر خون میں تڑپ رہا ہوں (بیحد بیقراری کا شکار ہوں) کہ آخر ایسی کون سی افتاد آپڑی تھی جو یہ حالت ہوئی۔ غالباً اس بنا پر کہ محبوب کی اب زیادہ تر توجہ رقیب کی طرف ہے۔

ہم از تصرف بیتابی زلیخا بود بہ چاہ یوسف اگر راہ کارواں افتاد

لغت : تصرف: اختیار، دخل، کرامت، مراد تاثیر-- چاہ: کنواں-- راہ کارواں افتاد: قافلے کا گذر ہوا--

ترجمہ : اگر قافلے والوں کا گذر حضرت یوسف علیہ السلام کے کنوئیں کے قریب سے ہوا تو یہ زلیخا کی بیقراری یعنی شدید محبت کا نتیجہ تھا۔ اس شعر میں قرآنی تلمیح سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے انہیں کسی کنوئیں میں گرا دیا تھا۔ اتفاق سے ایک قافلے کا ادھر سے گذر ہوا۔ پانی کی ضرورت پڑی تو وہ کنوئیں پر آئے تب ان کا پتا چلا۔ بعد میں انہیں والی مصر کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا جہاں زلیخا ان کے دام محبت میں گرفتار ہو گئی۔ غالب نے قافلے کے مذکورہ گذر کو زلیخا کی شدید محبت کا اثر قرار دیا ہے۔

حدیث مے بہ دف و چنگ درمیاں داریم کنوں کہ کار بہ شیخ نہفتہ داں افتاد

لغت : حدیث: بات-- دف: ڈفلی، طبلہ-- چنگ: باجا-- شیخ نہفتہ داں: وہ پارسا جسے چھپی باتوں کا پتا ہوتا ہے--

ترجمہ : اب جبکہ ہمارا واسطہ یا معاملہ شیخ نہفتہ داں سے آپڑا ہے تو اب ہم شراب کی باتیں دف و چنگ کے ساتھ کرتے ہیں۔ یعنی پہلے ہم چھپ کر پیا کرتے تھے اب جب ہماری مے نوشی کا راز کھل گیا ہے تو ہم ڈھول باجے کی آواز کے ساتھ، یعنی کھلم کھلا، پینے لگے ہیں۔

فرو نیامدم ازبس کہ بیخودم بہ طلب ہزار بار گذارم بر آشیاں افتاد

لغت : فرو نیامدم: میں نیچے نہیں اترا-- ازبس کہ: بہت زیادہ--

ترجمہ : میں اپنی طلب یعنی خواہش کے معاملے میں اس حد تک بیخود ہوں کہ اگرچہ میرا گذر ہزار مرتبہ آشیانے پر سے ہوا لیکن میں نیچے نہیں اترا۔ گویا خواہشات یا طلب میں بہت بلندیوں پر پرواز کرتا رہا۔

بہ کوے یار ز پا افتم و کنم فریاد بداں دریغ کہ دانند ناگہاں افتاد

ترجمہ : میں محبوب کے کوچے میں، جان بوجھ کر، گر پڑتا ہوں اور کچھ اس دردناک آواز میں چیخ اٹھتا ہوں کہ لوگ یہ سمجھیں کہ میں اچانک گر گیا ہوں۔ یعنی دوست کے کوچے میں کچھ دیر ٹھہرنے کی خاطر میں گرنے کا بہانہ بناتا ہوں تاکہ لوگ کسی شک میں نہ پڑیں۔ مصحفی نے اس سلسلے میں یہ بہانہ بنایا ہے:

تیرے کوچے ہر بہانے مجھے دن سے رات کرنا کبھی اس سے بات کرنا، کبھی اس سے بات کرنا

شب ارچہ باتو بہ دعویٰ نما نمائی داشت بہ روز طشت مہ از بام آسماں افتاد

لغت : ارچہ: اگرچہ-- بہ دعویٰ نما نمائی داشت: برابری یا مدمقابل ہونے کا دعوے دار تھا-- طشت مہ: چاند کا تھال یعنی خود چاند--

ترجمہ : اگرچہ رات کے وقت چاند، حسن میں تیری برابری کا دعوے دار تھا لیکن دن کے وقت وہ آسمان کی چھت سے نیچے آگرا۔ دوسرے لفظوں میں چاند کا حسن صرف رات تک ہی ہے۔

نفس شرارہ فشان است و نطق شعلہ درو زحرف خوے کے باز آتشم بہ جاں افتاد

لغت : شرارہ فشاں: چنگاریاں پھیلانے والا یا بکھیرنے والا-- شعلہ درو: شعلے کاٹنے والا-- باز: پھر--

ترجمہ : میرا سانس چنگاریاں بکھیر رہا ہے جبکہ میری زبان شعلوں کی فصل کاٹ رہی ہے۔ یہ کس کی تند مزاجی کی بات نے مجھے پھر آتش بجاں (جس کی جان آگ میں پڑی ہو، بیحد بیقرار) کر دیا ہے۔ یعنی محبوب تند خو ہے اور اس کی اس تند خوئی کے ذکر ہی سے عاشق کے سانس میں گویا چنگاریاں سے بھر جاتی ہیں۔ محبوب کی تند خوائی کے حوالے سے چنگاریوں، شعلوں اور آگ کی بات کی ہے۔ اس میں صنعت مراعاۃ النظیر آگئی ہے۔

غریبم و تو زبان داں مرا نہ ای غالب بہ بند پرسش حالم نمی تواں افتاد

لغت : غریبم: میں مسافر یا پردیسی ہوں، اجنبی ہوں-- زبان دان: کسی دوسرے کی زبان کو جاننے سمجھنے والا--
ترجمہ : اے غالب! میں ایک پردیسی ہوں اور تو میری زبان سے واقف نہیں ہے (تو میری زبان نہیں سمجھ سکتا)، لہٰذا میری احوال پرسی کی قید میں نہیں پڑا جا سکتا- یعنی جب تو میری زبان ہی نہیں سمجھتا تو پھر میری احوال پرسی کی کیا ضرورت ہے- یہ بیگانہ کی بات ہو گی-

---

غزل #4

غم چو بہم در افگند، روکہ مراد می دہد دانہ ذخیرہ می کند کاہ بباد می دہد

لغت : بہم در افگند: بری طرح گرا دے، بے بس کر دے-- رو: جا، یعنی کوئی بات نہیں--
ترجمہ : غم اگر تجھے بے بس کر دے یعنی اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو کوئی بات نہیں، اس لئے کہ اس صورت میں تجھے تری مراد ملے گی (تیرا مقصد حاصل ہو گا)- یہ (غم) دانے جمع کرتا اور گھاس پھونس کو ہوا میں اڑا دیتا ہے- دانوں سے مراد اچھی باتیں یا نیکیاں ہیں اور کاہ سے مراد برائیاں- گویا غم کی بدولت انسان تزکیہ نفس کی طرف آتا ہے-

آخر منزل نخست خوے تو راہ می زند اول منزل دگر بوے تو زاد می دہد

لغت : آخر منزل نخست: پہلی منزل (پڑاؤ) کے آخر میں-- راہ می زند: لوٹتا ہے-- اول منزل دگر: دوسری منزل کے آغاز میں-- بوے تو: تیری خوشبو، تیرا سراغ-- زادی دہد: زاد راہ یعنی سامان سفر دیتا ہے--
ترجمہ : پہلی منزل کے آخری مرحلے میں تیری تند مزاجی لوٹتی ہے (یعنی رکاوٹ بنتی ہے) جبکہ دوسری منزل کے آغاز میں تیرا سراغ زاد راہ عطا کرتا ہے (زاد راہ بن جاتا ہے)- آغاز عشق میں عاشق کو بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن پھر محبوب کا سراغ ملنے پر اس کا سفر عشق بڑھنے لگتا ہے-

اے کہ بہ دیدہ نم زتست، وے کہ بہ سینہ غم زتست نازش غم کہ ہم زتست خاطر شاد می دہد

ترجمہ : اے محبوب! یہ جو میری آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں تو یہ تیری ہی وجہ سے ہے اور یہ جو میرے سینے میں غم نے ڈیرا ڈال رکھا ہے تو یہ بھی تیری ہی وجہ سے یعنی تیرے عشق کے باعث ہے، اور اس غم پر جو مجھے ناز ہے وہ بھی تیری ہی بدولت ہے- اور یہ نازش غم میرے لئے دلی مسرت و شادمانی کا باعث بنتا ہے-

شوخی دل کشا تنت برگ نبات می نہد سختی بے وفا دلت رزق جماد می دہد

لغت : تنت: تیرا بدن، جسم-- برگ نبات: نباتات کا پتا، سبزہ-- جماد: مراد جمادات، وہ چیزیں جو اگ نہیں سکتیں، پتھر وغیرہ-- شوخی: چمک، تیز رنگ، لطافت--
ترجمہ : تیرے جسم کی دل کشا شوخی (مراد لطافت) سبزہ و روئیدگی کا سامان کرتی ہے جبکہ تیرے بے وفا دل کی سختی جمادات کو رزق عطا کرتی ہے، یعنی تیرا جسم تو لطافت و نزاکت کا حامل ہے جب کہ تیرا دل پتھر کا ہے یعنی سختی میں پتھر کی مانند ہے-

مست عطائے خود کند، ساقی ما نہ مست مے دادہ ز یاد می برد بسکہ زیاد می دہد

لغت : دادہ ز یاد می برد: جو کچھ دیا ہوتا ہے وہ بھول جاتا ہے-- بسکہ: اس حد تک--
ترجمہ : ہمارا ساقی ہمیں شراب سے نہیں بلکہ اپنی عطا سے مست کرتا ہے- وہ اس قدر شراب عطا کرتا ہے کہ جو اس نے ہمیں پہلے شراب

دی ہوتی ہے وہ بھول جاتا ہے۔ ساقی کی فراخ دلی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی وہ بہت زیادہ شراب پلاتا ہے۔

دوست ز رفتہ بگذرد، لیک غبار ما ہنوز　　در ربش از فزوں سری مالش باد می دہد

لغت : فزوں سری: مراد اکڑفوں -- مالش: ملنا، مراد کان کھینچنا، سزا دینا، کان مروڑنا، گوشمالی کرنا --

ترجمہ : دوست تو جو بات گذر گئی، اسے بھول جاتا ہے لیکن اس کے راستے میں ہوا نے جو اپنی اکڑفوں (سرادنچا کر کے) دکھائی اس کی وجہ سے ہمارا غبار ابھی تک اس (ہوا) کی مالش کر رہا ہے۔ محبوب راستے سے گذرا ہے، ہوا کے چلنے سے اسے کچھ زحمت ہوئی ہوگی، جبکہ عاشق کا غبار ہوا میں اڑ رہا ہے جو ایک طرح سے ہوا کو سزا دینا ہے۔

آنچہ بہ من نبشتہ ای نیست ز نامہ بر نہاں　　شوخی نامہ در کفش نامہ کشاد می دہد

لغت : نبشتہ ای: نوشتہ ای، تو نے لکھا ہے -- نہاں: مخفی، چھپا ہوا -- نامہ کشاد می دہد: خط کو کھول دیتی ہے --

ترجمہ : جو کچھ تو (محبوب) نے مجھے لکھا ہے وہ نامہ بر یا قاصد سے مخفی نہیں ہے، کیونکہ تیرے خط کی شوخی اس کے ہاتھ میں خط کھولے دے رہی ہے۔ یعنی خط کا جو پوشیدہ مضمون ہے، خط کی شوخی اسے فاش کر رہی ہے۔

می دہیم بہ خلد جا، رحم کجاست اے خدا　　آب وہوائے ایں فضا کوے کہ یاد می دہد؟

لغت : می دہیم: تو مجھے دیتا ہے -- کوے کہ: کس کے کوچے کی --

ترجمہ : اے خدا! تو مجھے بہشت میں تو جگہ دے رہا ہے لیکن تیرا رحم کہاں ہے؟ اس لئے کہ یہ دیکھ اس فضا (بہشت) کی آب ہوا کس کے کوچے کی یاد دلاتی ہے۔ یعنی بہشت عاشق کے لئے بالکل محبوب کا کوچہ ہے لیکن چونکہ محبوب وہاں نہیں ہے اور وہ اس کی یاد میں تڑپ رہا ہے۔ اس لئے اسے بہشت میں جگہ دینا گویا ظلم ہے اسی بنا پر خدا سے کہا کہ تیرا رحم کہاں ہے؟ یعنی تجھے رحم نہیں آتا۔

خو بہ جفا گرفتہ را تازہ کند خراش دل　　ورنہ بہانہ جوے من چیست کہ داد می دہد

لغت : خراش دل: دل کا زخم -- خو بہ جفا گرفتہ: جفا برداشت کرنے کا عادی، یعنی عاشق -- بہانہ جوی: بہانے تلاش کرنے والا، یعنی محبوب --

ترجمہ : میرا بہانہ جو محبوب مجھے جفا برداشت کرنے پر داد دیتا ہے اور اس طرح میرے دل کے زخم کو پھر سے تازہ کر دیتا ہے۔ یعنی چونکہ وہ مجھ پر سختیاں کرنے کے لئے بہانے تلاش کرتا رہتا ہے اس لئے وہ ایسا کرتا ہے (داد دیتا ہے) ورنہ وہ مجھے داد دینے والا کون ہوتا ہے۔ داد کے بہانے وہ میرے زخم دل تازہ کر کے گویا جفا کرتا ہے۔

توسن کلک غالبا مصرع فیضیش عنان ست　　"صبح چو ترکِ مست من شیشہ کشادمی دہد"

لغت : توسن کلک: قلم کا گھوڑا یعنی قلم -- مصرع فیضیش عنان: فیضی کا مصرع اس کی لگام -- شیشہ کشادمی دہد: صراحی کو کھولتا ہے --

ترجمہ : اے غالب! فیضی کا یہ مصرع میرے قلم کے گھوڑے کی لگام ہے، یعنی یہ مصرع پڑھ کر میرا قلم خوب چلتا ہے۔ فیضی کہتا ہے۔ صبح کے وقت جب میرا مست ترک یعنی معشوق صراحی کو کھولتا ہے۔ فیض اکبری دور کا مشہور شاعر اور ابوالفضل کا بھائی تھا۔ یہ مصرع اس کی ایک غزل کے مطلع سے ہے۔ پورا شعر یوں ہے۔

صبح کہ ترک مست من شیشہ کشادمی دہد　　عقل بخاک می زند صبر بباد میدہد

ترجمہ : (صبح کے وقت ---- تو عقل کو مٹی میں ملا دیتا اور صبر کو ختم کر دیتا ہے) (صوفی مرحوم نے پورا شعر نہیں دیا) (کلیات فیضی مرتبہ اے ڈی ارشد ص 376)

غزل #5

دل اسباب طرب گم کردہ در بند غم ناں شد　　زراعت گاہ دہقاں می شود چوں باغ ویراں شد

لغت : اسباب طرب: خوشی و مسرت کا سامان، ذریعہ-- بند غم ناں: روٹی کے غم کی قید، روٹی کا فکر-- دہقاں: کسان--

ترجمہ : میرا دل خوشی و مسرت کے سب وسیلے اور ذریعے بھول کر یا کھو کر روٹی کے غم میں مبتلا ہو گیا' اسے روٹی کی فکر لاحق ہو گئی- (یہ تو ایسا ہی ہے جیسے) جب کوئی باغ ویران ہو جاتا ہے تو وہ دہقان کا کھیت بن جاتا ہے- تمثیل کا شعر ہے- کھیل میں ہل چلتا ہے- کجا باغ کی شادابیاں اور کجا کھیت کا غیر مانوس ماحول- مطلب یہ کہ انسان جب غم روزگار کا شکار ہو جائے تو خوشیاں اس سے دور ہو جاتی ہیں اور طبیعت کی شگفتگی ختم ہو جاتی ہے-

گر فتم کز تغافل طاقت ما باج می گیرد　　حریف یک نگاہ بے محابائے تو نتواں شد

لغت : گر فتم: میں نے مانا-- تغافل: دانستہ غفلت برتنا' بے توجہی کرنا-- باج می گیرد: ٹیکس لیتی یعنی بڑھتی ہے--

ترجمہ : میں یہ مان لیتا ہوں کہ تیری دانستہ غفلت سے ہماری قوت برداشت میں اضافہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی ہم تیری بے باکانہ نگاہوں کے مدمقابل نہیں بن سکتے- یعنی عاشق، محبوب کے تغافل کو برداشت کر لیتا ہے کہ اس میں بھی اس کے لئے ایک ادا ہے لیکن اس کی بے باک نگاہوں کو برداشت کرنا اس کے بس کی بات نہیں- میر ممنوں نے کسی اور رنگ میں یہ بات کی ہے:

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز　　کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کیئے

تو گستردی بصحرا دام و از رشک گرفتاری　　کف خاکم برنگ قمری بسمل پرافشاں شد

لغت : گستردی: تو نے بچھایا-- بسمل: زخمی-- پرافشاں شد: پر پھڑپھڑانے لگی-- کف خاک: مٹھی بھر خاک جو مردہ ہونے کی علامت ہے--

ترجمہ : تو نے صحرا میں شکار پکڑنے کی خاطر جب جال بچھایا تو میری کف خاک اس جال میں پھنسنے کے رشک کی وجہ سے زخمی قمری کی طرح پر پھڑپھڑانے لگی- یعنی میری کف خاک کو یہ پسند نہ آیا کہ اس کی جگہ کوئی اور اس جال میں گرفتار ہو' چنانچہ اس رشک نے اسے بے قرار کر دیا-

جنوں کردیم و مجنوں شہرہ گشتیم از خرد مندی　　بروں دادیم راز غم بہ عنوانے کہ پنہاں شد

لغت : جنوں کردیم: ہم دیوانے ہو گئے-- شہرہ گشتیم: مشہور ہو گئے-- بہ عنوانے کہ: اس طور کہ-- بروں دادیم: ہم نے ظاہر کیا--

ترجمہ : ہم دیوانے ہو گئے یا ہم نے دیوانگی اختیار کر لی اور یوں مجنوں (یعنی دیوانہ) کے طور پر ہماری شہرت ہو گئی- گویا ہم نے اپنا راز غم کچھ اس طرح ظاہر کیا کہ وہ در حقیقت چھپ گیا- راز غم سے مراد غم عشق کا راز ہے- عشق کے باعث یہ غم ہمیں لاحق ہوا لیکن ہمارے دیوانے پن نے اس راز پر پردہ ڈال دیا-

بدیں رنگ است گر کیفیت مردن، خوشا حسرت　　لب از ذوق کف پائے تو عشرت خانہ جاں شد

لغت : بدیں رنگ است: اس طرح یا اس طور ہے-- مردن: مرنا-- خوشا حسرت: حسرت (یعنی مرنے کی حسرت) کے کیا کہنے-- عشرت خانہ جاں: جان کے لئے عیش و مسرت کا گھر--

ترجمہ : اگر مرنے کی کیفیت کچھ اسی ڈھنگ کی ہے یعنی اس میں خاص لذت ہے تو مرنے کی حسرت کے کیا کہنے (یہ حسرت بھی کیا خوب ہے!

اس لئے کہ تیرے کف پا کو چومنے کے ذوق میں میرے لب عشرت خانہ جاں بن گئے، یعنی اس ذوق میں وہ پورے طور پر جان بن گئے۔

سراپا زحمت خویشیم، از ہستی چہ می پرسی نفس بردل، دم شمشیر و دل در سینہ پیکاں شد

لغت : دم شمشیر: تلوار کی دھار-- پیکاں: نیزے کی انی، تیر یا برچھی کی انی--

ترجمہ : تو ہماری زندگی کے بارے میں کیا پوچھتا ہے۔ بس یہ سمجھ لے کہ ہم اس کے ہاتھوں سراسر زحمت ہیں۔ ہمارا سانس، دل پر گویا تلوار کی دھار ہے۔ جبکہ ہمارا دل سینے میں گویا پیکان ہے۔ اپنی زندگی کے مصائب و آلام کا ذکر ہے۔

فراغت بر نتابد ہمت مشکل پسند من زدشواری بجاں می افتدم کارے کہ آساں شد

لغت : بر نتابد: برداشت نہیں کر سکتی، تاب نہیں لا سکتی-- بجاں می افتدم: میری جان پر پڑتا ہے، میری جان کا عذاب بن جاتا ہے--

ترجمہ : میری مشکل پسند ہمت، آرام و سکوں کی تاب نہیں لا سکتی، چنانچہ ایک آسان کام میرے لئے دشوار کام بن جاتا اور یوں میری جان کے لئے ایک عذاب کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ اپنی انتہائی دشوار پسندی کا اظہار کیا ہے۔

چہ پرسی وچہ حیرانی کہ ہنگام تماشایت نگاہ از بے خودیہا دست وپا گم کرد و مژگاں شد

ترجمہ : تو کیا پوچھتا ہے اور کس لئے حیران ہو رہا ہے؟ بات یہ ہے کہ تیرے نظارے کے وقت (یعنی جب میں تجھے دیکھتا ہوں) تو میری نگاہیں، بیخودی کا اس حد تک شکار ہو جاتی ہیں کہ ان کے ہاتھ پاؤں گم ہو جاتے ہیں اور وہ پلکوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں (پلکیں بن جاتی ہیں)۔ نگاہوں کا پلکیں بننا ان کا سمٹنا ہے یعنی وہ پلکوں سے آگے نہیں بڑھتیں۔ دوسرے لفظوں میں معشوق کو دیکھ کر عاشق پر ایسی بیخودی طاری ہوتی ہے کہ وہ نظریں اٹھا کر اسے نہیں دیکھ سکتا۔

زما گرم است ایں ہنگامہ بنگر شور ہستی را قیامت می دمد از پردہ خاکے کہ انساں شد

لغت : این ہنگامہ: یعنی کائنات میں جو رونق ہے-- می دمد: اگتی یعنی ابھرتی ہے-- پردہ خاک: انسان کا وجود مٹی سے بنا ہے، اس لئے پردہ خاک کہا-- ہستی: وجود، زندگی--

ترجمہ : زندگی یا وجود کے شور و غل پر نظر ڈال، یہ سارا ہنگامہ ہماری ہی بدولت برپا ہے۔ اس خاک کے پردے سے، جو انسان بن گئی ہے، کیسی کیسی قیامتیں ابھر رہی ہیں۔ یعنی اس کائنات یا دنیا میں جو ہنگامے اور جو رونقیں ہیں وہ سب انسان کی بدولت ہیں۔

نشاط انگیزی انداز سعی چاک را نازم بہ پیراہن نمی گنجد گریبانے کہ داماں شد

لغت : نشاط انگیزی: خوشی و مسرت کا باعث بننا-- سعی چاک: یعنی گریبان چاک کرنے کی کوشش-- نمی گنجد: نہیں سماتا--

ترجمہ : مجھے اپنا گریبان چاک کرنے میں خوشی و مسرت اور لذت حاصل ہوتی ہے اور اس پر مجھے فخر ہے۔ جو گریبان چاک ہو کر دامن بن گیا ہے وہ میرے لباس میں پھولے نہیں سماتا۔ یعنی گریباں چاک ہو جائے تو ظاہر ہے وہ پیراہن میں کیونکر سما سکے گا۔ یہ حالت عشق کی شدت ہے۔ عاشق دیوانگی میں اپنا گریبان اس حد تک چاک کر ڈالتا ہے کہ پیراہن میں نہیں سما سکتا۔

شب غربت ہمانا شیوہ غمخوارے دارد کہ ہم در ماتم صبح وطن زلفش پریشاں شد

لغت : شب غربت: مسافرت کی رات، جو رات پردیس میں گذرے-- ہمانا: گویا-- شیوہ غمخواری: دوسروں کا غم کھانے کا انداز، دوسروں سے ہمدردی کرنے کا انداز--

ترجمہ : شب غربت میں بھی غم خواری و ہمدردی کا ایک انداز ہے، چنانچہ صبح وطن کے سوگ میں اس کی زلفیں پریشان ہو گئی ہیں۔ مطلب یہ کہ رات سیاہ ہوتی ہے اور زلفیں بھی سیاہ ہوتی ہیں۔ رات کی پھیلی ہوئی تاریکی کو زلفوں سے تشبیہ دے کر صنعت حسن تعلیل سے کام لیا

اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ ہم چونکہ وطن سے دور ہیں اس لئے شب غربت ہماری غمخواری میں اپنی زلفیں پریشان کئے ہوئے ہے۔

قضا از ذوق معنی شیرہ اے بی ریخت در جانہا　　نمی از لاے پالایش چکید و آب حیواں شد

لغت : ذوق معنی: حقیقت سے آگاہی کا ذوق، مزہ-- شیرہ اے: ایک رس-- لاے پالایش: اس کی تلچھٹ-- چکید: ٹپکی-- آب حیوان: زندگی کا پانی یعنی آب حیات--

ترجمہ : قضا وقدر نے انسانی روحوں میں حقیقت شناسی کی لذت کا رس ڈالا- اسی رس کی تلچھٹ سے نمی یا تری ٹپکی جو آب حیات کی صورت اختیار کر گئی- یعنی اس حقیقت شناسی کی بنا پر حیات جاوداں انسانی روح کے خمیر میں ہے۔

دلم سوزت نہاں دارد ولے در سینہ کوبی ہا　　چراغے جستہ از چشمش اگر داغے نمایاں شد

لغت : سوزت: تیرا سوز، درد-- سینہ کوبی ہا: سینہ پیٹنا-- جستہ: اچھلا--

ترجمہ : میرا دل تیرا سوز چھپائے ہوئے ہے لیکن اس درد وسوز کی حالت میں سینہ کوبی کرتے وقت اگر کوئی داغ نمایاں ہوتا ہے تو یہ گویا ایک روشن چراغ ہے جو غم یعنی سوز ودرد کی آنکھوں سے باہر اچھلا ہے۔

چو اسکندر ز نادانی ہلاک آب حیوانی　　خوشا سوہن کہ ہر کس غوطہ زد در روے تنش جاں شد

لغت : نادانی: نادان ہے-- سوہن: سوہان، ریتی، خراش، مراد غم یا سوز ودرد، ریتی سے لوہے کو رگڑ کر صاف کیا جاتا ہے--

ترجمہ : نادان ہے جو اسکندر (یونانی) کی طرح آب حیات کے لئے مرمر جارہا ہے، سوہن کے کیا کہنے ہیں کہ جس کسی نے اس میں غوطہ لگایا اس کا بدن، جان بن گیا- سکندر یونانی نے خضر کے ساتھ آب حیات تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا جبکہ خضر نے اپنا مقصود (آب حیات) پالیا- مطلب یہ کہ بات آب حیات سے نہیں بنتی بلکہ سوز وغم سے انسان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے اور روح کو جلا ملتی ہے اور حقیقت میں اس کے لئے یہی آب حیات ہے۔

خدارا اے بتاں گرد دلش گردیدنی دارد　　دریغا آبروے دیر، گر غالب مسلماں شد

لغت : گردیدنی دارد: گھومنے یعنی طواف کرنے کے لائق ہے-- دریغا: افسوس، افسوس کی بات-- دیر: مندر--

ترجمہ : اے بتو! تم خدا کے لئے غالب کے دل کے گرد طواف کرو کہ وہ اس طواف کے لائق ہے اس لئے کہ اگر وہ (غالب) مسلمان ہو گیا تو یہ افسوس کی بات ہو گی اور اس سے دیر کی آبرو مٹی میں مل جائے گی- دوسرے لفظوں میں تم (اے بتو) غالب کے دل کو راہ راست پر لا سکتے ہو۔

غزل #6

داغم از پردہ دل رو بہ قفا می آید　　تا بہ بینم کہ ازیں پردہ چہا می آید

لغت : رو بہ قفا: پیچھے کی طرف رخ-- چہا: کیا کیا--

ترجمہ : میرے دل کے پردے سے ابھرنے والے داغ کا رخ پیچھے کی طرف ہوتا ہے تاکہ میں یہ دیکھ لوں کہ اس پردے سے کیا کیا کچھ ظاہر ہوتا ہے- یعنی عاشق کے دل میں تو کئی داغ یا غم ہوتے ہیں- ایک داغ تو ابھر آیا لیکن اس کے پیچھے اور بھی بہت کچھ ہو گا۔

ہمچو رازے کہ بہ مستی ز دل آید بیروں　　در بہاراں ہمہ بویت ز صبا می آید

ترجمہ : جس طرح کسی کا راز، اس کی مستی کی وجہ سے، اس کے دل سے فاش یا ظاہر ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح موسم بہار میں عبا سے تیری خوشبو آتی ہے۔ یعنی بہار میں جو تازگی و شگفتگی اور دلکشی ہے وہ تیرے حسن کی دلکشی و شگفتگی کی یاد دلاتی ہے۔

جلوہ اے داغ کہ ذوقم زنمک می خیزد　　مژدہ اے درد کہ ننگم ز دوا می آید

ترجمہ : اے داغ اپنا جلوہ دکھا نمایاں ہو کیونکہ نمک سے میرا ذوق ابھرتا ہے۔ اے درد تیرے لئے یہ خوشخبری ہے کہ مجھ دوا سے عار آتی ہے۔ زخم پر نمک پڑنے سے تکلیف بڑھتی ہے لیکن عاشق کو اسی میں لطف آتا ہے، اس کے لئے درد عشق کا علاج باعث ننگ ہے، وہ تو اس درد میں ڈوبا رہنا چاہتا ہے۔ خود بقول غالب:

درد منت کش دوا نہ ہوا　　میں نہ اچھا ہوا، برا نہ ہوا

سود غارت زدگی ہائے غمت را نازم　　کہ نفس می رود و آہ رسائی آید

لغت : سود غارت زدگی: لوٹ مار کا فائدہ۔۔ نفس: سانس۔۔ آہ رسا: ایسی آہ جو بااثر ہو۔۔

ترجمہ : مجھے تیرے غموں کی لوٹ مار کے مفید ہونے پر فخر ہے کیونکہ سانس تو چلا جاتا ہے لیکن آہ رسا آجاتی ہے۔ سانس کا جانا زندگی کا کوئی لمحہ کم ہونا ہے۔ دوسری طرف غم میں اتنی تاثیر ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے ضائع شدہ سانس، آہ رسا کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو اس غم کے مفید ہونے کی دلیل ہے۔

زیستم بے تو وزیں ننگ نہ کشتم خودرا　　جاں فدائے تو میا کز تو حیا می آید

لغت : زیستم: میں جیا، زندہ رہا۔۔ وزیں ننگ: اور اس ذلت کے سبب۔۔ میا: مت آ، نہ آ۔۔

ترجمہ : میں تیرے بغیر زندہ رہا اور یہ میرے لئے باعث ننگ تھا اسی لئے میں نے خود کو جان سے نہ مارا۔ میری جان تجھ پر فدا ہو تو اب مت آ کیونکہ مجھے تجھ سے شرم آتی ہے۔ شرم اس بات کی کہ محبوب کے فراق میں کیونکر زندہ رہا۔

دعویٰ گم شدگی محضر رسوائی ہاست　　کز پے مور بہ ویرانہ ما می آید

لغت : محضر رسوائی ہا: رسوائیوں کا حکم نامہ۔۔ مور: چیونٹی۔۔ کز پے مور: کہ ایک چیونٹی کے پیچھے۔۔

ترجمہ : گمشدگی کا دعویٰ ایک طرح سے رسوائیوں کا حکم نامہ ہے کہ یہ شخص ایک چیونٹی کے پیچھے ہمارے ویرانے میں آرہا ہے۔ غالباً عاشق کے دل یا جگر کا کوئی ٹکڑا زمین پر گر گیا ہے جو اسے مل نہیں رہا اور وہ یہ سمجھ کر کسی چیونٹی کی تلاش میں نکل گیا ہے کہ اس نے نہ اٹھا لیا ہو۔ اور یہ بات اس کی رسوائی کا باعث ہے۔

راز از سینہ بہ مضراب نہ ریزم بیروں　　ساز عاشق زشکستن بصدا می آید

لغت : مضراب: ستار بجانے کا آلہ جو چھلے کی صورت میں ہوتا ہے اور اس سے ستار کے تاروں پر ضرب لگا کر آواز پیدا کرتے۔۔

ترجمہ : میں اپنا راز عشق، مضراب سے باہر نہ نکالوں گا، اس لئے کہ عاشق کے ساز میں ٹوٹنے سے صدا پیدا ہوتی ہے۔ ساز عاشق سے مراد عاشق کا دل ہے جس کے ٹوٹنے سے خود بخود آواز نکلتی ہے اس لئے اسے اپنا راز غم و محبت کسی مضراب سے فاش کرنے کی ضرورت نہیں۔

بوے گل پردہ سازاست تمنائے ترا　　بوکہ دریافتہ باشی چہ نوامی آید

لغت : بوکہ: شاید، ممکن ہے۔۔ پردہ: مراد، سُر، لے۔۔ دریافتہ باشی: تو سمجھ گیا ہو گا۔۔

ترجمہ : پھول کی خوشبو تیری تمنا کے ساز کی لے ہے، تو شاید سمجھ گیا ہو گا کہ اس لے سے کیا نغمہ پھوٹ رہا ہے۔ یعنی پھول کی خوشبو، محبوب کی خوشبو کا پتا دے رہی ہے۔ یہی بات نظیری نے یوں کہی ہے:

بوے یار من ازیں ست وفا می آید گلم از دست بگیرید کہ ازکار شدم

(مجھے اس ست وفا پھول سے دوست کی خوشبو آرہی ہے، یہ پھول میرے ہاتھ سے پکڑلو کہ میں گرنے لگا ہوں)۔

درہم افشردن اندام تو چوں ما می خواست خندہ برتنگی آغوش قبامی آید

لغت : درہم افشردن: خوب بھینچنا-- اندام: جسم-- قبا: ایک لباس--

ترجمہ : مجھے تو تیری قبا کی تنگی آغوش پر ہنسی آتی ہے کہ اس نے ہماری طرح تیرے جسم کو خوب بھینچنے کی کوشش کی ہے۔ محبوبہ جسم نازک ہے اس پر تنگ اور چست لباس۔ مراد یہ کہ محبوب، عاشق کی کھلی آغوش میں تو سما تا نہیں، اس میں کیسے سما رہا یا سمائے گا۔

رفتہ درحسرت نقش قدمے عمر بسر جادہ اے را کہ بسر منزل ما می آید

ترجمہ : وہ راستہ (پگڈنڈی) جو ہماری منزل کی طرف آتا ہے اس کی ساری عمر اس حسرت میں گذر گئی کہ کبھی اس پر کوئی نقش قدم بھی پڑتا۔ کوئی یا کسی کا نقش قدم سے صاف واضح ہے کہ محبوب کا نقش قدم مراد ہے، جس (محبوب) نے کبھی عاشق کے گھر کے راستے کی طرف رخ نہیں کیا۔

اتفاق سفر افتادبہ پیری غالب آنچہ از پاے نیامد زعصامی آید

ترجمہ : اے غالب! ہمیں بڑھاپے میں سفر کا اتفاق ہوا، گویا جو کام پاؤں سے نہیں ہو سکا وہ اب عصا انجام دے رہا ہے۔ عصا وہ لاٹھی جس کے سہارے بوڑھا انسان چلتا ہے۔ یعنی جب جوانی تھی اور جسم میں چلنے پھرنے کی طاقت تھی اس وقت یہ سفر درپیش نہ ہوا، اب عصا کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ اس شعر میں غالب کے سفر کلکتہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں اسے تکالیف اٹھانا پڑی تھیں۔ اس سفر کی یاد آخر تک رہی، چنانچہ اس سلسلے میں اس کا یہ شعر لائق ملاحظہ ہے:

کلکتے کا جو ذکر کیا تو نے ہمنشیں اک تیر میرے دل پہ وہ مارا کہ ہائے ہائے

غزل #7

خوش است آنکہ باخویش جز غم ندارد ولے خوشتراست آنکہ این ہم ندارد

ترجمہ : وہ شخص خوش قسمت ہے جس کے پاس غم یا غم کی دولت کے سوا کچھ نہیں ہے، تاہم وہ انسان اس شخص سے بھی زیادہ خوش بخت ہے جس کے پاس یہ (غم) بھی نہیں ہے۔ عاشق کے لئے تو غم محبت بڑی دولت ہے لیکن عام انسان ہر طرح کے غم سے محفوظ ہو تو وہ بڑا خوش بخت ہے۔

قوی کردہ پیوند ناسور پشتش گرانمایہ زخمے کہ مرہم ندارد

لغت : قوی کردہ پشتش: اسے مضبوط سہارا دیا-- ناسور: اچھا نہ ہونے والا زخم--

ترجمہ : وہ زخم بڑا ہی گرانمایہ (قیمتی) زخم ہے جس کا کوئی مرہم نہیں، اس لئے کہ ناسور کا پیوند اس کو مضبوط سہارا دیتا ہے۔ یعنی وہ زخم کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ یہ اشارہ ہے زخم محبت کی طرف۔

سرابے کہ رخشد بہ ویرانہ خوشتر زچشمے کہ پیرایہ غم ندارد

لغت : رخشد: چمکتا ہے-- خوشتر: زیادہ اچھا-- پیرایہ: آرایش-- سراب: چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے--
ترجمہ : کسی ویرانے میں چمکنے والا سراب اس آنکھ سے کہیں زیادہ اچھا ہے جس (آنکھ) میں غم کی آرایش نہیں ہے- یعنی غم محبت سے خالی ہونے کے سبب اس میں آنسوؤں کی چمک نہیں ہے-

بجوش عرق رنگ درباخت رویت گل از نازکی تاب شبنم ندارد

لغت : بجوش عرق: پسینے کی شدت-- رنگ درباخت: رنگ اڑ گیا--
ترجمہ : پسینے کی شدت کے سبب تیرے چہرے کا رنگ اڑ گیا- گویا پھول اپنی نازکی کی وجہ سے شبنم کو برداشت نہیں کر سکتا- محبوب کے چہرے کو پھول سے اور پسینے کو شبنم سے تشبیہ دی ہے گویا یہ صنعت تمثیل کا شعر ہے-

چہ ناکس شمرد آنکہ خوں ریخت مارا بہ تیغے کہ ترکیب اوخم ندارد

لغت : چہ ناکس شمرد: کتنا گھٹیا جانا--
ترجمہ : اس (محبوب) نے ہمیں کتنا گھٹیا سمجھا کہ ہمارا خون ایک ایسی تلوار سے بہایا (ہمیں ایسی تلوار سے قتل کیا) جس میں کوئی خم نہ تھا- خم یا جھکاؤ کسی کی عزت افزائی کی علامت ہے- عاشق کو یہ شکوہ ہے کہ محبوب خود تو ہماری عزت افزائی نہیں کرتا لیکن اس نے ہمیں ایسی تلوار سے قتل کیا جو اس علامت (خم) سے خالی تھی، یعنی ہم محبوب کی نظروں میں بہت گھٹیا ہیں-

ز ماتم نہ باشد سیہ پوش زلفت کہ ہندو بدیں گونہ ماتم ندارد

لغت : ہندو: سیہ فام آدمی، حبشی، یہاں خود ہندو بھی مراد ہے-- بدیں گونہ: اس طرح سے، اس طور--
ترجمہ : تیری زلفوں کا سیاہ پوش ہونا کسی کے ماتم کے سبب نہیں ہے کیونکہ ہندو اس طور ماتم نہیں کرتے- یعنی وہ ماتم میں سیاہ لباس نہیں پہنتے- محبوب کی زلفوں کے قدرتی رنگ سیاہ کے حوالے سے یہ کہنا چاہا ہے کہ اس پر کسی کے غم کا اثر نہیں ہوتا- جبکہ دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ قدرتی رنگ محبوب کے حسن کی دلکش میں اضافہ کرتا ہے-

نگہ دار خودرا وز آئینہ بگذر نگاہ تو پروائے خود ہم ندارد

لغت : نگہ دار: توجہ کر-- وز: واز--
ترجمہ : تو اپنی ذات کی طرف متوجہ رہ، اپنی ہی ذات میں کھویا رہ اور آئینے کو چھوڑ دے، اس لئے کہ تیری نگاہوں کو تو اپنی بھی کوئی پروا نہیں ہے- جب انہیں اپنی پروا نہیں تو آئینے سے انہیں کیا دلچسپی ہوگی-

سخن نیست درلطف ایں قطعہ غالب بہشتے بود ہند کا دم ندارد

لغت : سخن نیست: بات نہیں ہے، کوئی شک نہیں-- قطعہ: ٹکڑا، شعر کی ایک صنف، یہاں مراد بات ہو سکتی ہے--
ترجمہ : اس قطعے کے پر لطف ہونے میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہند ایک ایسی جنت ہے جہاں آدمی نہیں ہے- یعنی ہند کے بارے میں مذکورہ بات (جس کسی نے بھی کہی ہے) بڑی دلچسپ ہے-

---

غزل #8

مژدہ صبح دریں تیرہ شبانم دادند شمع کشتند و ز خورشید نشانم دادند

لغت : تیرہ شباں: تاریک راتیں-- شمع کشتند: شمع بجھادی گئی--

ترجمہ : ان تاریک راتوں میں مجھے صبح کی خوشخبری سنائی گئی (قضاوقدر نے یہ خوشخبری سنائی)- شمع بجھادی گئی اور مجھے خورشید کے طلوع ہونے سے آگاہ کیا گیا- یعنی غموں کی رات کٹ گئی خوشی کا دن طلوع ہوا-

رخ کشودند ولب ہرزہ سرایم بستند دل ربودند و دو چشم نگرانم دادند

لغت : لب ہرزہ سرایم: میرے فضول گو ہونٹ-- دل ربودند: دل اڑالیا گیا' دل چھین لیا گیا--

ترجمہ : انہوں نے (محبوب حقیقی نے) اپنا چہرہ کھولا یعنی جلوہ دکھایا اور میرے فضول گو ہونٹ بند کر دیئے- میرا دل چھین لیا گیا اور اس کے بدلے میں مجھے بغور دیکھنے والی دو آنکھیں عطا کر دی گئیں- یعنی اس محبوب حقیقی کے جلوے نے مجھے حیرت زدہ کر کے مجھے خاموش کر دیا اور محبت میں' دل کے بدلے میں' ایسی آنکھیں عطا کیں جن میں بغور دیکھنے اور حقیقت شناسی کی قوت تھی-

سوخت آتشکدہ ز آتش نفسم بخشیدند ریخت بت خانہ ز ناقوس فغانم دادند

لغت : بخشیدند: عطا کیا گیا-- ناقوس: کسی جانور کا سینگ جسے باجا بنا کر ہندو مندروں میں بجاتے ہیں--

ترجمہ : آتشکدہ جل گیا اور اس کی آگ میرے سانس کو عطا کی گئی- بت خانہ گر گیا تو اس کے ناقوس نے مجھے فریاد و فغاں مل گئی- یہ ساری غزل مسلسل ہے اور اس میں فاعل قضاوقدر ہے- غالب نے اس غزل میں' مختلف انداز میں' اپنی شاعرانہ عظمت اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے-

گہر از رایت شاہان عجم بر چیدند بعوض خامہ گنجینہ فشانم دادند

لغت : رایت: جھنڈا' پرچم-- عجم: غیر عرب' اس میں برصغیر' ایران' ترکی وغیرہ آتے ہیں-- خامہ گنجینہ فشاں: موتی بکھیرنے والا قلم--

ترجمہ : (قضاوقدر نے) عجم کے بادشاہوں کے پرچموں سے موتی چنے یعنی اتارے اور اس کی جگہ مجھے ایسا قلم عطا کیا جو موتی بکھیرنے یا لٹانے والا ہے-

افسر از تارک ترکان پشنگی بردند بہ سخن ناصیہ فرکیانم دادند

لغت : افسر: تاج' کلغی-- تارک: سر-- ترکان پشنگی: (پشنگ' توران کے بادشاہ افراسیاب کے باپ کا نام تھا) مراد دلیر ترک-- ناصیہ: پیشانی-- فرکیاں: قدیم ایران کے ایک شاہی خاندان (کیانی) کی سی شان و شوکت یا دبدبہ--

ترجمہ : پشنگی ترکوں کے سر سے تاج اتار لیا گیا اور شاعری میں مجھے کیانی خاندان والے دبدبہ کی پیشانی عطا کی گئی- یعنی جو شاہی دبدبہ کیانیوں کو حاصل تھا' شاعری میں وہ میرے مقدر میں لکھ دیا گیا-

گوہر از تاج گسستند و بدانش بستند ہرچہ بردند بہ پیدا' بہ نہانم دادند

لغت : گسستند: انہوں نے توڑے' توڑے گئے' اتار لئے گئے-- بہ پیدا: ظاہرا' کھل کر' کھلم کھلا--

ترجمہ : تاج سے موتی اتار لئے گئے اور انہیں دانش (علم) میں جڑ دیا گیا' جو کچھ کھلم کھلا لے جایا گیا یا لوٹا گیا وہ مجھے پوشیدہ طور پر دے دیا گیا- یعنی قضاوقدر نے مجھے علم و دانش کے موتیوں سے نوازا-

ہر چہ در جزیہ زگبران مے ناب آوردند بہ شب جمعہ ماہ رمضانم دادند

لغت : جزیہ: ایک خاص ٹیکس جو اسلامی حکومت میں غیر مسلموں سے ان کی حفاظت وغیرہ کے ضمن میں لیا جاتا تھا' مراد ٹیکس-- گبراں: گبر کی جمع' آتش پرست--

ترجمہ : آتش پرستوں سے جزیہ میں جو خالص شراب وصول کی گئی وہ مجھے ماہ رمضان میں جمعہ کی شب عطا کی گئی- جمعہ چھٹی کا دن ہونے کے سبب اس میں اطمینان و مزہ سے میخواری ہوتی تھی-

ہرچہ از دستگہ پارس بہ یغما بردند تابنالم، ہم ازاں جملہ زبانم دادند

لغت : بہ یغما بردند: لوٹ کر لے گئے-- پارس: مراد ایران، عجم--

ترجمہ : جو کچھ پارس کے سرمائے یا پونجی سے لوٹ لیا گیا تھا (عربوں کی فتوحات ایران کی طرف اشارہ ہے) اس میں سے مجھے زبان عطا کی گئی تاکہ میں فریاد کر سکوں- زبان سے مراد فارسی زبان ہے جس میں غالب نے شاعری کی اور جسے یہاں فریاد کہا گیا ہے-

دل زغم مردہ و من زندہ، ہمانا ایں مرگ بود ارزندہ بماتم کہ امانم دادند

لغت : ہمانا: گویا، گویا کہ-- ارزندہ بماتم: میرے ماتم کے مناسب حال--

ترجمہ : میرا دل غم سے مر چکا ہے لیکن میں زندہ ہوں، گویا یہ موت میرے ماتم کے مناسب حال تھی جس کے سبب مجھے اس سے بچا لیا گیا تاکہ وہ میرا ماتم کرتی رہی-

ہم زآغاز بخوف وخطرستم غالب طالع ازقوس وشمار از سرطانم دادند

لغت : طالع: قسمت، نصیبہ-- قوس: آسمان کا نواں برج، کمان-- سرطان: مکڑی سے ملتا جلتا ایک آبی کیڑا جو مینڈک سے چھوٹا ہوتا ہے، آسمان کا چوتھا برج--

ترجمہ : غالب میں آغاز ہی سے خوف وخطر کا شکار ہوں- مجھے مقدر تو قوس (بلندی) کا ملا اور میرا شمار سرطان سے ہوا- غالباً مراد یہ ہے کہ مجھے بلندی سے پستی میں لا کر رکھا گیا (نویں برج سے چوتھے برج پر) جو میرے لئے خوف وخطر کا باعث بنا ہوا ہے-

---

غزل #9

تاکیم دود شکایت ز بیاں برخیزد بزن آتش کہ شنیدن زمیاں برخیزد

لغت : تاکے، م، کب تک میرے-- دود: دھواں-- شنیدن: سننا-- زمیاں برخیزد: درمیان سے اٹھ جائے، ختم ہو جائے--

ترجمہ : کب تک میرے بیان سے شکایات کا دھواں اٹھتا رہے گا- بہتر یہی ہے کہ اسے آگ لگا دے تاکہ اس (شکوہ وشکایت) کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے- یعنی آگ پوری طرح نہ جلنے سے دھواں اٹھتا ہے، شاعر کا مطلب ہے کہ عشق میں میرا درد وغم انتہا کو نہیں پہنچا اسی لئے شکایت کر رہا ہوں گویا یہ شکایت دھواں ہے- تو میرے درد وغم بڑھا دے تاکہ یہ شکایت ختم ہو جائے-

می رمی ازمن وخلقے بہ گمان ست ز تو بے محابا شو و بنشیں کہ گماں برخیزد

لغت : می رمی: تو بھاگتا ہے-- بے محابا شو: بے خوف ہو جا--

ترجمہ : تو مجھ سے بھاگ رہا ہے اور لوگ تیرے اس بھاگنے سے غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں (کہ کیا چکر ہے یا کوئی گڑبڑ ہے)- اس لئے تو بے خوف ہو کر (میرے پاس) بیٹھ جا تاکہ لوگوں کا یہ شک وشبہہ اور غلط فہمی دور ہو جائے-

گر دہم شرح عتابے کہ بہ دلہا داری دود از کارگہ شیشہ گراں برخیزد

لغت : عتابے کہ: وہ غصہ جو، وہ خفگی جو-- کارگہ شیشہ گراں: شیشہ بنانے والوں کا کارخانہ--

ترجمہ : تو (اپنے چاہنے والوں کے) دلوں پر جو خفگی یا ستم ڈھاتا ہے اگر میں اس کی شرح کرنے لگوں یعنی اسے تفصیل سے بیان کروں تو شیشہ سازوں کے کارخانے سے دھواں اٹھنے لگے۔ دل شیشہ کی طرح نازک ہے، اسی حوالے سے کارگاہ شیشہ گراں کی بات کی۔ مطلب یہ کہ اس عتاب کا سن کر شیشہ ساز بھی ڈر جائیں اور "توبہ توبہ" پکارنے لگیں۔

باقدت سرو چو شخصے ست کہ ناگہ یک بار بے خود از جا ز ہجوم خفقاں برخیزد

لغت : ناگہ: ناگاہ، اچانک-- ہجوم خفقان: خفقان کی شدت، خفقان تیز بخار یا بیماری کے نتیجے میں بیمار کے دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا اور اس (بیمار) پر دیوانگی کی سی حالت طاری ہو جانا--

ترجمہ : تیرے قد کے سامنے سرو (جیسے بلند درخت) کی کیفیت اس شخص کی سی ہے جو خفقان کی شدت کے سبب اچانک ایک مرتبہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو۔ یعنی محبوب کو دیکھ کر سرو خفقان کا شکار ہو جاتا ہے۔

بچہ گیرند عیار ہوس و عشق دگر رسم بیداد، مبادا ز جہاں برخیزد

لغت : بچہ گیرند: کس طرح کریں گے-- عیار: پرکھ-- مبادا: خدانہ کرے--

ترجمہ : آخر ہوس اور عشق کو باہم کس طرح یا کیونکر پرکھا جائے گا۔ خدانہ کرے دنیا سے بیداد کی رسم اٹھ جائے۔ محبوب جو روستم اپنے عاشق پر کرتا ہے۔ عاشق کے لئے اس میں بھی ایک لذت ہے، یعنی بقول شاعر!

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

جبکہ ہوس پرست اس جور وستم سے دور بھاگتا ہے۔ اس لئے کہا کہ خدانہ کرے بیداد کی رسم ختم ہو کہ اس سے سچے عاشق اور ہوس پرست کی پرکھ ہوتی ہے۔

کشتہ دعوئ پیدایی خویشیم ہمہ وائے گر پردہ ازیں راز نہاں برخیزد

لغت : پیدایی: ظاہر ہونا، ظاہری وجود--

ترجمہ : ہم سب اپنے اس ظاہری وجود کے دعوئ کے مارے ہوئے ہیں۔ اگر اس پوشیدہ راز سے (یعنی ہمارا وجود ہے یا نہیں) پردہ اٹھ جائے تو افسوس کی بات ہو گی یعنی ہمارا دعوئ ختم ہو جائے گا۔ صوفیا "وحدت الوجود" کے قائل ہیں، یعنی اپنا کوئی وجود نہیں سب اور ہر جگہ خدا ہی جلوہ گر ہے۔ لہٰذا انسان کا اپنے وجود کے طلسم و وہم میں گرفتار ہونا حقیقت سے دور کی بات ہے۔

زنہار از تعب دوزخ جاوید مترس خوش بہارے ست کزو بیم خزاں برخیزد

لغت : زنہار: خبردار، دیکھو-- تعب: سختی، عذاب-- خوش بہارے ست: وہ اچھی بہار ہے--

ترجمہ : دیکھ! تو دوزخ جاوید کے عذاب سے کوئی خوف نہ کھا۔ وہ بہار اچھی ہے جس سے خزاں کا خوف جاتا رہے۔ یعنی دوزخ میں مسلسل جلتے رہنے سے جلنے کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ اردو میں غالب نے اور ڈھنگ سے بات کی ہے:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

نالہ برخاست دم جستن آتش زسپند کو شگرفے کہ چو ما از سر جاں برخیزد

لغت : دم جستن: ابھرتے وقت-- سپند: ہرمل کا دانہ جسے آگ میں جلاتے ہیں-- کو شگرفے: کیسی عجیب بات ہو--

ترجمہ : ہرمل نے آگ سے ابھرتے وقت نالہ و فریاد شروع کر دیا۔ کیا ہی عجیب بات ہو کہ وہ ہماری طرح جان ہی دے دے۔ یعنی جس طرح ایک عاشق بڑے سکون سے اپنی زندگی کو خیرباد کہہ دیتا ہے اگر ہرمل کا دانہ بھی اپنی زندگی کو سکون کے ساتھ خیرباد کہہ دے تو یہ عجیب بات ہو

گی۔

جزوے از عالمم و از ہمہ عالم بیشم ہمچو موے کہ بتاں را ز میاں برخیزد

لغت : جزوے: ایک حصہ-- بیشم: میں زیادہ ہوں-- موے: بال-- میاں: کمر--

ترجمہ : میں اس کائنات کا ایک حصہ ہوں اور تمام کائنات سے زیادہ یا بڑھ کر ہوں، بالکل اس بال کی طرح جو حسینوں کی کمر سے ابھرتا ہے۔ محبوب کی کمر کو بہت نازک کہا جاتا ہے بلکہ ایسی کمر جس کا کوئی وجود نہیں۔ بقول شاعر!

میاں سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے کس طرف کو ہے کدھر ہے

مطلب یہ کہ اس کائنات کا اپنا کوئی وجود نہیں (وہی "وحدت الوجود" والی بات) یہ محض وہم و گمان ہے۔ ظاہر ہے انسان اسی کائنات کا ایک حصہ ہے۔ تو جب کائنات کا وجود نہیں تو انسان کا وجود بھی پھر وہمی ہے۔ جس طرح محسوس کی کمر ہی نہیں تو اس سے ابھرنے والا بال کہاں سے آئے گا۔ یعنی سب وہم و گمان ہے۔

عمرہا چرخ بگردد کہ جگر سوختہ اے چو من از دودہ آذر نفساں برخیزد

لغت : چرخ بگردد: آسمان گردش کرتا ہے-- جگر سوختہ اے: کوئی دل جلا یا جگر جلا-- دودہ: خاندان-- آذر نفساں: وہ لوگ جن کے سانس سے آگ نکلتی ہو یعنی آتشیں فریاد کرنے والے--

ترجمہ : آسمان مدتوں گردش کرتا رہتا ہے تاکہ مجھ ایسا کوئی جگر سوختہ پیدا ہو جس کا تعلق آذر نفسوں کے خاندان سے ہو۔ یعنی مجھ ایسا آتش نفس جگر سوختہ عاشق پیدا ہونے کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ علامہ اقبال نے کسی دوسرے رنگ میں یہ بات کی ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اور بقول سعدی۔

صبر بسیار بباید پدر پیر فلک را تا دگر مادر گیتی چو تو فرزند بزاید

گر دہم شرح ستمہاے عزیزاں غالب رسم امید ہمانا ز جہاں برخیزد

ترجمہ : اے غالب! اگر میں اپنے عزیزوں کا جور و ستم تفصیل سے بیان کرنے لگوں تو یوں سمجھو کہ دنیا سے امید کی رسم ہی اٹھ جائے۔ مطلب یہ کہ جو ستم عزیز ڈھاتے ہیں دوسرے کم ہی ڈھاتے ہیں، تاہم عزیزوں کے بارے میں یہ تو توقع ہوتی ہے کہ وہ کسی وقت محبت سے بھی پیش آئیں گے۔ غالب نے اردو میں یہی مضمون اس طرح باندھا ہے:

کہوں کیا خوبی اوضاع ابنائے زماں غالب بدی کی اس نے جس سے کی تھی ہم نے بارہا نیکی

عدم کے بقول ؎

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف

سعدی نے گلستان (باب اول، حکایت 27) میں اسی موضوع پر یہ قطعہ کہا ہے۔

یا وفا خود نبود در عالم یا مگر کس دریں زمانہ نکرد

کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

(یا تو اس دنیا میں وفا کا وجود ہی نہ تھا یا پھر شاید ہمارے زمانے میں کسی نے نہیں کی۔ جس کسی نے بھی مجھ سے علم تیر سیکھا، آخر اسی

نے مجھے نشانہ بنایا)۔

غزل#10

گویم سخنے گرچہ شنیدن نشناسد صبحے ست شبم را کہ دمیدن نشناسد

لغت : شنیدن نشناسد: وہ سننے سے واقف نہیں-- دمیدن: پھوٹنا طلوع ہونا--

ترجمہ : میں ایک بات کہہ رہا ہوں، اگرچہ اسے سننے سے کوئی آشنا نہیں (یعنی سننے کو تیار نہیں اور وہ بات یہ ہے کہ) میری رات کی ایک ایسی صبح ہے جو طلوع ہونے سے ناآشنا ہے۔ یعنی میری غم واندوہ کی رات کی کوئی صبح نہیں۔ رات درد وغم اور دکھوں کی جبکہ دن خوشیوں مسرتوں کی علامت ہے۔

از بند چہ بکشاید و از دام چہ خیزد مائیم وغزالے کہ رمیدن نشناسد

لغت : غزالے: ایسا ہرن-- رمیدن: دوڑنا بھاگنا--

ترجمہ : قید سے کیا کھلے گا یعنی کیا حاصل ہو گا اور جال سے کیا اٹھے گا یعنی کیا فائدہ ہو گا اس لئے کہ ہم جس ہرن (یعنی محبوب) کو دام میں پھانسنا چاہتے ہیں وہ تو بھاگنا نہیں جانتا۔ یعنی ہرن اپنے تیز دوڑنے کے باوجود جال میں پھنس ہی جاتا ہے لیکن محبوب گویا ایسا ہرن ہے جو دوڑتا بھی نہیں اور کسی جال میں بھی نہیں پھنستا۔ یعنی اس کے دل کو رام نہیں کیا جا سکتا۔

گوہر چہ شکایت کند از بے پر و بالی مائیم و سرشکے کہ چکیدن نشناسد

لغت : مائیم: ہم ہیں-- سرشکے کہ: وہ آنسو جو-- چکیدن: ٹپکنا--

ترجمہ : موتی اپنے بے پروبال ہونے کی کیا شکایت کر رہا ہے۔ ہماری طرف دیکھو کہ ہم ہیں اور ہمارے آنسو جو ٹپکنا ہی نہیں جانتے۔ اپنے آنسو کے حوالے سے موتی کی بات کی ہے۔ موتی میں آنسو کی سی چمک ہے لیکن آنسو اور موتی دونوں اڑنے سے عاجز ہیں کہ ان کے پروبال ہی نہیں ہیں۔ "ٹپکنا نہیں جانتے" کا مطلب ہے کہ عاشق انہیں ضبط کرتا ہے تاکہ "کسی پر نہ اپنا حال کھلے"

ساقی چہ شگرفی کند و بادہ چہ تندی خوں باد دماغے کہ رسیدن نشناسد

لغت : چہ شگرفی کند: کیا عجیب بات کرے، کیا کرشمہ دکھائے-- خوں باد: اللہ کرے خون ہو جائے-- رسیدن: پہنچنا، یہاں مراد سرشار ہونا--

ترجمہ : ساقی اپنا کرشمہ دکھائے اور شراب اپنی تندی و تیزی کا کیا مظاہرہ کرے۔ اللہ کرے وہ دماغ خون ہو کر رہ جائے جو سرشار یا سرمست ہونا نہیں جانتا۔ غالباً اپنی طرف اشارہ ہے کہ ہمیں تھوڑی شراب سے تسلی نہیں ہوتی۔

ما لذت دیدار ز پیغام گرفتیم مشتاق تو دیدن زشنیدن نشناسد

ترجمہ : ہم نے تیرے پیغام ہی سے تیرے دیدار کی لذت حاصل کر لی۔ تیرا عاشق دیکھنے اور سننے میں فرق نہیں کرتا۔ یعنی عاشق کے لئے محبوب کی طرف سے زبانی پیغام ملنا بھی اس کے دیدار کے برابر ہے۔

بے پردہ شو از ناز و میندیش کہ مارا چون آینہ چشمے ست کہ دیدن نشناسد

لغت : میندیش: مت فکر کر، مت سوچ-- دیدن: دیکھنا--

ترجمہ : تو ناز و ادا کی حالت میں ذرا بے نقاب ہو جا اور ہم سے فکر مند نہ ہو، نہ ڈر، اس لئے کہ ہماری آنکھ ایک ایسی آنکھ ہے جو آئینے کی طرح دیکھنا نہیں جانتی۔ یعنی ہماری آنکھیں تیرے حسن کی چمک دمک کی تاب نہیں لا سکتیں۔

بینم چہ بلا برسر جیب و کفن آرد دستے کہ بجز جامہ دریدن نشناسد

لغت : چہ بلا آرد: کیا مصیبت ڈھائے۔۔ جامہ دریدن: لباس پھاڑنا۔۔

ترجمہ : دیکھیں وہ ہاتھ جو صرف کپڑے پھاڑنا جانتا ہے (دیوانگی کے عالم میں ایسا کرتا ہے) جیب و کفن پر کیا مصیبت ڈھائے۔ یعنی اسے اور کچھ نہیں آتا تو ہمارے کفن کا بھی وہ یہی حشر کرے گا۔

پیوستہ رواں از مژہ خون جگر ستم رنگے ست رخم را کہ پریدن نشناسد

لغت : پیوستہ: ہمیشہ، مسلسل۔۔ پریدن: اڑنا۔۔

ترجمہ : میری پلکوں سے مسلسل خون جگر بہتا رہتا ہے اور میرے چہرے کا رنگ اڑنے سے ناواقف ہے۔ یعنی خون جگر بہنے کے باوجود میرے چہرے کا رنگ بدستور قائم رہتا ہے۔

شوقم مے گلگوں بہ سبو می زند امشب پیمانہ زساقی طلبیدن نشناسد

لغت : مے گلگوں: گلاب کی طرح سرخ رنگ کی، یعنی خالص شراب۔۔ طلبیدن: طلب کرنا، مانگنا۔۔

ترجمہ : میرا شوق آج رات خالص شراب جام میں ڈال رہا ہے، اس لئے کہ اسے ساقی سے پیالہ یا جام مانگنا نہیں آتا۔ شوق سے مراد شوق مستی ہے، گویا عاشق شوق ہی میں اس قدر ڈوبا ہوا اور سرمست ہے کہ اسے کسی ساقی اور جام وغیرہ کی ضرورت نہیں۔

بالذت اندوہ تو درساختہ غالب گوئی ہمہ دل گشت و تپیدن نشناسد

لغت : درساختہ: موافقت کر لی ہے، گوارا یا برداشت کر لیا ہے۔۔ طپیدن: تپیدن، تڑپنا۔۔

ترجمہ : غالب نے تیرے درد و غم (جو عشق کا نتیجہ ہے) کی لذت سے نباہ کر لیا ہے، اسے گوارا کر لیا ہے، یوں سمجھ کہ وہ سراپا دل بن گیا ہے لیکن ایسا دل جو تڑپنے سے ناآشنا ہے۔ یعنی تیرے درد و غم کو خوشی سے برداشت کر رہا ہوں۔

غزل #11

ہر دم ز نشاطم دل آزاد بجنبد تا کیست دریں پردہ کہ بے باد بجنبد

لغت : زنشاطم دل: مسرت و شادمانی سے میرا دل۔۔ بجنبد: ہلتا ہے، رقص کرتا ہے۔۔

ترجمہ : میرا آزاد دل ہر لحہ مسرت و شادمانی سے رقص کر رہا ہے۔ خدا جانے اس پردے میں کون ہے جو یہ (پردہ) کسی ہوا کے بغیر ہی ہل رہا ہے۔ دل کو پردہ کہا ہے اور "کون ہے" سے مراد، ظاہر ہے، محبوب ہے جو دل میں سمایا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے دل یوں رقص کناں ہے۔

برہم زدن کار من آساں تر از آنست کز باد سحر طرۂ شمشاد بجنبد

لغت : برہم زدن: بگاڑنا، درہم برہم کرنا۔۔ طرہ شمشاد: درخت شمشاد کی زلفیں یعنی شاخیں اور پتے۔۔

ترجمہ : جب صبح کی ہوا چلتی ہے تو شمشاد کی شاخیں وغیرہ ہلنے لگتی ہیں۔ اسی حوالے سے یہ کہا ہے کہ میرے کام (محبت کے جذبوں) کو درہم برہم کرنا شمشاد کی اس حالت سے بھی زیادہ آسان ہے۔

خواہم ز تو آزردگی غیر چو بینم عرق حسد خاطر ناشاد بجنبد

لغت : آزردگی: ملال-- عرق حسد: حسد کا پسینا-- خاطر ناشاد: ناخوش دل--

ترجمہ : جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ رقیب کی طرف تیری توجہ ہے اور اس کی وجہ سے) میرے خاطر ناشاد سے حسد کا پسینا ابھرنے لگا ہے (یعنی میں اسے برداشت نہیں کر سکتا) تو میری یہ خواہش ہوتی ہے یا میری یہ خواہش ہے کہ تو رقیب سے ایسا رویہ اختیار کر کہ اس کا دل آزردہ ہو جائے- یعنی اس طرح وہ تجھ سے دور ہو جائے-

مُردم بہ دم و داغم از آن صید کہ در دام لختے پے مشغولی صیاد بجنبد

لغت : مردم بہ دم: میں ایک لمحے میں مر گیا-- داغم: مجھے رشک ہے-- لختے: کچھ، تھوڑا سا--

ترجمہ : میں تو ایک لمحے ہی میں مر گیا لیکن مجھے جال میں پھنسے ہوئے اس شکار پر رشک آتا ہے جو شکاری کی مشغولیت یعنی دل بہلاوے کے لئے جال میں کچھ ہلتا یعنی تڑپتا ہے- صیاد سے مراد محبوب ہے اور شکار سے مراد عاشق-

ہاں شیخ پری خواں مے گلگوں بہ قدح ریز تا در نظرت بالِ پریزاد بجنبد

لغت : پری خواں: ایسا شخص جو کوئی جادو منتر پھونک کر غیب سے پری کو بلا لے-- بہ قدح ریز: پیالے یا جام میں ڈال، انڈیل-- پریزاد: پری کی نسل سے مراد محبوب، کوئی حسینہ-- بال: پر، یہاں مراد زلفیں--

ترجمہ : ہاں! اے پری خواں شیخ! تو مے گلگوں پیالے میں انڈیل تاکہ تجھے اس میں کسی پریزاد کی زلفیں لہراتی ہوئی نظر آئیں- یعنی اصل پری تو دل لبھانے والی حسینہ و معشوقہ ہے-

برقے بفشار آرم و ابرے بتراوش زاں دشنہ کہ اندر کف جلاد بجنبد

لغت : بفشار آرم: میں بھینچ لیتا ہوں-- بتراوش: بارش برساتا ہوں-- دشنہ: خنجر--

ترجمہ : میں اس خنجر سے، جو جلاد کے ہاتھ میں ہل رہا ہے، آسمانی بجلی کو جکڑ لیتا، بھینچ لیتا ہوں، جبکہ بادل کا سینہ چیر کر اس سے بارش برساتا ہوں- مطلب یہ کہ میری نظر میں جلاد کا خنجر بجلی سے کہیں زیادہ بے قرار اور خون بہانے میں بادل سے بڑھ کر ہے-

از رشک بہ خوں غلطم و از ذوق برقصم زاں تیشہ کہ در پنجہ فرہاد بجنبد

لغت : بہ خوں غلطم: میں خون میں تڑپ رہا ہوں--

ترجمہ : میں اس تیشے پر، جو فرہاد کے ہاتھ میں چل رہا ہے، رشک کے مارے خون میں تڑپ رہا اور ذوق سے رقص کر رہا ہوں- یعنی خون میں تڑپنے سے جو لذت محسوس ہوتی ہے اس کی بنا پر رقص کرنے لگتا ہوں- شیریں کے عاشق فرہاد نے بیستوں کا پہاڑ تیشے سے کاٹا تھا اور پھر شیریں کی موت کی جھوٹی خبر پر اسی تیشے سے اپنا کام تمام کر لیا تھا-

اے آنکہ در اصلاح تو ہرگز ندہد سود چون طبع کجت را رگ بیداد بجنبد

لغت : سود: فائدہ-- طبع کجت: تیری ٹیڑھی طبیعت-- چوں: چونکہ، اس لئے کہ--

ترجمہ : اے مخاطب! چونکہ تیری الٹی یا ٹیڑھی فطرت و طبیعت کی رگ بیداد (ظلم و ستم کی رگ) پھڑکتی رہتی ہے، اس لئے تیری اصلاح میں کوئی فائدہ نہیں- (رگ پھڑکنا شرارت پر آمادہ ہونا ہے- چونکہ مخاطب یا معشوق کی فطرت ہی ظلم و ستم پر آمادہ رہتی ہے تو اس کی اصلاح کیونکر ممکن ہو سکتی ہے یا ایسی اصلاح بے سود ہے)

ہر پویہ کہ گرد دل آگاہ بگردد ہر چارہ کہ در خاطر استاد بجنبد

لغت : پویہ: دلکی چال، نرم رفتاری، مراد نرم گفتاری-- دل آگاہ: دانادل، دانا انسان--
ترجمہ : اس سے پہلا شعر اور یہ شعر دونوں قطعہ بند ہیں- پہلے میں یہ جو کہا کہ تیری اصلاح ممکن نہیں تو اب اصلاح کے طریقوں کی ناکامی کی بات کی ہے، یعنی نہ تو کسی دانا کی نرم گفتاری ہی، جو اس کے دل سے ہوتی ہے، تیری اصلاح کر سکتی ہے اور نہ وہ اس چارہ کار ہی سے ممکن ہے جو کسی استاد یعنی تجربہ کار انسان کے دل ودماغ میں آتا ہے-

وصل تو بہ نیروے دعا نیست ازیں بعد خون باد زبانے کہ بہ اوراد بجنبد

لغت : نیروے دعا: طاقت کی دعا-- اوراد: ورد کی جمع، وظیفہ، دعا-- خون باد: اللہ کرے خون ہو جائے، بیکار ہو جائے--
ترجمہ : اب آئندہ یعنی آج کے بعد سے، دعا کی طاقت سے تیرا وصل ممکن نہیں رہا- خدا کرے وہ زبان خون ہو کے رہ جائے جو اس سلسلے میں وظیفہ خوانی کرتی ہے- یعنی ایسی صورت حال میں جب دعاؤں سے بات نہیں بن رہی، وصل کا مقصد حاصل نہیں ہو رہا تو پھر ورد اوراد کرنے کی کیا ضرورت ہے- یہ بیکار مشغلہ ہو گا-

غالب قلمت پردہ کشاے دم عیسیٰ ست چون بر روش طرز خداداد بجنبد

لغت : دم عیسیٰ: حضرت عیسیٰ کے سانس کا یہ معجزہ تھا کہ جس مریض کو پھونک مارتے وہ صحت مند ہو جاتا، مردہ زندہ ہو جاتا-- طرز خداداد: خدا کا عطا کردہ انداز، طبعی انداز-- پردہ کشا: پردہ کھولنے والا، راز ظاہر کرنے والا، مراد اس سانس جیسا--
ترجمہ : غالب! جب تیرا قلم طرز خداداد کی روش پر چلنے لگتا ہے تو وہ حضرت عیسیٰ کے معجز نما دم کی پردہ کشائی کرنے لگتا ہے- یعنی اس قلم میں بھی وہی دم عیسیٰ والی بات آجاتی ہے- گویا غالب کی شاعری ایسی ہے جو مردہ دلوں میں تازہ روح پھونک دیتی ہے-

---

غزل #12

خوباں نہ آن کنند کہ کس را زیاں رسد دل برد تا دگر چہ ازآں دلستاں رسد

لغت : خوباں: خوب کی جمع، حسین، حسینائیں-- زیاں رسد: نقصان پہنچے-- تا: مراد دیکھیں--
ترجمہ : حسین ایسا کام نہیں کرتے جس سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے- وہ (محبوب) ہمارا دل لے گیا ہے، اب دیکھیں اس کے بدلے میں ہمیں اس دلستاں (دل لینے والا، محبوب) سے کیا ملتا ہے-

دارد خبر دریغ ومن ازسادگی ہنوز سنجم ہمی کہ دوست مگر ناگہاں رسد

لغت : دارد دریغ: افسوس کرتا، مراد گریز کرتا ہے-- سنجم ہمی: ہمی سنجم، میں تولتا ہوں، میں سوچتا ہوں--
ترجمہ : وہ (محبوب) خبر یعنی پیغام تک بھیجنے سے بھی گریز کرتا ہے، اور میں اپنی سادگی کی بنا پر ابھی تک یہ خیال کر رہا ہوں یعنی اس غلط فہمی کا شکار ہوں کہ میرا دوست شاید کسی وقت اچانک آجائے-

مقصود ما ز دیر وحرم جز حبیب نیست ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

ترجمہ : دیر وحرم سے ہمارا مقصود اس محبوب حقیقی کے سوا اور کوئی نہیں ہے، لہٰذا ہم کہیں بھی سجدہ کریں وہ اسی کے آستانے پر پہنچے گا- اصل مقصود تو وہ خالق کائنات ہے اس کی طرف توجہ یا سجدے کے لئے کسی جگہ کی قید نہیں ہے- بقول عرفی!

عاشق ہم از اسلام خراب است وہم از کفر پروانہ چراغ حرم و دیر نداند

عاشق کا تعلق خواہ اسلام سے ہو خواہ کفر سے، دونوں صورتوں میں وہ بیکار ہے کیونکہ پروانہ چراغ کا عاشق ہے وہ حرم و دیر کے چکر میں نہیں پڑتا۔ ایران کے ایک جدید شاعر ڈاکٹر محمد حسین شہریار کے بقول۔

بکوے عشق یا قصر شہاں یا کلبہ درویش　　فروغ دوست می خواہی تو خواہ آنجا و خواہ اینجا

اگر تجھے جلوہ دوست یعنی محبوب حقیقی کی خواہش ہے تو اسے خواہ کوچہ عشق میں چاہ، خواہ بادشاہوں کے محل میں اور خواہ درویش کی جھونپڑی میں۔

دُردی کشاں بہ میکدہ درہم فتادہ اند　　نازم بہ خواریی کہ من زیں میاں رسد

لغت : دردی کشاں: دردی کش کی جمع، تلچھٹ پینے والے۔۔ درہم فتادہ اند: آپس میں الجھ پڑے ہیں۔۔ خواریی کہ: ایسی ذلت جو۔۔

ترجمہ : میکدہ میں تلچھٹ پینے والے آپس میں الجھ پڑے ہیں۔ مجھے اپنی اس ذلت و خواری پر ناز ہوگا جو مجھے اس سلسلے میں حاصل ہو۔ یعنی مجھے شراب مل جائے خواہ اس کے لئے ذلت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔

گم شد نشان من چو رسیدم بہ کنج دیر　　مانند آں صدا کہ بگوش گراں رسد

لغت : کنج دیر: مندر کا کونہ، گوشہ۔۔ گوش گراں: بہرا کان۔۔

ترجمہ : جب میں گوشہ دیر میں پہنچا تو میرا نشان اس صدا کی طرح گم ہو گیا جو بہرے کانوں میں پہنچتی ہے۔ بہرے کانوں میں کسی بولنے والے کی آواز نہیں پہنچتی یعنی وہ سن نہیں سکتے۔ مولانا حالی مرحوم نے اس شعر کی وضاحت یوں کی ہے۔ "شعرائے متصوفین، دیر و خرابات اور میکدے سے اکثر خانقاہ یا وہ مقام جہاں فقر و فنا کی تعلیم دی جاتی ہے، مراد لیتے ہیں۔ اپنا نشان دیر میں پہنچ کر گم ہو جانے سے مراد فنا ہے۔ اس کی تشبیہ اس صدا سے جو بہرے آدمی کے کان تک پہنچ کر گم ہو جاتی ہے، کس قدر بلیغ تشبیہ ہے"۔

در دام بہر دانہ نیفتم مگر قفس　　چنداں کنی بلند کہ تا آشیاں رسد

لغت : نیفتم: میں نہیں گرتا نہیں پھنستا۔۔ مگر: ہاں اگر۔۔ چنداں: اس حد تک۔۔

ترجمہ : میں دانے کی خاطر جال میں نہیں پھنسوں گا، ہاں اگر تم پنجرے کو اس حد تک بلند کر دو کہ وہ آشیاں تک پہنچ جائے۔ مولانا حالی نے اس شعر کی بھی تشریح کی ہے۔ ان کے مطابق "اپنے اعزاز نفس کا اظہار ہے، یعنی اگر عزت کے ساتھ قید کرو تو مجھے قید ہونے سے انکار نہیں، پس یہ امید نہ رکھو کہ میں دانے کے لالچ سے جال میں آ پھنسوں گا، نہیں بلکہ قفس کو اتنا اونچا کرو کہ میرے گھونسلے تک پہنچ جائے۔ میں قفس میں فوراً چلا جاؤں گا"۔

راہے کہ تا من است ہمانا نہ ایمن است　　خون می خورم کہ چون بخورم مے چساں رسد

ترجمہ : جو راستہ مجھ تک پہنچتا ہے وہ بے شک و شبہہ محفوظ نہیں ہے اور میں اسی غم میں اپنا خون پی رہا ہوں کہ شراب مجھ تک کیسے پہنچے گی اور میں کیونکر پی سکوں گا۔ یہاں "چون" جب کے معنوں میں نہیں بلکہ سوالیہ انداز میں ہے یعنی کیسے، کیونکر۔ ظاہر ہے شراب میخانے سے آئے گی لیکن راستہ ہی محفوظ نہیں ہے تو اس (شراب) کا میخوار تک پہنچنا ظاہر ہے۔

رفتیم سوے وے و مژہ اندر جگر خلید　　زاں پیشتر کہ سینہ بنوک سناں رسد

لغت : خلید: چبھی۔۔ سناں: نیزے کی انی، نوک۔۔

ترجمہ : ہم اس کی طرف گئے اور اس سے پیشتر کہ ہمارا سینہ نیزے کی انی یا نوک کی زد میں آئے اس (محبوب) کی پلکیں ہمارے جگر میں چبھ گئیں۔ یعنی ہمیں مارنے کے لئے کسی نیزے کی ضرورت نہ پڑی وہی کام اس کی دلکش پلکوں نے کر دیا۔

تیر نخست راغلط انداز گفتہ ام اے وائے گر نہ تیر دگر بر نشاں رسد

لغت : غلط انداز: جو صحیح نشانے پر نہ لگے--

ترجمہ : میں نے (محبوب کے) پہلے تیر کو "غلط انداز" کہا ہے- بڑے افسوس کی بات ہو گی اگر دوسرا تیر بھی نشانے پر نہ لگا- یعنی عاشق، محبوب کے تیر کا نشانہ بننے پر خوش ہوتا ہے لیکن اگر تیر غلط نشانے پر لگے تو یہ عاشق کی بدقسمتی ہے اور اگر محبوب کا دوسرا تیر بھی اسی طرح غلط انداز ہو تو صاف ظاہر ہے محبوب نے جان بوجھ کر ایسا کیا اور اپنے عاشق کی خواہش کو پورا نہیں کیا-

امید غلبہ نیست، بہ کیش مغاں در آی مے گر بہ جزیہ دست نداد ارمغاں رسد

لغت : کیش مغاں: آتش پرستوں کا مذہب جس میں شراب حلال ہے-- مغاں: مغ کی جمع، آتش پرست پارسی-- ارمغاں: تحفہ--

ترجمہ : اگر آتش پرستوں (پارسیوں) پر غلبے کی امید نہیں تو ان کا مذہب اختیار کر لے، تاکہ شراب اگر جزیے میں نہیں ملی تو تحفے کے طور پر مل جائے گی- غلبہ سے مراد حکومت ہے- اسلامی حکومت میں غیر مسلموں سے ان کی نگہبانی و حفاظت وغیرہ کے سلسلے میں ٹیکس لیا جاتا تھا جسے جزیہ کہتے تھے-

خوارم نہ آں چناں کہ دگر مژدہ وصال باور کنم اگر ہمہ از آسماں رسد

لغت : خوارم: میں ذلیل و خوار ہوں-- آں چناں: اس حد تک، اتنا-- باور کنم: یقین کر لوں-- دگر: ایک اور، دوبارہ--

ترجمہ : اب اگر وصل کی خوشخبری آسمان سے بھی نازل ہوئی تو میں اس پر یقین نہ کروں گا، اس لئے کہ پہلے جو ایسی خوشخبری سنائی گئی تھی وہ جھوٹی ثابت ہوئی اور یوں میری ذلت و خواری کا باعث بنی تھی- سو میں ایسا بھی خوار نہیں ہوں کہ دوسری خوشخبری پر یقین کر لوں-

صاحبقران ثانی اگر در جہاں نماند گفتار من بہ ثانی صاحبقراں رسد

لغت : صاحبقران ثانی: مغلیہ بادشاہ شاہجہان کا لقب-- گفتار من: میری شاعری-- ثانی صاحبقراں: مراد مغلیہ دور کا آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر--

ترجمہ : اگر صاحبقران ثانی دنیا میں نہیں رہا تو کوئی بات نہیں، میری شاعری تو اس کے ثانی تک پہنچتی ہے- اپنے ہمعصر بادشاہ ظفر سے صلہ و داد کی بالواسطہ توقع کا اظہار کیا ہے-

چوں نیست تاب برق تجلی کلیم را کے در سخن بہ غالب آتش بیاں رسد

لغت : برق تجلی: قرآنی تلمیح، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے اپنا جلوہ دکھانے کو کہا "رب ارنی" جس کے جواب میں ارشاد ہوا "لن ترانی" (تو دیکھ یا برداشت نہیں کر سکتا)- جب موسیٰ کلیم اللہ نے اصرار کیا تو طور پر بجلی چمکی اور موسیٰ بیہوش ہو گئے--

ترجمہ : جب کلیم (یعنی حضرت موسیٰ جن کا لقب کلیم اللہ تھا، اللہ سے باتیں کرنے والا) میں برق تجلی برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے تو وہ گفتار میں آتش بیاں غالب تک کیونکر پہنچ سکتے ہیں- برق کے حوالے سے آتش بیاں کہا- اپنی شاعری سے متعلق بہت بڑی تعلی سے کام لیا ہے-

---

غزل #13

عاشق چو گفتیش کہ برو، زود می رود نازم بخواجگی غضب آلودمی رود

لغت : چو گفتیش: جب تو نے اس سے کہا-- برو: جا-- خواجگی: بڑاپن، تکبر وغرور-- غضب آلود: طیش میں بھرا ہوا--

ترجمہ : جب تو نے عاشق سے کہا کہ "چلا جا" تو وہ فوراً چل پڑتا ہے- تاہم مجھے اس پر فخر ہے کہ وہ (عاشق یعنی میں) بڑی تمکنت کے ساتھ طیش بھرے انداز میں جا رہا ہے-

امشب بہ بزم دوست کسے نام ما نہ برد گوئی سخن ز طالع مسعود می رود

لغت : امشب: آج رات-- طالع مسعود: مبارک نصیبہ، خوش بختی--

ترجمہ : آج رات محبوب کی محفل میں کسی نے ہمارا نام تک نہ لیا- لگتا ہے گویا اس محفل میں خوش بختی اور خوش نصیبی پر بات ہوتی رہی- اپنی بدنصیبی وبدبختی کا ذکر بالواسطہ کیا ہے-

از نالہ ام مرنج کہ آخر شدست کار شمع خموشم و ز سرم دود می رود

لغت : مرنج: آزردہ نہ ہو-- آخر شدست کار: معاملہ ختم ہو چکا ہے-- شمع خموشم: میں بجھی ہوئی شمع ہوں-- ز سرم دود می رود: مراد مجھے بے حد دکھ کو تکلیف پہنچ رہی ہے--

ترجمہ : میرے نالہ وفریاد سے تو آزردہ نہ ہو کیونکہ اب تو معاملہ ہی ختم ہو گیا ہے- میں بجھی ہوئی شمع ہوں اور میرے سر سے دھواں اٹھ رہا ہے- شمع بجھنے پر ذرا سی دیر تک دھواں اٹھتا ہے- یہ جو کہا کہ معاملہ ختم ہو چکا ہے تو مطلب یہ کہ جس طرح وہ دھواں جلد ختم ہو جاتا ہے اسی طرح میری فریاد بھی کچھ دیر کے لئے ہے کیونکہ شدید درد وغم کے ہاتھوں میں اب ختم ہو رہا ہوں-

شادم بہ بزم وعظ کہ رامش اگرچہ نیست بارے حدیث چنگ و نے و عود می رود

لغت : شادم: میں خوش ہوں-- رامش: نغمہ-- حدیث: بات-- چنگ ونے وعود: تین مختلف سازوں کے نام--

ترجمہ : میں وعظ کی محفل میں خوش ہوں کہ اس میں اگرچہ نغمہ تو نہیں ہے تاہم چنگ ونے اور عود کی بات تو ہو رہی ہے- واعظ ان سازوں کے خلاف وعظ کر رہا ہے لیکن موسیقی کے شیدائی کے لئے ان سازوں کا بزم وعظ میں ذکر ہونا بھی مسرت کا باعث ہے- مومن نے ایک اور رنگ میں یہ بات کی ہے:

نہ مانوں گا نصیحت، پر نہ سنتا میں تو کیا کرتا کہ ہر ہر بات میں ناصح تمہارا نام لیتا تھا

یہی مضمون فارسی کے اس شعر میں ہے-

مقصود ماشنیدن نام تو بودہ است گاہے ز ناصح ار سخنے گوش کردہ ام

(اگر ہم نے کبھی ناصح کی کوئی بات سنی ہے تو محض اس لئے کہ ہمارا مقصد تو تیرا نام سننا تھا)

فردوس جوے، عمر بہ وسواس دادہ را سرمایہ نیز در ہوس سود می رود

لغت : فردوس جو: فردوس تلاش کرنے والا، فردوس کا طلبگار-- عمر بہ وسواس دادہ: جس کی زندگی وہم یا وسوسوں میں گذری ہو--

ترجمہ : فردوس کا طلبگار اپنی زندگی ایک موہوم امید (جس کا وجود نہ ہو) پر گذار دیتا ہے اور یوں سود یا منافع کے لالچ میں اصل سرمایہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے- یہ زاہد کی طرف اشارہ ہے جو محض جنت کے لالچ میں زندگی کی دوسری نعمتوں سے بھی خود کو محروم کر لیتا یا ہو جاتا ہے- جنت ملتی ہے یا نہیں ملتی یہ تو بعد کی بات ہے-

نخوت نگر کہ می خلد اندر دلش ز رشک حرفے کہ در پرستش معبود می رود

لغت : نخوت: غرور، تکبر-- می خلد: کھٹکتا ہے، چبھتا ہے-- پرستش معبود: خدا کی عبادت-- معبود: جس کی عبادت کی جائے--

ترجمہ : ذرا اس (محبوب) کا تکبر دیکھو کہ اس کے دل میں، رشک کے باعث، وہ الفاظ کھٹکتے ہیں (یا ناگوار گذرتے ہیں) جو پرستش معبود میں کہے جاتے ہیں۔ یعنی وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ایسے الفاظ اس کے علاوہ کسی اور کے لئے بھی استعمال ہوں۔

ماہم بہ لاغ و لابہ تسلی شویم، کاش ناداں ز بزم دوست چہ خشنود می رود

لغت : لاغ ولابہ: خوشامد اور بناوٹی باتیں-- خشنود: خوش خوش-- ناداں: رقیب مراد ہے--

ترجمہ : کاش ہم بھی محبوب کی چاپلوسی اور بناوٹی یا دکھاوے کی باتوں سے مطمئن ہوں۔ نادان رقیب، دوست کی محفل سے ایسی باتیں سن کر کیسا خوش خوش جا رہا ہے۔ دوست کی سب باتیں دکھاوے کی ہیں اور ان میں حقیقت نہیں۔

رشک وفا نگر کہ بہ دعویٰ گہ رضا ہر کس چگونہ در پے مقصود می رود

فرزند زیر تیغ پدر می نہد گلو گر خود پدر در آتش نمرود می رود

لغت : دعویٰ گہ رضا: مراد تسلیم و رضا کا شیوہ-- چگونہ: کس طرح-- درپے مقصود: مقصود حاصل کرنے کے پیچھے، حصول مقصد کی خاطر--

فرزند: قرآنی تلمیح، مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام-- پدر: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم پر اسماعیل کو ذبح کرنا چاہا لیکن عین وقت پر خدا کی طرف سے ذبح کرنے کے لئے دنبہ بھیج دیا گیا--

ترجمہ : (یہ دونوں اشعار باہم مربوط ہیں)۔ ذرا (محبوب حقیقی کے عاشقوں کا) باہمی رشک وفا ملاحظہ ہو کہ ان میں سے ہر کوئی تسلیم و رضا کا شیوہ اپنا کر کس طرح حصول مقصد (محبوب حقیقی تک رسائی) کے لئے تگ و دو کرتا ہے (دوسرے شعر میں اس کی مثال قرآنی تلمیح سے دی گئی ہے)۔ اگر باپ (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) تسلیم و رضا کا مظاہرہ کرتے ہوئے نمرود کی آگ میں کود پڑتا ہے تو بیٹا (یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تسلیم و رضا کا شیوہ اپناتے ہوئے باپ کی تلوار کے نیچے اپنا سر رکھ دیتا ہے۔ رشک وفا یہی ہے کہ محبوب حقیقی کے عشاق تسلیم و رضا کے طریق کو بہترین شیوہ عشق قرار دیتے ہوئے ایک دوسرے سے رشک کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

غالب خوش است فرصت موہوم و فکر عیش تارے کہ نیست در سر این پود می رود

لغت : فرصت موہوم: ایسا موقع یا فراغت جس کا وجود نہ ہو، خیالی-- تار: تار و پود، تانا بانا--

ترجمہ : غالب! ایک خیالی یا موہوم فراغت اور پھر اس میں عیش کا تصور بھی خوب بات ہے۔ یہ ایک تار ہے جس کا کوئی وجود نہیں اور جو اس پود کے پیچھے چلتا یا لپکتا ہے۔ مطلب یہ کہ انسانی زندگی میں فراغت کا میسر آنا ایک وہم و خیال ہے اور اس میں عیش کا تصور گویا خود کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔ انسان اس سلسلے میں یعنی جی خوش کرنے کی خاطر ایک موہوم سا تانا بانا بن لیتا ہے۔

غزل #14

دانست کز شہادتم امید حور بود بر گشتم ز دیں دم بسمل ضرور بود

لغت : دانست: اس نے سمجھا جانا-- بر گشتم زدیں: دین سے میرا پھر جانا-- دم بسمل: زخمی ہونے یعنی جانکنی کے وقت--

ترجمہ : اس نے میری موت سے یہ اندازہ لگایا کہ میں نے حور کی امید میں جان دی ہے (حالانکہ میں نے تو اس محبوب کی خاطر جان دی تھی) چنانچہ مجھے جان کنی کے وقت اپنے دین سے لازماً برگشتہ ہونا پڑا۔ یعنی دین سے میری اس برگشتگی سے اس پر واضح ہو جائے کہ مجھے حور و جنت

سے کوئی رغبت نہیں، میں نے تو صرف اس کی خاطر جان دی ہے۔

رفت آنکہ ما ز حسن، مدارا طمع کنیم　　سر رشتہ در کیف "ارنی" گوے طور بود

لغت : مدارا: مدارات، خاطر تواضع-- طمع کنیم: یعنی ہم خواہش کریں-- "ارنی" گوے طور: مراد حضرت موسیٰ جنہوں نے خدا سے اپنا جلوہ دکھانے کی خواہش کی تھی۔ "رب ارنی" (اے رب مجھے اپنا جلوہ دکھا) جواب ملا "لن ترانی" (تو مجھے نہیں دیکھ سکتا)--

ترجمہ : ہمیں حسن سے مدارات کی جو خواہش یا توقع تھی، وہ ختم ہو گئی اس لئے کہ اس کا سر رشتہ یا اختیار کلی طور پر "ارنی" کہنے والے کے ہاتھ میں تھا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جلوے سے متعلق جو صاف جواب ملا، اس کی بنا پر ہم بھی محبوب کے حسن کے جلوہ کی توقع نہیں رکھ سکتے۔

مجرم مسنج رند "اناالحق" سرائے را　　معشوقہ خود نمای و نگہبان غیور بود

لغت : رند "اناالحق" سرائے: حسین بن منصور جس نے "اناالحق" (میں خدا ہوں) کا نعرہ لگایا اور اسے سولی پر لٹکا دیا گیا--

ترجمہ : تو "اناالحق" کا نعرہ لگانے والے رند یعنی حسین بن منصور کو (اس نعرے کی بنا پر) مجرم نہ سمجھ، اس لئے کہ معشوقہ تو خود نما تھی اور حسن کا نگہبان، غیرت مند تھا۔ اس صورت میں حسین کا کیا قصور۔ صوفیہ کا یہ تصور ہے کہ اس محبوب حقیقی کا جلوہ ہر جگہ کار فرما ہے۔ ہمارا اپنا کوئی وجود نہیں حسین بن منصور نے جو "اناالحق" کہا تو اس کا مطلب یہی تھا کہ میرے اندر خدا بول رہا ہے، لیکن اس دور کے نام نہاد علما نے اس نعرے کو خلاف شریعت سمجھ کر اسے پھانسی دلوا دی۔

سالک، نہ گفتہ ایم کہ منزل شناس نیست　　بے جادہ ماند راہ از آن رو کہ دور بود

لغت : سالک: چلنے والا یعنی خدا کی راہ میں چلنے والا-- منزل شناس: جسے اپنی منزل کا صحیح علم ہو-- بے جادہ ماند راہ: راستہ طے نہ ہوا، نہ ہو سکا-- از آں رو: اس وجہ سے--

ترجمہ : ہم نے یہ نہیں کہا کہ سالک کو منزل (یعنی محبوب حقیقی تک رسائی کی منزل) کا صحیح علم نہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ راستہ دور (یعنی کٹھن اور بے حد دشوار گذار) ہونے کے سبب طے نہ ہو سکا۔

نازم بہ امتیاز کہ بگذشتن از گناہ　　با دیگراں زعفو و بما از غرور بود

لغت : امتیاز: فرق کرنا، تمیز کرنا-- عفو: معافی، رحم-- بگذشتن از گناہ: گناہ سے درگذر کرنا، گناہ معاف کرنا--

ترجمہ : مجھے اس امتیاز پر ناز ہے کہ گناہوں سے درگذر کرنے کے معاملے میں خدا نے دوسرے گناہگاروں کو تو عفو یا رحم کی بنا پر بخش دیا اور ہماری بخشش ہمارے غرور کی بنا پر کی۔ یعنی ہمیں اپنے گناہوں پر غرور تھا اور ہماری اس ادا کو خدا نے پسند کرتے ہوئے ہماری مغفرت فرما دی۔

اے آنکہ از غرور بہ ہیچم نمی خری　　زاں پایہ باز گوی کہ پیش از ظہور بود

لغت : بہ ہیچم: مجھے مفت میں-- زاں پایہ: اس مقام کے بارے میں--

ترجمہ : اے (خدا) تو جو مجھے غرور کی بنا پر، مفت میں بھی خریدنے کو تیار نہیں، ذرا اس مقام کے بارے میں بتا جو ظہور سے پہلے تھا۔ غالباً اشارہ ہے اس وقت کی طرف جب انسان ابھی وجود میں نہیں آیا تھا۔

درد دلم بہ حشر ز شدت نہفتہ ماند　　خوں باد نالہ اے کہ ہم آہنگ صُور بود

لغت : نہفتہ ماند: چھپا رہ گیا-- خوں باد: خدا کرے خون ہو جائے، تباہ ہو جائے-- ہم آہنگ صور: صُور کا ہم آواز، صور وہ سنکھ جو

قیامت کے روز بجایا جائے گا اور جس کے شور پر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے--

ترجمہ : محشر میں میرا درد دل اپنی شدت کے باعث چھپا رہا- خدا کرے وہ نالہ غارت ہو جو صور کا ہم آواز تھا یعنی میرے نالہ و فریاد میں صور کا سا شور تھا جس کے سبب میں اپنا درد دل بیان کرنے سے عاجز رہا اور یوں وہ دل ہی میں چھپا رہا-

دل ازتو بود و تو پے الزام ما ز ما بردی نخست آنچہ زجنس شعور بود

لغت : بردی: تو لے گیا تو نے چھین لیا-- نخست: پہلے-- پے الزام ما: ہمیں الزام دینے کی خاطر-- جنس شعور: عقل و دانش، ہوش و شعور--

ترجمہ : ہمارا دل تو تیرا ہی تھا یا تیرے ہی لئے تھا لیکن تو نے ہمیں الزام دینے کی خاطر پہلے ہی ہماری جنس شعور اڑا لی- یعنی محبوب نے عاشق کو اپنے جلوہ حسن سے محصور کر دیا، عاشق اس کے اس جلوے میں کھو گیا، یہ گویا عاشق کا دل چرانے کا عمل تھا جو محبوب نے اختیار کیا اور الٹا عاشق پر یہ الزام دھرا کہ اس نے اس (محبوب) کی امانت کھو دی ہے-

قطع پیام کردی و دانستم آشتی ست دلالہ خوبروی و دلم ناصبور بود

لغت : قطع پیام کردی: پیام ختم کر دیا، تو نے پیام کا سلسلہ منقطع کر دیا-- آشتی: دوستی اور صلح کی بات-- دلالہ: کٹنی، مراد پیام لانے والی--

ترجمہ : تو نے پیام کا سلسلہ منقطع کر دیا اور میں یہ سمجھا کہ یہ دوستی اور صلح کی بات کی ہے یا مہربانی کی ہے- میں کیا کرتا کہ تیری دلالہ خوبرو تھی اور میرا دل صبر سے عاری تھا- (بیتاب تھا) یعنی عاشق کی توجہ خوبصورت دلالہ کی طرف ہو گئی جس پر محبوب نے سلسلہ پیام ختم کر دیا-

دادی صلائے جلوہ و غالب کنارہ کرد کو بخش آں گدا کہ ز غوغا نفور بود

لغت : صلائے جلوہ: جلوہ کی عام دعوت-- کنارہ کرد: ایک طرف ہو گیا، کنارہ کشی اختیار کر لی، ہٹ گیا-- کو: کہاں ہے-- بخش: حصہ-- غوغا: شور شرابا-- نفور: نفرت کرنے والا، بھاگنے والا--

ترجمہ : تو (محبوب) نے اپنے حسن کی جلوہ نمائی کی عام دعوت دے دی، جس کے سبب غالب نے کنارہ کشی اختیار کر لی- اب اس گدا (یعنی غالب) کا حصہ کہاں ہے جسے شور شرابے سے نفرت ہے یا جو شور شرابے سے دور رہتا ہے- محبوب کی اس دعوت پر ایک ہنگامہ برپا ہو گیا- غالب نے اس عام ہجوم میں شریک ہونا اپنی توہین جانا- چنانچہ وہ محبوب سے اپنا حصہ مانگ رہا ہے، یعنی تنہائی میں اس سے ملنے کا خواہشمند ہے-

---

غزل #15

ز گرمی نگہت خون دل بہ جوش آمد زشادی ستمت سینہ درخروش آمد

لغت : نگہت: تیری نگاہ-- شادی: خوشی-- ستمت: تیرا ستم-- خروش: غوغا، شور--

ترجمہ : تیری نگاہ کی گرمی سے میرا خون دل جوش میں آگیا اور تیرے جور و ستم کی خوشی سے میرے سینے میں ایک غوغا مچ گیا، بہت جوش پیدا ہو گیا- یعنی محبوب کا ہر عمل اور اس کی ہر ادا عاشق کے لئے مسرت و شادمانی کا باعث بنتی ہے-

بہ جاں نوید کہ شرم ازمیانہ اے ہم رفت بہ عیش مژدہ کہ وقت وداع ہوش آمد

لغت : نوید: خوشخبری-- ازمیانہ اے ہم رفت: درمیان سے اٹھ گئی-- وداع ہوش: ہوش وحواس جاتے رہنا--

ترجمہ : ہماری جان کو خوشخبری ہو کہ ہم (عاشق اور محبوب) کے درمیان شرم کا پردہ اٹھ گیا ہے اور عیش کو مژدہ ہو کہ اب عاشق کے ہوش وحواس جاتے رہنے کا وقت آگیا ہے- ظاہر ہے جب عاشق کو اس قسم کا موقع ہاتھ لگے گا تو وہ انتہائی جوش مسرت سے اپنے ہوش وحواس قائم نہ رکھ سکے گا-

خیال یار در آغوشم آں چناں بفشرد کہ شرم امشبم ازشکوہ ہاے دوش آمد

لغت : آن چناں بفشرد: کچھ اس طرح یا اس حد تک بھینچا گیا-- امشبم: آج رات مجھے-- دوش: گذرا ہوا کل یا گذری ہوئی رات--

ترجمہ : محبوب کا خیال کچھ اس حد تک میری آغوش میں داخل ہو گیا یا سما گیا کہ مجھے آج رات اپنے کل کے کئے ہوئے شکووں پر ندامت ہوئی- یعنی دوست سے ملاقات نہ سہی اس کا خیال ہی (یا تصور ہی میں محبوب کا عاشق کی آغوش میں ہونا) عاشق کے لئے بڑی بات ہے اس لئے وہ عدم وصل کی جو شکایت کرتا ہے اس تصور کی بنا پر اسے اس پر ندامت ہوتی ہے-

بہ آستیں بفشاں وبہ تیغ خوش بردار کہ جاں غبار تن وسر وبال دوش آمد

لغت : بہ آستین بفشاں: آستین سے جھاڑ دے-- خوش بردار: اچھی طرح یا آرام سے اٹھا دے، اڑا دے--

ترجمہ : میری جان میرے جسم کا غبار بنی ہوئی ہے اور میرا سر میرے کندھوں کے لئے وبال بنا ہوا ہے تو میرا یہ غبار اپنی آستین سے جھاڑ دے اور تلوار سے اس سر کو اچھی طرح اڑا دے، کندھوں سے الگ کر دے-

فدائے شیوہ رحمت کہ در لباس بہار بہ عذر خواہی رندان بادہ نوش آمد

لغت : فدائے شیوہ رحمت: خدا کی رحمت کے انداز پر قربان-- درلباس بہار: یعنی بہار کی صورت میں-- عذر خواہی: معذرت کرنا، چاہنا--

ترجمہ : اس ذات رحیم کے انداز رحمت پر قربان جاؤں، جو (رحمت) بادہ نوش رندوں کی عذر خواہی کی خاطر لباس بہار میں آگئی ہے- یعنی موسم بہار کی دلکشی و تازگی رندوں کے لئے بادہ نوشی کا جواز اور فضا پیدا کرتی ہے-

ز وصل یار قناعت کنوں بہ پیغام است خزان چشم رسید و بہار گوش آمد

لغت : کنوں: اکنوں، اب-- رسید: پہنچی، آگئی ہے--

ترجمہ : اب ہم نے محبوب کے وصل کے سلسلے میں اس کے پیغام پر ہی قناعت کر لی ہے، گویا اب آنکھوں کے لئے خزاں کا اور کانوں کے لئے بہار کا موسم ہے- دوست کا وصل میسر نہیں جس کے سبب آنکھیں اس کے دیدار سے محروم ہیں اور صرف پیغام ملنے پر کانوں کے لئے سرخوشی کا سامان ہے-

زمام حوصلہ نہ گرفت و کوہکن جان داد چہ نرم شانہ گذشت وچہ سخت کوش آمد

لغت : زمام: لگام-- کوہکن: کوہ کن، پہاڑ کھودنے والا، فرہاد-- نرم شانہ: کمزور کندھوں والا، کسی کی ہر بات پر یقین کر لینے والا-- سخت کوش: سخت محنت کرنے والا--

ترجمہ : کوہکن نے حوصلے کی لگام نہ تھامی (یعنی حوصلے سے کام نہ لیا) اور جان دے دی- وہ کس قدر نرم شانہ گذرا (یعنی بزدلی سے جان دے دی) اور وہ کس حد تک سخت کوش تھا- اپنی محبوبہ شیریں کے شوہر کے کہنے پر فرہاد نے پہاڑ کھودنا شروع کر دیا- خسرو نے شیریں کی موت کی جھوٹی خبر اس تک پہنچائی- فرہاد نے یقین کر لیا اور اسی تیشے سے خود کو ہلاک کر لیا- اس جھوٹی خبر پر یقین کر لینا گویا اس کا نرم شانہ ہونا تھا اور پہاڑ کھودنا اس کی سخت کوشش تھی-

شہید چشم تو گشتم کہ خوش سخن گوے ست ہلاک طرز لبم شو کہ پُر خموش آمد

لغت : خوش سخن گوے: بڑی اچھی باتیں کرنے والی-- طرز لبم: میرے ہونٹ یعنی ہونٹوں کا انداز--

ترجمہ : میں تیری آنکھوں کا شہید ہوں کہ کیا اچھی اور میٹھی باتیں کرنے والی ہیں، تو میرے ہونٹوں پر فدا ہو کہ کس قدر خاموش ہیں- محبوب کی آنکھوں کے مختلف انداز میں گردش کرنے یا اشاروں کو میٹھی باتیں کہا ہے اور اس کے جور و ستم پر بھی عاشق کا خاموش رہنا ایک اچھا انداز ہے- اگر "پر خروش" ہو تو مطلب ہو گا- میرے ہونٹ کس عمدہ انداز میں فریاد کرتے ہیں- یعنی میں تیری آنکھوں پر مرتا ہوں تو میری فریاد کی داد دے-

ترا جمال و مرا مایہ سخن سازی ست بہار زینت دُکانِ گل فروش آمد

ترجمہ : تجھے حسن و جمال سے نوازا گیا ہے تو میرا سرمایہ شاعری ہے- بہار یعنی محبوب کا حسن و جمال گویا پھول بیچنے والے کی دکان کی زینت ہے- جس طرح موسم بہار میں گل فروش کی دکان پر پڑے ہوئے تازہ و شگفتہ پھول ایک بڑا ہی دلکش منظر پیش کرتے ہیں، اسی طرح محبوب کے حسن و جمال میں بھی، تازگی و شگفتگی کے باعث، بڑی دل کشی ہے- غالب نے بالواسطہ اپنی شاعری کو بھی سراہا ہے-

مپرس وجہ سواد سفینہ ہا غالب سخن بہ مرگ سخن رس سیاہ پوش آمد

لغت : مپرس: مت پوچھ-- سواد: سیاہی، تحریر-- سفینہ ہا: بیاضیں جن میں شعر لکھے جاتے ہیں--

سخن رس: شاعری کو صحیح معنوں میں سمجھنے والا، سخن شناس-- سیاہ پوش آمد: ماتمی لباس پہنے ہوئے ہے--

ترجمہ : اے غالب! اشعار کی بیاضوں کی سیاہی کا سبب مت پوچھ، یوں سمجھ کہ شاعری اپنے سخن شناس کی موت پر سیاہ ماتمی لباس پہنے ہوئے ہے- اشعار سیاہی سے لکھے جاتے ہیں، اسے ماتمی لباس سے تشبیہ دی ہے- سخن شناس کی موت سے مراد ہے کہ اب وہ لوگ نہیں رہے جو شاعری کو صحیح معنوں میں سمجھ سکیں-

---

غزل #16

بہ عشق از دو جہاں بے نیاز باید بود مجاز سوز حقیقت گداز باید بود

لغت : بے نیاز: جسے کسی چیز کی تمنا نہ ہو، بے طمع-- مجاز: جو حقیقت نہ ہو-- حقیقت گداز: حقیقت کو جلا دینے پگھلا دینے والا--

ترجمہ : عشق میں دونوں جہانوں سے بے نیاز ہونا چاہئے، مجاز ایسا ہونا چاہئے جو سوز بھی ہو اور حقیقت گداز بھی- دوسرے مصرعے کا یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجاز ایسا سوز ہو جو حقیقت گداز ہو- یعنی صحیح معنوں میں عاشق وہی ہے جو مجاز و حقیقت یا مجازی اور حقیقی دونوں عالموں سے بے نیاز ہو-

بہ جیب حوصلہ نقد نشاط باید ریخت بہ جان شکوہ تغافل طراز باید بود

لغت : نقد: نقدی-- باید ریخت: ڈالنی چاہئے-- تغافل طراز: ایسا انداز جس میں غفلت ہو، بے نیازی--

ترجمہ : حوصلے کی جیب میں خوشی و شادمانی کی نقدی ڈالنی چاہئے اور جان میں ایسا شکوہ ہو جو تغافل طراز ہو- یعنی زندگی میں انسان حوصلے سے کام لے تو یہ اس کے لئے مسرت و شادمانی کا باعث بنتا ہے اور شان و شکوہ کے سلسلے میں بے نیازی سے کام لینا چاہئے-

چو لب ز ہرزہ نوایان شوق نتواں شد چو دل ز پردہ سرایان راز باید بود

لغت : ہرزہ نوایاں: ہرزہ نوا کی جمع، فضول یا بیکار قسم کی باتیں کرنے والا-- پردہ سرایان: پردہ سرا کی جمع، نغمہ الاپنے والا--
ترجمہ : ہونٹوں کی طرح، عشق میں ہرزہ سرائی کرنے والوں میں سے نہیں ہوا جا سکتا- دل کی طرح راز کا نغمہ الاپنے والوں میں سے ہونا چاہئے- یعنی عشق میں ہونٹوں پر اکثر الٹی سیدھی باتیں آ جاتی ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہئے، جبکہ دل راز عشق چھپانے ہی میں مصلحت سمجھتا ہے، اور یہی کردار اچھا ہے، اسے اپنانا چاہئے-

چو بزم عشرتیاں، تازہ رو تواں جوشید چو شمع خلوتیاں جاں گداز باید بود

لغت : عشرتیاں: عشرتی کی جمع، عیش پرست-- خلوتیاں: خلوت میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے-- جاں گداز: جان کو پگھلانے والا--
تازہ رو: شگفتہ چہرے والا-- تواں جوشید: جوش مارا جا سکتا ہے، تازہ دم ہوا جا سکتا ہے--
ترجمہ : اہل عشرت کی محفل کی طرح شگفتہ رو اور تازہ دم ہوا جا سکتا ہے یعنی ایسا ہونا چاہئے اور اہل خلوت کی شمع کی مانند جاں گداز ہونا چاہئے- یعنی آتش عشق میں اپنی جان کو پگھلا دینا چاہئے جس طرح اہل خلوت کی شمع ساری ساری رات جل کر خود کو پگھلا لیتی ہے- یعنی زندگی میں دونوں رویے اپنانے چاہئیں-

کمر نہفتہ بہ تاراج خویش بایدبست شریک مصلحت سعی ناز باید بود

لغت : کمر بایدبست: کام کے لئے آمادہ ہو جانا چاہئے-- نہفتہ: چھپ کر، در پردہ-- بہ تاراج خویش: خود کو لوٹنے میں-- مصلحت سعی ناز: ناز و ادا کی کوشش کی اچھی تجویز--
ترجمہ : اپنے آپ کو لوٹنے میں خفیہ طور پر، یا در پردہ تیار رہنا چاہئے اور حسن کی ناز و ادا کی کوششوں کی مصلحت میں شریک ہونا چاہئے- حسن اپنے ناز و ادا سے عاشق کا دل لوٹتا ہے، عاشق کے خود کو در پردہ لوٹنے سے یہی مراد ہے یعنی وہ حسن کی اس ناز و ادا کی کوشش کا ساتھ دے کر خود کو تاراج کر لے، اپنا دل لٹا دے-

چو شوق بال کشاید، تواں بخود بالید چو ناز جلوہ گراید نیاز باید بود

لغت : بال کشاید: پر کھولے، اڑے، پرواز کرے-- بخود بالیدن: خود پر فخر کرنا-- جلوہ گراید: جلوہ نمائی کرے، جلوہ گر ہو--
ترجمہ : جب شوق یعنی عشق پرواز کرے تو خود پر فخر کیا جا سکتا ہے، یعنی عشق میں جیسے جیسے اضافہ ہو وہ لائق فخر بات ہو گی، اور جب ناز یعنی حسن جلوہ نمائی کرے تو عاشق کو نیاز اختیار کرنا چاہئے- یعنی محبوب کے ناز و ادا کے سامنے نیاز مندی سے کام لینا چاہئے-

بہ صحن میکدہ سرمست می تواں گردید بہ کنج صومعہ وقف نماز باید بود

لغت : می تواں گردید: گھوما پھرا جا سکتا ہے-- کنج: کونا، گوشہ-- صومعہ: عبادت خانہ، خانقاہ--
ترجمہ : میکدے کے صحن میں سرمستی کے عالم میں گھوما پھرا جا سکتا ہے جبکہ عبادت خانے کے گوشے میں نماز میں محو ہونا چاہئے- یعنی جیسی جگہ ہو وہاں اسی ماحول کے مطابق زندگی گذارنی چاہئے-

بہ خون تپیدہ ذوق نگاہ نتواں زیست شہید آں مژہ ہائے دراز باید بود

لغت : بہ خون تپیدہ: خون میں تڑپتے ہوئے-- نتواں زیست: زندہ نہیں رہا جا سکتا--
ترجمہ : صرف اپنے خون میں تڑپتے ہوئے ذوق نگاہ ہی کے ساتھ زندگی بسر نہیں کی جا سکتی بلکہ ان دراز پلکوں پر بھی قربان ہونا چاہئے- یعنی محض ذوق نگاہ کافی نہیں بلکہ اس سے کام لیتے ہوئے محبوب کی دلکش اور دراز پلکوں پر قربان ہونا بھی عشق کا تقاضا ہے-

نگہ ز دیدہ بیدار جو کہ سائل را بہ گدیہ طالب درہائے باز باید بود

لغت : جو: تلاش کر، مانگ-- سائل: سوال کرنے والا، گداگر-- گریہ: بھیک-- دیدہ بیدار: چشم بصیرت--
ترجمہ : تو جاگتی آنکھوں یعنی چشم بصیرت سے نگاہ تلاش کر یا مانگ، کیونکہ سائل کو بھیک مانگنے کے لئے کھلے دروازوں کا طالب ہونا چاہئے- چشم بصیرت کو کھلے دروازوں سے تشبیہ دی ہے-

چہ بر ز راحت آزادگی خوری غالب ترا کہ این ہمہ با برگ وساز باید بود

لغت : چہ بر---- خوری: تو کیا پھل کھاتا بہرہ ور ہوتا ہے-- برگ وساز: سازوسامان-- ایں ہمہ: یہ سارا، بہت بڑا--
ترجمہ : اے غالب! تو آزادگی کی راحت کا کیا پھل کھاتا ہے، جبکہ تجھے تو یہ سارا سازوسامان درکار ہے- غالب نے اس غزل میں زندگی کے مختلف زاویوں کی، ایک طرح سے نشان دہی کی ہے جن سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انسانی زندگی کو کیسے کیسے جھنجھٹوں سے واسطہ پڑتا ہے- اس صورت حال میں آزادانہ زندگی کی راحت کیونکر میسر آسکتی ہے- اس شعر میں یہ جو کہا "کیا پھل کھاتا ہے" تو اس سے یہی مراد ہے کہ ایسی راحت کا میسر آنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے-

---

غزل #17

نفس از بیم خویت رشتہ پیچیدہ را ماند نگاہ از تاب رویت موے آتش دیدہ را ماند

لغت : از بیم خویت: تیری تیزی طبیعت کے خوف سے -- رشتہ پیچیدہ: گنجلک زدہ یا الجھا ہوا دھاگا-- تاب رویت: تیرے چہرے کی چمک، سرخ چہرہ جو آگ کی طرح چمکتا ہے-- موے آتش دیدہ: جلا ہوا بال--
ترجمہ : تیری تیز طبیعت وفطرت کے خوف سے میرا سانس الجھے ہوئے دھاگے کی مانند ہے (یعنی سینے ہی میں رک جاتا ہے) اور نگاہ تیرے چہرے کی تابانی سے جلے ہوئے بال کی مانند ہے، یعنی اس تابانی سے جل جاتی ہے، دوسرے لفظوں میں اسے چکر سا آجاتا ہے-

زجوش دل ہنوزش ریشہ در آب است پنداری بہ مژگاں قطرہ خوں، غنچہ ناچیدہ را ماند

لغت : ہنوزش: ابھی اسے-- ریشہ: جڑ-- پنداری: تو خیال کرے، تو سمجھے، گویا-- غنچہ ناچیدہ: نہ توڑی ہوئی کلی--
ترجمہ : میری پلکوں پر خون کا قطرہ، یعنی خونیں آنسو، اس طرح ہے جیسے وہ ایک نہ توڑی ہوئی کلی ہو، گویا جوش دل کے باعث اس کی جڑیں ابھی تک پانی میں ہیں- مطلب یہ کہ خونیں آنسو میری مژگاں تک تو پہنچ چکے ہیں لیکن ٹپک نہیں رہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ آنسو ابھی دل ہی میں ہیں اور دل میں گریہ زور سے جاری ہے-

زبس کز لالہ وگل حسرت ناز تو می جوشد خیاباں محشر دلہاے خوں گردیدہ را ماند

لغت : زبس: از بس بہت زیادہ-- می جوشد: ابلتی ہے، جوش مارتی ہے-- خیابان: پھولوں کی کیاری، جدید فارسی میں خیابان، روڈ (Road) کو کہتے ہیں، مثلاً خیابان اقبال-- دلہاے خوں گردیدہ: جو دل خون ہو گئے ہیں-- محشر: مراد بھیڑ، جمگھٹا--
ترجمہ : لالہ وگل سے تیرے ناز حسن کی حسرت کچھ اس قدر جوش مار رہی ہے کہ کیاری یوں لگتی ہے جیسے اس میں ایسے دلوں کا جمگھٹا ہے جو خون ہو کر رہ گئے ہیں- لالہ وگل دونوں سرخ رنگ کے پھول ہیں، محبوب کا چہرہ بھی سرخ ہے لیکن پھولوں میں وہ ناز وادا نہیں جو محبوب میں ہے، گویا یہی بات ان کی حسرت کا باعث ہے- ان کی قدرتی سرخی کو خوں گردیدہ دلوں سے اور ان کی کثرت کو محشر سے تشبیہ دی ہے-

خوشا دل دادہ چشم خودش بودن در آئینہ ز سرگرمی، نگہ صیاد آہو دیدہ را ماند

لغت : دلدادہ: عاشق، فریفتہ -- صیاد آہو دیدہ: وہ شکاری جس نے ہرن کو دیکھ لیا ہو -- سرگرمی: محویت --

ترجمہ : اس (محبوب) کا خود کو آئینے میں دیکھ کر اپنی آنکھوں پر فریفتہ ہونا بھی کیسا اچھا منظر ہے، اور وہ اس میں اتنا محو ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے اس کی نگاہ اس شکاری کی طرح ہو جس نے جنگل میں ہرن دیکھ لیا ہو، یعنی اس کی نظریں اس دوڑتے ہوئے ہرن کو اسی تیزی کے ساتھ گھوم گھوم کر دیکھ رہی ہوں۔ محبوب بھی نظریں گھما گھما کر آئینے میں اپنے حسن کا نظارہ کر رہا ہے۔

غبار از جادہ تا اوج سپہر سادہ، می بالد ز جوش وحشتم صحرا، دل رنجیدہ را ماند

لغت : جادہ: راستہ، سڑک -- اوج: بلندی -- می بالد: یعنی پھیل رہا ہے -- دل رنجیدہ: آزردہ خاطر --

ترجمہ : راستے سے غبار سادہ آسمان کی بلندی تک پھیل رہا ہے۔ میرے جوش وحشت (جوش جنوں) کے باعث صحرا یوں لگتا ہے جیسے وہ کوئی آزردہ دل ہو، یعنی صحرا میں عاشق جوش جنوں میں ادھر ادھر دوڑ رہا ہے جس سے وہاں یوں غبار اٹھ رہا ہے جیسے صحرا کا دل بھی عاشق کے آزردہ دل کی طرح ہے اور اس کی آہیں غبار کی صورت میں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔

بہر جا می خرامی، جلوہ ات در ماست پنداری دل از آئینہ داری ہائے شوقت، دیدہ را ماند

لغت : می خرامی: تو ٹہلتا ہے، چلتا ہے -- در ماست: ہم میں ہے -- آئینہ داری: عکاسی کرنا، ظاہر کرنا -- شوقت: تیرا شوق، یعنی تیرا عشق، تیری محبت -- پنداری: تو خیال کرے، گویا --

ترجمہ : تو جہاں کہیں بھی ٹہلتا ہے یا چلتا ہے، تیرا جلوہ ہم میں یعنی ہمارے دل میں سمایا ہوتا ہے، گویا ہمارا دل تیرے عشق کی آئینہ داریوں میں آنکھ کی مانند ہے۔ محبوب حقیقی نظر نہیں آتا لیکن کائنات میں اس کا جلوہ ہر جگہ کارفرما ہے، گویا وہ عاشق کو نظر آئے یا نہ آئے اس کا عکس اس (عاشق) کے دل میں سمایا رہتا ہے۔ (عام محبوب کے بارے میں بھی یہ بات ہو سکتی ہے)۔

چہ غم ز افتادگی ہا چون رواں پالاست اندوہت تن از مستی بہ کویت جان آرامیدہ را ماند

لغت : افتادگی ہا: گرے پڑے ہونے کی حالت جو بے بسی کی علامت ہے -- رواں پالا: روح سے لپٹا ہوا -- اندوہت: تیرا غم، دکھ -- بہ کویت: تیرے کوچے میں -- جان آرامیدہ: پرسکون روح --

ترجمہ : جب تیرا درد و غم میری روح میں رچا بسا ہے تو پھر مجھے اس بے بسی کے عالم میں (تیرے کوچے میں) گرے پڑے ہونے کا کیا غم (یعنی کوئی غم نہیں)، میرا جسم سرمستی کے باعث تیرے کوچے میں ایک پرسکون روح کی مانند ہے۔ یعنی اگرچہ عاشق، محبوب کے کوچے میں افتادگی کا شکار ہے، تاہم اسے محبوب کے قرب کا تو احساس ہے جو اس کے لئے بڑے سکون کا باعث ہے۔

بہار از رنگ و بو در پیشگاہ جلوۂ نازش گدایان نثار از رہ گذر برچیدہ را ماند

لغت : پیشگاہ: ڈیوڑھی، یا مکان وغیرہ کا اگلا حصہ -- نثار: نذر یا صدقے کی چیز جسے سڑک پر پھینک دیتے ہیں -- گدایان نثار از رہگذر برچیدہ: وہ بھک منگے جنہوں نے نذر کی چیز سڑک سے اٹھائی ہو --

ترجمہ : موسم بہار اپنے رنگ و بو کی بنا پر اس کے جلوہ ناز کی پیشگاہ میں ان گداگروں کی مانند ہے جنہوں نے سڑک پر سے کوئی نذر یا صدقے کی چیز اٹھائی ہے۔ یعنی محبوب کے حسن میں جو شگفتگی و تازگی ہے وہ بہار میں بھی نہیں۔

رقیبش بردہ از راہ و وفا بنگر کہ در چشمم غبار راہ او مژگان برگردیدہ را ماند

لغت : بردہ از راہ: از راہ بردن، کسی کو راستے سے ہٹا دینا یا غلط راہ پر ٹال دینا -- مژگان برگردیدہ: پھر جانے یا گھومنے والی پلکیں --

ترجمہ : رقیب نے تو اسے راستے سے ہٹا دیا لیکن میری وفا ملاحظہ ہو کہ میری آنکھوں میں اس کے راستے کا غبار، گھومنے والی پلکوں کی مانند بن گیا ہے۔ یعنی عاشق کے لئے محبوب کے راستے کا غبار بھی اس کے جلوہ حسن کا مظہر ہے اور یہی وفا ہے۔

جہاں دودیست از سوداکہ می گرداندش غالب تو گوئی گنبد گردوں سرشوریدہ را ماند

لغت : دودیست: دودے است' ایک دھواں ہے-- سرشوریدہ: دیوانہ سر-- گنبد گردوں: گردش کرنے والا آسماں-- توگوئی: گویا تو کہے'--

ترجمہ : اے غالب! یہ دنیا جنوں کا ایک دھواں ہے جو اسے (گنبد گردوں کو) گردش میں لاتا ہے' گویا اسی طرح یہ آسمان گردش میں رہتا ہے- (دودیست کا لفظ صحیح طور پر نہیں پڑھا گیا اور صوفی مرحوم کی کتاب میں یہ اور اس سے پہلا شعر غائب ہے- خیالی تصحیح کی ہے)-

---

غزل #18

شادم بہ خیالت کہ ز تابم بدر آورد " ازکشمکش حسرت خوابم بدر آورد

لغت : زتابم: مجھے بیقراری سے-- بدر آورد: نکال دیا' نجات دلادی-- حسرت خوابم: میری نیند کی حسرت--

ترجمہ : میں تیرے خیال یعنی تیری یاد سے خوش ہوں کہ اس نے مجھے بیقراری سے نجات دلادی اور میری نیند کی حسرت کی کشمکش سے بھی مجھے آزاد کر دیا- یعنی محبوب کے تصور میں رات بھر جاگنا بہتر ہے اس سے کہ عاشق رات بھر نیند کو ترستا رہے-

فریاد کہ شوق تو بہ کاشانہ زد آتش وانگاہ پے بردن آبم بدر آورد

لغت : وانگاہ: اور پھر-- پے بردن آبم: مجھے پانی لانے کے لئے-- بدر آورد: باہر نکال دیا' بھیج دیا--

ترجمہ : فریاد کہ تیرے عشق نے پہلے تو میرے گھر کو آگ لگائی اور پھر مجھے پانی لانے کی خاطر باہر بھیج دیا- گھر سے مراد دل اور پانی سے مراد آنسو ہو سکتے ہیں- یعنی محبوب کے غم عشق میں عاشق آنسو بہاتا ہے-

رسوائی من خواست مگر کایں ہمہ سرمست دور فلک از بزم شرابم بدر آورد

لغت : خواست: چاہی-- دور فلک: آسمان کی گردش-- ازبزم شرابم: مجھے محفل شراب سے--

ترجمہ : یہ جو آسمان کی گردش نے اس قدر سرمستی کی حالت میں مجھے بزم شراب سے نکال دیا تو اس سے اس کا مقصد شاید میری رسوائی چاہنا تھا- بزم شراب سے سرمستی کے عالم میں باہر نکلنا میخوار کی رسوائی کا باعث بن سکتا ہے-

افگندہ بہ جیحوں' فلک از وادی و شادم کز پیچ وخم موج سرابم بدر آورو

لغت : افگندہ: گرایا' ڈالا-- جیحوں: مراد دریا-- موج سرابم: مجھے سیراب کی لہروں (سے)--

ترجمہ : فلک نے مجھے وادی (زمین) سے اٹھا کر دریا میں ڈال دیا اور میں خوش ہوں کہ اس طرح اس نے مجھے موج سراب کے پیچ وخم سے نکال دیا' نجات دلادی- موج سراب سے مراد یہ دنیا ہو سکتی ہے- جس طرح سراب سے ایک پیاسا' اسے پانی سمجھ کر' دھوکا کھا جاتا ہے' اسی طرح یہ دنیا بھی دھوکے کا گھر ہے جس میں رہنے کی بجائے دریا میں غرق ہو جانا بہتر ہے-

جان برسر مکتوب تو از شوق فشاندن ازعہدہ تحریر جوابم بدر آورد

لغت : فشاندن: نثار کرنا-- ازعہدہ تحریر جوابم: مجھے جواب لکھنے کی ذمہ داری سے--

ترجمہ : میں نے انتہائی شوق کے عالم میں تیرے خط پر اپنی جان نثار کر دی اور یوں میں اس خط کا جواب لکھنے کی ذمہ داری سے نجات پا گیا- یعنی محبوب کے خط کا جواب لکھنے کے لئے بے حد احتیاط کی ضرورت ہے اور یہ احتیاط ایک طرح سے زحمت ہے- سو جواب نہ لکھ کر عاشق

اس زحمت سے بچ گیا۔

نازم بہ نگاہت کہ زسرمستی انداز از تفرقہ مہر و عتابم بدر آورد

لغت : تفرقہ: فرق پیدا کرنا-- مہر و عتابم: محبت اور عتاب---- مجھے--

ترجمہ : مجھے تیری نگاہ پر ناز ہے یا تیری نگاہ کے واری جاؤں کہ اس کے سرمستی کے انداز نے مجھے مہر و عتاب کے تفرقے سے بچالیا ہے، نجات دلادی ہے۔ یعنی محبوب کی نگاہ کے انداز سے یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ محبت کی نگاہ ہے یا عتاب کی، چنانچہ عاشق مہر و عتاب کے مخمصے سے آزاد ہو گیا ہے۔

ساقی نگے تابشناسم ز چہ جام است آن بادہ کہ از بند حجابم بدر آورد

لغت : نگے: ایک یا خاص نگاہ-- بند حجابم: مجھے پردے کی قید--

ترجمہ : اے ساقی! تو کوئی ایسی نگاہ ڈال جس سے میں یہ پہچان سکوں کہ وہ شراب کس جام سے لی گئی جس سے میں حجاب کی قید سے آزاد ہو گیا، یعنی میری آنکھوں سے پردے اٹھ گئے۔ وہ شراب گویا ساقی ہی کی نگاہ لطف ہے، جو پردے اٹھنے کا باعث بنی ہے۔

نازم بہ گراں مایگی سعی تحیر کز سرحد این دیر خرابم بدر آورد

لغت : گراں مایگی: بلند مقامی-- تحیر: حیرانی، راہ معرفت میں ایک ایسا مقام جہاں سالک اپنی ذات سے بے خبر ہو جاتا ہے-- دیر خراب: ویران دیر، یہ دنیا--

ترجمہ : مجھے سعی تحیر یا حیرت کی اس بلند مقامی پر ناز ہے جس کے سبب میں اس دیر خراب کی حدوں سے باہر آگیا ہوں۔ یعنی اس تحیر یا حیرت کے باعث میں دنیاوی جھمیلوں سے نجات پا گیا ہوں۔

آن کشتی اشکستہ زموجم کہ تباہی افگند درآتش، گر از آبم بدر آورد

لغت : کشتی اشکستہ: ٹوٹی ہوئی کشتی-- افگند: ڈالا--

ترجمہ : مولانا حالی کے مطابق۔ "جب کشتی موج کے تھپیڑوں سے ٹوٹ جاتی ہے تو اس کے تختوں کو پانی سے نکال کر آگ میں ایندھن کی جگہ جلاتے ہیں، اپنے تئیں کہتا ہے کہ میری مثال بھی اس کشتی کی سی ہے کہ ڈوبنے سے بچا تو آگ میں جھونکا گیا"۔

غالب زعزیزان وطن بودہ ام اما آوارگی از فرد حسابم بدر آورد

لغت : فرد حساب: کسی حساب کتاب کا وہ کاغذ جس پر کل حساب لکھا گیا ہو--

ترجمہ : اے غالب! میں بھی کبھی عزیزان وطن میں سے تھا، یا ان میں میرا شمار تھا لیکن میری آوارگی نے مجھے اس فرد حساب سے نکال دیا، یعنی میرا نام اب عزیزان وطن میں شمار نہیں ہوتا۔

غزل #19

گرسنہ بہ کہ برآید ز فاقہ جانش و لرزد از آں کہ در رسد از راہ میہمانش و لرزد

لغت : گرسنہ: بھوکا-- برآید زفاقہ: فاقے سے نکل جائے-- در رسد: پہنچے، پہنچ جائے-- لرزد: کانپے--

ترجمہ : بھوکے آدمی کے لئے یہی بہتر ہے کہ فاقے سے اس کی جان نکل جائے اور کانپے، نہ یہ کہ کسی مہمان کے اچانک پہنچنے پر وہ کانپے

لگے۔ یعنی کسی مہمان کے اچانک پہنچنے پر بھوکے آدمی پر جو کیفیت طاری ہو سکتی ہے اس کی نسبت اس کا فاقے سے مرجانا اور کانپنا بہتر ہے۔

نفس بہ گرد دل از مہر می تپد بہ فراقت　　چو طائرے کہ بسوزانی آشیانش و لرزد

لغت : می تپد: تڑپتا ہے-- بہ فراقت: تیرے فراق میں-- بسوزانی: تو جلائے--

ترجمہ : میرا سانس، محبت کی وجہ سے، تیرے ہجر میں، میرے دل کے گرد اس پرندے کی طرح تڑپ رہا ہے جس کے آشیانے کو تو جلادے اور وہ کانپنے لگے، لرزنے لگے۔ سانس کا تڑپنا دراصل دل کا تڑپنا ہے۔ اس سانس کو پرندے سے، جس کا آشیاں جل گیا ہو، جبکہ دل کو جلے ہوئے آشیاں سے تشبیہ دی ہے۔

منم بہ وصل بہ گنجینہ راہ یافتہ دزدے　　کہ در ضمیر بود بیم پاسبانش و لرزد

لغت : گنجینہ: خزانہ-- دزدے: کوئی چور-- بیم پاسبانش: اسے چوکیدار کا ڈر--

ترجمہ : تیرے وصل میں میری حالت اس چور کی سی ہے جو کسی خزانے تک تو پہنچ گیا ہو لیکن ساتھ ہی اس کے ضمیر میں خزانے کے پاسبان کا خوف سما گیا ہو اور وہ کانپ رہا ہو۔

دگر بہ کام خود اے دل چہ بہرہ برد توانی　　زسادہ اے کہ زنی بوسہ بر دہانش و لرزد

لغت : بہ کام خود: اپنی آرزو میں، آرزو کے مطابق-- بہرہ: حصہ، نصیب-- سادہ اے: کوئی سادہ، کوئی سادہ طبع حسین--

ترجمہ : اے دل! تو ایک ایسے سادہ طبع محبوب سے، جس کا تو بوسہ لے اور وہ کانپنے لگے، اپنی خواہش کے مطابق مزید کیا کچھ یا کیا حصہ سکتا ہے۔

نترسد ار ز گسستن خدانخواستہ باشد　　چرا رسد سر آں طرہ بر میانش و لرزد

لغت : نترسد: نہیں ڈرتا-- گسستن: ٹوٹنا-- چرا رسد: کیوں پہنچتا ہے--

ترجمہ : اس کی زلف کا سرا اگر ٹوٹنے سے نہیں ڈرتا اور خدانہ کرے کہ ایسا ہو۔ یعنی وہ ٹوٹے تو پھر وہ اس (محبوب) کی کمر تک کیوں پہنچ کر کانپنے لگتا ہے۔ محبوب کی بے حد پتلی کمر کی طرف بالواسطہ اشارہ ہے۔

زشور نالہ دل دارد اضطراب روانم　　چو رائضے کہ زکف در رود عنانش و لرزد

لغت : روانم: میری روح-- رائضے: کوئی چابک سوار، گھوڑا پھرانے والا-- عنانش: اس کی لگام--

ترجمہ : میرے نالہ دل کے شور سے میری جان، بیقراری اور تڑپ سے بالکل اس گھڑسوار کی طرح دوچار ہے، جس کے ہاتھ سے گھوڑے کی لگام نکل گئی ہو اور وہ کانپنے لگے۔ جان کو رائض سے اور دل کو لگام سے تشبیہ دی ہے، جبکہ شور نالہ گویا لگام کا ہاتھ سے نکلنا ہے۔

زجنبش مژہ مانی، دم نگاہ بہ مستے　　کہ بے ارادہ جہد تیر از کمانش و لرزد

لغت : مانی: تو مانند ہے، کی طرح ہے-- جہد: نکلتا ہے، نکل گیا ہو-- دم نگاہ: دیکھتے وقت--

ترجمہ : جب تو دیکھتا ہے تو تیری پلکیں کچھ اس طرح حرکت کرتی ہیں جیسے کسی مست کی کمان سے بے ارادہ تیر نکل جائے اور وہ کانپنے لگے۔ محبوب کو مست آدمی سے جنبش مژگاں کو کمان سے اور نگاہ کو تیر سے تشبیہ دی ہے۔

زشیخ وجد بہ ذوق نشاط نغمہ نیابی　　مگر بہ دل گذرد مرگ ناگہانش و لرزد

لغت : ذوق نشاط نغمہ: نغمہ کے سرور کی لذت-- بہ دل گذرد: دل میں آجائے-- مرگ ناگہانش: اسے اچانک کی موت (کا خیال)--

ترجمہ : نشاط نغمہ میں جو لذت و کیف ہے اس سے تو شیخ کو وجد میں نہ پائے گا۔ (اس پر یہ حالت طاری نہیں ہوتی)۔ شاید اس کے دل میں

اچانک کی موت کا خیال آگیا ہے جس کے سبب وہ لرز رہا ہے۔ یعنی شیخ تو پارسا آدمی ہے وہ نغمہ سُن کر وجد میں نہیں آیا بلکہ کانپ رہا ہے۔

فغاں زخجلت صراف کم عیار کہ ناگہ برآورند زر قلب از دکانش و لرزد

لغت : خجلت: شرمندگی، ندامت-- صراف کم عیار: سونے چاندی کی صحیح پرکھ نہ رکھنے والا صراف-- زر قلب: نقلی سونا--

ترجمہ : اس کم عیار صراف کی ندامت لائق افسوس ہے جس کی دکان سے اچانک نقلی یا کھوٹا سونا برآمد ہو اور وہ کانپنے لگے۔ یعنی اسے تو کھرے کھوٹے کی پہچان ہی نہیں، پکڑے جانے پر اسے اس کا پتا چلتا ہے اور یوں وہ احساس ندامت سے کانپنے لگتا ہے۔

گر از فشاندن جاں شور نیست در سر غالب چرا بہ سجدہ نہد سر برآستانش ولرزد

لغت : فشاندن جاں: جاں نثار کرنا-- بہ سجدہ نہد سر: سجدے میں سر رکھتا ہے--

ترجمہ : اگر غالب کے سر میں جاں نثار کرنے کا سودا نہیں سمایا ہوا تو پھر وہ اس محبوب کے در پر سجدے میں کیوں سر رکھ رہا اور کانپ رہا ہے۔ یعنی اس کا یہ کانپنا خوف کے باعث نہیں بلکہ اس سعادت کے نصیب ہونے پر بے حد شادمانی کے سبب ہے۔

غزل #20

آنان کہ وصل یار ہمی آرزو کنند باید کہ خویش را بگدازند و اُو کنند

ترجمہ : جنہیں دوست کے وصل کی آرزو ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو گداز کر کے (پگھلا کر) وہ بن جائیں۔ یعنی اپنی ذات یا خودی کو ترک کر کے اس کی ذات میں فنا ہو جائیں۔ اس طرح گویا وہ خود دوست بن جائیں گے۔ اس کی مثال قطرے کی سی ہے کہ وہ سمندر یا دریا میں فنا ہو کر دریا بن جاتا ہے۔ یہ معرفت کا شعر ہو سکتا ہے۔

وقت است کز روانی مے ساقیان بزم پیمانہ را حباب لب آب جو کنند

ترجمہ : اب وقت آگیا ہے یا مناسب موقع ہے کہ بزم کے ساقی شراب کا دور اس تیزی سے چلائیں کہ ان کے پیمانے بالکل اس طرح ہو جائیں جیسے ندی کے کنارے بلبلے ہوتے ہیں۔ یعنی ندی کے کنارے پانی پر جس تیزی سے بلبلے بنتے اور پھٹتے چلے جاتے ہیں اسی طرح شراب سے پیمانے بھرتے اور خالی ہوتے چلے جائیں۔ (صوفی مرحوم کی کتاب میں "حباب کی بجائے" "حساب" ہے جو کچھ غیر متعلقہ سا معلوم ہوتا ہے)۔

می نالی از نیے کہ بہ ناخن شکستہ اند اے وائے ناخنے بہ دلت گر فرو کنند

لغت : می نالی: تو روتا ہے، آہ وفغاں کرتا ہے-- نیے کہ: وہ پھانس جو-- اے وائے: افسوس کی بات ہے، تو پھر کیا ہو-- بہ ناخن شکستہ اند: انہوں نے ناخن میں چبھوئی ہے یعنی اتفاقاً ایسا ہوا ہے--

ترجمہ : اگر اتفاق سے تیرے ناخن میں کوئی پھانس چبھ گئی ہے تو تو نالہ وزاری کرنے لگا ہے، اور اگر، خدا نہ کرے، تیرے دل میں کوئی ناخن چبھ جائے تو تو کیا کرے گا۔ دل میں ناخن چبھنا یا ناخن کا دل میں اتر جانا بہت درد کی علامت ہے اور یہ گویا درد عشق ہے۔ تو جو انسان معمولی تکلیف برداشت نہیں کر سکا وہ درد عشق کیونکہ برداشت کر سکے گا۔

دیوانہ وجہ رشتہ ندارد مگر ہمان تارے کشد ز جیب کہ چاکے رفو کنند

لغت : وجہ رشتہ: دھاگے کی رقم یعنی گنجایش-- مگر ہماں: ہاں یہی ہے کہ--

ترجمہ : دیوانے کے پاس دھاگا کہاں ہے (یعنی نہیں ہے)' ہاں یہی ہے کہ وہ اپنے گریبان سے ایک تار کھینچ لے اور اس سے اپنا کوئی چاک رفو کرالے۔ دیوانے سے مراد عاشق ہے۔ مراد یہ کہ عشق کا چاک تو رفو ہونے سے رہا' الٹا اس رفو کی کوشش مزید ایک چاک پیدا کردے گی۔

خون ہزار سادہ بہ گردن گرفتہ اند آنان کہ گفتہ اند نکویاں نکو کنند

لغت : نکویاں: نکو کی جمع' اچھے لوگ یا حسین -- سادہ: مراد عاشق جو بھولا بھالا ہے -- نکو کنند: اچھا کرتے یعنی وفا کرتے ہیں --

ترجمہ : جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حسین یا معشوق اچھا کرتے ہیں (یعنی وفا کرتے ہیں) وہ ہزاروں بھولے بھالے عاشقوں کا خون اپنے سر لے لیتے ہیں۔ یعنی محبوب وفا نہیں کرتے جبکہ لوگوں کی یہ بات سن کر بعض بھولے بھالے کسی کے عشق میں ڈوب کر خود کو فنا کر لیتے ہیں۔

لب تشنہ جوے آب شمارد سراب را می زیبد ار بہ ہستی اشیا غلو کنند

لغت : لب تشنہ: پیاسا -- شمارد: سمجھتا ہے -- می زیبد: اچھا لگتا ہے -- غلو: انتہائی مبالغہ --

ترجمہ : پیاسا آدمی سراب (چمکتی ریت جو دور سے پانی نظر آتی ہے) کو پانی کی ندی سمجھتا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے اگر اشیا کے وجود کے بارے میں اسی طرح انتہائی مبالغے سے کام لیا جائے۔ اشیا سے مراد کائنات میں جو کچھ ہے۔ یعنی انسان حقیقت کی تلاش میں فطری طور پر بے چین رہتا ہے جس کے سبب وہ سراب کو پانی سمجھ لیتا ہے' اور اسی بیقراری اور جستجو کے نتیجے میں وہ اس کائنات کے مادی مظاہرات کو حقیقت سمجھ لیتا اور یوں دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے۔

از بس بہ شوق روے تو مست است نوبہار بوے مے آید ار دہن غنچہ بو کنند

ترجمہ : تیرے چہرے کے دیدار کے شوق میں نوبہار (موسم بہار) اس حد تک مست ہے کہ اگر کلی کے منہ کو سونگھا جائے تو اس میں سے شراب کی بو آئے۔ بہار میں پھولوں کی شگفتگی و تازگی دیکھ کر انسان پر عجب کیفیت طاری ہوتی ہے' یہ بالکل ایسا ہی جیسے کوئی شراب پی کر مست ہو جائے۔ شاعر نے اسے محبوب کے شگفتہ و تازہ حسن کے دیدار کے شوق میں بہار کے مست ہونے کا نام دیا ہے۔

پیمانہ را بہ ماتم صہبا نشاندن است اے وائے گر ز خاک وجودم سبو کنند

لغت : صہبا: مئے کی شراب -- سبو: پیالہ' جام -- اے وائے: افسوس کی بات --

ترجمہ : اگر میرے وجود کی خاک سے کوئی پیمانہ بنایا گیا تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے پیمانے کو شراب کے ماتم میں بٹھا دیا گیا ہو۔ یعنی زندگی بھر شراب نہیں ملی۔ مرنے پر اگر ہماری خاک سے جام بنایا گیا تو وہ بھی خالی ہی رہے گا۔ گویا بالواسطہ اپنی قسمت کی محرومی کی بات کی ہے۔

آلودۂ ریا نتواں بود غالبا پاک است خرقہ اے کہ بہ مے شست و شو کنند

لغت : آلودۂ ریا : ریا سے لتھڑا ہوا۔ خرقہ + خُبّہ۔

ترجمہ : اے غالب! میں ریاکاری سے آلودہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جس خرقہ (گدڑی) کو شراب سے دھویا جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔ یعنی جو لوگ شراب نہیں پیتے' بظاہر وہ پارسا بنتے ہیں لیکن درحقیقت ان کا پارسائی سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا اور یہی وہ بات ہے جو ریاکاری کہلاتی ہے۔ غالب کے نزدیک ایسی ریاکاری کی نسبت شراب خوری بہتر ہے کہ کم از کم اس سے انسان اس قسم کی برائیوں سے تو محفوظ رہتا ہے۔

غزل#21

چوں گویم از تو بر دل شیدا چہ می رود بنگر بر آبگینہ ز خارا چہ می رود

لغت : چہ می رود: کیا گذرتی ہے-- آبگینہ: شیشہ، بلور-- خارا: پتھر--

ترجمہ : میرے دل شیدا پر، تیری محبت کے سبب، جو کچھ گذرتی ہے وہ کیا بیان کروں، بس یہ دیکھ لے کر شیشے پر پتھر کے ہاتھوں کیا گذرتی ہے- یعنی پتھر شیشے پر پڑے تو وہ چور چور ہو جاتا ہے- سو تیری محبت میں میرے دیوانے یا عاشق دل کی بھی یہی حالت ہے-

خوابیدہ است تا کہ بہ کویت رسیدہ است گر سر رود بہ راہ تو از پا چہ می رود

لغت : خوابیدہ است: سویا ہوا ہے-- تا کہ: جب، جب سے--

ترجمہ : تیرے کوچے میں پہنچ کر (ہمارے) پاؤں سو گئے ہیں- اگر تیری راہ یعنی تیری راہ محبت میں (ہمارا) سر جا رہا ہے تو پاؤں کا کیا جاتا ہے- یعنی راہ محبت میں پاؤں تھک جائیں تو تھک جائیں سر سے محبت کا جوش نہیں جا سکتا-

گوئی مباد در شکن طرہ خون شود دل ز آن تست از گرہ ما چہ می رود

لغت : مباد: خدا نہ کرے-- زان تست: تیرا ہے--

ترجمہ : تو کہتا ہے کہ "خدا نہ کرے تیرا (عاشق کا) دل زلف کے شکن میں پھنس کر خون ہو جائے" تو تجھے اس کی کیا فکر- یہ (ہمارا) دل تو تیرا ہی ہے، اگر ایسا کچھ ہوتا ہے تو ہماری گرہ سے کیا جائے گا-

پیداست بے نیازی عشق از فنائے ما گر زورقے شکست ز دریا چہ می رود

لغت : پیداست: ظاہر ہے، واضح ہے-- زورقے: کوئی یا ایک کشتی--

ترجمہ : ہمارے فنا ہو جانے سے عشق کی بے نیازی واضح ہے- یہ تو اسی طرح ہے جیسے دریا میں کوئی کشتی ٹوٹ جائے تو اس سے دریا کا کیا جاتا ہے (دریا کو کیا نقصان پہنچتا ہے)- عشق کو دریا سے اور عاشق کو کشتی سے تشبیہ دی ہے- تمثیل کا شعر ہے-

آئینہ خانہ ایست غبارم ز انتظار او جانب چمن بہ تماشا چہ می رود

ترجمہ : محبوب کے انتظار میں میرا غبار آئینہ خانے (جہاں کئی آئینے ہوں) کی صورت اختیار کر گیا ہے- وہ (محبوب) بھلا چمن کے نظارے کے لئے کیا جا رہا ہے- یعنی ہم (عاشق) مر کر اور خاک ہو کر بھی بدستور اس کے انتظار میں بیٹھے ہیں- گویا دیکھنے کی شے تو ہم ہیں، ہمیں دیکھے، چمن میں ایسی کون سی دیکھنے کی چیز ہے-

گر جلوۂ رُخ تو بہ ساغر نہ دیدہ ایم چندیں بہ ذوق بادہ دل از جا چہ می رود

ترجمہ : اگر ہم نے تیرے چہرے کا جلوہ (عکس) ساغر میں نہیں دیکھا ہے تو پھر ہمارا دل اس قدر ذوق و شوق سے شراب کی طرف کیوں کھنچا جا رہا ہے یا اسے دیکھ کر کیوں بے قابو ہوا جا رہا ہے- حافظ نے یہی مضمون یوں باندھا ہے-

ما در پیالہ عکس رُخ یار دیدہ ایم اے بے خبر ز لذت شرب مدام ما

(ہم نے پیالے میں محبوب کے چہرے کا عکس دیکھا ہے، تو ہماری اس ہمیشہ کی میخواری کی لذت سے بے خبر ہے- یعنی ہم اسی لئے پیتے رہتے ہیں کہ ہمیں محبوب کا عکس پیالے میں نظر آتا رہے)-

بما کہ محو لذت بیداد گشتہ ایم دیگر سخن زمہر و مدارا چہ می رود

ترجمہ : ہم جو تیرے روستم کی لذت میں مست یا کھوئے ہوئے ہیں ہم سے مہر و محبت اور مدارات کا ذکر کیا کرنا؟ یعنی عاشق کو تو محبوب کے جور و ستم ہی میں لذت ملتی ہے۔

یک رہ اگر بہ وادی مجنوں گند گذار از ساربان ناقۂ لیلا چہ می رود

لغت : یک رہ: ایک بار، ایک مرتبہ -- ساربان: اونٹنی ہانکنے والا -- ناقہ: اونٹنی --

ترجمہ : اگر ناقہ لیلیٰ کا ساربان ایک بار وادی مجنوں میں سے گذر جائے تو اس کا کیا بگڑے گا۔ یعنی اس کے اس وادی میں سے گذرنے سے اس کا تو کچھ نہیں بگڑے گا۔ البتہ مجنوں کو اپنی محبوبہ کا دیدار حاصل ہو جائے گا۔ وادی مجنوں وہ صحرا جہاں مجنوں نے ٹھکانا کر رکھا تھا۔

اے شرم باز داشتہ از جلوہ سازیت از پشت پا بر آئنہ آیا چہ می رود

لغت : از جلوہ سازیت: تجھے جلوہ نمائی کرنے سے -- باز داشتہ: روکے رکھا -- چہ می رود: کیا گذری ہوگی --

ترجمہ : (اے محبوب) تجھے شرم و حجاب نے جلوہ نمائی سے روکے رکھا، ذرا خیال کر کے تیرے پشت پا سے (محبوب کے آئینے کے سامنے سے پلٹ جانے پر) آئینے پر کیا گذری ہوگی۔ آئینے کی بات کر کے دراصل عاشق نے محبوب کے نظارے کے لئے اپنی بے قراری کی بات کی ہے۔

ہفت آسماں بہ گردش و ما درمیانہ ایم غالب دگر مپرس کہ برما چہ می رود

ترجمہ : ساتوں آسمان گردش میں ہیں اور ہم اس گردش میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اے غالب تو (اس حالت میں) اب ہم سے مت پوچھ کہ ہم پر کیا گذر رہی ہے۔ یعنی بقول انشاء

بھلا گردش فلک کی چین دیتی ہے کسے انشا

غزل #22

نہ از شرم است کز چشم وے آساں برنمی آید نگاہش با درازی ہائے مژگاں برنمی آید

لغت : برنمی آید: باہر نہیں آتی --

ترجمہ : یہ جو اس (محبوب) کی نگاہ آنکھوں سے باآسانی باہر نہیں آتی یا نکلتی تو اس کا سبب اس کی شرم نہیں ہے بلکہ اس کی لمبی پلکوں کے باعث ہے۔ محبوب کی مژگان دراز کی دلکشی کی بالواسطہ بات کی ہے۔

ازیں شرمندگی کز بند ساماں برنمی آید سر شوریدہ ما از گریباں برنمی آید

لغت : بند ساماں: سامان کی قید، مراد دنیاوی علائق میں الجھے رہنا --

ترجمہ : یہ جو ہمارا سر شوریدہ (عشق و محبت میں دیوانگی کا شکار سر) گریبان سے باہر نہیں آتا تو یہ بند سامان کی شرمندگی کے باعث نہیں آرہا۔ یعنی دنیوی خواہشات و علائق میں الجھنے سے ہماری گریباں چاکی نہیں ہو رہی جو عشق میں ہونی چاہئے۔

گر از رسوائی ناز تو پروا نیست عاشق را چرا دل خوں نمی گردد چرا جاں برنمی آید

ترجمہ : اگر عاشق کو تیرے ناز و ادا کی رسوائی کا کوئی احساس یا پروا نہیں ہے تو پھر اس کا دل کیوں خون نہیں ہو رہا اور اس کی جان کیوں نہیں

نکلتی- یعنی عاشق کو محبوب کی رسوائی ناز کا پورا پورا احساس ہے، اسی لئے اس کا دل خون نہیں ہو رہا اور جان نہیں نکل رہی- اگر ایسا ہو جائے تو، ظاہر ہے، یہ محبوب کے ناز و ادا کی رسوائی کا باعث بنے گا-

بہ بزم سوختن دود از چراغاں برنمی خیزد بہ باغ خوں شدن، بو از گلستاں برنمی آید

لغت : سوختن: جلنا-- برنمی خیزد: نہیں اٹھتا-- خوں شدن: خون ہو جانا--

ترجمہ : جلنے کی محفل میں چراغوں سے دھواں نہیں اٹھتا اور خون ہو جانے والے باغ میں گلستان سے خوشبو نہیں آتی- "بزم سوختن" اور "باغ خون شدن" سے مراد عاشقوں کی محفل ہے جہاں عشق کی وجہ سے دل جلتے اور خون ہوتے ہیں- دھوئیں سے مراد آہیں ہیں جو عاشق ضبط کرتے ہیں، اسی طرح دل خون ہونے کی بو نہیں آتی-

سرت گردم بزن تیغ و درے بر روے دل بکشا دلم تنگ است کار از زخم پیکاں برنمی آید

لغت : سرت گردم: تیرے واری، قربان جاؤں-- پیکاں: تیر یا نیزے کی انی، نوک--

ترجمہ : تیرے قربان جاؤں تو تلوار چلا اور دل کے اوپر ایک دروازہ کھول دے- میرا دل تنگ ہے اور پیکان کے زخم سے بات نہیں بنے گی- یعنی میرے سینے کو تلوار سے چاک کر تاکہ دل کے لئے دروازہ کھل جائے- "دل تنگ ہے" سے مراد ہے، دل غم زدہ ہے، اس کی یہ تنگی یا غم زدگی پیکان سے دور ہونا ممکن نہیں-

شگفتن عرض بیتابی ست ہاں اے غنچہ می دانم دلت بانالہ مرغ سحرخواں برنمی آید

لغت : شگفتن: کھلنا-- عرض بیتابی: بیتابی کا اظہار-- دلت برنمی آید: تیرا دل باہر نہیں آتا، تو نہیں کھلتا--

ترجمہ : اے غنچے! کھلنا ایک طرح سے بے تابی و بیقراری کا اظہار ہے، ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ مرغ سحر کے نالہ یا نغمہ سے تیرا دل کیوں باہر نہیں آتا- یعنی تو کیوں نہیں کھلتا- غنچہ کھلے تو پھول بن جاتا ہے- شاعر کے نزدیک اس کے نہ کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح کھلے ہوئے پھولوں پر مرغ سحرخواں کے نغمہ خواں ہونے سے اس کی بیقراری کا پتا چلتا ہے، ویسی کیفیت غنچے میں نہیں ہے یا وہ تڑپ نہیں ہے- اس شعر میں دراصل صنعت حسن تعلیل ہے- یعنی غنچہ جب تک نہیں کھلتا (اور اس کے کھلنے کا ایک وقت ہوتا ہے) وہ غنچہ ہی رہتا ہے- شاعر نے اس کی علت اس کا تڑپ سے خالی ہونا بتائی ہے-

ہماں خون کردن و از دیدہ بیروں ریختن دارد دلے کز عہدہ غم ہاے پنہاں برنمی آید

لغت : از عہدہ برنمی آید: ذمہ داری نہیں نبھاتا، عہدہ برآ نہیں ہوتا--

ترجمہ : وہ دل جو غم ہاے پنہاں سے عہدہ برآ نہیں ہوتا- اس کے مقدر میں خون ہو کر آنکھوں سے باہر ٹپک جانا ہے- غم ہاے پنہاں سے مراد عشق و محبت کے غم- گویا جو دل محبت کے جذبوں اور غموں سے خالی ہے وہ ایک طرح سے بیکار شے ہے جس کا کوئی مصرف نہیں-

مگر آتش نفس دیوانہ اے مرد از اسیرانت کہ دود از روزن دیوار زنداں برنمی آید

لغت : آتش نفس: جس کے سانسوں میں آگ کی سی گرمی ہو-- از اسیرانت: تیرے اسیروں میں سے-- زنداں: قید خانہ-- روزن: روشن دان--

ترجمہ : شاید تیرے اسیروں میں سے کوئی آتش نفس دیوانہ مر گیا ہے جو قید خانے کے روزن دیوار سے کوئی دھواں نہیں اٹھ رہا- آتش نفس کے حوالے سے دھوئیں کی بات کی ہے-

چہ گیرائی ست کاین تار ز مو باریکتر دارد کسے از دام ایں نازک میاناں برنمی آید

لغت : گیرائی: پکڑ، گرفت-- کایں: کہ ایں، کہ یہ-- زمو: از مو، بال سے-- نازک میاناں: نازک کمر والے یعنی معشوق--

ترجمہ : اس بال سے بھی زیادہ باریک تار (مراد کمر) میں کون سی ایسی یا کیسی گرفت ہے کہ اس نازک کمر یا باریک کمر والے حسینوں کے جال سے کوئی بھی آزاد نہیں ہو سکتا- محبوب کی پتلی کمر شاعروں کے نزدیک بڑی دلکشی کا باعث ہے، چنانچہ اس پر ہر شاعر نے اپنے انداز میں مضمون آفرینی کی ہے- بقول شاعر!

میاں سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے　　کہاں ہے، کس طرف کو ہے، کدھر ہے

مجو آسودگی گر مرد راہی کاندریں وادی　　چو خار از پا بر آمد پا ز داماں برنمی آید

لغت : مجو: مت تلاش کر، خواہشمند نہ ہو-- مرد راہی: تو مرد راہ ہے، زندگی کی راہ پر چلنے والا--

ترجمہ : اگر تو مرد راہ ہے تو آرام و سکون کی تلاش میں نہ رہ یا اس کی خواہش نہ کر، کیونکہ اس وادی (زندگی کی وادی) میں کانٹا پاؤں سے نکل جائے تو پاؤں دامن سے باہر نہیں آتا، دامن میں الجھ جاتا ہے- یعنی زندگی کے بکھیڑوں سے آدمی کا آزاد ہونا ممکن نہیں- ایک بکھیڑا ختم ہوتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ شروع ہو جاتا ہے- ملک قمی نے پاؤں میں کانٹے کے حوالے سے زبردست بات کی ہے- کہتا ہے میں نے چاہا کہ کانٹا پاؤں سے نکال لوں لیکن اتنے میں محمل نظروں سے دور ہو گئی- میں ایک لمحہ غافل ہوا تھا میرا سو سالہ راہ دور ہو گئی-

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر　　یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد

برم پیش کہ یارب شکوہ اندوہ دل تنگی　　نفس، چنداں کہ می نالم، پریشاں برنمی آید

لغت : برم: میں لے جاؤں-- پیش کہ: کس کے پاس--

ترجمہ : یارب میں اپنی دل تنگی کے درد و غم کا شکوہ کس کے پاس لے جاؤں (یعنی کس سے کروں)، کیونکہ میں جس قدر بھی نالہ و فریاد کرتا ہوں میرا سانس پریشان ہو کر باہر نہیں آتا- اپنی بے حد دل تنگی یا دل کی گھٹن کی بات کی ہے- گویا دل میں اتنی گھٹن ہے کہ سانس باہر نہیں آسکتا-

بہ دوش خلق، نعشم عبرت صاحب دلاں باشد　　بپائے خود کسے از کوے جاناں برنمی آید

ترجمہ : لوگوں کے کندھے پر میری نعش اہل دل کے لئے عبرت کا باعث ہے- اس لئے کہ جو کوئی ایک دفعہ محبوب کے کوچے میں چلا جائے تو پھر وہ اپنے پاؤں پر باہر نہیں آسکتا، یعنی اس کی لاش ہی لوگ اٹھا کر لاتے ہیں- یعنی عاشق، محبوب کے کوچے میں جا کر اپنی جان قربان کر دیتا ہے-

برآر از بزم بحث اے جذبہ توحید غالب را　　کہ ترک سادہ ما با فقیہاں برنمی آید

لغت : برآر: نکال-- ترک سادہ ما: ہمارا بھولا بھالا ترک یعنی خود غالب-- فقیہاں: فقیہ کی جمع قانون شریعت جاننے والے--

ترجمہ : اے جذبہ توحید (صوفی مرحوم کے یہاں توحید کی بجائے توفیق ہے) یعنی فضل خدا کا احساس تو غالب کو بحث مباحثے کی محفل سے باہر نکال لا کیونکہ ہمارا یہ بھولا بھالا ترک (خود غالب جو ترک نسل سے تھا) اہل فقہ سے نہیں نمٹ سکتا یا ان سے پورا نہیں اتر سکتا- یعنی اہل فقیہ بحث مباحثے ہی میں الجھے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس میں الجھا رکھتے ہیں-

غزل #23

چہ عیش از وعدہ چون باور زعنوانم نمی آید بنوعے گفت "می آیم" کہ می دانم نمی آید

لغت : باور نمی آید: یقین نہیں آتا-- بنوعے گفت: اس نے کچھ اس انداز سے کہا--

ترجمہ : اس محبوب کے وعدے سے مجھے بھلا کیا مسرت و شادمانی ہو سکتی ہے کہ اس کے انداز وعدہ ہی سے مجھے یقین نہیں آرہا کیونکہ اس نے کچھ اس انداز سے کہا کہ "میں آؤں گا" کہ میں سمجھ گیا کہ وہ نہیں آئے گا۔

بہ ویرانی خوشم لیکن جہاں چوں بے تو ویران است اگر باشم بہ چین یاد از بیابانم نمی آید

ترجمہ : مجھے ویرانی (غیر آباد جگہ) پسند ہے لیکن چونکہ میرے لئے یہ دنیا تیرے بغیر ویران ہے اس لئے اگر میں چین (مشہور ملک) میں بھی ہوں تو مجھے بیابان کی یاد نہیں آئے گی۔ یعنی میرے لئے تو تیرا قرب ہی سب کچھ ہے اگر یہ نہیں تو میرے لئے یہ دنیا ہی ویران ہے اس میں کسی ملک یا بیابان کی تخصیص نہیں۔

گذشتم زانکہ بر زخم دل صدپارہ خوں گرید خود اورا خندہ برچاک گریبانم نمی آید

لغت : دل صدپارہ: جس دل کے سو یعنی کئی ٹکڑے ہوں-- خوں گرید: وہ یعنی محبوب خون کے آنسو بہائے-- خود اورا: اسے تو--

ترجمہ : مجھے اس بات کا کوئی خیال نہیں کہ وہ میرے صدپارہ دل کے زخموں پر خون کے آنسو بہائے (میں اس سے درگذر کرتا ہوں) لیکن اسے تو میرے چاک گریبان پر بھی ہنسی نہیں آتی۔ یعنی وہ اتنا بے اعتنا و بے نیاز ہے کہ میرے لئے خون کے آنسو بہانا تو دور کی بات ہے اسے میری دیوانگی پر ہنسی تک نہیں آتی۔

روش نہ گستہ و درسایہ دیوار نہ نشستہ بہ کویش رشک بر مہر درخشانم نمی آید

لغت : روش نہ گستہ: اس (سورج) نے رفتار نہ توڑی، نہ بدلی-- بہ کویش: اس کے کوچے میں-- مہر درخشانم: مجھے چمکتے سورج (پر)--

ترجمہ : اس کے کوچے میں مجھے مہر درخشاں پر کوئی رشک نہیں آتا کیونکہ اس نے نہ تو (اس کوچے میں) اپنی رفتار میں کمی کی ہے اور نہ اس (محبوب) کے سایہ دیوار ہی میں بیٹھا ہے۔ عاشق کو کوچہ محبوب میں اس کے سایہ دیوار میں بیٹھنے سے مسرت و راحت ملتی ہے۔ سورج روشن ہے اس لئے اس کے ہوتے سایہ دیوار نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں عاشق سورج پر کیونکر رشک کرے گا۔

دعاے خیر باشد در حق من نفریں بجان کردن ز نفرین بس کہ می رنجد بہ لب جانم نمی آید

لغت : نفریں بجاں کردن: کسی کو برا بھلا کہنا اور اس کے مرنے کی دعا کرنا--

ترجمہ : اس (محبوب) کو نفرین سے بہت چڑ ہے (وہ نفرین پسند نہیں کرتا) اسی لئے وہ مجھے برا بھلا نہیں کہتا اور میرے مرنے کی دعا نہیں کرتا اور نفرین سے اس کی یہی چڑ میرے حق میں دعائے خیر ہو گئی یعنی میری جان لبوں تک نہیں آرہی اور میں زندہ ہوں۔

از آں بد خو ندانم چو دہد دلالہ درپیدا نویدے کز نوازش ہاے پنہانم نمی آید

لغت : بدخو: بُری فطرت یا طبیعت والا-- دلالہ: کسی کی طرف سے وکالت کرنے والی عورت-- نویدے: کوئی خوشخبری-- درپیدا: کھلے طور پر، علانیہ--

ترجمہ : اس بدخو کی جانب سے، خدا معلوم، دلالہ کونسا علانیہ پیغام خوشخبری لا سکتی ہے، ایسی خوشخبری جو اس کی درپردہ نوازشوں سے بھی

نہیں ملی۔ یعنی محبوب ابتا بد فطرت ہے کہ اگر کبھی وہ در پردہ بھی کوئی نوازش و مہربانی کرے تو اس میں کسی قسم کی خوشخبری والی بات نہیں ہوتی۔ تو پھر بھلا علانیہ پیغام کیا ہو سکتا ہے۔

بہ راہ کعبہ زادم نیست شادم کز سبک باری برفتن پاے بر خار مغیلانم نمی آید

لغت : زادم: میرے لئے سامان سفر-- سبک باری: ہلکا بوجھ ہونا-- مغیلاں: جھاڑیاں--

ترجمہ : میرے پاس کعبہ کے سفر کا زاد راہ نہیں ہے اور یہ بات میرے لئے مسرت کا باعث ہے کہ ہلکے بوجھ کی وجہ سے میرے پاؤں خار مغیلاں پر نہیں پڑتے۔ کعبہ کے سفر کا زاد راہ تقویٰ اور پارسائی و پرہیزگاری ہے۔ یہ اپنے پاس نہیں اور یوں اس سفر سے بچ گئے۔ اردو میں غالب نے یہی بات ایک اور رنگ میں کی ہے:

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب شرم تم کو مگر نہیں آتی

دلش خواہد کہ تنہا سوے من روی آورد لیکن فریب ہم رہاں دانم ز نادانم نمی آید

لغت : روی یا رو آورد: متوجہ ہو، آئے-- ہم رہاں: ہم رہ کی جمع، ہمراہی، ساتھ چلنے والے-- زنادانم: میرے نادان سے (میرے محبوب کو)۔

ترجمہ : محبوب کا تو دل چاہتا ہے کہ وہ میری طرف تنہا آئے لیکن میں جانتا ہوں کہ میرے نادان (یا بھولے بھالے) کو ہمراہیوں کو فریب دینا نہیں آتا۔ یعنی رقیب اس کو اس طرح گھیرے رکھے ہیں کہ وہ کسی بہانے بھی ان سے الگ ہو کر اپنی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتا۔

دبیرم، شاعرم، رندم، ندیمم، شیوہ ہا دارم گرفتم رحم برفریاد و افغانم نمی آید

لغت : دبیرم: میں انشا پرداز ہوں (مغلیہ دور اور اس سے پہلے بھی دربار کے منشی یا سیکرٹری کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا تھا)-- شیوہ ہا دارم: مجھ میں کئی اوصاف ہیں-- گرفتم: میں نے مانا، میں تسلیم کرتا ہوں--

ترجمہ : میں نے مان لیا کہ تجھے میری فریاد و فغاں پر رحم نہیں آتا لیکن (یہ دیکھ کر) مجھ میں اور بھی کئی اوصاف ہیں (یعنی میں صرف عاشق ہی نہیں بلکہ) انشاء پرداز بھی ہوں، رند بھی ہوں، ایک اچھا ہم نشین بھی ہوں۔ اپنے یہ اوصاف گنوا کر محبوب کو ایک طرح سے رحم پر مائل کرنے کی کوشش ہے۔

شود برہم ولے نز مہر، پندارد کہ در خوابم شبے کاواز نالیدن ز زندانم نمی آید

لغت : نز: نہ از-- پندارد: سمجھتا ہے، خیال کرتا ہے-- کاواز نالیدن: کہ رونے کی آواز--

ترجمہ : اگر کسی رات میرے رونے پیٹنے کی آواز قید خانے سے بلند نہیں ہوتی (باہر نہیں سنائی دیتی) تو وہ برہم ہو جاتا ہے اور اس کا یہ برہم ہونا کسی محبت یا ہمدردی کے طور پر نہیں ہوتا بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں سویا ہوا ہوں۔ گویا اسے خیال میں بھی یہ گوارا نہیں کہ مجھے کوئی آرام نصیب ہو (سونا آرام و سکون کی علامت ہے)

ندارم بادہ غالب گر سحر گاہش سر راہے بہ بینی مست، دانی کز شبستانم نمی آید

لغت : سحر گاہش: اسے صبح کے وقت-- شبستانم: میری خواب گاہ--

ترجمہ : غالب! میرے پاس شراب نہیں ہے۔ سو اگر صبح کے وقت تیرا اور اس کا سر راہ آمنا سامنا ہو جائے اور وہ مستی کی حالت میں ہو تو سمجھ لینا کہ وہ میری خواب گاہ سے نہیں آیا۔ یعنی ظاہر ہے وہ رقیب کے یہاں سے جام صبوحی پی کر آ رہا ہے۔

غزل #24

چوں بپوئی بزمین چرخ زمین توشود خوش بہشتے ست کہ کس راہ نشین تو شود

لغت : بپوئی: تو چلے، تو چلتا ہے-- راہ نشین: راستے میں بیٹھنے والا--

ترجمہ : جب تو زمین پر چلتا ہے تو آسمان تیری زمین بن جاتا ہے- تیری راہ میں بیٹھنے والے کے لئے یہ ایک عمدہ بہشت ہے- محبوب سے خطاب ہے- یعنی اس کے حسن میں اتنی کشش ہے کہ اسے دیکھ کر آسمان بھی نیچے اتر آتا ہے اور جو اس کی راہ میں بیٹھتا ہے اس کے لئے وہ راستہ گویا بہشت بن جاتا ہے-

لبم از نام تو آں مایہ پُر استے کہ اگر بوسہ برغنچہ زنم غنچہ نگین تو شود

ترجمہ : میرے ہونٹ تیرے نام سے اس قدر پر ہیں کہ اگر میں غنچے کو چوموں تو وہ تیرا نگین بن جائے- یعنی ہر وقت تیرا ہی نام میرے لبوں پر رہتا ہے، چنانچہ کلی کو چوم لوں تو اس پر تیرا نام کندہ ہو جائے-

چوں بہ سنجد کہ نہ آنست بکاہد از شرم ماہ یک چند ببالد کہ جبین تو شود

لغت : سنجد: تولتا ہے، جائزہ لیتا دیکھتا ہے-- بکاہد: گھٹ جاتا ہے-- یک چند: کچھ دیر عرصہ-- ببالد: فخر کرتا ہے--

ترجمہ : چاند کچھ مدت (چند روز) اپنی چمک دمک پر فخر کرتے ہوئے تیری پیشانی بننا چاہتا ہے لیکن جب وہ اس کا جائزہ لیتا ہے اور اسے پتا چل جاتا ہے کہ وہ ایسا نہیں بن سکتا تو وہ شرم سے گھٹ جاتا ہے- یعنی محبوب کی پیشانی کی چمک اور تابش کے سامنے چاند کی چمک بھی کچھ نہیں- چاند اپنی چودھویں رات کے بعد گھٹنا شروع ہو جاتا ہے- شاعر نے اس کی علت مذکورہ شرم بتائی ہے- اس لحاظ سے اس شعر میں صنعت حسن تعلیل آگئی ہے-

صد قیامت بگد ازند و بہم آمیزند تاخمیر دل ہنگامہ گزین تو شود

لغت : بگدازند: پگھلائی جائیں-- بہم آمیزند: انہیں اکٹھا ملا دیا جائے-- ہنگامہ گزیں: ہنگامہ پسند--

ترجمہ : سو قیامتوں کو پگھلا کر انہیں اکٹھا ملا دیا جائے تو پھر اس مواد سے تیرے ہنگامہ پسند دل کا خمیر تیار ہوتا ہے گویا محبوب کی طبیعت قیامت سے بھی بڑھ کر ہے بے حد مبالغے کا شعر ہے-

تاب ہنگامہ درد آرم وگویم ہیہات چہ کنم تاغم ہجر تو یقین توشود

لغت : تاب: طاقت، برداشت-- تاب آرم: میں برداشت کرتا ہوں-- ہیہات: افسوس، ہائے-- یقین توشود: تجھے یقین آجائے--

ترجمہ : میں درد و غم کے ہنگامے کو برداشت کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ہائے کیا کروں یا کیا طریقہ اختیار کروں کہ تجھے میرے غم ہجر کا یقین آجائے- یعنی محبوب کے فراق میں عاشق پر گویا غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں لیکن محبوب کو یقین نہ خاموشی

بہ سخن پیچم و اندوہ گسارش گردم برم از غیر دلے را کہ حزین تو شود

لغت : پیچم: میں پھسلاتا ہوں-- اندوہ گسارش: اس (رقیب) کا غم گسار-- برم دلے: دل لے لیتا یا چھین لیتا ہوں--

ترجمہ : میں رقیب کو باتوں سے بہلاتا پھسلاتا ہوں اور اس کا غم گسار بن جاتا ہوں (اس کی غمگساری یا اس سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں) اور اس طرح میں اس (رقیب) کا دل، جو تیرے غم محبت میں مبتلا ہے، چھین لیتا ہوں- عاشق اپنے سوا کسی اور کو محبوب سے عشق کرتے دیکھنا نہیں چاہتا، چنانچہ وہ رقیب سے بظاہر غم گساری کر کے اسے اس راہ سے ہٹا دیتا ہے-

جلوہ جز در دل آگاہ سرایت نکند　　من در آتش فتم از ہر کہ قرین توشود

لغت : سرایت نکند: نہیں سماتا-- دل آگاہ: جس دل کو محبوب کا عرفان حاصل ہو-- فتم: افتم، میں گرتا ہوں-- قرین توشود: تیرے قریب ہو، تیرا قرب اسے حاصل ہو--

ترجمہ : حسن کا جلوہ سوائے دل آگاہ کے اور کسی دل میں نہیں سماتا (یعنی صرف عرفان دوست سے سرشار دل ہی میں حسن کا جلوہ سرایت کرتا ہے)- میں تو ہر اس کسی سے، جسے تیرا قرب حاصل ہونے لگے، رشک کے مارے آگ میں پڑ جاتا یعنی جلنے لگتا ہوں- گویا عاشق نہیں چاہتا کہ اس کے سوا کسی اور کو محبوب کا قرب میسر آئے-

چشم و دل باختہ ام داد ہنر خواہد داد　　آنکہ چوں من ہمہ دان وہمہ بین توشود

لغت : باختہ ام: کھو بیٹھا ہوں-- ہمہ دان: پوری طرح آگاہ، جاننے والا-- ہمہ بین: پوری طرح دیکھنے والا--

ترجمہ : میں (تیرے عشق میں) اپنے چشم و دل کھو بیٹھا ہوں اور میرے اس ہنر کی داد وہی دے گا جو میری طرح تیرا ہمہ دان اور ہمہ بیں ہو گا- یعنی محبوب کو، جیسا کہ وہ ہے، پوری طرح جاننا اور اسی طرح پورا دیکھنا عاشق ہی کا کمال ہے اور اس کی داد وہی دے سکتا ہے جو عاشق کی طرح ہو، ظاہر ہے کہ ایسا اور کوئی نہیں ہے-

کفرودیں چیست؟ جز آلایش پندار وجود　　پاک شو پاک کہ ہم کفر تو دین توشود

لغت : آلایش پندار وجود: غرور یا احساس خودی و انا کی آلودگی--

ترجمہ : کفر اور دین تیرے غرور خودی یا احساس انا کی آلودگی کے سوا اور کیا ہے؟ یعنی تیرا یہ غرور و احساس ہی کفر اور دین ہے- تو اس آلودگی سے پاک ہو جا تاکہ تیرا کفر بھی تیرا دین و ایمان بن جائے- یعنی یہ سب تفرقہ خود انسان ہی کا پیدا کردہ ہے، ورنہ بقول عرفی:

عارف ہم از اسلام خراب است وہم از کفر　　پروانہ چراغ حرم و دیر نداند

عارف خواہ اسلام کا ہے خواہ کفر کا دونوں فضول ہیں، پروانہ شمع کا عاشق ہے وہ اس کے لئے دیر و حرم کو پیش نظر نہیں رکھتا اور خود بقول غالب!

مقصود ماز دیر و حرم جز حبیب نیست　　ہرجا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

ترجمہ گذر چکا ہے-

دوزخ تافتہ اے ہست نہادت غالب　　آہ از اں دم کہ دم باز پسین تو شود

لغت : دوزخ تافتہ اے: ایک شعلہ دوزخ-- نہادت: تیری طبیعت، تیرا وجود-- دم باز پسیں: نزع کا عالم--

ترجمہ : اے غالب تیرا وجود ہام و سکون کی، جہنم ہے- آہ وہ سانس جو تیرا نزع کے وقت یعنی آخری سانس ہو گا- گویا غالب کا ہر سانس جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے، تو اہل صورگر میں آخری سانس کس قیامت کا نہ ہو گا-

---

غزل #25

دیگر از گریہ بہ دل رسم فغاں یاد آمد　　رگ پیمانہ زدم شیشہ بہ فریاد آمد

لغت : دیگر: ایک بار پھر-- رگ پیانہ زدم: میں نے پیانے کی رگ کو چھیڑا-- رسم فغاں: آہ ونالہ کا احساس--

ترجمہ : ایک مرتبہ پھر گریہ وزاری کرنے سے میرے دل میں آہ ونالہ کا احساس بیدار ہو گیا- میں نے پیانے کو ہاتھ لگایا تو صراحی فریاد کرنے لگی- یعنی غم عشق میں رونے سے غم میں کمی ہونے کی بجائے آہ وفغاں کا زور ہو گیا- اور جب غم غلط کرنے کی خاطر شراب کو ہاتھ لگایا تو صراحی چیخ اٹھی- گویا شراب سے بھی اس غم کا مداوا نہ ہو سکا یا یہ کہ شراب بھی مداوائے غم نہیں-

دل در افروختنش منت دامن نکشید شادم از آہ کہ ہم آتش وہم باد آمد

لغت : در افروختنش: اس (آگ) کو بھڑکانے میں-- منت نکشید: احسان نہ اٹھایا--

ترجمہ : دل نے اپنے جلنے میں دامن کا احسان نہ اٹھایا- میں اپنی اس آہ سے خوش ہوں کہ جو آگ بھی بنی اور ہوا بھی- آگ جلاتے وقت، اسے تیز کرنے کی خاطر دامن کی ہوا کا سہارا لیا جاتا ہے (یا پنکھے کی ہوا کا) اس حوالے سے عاشق کی آہ دل کو جلانے والی آگ بھی ہے اور اس آگ کو تیز کرنے والی ہوا بھی اور اس بنا پر اسے کسی دامن یا پنکھے کا ممنون نہیں ہونا پڑا-

تاندانی جگر سنگ کشودن ہدر است تیشہ داند کہ چہا بر سر فرہاد امد

لغت : کشودن: کھولنا، پھاڑنا-- ہدر است: بیکار ہے، رائیگاں ہے--

ترجمہ : تو کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ پتھر کا جگر چرنا ایک بیکار یا رائیگاں سا معاملہ ہے، یہ تو تیشے کو پتا ہے کہ فرہاد پر کیا کیا کچھ گذری- فرہاد نے بیستون پہاڑ کو جس تیشے سے کاٹا تھا، شیریں کی موت کی جھوٹی خبر سن کر اس نے اسی تیشے سے خود کو ہلاک کر ڈالا- گویا فرہاد کو بیستوں کا جگر چیرنے کی سزا ملی-

داغم از گرمی شوق تو کہ صدرہ بہ دلم ہم چناں بر اثر شکوہ بیداد آمد

لغت : صدرہ: سو مرتبہ، کئی مرتبہ-- بر اثر: کے پیچھے پیچھے، ساتھ ساتھ--

ترجمہ : میں تیری گرمی محبت کی آگ میں جل اٹھا ہوں جو سو مرتبہ یا کئی بہانوں سے میرے دل میں شکوہ بیداد کے پیچھے پیچھے یا ساتھ ساتھ آتی رہی- گویا عاشق ایک طرف تو اس کے جور وستم پر شکوہ وفریاد کرتا ہے اور دوسری طرف محبوب سے اس کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے- اس صورت حال میں وہ کیا کرے-

خیز و در ماتم ما سرمہ فروشوے زچشم وقت مشاطگی حسن خداداد آمد

لغت : فروشوے: دھو ڈال-- مشاطگی: آرایش-- حسن خداداد: خدا کا عطا کردہ حسن یعنی قدرتی حسن--

ترجمہ : (اے محبوب) اٹھ اور ہمارے ماتم میں اپنی آنکھوں سے سرمہ دھو ڈال- اب قدرتی حسن کی آرایش کا وقت آ گیا ہے- آنکھوں سے سرمہ دھو ڈال یعنی رو- گویا اس غم ناک صورت حال میں محبوب کے چہرے کا حسن اور بھی نکھر آئے گا-

رفتہ بودی دگر از جا بہ سخن سازی غیر منت از بخت کہ خاموشی ما یاد آمد

لغت : سخن سازی: باتیں بنانا، چاپلوسی کرنا-- از جا رفتہ بودی: تو راستے سے بھٹک گیا تھا-- منت: احسان--

ترجمہ : تو پھر رقیب کی چاپلوسی میں آ کر یا اس کی باتوں میں آ کر بھٹک گیا تھا، دھوکہ کھا گیا تھا- یہ تو ہمارے بخت کا احسان ہے کہ تجھے اس موقع پر ہماری خاموشی یاد آ گئی- یعنی رقیب تو بناوٹی باتیں کر رہا ہے اور عاشق خاموش ہے- اس سے محبوب کو احساس ہو گیا کہ جو سچا عاشق ہے وہ باتیں نہیں گھڑتا، خاموش رہتا ہے-

خشک وتر سوزی ایں شعلہ تماشا دارد عشق یک رنگ کن بندہ وآزاد آمد

لغت : خشک و ترسوزی: خشک اور ترسب کو جلا دینا-- تماشادارد: دیکھنے کی چیز ہے-- یک رنگ کن: ایک رنگ کا کرنے والا' برابر بنا دینے والا--

ترجمہ : اس شعلے یعنی آتش عشق کا خشک اور تر دونوں کو جلا دینا ایک دیکھنے کی چیز ہے- (یہ نظارہ قابل دید ہے)- عشق' غلام اور آزاد دونوں کو ایک جیسا بنا دیتا ہے- خشک سے مراد غلام یا فرماں بردار اور تر سے مراد آزاد یا نافرمان ہے- اگرچہ علامہ اقبال کا یہ شعر کچھ اور صورت حال کا عکاس ہے تاہم یہاں بھی لکھا جا سکتا ہے:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

دید پر ریختہ و از قفسم کرد آزاد رحم در طینت ظالم ستم ایجاد آمد

لغت : پر ریختہ: پر جھڑ گئے ہیں-- طینت: فطرت-- رحم ستم ایجاد: ایسا رحم جو کسی ستم کا باعث بنے--

ترجمہ : اس نے دیکھا کہ میرے پر جھڑ گئے ہیں تو اس نے مجھے پنجرے سے آزاد کر دیا- اس ظالم کی فطرت میں رحم بھی ستم ڈھانے والا ہے- یعنی پر جھڑنے سے پرندہ اڑنے کے قابل نہ رہا- اس صورت میں اسے پنجرے سے آزاد کرنا بھی ایک طرح کا ظلم ہے- گویا محبوب نے جو عاشق کو قید محبت سے آزاد کیا تو یہ بھی اس پر ایک ظلم ہے کیونکہ یہ آزادی ایک طرح سے قطع تعلق ہے-

بر درِ یار چہ غوغاست' عزیزاں بروید خون بہا مزد سبک دستی جلاد آمد

لغت : بروید: جاؤ یعنی معلوم کرو-- مزد: مزدوری' اجرت-- سبکدستی: چابکدستی' پھرتی اور تیزی سے ہاتھ چلانا--

ترجمہ : عزیزو' دوستو جاؤ ذرا معلوم کرو کہ محبوب کے در پر کیسا شور و غوغا ہے- میرا خون بہا (مقتول کے عزیزوں کو ملنے والی رقم) جلاد کی چابکدستی کی اجرت بن گیا' اس کی نذر ہو گیا- یعنی محبوب چاہتا تھا کہ عاشق کو یکدم نہ ہلاک کیا جائے بلکہ اسے خوب اذیتیں دے دے کر مارا جائے- جلاد نے پھرتی دکھائی اور عاشق کو فوراً قتل کر ڈالا' جس پر محبوب نے طیش میں آ کر شور مچا دیا کہ ایسا کیوں کیا- اس طرح عاشق کی جان بھی گئی اور خون بہا بھی گیا-

دادہ خونیں نفسی درس خیالم غالب رنگ بر روے من از سیلی استاد آمد

لغت : سیلی: تھپڑ' طمانچہ--

ترجمہ : اے غالب! مجھے درس خیال نے خونیں نفس عطا کئے- یعنی محبوب کے تصور میں میں نے جو سانس لئے وہ خون سے بھرے تھے' جس کے سبب میرے چہرے پر رنگ آ گیا یعنی سرخی آ گئی اور یہ سرخی گویا ایسی سرخی تھی جو استاد کے تھپڑ سے شاگرد کے چہرے پر آ جاتی ہے- گویا درس خیال استاد اور عاشق شاگرد ہے-

---

غزل #26

دوش کز گردش بختم گلہ بر روے تو بود چشم سوے فلک و روے سخن سوے تو بود

لغت : بر روے تو: تیرے سامنے--

ترجمہ : کل جب میں تیرے سامنے اپنے بخت کی گردش کا گلہ شکوہ کر رہا تھا تو میری نظریں آسمان کی طرف تھیں اور میرا روے سخن تیری طرف تھا یعنی باتیں تجھ سے کر رہا تھا- گویا عاشق کی بدنصیبی' جس میں آسمان کا ہاتھ ہے' محبوب کے ظلم و ستم کی بھی حامل ہے-

آنچہ شب شمع گماں کردی و رفتی بہ عتاب نفسم پردہ کشائے اثر خوے تو بود

لغت : گماں کردی: تو نے خیال کیا، سمجھا-- بہ عتاب: غصے میں، طیش میں--

ترجمہ : کل رات جس چیز کو تو نے شمع سمجھا اور غصے میں چلا گیا وہ شمع نہ تھی، بلکہ میرا سانس تھا جس نے تیری فطرت کے اثر کی پردہ کشائی کی تھی- یعنی محبوب آتشیں مزاج ہے اور اس کے اس مزاج کے اثر سے عاشق کی فریاد بھی گویا آتشیں ہو گئی تھی جسے محبوب نے شمع سمجھ لیا اور غصے میں چلا گیا-

چرخ کج باخت عمن درخم دام تو فگند نعل واژون بلا حلقہ گیسوے تو بود

لغت : کج باخت: ٹیڑھی چال چل گیا-- نعل واژوں: الٹی یا منحوس نعل (بد قسمتی کی علامت)، خود واژوں کے معنی منحوس کے بھی ہیں--

ترجمہ : آسمان مجھ سے ٹیڑھی چال چل گیا جو اس نے مجھے تیرے جال (دام عشق) میں پھنسا دیا- چنانچہ تیری زلفوں کے پیچ وخم میرے لئے مصیبت کی الٹی یا ٹیڑھی نعل ثابت ہوئے- یعنی جب سے تیرے عشق میں گرفتار ہوا ہوں رنج والم کا شکار ہو رہا ہوں-

دوست دارم گرہے را کہ بکارم زدہ اند کایں ہمانست کہ پیوستہ در ابروے تو بود

لغت : دوست دارم: میں پسند کرتا ہوں-- کایں: کہ ایں، کہ یہ-- پیوستہ: ہمیشہ--

ترجمہ : میرے کام میں جو گرہ ڈالی گئی یا پڑی ہے، مجھے وہ پسند ہے، اس لئے کہ یہ وہی گرہ ہے جو ہمیشہ تیرے ابروؤں پر پڑی رہتی تھی- ابروؤں پر گرہ پڑنا مزاج کی برہمی کی علامت ہے- کام میں گرہ پڑنا یعنی کام میں رکاوٹ آنا، کام نہ بننا اور یہ بد قسمتی کی علامت ہے- شاعر کے نزدیک اس کی بد قسمتی کی وجہ محبوب کا اس سے برہم رہنا تھا-

چہ عجب صانع اگر نقش دہانت گم کرد کو خود از حیرتیان رُخ نیکوے تو بود

لغت : چہ عجب: تعجب کی کیا بات ہے یعنی تعجب نہ ہو گا-- صانع: بنانے والا، خالق-- کو: کہ او، کہ وہ-- حیرتیاں: حیرتی کی جمع، حیرت میں ڈوبے ہوئے-- رخ نیکو: حسین چہرہ--

ترجمہ : اگر خالق کائنات نے تیرے دہن کا نقش گم کر دیا یعنی بنانا بھول گیا تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ خود تیرے حسین چہرہ پر حیرت زدہ ہونے والوں میں سے تھا- محبوب کی تنگ دہنی کا باعث خود خالق کا اس (محبوب) کے حسن پر فریفتہ ہونا تھا- محبوب کی تنگ دہنی میں بھی عاشق کے لئے بڑی دلکشی ہے-

شب چہ دانی ز تو در بزم بہ خوباں چہ گذشت خاصہ بر صدر نشینے کہ بہ پہلوے تو بود

لغت : چہ گذشت: (ان پر) کیا گذری-- خاصہ: خاص طور پر-- صدر نشین: اونچا بیٹھنے والا، محفل میں سب سے نمایاں شخصیت--

ترجمہ : کل رات تجھے کیا معلوم کہ تیری وجہ سے محفل میں حسینوں پر، خاص طور پر تیرے پہلو میں بیٹھے ہوئے صدر نشین پر کیا گذر گئی- یعنی سبھی اس (محبوب) کے حسن پر فریفتہ ہو گئے-

مردن وجاں بہ تمنائے شہادت دادن ہم ز اندیشہ آزردن بازوی تو بود

لغت : مردن: مرنا-- آزردن: تکلیف دینا-- جان دادن: جان دینا، مرنا--

ترجمہ : میرا مرنا اور شہادت کی تمنا میں مر جانا اس اندیشے کی وجہ سے تھا کہ کہیں تیرے بازو کو تکلیف نہ ہو- یعنی اگر محبوب کے ہاتھوں قتل ہوتا تو اس کے بازو کو تکلیف ہوتی، اس لئے عاشق اس (محبوب) کے ہاتھوں شہید ہونے کی تمنا ہی میں مر گیا-

خلد را از نفس شعلہ فشاں می سوزم تا نہ دانند حریفاں کہ سر کوے تو بود

لغت : شعلہ فشاں: شعلے بکھیرنے والا-- حریفاں: حریف کی جمع، مدمقابل--

ترجمہ : میں خلد کو اپنے آتشیں سانس سے جلا رہا ہوں تاکہ میرے حریفوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ تیرا کوچہ ہی ہے- دوسرے لفظوں میں محبوب کے کوچے کو خلد سے تشبیہ دی ہے-

روش باد بہاری بہ گمانم افگند کایں گل و غنچہ پے قافلہ بوے تو بود

لغت : بہ گمانم افگند: مجھے غلط فہمی میں ڈال دیا، مجھے یہ شبہہ ہوا--

ترجمہ : موسم بہار کی ہوا کی رفتار نے مجھے اس شبہے میں ڈال دیا کہ یہ جو پھول کلیاں ہیں وہ تیری خوشبو کے قافلے کے پیچھے جا رہے ہیں- بہار میں پھولوں کی کثرت ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہوا معطر ہو جاتی ہے- یعنی حسن محبوب میں جو شگفتگی و تازگی ہے وہ پھولوں میں بھی نہیں، اسی لئے وہ اس کے پیچھے چلتے یعنی اس کے حسن پر فریفتہ ہیں-

بہ کف باد مباد ایں ہمہ رسوائی دل کاخر از پردگیان شکن موے تو بود

لغت : مباد: خدا نہ کرے-- کاخر: کہ آخر-- پردگیاں: پردگی کی جمع، پردہ نشین-- شکن مو: زلفوں کے پیچ و خم--

ترجمہ : خدا نہ کرے کہ یہ ہوا ہمارے دل کی رسوائی کا باعث بنے، اس لئے کہ آخر وہ (دل) تیری زلفوں کے پیچ و خم کے پردہ نشین میں سے تھا- یعنی ہوا چلی جس سے محبوب کی زلفوں کی خوشبو پھیل گئی اور یہ بات خوشبو کا پھیلنا عاشق کے دل کی رسوائی کا باعث بن سکتی ہے، ان زلفوں کے پیچ و خم میں گرفتار یعنی ان پر فریفتہ ہے-

ہم از آں پیش کہ مشاطہ بد آموز شود نقش ہر شیوہ در آئینہ زانوے تو بود

لغت : مشاطہ: حسن کی آرایش کرنے والی عورت-- بد آموز: برا سکھانے والی، الٹی پٹی پڑھانے والی-- شیوہ: ناز و ادا-- آئینہ زانو: آئینے کی طرح زانو، اتنی چمک والا کہ اس میں دیکھنے والے کو اپنا عکس نظر آئے--

ترجمہ : اس سے پہلے کہ مشاطہ تجھے الٹی پٹی پڑھاتی یعنی تجھے ناز و ادا سکھاتی، ہر ناز و ادا کا نقش تیرے آئینہ زانو میں موجود تھا- یعنی پیشتر اس کے کہ مشاطہ تیرے حسن کی آرایش کر کے تجھے ناز و ادا سکھاتی، یہ سب انداز حسن کے تصور میں پہلے سے موجود تھے-

لالہ و گل دمد از طرف مزارش پس مرگ تا چہا در دل غالب ہوس روے تو بود

لغت : دمد: اگتے ہیں، پھوٹتے ہیں-- پس مرگ: موت کے بعد-- تا چہا: کس قدر، بے حد--

ترجمہ : غالب کے دل میں تیرے حسین چہرے کو دیکھنے کی کس قدر ہوس (خواہش) تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مرنے کے بعد اس کے مزار کے اردگرد لالہ و گل (سرخ رنگ کے پھول) کھل اٹھے، پھوٹ پڑے-

---

غزل #27

گر چنیں ناز تو آمادہ یغما ماند بہ سکندر نہ رسد ہرچہ ز دارا ماند

لغت : یغما: لوٹ کا مال، مال غنیمت-- سکندر: سکندر یونانی-- دارا: قدیم ایران کا بادشاہ جسے سکندر نے شکست دی تھی--

ترجمہ : اگر تیرا ناز و ادا یونہی لوٹ مار پر آمادہ رہا تو جو کچھ دارا سے بچا تھا وہ سکندر کو بھی نہ ملے گا- سکندر فاتح تھا اور دارا مفتوح- مراد یہ کہ

تیرے ناز حسن کی لوٹ مار اگر یونہی رہی تو سب کچھ اس لوٹ مار کا شکار ہو جائے گا اور کسی کے لئے بھی کچھ نہ بچے گا، یا وہ سکندر کو بھی نہ مل سکے گا۔

دل و دینے بہ بہائے تو فرستم، حاشا وام گیر آنچہ ز بیعانہ سودا ماند

لغت : بہائے تو: تیری قیمت -- بیعانہ: کسی سودے میں دی گئی پیشگی رقم -- وام گیر: بطور قرض وصول کرلے --

ترجمہ : میں نے اپنا دین و دل (تیری محبت کے سودے میں) بطور قیمت کے بھیج دیا یعنی دے دیا ہے۔ پھر بھی اگر اس سودے کے بیعانے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ تو مجھ سے قرض کی صورت میں وصول کرلے۔ یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ تیری محبت میں سب کچھ لٹا دیا ہے بس ایک جان باقی رہ گئی ہے وہ بھی تو کسی بہانے لے لے۔

ہم بہ سودائے تو خورشید پرستم، آرے دل ز مجنوں برد آہو کہ بہ لیلا ماند

لغت : خورشید پرستم: میں خورشید کی پوجا کرتا ہوں، یا کرنے والا ہوں -- دل برد: دل چھین لیا یا لے جاتا ہے --

ترجمہ : میں جو تیرے عشق میں سورج کی پرستش کرتا ہوں تو یہ دراصل تیری ہی پرستش ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے ہرن، مجنوں کا دل اڑا لیتا ہے اس وجہ سے کہ وہ لیلیٰ سے ملتا جلتا ہے۔ یعنی اس کی آنکھیں لیلیٰ کی آنکھوں جیسی ہیں اور مجنوں اسی خیال سے اس پر فریفتہ ہو جاتا ہے۔ تو عاشق جو سورج کی پرستش کرتا ہے تو اس وجہ سے کہ اس میں اس کے محبوب کے چہرے جیسی چمک دمک ہے۔

با وجود تو دم از جلوہ گری نتواں زد در گلستانِ تو طاؤس بہ عنقا ماند

لغت : باوجود تو: تیرے ہوتے ہوئے -- دم نتواں زد: دعویٰ نہیں کیا جا سکتا -- طاؤس: مور -- عنقا: ایک فرضی پرندہ جس کا کوئی وجود نہیں، ناپید --

ترجمہ : تیرے ہوتے ہوئے کوئی اور اپنے حسن کی جلوہ گری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ تیرے گلستان میں مور، عنقا کی مانند ہے، یعنی نہیں ہے۔ مور ایک خوبصورت پرندہ ہے لیکن محبوب کے حسن کے مقابلے میں اس کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔

شکوہ دوست ز دشمن نتوانم پوشید گر غم ہجر چنیں حوصلہ فرسا ماند

لغت : نتوانم پوشید: میں چھپا نہیں سکتا -- حوصلہ فرسا: حوصلہ گھٹانے والا، بے صبر کر دینے والا --

ترجمہ : اگر غم ہجر اسی طور حوصلہ فرما رہا تو پھر میں دوست (کی بیوفائی) کا شکوہ دشمن سے بھی نہ چھپا سکوں گا۔ یعنی میری قوت ضبط جواب دے جائے گی اور میں دشمن سے بھی شکوہ دوست کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔

ساز آوازہ بدنامی رہزن شدن است آہ از آں خستہ کہ از پویہ برہ وا ماند

لغت : رہزن: لٹیرا -- خستہ: تھکا ہارا -- برہ واماند: راستے میں (تھک کر) رہ جائے -- پویہ: چلنا --

ترجمہ : افسوس ہے اس تھکے ہارے مسافر پر جو راستے میں چلنے سے رہ جائے (تھک کر راستے ہی میں بیٹھ جائے) اس لئے کہ اس کی یہ حالت لٹیرے کی بدنامی کے شہرہ کا ساز بنے گی، یعنی اس کی بدنامی کا چرچا ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے مسافر کا لوٹنا رہزن کے لئے بے حد آسان ہے اور یہ اس کی بدنامی ہے۔

بندہ اے را کہ بہ فرمان خدا راہ رود نہ گذارند کہ در بند زلیخا ماند

لغت : بہ فرمان خدا: خدا کے حکم کے مطابق -- راہ رود: چلتا یعنی فرمان پر عمل کرتا ہے -- نہ گذارند: نہیں چھوڑتے یعنی اسے (پھنسنے) نہیں دیتے۔ قضا و قدر اسے پھنسنے سے بچاتا ہے --

ترجمہ : جو انسان اللہ کے فرمان پر چلتا ہے یعنی اس کے مطابق عمل کرتا ہے اسے قضاوقدر (خدا) زلیخا کی قید میں نہیں پھنسنے دیتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق قرآنی تلمیح ہے۔ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام تابع فرمان خداوندی تھے اس لئے زلیخا کی قید میں رہتے ہوئے بھی یا اس کے غلام ہوتے ہوئے بھی آزاد تھے۔

مہ بہ باغ از افق سرو شبے کرد طلوع سرو، گفتند بدان ماہ سراپا ماند

لغت : افق سرو: سرو کے پیچھے سے-- ماہ سراپا: چاند کے سے سراپا والا یعنی محبوب-- سراپا: سرتاپا--

ترجمہ : ایک رات چاند سرو کی پچھلی جانب سے طلوع ہوا تو سب نے کہا کہ یہ سرو تو سراپا اس ماہ کی مانند ہے۔ محبوب کے قد کو سرو سے تشبیہ دی جاتی ہے اور اس کے حسن کی چمک دمک کو چاند سے۔ چاند کی روشنی سرو پر پڑی تو دیکھنے والوں نے اسے محبوب قرار دے دیا۔

بعد صد شکوہ بہ یک عذر تسلی نہ شوم کایں چنیں مہر ز سردی بہ مدارا ماند

ترجمہ : میں نے سیکڑوں شکوے کئے ہیں، ان کے جواب میں ایک معذرت سے میری تسلی ممکن نہیں، کیونکہ اس قسم کی محبت اپنی سرد مہری کی بنا پر محض ظاہری مدارات (صلح صفائی) ہے۔

در بغل دشنہ نہاں ساختہ غالب امروز مگذارید کہ ماتم زدہ تنہا ماند

ترجمہ : غالب نے آج اپنی بغل میں خنجر چھپا رکھا ہے۔ آج اس ماتم زدہ یعنی غم زدہ (غالب) کو تنہا نہ رہنے دینا۔ یعنی ڈر ہے کہ اکیلا رہا تو غم کے ہاتھوں کہیں خود کو ہلاک نہ کر ڈالے۔

غزل #28

در کلبہ ما از جگر سوختہ بو برد باما گلہ سنجید و شماتت بہ عدو برد

لغت : کلبہ: جھونپڑی-- گلہ سنجید: گلہ شکوہ کیا-- شماتت: کسی کی بدحالی پر خوش ہونا--

ترجمہ : محبوب کو ہماری جھونپڑی (غریب خانے) سے ہمارے جلے ہوئے جگر کی بو آئی تو اس نے اس ضمن میں ہم سے تو گلہ کیا (کہ ایسا کیوں ہوا، نہ ہونا چاہئے تھا) جبکہ رقیب کے پاس جا کر اظہار مسرت کیا۔ دوسرے لفظوں میں یہ محبوب کی ستم ظریفی بھی ہے اور منافقت بھی۔

خواہم کہ برد نالہ غبارم ز دل دوست چوں گریہ تن زار مرا زاں سر کو برد

لغت : برد: لے جائے، نکال دے-- غبازم: میرا غبار، میری کدورت--

ترجمہ : چونکہ میری گریہ وزاری کے سبب آنسوؤں کا سیلاب میرے نحیف جسم کو بہا کر اس کے کوچے سے باہر لے گیا، اس لئے میں اب چاہتا ہوں کہ میرا نالہ و فریاد محبوب تک پہنچ کر اس کے دل سے، میرے بارے میں کدورت کو دھو ڈالے۔ یعنی اس کے آگے رو کر اپنا حال زار سنانے سے تو اس کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوا، اب فریاد کر کے بھی دیکھ لیتے ہیں کہ شاید اس فریاد ہی سے اس کا دل نرم پڑ جائے۔

ہمرہ رودش کوثر و حوراں کہ دم مرگ ذوق مے ناب و ہوس روے نکو برد

لغت : ہمرہ رودش: اس کے ساتھ چلتی ہیں-- روے نکو: حسین چہرہ--

ترجمہ : جو شخص مرتے وقت خالص شراب کا ذوق اور حسین چہرے کی ہوس لے کر اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے، کوثر اور حوریں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ یعنی مے ناب اور روے نکو میں بہشت کی سی کیفیت ہے مے ناب گویا کوثر اور روے نکو، حور ہے۔

بستند رہ جرعہ آبے بہ سکندر دریوزہ گر میکدہ صہبا بہ کدو برد

لغت : جرعہ آبے: پانی کا ایک گھونٹ-- دریوزہ گر: بھیک مانگنے والا، بھکاری--

ترجمہ : سکندر (یونانی) پر تو پانی کے ایک گھونٹ کا راستہ بند کر دیا گیا جبکہ میکدے کا بھکاری اپنا کدو یا کشکول شراب سے بھر کر لے گیا۔ (سکندر خضر کے ساتھ آب حیات کی تلاش میں گیا تھا لیکن خضر نے وہ پی لیا اور سکندر محروم رہا)۔ میکدے کا فقیر شراب جیسی نایاب چیز کا تونبا، بھر کر لے گیا۔ مطلب یہ کہ بادشاہوں کو وہ دولت نصیب نہیں جو خانقاہ کے ادنیٰ گداؤں کو نصیب ہے"۔

دی رند بہ ہنگامہ مخجل کرد عسس را مے خورد و ہم از میکدہ آبے بہ سبو برد

لغت : مخجل کرد: شرمندہ کر دیا-- عسس: کوتوال، تھانیدار-- سبو: پیالہ--

ترجمہ : کل ایک رند نے ہنگامہ کر کے (یعنی میخواروں کے شور شرابے نے) کوتوال کو شرمندہ کر دیا۔ اس لئے کہ اس (کوتوال) نے شراب پی لی اور جاتی دفعہ پیالے میں پانی لے کر گیا۔ کوتوال کا فرض ہوتا تھا کہ وہ میخواروں کی سرزنش کرے، ان کی پکڑ دھکڑ کرے، لیکن کوتوال اپنا یہ فرض بھول کر خود میخواروں کے شور شرابے میں محو ہو گیا اور اس نے اتنی شراب پی لی جو اس کی شرمندگی کا باعث بنی۔ جاتے وقت اس کا پانی لے جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یا تو نشے میں اس نے پانی کو شراب سمجھ لیا یا پھر شرمندگی کے باعث اسے مزید شراب مانگنے کا حوصلہ نہ ہوا۔

بر ما غم تیمار دل زار سرآمد دیوانہ ما را صنم سلسلہ مو برد

لغت : تیمار: کسی مریض کی دیکھ بھال اور احوال پرسی-- سرآمد: ختم ہو گیا-- سلسلہ مو: گھنگھریالی زلفوں والا، محبوب--

ترجمہ : ہم پر اب اپنے دل زار کی تیمار داری کا غم یا فریضہ ختم ہو گیا ہے۔ ہمارے دیوانے، یعنی دل دیوانہ کو گھنگھریالی زلفوں والا محبوب اسیر کر کے لے گیا ہے۔ سلسلہ زنجیر کو کہتے ہیں۔ اس حوالے سے زلفوں کے پیچ و خم کے لئے سلسلہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہمارا دل اس کی زلفوں کا اسیر ہو گیا ہے۔

ما را نہ بود ہستی و او را نہ بود صبر دستے کہ زماشت بہ خون کہ فرو برد

لغت : ہستی: وجود، جان، مراد طاقت یا سکت-- دست شت: ہاتھ دھویا، دست بردار ہوا-- بہ خون کہ: کس کے خون میں-- فرو برد: ڈال دیا--

ترجمہ : ہم میں اب (جور و ستم برداشت کرنے کی ہمت و طاقت نہیں رہی اور اس میں صبر نہیں ہے (یعنی محبوب ظلم و ستم کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا)۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ ہم سے دست بردار ہو کر (ہمیں چھوڑ کر) اب کس کے خون میں ہاتھ ڈالے ہوئے ہے یعنی کس کے خون کا پیاسا ہے۔ یہ صورت حال عاشق کے لئے باعث رشک ہے کہ محبوب کسی اور کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔

دلدار تو ہم چوں تو فریبندہ نگارے ست در حلقہ وفا یک دلم آورد و دو رو برد

لغت : چوں تو: تیری طرح-- فریبندہ نگارے: ایک فریب دینے والا یا دلفریب معشوق-- حلقہ: محفل، بزم--

ترجمہ : (اے محبوب) تیرا دلدار بھی تیری طرح ایک دلفریب معشوق ہے۔ مجھے جب وفا تیری بزم میں لائی تو میرا دل ایک تھا اور اب کہ واپس جا رہا ہوں تو میں دو رو ہوں یعنی میری توجہ دو طرف ہے، ایک تیری طرف اور دوسری تیرے دلدار کی طرف جس نے مجھے بھی اپنی محبت کے جال میں اسیر کر لیا ہے۔

یک گریہ پس از ضبط دو صد گریہ رضا دہ تا تلخی آں زہر توانم ز گلو بُرد

لغت : رضادہ: اجازت دے--

ترجمہ : میں نے دو سو مرتبہ (یعنی کئی مرتبہ) گریہ وزاری کو ضبط کیا ہے، اب اس کے بعد ایک مرتبہ تو رونے کی اجازت دے دے تاکہ اس زہر کی تلخی (ضبط گریہ) میں گلے سے نکال سکوں- یعنی رونے سے یہ تلخی زہر ختم ہو جائے-

نازد بہ نکویاں ز گرفتاری غالب گوئی بہ گرو برد دلے را کہ ازو بود

لغت : بہ نکویاں: حسینوں میں-- گرو: گروی، رہن--

ترجمہ : وہ محبوب، غالب کی، اس کی محبت میں گرفتاری پر حسینوں کی محفل میں ناز کرتا ہے، گویا وہ دل (یعنی عاشق کا دل) جو اسی کا تھا (اسی کی ملکیت تھا) اس نے خرید رکھا تھا- یعنی جب غالب کا دل ہی اس کا تھا تو پھر غالب کی اس سے محبت پر ناز کرنے کا کیا تک تھا-

---

غزل #29

ناداں صنم من روش کار نداند بر ہر کہ کند رحم سر از بار نداند

لغت : ناداں: مراد بھولا بھالا، سیدھا سادا-- روش کار: کام کا طریقہ یا سلیقہ-- سر از بار نداند: سر اور بوجھ میں فرق نہیں کر سکتا--

ترجمہ : میرے سیدھے سادے بھولے بھالے محبوب کو کام کا سلیقہ نہیں آتا- وہ جس کسی پر رحم کرتا ہے اس کے سر اور سر کے بوجھ میں فرق نہیں کر سکتا- یعنی محبوب کسی پر رحم کرتے ہوئے اس کے سر کا بوجھ ہلکا کرنے کی بجائے اس کا سر ہی اتار دیتا ہے- گویا اس طرح وہ سمجھتا ہے کہ اس نے اس شخص کے سر کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے-

بے دشنہ و خنجر نبود معتقد زخم دلہاے عزیزاں بہ غم افگار نداند

لغت : دشنہ: چھری، خنجر-- معتقد: اعتقاد کرنے والا، قائل-- عزیزاں: عزیز کی جمع بمعنی پیارے مراد محبوب کے چاہنے والے-- افگار: زخمی--

ترجمہ : محبوب صرف دشنہ و خنجر ہی کے لگائے ہوئے زخموں کا قائل ہے اور کسی دوسرے زخم کا معتقد نہیں، جب کہ اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں موجود غم کے زخم کے بارے میں لاعلم ہے یا یہ کہ ان زخموں کو وہ زخم ہی ماننے کو تیار نہیں-

برتشنہ لب بادیہ سوزد دلش از مہر اندوہ جگر تشنۂ دیدار نداند

لغت : تشنہ لب بادیہ: بیاباں میں چلنے والا پیاسا-- جگر تشنہ دیدار: دیدار کا بے حد پیاسا--

ترجمہ : بیابان کے پیاسے راہی پر تو، محبت کے باعث، اس کا دل، جلتا ہے جبکہ دوسری طرف اسے دیدار کے پیاسے یعنی عاشق کے غم واندوہ کا پتا نہیں- یعنی دور والوں اور معمولی تکلیف والوں کے لئے تو اس کے دل میں بڑی محبت یا جذبہ ہمدردی ہے اور عاشق کے درد غم سے، جو اس کے دیدار کی خاطر نڈھال ہو رہا ہے، وہ بالکل لاتعلق ہے-

گویم سخن از رنج و بہ راحت کندش طرح روز سیہ از سایۂ دیوار نداند

لغت : راحت کندش طرح: اسے راحت سمجھ لیتا ہے--

ترجمہ : میں اس سے اپنے دکھ درد کی بات کرتا ہوں لیکن وہ اسے راحت سمجھ لیتا ہے، گویا اسے تاریک دن اور سایہ دیوار میں فرق کرنا نہیں آتا- تاریک دن سے مراد رنج و غم اور سایہ دیوار سے مراد راحت ہے-

دل را بہ غم آتش کدہ راز نہ سنجد دم را بہ تف نالہ شرر بار نداند

لغت : نہ سنجد: نہیں تولتا یعنی اندازہ نہیں کرتا-- تف نالہ: فریاد کی گرمی-- شرربار: چنگاریاں برسانے والا--

ترجمہ : وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ (عاشق کا) دل غم کے ہاتھوں آتشکدہ راز بن جاتا ہے جبکہ اس (عاشق) کی فریاد کی گرمی سے اس (عاشق) کے سانس کے شرربار بن جانے کا بھی اسے کوئی علم نہیں ہوتا- یہ محبوب کی عاشق سے بے حد بے اعتنائی اور بے نیازی کی دلیل ہے-

عنوان ہوا داری احباب نہ بیند پایان ہوسناکی اغیار نداند

لغت : عنوان ہواداری: خیرخواہی کی پہچان-- پایان: انجام-- احباب: احب یا حبیب کی جمع، دوست، مخلص دوست-- اغیار: غیر کی جمع، دوسرے لوگ، رقیب--

ترجمہ : اسے نہ تو اپنے مخلص دوستوں کی پہچان ہے اور نہ وہ رقیبوں کی ہوسناکی کے انجام سے آگاہ ہے- ظاہر ہے مخلص عاشق کا عشق ہوس سے خالی ہوتا ہے جبکہ رقیب کا مقصد صرف اپنی ہوس پوری کرنا ہوتا ہے اور جس کا انجام اچھا نہیں ہوتا-

دشوار بود مردن و دشوار تر از مرگ آنست کہ من میرم و دشوار نداند

ترجمہ : اگرچہ مرنا دشوار ہے لیکن موت سے بھی زیادہ دشوار یہ بات ہے کہ میں مرجاؤں اور وہ اسے دشوار نہ سمجھے- عاشق محبوب کی خاطر موت کو گلے لگالیتا ہے یہ بہت دشوار کام ہے لیکن محبوب ایسا ستم ظریف ہے کہ اس کے نزدیک یہ کوئی دشوار کام نہیں-

دانم کہ نہ دانست و نہ دانم کہ غم من خود کمتر از آن است کہ بسیار نداند

ترجمہ : میں جانتا ہوں کہ اسے (محبوب کو) میرے غم کی خبر نہیں لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں کہ میرا غم ابھی اس مرحلے میں نہیں آیا جس میں اس (غم) کے مزید بڑھنے کی توقع ہوتی ہے-

از ناکسی خویش چہ مقدار عزیزم در عربدہ خوارم کند و خوار نداند

لغت : ناکسی: گھٹیاپن، حقیر ہونا-- عزیزم: میں عزت والا ہوں-- عربدہ: لڑائی، کشمکش--

ترجمہ : میں اپنی ناکسی کی وجہ سے کس قدر عزت والا ہوں کہ وہ (محبوب) مجھے کشمکش محبت میں ذلیل و خوار کرتا ہے لیکن پھر بھی مجھے ذلیل و خوار نہیں سمجھتا- ممکن ہے اس کی یہ وجہ ہو کہ وہ مجھے دلی طور پر عزیز سمجھتا ہے-

گردم سر آوازہ آزادگی خویش صدرہ نہدم بند و گرفتار نداند

لغت : آوازہ: شہرت-- آزادگی: آزادہ روی-- صدرہ: سو مرتبہ-- نہدم بند: وہ مجھے اسیر کرتا ہے-- گردم سر: میں قربان جاؤں--

ترجمہ : میں اپنی آزادہ روی کی شہرت پر قربان جاؤں کہ محبوب مجھے سو مرتبہ یا سو طرح سے اپنا اسیر کرتا ہے اور پھر بھی مجھے اسیر نہیں سمجھتا- یعنی محبوب، عاشق کو اپنے دام محبت میں پھنسانے کے لئے جو بھی طریقہ یا انداز اختیار کرتا ہے عاشق کے لئے اس میں بڑی دلکشی ہے اسی لئے عاشق اپنی آزادہ روی پر قربان جانے کو تیار ہے-

فصلے ز دل آشوبی درماں بسرائید تاچند بخود پیچم و غمخوار نداند

لغت : فصلے: کوئی باب، کوئی فصل-- دل آشوبی درماں: علاج سے دل کو پریشانی لاحق ہونا-- بخود پیچم: اپنے آپ میں کڑھتا رہوں، پیچ و تاب کھاتا رہوں-- تاچند: کب تک-- بسرائید: پڑھو، گاؤ--

ترجمہ : درماں سے دل کو جو پریشانی لاحق ہوتی ہے اس کا ہی تھوڑا سا ذکر کرو (فصل، پوری کتاب کا ایک باب یعنی کچھ حصہ) اس لئے کہ میں کب تک اپنے آپ میں کڑھتا رہوں گا اور میرا غم خوار میری اس حالت سے بے خبر رہے گا- شاید اس ذکر ہی سے میرے دل کو کچھ سکون

میسر آجائے کہ میرے اس درد و غم کا علاج ممکن نہیں۔

پیمانہ بر آں رند حرام است کہ غالب در بیخودی اندازۂ گفتار نداند

ترجمہ : اے غالب! اس رند پر جام شراب حرام ہے جسے مستی کے عالم میں اپنی گفتار کا اندازہ نہ ہو سکے۔ یعنی اس حالت میں اسے آداب گفتگو یاد نہ رہیں اور یاوہ گوئی پر اتر آئے۔

غزل #30

خوشاکہ گنبد چرخ کہن فرو ریزد اگرچہ خود ہمہ بر فرق من فرو ریزد

لغت : خوشا: اچھی بات ہے-- گنبد چرخ کہن: پرانے پہیے کا گنبد، مراد آسمان--

ترجمہ : بڑی خوشی کی بات ہو گی اگر گنبد چرخ کہن گر پڑے، اور بیشک وہ سارا میرے ہی سر پر آپڑے۔ انسان کے مقدر کو گردش آسمان سے وابستہ کیا گیا ہے اور یہ گردش کسی کی بھلائی اور خوش بختی کا سامان کم ہی یا کچھ بھی نہیں کرتی۔ اسی لئے شاعر آسمان کے گرنے کی تمنا کا اظہار کرتا ہے۔

بریدہ ام رہ دورے کہ گر بیفشانم بجائے گرد، رواں از بدن فرو ریزد

لغت : بریدہ ام: میں نے طے کیا ہے-- رہ دورے: اتنی طویل راہ، بہت لمبا راستہ-- بیفشانم: میں جھاڑوں--

ترجمہ : میں نے اس قدر طویل اور لمبا راستہ طے کیا ہے کہ اگر میں اپنے بدن کو جھاڑوں تو اس سے گرد کی بجائے جان جھڑ جائے۔ بقول حالی۔ "یہ تمثیل ہے اس محنت و مشقت کی جو فکر شعر اور تکمیل فن سخن میں قائل نے کی ہے"۔

ز جوش شکوہ بیداد دوست می ترسم مباد مہر سکوت از دہن فرو ریزد

لغت : می ترسم: میں ڈرتا ہوں-- مباد: خدا نہ کرے-- مہر سکوت: خاموشی کی مہر--

ترجمہ : میں محبوب کے جور و ستم کے شکوے سے اس حد تک پر ہوں کہ ڈرتا ہوں کہیں خاموشی کی مہر منہ سے نہ گر جائے۔ یعنی میرے لئے اس شکوے کو ضبط کرنا مشکل ہے اور ڈر ہے کہ منہ سے یہ شکوہ نہ نکل جائے اور یوں میری خاموشی ختم ہو جائے۔

دہد بہ مجلسیاں بادہ و بہ نوبت من بہ من نماید و در انجمن فرو ریزد

ترجمہ : اہل محفل کو تو وہ (محبوب) شراب دیتا ہے اور جب میری باری آتی ہے تو وہ مجھے دکھا کر شراب نیچے گرا دیتا ہے۔ محبوب کی ستم ظریفی کی بات کی ہے۔

مرا چہ قدر بہ کوئے کہ نازنیناں را غبار بادیہ از پیرہن فرو ریزد

لغت : بہ کوئے کہ: اس کوچے میں جہاں-- بادیہ: صحرا، بیابان، جنگل--

ترجمہ : اس کوچے میں میری کیا قدر ہو گی جہاں نازنینوں کے لباس سے بیاباں کا گرد و غبار جھڑ جاتا ہے۔ غالباً یہ کہنا مقصود ہے کہ میں تو اس گرد و غبار سے کم حیثیت کا ہوں پھر میری وہاں کیا قدر ہو گی۔

ز خار خار چنیں کس چہ نالی کہ خسک بہ رخت خواب گل و یاسمن فرو ریزد

لغت : نالے: کوئی شکایت-- خسک: کانٹا-- رخت خواب: بستر--

ترجمہ : ایسے (محبوب) کی خصلت کی چبھن کا کیا شکوہ جو گل و یاسمن کے بستر میں کانٹے گرائے یعنی چبھوئے۔ گویا حسین اور نازک اندام محبوب کے ظلم و بیداد میں بھی بڑا لطف ہے۔

ترا کہ عالم نازی بہ غمزہ بستاید کسے کہ گل بہ کنار چمن فرو ریزد

لغت : عالم نازی: تو جو ناز و ادا کی دنیا ہے یا مجموعہ ہے-- غمزہ: ناز نخرا، آنکھ کا اشارہ-- بستاید: تعریف کرے--

ترجمہ : تو جو عالم ناز ہے، تیرے ناز و ادا کی وہی تعریف کرے گا جو چمن میں پھول گراتا ہے۔ غالباً مراد یہ ہے کہ جو صحیح معنوں میں حسن شناس اور ادا شناس ہے وہی تیرے ناز و ادا سے متاثر ہو کر تیری تعریف کرے گا۔

مکن بہ پرسشم از شکوہ منع کایں خونیست کہ خود ز زخم دم دوختن فرو ریزد

لغت : بہ پرسشم: میری احوال پرسی کرکے-- کایں: کہ ایں، کہ یہ-- دوختن: سینا--

ترجمہ : تو میری احوال پرسی کر کے مجھے شکوہ گلہ کرنے سے مت منع کر کیونکہ یہ وہ خون ہے جو زخم کو سیتے وقت زخم سے خود بہ جاتا ہے۔ احوال پرسی گویا زخم کا سینا ہے اور شکوہ گویا خون کا بہنا ہے۔ یعنی عاشق کے منہ سے شکوہ خود بخود نکل جاتا ہے۔

بہ من بساز و بداں غمزہ مے بہ جام مریز کہ ہوشم از سر و تابم ز تن فرو ریزد

لغت : بساز: موافقت کر-- غمزہ: آنکھوں کا اشارہ، مراد نشہ لانے والی نظریں-- مریز: مت ڈال، مت انڈیل--

ترجمہ : تو میرے ساتھ موافقت کر، صلح و آشتی سے کام لے اور اپنے اس غمزہ سے جام میں شراب نہ ڈال یعنی اپنی مست اور نشہ آور نظریں مجھ پر نہ ڈال، اس لئے کہ اس سے، میرے سر سے ہوش جاتا رہتا ہے اور بدن میں تاب و تواں نہیں رہتی۔ بقول میر ممنون!

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کئے

بہ ذوق بادہ زبس آب در دہن گردد مے نہ خوردہ مرا از دہن فرو ریزد

لغت : زبس: از بس بہت زیادہ-- آب در دہن گردد: منہ میں پانی پھرنے لگتا ہے، یعنی منہ میں پانی بھر آتا ہے-- مے نخوردہ: جو شراب ابھی پی نہ گئی ہو--

ترجمہ : شراب کے ذوق میں یا شراب کی لذت کو یاد کر کے میرے منہ میں اس قدر پانی بھر آتا ہے کہ لگتا ہے میرے منہ سے وہ شراب گر رہی ہے جو ابھی میں نے نہیں پی۔ شراب سے اپنی بے حد دلچسپی کا ذکر کیا ہے۔

بترس از آنکہ بہ محشر ز طرہ طرار دل شکستہ ام از ہر شکن فرو ریزد

لغت : بترس: ڈر-- طرہ طرار: گھنگھریالی زلفیں-- شکن: خم، پیچ--

ترجمہ : اس بات سے ڈر کہ روز محشر تیری گھنگریالی زلفوں کے ہر ہر پیچ و خم سے میرے ٹوٹے ہوئے دل کا ایک ایک ٹکڑا گرے گا۔ یعنی جب روز محشر محبوب کی زلفوں کے پیچ و خم ہو جائیں گے اور اس کے نتیجے میں اٹکے ہوئے دل گر پڑیں گے تو محبوب پر اس وجہ سے گرفت ہو گی اور اسے جواب اور حساب دینا پڑے گا۔

رواست غالب اگر در قبالش گویی کہ از لبش ز روانی سخن فرو ریزد

لغت : در قبالش: اس کے بولتے ہوئے موتی-- رواست: رواست، جائز ہے، درست ہے--

ترجمہ : اے غالب! محبوب کے ہونٹوں سے، گفتگو کے موقع پر، جس روانی سے باتیں نکلتی ہیں تو اگر انہیں بولتے ہوئے موتی کہے تو بجا ہو

گا- محبوب کی باتوں کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے-

غزل #31

اگر بہ دل نہ خلد ہر چہ ازنظر گذرد　　زہے روانی عمرے کہ درسفر گذرد

لغت : نہ خلد: نہ چبھے مراد بھائے-- ازنظر گذرد: نظر سے گذرتا ہے، نظروں میں آتا ہے، دکھائی دیتا ہے-- زہے: خوب--

ترجمہ : مولانا حالی کے مطابق- عمر کا سفر میں گذرنا نہایت عمدہ ہے- بشرطیکہ جو کچھ نظر سے گذرے، اس پر انسان فریفتہ نہ ہو جایا کرے-

بہ وصل لطف بہ اندازہ تحمل کن　　کہ مرگ تشنہ بود آب چون زسر گذرد

لغت : لطف: مہربانی-- تحمل: قوت برداشت--

ترجمہ : وصل کے موقع پر مہربانی اتنی ہی کر جتنی برداشت کر سکوں کیونکہ پیاسے کے لئے وہ پانی موت کا باعث بن جاتا ہے جو سر سے گذر جائے- یعنی اگر زیادہ مہربانی کی تو اس کے نتیجے میں زیادہ ہونے والی خوشی موت کا باعث بن جائے گی- دوسرے مصرعے میں مثال سے بات واضح کی ہے- گویا اس میں صنعت تمثیل ہے-

ہلاک نالہ خویشم کہ در دل شبہا　　دود بہ عربدہ چنداں کہ از اثر گذرد

لغت : دود: دوڑتا ہے-- بہ عربدہ: لڑنے کے لئے، الجھنے کے لئے-- در دل شبہا: آدھی آدھی رات کے وقت--

ترجمہ : میں اپنے ہی نالہ و فریاد کا مارا ہوا ہوں جو آدھی آدھی رات کے وقت مجھ سے الجھنے کے لئے اس تیزی سے دوڑتا ہے کہ اس کا اثر جاتا رہتا ہے- نالے کا آدھی رات کے وقت عاشق سے الجھنا گویا نالے کی بے اثری ہے اور یہی بے اثری نالہ و فریاد کرنے والے یا عاشق کو لے ڈوبتی ہے-

ازیں اوریب نگاہاں حذر کہ ناوک شاں　　بہ ہر دلے کہ رسد راست از جگر گذرد

لغت : اوریب نگاہاں یا اریب نگاہاں: ترچھی نظروں والے، حسین-- حذر: بچ، ڈر-- راست: سیدھا--

ترجمہ : ان ترچھی نظروں والے حسینوں سے بچ یا ڈر کیونکہ ان کا تیر جس دل پر بھی پڑتا ہے سیدھا جگر کے پار ہو جاتا ہے- ان نگاہوں میں اتنی دلکشی ہے کہ دیکھنے والا بے حد فریفتہ ہو جاتا ہے- یا بقول میر ممنون!

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز　　کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہمیں تباہ کئے

سوداؔ کا اس سے ملتا جلتا یہ شعر ہے:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں　　تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

نفس ز آبلہ ہائے دلم بر آرد سر　　چنانکہ رشتہ در آمودن ازگہر گذرد

لغت : آبلہ: چھالا-- بر آرد سر: سر نکالتا ہے، ابھرتا ہے-- چنانکہ: جس طرح-- رشتہ: دھاگا-- آمودن: پرونا--

ترجمہ : میرا سانس میرے دل کے چھالوں سے یوں سر نکالتا ہے (ابھرتا ہے) جیسے موتی پروتے وقت دھاگا موتیوں میں سے گذرتا ہے- یا باہر آتا ہے- چھالے کو موتی سے تشبیہ دی- یہ بھی صنعت تمثیل کا شعر ہے-

حریف شوخی اجزاے نالہ نیست شرر کہ آں بروں جہد و ایں ز خارہ درگذرد

لغت : حریف: مقابل، مدمقابل-- بروں جہد: باہر نکلتا ہے-- خارہ: سخت، پتھر-- ایں: یعنی نالہ--

ترجمہ : شرر ہمارے نالہ کے اجزا کی تیزی کا حریف نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ تو (شرر) پتھر سے ابھر کر باہر آتا ہے (پتھر کو رگڑ لگے تو چنگاریاں نکلتی ہیں) جبکہ ہمارا نالہ سخت پتھر میں سوراخ کر کے گذر جاتا ہے- اپنے نالے کی انتہائی تیزی کی عکاسی کی ہے- بڑی شدت کی فریاد ہے-

کند خدنگ تو قطع خصومت من وغیر مرا خود از دل و اوراہم ازنظر گذرد

لغت : خدنگ: تیر، مراد نگاہ کا تیر-- خصومت: دشمنی-- کند قطع: کاٹ دیتا یا ختم کر دیتا ہے--

ترجمہ : تیری نگاہ کا تیر میری اور رقیب کی باہمی دشمنی ختم کر دیتا ہے، وہ اس طرح کہ یہ تیر جہاں میرے دل کے پار ہو جاتا ہے وہاں اس (رقیب) کی نظر سے گذر جاتا ہے- یعنی عاشق تو ان نگاہوں پر نثار ہو جاتا ہے جبکہ رقیب ان کا کوئی اثر نہیں لیتا، نظر سے گذرنا یعنی کوئی چیز سامنے سے گذرتے ہوئے نظر آئی اور آگے نکل گئی-

زشعلہ خیزی دل برمزار ماچہ عجب کہ برق، مرغ ہوا را ز بال وپر گذرد

لغت : شعلہ خیزی: شعلے اٹھنا--

ترجمہ : ہمارے دل سے جو شعلے اٹھ رہے ہیں، ان کی بنا پر (کہ وہ مزار پر نظر آ رہے ہیں) کوئی تعجب کی بات نہ ہو گی اگر بجلی (یعنی ان شعلوں کی بجلی) ہوا کے پرندے کے بال وپر سے گذر جائے- مرغ ہوا سے مراد خود ہوا ہے- یعنی ان شعلوں میں اتنی تیزی ہے کہ ان سے ہوا بھی جل جائے-

شکست مابہ عدم نیز ہم چناں پیدا ست بہ صورت سر زلفے کہ از کمر گذرد

لغت : عدم: نیستی،-- ہم چناں: اسی طرح-- پیداست: ظاہر ہے-- شکست: ٹوٹ پھوٹ، شکستگی--

ترجمہ : عدم میں بھی ہماری شکستگی اسی طرح نمایاں ہے جس طرح محبوب کی زلف اس کی کمر (جس کا وجود نہیں ہے، یعنی نہایت پتلی کمر) میں سے گذر جائے اور اس (زلف) کا گھنگھریالہ پن بدستور برقرار رہے- محبوب کی پتلی کمر پر ہر شاعر نے اپنے رنگ میں بات کی ہے- مثلاً ایک شاعر کہتا ہے-

میاں سنتے نہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے کس طرف کو ہے، کدھر ہے

خوشا گلے کہ بہ فرق بلند بالائیست دمد زشاخ و ازیں سبز کاخ برگذرد

لغت : فرق: سر-- خوشا: خوب ہے، خوش قسمت ہے-- بلند بالا: بہت اونچا، مراد محبوب کا اونچا قد-- دمد: پھوٹتا ہے-- سبز کاخ: سبز محل، مراد آسمان--

ترجمہ : وہ پھول کس قدر خوش قسمت ہے جو بلند وبالا محبوب (سرو قد محبوب) کے سر پر اگا ہوا ہے، اس لئے کہ وہ شاخ سے پھوٹا اور اب اس صورت میں وہ آسمان سے بھی آگے نکل گیا ہے- محبوب کے لمبے قد کی انتہائی دلکشی کی بنا پر اس کے سر پر ٹکے ہوئے پھول کو خوش بخت کہا ہے-

دماغ محرمی دل رساندن آساں نیست چہا کہ برسر خارا زشیشہ گر گذرد

لغت : دماغ، رساندن: بہت خوش ہونا-- محرمی دل: دل کا عرفان، معرفت-- خارا: سخت پتھر-- چہا: کیا کیا کچھ، کس قدر-- شیشہ گر:

شیشہ بنانے والا--

ترجمہ : دل کے عرفان کی بے حد مسرت ولذت کا سامان کرنا کوئی آسان کام نہیں- دیکھ لو کہ شیشہ گر کے ہاتھوں سخت پتھر پر کیا کیا کچھ گذرتی ہے- یعنی پتھر کو پگھلا کر شیشہ بناتے ہیں- کئی مرتبہ اسے پگھلانے کے بعد وہ صحیح شیشہ بنتا ہے، گویا اس عرفان ومعرفت کے لئے انسان کو بڑے کٹھن مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں-

حریف منت احباب نیستم غالب خوشم کہ کار من از سعی چارہ گر گذرد

لغت : منت: احسان-- چارہ گر: علاج کرنے والا-- حریف: مقابل، مراد برداشت کرنے والا--

ترجمہ : اے غالب! مجھ میں دوستوں کے احسان اٹھانے کی ہمت نہیں- میں اس بات پر خوش ہوں کہ میرا معاملہ اب کسی چارہ گر کی کوشش سے بے نیاز ہو گیا ہے- خود بقول غالب:

درد منت کش دوا نہ ہوا میں نہ اچھا ہوا، برا نہ ہوا

غزل #32

شوخی چشم حبیب فتنۂ ایام شد قسمت بخت رقیب گردش صد جام شد

لغت : فتنۂ ایام: زمانے کا فتنہ-- گردش صد جام: سو جاموں کی گردش، جاموں کی مسلسل گردش--

ترجمہ : محبوب کی شوخ نگاہی دنیا والوں یعنی ہر شخص کے لئے فتنے پیدا کر رہی ہے (جس پر اسکی شوخ نگاہ پڑتی ہے وہ تڑپ اٹھتا ہے)- چنانچہ رقیب کے نصیب کی حالت اس بزم رنداں کی سی ہے جس میں سو جام گردش میں ہوں اور یوں اس بزم میں ایک ہنگامہ برپا ہو- یعنی رقیب محبوب کی نظروں کا دلدادہ ہے، محبوب کی یہ شوخ نگاہی ہر کسی کو متاثر کر رہی ہے گویا ہنگامہ برپا کر رہی ہے- اس صورت میں رقیب کب تک اس کی اس نگاہ کے ساتھ ساتھ گھومے گا اس کے لئے تو یہ سو جاموں کی گردش ہو گئی-

تا تو بہ عزم حرم ناقہ فگندی براہ کعبہ ز فرش سیاہ مردمک احرام شد

لغت : عزم: ارادہ-- حرم: کعبہ-- ناقہ فگندی براہ: تو نے اونٹنی کو چلایا-- مردمک: آنکھ کی پتلی-- مردمک احرام: جس نے آنکھ کی پتلی کا احرام (کعبہ کے طواف کے وقت حاجی جو چادر پہنتے ہیں) پہنا ہو--

ترجمہ : جب تو (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے حرم کے ارادے سے اپنی اونٹنی کو چلایا تو کعبہ نے اپنے سیاہ فرش کو اپنی آنکھوں کی پتلی یعنی آنکھوں کا احرام بنالیا- مراد یہ کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کی طرف گئے تو کعبہ نے آپ کے انتظار، استقبال کی خاطر اپنی آنکھوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرش راہ بنالیا-

پیچ وخم دستگاہ کرد فزوں حرص جاہ ریشہ چو آمد بروں دانہ ما دام شد

لغت : پیچ وخم: جھنجھٹ، الجھن، الجھاؤ-- دستگاہ: سرمایہ، مال ودولت-- حرص جاہ: رتبہ یا عظمت کا لالچ، دولت کا لالچ، ہوس-- ریشہ: جڑ--

ترجمہ : مال ودولت کی الجھنوں نے انسان کی عظمت یا عزت ودولت کی ہوس میں اضافہ ہی کیا ہے- بالکل اسی طرح جس طرح کسی دانے سے جڑیں نکلیں تو وہ پھیل کر گویا جال بن گئیں جس میں ہم پھنس گئے- یعنی انسان جس قدر بھی دولت وثروت یا مقام ومرتبہ کی ہوس میں

گرفتار ہو گا اتنی ہی اس کے لئے الجھنیں اور مصیبتیں پیدا ہوں گی۔

ہست تفاوت بسے ہم ز رطب تا نبیذ لذت دیگر دہد بوسہ چو دشنام شد

لغت : تفاوت: فرق-- رطب: کھجور-- نبیذ: کھجور سے بنائی ہوئی شراب-- دشنام: گالی--

ترجمہ : کھجور اور نبیذ میں باہم بڑا فرق ہے (یعنی کھجور میٹھی ہے جبکہ اسی سے تیار کردہ نبیذ میں کڑواہٹ ہوتی ہے)' اس وقت بوسے کی لذت کچھ اور بڑھ جاتی ہے جب وہ گالی کی صورت میں اس کے ہونٹوں سے نکلتا ہے۔ بوسہ کو رطب سے اور دشنام کو نبیذ سے تشبیہ دی ہے۔ جس طرح نبیذ کڑوی ہے لیکن کیف آور ہے اسی طرح محبوب کی گالی بھی تلخ ہونے کے باوجود عاشق کو عجیب لذت عطا کرتی ہے۔

اے کہ ترا خواستم لب زمکیدن فگار خود لبم اندر طلب خستہ ابرام شد

لغت : خواستم: میں نے چاہا-- مکیدن: چوسنا-- فگار: زخمی-- خستہ ابرام: اصرار کے تھکے ہوئے' اصرار کی وجہ سے زخمی ہونے والے--

ترجمہ : اے محبوب! میں نے تو چاہا تھا کہ میں تیرے ہونٹ اتنے چوسوں کہ وہ زخمی ہو جائیں' لیکن الٹا ہوا یہ کہ میرے اس اصرار کے باعث خود میرے اپنے ہونٹ زخمی ہو گئے۔ یعنی عاشق اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے مسلسل اصرار کرتا رہا لیکن بات نہ بنی' محبوب نہ مانا۔ یہ مسلسل اصرار عاشق کے اپنے ہونٹوں کے زخمی ہونے کا باعث بنا۔

گر ہمہ مہری برو ور ہمہ چشمی بخسپ صبح امید مرا روز سیاہ شام شد

لغت : ہمہ مہری: تو سراپا سورج ہے-- ور: اور اگر-- ہمہ چشمی: تو سراسر آنکھ ہے-- بخسپ: سوجا--

ترجمہ : اگر تو پورے طور پر سورج ہے تو چلا جا اور اگر تو سراپا آنکھ ہے تو سو جا (آنکھ بند کر لے)' اس لئے کہ میری صبح امید کے لئے میرا روز سیاہ (سیاہ بختی) شام بن گیا ہے۔ مراد یہ کہ میں ایک بدقسمت یا سیاہ بخت عاشق ہوں جس کے لئے تیرے حسن کی چمک دمک اور تیری آنکھوں کی کشش سب بے کیف ہیں۔

سادہ دلم در امید خشم تو گیرم بہ مہر بوسہ شود در لبم ہرچہ ز پیغام شد

لغت : سادہ دلم: میں سادہ دل یا بھولا بھالا ہوں-- خشم: غصہ' طیش-- گیرم: میں لیتا ہوں یعنی سمجھتا ہوں-- مہر: محبت--

ترجمہ : میں امیدیں باندھنے یا آرزوئیں تخلیق کرنے میں ایک سادہ دل انسان ہوں' چنانچہ میں تیرے خشم کو بھی تیری محبت ہی سمجھ لیتا ہوں۔ گویا اس طرح تجھ سے کچھ امیدیں وابستہ کرنے لگتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تیری طرف سے جیسا بھی (یعنی غصے کا یا تلخ) پیغام آئے وہ میرے لبوں کو بوسے کا لطف دیتا ہے۔

ہمچو خسے کش شرر چہرہ کشائی کند صورت آغاز ما معنی انجام شد

لغت : خسے: وہ تنکا-- کش: کہ جسے-- چہرہ کشائی کند: ظاہر یا نمایاں کرتا ہے-- صورت: ظاہری چیز-- معنی: حقیقت والی شے' حقیقت جو صورت کی ضد ہے--

ترجمہ : جس طرح چنگاری ایک تنکے کو نمایاں کرتی ہے (تنکا ایک بے حد معمولی شے ہے۔ چنانچہ جب اسے چنگاری دکھائی جائے تو اس کی حیثیت کھل کر سامنے آجاتی ہے)' اسی طرح ہمارے آغاز کی صورت ہمارے انجام کی حقیقت بن گئی۔ گویا انسانی زندگی دیکھنے میں ایک تنکا (بے حیثیت) ہے اور حقیقت میں چنگاری (جو فوراً ختم ہو جاتی ہے) ہے اور یہ دونوں کیفیتیں یا صورتیں بے کار و ہیچ ہیں۔

دیگرم از روزگار شکوہ چہ درخور بود نالہ شرر تاب شد اشک جگر فام شد

لغت : دیگرم: اب مجھے، اب میرے لئے-- چہ: کیا، مراد نہیں،-- درخور: لائق، مناسب-- شرر تاب: آگ برسانے والے-- جگر فام: جگر کے سے رنگ کا، خون جگر--

ترجمہ : میرے لئے اب زمانے کا شکوہ کرنا کیا مناسب ہو گا، یعنی مناسب نہیں، اس لئے کہ اب میرے نالہ و فریاد سے تو آگ برس رہی ہے جبکہ میرے آنسوؤں سے خون جگر ٹپک رہا ہے- ایک عاشق کی فریاد میں یہ شدت تپش اور آنسوؤں کا خونیں ہونا دونوں اس کی کامیابی کی دلیل ہے، اسی لئے وہ زمانے کا شکوہ کرنا مناسب خیال نہیں کرتا-

اے شدہ غالب ستای دشمنی بخت بیں خود صفت دشمن است آنچہ مرا نام شد

لغت : غالب ستا: غالب کی تعریف کرنے والا-- غالب: غلبہ پانے والا--

ترجمہ : اے مخاطب تو جو غالب کی تعریف کر رہا ہے تو ذرا میرے بخت کی دشمنی ملاحظہ کر کہ جو میرا نام ہوا ہے وہ تو میرے دشمن کی صفت ہے- دوسرے لفظوں میں میں تو فقط نام کا غالب ہوں اصل غالب (غلبہ پانے والا) تو میرا دشمن ہے-

---

غزل #33

نیست وقتے کہ بہ ما کاشے ازغم نہ رسد نوبت سوختن ما بہ جہنم نرسد

لغت : نیست وقتے کہ: کوئی ایسا وقت نہیں جب-- کاشے: کوئی کاہش، نقصان، ضرر، گھٹنا-- سوختن: جلنا--

ترجمہ : کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہوتا جب ہمیں غم کے ہاتھوں کوئی نقصان و ضرر نہ اٹھانا پڑے (یعنی ہم ہر وقت یہ ضرر برداشت کرتے ہیں)، چنانچہ ہمارے جلنے کی نوبت دوزخ تک نہیں پہنچتی- گویا عاشق آتش غم میں اس طرح مسلسل جلتا رہتا ہے کہ دوزخ کو اسے جلانے کا موقع ہی نہیں ملتا-

دوری درد ز درماں نشناسی، ہشدار کز تپیدن دل افگار بہ مرہم نرسد

لغت : درماں: علاج، چارہ-- نشناسی: تو نہیں پہچانتا یعنی نہیں جانتا-- ہشدار: ہوشیار ہو جا، متوجہ ہو، یاد رکھ-- تپیدن: تڑپنا-- دل افگار: زخمی دل--

ترجمہ : تجھے یہ علم نہیں کہ درد علاج سے کتنا دور ہے، یاد رکھ کہ تڑپنے سے بھی زخمی دل مرہم تک نہیں پہنچتا، یعنی زخمی دل کو کسی مرہم یا درماں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس کا چارہ تو اس کی طرف توجہ اور احوال پرسی ہے جو محبوب کی طرف سے ہو-

مے بہ زہاد مکن عرض کہ ایں جوہر ناب پیش ایں قوم بہ شورابہ زمزم نرسد

لغت : زہاد: جمع زاہد، پرہیزگار، متقی لوگ-- مکن عرض: پیش نہ کر-- ناب: خالص-- شورابہ: تلخ پانی--

ترجمہ : تو زاہدوں کو شراب مت پیش کر کیونکہ ان لوگوں (زاہدوں) کے نزدیک یہ خالص جوہر لذت زمزم کے تلخ پانی سے کہیں کمتر ہے- مراد یہ کہ ان پرہیزگاروں کو شراب جیسی اہم اور پر کیف شے کی اہمیت کا علم نہیں، وہ تو بس آب زمزم ہی کے والہ و شیدا ہیں-

خواجہ فردوس بہ میراث تمنا دارد وائے گر در روش نسل بہ آدم نرسد

ترجمہ : بقول مولانا حالی- خواجہ کا لفظ فارسی میں اکثر ایسے مقام پر بولتے ہیں جیسے طنز کے موقع پر اردو میں تیسرے شخص کے لئے آپ یا حضرت بولتے ہیں- کہتا ہے کہ آپ آدم کی میراث میں فردوس کے طلبگار ہیں، بڑا مزہ ہو اگر آپ کا سلسلہ نسب آدم تک نہ پہنچے- مطلب یہ

ہے کہ آپ کے اخلاق وعادات انسانیت سے اس قدر بعید ہیں کہ ممکن ہے (آپ) آدم کی نسل سے نہ ہوں"۔

صلہ و مزد میندیش کہ در ریزش عام لالہ از داغ وگل ازچاک بہ شبنم نرسد

لغت : صلہ ومزد: کام کی اجرت اور مزدوری-- میندیش: مت سوچ، مت خیال کر-- ریزش عام: عام فیض--

ترجمہ : تو کسی کام کی اجرت اور مزدوری کے بارے میں مت سوچ، کیونکہ فیض عام میں لالہ اور گل (گلاب) پر جو شبنم پڑتی ہے وہ اس وجہ سے نہیں پڑتی کہ لالہ کے دل میں داغ اور گلاب کا سینہ چاک ہے۔ مطلب یہ کہ انسان کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اسے جو کچھ مل رہا ہے وہ اس کی محنت کا پھل ہے بلکہ یہ تو اس پروردگار کی بخشش وعطائے عام کا نتیجہ ہے۔

بہرہ از سر خوشیم نیست دماغم عالی ست بادہ گر خود بود از میکدہ جم نرسد

لغت : بہرہ: حصہ، نصیبہ-- از سرخوشیم: مجھے سرخوشی سے-- میکدہ جم: قدیم ایرانی بادشاہ جمشید کا شراب خانہ، جمشید اپنی مے نوشی اور عیش وعشرت کے لئے مشہور ہے--

ترجمہ : عیش ومسرت میرے نصیبے میں نہیں تاہم مجھے قدرت کی طرف سے عالی دماغی عطا ہوئی ہے۔ چنانچہ اگر شراب جمشید کے میخانے سے بھی ہو تو وہ مجھ تک نہیں پہنچے گی (مجھے نہیں ملے گی، میرے نصیب میں نہ ہوگی) گویا عیش ومسرت کے مقابلے میں شاعر کے لئے عالی دماغی کہیں بہتر ہے۔

ہرچہ بینی بہ جہاں حلقہ زنجیرے ہست ہیچ جا نیست کہ ایں دائرہ باہم نرسد

ترجمہ : جو کچھ تو دنیا میں دیکھتا ہے وہ ایک ہی زنجیر کا حلقہ ہے اور کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں یہ دائرہ یا حلقہ باہم ملا ہوا نہ ہو۔ یعنی جس طرح زنجیر میں کئی حلقے یا کڑے ہوتے ہیں اور وہ سب باہم ملے ہوتے ہیں، اسی طرح اس کائنات کی ہر ہر شے باہم مربوط ہے اور اس نظام سے اس کا نکلنا ممکن نہیں۔

فرخا لذت بیداد کزیں راہ گذر بہ کساں می رسد آن کس کہ بخود ہم نرسد

لغت : فرخا: بہت خوب، کیا کہنے، بہت اچھی ہے-- کساں: کس کی جمع، عام لوگ، ہر کس وناکس--

ترجمہ : اس لذت بیداد کے کیا کہنے (بہت اچھی لذت ہے) کہ اس وسیلے سے یا اس سلسلے میں وہ شخص (یعنی محبوب) ہر کسی کے پاس تو پہنچتا ہے لیکن خود تک نہیں پہنچ پاتا۔ مطلب یہ کہ محبوب کو دوسروں پر جور وستم ڈھانے میں بڑا لطف آتا ہے، چنانچہ اس خاطر وہ ہر کس وناکس کے پاس پہنچتا ہے لیکن اپنے بارے میں وہ بے نیاز ہے۔ اس کا دوسروں پر ظلم ڈھانا اس کی ان پر توجہ کا غماز ہے جو عاشق کے لئے خوشی کی بات ہے کہ چلو اسی بہانے ایک تعلق تو پیدا ہوا۔ بقول شاعر!

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

ہر کجا دشنۂ شوق تو جراحت بارد جز خراشے بہ جگر گوشۂ ادہم نرسد

طوبیٰ فیض تو ہر جا گل و بار اغشاند جز نسیمے بہ پرستش گہ مریم نرسد

لغت : ادہم: مراد ابراہیم رحؒ بن ادہم، بلخ کے بادشاہ تھے، طبیعت میں انقلاب پیدا ہوا تو بادشاہت چھوڑ کر فقر اختیار کر لیا اور بڑے اولیا میں شمار ہوئے-- مریم: حضرت مریمؑ جنہوں نے ایک گوشے میں جا کر عبادت کی اور حضرت عیسیٰ کو جنم دیا--

جراحت بارد: زخم برساتی ہے-- طوبیٰ: جنت کا درخت--

ترجمہ : تیرے (خدا تعالیٰ) شوق کی چھری جہاں کہیں زخم برساتی ہے ان زخموں میں سے ابراہیم رحؒ بن ادہم کے جگر کو صرف ایک خراش سے

زیادہ نہیں پہنچتی، صرف ایک خراش پہنچی اور تیرے فیض کے طوبیٰ سے جو پھول اور پھل جھڑتے ہیں ان میں سے ہوا کے ایک جھونکے سے زیادہ مریمؑ کے گوشۂ عبادت تک نہیں پہنچتا (صرف ایک جھونکا پہنچتا ہے)۔ یعنی ابراہیمؑ بن ادہم میں جو یہ عظیم انقلاب آیا وہ تیری ذات اقدس کا ایک معمولی کرشمہ تھا۔ اسی طرح حضرت مریمؑ جس مقام عظیم پر پہنچیں وہ بھی تیرے ہی فیضان کی ایک ادنیٰ سی جھلک تھی۔ مولا کریم کی کسی انسان پر معمولی سی توجہ بھی اس انسان کو عظیم مقام عطا کر دیتی ہے۔

سوزد از تاب سموم دم گرمم غالب　　دل گرش تازگی از اشک دمادم نرسد

لغت : سوزد: جلتا ہے-- تاب: گرمی، تپش-- سموم: گرم زہریلی ہوا-- گرش: اگر اسے-- دمادم: مسلسل--

ترجمہ : اے غالب! اگر میرے دل کو میرے مسلسل بہنے والے آنسوؤں سے تازگی نہ پہنچتی رہے تو وہ میرے گرم سانس کی سموم کی تپش سے جل جائے۔ یعنی میری آہوں میں اتنی گرمی اور تپش ہے کہ اس سے میرا دل جل سکتا ہے لیکن ساتھ ہی آنسو مسلسل بہ کر اس تپش کو دور کر دیتے ہیں۔

غزل #34

آزادگی ست سازے اما صدا ندارد　　از ہرچہ در گذشتیم آواز پا ندارد

لغت : آزادگی: آزادہ روی، آزاد منشی، دنیاوی علائق سے بے نیازی-- اما: لیکن-- ہرچہ در گذشتیم: جو کچھ ہم نے چھوڑ دیا--

ترجمہ : آزادگی ایک ایسا ساز ہے، جس میں آواز نہیں ہے۔ جو کچھ ہم نے چھوڑ دیا، اس کے جانے سے اس کی آواز پا بھی نہ آئی۔ دنیاوی علائق سے بے نیاز یا آزاد رہنے والے اس دنیا کا حصہ ہوتے ہوئے بھی، یعنی اس میں رہتے ہوئے بھی اس دنیا سے آزاد ہوتے ہیں اور دوسرے اہل دنیا کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔

عشق است و ناتوانی حسن است و سرگرانی　　جور و جفا نتابم مہر و وفا ندارد

ترجمہ : ادھر عشق ہے اور اس کی ناتوانی ہے جبکہ دوسری طرف حسن ہے اور اس کی سرگرانی ہے، یعنی میں عاشق ہونے کے ناتے ناتوانی کا شکار ہوں جبکہ محبوب اپنے حسن کے غرور و تکبر میں محو ہے۔ میں (یعنی عاشق) جور و جفا برداشت نہیں کر سکتا اور وہ (محبوب) ہے کہ اسے مہر و وفا کا پتا نہیں، مہر و وفا سے دور ہے۔

فارغ کسے کہ دل را با درد وا گذارد　　کشت جہاں سراسر دارو گیا ندارد

لغت : وا گذارد: سپرد کر دے-- کشت: کھیتی، فصل-- سراسر: پوری طرح، کوئی-- دارو گیا: دوا کی بوٹی--

ترجمہ : دنیا میں پر سکون اور آسودگی کی زندگی وہی گذار سکتا ہے جو دل کو درد کے سپرد کر دے، اس لئے کہ دنیا کی کھیتی میں دوا کی کوئی بوٹی نہیں ہے۔ یعنی درد و الم خاموشی سے سہنے ہی میں سکون ہے کہ اس کا علاج کوئی نہیں ہے یا یہ کہ انسان پھر اس کا عادی ہو تا چلا جاتا ہے اور انہیں محسوس نہیں کرتا۔ غالب ہی کے بقول!

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج　　مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

درہم فشار خود را تا در رسد دماغے　　در بزم ما ز تنگی پیمانہ جا ندارد

لغت : درہم فشار: پوری طرح دبالے، نچوڑ لے-- در رسد دماغے: سرمستی و سرخوشی ملے--

ترجمہ : تو اپنے آپ ہی کو پوری طرح دبا کر اپنا رس نچوڑ لے، نکال لے تاکہ تجھے خوشی و سرمستی حاصل ہو اس لئے کہ ہماری محفل میں تنگی کی وجہ سے پیمانے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اپنی بے مائیگی کی بات کی ہے۔

اے سبزۂ سر رہ از جور پا چہ نالی درکیش روزگاراں گل خوں بہا ندارد

لغت : جورپا: پاؤں کی سختی، پاؤں کا ظلم -- چہ نالی: کیا فریاد کرتا ہے، کیوں فریاد کرتا ہے -- کیش: مذہب، قانون، دستور -- روزگاراں: روزگار کی جمع، زمانے یعنی زمانہ، دنیا -- خون بہا: قاتل کی طرف سے مقتول کے اقربا کو دیے جانے والی رقم --

ترجمہ : اے راستے میں اگنے والے سبزے تو پاؤں کے ظلم کے خلاف کیا فریاد کر رہا ہے، اس دنیا کے دستور میں پھول کے خون ہونے کا بھی کوئی صلہ یا قیمت نہیں۔ سرراہ اگنے والی گھاس پر لوگ چلتے پھرتے ہیں جسے جورپا کہا گیا ہے۔ سرراہ اگنے والے سبزے کے اس حال سے دراصل اہل دنیا کی ستم ظریفی کی بات کی گئی ہے۔

صدرہ دریں کشاکش بگذشتہ در ضمیرش رنجور عشق گویی آہ رسا ندارد

لغت : صدرہ: سو مرتبہ، کئی بار -- کشاکش: کھینچا تانی، کشمکش -- رنجور: مریض -- در ضمیرش: اس کے (محبوب) کے دل میں --

ترجمہ : تو یہ سمجھتا ہے کہ مریض عشق کی آہ میں تاثیر نہیں ہے یا اس کی آہ، آہ رسا نہیں ہے، ایسا نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ مریض عشق نے جس انداز میں اپنی آہ ضبط کی ہے یا اس کی آہ ضبط کرنے کی کشمکش میں وہ (آہ) سو مرتبہ اس (محبوب) کے دل میں سے گذر چکی ہے۔ گویا عاشق کی آہ ضرور اثر کرتی ہے وہ الگ بات کہ وہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

ہر مطلعے کہ ریزد از خامہ ام فغانے ست جز نغمہ محبت سازم نوا ندارد

لغت : مطلعے: وہ مطلع، غزل کا پہلا شعر -- ریزد: ٹپکتا ہے -- سازم: میرا ساز، میری شاعری --

ترجمہ : میرے قلم سے جو بھی مطلع یعنی شعر ٹپکتا ہے وہ ایک فریاد و فغاں ہے۔ میرے ساز میں نغمہ محبت کے سوا اور کوئی نوا (لے، سر، نغمہ) نہیں ہے۔ یعنی میری شاعری سراسر محبت کی شاعری ہے اور (عاشق ہونے کی بنا پر) اس میں فریاد و فغاں کا عنصر شامل ہے۔

جان درغمت فشاندن مرگ از قفا ندارد تن در بلا فگندن بیم بلا ندارد

لغت : فشاندن: چھڑکنا، نثار کرنا -- قفا: پیچھے، نتیجہ -- فگندن: ڈالنا --

ترجمہ : تیرے غم محبت میں جاں نثار کرنے کا نتیجہ موت نہیں ہے، اسی طرح (اس محبت میں) جسم کو مصیبت میں ڈالنے سے مصیبت کا خوف نہیں ہوتا۔ محبت میں غم اور مصیبت محسوس نہیں ہوتے۔ یا محبت کا کوئی غم، غم نہیں ہے، دکھ نہیں ہے۔

برخویشتن ببخشا گفتم دگر تو دانی دارم دلے کہ دیگر تاب جفا ندارد

لغت : برخویشتن ببخشا: اپنے آپ کو معاف کر، خود پر رحم کر -- دگر: باقی، آگے -- دیگر: مزید، اب --

ترجمہ : میں نے تو تجھے کہہ دیا ہے کہ تو اپنے آپ ہی پر رحم کر (بیشک مجھ پر نہ کر) باقی تو جانے اور تیرا کام، اتنا ہے کہ میرے دل میں اب جفا برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یعنی اس حالت میں تیری جفاؤں کی وجہ سے میں فریاد کروں گا اور میری فریادوں سے تجھے تکلیف پہنچے گی۔

کشتن چنانکہ گوئی نہ شناختن ست ما را ہی ناتمام لطفے کز شکوہ وا ندارد

لغت : کشتن: قتل کرنا، مار ڈالنا -- شناختن: پہچاننا -- ہی یا ہے: افسوس -- ناتمام لطفے: ایسی ادھوری مہربانی --

ترجمہ : جیسا کہ تو کہہ رہا ہے کہ ہمیں قتل کرنے پر کسی نے ہمیں نہیں پہچانا (یہ مقتول یعنی عاشق کون ہے)، افسوس کہ یہ ایک ایسی

ادھوری مہربانی ہے جس کے شکوے گلے کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔ مطلب یہ کہ عاشق یعنی شکایت کرنے والا تو قتل ہو گیا اب شکایت کون کرے۔ اسے شاعر نے محبوب کی ادھوری مہربانی کا نام دیا ہے۔

مہرش ز بے دماغی مانا ست با تغافل یارب ستم، مبادا، بر ما روا ندارد

لغت : مہرش: اس کی محبت، مہربانی -- مانا ست: مانند ہے، ملتی جلتی ہے -- تغافل: جان بوجھ کر بے توجہی کا اظہار --

ترجمہ : اس کی محبت و مہربانی بھی اس کی بے دماغی (روکھے پن یا بے نیازی) کے سبب تغافل کی مانند ہے۔ اے خدا! اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہم پر جور و ستم کرنے کو بھی روا نہ جانے۔ یعنی کسی صورت تو ہم پر توجہ رکھے، ہم سے بالکل بے التفاتی نہ برتے۔ یا دشمنی ہی سے دیکھے، دیکھے تو سہی، کہ عاشق کے لئے یہ بھی خوش بختی کی بات ہے۔ بقول شاعر!

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

چشمے سیاہ دارد یعنی بہ ما نہ بیند روے چو ماہ دارد اما بہ ما ندارد

لغت : چشمے سیاہ: ایک بے نور آنکھ -- بہ ما ندارد: یعنی رو بما ندارد، ہماری طرف رخ نہیں کرتا --

ترجمہ : اس محبوب کی آنکھ سیاہ ہے، گویا بے نور ہے، یعنی وہ ہمیں یا ہماری طرف نہیں دیکھتا، اس کا چہرہ چاند کی طرح پر نور ہے لیکن وہ چہرہ یعنی رخ ہماری طرف نہیں کرتا۔ محبوب کی بے توجہی کی بات کی ہے۔

چوں لعل تست غنچہ اما سخن نداند چوں چشم تست نرگس اما حیا ندارد

لغت : چوں: مانند، کی طرح -- لعل: مراد محبوب کے ہونٹ --

ترجمہ : غنچہ تیرے لب لعلیں کی طرح ہے لیکن وہ تیری طرح بول نہیں سکتا، اسی طرح نرگس تیری آنکھ کی طرح ہے لیکن اس میں تیری جیسی حیا نہیں ہے۔ یعنی جو حیا تیری آنکھوں میں ہے نرگس (مشہور پھول) اس سے محروم ہے۔

آبش گداز خاکے بادش تف بخارے دہلی بہ مرگ غالب آب وہوا ندارد

لغت : گداز خاکے: پگھلی ہوئی مٹی -- تف بخارے: بھاپ کی حرارت -- بہ مرگ غالب: غالب کی موت کی قسم --

ترجمہ : غالب کی موت کی قسم دہلی شہر میں آب وہوا نہیں ہے۔ اس کا پانی ہے تو جیسے پگھلی ہوئی مٹی ہو اور اس کی ہوا ہے تو جیسے بھاپ کی حرارت ہو۔ دہلی شہر کی تکلیف دہ آب وہوا کی عکاسی مختصر انداز میں کی ہے۔

غزل #35

شوقم ز پند بر در فریاد می زند برآتش من آب دم از باد می زند

لغت : پند: نصیحت -- دم از باد می زند: ہوا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے --

ترجمہ : میرا شوق (شوق یا جوش محبت) نصیحت سے فریاد کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، یعنی جب کوئی مجھے نصیحت کرتا ہے تو میرا جوش محبت فریاد کرنے لگتا ہے اور میری آتش (آتش محبت) پر پانی، ہوا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یعنی میری اس آتش محبت کو اور بھڑکاتا ہے۔ نصیحت گویا آتش محبت کو بجھانے میں پانی کا کام کرنے کی بجائے ہوا کی طرح اسے اور بھڑکاتی ہے۔

تا افگنی چہ ولولہ اندر نہاد ما کائینہ از تو موج پری زاد می زند

لغت : ولولہ: جوش-- نہاد: فطرت، روح-- تا: مراد، دیکھ، اندازہ کر-- موج پریزاد: پری زاد کی طرح پرواز-- ازتو: تجھ سے، یعنی تیرے عکس سے--

ترجمہ : جب آئینے میں تیرا عکس پڑتا ہے تو وہ ایک پری زاد کی طرح پرواز کرنے لگتا ہے، یعنی اس میں ایک عجیب ولولہ پیدا ہو جاتا ہے- تو جب آئینے کا یہ حال ہے تو تو اسی سے اندازہ کرلے کہ تو (یعنی تیرا عشق) ہماری روح میں کیا کیا ولولے پیدا کرتا ہو گا-

ازجوے شیر وعشرت خسرو نشاں نماند غیرت ہنوز طعنہ بہ فرہاد می زند

لغت : جوے شیر: دودھ کی ندی (جو فرہاد نے بیستون کھود کر بہائی تھی)-- خسرو: خسرو پرویز، ایران کا قدیم بادشاہ اور فرہاد کی معشوقہ شیریں کا شوہر-- نشان نماند: نشان نہیں رہا، یہ واقعات مٹ گئے، ان کا نام ونشان نہیں رہا--

ترجمہ : دودھ کی ندی اور خسرو پرویز کے عیش وعشرت کا نام ونشان دنیا سے مٹ چکا ہے لیکن عزت ابھی تک فرہاد پر طعنہ زنی کر رہی ہے- یعنی اس نے خسرو (جو گویا اس کا رقیب ٹھہرا) کی خواہش پر دودھ کی ندی بہائی اور پھر غلط خبر پر خود کو ہلاک کرلیا- یہ عاشق کی غیرت کے خلاف بات تھی- اس کی اس ہلاکت سے تو خسرو کے مزے ہو گئے اسے مزید عیش وعشرت کا موقع ملا-

ہرگز مذاق درد اسیری نبودہ است با نالہ اے کہ مرغ قفس زاد می زند

لغت : مذاق: ذوق، لذت-- درد اسیری: قید ہونے کا دکھ-- مرغ قفس زاد: وہ پرندہ جو پنجرے میں پیدا ہوتا ہے--

ترجمہ : ایک قفس زاد پرندہ جب فریاد کرتا ہے تو اس کی اس فریاد میں درد اسیری کی قطعاً لذت نہیں ہوتی- مطلب یہ کہ ایسا پرندہ تو پنجرے ہی میں پیدا ہوا اسے درد اسیری کا کیا پتا- یہ لذت تو اس پرندے کی فریاد میں ہوتی ہے جو آزاد فضا میں اڑ رہا ہو اور پھر جال میں پھنس کر قفس میں اسیر ہو جائے-

ممنون کاوش مژہ و نیشتر نیم دل موج خون، ز درد خدا داد می زند

لغت : ممنون: احسان مند-- کاوش: چبھن-- نیم: میں نہیں ہوں--

ترجمہ : میں (اس محبوب کی) پلکوں کی چبھن اور اس کی نگاہوں کے نشتر کا احسان مند نہیں ہوں، اس لئے کہ میرا دل جو موج خون میں تڑپ رہا ہے تو یہ خداداد درد کی وجہ سے ہے- یہ معرفت کا شعر ہو سکتا ہے، یعنی شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس کے دل میں جو درد ہے وہ قدرت کی طرف سے اسے ملا ہے اور یہ درد اس محبوب ازلی سے میری محبت کے باعث ہے-

خونے کہ دی بہ جیبم ازو خار خار بود امروز گل بہ دامن جلاد می زند

لغت : دی: کل رات، گذری ہوئی رات یا دن-- خار خار بود: کانٹے کی چبھن تھا-- امروز: آج--

ترجمہ : کل جو خون میرے گریبان میں کانٹے کی چبھن بنا ہوا تھا آج وہ (خون) جلاد کے دامن پر پھول لگا رہا ہے- جلاد کے دامن پر پھول لگانا اس (دامن) کو آراستہ کرنا ہے- عاشق جلاد کے ہاتھوں شہید ہوا ہے اور چونکہ یہ خون عاشق کے لئے ایک طرح سے وبال تھا، جلاد نے عاشق کو اس وبال سے نجات دلادی اور اس طرح یہ خون جلاد کے دامن کی زینت بنا-

اندر ہواے شمع ہمانا ز بال و پر پروانہ دشنہ در جگر باد می زند

لغت : ہمانا: گویا-- دشنہ: چھری، خنجر-- ہوا: عشق، شوق--

ترجمہ : شمع کے شوق میں پروانہ گویا اپنے بال وپر سے ہوا کے جگر پر خنجر چلاتا ہے- ہوا چلے تو شمع بجھ جاتی ہے، جبکہ پروانہ اپنے پر پھڑپھڑاتا

ہوا اس (شمع) کی طرف بڑھ کر اس پر قربان ہو جاتا ہے- دونوں میں کتنا فرق ہے، ہوا شمع بجھاتی ہے، پروانہ شمع پر مرتا ہے، گویا پروانے کا یہ عمل ہوا کے لئے رشک کا باعث ہے-

زیں بیش نیست قافلہ رنگ را درنگ گل یک قدح بہ سایہ شمشاد می زند

لغت : درنگ: ٹھہراؤ، قیام، پڑاؤ-- قدح: پیالہ-- قافلہ رنگ: مراد موسم بہار جس میں کثرت سے پھول کھلنے کے سبب چمن میں ہر طرف رنگ و بو کا سماں ہوتا ہے--

ترجمہ : قافلہ رنگ کو اس سے زیادہ ٹھہرنے یا قیام کرنے کا موقع نہیں ملتا کہ پھول (گلاب) شمشاد کے سائے میں بیٹھ کر شراب کا ایک پیالہ پی لیتا ہے- مراد یہ کہ بہار کا موسم بہت ہی مختصر ہوتا ہے- گلاب کا سایہ شمشاد میں بیٹھنا اس کا کھلنا ہے یہ گویا جام مے ہے، اس کا مرجھا جانا، جام کا ختم ہو جانا ہے- یعنی بہت تھوڑی مدت تک بہار کا یہ دلکش منظر رہتا ہے-

ذوقم بہر شرارہ کہ از داغ می جہد دل را نوائے "دیر بماناد" دمی زند

لغت : می جہد: ابھرتا ہے-- دیر بماناد: خدا کرے دیر تک رہے-- نوا: مراد دعا--

ترجمہ : میرے دل کے زخموں سے جو بھی شرارہ (چنگاری) ابھرتا ہے، میرا ذوق (یعنی ذوق درد) اس موقع پر میرے دل کو یہ دعا دیتا ہے کہ خدا کرے یہ صورت حال (شرارے ابھرنا) دیر تک برقرار رہے- گویا عاشق محبت کے داغوں سے لطف اندوز ہوتا ہے اسی لئے وہ اس لطف و لذت کے برقرار رہنے کا خواہشمند ہوتا ہے-

چون دید کز شکایت بیداد فارغم بر زخم سینہ ام نمک داد می زند

ترجمہ : جب محبوب نے دیکھا کہ میں اب اس کی بیداد کی شکایت سے فارغ ہوں یعنی اس سے کوئی گلہ شکوہ نہیں کر رہا تو وہ پھر میرے سینے کے زخموں پر داد کا نمک چھڑکنا شروع کر دیتا ہے- یعنی وہ میری اس عدم شکایت کی تعریف کرتا ہے اور اس کی یہ تعریف میرے یہ زخم بیداد تازہ کر دیتی ہے-

تا دستبرد آتش سوزاں دہد بباد سنگ از شرار خندہ بہ پولاد می زند

لغت : دستبرد: لوٹ مار-- دہد بباد: تباہ کر دے، برباد کر دے-- پولاد: فولاد--

ترجمہ : اس خاطر کہ وہ (پتھر) جلا دینے والی آگ کی لوٹ مار کو ختم کر دے یا ہوا میں لٹا دے، پتھر اپنی چنگاری کی بنا پر فولاد کی ہنسی اڑا رہا ہے- پتھر پر فولاد کی رگڑ سے چنگاریاں نکلتی ہیں، گویا پتھر کے اندر آگ ہے اور وہ اپنی اس آگ کو چنگاریوں کی صورت میں ہوا میں لٹا رہا ہے، اسے اس بات پر فخر ہے کہ وہ فولاد سے بہتر ہے اور اس کی یہ چنگاریاں گویا فولاد پر طنزیہ ہنسی کی علامت ہیں-

غالب سرشک چشم تو عالم فرو گرفت موجے ست دجلہ را کہ بہ بغدادی زند

لغت : سرشک: آنسو، اشک-- عالم فرو گرفت: دنیا کو گھیر لیا-- دجلہ: بغداد کا مشہور دریا-- بہ بغدادی زند: جو بغداد سے ٹکرا رہی ہے--

ترجمہ : غالب تیری آنکھوں کے آنسوؤں نے ایک دنیا کو گھیر رکھا ہے- یہ گویا دجلہ کی لہریں ہیں جو بغداد سے ٹکرا رہی ہیں- عاشق، محبت میں جو آنسو بہاتا ہے وہ گویا طوفان کی صورت ہوتے ہیں-

غزل #36

باید ز مے ہر آینہ پرہیز گفتہ اند آرے "دروغ مصلحت آمیز" گفتہ اند

لغت : ہر آینہ: ہر طرح سے، بہر طور، لازماً-- آرے: ہاں، واقعی-- دروغ مصلحت آمیز: مشہور ضرب المثل "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" جو سچ فساد کا باعث ہو اس سے وہ جھوٹ بہتر ہے جس سے بہتری کا سامان ہو یا جس سے فساد ختم ہو--

ترجمہ : لوگ کہتے ہیں کہ شراب سے ہر صورت پرہیز کرنا چاہئے، واقعی انہوں نے "دروغ مصلحت آمیز" والی بات کی ہے- یعنی یہ ایک جھوٹی بات ہے-

فصلے ہم از حکایت شیریں شمردہ ایم آں قصہ شکر کہ بہ پرویز گفتہ اند

لغت : شمردہ ایم: ہم نے گنا ہے، سمجھا ہے-- حکایت شیریں: فرہاد کی معشوقہ شیریں کی داستان، میٹھی حکایت-- قصہ شکر: نظامی گنجوی کے بقول پرویز بات کرنے میں "شکر ریز" تھا یعنی شکر چھاتا تھا، شکر گفتار تھا--

ترجمہ : وہ جو خسرو پرویز (شیریں کا شوہر) سے متعلق شکر کا قصہ مشہور ہے، اسے بھی ہم نے حکایت شیریں ہی کی داستان کا ایک باب سمجھا ہے- شیریں کے معنی میٹھی کے بھی ہیں اور یہاں انہی معنوں میں ہے- شاعر لفظوں پر کھیلا ہے- کہنا یہ چاہتا ہے کہ پرویز کے بارے میں جو باتیں بیان کی جاتی ہیں وہ ایک طرح سے میٹھی داستان ہیں-

خوں ریختن بہ کوے تو کردار چشم ماست مردم ترا برائے چہ خوں ریز گفتہ اند

لغت : ریختن: گرانا-- کردار: عمل، شیوہ، انداز-- مردم: لوگ-- خوں ریز: دوسروں کا خون بہانے والا--

ترجمہ : تیرے کوچے میں خون بہانا تو ہماری اپنی آنکھوں کا کردار ہے، لوگ تجھے کس لئے خون ریز کہتے ہیں- عاشق، محبوب کے کوچے میں خون کے آنسو بہاتا ہے- لوگ وہاں خون دیکھ کر محبوب کو "خون ریز" کہنے لگتے ہیں- شاعر، محبوب کو اس عمل سے بری الذمہ قرار دیتا ہے-

گویم ز سوز سینہ و گوید کہ ایں ہمہ تاخود نہ گشتہ آتش دل تیز گفتہ اند

ترجمہ : میں اپنے سینے کی تپش کی بات کرتا ہوں تو محبوب جواب میں کہتا ہے کہ یہ بات اس وقت کی جاتی ہے جب تک خود آتش دل تیز نہ ہو جاتی- مطلب یہ کہ عاشق کے دل کی آگ تیز ہونے پر تو وہ خاموشی اختیار کر لیتا ہے، لہٰذا سوز سینہ کی بات کر کے دراصل اس نے اپنے خام سوز عشق کا مظاہرہ کیا ہے-

نشگفت دل ز باد، تو گویی دروغ بود از نو بہار آں چہ بہ پائیز گفتہ اند

لغت : نشگفت: نہ کھلا، تر و تازہ نہ ہوا-- دروغ: جھوٹ-- آں چہ: وہ جو کچھ-- پائیز: خزاں-- باد: ہوا--

ترجمہ : بہار کی ہوا سے میرا دل نہ کھلا، تر و تازہ نہ ہوا، یوں سمجھو کہ یہ جو خزاں میں بہار کے بارے میں کہا گیا ہے تو یہ جھوٹ ہے- یعنی یہ کہا جاتا ہے کہ خزاں میں تو نہیں، موسم بہار میں دل شگفتہ ہو جاتے ہیں لیکن اپنا دل تو شگفتہ نہ ہوا (عاشق سوز عشق کا شکار ہے اس کا دل کیونکر کھلتا یا شگفتہ ہوتا)، اس لئے یہ جھوٹ بات ہے- صوفی مرحوم نے باد (ہوا) کی بجائے یاد لکھا ہے، جس سے بات واضح نہیں ہوئی-

انداخت خار در رہ و انداز گفتہ اند انگیخت گرد فتنہ و انگیز گفتہ اند

لغت : انداخت: گرایا، گرائے بچھائے-- انداز: مراد ناز و ادا-- انگیخت: اٹھایا-- انگیز: اثر والا ہونا، اثر انگیزی--

ترجمہ : اس نے راستے میں کانٹے بچھائے تو اس کے اس عمل کو اس کے ناز و ادا کا نام دیا گیا، اس نے فتنہ کی گرد اٹھائی (طوفان فتنہ برپا کیا) تو

اسے حُسن کی اثر انگیزی کہا گیا۔ یعنی محبوب کے ناز و ادا ایسے ہیں کہ راہ چلتے لوگ بھی اس کے عشق میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہی کیفیت اس کے حُسن کی ہے کہ لوگ اس پر واری ہو ہو جانے کو تیار ہوتے ہیں۔

گفتا سخن زبے سرو پایاں نہ زیرکی ست　　با قیس رہ نوردی شبدیز گفتہ اند

لغت : بے سروپایاں: بے سروپا کی جمع، بیکار قسم کے یا پریشان حال لوگ-- قیس: مجنوں-- زیرکی: عقلمندی-- رہ نوردی: راستے طے کرنا-- شبدیز: سیاہ رنگ کا گھوڑا، شیریں کے گھوڑے کا نام، یہ گھوڑا اس نے خسرو پرویز کو دیا تھا--

ترجمہ : محبوب نے کہا کہ بے سروپا لوگوں کے بارے میں بات کرنا کوئی عقلمندی نہیں ہے، یہ تو ایسا ہے جیسے بات مجنوں کی ہو رہی ہو تو اس میں شبدیز کی رہ نوردی کا تذکرہ کیا جائے، یعنی یہ بے محل اور غیر متعلقہ بات ہو گی۔

نازے بہ صد مضایقہ عجزے بہ صد خوشی　　گر از تو گفتہ اند ز ما نیز گفتہ اند

لغت : بہ صد مضایقہ: بڑی دقت سے-- عجز: نیاز مندی-- بہ صد خوشی: سو خوشیوں سے یعنی بے حد خوشی سے--

ترجمہ : تیری طرف سے ناز و کرشمہ کا اظہار ہوتا بھی ہے تو نہایت دقت و تنگی سے، جبکہ ہم نیاز مندی کا اظہار بے حد خوشی و مسرت سے کرتے ہیں۔ سو اگر تیرے بارے میں ناز کی بات کا چرچا ہے تو ہماری اس نیازی مندی کی بات کا بھی شہرہ ہے۔ گویا اگر محبوب غرور حسن کا شکار ہے تو عاشق سراپا نیاز مند ہے۔

غالب ترا بہ دیر مسلماں شمردہ اند　　آرے دروغ مصلحت آمیز گفتہ اند

لغت : دیر: غیر مسلموں کی عبادت گاہ، گرجا، مندر-- شمردہ اند: انہوں نے سمجھا ہے--

ترجمہ : غالب تجھے اہل دیر نے مسلمان سمجھا ہے، ہاں انہوں نے دروغ مصلحت آمیز سے کام لیا ہے۔ گویا!

بقول اقبال!

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا　　اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

غزل #37

صُبح است خُوش بود قدحے پُر شراب زد　　یاقُوت بادہ بر فوہ آفتاب زد

لغت : فوہ: (ف کے ساتھ) مُنہ، دہن، اس کے دُوسرے معنی سونے یا چاندی کا ورق جو نگینے کی چمک نُمایاں کرنے کے لئے اس کے نیچے لگاتے ہیں-- یاقُوت بادہ: مُراد یاقُوت جیسی سُرخ شراب--

ترجمہ : صُبح کا وقت ہے، اس موقع پر شراب کا بھرا ہوا پیالہ پینا مزے کی بات ہے، اور یاقُوت بادہ کو سُورج کے چہرے پر یا چمکتے ہوئے وَرق پر لگا دینا چاہئے۔ گویا سُورج کی چمک سے صُبح میں بھی چمک پیدا ہوتی ہے لیکن اس وقت اگر شراب کا دور چل جائے تو اس چمک میں مزید اِضافہ ہو گا۔

نشتر بہ مغز پنبہ مینا فرو برید　　کافاق امتلا ز ہجوم سحاب زد

لغت : پنبہ مینا: روئی کا گالا جو صراحی کے مُنہ پر رکھتے ہیں-- فرو برید: چبھو دو، چبھو دینا چاہئے-- کافاق: کہ آفاق، کہ کائنات-- امتلا: خُون کا جوش-- سحاب: بادل، ابر--

ترجمہ : بادلوں کے ہجوم (کثرت) کے باعث دُنیا امتلا کا شکار ہو گئی، اس لئے صراحی کی روئی کے مغز میں نشتر چبھو دینا چاہیئے)۔ مُراد یہ ہے

بادلوں کی کثرت سے فضا بڑی خوشگوار ہو گئی ہے اس لئے صراحی کا منہ کھولنا چاہئے یعنی شراب کا دور چلے۔

ذوق مے مغانہ زکردار باز داشت آہ از فسون دیو کہ راہم بہ آب زد

لغت : مے مغانہ: آتش پرستوں والی شراب، محض شراب-- کردار: عمل، اچھا عمل-- فسوں: جادو سحر-- راہم بہ آب زد: مجھے پانی میں لوٹا-- بازداشت: روکا--

ترجمہ : مجھے شراب کے ذوق نے عمل سے روکے رکھا افسوس کہ دیو (مراد شراب) نے جادو سے مجھے پانی میں لوٹ لیا۔ گویا مے خواری نے مجھے کسی اچھے عمل سے روکے رکھا یہ اس کی ایک طرح سے رہزنی تھی۔

تا خاک کشتگان فریب وفاے کیست کاندر ہزار مرحلہ موج سراب زد

لغت : کشتگان: کشتہ کی جمع، مارے ہوئے، مقتول-- سراب: چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے--

ترجمہ : یہ جو ہزار مرحلوں پر سراب کی موج ابھرتی ہے تو یہ کس کے فریب وفا کے مارے ہوؤں کی خاک ہے۔ سراب کے حوالے سے یہ کہنا چاہا ہے کہ یہ (سراب جس سے آدمی پانی کا دھوکہ کھاتا ہے) دراصل ان لوگوں کی خاک ہے جو کسی محبوب کی وفا کا دھوکا کھا کر مٹی میں دفن ہوئے۔

رنگے کہ درخیال خود اندوختم ز دوست تاجلوہ کرد چشمک برق عتاب زد

لغت : رنگے: ایسا رنگ، ایسا منظر-- اندوختم: میں نے جمع کیا تھا یعنی حاصل کیا تھا-- جلوہ کرد: ظاہر ہوا-- چشمک: مراد چمک-- برق عتاب: طیش کی بجلی--

ترجمہ : میں نے اپنے تصور میں محبوب سے متعلق ایک نظارہ یا منظر قائم کیا تھا لیکن جب یہ ظاہر ہوا تو یہ بات کھلی کہ یہ (نظارہ) تو درحقیقت محبوب کی برق عتاب ہی کی ایک چمک یا جھلک تھی۔ یعنی محبوب کے بارے میں عاشق اپنی جس خوش فہمی کا شکار ہوا تھا وہ جلد دور ہو گئی۔

گفتم گرہ ز کار دل و دیدہ باز کن از جبہہ ناکشودہ بہ بند نقاب زد

لغت : گرہ باز کن: مشکل حل کر، الجھاؤ دور کر، گرہ کھول دے-- جبہہ: پیشانی-- ناکشودہ: نہ کھولا، کھولے بغیر--

ترجمہ : میں نے محبوب سے کہا کہ تو میرے دل و دیدہ کی گرہ کھول دے، اس نے اپنی پیشانی سے تو گرہ نہ کھولی، بلکہ اسے بند نقاب پر ڈال لیا۔ دل و دیدہ کی گرہ کھولنے سے مراد عاشق کی اس بے چینی کو دور کرنا ہے جو محبوب کے چہرے کا دیدار نہ ہونے کے باعث تھی۔ محبوب، عاشق کی بات سن کر اپنی پیشانی پر بل ڈالتا اور نقاب پر گرہ لگا دیتا ہے تاکہ عاشق اس کا چہرہ بالکل نہ دیکھ سکے۔

گر ہوش ما بساط ادائے خرام نیست نقشے تواں بہ صفحہ دیباے خواب زد

لغت : بساط: فرش-- ہوش: بیداری کی حالت-- ادائے خرام: ٹہلنے یا نزاکت سے چلنے کی ادا-- دیباے خواب: خواب کا ریشم--

ترجمہ : اگر ہمارا ہوش یعنی ہماری بیداری کی حالت کا فرش اس لائق نہیں ہے کہ تو اس پر ناز و ادا سے چلے، یعنی ہماری بیداری میں تو اس طرح چلے تو کم از کم خواب کے ریشمی صفحے پر تو ایک نقش کھینچا جا سکتا ہے۔ مراد یہ کہ اگر تو اس طرح ہمارے سامنے نہیں آتا تو کم از کم خواب ہی میں ہمیں اپنے اس انداز سے شاد کام کر دے۔

تادر ہجوم نالہ نفس باختم بہ کوہ سنگ از گداز خویش بہ رویم گلاب زد

لغت : نفس باختم: میرا سانس اکھڑ گیا-- گداز: پگلاہٹ-- بہ رویم: میرے چہرے پر-- گلاب زد: گل آب یعنی عرق گل چھڑکا--

ترجمہ : جب میں نے پہاڑ پر نالہ و فریاد کی اور کثرت نالہ کی وجہ سے میرا وہاں سانس اکھڑ گیا تو پتھر نے اپنی پگھلاہٹ سے میرے چہرے پر

گلاب چھڑکا۔ پتھر کی پگھلاہٹ سے مُراد ہے، فرہاد میں شدت تپش یا گرمی سے پہاڑ کے پتھر بھی پگھل گئے، سانس اکھڑ گیا یعنی میں بے ہوش ہوگیا۔ اس پگھلاہٹ نے مجھے ہوش میں لانے کے لئے میرے چہرے پر عرقِ گل چھڑکا (بے ہوش انسان کو ہوش میں لانے کے لئے اس کے چہرے پر عرقِ گل چھڑکا کرتے تھے)۔

اے لالہ بر دلے کہ سیہ کردہ ای ، مناز داغ تو بر دماغ کہ بوے کباب زد

لغت : مناز: مت اکڑ، فخر نہ کر، ناز نہ کر-- بر دماغ کہ: کس کے دماغ پر-- بوے کباب زد: جلنے کی بو آئی، مُراد کیا اثر ہوا--

ترجمہ : اے لالہ کے پھول تو نے جو اپنے دِل کو (جلا کر) سیاہ کر لیا ہے تو تو اپنے اس دِل پر ناز نہ کر۔ یہ جو تیرے دِل میں داغ آگیا ہے اس سے کس کے دماغ میں کباب کی خُوشبو آئی ہے۔ یعنی تیرے اس داغ دِل یا دِل جلنے سے کس نے اثر لیا ہے (کسی نے بھی نہیں)۔ اس شعر میں صنعت حُسن تعلیل، لالہ میں قُدرتی طور پر داغ ہوتا ہے، شاعر نے اسے دِل جلنے سے تشبیہ دی ہے۔

غم مشرباں بہ چشمہ حیواں نمی دہند موجے کہ دشنہ در جگر از پیچ و تاب زد

لغت : غم مشرباں: غم مشرب کی جمع، غم کے مارے لوگ یعنی عاشق-- چشمہ حیواں: آب حیات کا چشمہ--

ترجمہ : غم و الم میں ڈوبے ہوئے عشاق اپنی اس موج کو، جو پیچ و تاب کی چھری سے ان کے جگر میں اٹھتی ہے، چشمہ حیواں کے بدلے میں بھی نہیں دیتے۔ یعنی عاشق مُحبت کے نتیجے میں —— جن غم و الم کا شکار ہوتے ہیں، انہیں وہ عزیز یا گوارا ہیں اور اس طرح وہ جان دے دیں گے لیکن آب حیات کی طرف دیکھیں بھی نہیں۔

غالبؔ کساں زجہل حکیمش گرفتہ اند بے دانشے کہ طعنہ بر اہل کتاب زد

لغت : کساں: کس کی جمع، لوگ-- حکیمش گرفتہ اند: اسے فلسفی یا منطقی سمجھ لیا ہے-- بے دانشے کہ: وہ نادان جو-- اہل کتاب: آسمانی کتابوں (توریت، انجیل، زبور) پر ایمان رکھنے والے--

ترجمہ : اے غالبؔ! عام لوگوں نے اپنی نادانی کے باعث ایسے بے عقل شخص کو فلسفی سمجھ لیا ہے جو اہل کتاب (مراد عیسائی، یہودی) پر طعنے مارتا ہے۔ فلسفی آسمانی کتب پر منطقی دلائل سے تنقید کرتا ہے جو اس کی بے عقلی کی دلیل ہے، عام لوگ (اگر کساں کی بجائے خساں ہو تو بمعنی گھٹیا لوگ، ناقص عقل والے لوگ)۔ اسے فلسفی قرار دے دیتے ہیں جو ان کی جہالت کی دلیل ہے۔ یعنی اہل کتاب کو برا بھلا کہنا اچھی بات نہیں۔ خود قرآن کریم میں ارشاد ہے (لکم دینکم ولی دین) یعنی تم اپنے دین پر قائم رہو، میں (مراد حضور اکرم) اپنے دین پر قائم ہوں۔

غزل #38

ننگ فرہادم بہ فرسنگ از وفا دور افگند عشق کافر شغل جان دادن بہ مزدور افگند

لغت : ننگ فرہادم: فرہاد کے ننگ (بدنامی) نے مجھے-- فرسنگ: کوس، کئی میلی-- مزدور: اشارہ ہے فرہاد کی طرف جس نے خسرو پرویز کے ایما پر بیستوں پہاڑ کی کھدائی کی--

ترجمہ : کافر عشق جان قربان کرنے کا شغل مزدور کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرہاد کی بدنامی مجھے راہ وفا سے میلوں دور پھینک دیتی ہے۔ یعنی عشق، جاں نثاری کا کام ہر کس و ناکس کے سپرد کر دیتا ہے، حالانکہ یہ خاص شخصیت کا کام ہے، عشق کے کافر کی اس بات سے عاشق کی غیرت جوش مارتی ہے اور وہ راہ وفا سے بہت دور نکل جاتا ہے۔

شادم از دشمن کہ از رشک گدازم دردلش　　نیست زخمے کز، چکیدن طرح ناسور افگند

لغت : شادم: میں خُوش ہوں-- چکیدن: ٹپکنا-- کز: کداز-- طرح ناسور افگند: ناسور کی بنیاد ڈالے، ناسور بنے--

ترجمہ : میں رقیب سے خُوش ہوں کہ میرے گداز محبت کے رشک سے اس کے دِل میں ایسا کوئی ایک زخم بھی نہیں لگتا جو ناسور بن کر ٹپکنے یا بہنے لگے- یعنی رقیب پر عشق کا گہرا اثر نہیں ہوتا- ناسور سے مراد ہے زخم عشق کا دیرپا ہونا-

قربتے خواہم بہ قاتل کاستخوان سینہ ام　　قرعہ فالے بنام زخم ساطور افگند

لغت : کاستخوان: کہ استخوان، کہ ہڈیاں-- قرعہ فالے افگند: کوئی فال نکالے-- ساطور: چھری--

ترجمہ : میری خواہش ہے کہ مجھے قاتل کی اتنی قربت حاصل ہو کہ میرے سینے کی ہڈیاں چھری کے زخم کھانے کی فال نکالیں- قاتل سے مُراد محبوب ہے- یعنی عاشق کی خواہش ہے کہ وہ محبوب کے اتنا قریب ہو جائے کہ محبوب اس کے سینے میں چھری گھونپ دے- گویا عاشق کے لِئے اس میں بھی بڑی لذت ہے-

از شہیدان ویم کز بیم برق خنجرش　　لرزہ در حُور افتد و جام از کف حُور افگند

لغت : ویم: میں ہوں اس کے-- لرزہ: کپکپی، کانپنے کی حالت--

ترجمہ : میں اس قاتل محبوب کے شہیدوں میں سے ہوں جس کے خنجر کی چمک (تیزی) کے خوف سے حُور پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے اس کے ہاتھ سے جام گر پڑتا ہے- دُوسرے لفظوں میں میرے محبوب کے جان لیوا حُسن میں جو کشش ہے وہ حُور کے حُسن میں بھی نہیں-

شرم جور خاص خاص اوست لیکن درجواب　　چوں فرو ماند سخن در رسم جمہور افگند

لغت : جُور: طریقہ، انداز، شیوہ-- فرو ماند: رہ جائے، عاجز آجائے-- در رسم جمہور: عام لوگوں کی طرح--

ترجمہ : شرم و حیا اس محبوب کا خاص الخاص (یعنی جو اسی سے مخصوص ہے) شیوہ ہے- تاہم جب اس سے کسی بات کا جواب بن نہیں پاتا تو وہ عام لوگوں کا انداز اختیار کر لیتا یعنی ان کی طرح باتیں کرنے لگتا ہے- گویا جواب کے سلسلے میں اس کی یہ عاجزی یا بے بسی اسے شرم و حیا سے بے نیاز کر کے اسے دھڑلے سے باتیں کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے-

چوں بجوید کام تا لختے پرستاری کنم　　خویش را بررخت خواب ناز رنجور افگند

لغت : بجوید کام: آرزو تلاش کرتا ہے، یعنی اس کی خواہش ہوتی ہے-- پرستاری: بیمار کی تیمارداری، دیکھ بھال-- رخت خواب ناز: ناز و ادا کا بستر-- رنجور: بیمار-- لختے: کچھ، کسی قدر--

ترجمہ : جب محبوب کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ میں (اس کے قریب رہ کر) اس کی تیمارداری یا خدمت کروں تو وہ خود کو بیمار ظاہر کر کے بستر ناز پر دراز ہو جاتا ہے- گویا محبوب، عاشق سے اپنی خدمت کرانے کے لِئے نت نئے ناز و ادا کرنے لگتا ہے-

وقت کار ایں جنبش خلخال کاندر ساق تست　　حلقہ اے رغبت بگوشش خون حسین بن منصور افگند

لغت : جنبش: حرکت، ہلنا-- خلخال: پازیب، پاؤں کا ایک زیور-- ساق: پنڈلی-- حلقہ: کڑا، چھلا--

ترجمہ : (اگرچہ ہر شعر میں محبوب سے مُراد محبوبہ ہی ہے لیکن ترجمہ و تشریح میں عموماً اس کے لِئے مذکر کا صیغہ اِستعمال کیا جاتا ہے- اس شعر میں جو انداز اختیار کیا گیا ہے اس میں واضح طور پر صیغہ مونث ہی میں بات ہو گی) اے محبوبہ! جب تو کام کرتی ہے تو تیری پنڈلیوں میں پڑی ہوئی پازیبیں کچھ اس انداز میں ہلتی ہیں کہ خون حسین بن منصور کے کان میں رغبت کا چھلا ڈال دیتی ہیں- یعنی منصور کے دِل میں یہ آرزو پیدا ہوتی

ہے کہ کاش وہ سولی پر چڑھ کر اسی پھندے (پازیب) سے ہلاک ہوتا۔

گر قضا سر از تلافی درخور عشرت کند　　آہ ازاں خوننابہ کا ندر جام فغفور افگند

لغت : تلافی : بدلہ، تدارک کرنا-- درخور : کے لائق، مطابق-- خوننابہ : خالص خون-- فغفور : قدیم چین کا بادشاہ، قدیم چینی بادشاہوں کا لقب- جام کے حوالے سے جام جمشید بھی مُراد ہو سکتی ہے، قافیے کی خاطر فغفور استعمال ہوا ہے- ایران کے ایک بادشاہ کا بھی یہ لقب تھا--

ترجمہ : اِنسانوں نے دُنیا میں جو عیش و عشرت کیا ہے اگر قضاو قدر (قُدرت) اس کے مطابق ان سے بدلہ لینے لگے تو خدا جانے فغفور کے جام میں کتنا خُون ڈالا جائے (جو اسے پینا پڑے)- قضاو قدر ہر کسی کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دیتی ہے-

گر مسلمانی یکے بیں زرتشت ست آنکہ او　　اختلافے درمیان ظلمت و نور افگند

لغت : زردہشت : یا زردشت اور زرتشت، آتش پرستوں کا پیغمبر-- ظلمت : تاریکی-- یکے بیں : وحدت دیکھ--

ترجمہ : یا وحدت کو پیشِ نظر رکھ اگر تو مسلمان ہے- تیرے پیشِ نظر وحدت (یعنی حاکم مطلق یا خالق کائنات صرف ایک ہے اور وہ خدا ہے) ہونی چاہئے، یہ زردشت تھا جس نے تاریکی اور نور میں تفریق پیدا کی- زرتشت نے دو خداؤں کا تصور پیش کیا تھا، ایک نیکیوں کا خدا یعنی یزداں اور دُوسرا برائیوں کا خدا یعنی اہرمن، جو مسلمانوں کے نزدیک ابلیس ہے- مسلمان کا ایمان توحید پر ہے وہ اس قسم کی دوئی سے دور ہے-

آمدم بر راہ و غالبؔ گردِ دِل می گردد م　　لغزش پائے کہ باز از جادہ ام دور افگند

لغت : می گردد م : میرے (دل میں) گھوم رہا ہے-- لغزش پا : پاؤں کی پھسلن--

ترجمہ : غالبؔ، میں راہ پر تو آگیا ہوں، لیکن میرے دِل میں ایک ایسی لغزش پا ابھر رہی ہے (یا دِل میں اُس کا احساس ہو رہا ہے) جو مجھے راہ سے دور ہٹا دے گی- راہ سے مُراد راہ راست ہے- لغزش پا سے مُراد کسی غلط یا برے کام کی طرف مائل ہونا ہے- شاعر کو یہ ڈر ہے کہ ایسی لغزش پا اسے پھر کہیں راہ راست سے نہ ہٹا دے-

---

غزل #39

برہ بانقش پائے خویشم از غیرت سرے باشد　　کہ ترسم دوست جویاں را بہ کویش رہبرے باشد

لغت : بانقش پائے خویشم : مجھے اپنے نقش پا-- سرے باشد : مُراد دھیان جاتا ہے-- ترسم : میں ڈرتا ہوں-- دوست جویاں : دوست یا محبوب کی تلاش کرنے والے، عاشق--

ترجمہ : مجھے اس محبوب کے کوچے کی طرف جاتے ہوئے اپنے نقش پا سے غیرت آتی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے (محبوب کو) تلاش کرنے والوں (عشاق) کے لئے میرے یہ نقش پا ان کی رہنمائی کا باعث بن جائیں-

نمی گیری بخون خلق بے پروا نگاہاں را　　تواند بود یا رب بعد محشر محشرے باشد

لغت : نمی گیری : تو پکڑ نہیں کرتا-- بے پروا نگاہاں : بے پروا نگاہ کی جمع، مُراد حسین جن کی بے باک نگاہیں ستم ڈھاتی ہیں اور انہیں کوئی پروا نہیں ہوتی-- تواند بود : ہو سکتا ہے، ممکن ہے--

ترجمہ : اے خدا خُون خلق بہانے کے سلسلے میں تو ان بے باک نگاہوں والے حسینوں کی پکڑ نہیں کرتا (مواخذہ نہیں کرتا)، ممکن ہے محشر کے بعد وہاں ایک اور محشر برپا ہو جائے اور یہ حسین کوئی ہنگامہ کھڑا کر دیں۔ حسینوں کی مست نگاہی کی بے حد دلکشی کی عکاسی ہے۔ ممنون کے بقول :

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز　　کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کیئے

چہ گویم سوز دِل باچوں تو غم نادیدہ بدمستے　　مثالے وانمایم گر کباب واخگرے باشد

لغت : غم نادیدہ: جس نے غم نہ دیکھا، جسے غم سے واسطہ نہ پڑا-- وانمایم: دکھاتا ہوں، بتاتا ہوں-- اخگرے: کوئی چنگاری--

ترجمہ : تجھ ایسے غم نادیدہ اور بدمست کے سامنے اپنا سوز دِل کیا بیان کروں، اگر کوئی کباب اور چنگاری یا آگ ہو تو میں اپنی یہ بات ان کی مثال سے واضح کروں۔ خود کو کباب اور محبوب کو اخگر سے تشبیہ دی ہے۔ آگ کو کیا پتا کہ اس پر رکھے ہوئے کباب کا کیا حشر ہو رہا ہے۔

رسد ہر روزم از خلد بریں ناخواندہ مہمانے　　جحیم من گر از داغ بہشتے پیکرے باشد

لغت : رسد: پہنچتا ہے، آتا ہے-- ہر روزم: ہر روز میرے پاس-- ناخواندہ مہمانے: کوئی بن بلایا مہمان-- جحیم: دوزخ کا چھٹا طبقہ، مُراد دوزخ-- پیکر: جسم، چہرہ، شکل--

ترجمہ : اگر میرا دوزخ، بہشت کے داغ سے ایک پیکر بن جائے تو میرے یہاں ہر روز ایک بن بلایا مہمان آنا شروع ہو جائے۔ یعنی میری وجہ سے دوزخ میں بھی (اس داغ بہشت کی بنا پر) اتنی دِل کشی ہو کہ لوگ بہشت چھوڑ کر میری طرف آنے لگیں۔

نخواہد بود رسم آنجا بہ دیواں داوری بردن　　گر فتم کشور مہر و وفارا داورے باشد

لغت : دیواں: عدالت، کچہری-- داوری بردن: مقدمہ لے جانا-- داورے: کوئی منصف-- گر فتم: میں مان لیتا ہوں، فرض کیا-- کشور: ملک، سلطنت--

ترجمہ : فرض کیا کہ مہر و وفا کے ملک میں کوئی منصف ہو گا، تو وہاں عدالت میں مقدمہ لے جانے کی رسم نہ ہو گی۔ یعنی مُحبت میں کسی محبوب کی بے وفائی کے خلاف اپنے کسی حق کا دعوی نہیں کیا جا سکتا۔ مُحبت ایسی عدالت نہیں جہاں کوئی منصف یا جج، محبوب کے خلاف مُقدمہ سُنے۔

تواں صیقل بہاے تیغ قاتل ہم ادا کردن　　اگر فصاد را در دہر مزد نشترے باشد

لغت : صیقل بہا: صیقل کی مزدوری یا اجرت (صیقل، چمکانا، پالش کرنا)-- فصاد: فصد کھولنے والا-- دہر: زمانہ--

ترجمہ : اگر دُنیا میں فصاد کے لئے نشتر چلانے کی اجرت یا مزدوری دی جاتی ہے تو پھر قاتل کی تلوار کو صیقل کرنے کی بھی مزدوری ادا کی جا سکتی ہے۔ فصاد نشتر چلا کر فاسد خُون نکالتا ہے جس کا اسے معاوضہ دیا جاتا ہے۔ شاعر اسی حوالے سے ایک عاشق کے شوق قتل کی بات کرتا ہے کہ اسے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے کا اتنا شوق ہے کہ وہ اس تلوار کو صیقل کرنے کی بھی اجرت دینے کو تیار ہے۔

مکیدم آں قدر کز بوسہ و دشنام خالی شد　　لب یار است و حرفے چند گویا دیگرے باشد

لغت : مکیدم: میں نے چوسا-- دشنام: گالی--

ترجمہ : میں نے محبوب کے لبوں کو اس قدر چوسا کہ وہ بوسہ اور دشنام سے خالی ہو گئے، چنانچہ اب محبوب کے ہونٹ ہیں اور چند باتیں، اگرچہ وہ بھی کسی اور کے ساتھ ہیں (کوئی اور مُراد رقیب)۔ یعنی چوسنے سے محبوب کے ہونٹوں میں اتنی طاقت نہ رہی کہ ان کا بوسہ لیا جا سکے یا وہ گالی دے سکے۔ اگر وہ چند ایک لفظ بولنے کے قابل ہے تو وہ بھی صرف رقیب کے ساتھ بول سکتا ہے۔

بذوق لذتے کز خارہ و خار است پہلورا　　بنالم ہم چنیں گر ہم زنسریں بسترے باشد

لغت : خارہ: پتھر-- بنالم: میں فریاد کرتا ہوں-- نسرین: ایک سفید پھول--

ترجمہ : (یہ اور اگلا شعر قطعہ بند ہیں) پتھروں اور کانٹوں پر لیٹنے سے میرے پہلو کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کی بنا پر اگر میرا بستر نسرین کے پھولوں کا بھی ہو تو پھر بھی میں اسی طرح فریاد کرنے یا چیخنے چلانے لگوں گا- گویا پتھروں کی سختی اور کانٹوں کی چبھن عاشق کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہے- چنانچہ میری یہ فریاد (اگلا شعر ملاحظہ ہو)

بہ جانے گر خوداز کوہ است دروے لرزہ اندازد　　بہ چشمے گر خوداز سام است گرد لشکرے باشد

لغت : لرزہ اندازد: کپکپی طاری کردے-- سام: حضرت نوح کے بیٹے اور رستم پہلوان کے دادا کا نام--

ترجمہ : چنانچہ میری یہ فریاد پہاڑ کی روح پر بھی کپکپی طاری کر دیتی ہے اور وہ سام کی آنکھ ہی کیوں نہ ہو اس میں (میری فریاد) لشکر کا غبار بن جاتی ہے-

ستایم حق شناسی ہائے محبوبے کہ در محفل　　دلش با چشم پُرخوں ولبش با ساغرے باشد

لغت : ستایم: میں تعریف کرتا ہوں، داد دیتا ہوں-- چشم پُرخوں: خون سے بھری آنکھ--

ترجمہ : میں ایسے محبوب کی حق شناسی کی داد دیتا ہوں (اس کی ستائش کرتا ہوں) جس کا دل محفل میں چشم پُرخوں پر ہوتا ہے اور ہونٹ جام بادہ سے لگے ہوتے ہیں- یعنی اس کی توجہ غمزدہ عاشق پر بھی ہوتی ہے اور اپنی مے نوشی سے بھی غفلت نہیں برتتا-

نبود ار تیشہ پیدا سر بہ سنگے می زدم لیکن　　ستم باشد کہ در بے ہودہ میری ہمسرے باشد

لغت : ار: اگر-- پیدا: میسر آنا-- بے ہودہ میری: فضول یا بیکار جان دے دینا-- ہمسرے: کوئی مدمقابل، برابر کا--

ترجمہ : اگر تیشہ میسر نہ آتا تو میں پتھر سے سر پھوڑ لیتا (اور اس طرح جان دے دیتا) لیکن یہ ستم کی بات ہوتی کہ اس طرح بے ہودہ جان دینے میں میرا کوئی ہمسر ہو جاتا- یہاں ہمسر اشارہ ہے فرہاد کی طرف، جس نے بقول غالب، بے ہودہ جان دی-

بیاید ہم زمن آنچہ از ظہوری یا فتم غالب　　اگر جادو بیاناں را ز من واپس ترے باشد

لغت : ظہوری: فارسی کا مشہور شاعر-- بیاید: پائے، پائے گا-- جادو بیاناں: جادو بیاں کی جمع، ایسے شاعر جن کی شاعری میں جادو کا اثر ہو، سحر بیان، جادو بیان-- واپس ترے: یعنی بعد میں آنے والا--

ترجمہ : اگر جادو بیان شعرا میں سے کوئی میرے بعد آئے تو وہ مجھ سے وہی فیض حاصل کرے گا جو میں نے ظہوری سے حاصل کیا ہے- غالب، ظہوری سے بہت متاثر تھا، چنانچہ اس نے ظہوری کی بعض غزلوں کے جواب میں غزلیں بھی کہی ہیں، یعنی اسی ردیف و قافیہ میں جس میں ظہوری کی غزلیں ہیں-

---

غزل #40

دل نہ تنہا ز فراق تو فغاں ساز دہد　　رفتن عکس تو از آئینہ آواز دہد

لغت : فغاں سازدہد: فریاد و فغاں کرتا ہے-- رفتن عکس تو: تیرے عکس کا ہٹ جانا--

ترجمہ : نہ صرف میرا دل تیرے فراق میں نالہ و فغاں کرتا ہے بلکہ جب (اے محبوب) تیرا عکس آئینے سے ہٹتا ہے (یعنی تو آئینے سے پرے

ہو جاتا ہے) تو اس سے بھی آواز آنے لگتی ہے، یعنی تیری جدائی اسے بھی محسوس ہوتی ہے۔ گویا محبوب کے حُسن میں اتنی دلکشی ہے کہ عاشق تو ایک طرف آئینہ جیسی بے جان چیز بھی اس پر لٹو ہو ہو جاتی ہے۔

مغز جاں سوخت ز سودا و بہ کام تو ہنوز　　زہر رسوائی ما چاشنی راز دہد

لغت : سودا: جنون، دیوانگی جس کا باعث محبت ہے-- کام: حلق، گلا-- چاشنی: ذائقہ، مزہ--

ترجمہ : دیوانگی کے باعث ہمارا مغز جاں جل گیا لیکن ہماری رسوائی کا زہر اب تک تیرے حلق میں راز کا مزہ دے رہا ہے۔ یعنی عاشق کو تو رسوائی (جو عشق کی وجہ سے ہوئی) کی تلخیوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے اور محبوب یہی سمجھ رہا ہے کہ ابھی کسی کو اس عشق کا علم نہیں، گویا یہ ابھی راز ہی کی بات ہے۔

خاک خُون باد کہ در معرض آثار وجود　　زلف و رُخ در کشد و سنبل و گل باز دہد

لغت : آثار وجود: وجود کی نشانیاں، مُراد عالم موجودات، کائنات-- خون باد: خُون ہو جائے، برا حال ہو-- معرض: ظہور ہونے کی جگہ، مُراد میں-- در کشد: کھینچ لی یا چھین لیتی ہے-- زلف و رخ: مُراد حسین چہرے--

ترجمہ : اس خاک کا برا حال ہو کہ اس کائنات یا عالم وجود میں کس طرح زُلف و رُخ چھین کر اس کی جگہ سنبل و گل دے دیتی ہے۔ یعنی کیسے کیسے حسین چہرے اس دُنیا میں آکر آخر خاک کی نذر ہو جاتے ہیں اور وہاں پھر پھُول اگتے ہیں۔ غالب ہی کے بقول:

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں　　خاک میں کیا صُورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

میرزا شوق لکھنوی:

اُونچے اُونچے مکان تھے جن کے　　آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے

داغم از پرورش چرخ کہ در بزم اُمید　　سر شمعے کہ فروزد بدم گاز دہد

لغت : داغم: میں جل گیا ہوں، مجھے دُکھ ہوتا ہے-- چرخ: آسمان-- فروزد: جلتی ہے، روشن ہوتی ہے-- گاز: قینچی-- بدم گاز دہد: کاٹ ڈالتی ہے--

ترجمہ : میں اس آسمان کے طرز پرورش پر جلتا ہوں (مجھے دُکھ ہوتا ہے) کہ اُمید کی محفل میں جو شمع روشن ہوتی ہے، اسے وہ قینچی سے کاٹ دیتا ہے۔ یعنی گردش فلک کسی کی اُمیدوں کو پُورا نہیں ہونے دیتی، اور جب کوئی اُمید پُوری ہونے کی توقع ہونے لگتی ہے تو وہ جلد اسے ختم کر دیتی ہے یعنی اُمید کی شمع بجھا دیتی ہے۔

دل چو بیند ستم از دوست نشاط آغازد　　شیشہ سازے ست کہ تا شکند آواز دہد

لغت : نشاط آغازد: اسے خُوشی ہونے لگتی ہے-- تا شکند: جب ٹوٹے تو--

ترجمہ : دل جب محبوب کے ہاتھوں جور و ستم برداشت کرتا ہے تو اسے خُوشی و مسرت ہونے لگتی ہے۔ یوں سمجھو کہ شیشہ (مراد دل) ایک ایسا ساز ہے کہ جب وہ ٹوٹتا ہے تو اس میں سے آواز نکلتی ہے یعنی سر نکلتے ہیں جو عاشق کے لئے مسرت و شادمانی کا باعث بنتے ہیں۔

ہائے پرکاری ساقی کہ بہ ارباب نظر　　مے بہ اندازہ و پیمانہ بہ انداز دہد

لغت : پرکاری: چالاکی-- ارباب نظر: گہری نظر رکھنے والے، اہلِ نظر، حُسن پرست--

ترجمہ : ذرا ساقی کی چالاکی ملاحظہ ہو کہ وہ اہلِ نظر کو شراب خاص مقدار میں یا محدود مقدار میں دیتا ہے اور جب پیمانہ انہیں دینے لگتا ہے تو ایک خاص انداز سے یعنی بڑے دلکش ناز و ادا کے ساتھ دیتا ہے۔ گویا شراب تو تھوڑی ہوتی ہے لیکن محبوب (ساقی) کے ناز و ادا ہی اہلِ نظر کو

بہت مست کر دیتے ہیں۔

طرہ ات مشک بدامان نسیم افشاند جلوہ ات گل بہ کف آئینہ پرداز دہد

لغت : طرہ ات: تیری زُلفیں-- افشاند: چھڑکتی ہیں، بھر دیتی ہیں-- جلوہ ات: تیرا نظارہ-- آئینہ پرداز: آئینے کو چمکانے والا، جلا دینے والا--

ترجمہ : تیری زُلفیں، نسیم (ہوا) کے دامن میں مشک چھڑکتی ہیں (دامن مشک سے بھر دیتی ہیں) اور تیرا جلوہ آئینہ پرداز کے ہاتھوں میں پھول رکھ دیتا ہے۔ یعنی ہوا کے چلنے سے محبوب کی زُلفوں کی خُوشبو اس (ہوا) میں پھیل جاتی ہے اور اس کے نظارہ حُسن سے آئینے میں گویا شگفتگی و چمک پیدا ہو جاتی ہے۔

سعی زیں بال فشانی جگرم سوخت دریغ کاش آبے ز نم خجلت پرواز دہد

لغت : سعی: کوشش-- بال فشانی: اڑنا، پر پھڑپھڑانا-- دریغ: افسوس--

ترجمہ : افسوس کہ میری اس اڑنے کی کوشش نے میرا جگر جلا دیا، کاش اس پرواز کی ندامت کا پسینہ ہی میری اس آتش جگر پر پانی ڈال دے۔ یعنی اس سعی ناکام پر جو ندامت ہوئی اسی سے میری اس آتش جگر کا یا اس دُکھ کا مداوا ہو جائے۔

اے کہ برخوان وصال تو قناعت کفراست ہاں صلایے کہ مرا حوصلہ آز دہد

لغت : خوان: دسترخوان-- صلایے کہ: ایسی دعوت جو-- آز: لالچ، حرص--

ترجمہ : تیرے وصل کے خوان پر قناعت سے کام لینا کفر ہے۔ ہاں! تو اس انداز سے دعوت دے کہ مجھ میں حرص کا حوصلہ پیدا ہو جائے۔ یعنی محبوب کے وصل سے عاشق کبھی پُوری طرح تسکین نہیں پا سکتا، وہ زیادہ سے زیادہ وقت محبوب کے پاس رہنا چاہتا ہے۔ جو مختصر وصل پر قناعت کرتے ہیں وہ بد قسمت ہیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ وصل کی گھڑیاں (خواہ کتنی طویل ہوں) مختصر معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ بقول امیر مینائی۔

وصل کی شب اور اتنی مختصر دِن گنے جاتے تھے اِس دِن کیلئے؟

بقول علامہ اقبال

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صُورت اڑتے جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

ایک جدید ایرانی شاعر ڈاکٹر محمد حسین شہریار نے پر لطف قطعہ کہا ہے:

شبے کان ماہ بامن بود می گفتم کلید صُبح بچاہ افگندہ ایم امشب کہ دربند است ماہ ا-نجا

ندانستم کہ ہم از نیمہ شب تازد بروں خورشید کہ نگذارد زغیرت ماہ را تا صبحگاہ این جا

(رات جب وہ ماہ یعنی محبوب میرے پاس تھا تو میں کہتا تھا کہ میں نے صُبح کی چابی کنویں میں پھینک دی ہے لیکن یہ پتا نہ تھا کہ سُورج آدھی رات ہی کو نکل آئے گا اور غیرت کے مارے ماہ کو صُبح تک یہاں نہیں رہنے دے گا)۔

من سر از پانشناسم برہ سعی و سپہر ہر دم انجام مرا جلوہ آغاز دہد

لغت : سر از پانشناسم: مجھے سر اور پیر کی تمیز نہیں ہوتی-- سپہر: آسمان-- جلوہ آغاز دہد: آغاز کا جلوہ دیتا ہے، یعنی مجھے آغاز نظر آتا ہے--

ترجمہ : کوشش کی راہ پر میں اس حد تک تیزی سے چلتا ہوں کہ مجھے اپنے سر اور پیر کا پتا نہیں چلتا، جبکہ آسمان ہر لحہ میرے انجام کار کو اس

طرح ظاہر کرتا ہے کہ یہ آغاز کار ہے۔ سعی سے مُراد محبت ہو سکتی ہے۔ یعنی عاشق کے لئے عشق میں انتہا کا کوئی تصور نہیں، اس کے لئے انتہا بھی ایک طرح سے ابتدا ہے۔

پردہ داران بہ نے و ساز فشارش دارند نالہ می خواست کہ شرح ستم ناز دہد

لغت : پردہ داراں: پردہ دار کی جمع، ایک معنی پردے میں رکھنے والے، دُوسرے معنی جو یہاں مقصود ہیں نغمہ پرداز-- فشارش دادند: دباؤ میں لے آئے، بھینچ لیا، دبا دیا--

ترجمہ : ہمارا نالہ و فریاد محبوب کے ناز و ادا کے جور و ستم کی تفصیل بیان کرنا چاہتا تھا۔ لیکن نغمہ پردازوں (یا مغنیوں) نے اسے نے اور ساز (کی آواز) میں دبا دیا۔ یعنی نے و ساز سے جو آواز بلند ہو رہی ہے وہ درحقیقت عاشق ہی کا نالہ و فریاد ہے جو اس صُورت میں ابھر رہا ہے اور عاشق پر محبوب کے ستم ناز کی تفصیل بیان کر رہا ہے۔

ہر نسیمے کہ زکوے تو بخاکم گذرد یادم از ولولہ عمر سبک تاز دہد

لغت : بخاکم گذرد: میری قبر پر سے گذرتی ہے-- ولولہ: جوش-- عمر سبک تاز: تیز رفتار زندگی، جلد گذر جانے والی زندگی--

ترجمہ : تیرے کوچے سے جو بھی ہوا میری قبر پر سے گذرتی ہے وہ مجھے تیز رفتار زندگی کے ولولے یاد کرا دیتی ہے۔ یعنی اس میں ایک تو محبوبہ کے حوالے سے بات ہے کہ اس کے کوچے میں عاشق کس ولولے کے ساتھ جایا کرتا تھا، لیکن زندگی اتنی تیز رفتار ہے کہ یہ باتیں گویا خواب بن گئی ہیں اور محبوب کے کوچے کی ہوا مردہ عاشق کو وہ دِن یاد کرا دیتی ہے۔ دُوسرا حوالہ عمومی ہے کہ زندگی گذرنے کا پتا ہی نہیں چلتا۔ بہرحال پہلا حوالہ بنیادی حوالہ ہے۔

چوں نناز دسخن از مرحمت دہر بخویش کہ برد عرفی و غالب بہ عوض باز دہد

لغت : مرحمت دہر: زمانے کی عنایت و مہربانی-- چوں نناز د: کیوں ناز نہ کرے، فخر نہ کرے--

ترجمہ : شاعری، زمانے کی عنایت و مہربانی پر کیوں اپنے آپ میں پھُولے نہ سمائے کہ وہ (زمانہ) عرفی جیسے شاعر کو لے جاتا اور اس کے بدلے میں غالب جیسا شاعر دے دیتا ہے۔ عرفی ایک عظیم فارسی شاعر تھا، اس لحاظ سے غالب بھی عظیم فارسی شاعر ٹھہرا۔ صوفی مرحوم نے برد بمعنی لے جاتا ہے کہ بجائے برد لکھا ہے جس سے مفہوم بگڑ گیا ہے اس لئے کہ آگے لفظ بعوض ہے اور اس کے مطابق بردہی صحیح ہے۔

غزل #41

کو فنا تا ہمہ آلائش پندار برد از صُور جلوہ و از آئینہ زنگار برد

لغت : آلائش: آلودگی-- پندار: غرور، تکبر، انا-- صور: صُورت کی جمع، مظاہر کائنات-- زنگار: زنگ، قدیم میں آئینہ فولاد سے بنتا تھا، جس پر برسات میں زنگ لگ جاتا تھا جسے دور کرنے کے لئے آئینے کو صیقل کرتے تھے--

ترجمہ : فنا کہاں ہے کہ وہ غرور و تکبر یا انا کی تمام آلودگی کو دور کر دے اور مظاہر کائنات کا وجود نہ رہے اور آئینے کا صیقل ہو جائے۔ وحدت الوجود کی طرف اشارہ ہے۔ صوفیا کے نزدیک اس کائنات کا اپنا کوئی وجود نہیں صرف وہی ذات حق ہر جگہ جلوہ فرما ہے۔ گویا شاعر نے یہ کہنا چاہا ہے کہ انسان جس خودی یا انا کے تکبر کا شکار ہے اس سے بچے اور اپنی ذات کو ذات حق میں فنا کر دے۔

شب زخود رفتم و برشعلہ کشودم آغوش کو بدآموز کہ پیغارہ بہ دلدار برد

لغت : زخود رفتم: میں بے خود ہوگیا-- کشودم آغوش: میں نے آغوش یا گود کھولی-- بد آموز: برا سکھانے والا، الٹی سیدھی پٹی پڑھانے والا کو: کہاں ہے-- پیغارہ: طعنہ--

ترجمہ : رات میں بے خود ہوگیا اور اس بے خودی کے عالم میں مَیں نے شعلے پر آغوش کھول دی، یعنی شعلے پر کود پڑا تاکہ خود کو جلادوں- بد آموز رقیب کہاں ہے کہ وہ جاکر محبوب کو طعنہ دے- رقیب غلط پٹی محبوب کو پڑھاتا تھا یہ کہ عاشق ایسا ہے ویسا ہے، عشق میں سچا نہیں اور محبوب بھی سچ مان لیتا تھا لیکن اب میری اس حالت کے حوالے سے محبوب کو طعنہ دے کہ دیکھو وہ تو سچا عاشق تھا جس نے تمہاری خاطر یوں جان دے دی-

گفتہ باشی کہ بہ ہر حیلہ در آتش فگنش غیر می خواست مرا بے تو بہ گلزار برد

لغت : فگنش: اسے آگ میں ڈال-- بہ ہر حیلہ: بہر طور، جس طرح بھی ممکن ہو--

ترجمہ : رقیب کی یہ خواہش تھی کہ وہ مجھے تیرے بغیر باغ میں لے جائے، شاید تو نے اس سے کہا ہو کہ اسے بہر طور آگ میں ڈال دے- یعنی محبوب کے بغیر باغ میں جانا آگ میں جلنے کے مترادف ہے-

باز چسپیدہ لب از جوش حلاوت باہم مرگ مشکل کہ زما لذت گفتار برد

لغت : چسپیدہ: چپک گئے ہیں-- حلاوت: مٹھاس، شیرینی-- جوش: مُراد کثرت، بہت--

ترجمہ : ہمارے ہونٹ پھر کثرت حلاوت سے اس قدر باہم چپک گئے ہیں کہ موت کے لئے مشکل ہے کہ وہ ہم سے ہماری لذت گفتار چھین سکے- محبوب کے لبوں میں بے حد حلاوت کی بات کی ہے جن کے بوسے سے عاشق کے لبوں کی یہ حالت ہوئی- اس حلاوت کا اثر عاشق کی گفتار پر بھی پڑا ہے-

عشوہ مرحمت چرخ مخر کایں عیار یوسف از چاہ برآرد کہ بہا زار برد

لغت : عشوہ: ناز نخرہ، آنکھوں کے اشارے-- مرحمت: عنایت و مہربانی-- چرخ: آسمان-- مخر: مت خرید، فریب میں مت آ-- برآرد: نکالتا ہے-- کہ: تاکہ-- بہ بازار برد: مارکیٹ یا منڈی میں لے جائے-- عیار: چالاک، مکار--

ترجمہ : تو آسمان کی عنایت و مہربانی کا نخرہ مت خرید یعنی اس کی نوازشات کے فریب میں مت آ کیونکہ یہ فریب کار حضرت یوسف کو کنویں سے اس لئے نکالتا ہے کہ ان کی فروخت کا سامان کر سکے- بظاہر کنویں سے نکالنا ہمدردی کا اظہار ہے لیکن بعد میں فروخت کرنا توہین یا ظلم کی علامت ہے- حضرت یوسف کی قرآنی تلمیح کے حوالے سے شاعر نے آسمان کی عیاریوں کی بات کی ہے-

شوق گستاخ و تو سرمست بداں رسوائی ہاں ادائے کہ دِل و دست من از کار برد

لغت : گستاخ: بے باک-- بداں رسوائی: یعنی جس رسوائی کا عاشق کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے-- ادائے کہ: ایسی ادا ہو-- از کار برد: بیکار کر کے رکھ دے، وہ کسی کام کے نہ رہیں--

ترجمہ : ہمارا عشق بے باک ہے اور تو ہماری رسوائی کے باعث سرمست ہوا بیٹھا ہے، یعنی عاشق نے جذبہ محبت کی بنا پر بے باکی کا مظاہرہ کیا جو اس کی رسوائی کا اور محبوب کی سرمستی کا باعث بنا- اب عاشق اس سے گزارش کر رہا ہے کہ اے محبوب اب تو کوئی ایسی ادا دکھا جو ہمارے دست و دِل دونوں کو کام کے لائق نہ رکھے تاکہ کسی بے باکی جذبے کی بنا پر اور کسی دست درازی کا امکان نہ رہے-

خوں چکاں است نسیم از اثر نالہ من کیست کز سعی نظر پے بہ در یار برد

لغت : خوں چکاں: خوں بہانے والی-- کیست: کون ہے-- سعی نظر: نظر کی کوشش سے-- پے بہ در یار برد: دوست کے در تک پاؤں لے جائے یعنی وہاں تک پہنچے--

ترجمہ : میرے نالہ و فریاد کے اثر سے بادِ نسیم خُون برسا رہی ہے، اس صُورت حال میں کون ہے جس کی نظریں محبوب کے در تک پہنچ سکیں، یعنی نہیں پہنچ سکتیں، کیونکہ مذکورہ صُورت حال (ہوا میں خُون کی بارش) میں نظروں کا وہاں پہنچنا ممکن نہیں۔

تو نیایی بہ لب بام و بکوئے تو مدام دیدہ ذوق نگہ از روزن دیوار برد

لغت : تونیایی: تو نہیں آتا ہے-- مدام: ہمیشہ-- روزن دیوار: دیوار کا سوراخ جو ہوا کے لئے رکھا جاتا ہے، روشن دان--

ترجمہ : اے دوست! تو کبھی لب بام نہیں آتا چنانچہ ہمیشہ ہماری آنکھیں اپنی نگاہ کا ذوق روزن دیوار سے حاصل کر لیتی ہیں۔ یعنی تیرا جلوہ سامنے تو نظر نہیں آتا البتہ روزن دیوار ہی سے تجھے دیکھ کر ہم اپنی حسرت دیدار پُوری کر لیتے ہیں۔

ناز را آئینہ مائیم بفرما تا شوق بتو از جانب ما مژدہ دیدار برد

لغت : مائیم: ہم ہیں-- بفرما: تو فرما، حکم دے، اجازت دے--

ترجمہ : ہم تیرے ناز و ادا کا آئینہ ہیں، تو ہمیں اجازت دے تاکہ ہمارا جذبہ عشق ہماری طرف سے تجھے دیدار کی خُوش خبری پہنچا دے۔ یعنی عاشق، محبوب کے جلوے یا دیدار سے محروم ہے لیکن اپنے جذبہ عشق کی بنا پر اس کا دِل تصور میں محبوب کے ناز و کرشمہ کا آئینہ بنا ہوا ہے۔ یعنی ناز و ادا دیکھ لیتا ہے اسی لئے وہ اس سے کہتا ہے کہ تو خود آکر ہمارے دِل میں اپنے ناز و ادا کا عکس دیکھ لے۔

مژہ ات سفت دِل و رفت نگاہ تو فرد کز ضمیرم گلہ سرزنش خار برد

لغت : سفت دِل: دِل چیر دیا-- رفت فرو: نیچے اتر گئی، دِل میں اتر گئی-- کز: کہ از-- سرزنش: ڈانٹ ڈپٹ، خلش--

ترجمہ : تیری پلکوں نے میرا دِل چیر دیا اور تیری نگاہیں دِل میں اتر گئی ہیں تاکہ میرے دِل سے کانٹے کی خلش کا شکوہ دور کر دیں۔ گویا عاشق کے دِل میں محبوب کی مُحبت کی خلش کانٹے کی طرح محسوس ہوتی تھی جس کی وہ شکایت کرتا رہتا تھا۔ محبوب نے توجہ کی (پلکوں کا دِل کو چیرنا اور نگاہوں کا دِل میں اترنا توجہ کی علامت ہے) تو یہ گلہ شکوہ دور ہو گیا۔

خاکے از رہگذر دوست بہ فرقم ریزید تا ز دِل حسرت آرائش دستار برد

لغت : بہ فرقم ریزید: میرے سر پر ڈالو-- آرائش دستار: دستار کی سجاوت، پگڑی کی زینت--

ترجمہ : کوئی میرے سر پر دوست کی رہگذر کی خاک ہی ڈال دے تاکہ میرے دِل سے دستار کی آرائش کی حسرت دور ہو جائے۔ دستار کی سجاوٹ کے لئے اس میں پھُول لگایا کرتے تھے لیکن عاشق گویا خستہ حال ہے، اسے پھُول میسر نہیں ہیں اس لئے محبوب کی خاک رہگذر ہی اس کی آرائش دستار کا سامان کر دے گی۔

می زند دم زفنا غالبَ و تسکینش نیست بو کہ توفیق ز گفتار بہ کردار برد

لغت : می زند دم زفنا: فنا کی باتیں کرتا ہے-- تسکینش نیست: اسے تسکین یا تسلی نہیں ہے، اطمینان نہیں ہے-- بو کہ: اللہ کرے-- کردار: عمل، کسی بات پر عمل کرنا--

ترجمہ : غالب فنا کی بڑی باتیں کرتا رہتا ہے لیکن اسے تسکین و تسلی نہیں ہے۔ خدا کرے کہ اسے گفتار کی بجائے کردار کی توفیق عطا ہو۔ یعنی مقام فنا کا معاملہ باتوں سے طے نہیں ہوتا۔ مُراد ہے محبوب حقیقی کی ذات میں فنا ہونا اس کے لئے تو ایسے اعمال کی ضرورت ہے جن سے تسکین قلب کا سامان ہو۔

غزل #42

چاک از جیبم بداماں می رود تاچہ بر چاک از گریباں می رود

لغت : چاک: کٹاؤ-- تا: یعنی خدا معلوم-- چہ: کیا-- می رود: گذرتی ہے، گذر رہی ہے--

ترجمہ : میرے گریبان کا چاک اب دامن کی طرف جارہا ہے، معلوم نہیں گریبان کے ہاتھوں چاک پر کیا گذر رہی ہے- گویا عاشق حالت دیوانگی میں اپنے کپڑے پھاڑ رہا ہے- پہلے گریبان پھاڑا اب اس سے بھی آگے بڑھ کر دامن تک نوبت آرہی ہے جو اس دیوانگی میں اضافے کی علامت ہے-

جوہر طبعم درخشان است لیک روزم اندر ابر پنہاں می رود

لغت : طبعم: میری طبیعت-- درخشان: روشن-- لیک: لیکن-- پنہاں: چھپا ہوا--

ترجمہ : میرا جوہر طبع روشن ہے لیکن بدقسمتی سے میرا دِن بادلوں میں چھپ کر گذر رہا ہے- دِن کا اس طرح گذرنا نصیبے کا تاریکی میں ہونا ہے- یعنی شاعر اپنی قُدرتی ذہانت و فطانت کی بات کرتا ہے جو نصیبے کی تاریکی میں چھپ کر رہ گئی ہے- یعنی اس کا یہ جوہر روشن تو ہے لیکن بدنصیبی اس کے اظہار میں مانع ہے-

گر بود مشکل مرنج اے دِل کہ کار چوں رود از دست آساں می رود

لغت : مرنج: مت آزردہ ہو-- کار از دست رود: معاملہ ہاتھ سے نکل جائے، اپنے بس میں نہ ہو--

ترجمہ : اے دِل اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو آزردہ خاطر نہ ہو کیونکہ جب کوئی معاملہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے یا بس میں نہیں رہتا تو وہ آسان ہو جاتا ہے- یہی بات اردو میں ذرا دُوسرے رنگ میں کی ہے:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

جز سخن کفرے و ایمانے کجا ست خود سخن در کفر و ایماں می رود

لغت : جز سخن: سوائے باتوں کے-- کجاست: کہاں ہے یعنی نہیں ہے--

ترجمہ : سوائے باتوں کے کفر اور ایمان کا وجود کہاں ہے، اور یہ باتیں بھی تو کفر و ایمان کا وجود ثابت کرنے ہی کی خاطر کی جاتی ہیں- یعنی ہم کفر اور ایمان کے بارے میں تو زوردار باتیں کرتے ہیں لیکن عمل کے لحاظ سے ہم ان سے بہت دور ہیں- بقول علامہ اقبال:

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

ہر شمیمے را مشامے درخورست بوے پیراہن بہ کنعان می رود

لغت : شمیم: خُوشبو-- مشام: یعنی دماغ-- بوے پیراہن: لباس کی خُوشبو، اشارہ ہے حضرت یوسفؑ کے لباس کی طرف جو انہوں نے مصر سے اپنے والد حضرت یعقوبؑ کو کنعان بھیجا تھا-- درخور: لائق، مناسب--

ترجمہ : ہر خُوشبو کے لِئے اس کے لائق دماغ ہونے کی ضرورت ہے، یعنی جس معیار کی خوشبو ہے، اسی معیار کا مشام ہو- چنانچہ لباس کی خُوشبو کنعان پہنچتی ہے- حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے کی جدائی میں رو رو کر بینائی کھو بیٹھے تھے، جب حضرت یوسفؑ والیٔ مصر بنے اور انکے ظالم بھائی کنعان میں قحط کی بنا پر مصر کچھ لینے گئے تو حضرت یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا- مختصر یہ کہ انکی واپسی پر اپنی قمیص انہیں دی- جب حضرت یعقوبؑ نے وہ قمیص سونگھی تو ان کی بینائی بحال ہو گئی- یہ قرآنی تلمیح ہے-

آید و از ذوق نشناسم کہ کیست تا رود پنداشتی جان می رود

لغت : نشناسم: میں نہیں پہچانتا، نہیں پہچان سکا-- کیست: کون ہے-- پنداشتی: تونے سمجھا-- تا: جب--

ترجمہ : جب محبوب میری طرف آتا ہے تو مجھ پر ذوق وشوق اور جذبے کی کچھ ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ میں اسے پہچان نہیں سکتا اور جب وہ جائے تو یوں سمجھو کہ میری جان چلی گئی- لفظ جان ذو معنی یعنی صنعت ایہام کا حامل ہے- ایک معنی تو عاشق کی روح اور دُوسرے سے مُراد محبوب ہے-

می برد اما نہ یک جا می برد می رود اما پریشاں می رود

لغت : می برد: وہ لے جاتا ہے-- اما: لیکن-- پریشاں می رود: سرگرداں جاتا ہے، آشفتہ حالی میں جاتا ہے--

ترجمہ : وہ مجھے لے جاتا ہے لیکن ایک جگہ نہیں لے جاتا- وہ جاتا تو ہے لیکن سرگردانی کی حالت میں جاتا ہے- یعنی جدھر مُنہ اُٹھا اُدھر چل دیا- ایک جگہ نہیں لے جاتا- اس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ وہ گویا ہر جائی ہے-

ہر کہ بیند در رہش گوید ہمی قبلہ آتش پرستاں می رود

لغت : در رہش: اسے راستے میں-- گوید ہمی: کہنے لگتا ہے، کہتا ہے، کہہ اُٹھتا ہے--

ترجمہ : جب کوئی اسے راستے میں چلتے دیکھتا ہے تو وہ کہہ اُٹھتا ہے کہ وہ (محبوب) آتش پرستوں کا قبلہ جارہا ہے- یعنی محبوب کے حُسن میں اتنی چمک دمک ہے کہ لگتا ہے اس کے چہرے سے شعلے اٹھ رہے ہیں-

اول ماہ است و از شرم تو ماہ آخر شب از شبستان می رود

لغت : شبستان: رات گذارنے کی جگہ، خوابگاہ-- ماہ: مہینہ-- دُوسرا ماہ: چاند--

ترجمہ : مہینے کا آغاز ہے اور چاند تیری شرم سے رات کے آخری حصّے میں خواب گاہ سے جارہا ہے- چاند شروع کے چند دِن طلوع ہو کر جلد غروب ہو جاتا ہے- شاعر نے اس کی یہ علت پیدا کی ہے کہ وہ دراصل محبوب کے حُسن کی چمک دیکھتا ہے تو اس کے مقابلے میں اسے اپنی چمک کمتر یا معمولی معلوم ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے شرم آجاتی ہے اور وہ جلد چلا جاتا ہے، غروب ہو جاتا ہے- صنعت حُسن تعلیل کا شعر ہے-

بگذر از دشمن دلش سخت است سخت آبروے تیر و پیکاں می رود

لغت : بگذر: گذر جا، چھوڑ دے، توجہ نہ کر--

ترجمہ : تو دشمن (رقیب) کو چھوڑ دے- یعنی اس کی طرف توجہ نہ کر، اس کا دِل بہت سخت ہے- اس پیکان سے تو عاشق کو ہلاک کر کہ اس عاشق کے لئے اس میں لذت بھی ہے اور فخر کی بات بھی ہے- نیز اس سے تیر و پیکان کی آبرو بھی رہ جائے گی، جبکہ رقیب پتھر دِل ہونے کے باعث کہاں ایسی لذت اُٹھا سکتا ہے اس طرح یہ گویا تیر و پیکان کی توہین کی بات ہوگی-

کیست تا گوید بداں ایواں نشیں آنچہ بر غالبؔ ز دربان می رود

لغت : کیست: کون ہے-- بداں: بہ آں، اس سے-- ایواں نشیں: محل میں بیٹھا ہوا یعنی محبوب-- آنچہ: جو کچھ--

ترجمہ : کون ہے جو جا کر اس محفل نشیں محبوب کو بتائے کہ اس محبوب کے دربان کے ہاتھوں غالبؔ پر کیا کچھ گذر رہی ہے- اردو میں غالبؔ نے دربان کے متعلق یوں کہا ہے:

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے

یعنی دربان عاشق کی خُوب پٹائی کرتا ہے کہ اس کی اتنی جُرأت کہ یہاں آکر محبوب سے ملاقات کی کوشش کرتا یا ملاقات کے لِئے کہتا ہے۔

غزل #43

نومیدی ما گردش ایام ندارد روزے کہ سیہ شد سحر و شام ندارد

لغت : نومیدی: نااُمیدی، مایوسی-- گردش ایام: دنوں کی گردش، جس سے زمانے میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں، انقلاب آتے ہیں--

ترجمہ : ہماری مایوسی کا گردش ایام سے کوئی تعلق نہیں ہے، جو دِن تاریک ہو جائے اس کی پھر شام و سحر نہیں ہوتی۔ گردش ایام سے دُنیا میں مختلف تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، انقلاب آتے ہیں، لیکن شاعر سراپا مایوسی بنا ہوا ہے، مایوسیوں کا شکار ہے، اسے ان مایوسیوں میں تبدیلی کی کوئی توقع نہیں، یعنی کوئی اُمید پُوری ہونے کی توقع نہیں۔ غالب ہی کے بقول:

کوئی اُمید بر نہیں آتی کوئی صُورت نظر نہیں آتی

بوسم لب دلدار و گزیدن نتوانم نرم است دلم حوصلہ کام ندارد

لغت : بوسم: میں چومتا ہوں-- گزیدن: گ پر زبر کاٹنا-- حوصلہ کام: آرزو یا خواہش کی ہمت--

ترجمہ : میں محبوب کے ہونٹ چومتا تو ہوں لیکن میں انہیں دانتوں سے کاٹ نہیں سکتا۔ دانتوں سے کاٹنا فرط مُحبت و جذبہ شوق کی علامت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اپنی خواہش تو یہی ہے لیکن میرا دِل نرم ہے اسی لِئے اپنی یہ خواہش پُوری کرنے کا مجھ میں حوصلہ نہیں۔

مفرست بطوف حرم دوست نسیمے کز نکہت گل جامہ احرام ندارد

لغت : مفرست: مت بھیج-- نکہت: خُوشبو-- جامہ احرام: وہ چادر جو حاجی حج کے موقع پر پہنتے ہیں--

ترجمہ : حرم دوست کے طواف کے لِئے کوئی ایسی نسیم (ہوا) نہ بھیج جس کا جامہ احرام پھُول کی خُوشبو کا نہ ہو یعنی جو معطر اور پاکیزہ نہ ہو۔ خدا سے خطاب ہے، دوست سے مُراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ عام محبوب کے لِئے یہ اصطلاحات طوف، جامہ احرام اِستعمال نہیں ہو سکتیں۔ اگر غالب کے پیشِ نظر عام محبوب ہے تو یہ گستاخانہ بات ہوگی۔

ہر ذرہ خاکم ز تو رقصاں بہ ہوائیست دیوانگی شوق سرانجام ندارد

لغت : رقصاں: رقص کر رہا ہے، ناچ رہا ہے-- سرانجام: انتہا-- ہوا: فضا-- زتو: از تو، تیری وجہ سے، تیری مُحبت میں--

ترجمہ : میری خاک کا ہر ذرہ تیرے عشق کی بنا پر فضا میں رقصاں ہے۔ عشق کی دیوانگی کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ یعنی جس طرح ذرے ہوا میں ادھر ادھر اڑتے رہتے ہیں اور کسی جگہ رکتے یا ٹھہرتے نہیں ہیں، کچھ یہی حال دیوانگی شوق کا ہے، اس کی بھی کوئی منزل نہیں ہے اور وہ بھی ذروں کی سرگردانی میں رہتی ہے۔

رو تن بہ بلا دہ کہ دگر بیم بلانیست مرغ قفسے کشمکش دام ندارد

لغت : رو: جا-- تن بہ بلادہ: مصیبت پر راضی ہو جا-- دگر: پھر-- بیم: خوف--

ترجمہ : تجھ پر جو مصیبت پڑے اس پر تو راضی ہو جا یا خود کو مصیبت کے سپرد کر دے کیونکہ اس طرح پھر کسی مصیبت کا ڈر نہیں رہتا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ پرندہ جب قفس میں قید ہو جائے تو وہ جال میں تڑپنے پھڑکنے کی کشمکش سے آزاد ہو جاتا ہے۔ صنعت تمثیل کا شعر ہے اردو میں غالب نے یہ بات اس رنگ میں کی ہے:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں

بے محابا در بلا بودن بہ از بیم بلاست

مصیبت میں بے خطر کود پڑنا مصیبت کے خوف سے بہتر ہے۔

قاصد خبر آورد و ہماں خشک دماغم ظرف قدحش رشحہ پیغام ندارد

لغت : ہماں: وہی، ویسا ہی-- خشک دماغم: میں خمار زدہ ہوں، افسردہ خاطر ہوں-- ظرف قدحش: یعنی اس کے پیالے-- رشحہ پیغام: پیغام کا قطرہ، یعنی دِل کو معمولی سا بھی خُوش کرنے والا پیغام--

ترجمہ : قاصد، محبوب کی طرف سے پیغام تو لے کر آیا ہے لیکن میں ابھی ویسے کا ویسا ہی آزردہ دِل ہوں، اس لِئے کہ قاصد کے پیالے میں پیغام کا کوئی قطرہ نہیں ہے۔ یعنی پیغام آیا بھی ہے تو ایسا نہیں کہ جس سے طبیعت کھل اٹھے، دل خُوش ہو جائے۔ گویا یہ پیغام مایوس کن ہے۔

بے نقش وجود تو سراپائے من از ضعف چوں بستر خواب است کہ اندام ندارد

لغت : سراپائے من: میرا وجود، بدن-- ضعف: ناتوانی، کمزوری-- اندام ندارد: جس پر کوئی جسم نہ ہو، یعنی کوئی سویا لیٹا ہوا نہ ہو--

ترجمہ : تیرے وجود کے نقش کے بغیر میرے ناتواں وجود یا جسم کی حالت اس بستر خواب کی سی ہے جس پر کوئی لیٹا یا سویا ہوا نہ ہو۔ یعنی اس ذات حقیقی کے وجود کے دم ہی سے اس کائنات کا وجود قائم ہے۔

گردید نشانہا ہدف تیر بلاھا آسائش عنقا کہ بجز نام ندارد

لغت : ہدف: نشانہ-- آسائش عنقا: ایسی آسودگی جس کا کوئی وجود نہ ہو-- عنقا: سیمرغ ایک فرضی پرندہ جس کا کوئی وجود نہیں-- گردید نشانہا: یعنی وجود بن گئے--

ترجمہ : جو بھی اور جہاں بھی وجود ہیں وہ مصائب کے تیروں کا ہدف بن گئے ہیں یعنی آلام و مصائب میں گھرے رہتے ہیں اور سکون و راحت گویا عنقا ہے جو محض نام ہی نام ہے اور اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

بلبل بہ چمن بنگر و پروانہ بہ محفل شوق است کہ در وصل ہم آرام ندارد

لغت : بنگر: دیکھ-- آرام ندارد: اسے سکون نہیں ہے--

ترجمہ : عشق، وصل میں بھی آرام و سکون سے محروم ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں تو بلبل کو باغ میں اور پروانے کو محفل میں دیکھ لے۔ بلبل پھُول کی عاشق ہے۔ باغ پھُولوں سے بھرا ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی بلبل گویا نالہ و فغاں کرتی رہتی ہے جو محبوب سے دوری کی علامت ہے۔ اسی طرح پروانہ، شمع کا عاشق ہے۔ شمع محفل میں جل رہی ہے اور پروانہ اس پر بے قراری کے عالم میں پرواز کر رہا ہے۔ ان دونوں کو محبوب کا وصل میسر ہے۔ لیکن ان کی بے قراری بدستور قائم ہے۔

تلخ است رگ ذوق کبابے کہ بسوزد زاں رشک کہ سوز جگر خام ندارد

لغت : رگ ذوق: ذائقے کی رگ، مُراد ذائقہ-- کہ بسوزد: جو جل جائے-- سوز جگر خام: یعنی عشق کی آگ سے نیم بسمل ہونے والا جگر--

ترجمہ : اس جلے ہوئے کباب کی رگ ذوق اس رشک کی بنا پر تلخ ہے کہ اس کباب میں وہ جگر خام والا سوز کیوں نہیں ہے۔ عاشق کے لِئے

عشق کی آگ میں جل کر نیم بسمل ہونے میں ایک خاص لذت ہے، جب کہ کباب جلا بھی ہے لیکن اس کے لئے لذت کا کوئی سامان نہیں ہوا، چنانچہ اسی رشک کے سبب اس میں تلخی ہے۔ شاعر نے جلے ہوئے کباب کی کڑواہٹ کے لئے مذکورہ علت پیدا کی ہے، اس طرح اس شعر میں صنعت حسن تعلیل آگئی ہے۔

آیا بہ دلت ولولہ کسب ہوا نیست یا آنکہ سرائے تو لب بام ندارد

لغت : ولولہ: شوق، جوش-- کسب ہوا: ہوا حاصل کرنا، ہوا جذب کرنا-- سرائے تو: تیرا گھر--

ترجمہ : کیا تیرے دل میں ہوا کے حصول یا ہوا جذب کرنے کا کوئی ولولہ نہیں ہے یا ویسے ہی تیرے گھر کا کوئی لب بام نہیں۔ محبوب ہوا پینے کی خاطر لب بام آئے تو عاشق کو اس کا دیدار میسر آجاتا ہے، لیکن شاعر کا محبوب گویا کبھی لب بام نہیں آتا جس کے، شاعر کے نزدیک، دو سبب ہو سکتے ہیں۔ اول محبوب کو تازہ ہوا پینے کا شوق نہیں یا پھر اس کا گھر لب بام نہیں رکھتا۔

بوسے کہ ربایند بہ مستی زلب یار نغز است ولے لذت دشنام ندارد

لغت : بوسے کہ: وہ بوسہ جو-- ربایند: اڑاتے ہیں، لیتے ہیں، لیا جاتا ہے-- نغز: انوکھا، خوب، عمدہ--

ترجمہ : عالم مستی میں محبوب کے لبوں کا جو بوسہ لیا جاتا ہے وہ ہوتا تو بہت پر لطف ہے لیکن اس میں دشنام کی لذت نہیں ہوتی۔ محبوب مستی کے عالم میں ہے، عاشق اس کی اس حالت سے فائدہ اٹھا کر اس کے لبوں کا بوسہ لے لیتا ہے، لیکن محبوب بے خبر رہتا ہے، جبکہ بوسے کے علاوہ عاشق کے لئے محبوب کی دشنام طرازی میں بھی ایک خاص لذت ہے جس سے وہ، محبوب کی اس حالت کے باعث، محروم رہتا ہے۔

ہر رشحہ بہ اندازہ ہر حوصلہ ریزند مے خانہ توفیق خم و جام ندارد

لغت : بہ اندازہ ہر حوصلہ: ہر حوصلے کے مطابق، مناسب-- مے خانہ توفیق: توفیق ایزدی کا میخانہ-- رشحہ: قطرہ مراد شراب--

ترجمہ : ہر پینے والے کو اس کے حوصلے اور ظرف کے مطابق شراب ملتی ہے، اس ذات حقیقی خدا تعالیٰ کی عنایت و بخشش کے میخانے میں صراحی اور جام نام کی کوئی چیز نہیں۔ خدائے بزرگ و برتر ہر کسی کے حوصلہ و ظرف کے مطابق اس پر اپنی نوازشات فرماتا ہے۔

غالبؔ کہ بہ است از غزلم مصرع استاد بادام صفائے گل بادام ندارد

ترجمہ : غالب میری اس ساری غزل سے استاد کا یہ مصرع کہیں بہتر ہے اور وہ یہ کہ بادام میں گل بادام کی سی صفا و پاکیزگی نہیں ہے۔ جتنی گل بادام کے حسن میں دلکشی ہے ویسی خود بادام میں نہیں۔

غزل #44

چہ خیزد از سخنے کز درون جاں نبود بریدہ باد زبانے کہ خوں چکاں نبود

لغت : کز: کہ از-- درون جان: جان کے اندر یعنی دل سے-- بریدہ باد: خدا کرے کٹ جائے-- خوں چکاں: خون ٹپکانے والی--

ترجمہ : اس بات سے کیا حاصل ہے جو دل سے نہیں نکلتی، خدا کرے ایسی زبان کٹ جائے جو خوں چکاں نہ ہو۔ یعنی دل سے نہ نکلنے والی بات میں اثر نہیں ہوتا اور وہ زبان بیکار ہے جو دکھ درد سے خالی ہو۔ علامہ اقبال نے اس ضمن میں اس طرح اظہار خیال کیا ہے:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے پر نہیں، لذت پرواز مگر رکھتی ہے

حکیم، ساقی وے تند و من ز بد خوئی ز رطل بادہ بہ خشم آیم ارگراں نبود

لغت : تند: تیز-- بدخوئی: بری عادت-- رطل: پیالہ-- بہ خشم آیم: غصے یا طیش میں آجاتا ہوں-- ار: اگر-- گراں: بھری پوری طرح بھرا ہوا--

ترجمہ : مولا حالی کے مطابق حکیم سے مُراد خدا ہے- کہتا ہے کہ ساقی تو اندازے سے زیادہ نہیں دیتا اور شراب دولت دُنیا تند ہے، مگر میں اپنی بدخوئی اور زیادہ طلبی سے اگر شراب کا پیالہ ہلکا پاتا ہوں تو غصے میں آتا ہوں-

نگفتہ ام ستم از جانب خداست ولے خدا بہ عہد تو بر خلق مہربان نبود

لغت : نگفتہ ام: میں نے یہ تو نہیں کہا-- بہ عہد تو: تیرے دور میں، تیرے زمانے میں--

ترجمہ : میں نے یہ تو نہیں کہا یا میں یہ تو نہیں کہتا کہ جور و ستم خدا کی طرف سے ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ خدا تیرے دور میں خلق پر مہربان نہیں ہے- محبوب کے بے حد جور و ستم کی بات کی ہے- یعنی اگر خدا اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے تو تجھے ان پر اس جور و ستم کی کھلی چھٹی نہ ہوتی-

ز نازکی نتواند نہفت راز مرا خیال بوسہ برآں پائے بے نشاں نبود

لغت : نتواند نہفت: نہیں چھپا سکتا-- برآں پائے: اس پاؤں--

ترجمہ : وہ اپنی نزاکت کے باعث میرا راز نہیں چھپا سکتا، حتی کہ میرے خیال بوسہ سے بھی اس کے پاؤں پر نشان پڑ جاتا ہے- محبوب کی انتہائی نزاکت طبع کی عکاسی کی ہے- راز، یہی خیال بوسہ ہے- یعنی عاشق نے ابھی اس کا بوسہ تو لیا نہیں اسے صرف بوسے کا خیال ہی آیا ہے کہ محبوب کی نزاکت کے باعث اس کے پاؤں پر بوسے کا نشان پڑ گیا ہے اور یوں عاشق کا راز فاش ہو گیا ہے-

چو عشرتے کہ کند فاسق تنک مایہ ز زخم، خُون بہ زبان لیسم ار رواں نبود

لغت : چو عشرتے: اس عشرت کی طرح-- فاسق: بدکار، دروغ گو، عیاش-- تنک مایہ: کم ظرف-- لیسم: چاٹتا ہوں--

ترجمہ : جس طرح ایک کم ظرف عیاش بودی اور اوچھی قسم کی عیاشی کرتا ہے، کچھ ایسا ہی میرا حال ہے، یعنی اگر میرے زخم سے خون نہ بہے تو میں اس زخم کو زبان سے چاٹنے لگ جاتا ہوں- گویا یہ ایک طرح سے گھٹیا قسم کی عیاشی ہے-

زخویش رفتہ ام و فرصتے طمع دارم کہ باز گردم و جز دوست ارمغاں نبود

لغت : زخویش رفتہ ام: میں بے خود ہو چکا ہوں-- فرصتے طمع دارم: کسی موقع کی تلاش میں ہوں-- بازم گردم: میں لوٹوں، واپس آؤں-- ارمغاں: تحفہ--

ترجمہ : بقول مولانا حالی: قاعدہ ہے کہ جب آدمی سفر پر جاتا ہے تو وہاں سے کچھ سوغات و ہدیہ و ارمغان لے کر وطن میں واپس آتا ہے- کہتا ہے کہ میں اپنے آپ سے تو جا چکا ہوں، اب یہ چاہتا ہوں کہ واپس پھر کر اپنے آپ میں آؤں تو دوست یعنی حق کے سوا کوئی سوغات لے کر نہ آؤں-

زمام ناقہ بدست تصرف شوق است بسوے قیس گرائش ز ساربان نبود

لغت : زمام ناقہ: اونٹنی کی لگام-- تصرف شوق: عشق کا غلبہ، اختیار-- گرائش: رجحان، کسی چیز کی طرف مائل ہونے کی حالت--

ترجمہ : اونٹنی کی لگام عشق کے اختیار میں ہے- وہ اونٹنی جو قیس یعنی مجنوں کی طرف رواں دواں ہے تو یہ ساربان کی وجہ سے نہیں- یعنی لیلی کی اونٹنی کو ساربان ہانک کر قیس کی طرف نہیں لے جا رہا بلکہ قیس کے جذبہ عشق میں اتنی کشش ہے کہ ناقہ لیلی خود بخود اس کی طرف

چل رہی ہے- جذبہ عشق کی انتہائی کشش کی عکاسی کی ہے-

فرو برد نفس سرد من جہنم را اگر نشاط عطاے تو درمیاں نبود

لغت : فرو برد: نگل جائے-- نشاط عطاے تو: تیری بخشش و عنایت کی مسرت و شادمانی--

ترجمہ : خدا سے خطاب ہے اگر تیری بخشش و عنایت کی مسرت درمیان میں نہ ہو تو میرا سرد سانس جہنم کو نگل جائے- یعنی ہمیں خوشی و مسرت اس بات کی ہے کہ جہنم بھی تیری ہی عطا ہے- بصورت دیگر میرے ٹھنڈے سانس سے جہنم سرد پڑ جائے-

مراکہ لب بہ طلب آشنا نہ خواستہ ای روا مدار کہ شاہد ضمیر داں نبود

لغت : طلب آشنا: خواہش پسند-- نہ خواستہ ای: تو نے نہیں چاہا ہے-- روامدار: روا یا جائز نہ سمجھ، مناسب نہ سمجھ-- ضمیرداں: دِل کا بھید جاننے والا--

ترجمہ : اے خدا اگر تو نے یہ نہیں چاہا یا یہ پسند نہیں کیا کہ مجھے طلب آشنا ہونٹ ملتے تو پھر یہ بھی روا نہ جان کہ ہمارا محبوب ہمارے دِل کے راز ہی سے واقف نہ ہو- گویا اگر ہمیں طلب آشنا نہیں بنایا تو کم از کم محبوب ہی کو ہمارے دِل کی باتوں سے آگاہی کا شعور دے دیا ہوتا-

اُمید بوالہوس و حسرت من افزوں شد ازیں نوید کہ اندوہ جاوداں نبود

لغت : بوالہوس: بہت حریص اِنسان، رقیب-- افزوں شد: بڑھ گئی-- نوید: خُوش خبری--

ترجمہ : اس خُوش خبری سے کہ غم واندوہ ہمیشہ نہیں رہتے، بوالہوس رقیب کی اُمیدیں بڑھ گئیں اور میری حسرت میں اِضافہ ہو گیا- عاشق کی یہ آرزو تھی کہ عشق میں رقیب غم واندوہ کا مسلسل شکار ہوتا کہ وہ عشق سے باز آجائے لیکن اس خُوش خبری نے اس کی اُمیدوں پر پانی پھیر دیا-

بہ التفات نگارم چہ جاے تہنیت است دعا کنید کہ نوعے ز امتحاں نبود

لغت : التفات: توجہ، مہربانی-- نگارم: میرا محبوب-- تہنیت: مبارکباد--

ترجمہ : اگر محبوب نے میری طرف توجہ کی ہے تو اس میں مبارک باد کی کون سی بات ہے (یا مبارک باد کا کیا موقع ہے) یہ دعا کرو کہ اس کی یہ مہربانی کسی قسم کی آزمائش نہ ہو- یعنی محبوب کہاں عاشق کی طرف توجہ کرتا ہے، یہ توجہ جو ہوئی ہے تو ضرور عاشق کی کسی آزمائش کی خاطر ہوگی-

عجب بود سر ہم خوابی کسے غالبؔ مرا کہ بالش و بستر ز پرنیاں نبود

لغت : سرہم خوابی: کسی کے ساتھ ہم خواب ہونے کی خواہش-- بالش: سرہانا-- پرنیاں: ریشم--

ترجمہ : اے غالبؔ میری کسی کے ساتھ ہم خواب ہونے کی خواہش ایک عجیب بات ہی ہوگی، اس لئے کہ میرا سرہانا اور بستر ریشم کے نہیں ہیں- یعنی محبوب کا تکیہ و بستر تو ریشم کے ہیں وہ بھلا کب میرے سادہ یا غریبانہ بستر کو پسند کرے گا-

---

غزل #45

بتان شہر، ستم پیشہ شہریاراں اند کہ در ستم روش آموز روزگاراں اند

لغت : بتان شہر: شہر کے حسین-- ستم پیشہ: ظالم، ظلم کرنے کے عادی-- شہریاراں: شہریار کی جمع، یار شہر، شہر کا دوست یعنی بادشاہ--

روش آموز: طریقہ سکھانے والا-- روزگاراں: جمع روزگار، زمانہ--

ترجمہ : شہر کے حسین جو روستم ڈھانے والے بادشاہ ہیں- وہ نہ صرف خود ستم ڈھاتے ہیں بلکہ زمانے والوں کو بھی ستم ڈھانے کے انداز بتاتے ہیں یعنی فلاں طریق سے ستم ڈھاؤ-

برند دِل بہ ادا یے کہ کس گماں نہ برد فغان زپردہ نشیناں کہ پردہ داران اند

لغت : برند دل: دِل اڑا لیتے، چھین لیتے ہیں-- یہ ادا یے کہ: کسی ایسی ادا سے کہ-- گماں نہ برد: خیال تک نہیں کرتا، پتا ہی نہیں چلتا-- فغاں: فریاد ہے-- پردہ داراں: راز چھپانے والے--

ترجمہ : ان پردہ نشین حسینوں کے ہاتھوں فریاد ہے جو کسی کا دِل اس ادا سے اڑاتے ہیں کہ اسے خبر تک نہیں ہوتی اور یہ پردہ نشین اس راز (دِل چھیننا) پر پردہ پڑا رہنے دیتے ہیں، یعنی کسی پر یہ راز افشا نہیں کرتے یا نہیں ہونے دیتے-

بہ جنگ تاچہ بود خوے دلبراں کایں قوم در آشتی نمک زخم دِل فگاراں اند

لغت : کایں: کہ یہ-- آشتی: صلح، جنگ کی ضد-- دل فگاراں: دِل فگار کی جمع، زخمی دِل والے--

ترجمہ : یہ حسین لوگ جو صلح کی صُورت میں زخمی دلوں کے لِئے نمک ہیں- خدا جانے جنگ کی صُورت میں ان کے مزاج کا کیا عالم ہوتا ہوگا- جنگ سے مُراد دشمنی اور مخالفت ہے- یعنی جب صلح و آشتی میں وہ عشاق کے زخمی دلوں پر نمک چھڑکتے ہیں تو ظاہر ہے دشمنی کی صُورت میں ان کا رویہ کس قدر ظالمانہ ہوگا-

نہ زرع و کشت شناسند نے حدیقہ و باغ زبہر بادہ ہوا خواہ بادو باراں اند

لغت : زرع: کھیتی عربی لفظ ہے-- کشت: کھیتی، فارسی-- حدیقہ: باغ عربی میں-- باغ: فارسی لفظ-- ہوا خواہ: خیر خواہ، بھلائی چاہنے والا-- شناسند: پہچانتے ہیں--

ترجمہ : ہوا اور بارش نہ تو زرع اور کشت کو پہچانتے ہیں اور نہ حدیقہ اور باغ کو یعنی نہ تو ہوا ان کی شادابی کے لِئے چلتی ہے اور نہ بارش ہی اس خاطر برستی ہے بلکہ ان کا چلنا اور برسنا تو محض اس لِئے ہے کہ شراب نوشی کا لطف ان کے بغیر ممکن نہیں-

ز وعدہ گشتہ پشیمان و بہر دفع ملال اُمید وار بہ مرگ اُمیدواران اند

لغت : گشتہ: ہوگیا-- بہر دفع ملال: رنج و غم دور کرنے کی خاطر-- اُمیدواراں: اُمیدوار کی جمع، مُراد عشاق--

ترجمہ : حسین وعدہ تو کر بیٹھے لیکن اب پشیمان ہو رہے ہیں کہ ہم نے ایسا کیوں کیا چنانچہ وہ اس سلسلے میں پیدا ہونے والے اپنے رنج و ملال کو دور کرنے کی خاطر اُمیدواروں یعنی عاشقوں کی موت کی آس لگائے بیٹھے ہیں تاکہ وہ مریں تو انہیں (حسینوں کو) وعدہ پُورا کرنے سے نجات مل جائے-

ز روے خوے و منش نور دیدہ آتش بہ رنگ و بوے جگر گوشۂ بہاراں اند

لغت : خوے: طبع، مزاج-- منش: عادت-- نور دیدہ آتش: آگ کی آنکھوں کا نور-- جگر گوشہ: لختِ جگر--

ترجمہ : یہ حسین اپنی خو خصلت اور مزاج کے لحاظ سے تو نور دیدہ آتش ہیں یعنی گرم مزاج جبکہ رنگ و بو کے لحاظ سے بہار کے لختِ جگر ہیں- حسینوں کی گرم مزاجی اور ان کے حُسن کی شگفتگی اور چمک دمک یعنی ان کے باطن گرم مزاجی اور ظاہر کی عکاسی کی ہے-

تو سرمہ بین و وَرق در نورد و دم درکش مبیں کہ سحر نگاہاں سیاہ کاراں اند

لغت : در نورد: لپیٹ دے، الٹ دے-- دم درکش: سانس روک لے، خاموش ہو جا-- مبیں: مت دیکھ--

ترجمہ : تو ان حسینوں کا سرمہ دیکھ اور بات یہیں ختم کردے اور خاموشی اختیار کرلے، یہ مت دیکھ کہ یہ جادو نگاہ حسین باطن میں سیاہ کار ہیں۔ حسینوں کی آنکھیں پہلے ہی دلکش ہوتی ہیں وہ ان میں سرمہ ڈال کر انہیں گویا اور بھی جادو بھری بنا لیتے ہیں۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ظاہر میں ان کی نگاہیں سیاہ ہیں تو باطن میں وہ سیاہ کار ظالم ہیں۔ شاعر لفظ سیاہ پر کھیلا ہے۔

زدید و داد مزن حرف، خرد سالاں اند بگرد راہ منہ چشم نے سواراں اند

لغت : مزن حرف: بات نہ کر-- خرد سالاں: خرد سال کی جمع، چھوٹی عمر والے، کمسن-- منہ چشم: آنکھ مت رکھ، انتظار نہ کر-- نے سواراں: نے سوار کی جمع، بچے چھڑی لے کر اسے گھوڑا بناتے اور اس پر گویا سواری کرتے ہیں جو ان کی کمسنی کی علامت ہے، مراد کمسن--

ترجمہ : تو ان حسینوں کے نظارے اور دیدار کی بات نہ کر کیونکہ ابھی وہ چھوٹی عمر کے ہیں۔ اسی طرح ان کی راہ میں اڑنے والی گرد کا منتظر نہ رہ کیونکہ حسن کے یہ شہسوار ابھی نے سوار یعنی کمسن ہیں۔ کمسن محبوب کے بارے میں کسی کا شعر ہے۔

ابھی کم سن ہو رہنے دو کہیں کھودو گے دِل میرا تمہارے ہی لئے رکھا ہے لے لینا جواں ہو کر

زچشم زخم بدیں حیلہ کے رہی غالبؔ دگر مگو کہ چو من در جہاں ہزاراں اند

لغت : چشم زخم: نظر لگنا-- بدیں حیلہ: اس طریقے سے، یہ کہہ دینے سے-- کے رہی: تو کیونکر بچے گا-- دگر مگو: اب مت کہہ--

ترجمہ : اے غالبؔ تو اب مت یہ کہہ کہ دُنیا میں مجھ ایسے اور بھی ہزاروں سخنور ہیں، اس طرح کہنے سے تو نظر بد سے کیونکر بچ سکے گا یعنی نہیں بچ سکتا۔ گویا سخنوری میں غالبؔ کی جو منفرد حیثیت ہے اسے نظر بد لگنا ہونی شدنی ہے، لگ کر رہے گی۔ غالبؔ نے اردو میں اپنی انفرادیت کا یوں اظہار کیا ہے:

ہیں اور بھی دُنیا میں سخنور بہت اچھے کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور

غزل #46

دل ستاناں بجل اند ارچہ جفا نیز کنند از وفاییے کہ نہ کردند حیا نیز کنند

لغت : دل ستاناں: دِل ستاں کی جمع، دِل لینے والے حسین-- بجل اند: لائق معافی ہیں-- ارچہ: اگرچہ--

ترجمہ : دل اڑنے والے حسین لائق معافی ہیں اگرچہ وہ جفا بھی کرتے ہیں، لیکن یہ بھی ہے کہ وہ جو وفا نہیں کرتے تو اپنے اس طرز عمل پر شرم سار بھی ہوتے ہیں۔ گویا اس لحاظ سے وہ لائق معافی ہیں۔

چوں بہ بینند بترسند و بہ یزداں گردند رحم خود نیست کہ برحال گدا نیز کنند

لغت : بترسند: ڈرتے ہیں-- بہ یزداں گردند: خدا سے رجوع کرتے ہیں-- گدا: مراد عاشق--

ترجمہ : جب وہ عاشق کی حالت دیکھتے ہیں تو ڈر جاتے ہیں اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، خدا سے رجوع کرتے ہیں۔ تو ان کا گدائے محبت پر رحم کرنا رحم کی خاطر نہیں، بلکہ خدا کے خوف کے سبب ہے۔

خستہ تا جاں ندہد وعدہ دیدار دہند عشوہ، خواہند کہ درکار قضا نیز کنند

لغت : خستہ: زخمی، خستہ حال-- تا: جب تک--

ترجمہ : جب تک خستہ حال عاشق جان نہیں دے دیتا، یہ حسین اس سے دیدار کا وعدہ کرتے رہتے ہیں- گویا وہ قضاو قدر کے معاملے میں بھی عشوہ و ناز دکھاتے ہیں- یعنی زندگی اور موت تو قضاو قدر یعنی خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن یہ حسین اس سلسلے میں بھی اپنے عشوہ و ناز کا اظہار کر کے قُدرت کے کاموں میں مخل ہوتے ہیں-

خون ناکامی سی سالہ ہدر خواہد بود مہر با ما اگر از بہر خدا نیز کنند

لغت : سی سالہ: تیس برس کا، بہت مدت کا-- ہدر خواہد بود: ضایع جائے گا-- از بہر خدا: خدا ترسی کے طور پر--

ترجمہ : اگر وہ حسین محض خدا ترسی کے طور پر بھی ہم سے اظہار مُحبّت کرتے ہیں تو ہماری تیس سالہ یعنی مدتوں کی ناکامی کا خُون ضائع ہو جائے گا- عاشق اپنی اس طویل ناکامی پر خُوش ہے لیکن اسے اس بات کا شدید احساس یا دُکھ ہے کہ خدا ترسی کی صُورت میں محبوب کا اظہار مُحبّت اس کی ناکامی کی لذّت و خُوشی کو ضائع کر دے گا-

اندر آں روز کہ پرسش رود از ہرچہ گذشت کاش با ما سخن از حسرت مانیز کنند

لغت : پرسش: پوچھ گچھ، حساب کتاب-- آں روز: مُراد قیامت کا دن--

ترجمہ : قیامت کے دِن جب ہمارے سب اعمال کا حساب کتاب ہو گا تو خدا کرے، اس موقع پر ہماری حسرت کی بھی بات ہو جائے یعنی ہماری حسرتوں کے بارے میں بھی پوچھ لیا جائے- غالبؔ نے اپنے اردو شعر میں خود ہی اس شعر کی وضاحت کر دی ہے:

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد یا رب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

از درختان خزاں دیدہ نہ باشم کاین ہا ناز بر تازگی برگ و نوا نیز کنند

لغت : خزاں دیدہ: جن پر موسم خزاں گذرا ہو-- کایں ہا: کہ این ہا کہ یہ سب درخت-- برگ و نوا: برگ و بار، پتے اور پھل--

ترجمہ : میں خزاں دیدہ درختوں میں سے نہیں ہوں، ان جیسا نہیں ہوں کیونکہ یہ درخت اپنے برگ و بار کی شگفتگی پر بھی ناز کرتے ہیں- یعنی خزاں میں ان کی پت جھڑ ہو جاتی ہے، جبکہ موسم بہار میں یہ تازہ برگ و بار سے لد جاتے ہیں، جبکہ عاشق ناکام کی زندگی گویا سراسر خزاں دیدہ ہے-

گر بود کوتہی از عمر تو دانی و اجل گفتہ ای کار بہ ہنگام روا نیز کنند

لغت : کوتہی: کوتاہی، کمی-- بہ ہنگام روا: مناسب وقت پر-- اجل: موت--

ترجمہ : اے خدا اگر زندگی میں کوئی کمی ہے یعنی یہ مختصر ہے تو تو جانے یا موت، یعنی تو ہی ان باتوں کو جانتا ہے جبکہ خود تیرا ارشاد ہے کہ ہر کام مناسب وقت پر کیا جاتا ہے، یعنی قضاو قدر ہر کام مناسب وقت پر کرتے ہیں، اِنسان اس سلسلے میں بے بس ہے-

نہ شوی رنجہ ز رنداں بہ صبوحی کایں قوم نفس باد سحر غالیہ سا نیز کنند

لغت : رنجہ: آزردہ خاطر، رنجیدہ-- صبوحی: صُبح کی شراب-- غالیہ سا: خُوشبو دار، معطر--

ترجمہ : زند جو صُبح کے وقت شراب پیتے ہیں تو ان کے اس عمل شراب نوشی پر رنجیدہ نہ ہو، یہ لوگ آخر اس شراب کی خُوشبو سے صُبح کی ہوا کے سانس یعنی خود ہوا کو معطر بھی تو کر دیتے ہیں- یعنی ان کی یہ شراب نوشی صُبح کی فضا میں خاص دلکشی کا باعث بنتی ہے-

گفتہ باشی کہ ز ما خواہش دیدار خطاست این خطائیست کہ در روز جزا نیز کنند

لغت : گفتہ باشی: تو نے کہا ہو گا-- خطاست: غلط بات ہے-- روز جزا: قیامت کے دن--

ترجمہ : اے خدا تو نے یہ کہا ہوگا کہ ہم سے دیدار کی خواہش کرنا غلط بات ہے، تو یہ تو ایسی غلطی ہے جو قیامت کے دِن بھی کی جائے گی۔ اس میں اشارہ ہے حضرت موسیٰ کی خواہش کا "رب ارنی" (اے میرے رب مجھے اپنا جلوہ دکھا) جس پر ارشاد ہوا "لن ترانی" (تو نہیں دیکھ سکے گا)۔ گویا یہ خطا ہی سہی لیکن تیرے بندے تو روز قیامت بھی اس خواہش کا اظہار کریں گے۔

حلق غالبؔ نگر و دشنہ سعدی کہ سرود خوبرویان جفا پیشہ وفا نیز کنند

لغت : نگر: دیکھ-- دشنہ سعدی: مشہور شاعر سعدی کی چھری، مُراد مصرع-- سرود: گایا، مصرع کہا-- خوب رویان جفا پیشہ: وہ حسین جن کا کام ہی جفا کرنا ہے، جور و ستم کرنا ہے--

ترجمہ : تو غالبؔ کا گلا دیکھ اور سعدی کی چھری ملاحظہ کر جس (سعدی) نے یہ مصرع کہا کہ جفا پیشہ حسین وفا بھی کیا کرتے ہیں۔ یعنی سعدی کے اس مصرع نے غالبؔ کے حلق پر چھری چلا دی ہے، مطلب یہ کہ اسے اس بات پر یقین نہیں آیا۔ دُوسرا مصرع سعدی کا ہے، پُورا شعر یوں ہے:

خوبرویان جفا پیشہ وفا نیز کنند به کسان درد فرستند و دوا نیز کنند

غزل #47

دماغ اہل فنا نشہ بلا دارد به فرقم ارہ، طلوع پر ہما دارد

لغت : اہل فنا: وہ لوگ جو اپنی ذات سے بے خبر ہیں-- به فرقم: میرے سر پر-- ارہ: آری-- طلوع: چڑھنا، اوپر ہونا--

ترجمہ : اہل فنا کا دماغ مصیبتوں ہی میں مست رہتا ہے، خُوش رہتا ہے، چنانچہ میرے سر پر آری کا چلنا یوں لگتا ہے جیسے اس پر ہما کا سایہ پڑ رہا ہو۔ خود کو اہل فنا کہا ہے یعنی عاشق جو عشق میں اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ ہما کا سایہ خُوش بختی کی علامت ہے۔ یہ ایک فرضی پرندہ ہے۔ اس کا سایہ جس کے سر پر پڑے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ یعنی عاشق کے لِئے مصائب و آلام اس کی خُوش بختی کی علامت ہیں۔

به وعدہ گاہ خرام تو کرد نمناکم بیا کہ شوقم از آوارگی حیا دارد

لغت : وعدہ گاہ: ایسی جگہ جہاں آنے یا ملنے کا وعدہ کیا گیا ہو-- کرد نمناکم: مجھے پسینہ آگیا--

ترجمہ : وعدہ گاہ میں تیرے خرام نے مجھے نمناک کر دیا ہے۔ تو آ کہ میرے شوق کو آوارگی سے حیا آتی ہے۔ محبوب وعدہ گاہ کی طرف بڑے ناز و ادا کے ساتھ چل رہا ہے جس سے عاشق کو، شرم کے مارے، پسینہ آگیا ہے کیونکہ وہ معشوق کے اس خرام کو آوارگی سمجھتا ہے۔

کشاد شت ادائے تو دِل نشین منست اگر خدنگ تو در دِل نشست، جا دارد

لغت : کشاد شت ادائے تو: تیری ادا کے نشانہ باندھنے کا انداز-- خدنگ: تیر-- جا دارد: بالکل صحیح یا مناسب و موزوں ہے--

ترجمہ : تیری ادا کے نشانہ باندھنے کا انداز ہی میرے لِئے بڑا دِل نشین ہے۔ اس صورت میں اگر تیرا تیر میرے دِل میں اتر گیا ہے تو بالکل موزوں و مناسب ہے۔ یعنی جب یہ انداز ہی دلنشین ہوگا تو اصل بات تیر کا چلنا اور دِل میں اتر جانا تو عاشق کے لِئے مزید دِل کشی کا باعث ہے۔

زمن مترس کہ ناگہ به پیش قاضی حشر ہجوم نالہ لبم را ز نالہ وا دارد

لغت : مترس: مت ڈر-- ناگہ: ناگاہ، اچانک-- قاضی حشر: داور محشر، خدا-- وادارد: روک دے گا--

ترجمہ : تو مجھ سے مت ڈر کیونکہ اگر قیامت کے روز داور محشر کے سامنے میرے لبوں پر نالہ و فریاد کا طوفان بھی اٹھ کھڑا ہوا تو وہ باہر نہیں آئے گا، وہیں رک جائے گا۔ گویا عاشق، محبوب کو تسلی دے رہا ہے کہ وہ قیامت کے روز قاضی حشر کے سامنے اس محبوب کے جور و جفا کی شکایت نہ کرے گا، اس لئے اسے گھبرانا نہیں چاہئے۔

دلم فسرد، بیفزا بہ وعدہ ذوق وصال چراغ کشتہ ہماں شعلہ خوں بہا دارد

لغت : فسرد: بجھ گیا-- بیفزا: بڑھا، اضافہ کر-- چراغ کشتہ: بجھا ہوا چراغ--

ترجمہ : میرا دل تیرے وعدہ وصال کے پورا نہ کرنے کے سبب بجھ گیا ہے تو پھر سے وعدہ وصل کر کے میرے ذوق وصال میں اضافہ کر دے۔ بجھے ہوئے چراغ کا خوں بہا یہی ہے کہ اس میں شعلہ آجائے۔ افسردہ دل کو چراغ کشتہ سے تشبیہ دی ہے اور خوں بہا سے مراد دوبارہ وعدہ وصل ہے کہ جس سے عاشق کے دل میں آتش شوق بڑھ سکتی ہے۔

تپم ز رشک ہمانا بہ جستجوے کسی ست کہ خور ز تاب خود آتش بزیر پا دارد

لغت : تپم: میں جل رہا ہوں-- بہ جستجوے کسے: کسی کی تلاش میں-- خور: خورشید، سورج-- آتش بزیر پادارد: اس کے پاؤں کے نیچے آگ ہے یعنی وہ بہت بے قرار ہے-- ہمانا: گویا-- تاب خود: اپنی تپش--

ترجمہ : میں اس رشک سے جل رہا ہوں کہ سورج جو اپنی ہی تپش سے بے قرار ہے، دراصل کسی کی تلاش میں ہے۔ سورج کی تپش ایک نظام فطرت ہے۔ شاعر نے اس کی یہ علت بیان کی ہے کہ وہ کسی یعنی محبوب کی تلاش میں بے قرار ہے۔ یہ صنعت حسن تعلیل کا شعر ہے۔

پے عتاب، ہمانا بہانہ می طلبد شکایتے کہ ز ما نیست ہم بہ ما دارد

لغت : پے عتاب: عتاب کرنے کی خاطر-- بہانہ می طلبد: کسی بہانے کی تلاش میں ہے-- بہ مادارد: ہم سے منسوب کر رہا ہے--

ترجمہ : محبوب ہم پر عتاب نازل کرنے کے لئے گویا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے، چنانچہ جس شکایت کا ہم سے کوئی تعلق ہی نہیں یعنی ہم نے نہیں کی اسے وہ ہم سے منسوب کر رہا ہے۔ گویا در پردہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے شکوہ شکایت کریں۔

خوش ست دعوی آرائش سر و دستار زجلوہ کف خاکے کہ نقش پا دارد

لغت : خوش ست: اچھا ہے-- آرائش: سجاوٹ-- کف خاکے: وہ مٹھی بھر خاک، وہ خاک-- نقش پا: پاؤں کے نشان--

ترجمہ : جس خاک پر تیرے پاؤں کے نشان ہوں اس خاک کا نظارہ بھی ہمارے سر اور ہماری دستار کی آرائش و زیبائش کا باعث بنتا ہے۔ یعنی اس نظارے سے متاثر ہو کر عاشق وہیں ان نشانات پر سر جھکا دے گا۔ اردو میں کہا ہے:

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

ز جور دست تہی نالہ از نہادم جست نئے کہ برگ ندارد ہماں نوا دارد

لغت : دست تہی: خالی ہاتھ ہونا، مفلسی-- از نہادم جست: میری طبیعت سے پھوٹا، ابھرا-- نئے کہ: وہ بانسری جس کا--

ترجمہ : تہی دستی کے ظلم پر میری طبیعت سے نالہ ابھرا، بالکل اسی طرح جس طرح اس بانسری سے صرف نوا ہی ابھرتی ہے، جس کا کوئی پتا نہ ہو۔ نے کا بے برگ ہونا گویا خالی ہاتھ ہونے کی علامت ہے۔ اس سے جو سر نکلتا ہے، شاعر نے اسے فریاد سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ اپنی تہی دستی کا نتیجہ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کی طبیعت سے فریادیں ابھرتی رہتی ہیں۔

زسادگی رمد از حرف عشق و من بہ گماں کہ دوست تجربہ ے دارد، از کجا دارد

لغت : رمد: دوزتا ہے، گریزاں ہے، گھبراتا ہے-- سادگی: بھولپن-- حرف عشق: عشق کی باتیں--

ترجمہ : وہ اپنے بھولپن کی وجہ سے عشق کی باتوں سے گھبراتا ہے اور میں اس گمان میں مبتلا ہوں کہ محبوب کو عشق کا کوئی تلخ تجربہ حاصل ہوا ہے تو یہ تجربہ اسے کہاں سے اور کیونکر ہوا ہے۔ محبوب کے اس رویے پر یہ سوال عاشق کے دل میں کھٹک رہا ہے اور یہ محض اس کا وہم ہے۔ ورنہ محبوب تو اپنی سادگی کی بنا پر عشق کی باتوں سے گھبراتا ہے۔

بہ خوں تپیدن گلہا نشان یک رنگی ست چمن عزائے شہیدان کربلا دارد

لغت : تپیدن: تڑپنا-- نشان یک رنگی: ایک ہی رنگ کے ہونے کی علامت-- عزا: ماتم--

ترجمہ : پھولوں کا خُون میں تڑپنا ان کی یک رنگی کی علامت ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے چمن شہیدان کربلا کا ماتم کر رہا ہے۔ سُرخ رنگ کے پھُول (گلاب) ہر جگہ کھلے ہوئے ہیں۔ ان کی کثرت کے باعث یوں لگتا ہے جیسے وہ خُون میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ شاعر نے خُون کے حوالہ سے اس ماتم کی بات کی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چمن گویا کربلا کا منظر پیش کر رہا ہے۔

فغاں کہ رحم بد آموز یار شد غالبؔ روا نہ داشت کہ بر ما ستم روا دارد

لغت : بد آموز: برا سکھانے والا، الٹی پٹی پڑھانے والا-- روا نہ داشت: اس نے مناسب یا جائز نہ سمجھا-- روا دارد: مناسب سمجھے-- فغاں: فریاد ہے، افسوس ہے--

ترجمہ : غالب افسوس کہ رحم نے دوست کو الٹی پٹی پڑھائی یعنی اسے گمراہ کر دیا، چنانچہ محبوب نے اب یہ مناسب نہ سمجھا کہ ہم پر جو روستم کو روا جانے۔ یعنی عاشق کے لئے تو محبوب کے جور و ستم میں بھی ایک لذت ہے۔ جب محبوب رحم دِل ہو گیا تو عاشق کی یہ لذت ختم ہو گئی جس پر وہ فریاد کر اُٹھا ہے۔ اردو میں غالبؔ نے یہی بات یوں کی ہے:

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ ہم کو حریص لذت آزار دیکھ کر

غزل #48

نقاب دار کہ آئین رہزنی دارد جمال یوسفی و فر بہمنی دارد

لغت : نقاب دار: محبوب جس نے نقاب اوڑھ رکھا ہے-- آئین رہزنی: راہ ماری یعنی لوٹنے کا دستور-- جمال یوسفی: حضرت یوسف کا سا حُسن-- فر بہمنی: بہمن کی سی شان و شوکت اور دبدبہ، بہمن قدیم ایران کے بادشاہ اسفندیار کا بیٹا جس کی سلطنت بہت وسیع تھی--

ترجمہ : پردہ دار محبوب جو آئین رہزنی رکھتا ہے، یعنی جو اپنے حُسن و ادا سے اپنے عاشقوں کے دِل لوٹتا ہے اس کا حسن، حُسن یوسف کا سا ہے اور اس کی شان و شوکت و دبدبہ بہمن کی شان و شوکت جیسی ہے۔

وفائے غیر گرش دِل نشیں شد است چہ غم خوشم ز دوست کہ با دوست دشمنی دارد

لغت : گرش: اگر اس کے--

ترجمہ : اگر محبوب کے دِل میں غیر (رقیب) کی وفا کا خیال بیٹھ ہی گیا ہے تو پھر کیا ہوا، میرے لئے اس میں غم کی کوئی بات نہیں، بلکہ میں تو اپنے محبوب سے خُوش ہوں کہ وہ اپنے دوست یعنی مجھ سچے عاشق سے دشمنی کر رہا ہے۔ آج اس سے دشمنی کر رہا ہے تو کل رقیب سے بھی کرے گا جو عاشق کے لئے خوشی کی بات ہو گی۔

چہ ذوق رہروی آن را کہ خار خارے نیست مرو بہ کعبہ اگر راہ ایمنی دارد

لغت : رہروی: راستہ چلنا، سفر-- خار خارے نیست: کوئی خلش یا خطرہ نہیں-- مرو: مت جا--

ترجمہ : ایسے سفر میں کیا لطف جس میں کوئی اذیت یا تکلیف نہ پہنچے، کوئی خطرہ نہ ہو- لہٰذا اگر کعبہ کا راستہ بھی پرامن ہے تو یہ سفر اختیار نہ کر- یعنی جب مسافر راستے کی تکالیف اُٹھا کر اپنی منزل مقصود پر پہنچتا ہے تو اسے جو مسرت و شادمانی حاصل ہوتی ہے وہ پرامن راستے والے مسافر کو نہیں ہوتی-

بہ دِل فریبی من گرم بحث و سود منست نگاہ تو بہ زبان تو ہم فنی دارد

لغت : سود: فائدہ-- ہم فنی دارد: ایک ہی فن کی ہے، یعنی دونوں ایک جیسی ہیں-- گرم بحث: بہت بحث کرنا--

ترجمہ : اے محبوب تو میرے دِل کو فریب دینے کے سلسلے میں گرما گرم بحث کر رہا ہے، تاہم اس میں میرا ہی فائدہ ہے کیونکہ تیری نگاہ تیری زبان کی ہم فن ہے- دِل فریبی، دِل لبھانے کے لئے بھی مستعمل ہے- مُراد یہ کہ محبوب جس انداز میں بات کر رہا ہے اور عاشق کی طرف دیکھ رہا ہے وہ انداز ہی عاشق کے لئے بڑا دِل فریب ہے-

بہ بادہ گر بودم میل، شاعرم، نہ فقیہ سخن چہ ننگ ز آلودہ دامنی دارد

لغت : گر بودم میل: اگر مجھے رغبت ہے-- ننگ: ذلت، بدنامی-- آلودہ دامنی: گناہ گار ہونا--

ترجمہ : اگر مجھے شراب سے رغبت ہے تو کیا ہوا، میں شاعر ہوں، کوئی فقیہ تو نہیں ہوں، شاعری کے لئے یہ آلودہ دامنی کیونکر بدنامی کا باعث بن سکتی ہے- یعنی فقیہ چونکہ شرعی قوانین سے آگاہ ہے اور شرع کے مطابق شراب حرام ہے، اس لئے فقیہ شراب سے دور رہے، شاعر کو بھلا کیا ضرورت پڑی کہ وہ حلال و حرام کے چکر میں پڑے-

خوشم بہ بزم ز اکرام خویش و زیں غافل کہ مے نہ ماندہ و ساقی فروتنی دارد

لغت : اکرام: عزت افزائی، تعظیم-- وزیں: وازیں، اور اس سے-- فروتنی دارد: عاجزی دکھا رہا ہے--

ترجمہ : محفل میں میری جو عزت افزائی ہو رہی ہے تو اس سے میں خُوش ہو رہا ہوں، لیکن اس بات سے بے خبر ہوں کہ محفل میں شراب ختم ہو چکی ہے اور ساقی اس بنا پر عاجزی کا مظاہرہ کر رہا ہے- ساقی اپنے اس اظہار کی صُورت میں دراصل معذرت کر رہا ہے کہ شراب ختم ہے اور شاعر پھُولے نہیں سما رہا کہ اس کی تعظیم ہو رہی ہے-

نہ باشدش سخنے کش تواں بہ کاغذ برد برو کہ خواجہ گہر ہائے معدنی دارد

لغت : نہ باشدش: اس کے پاس نہیں ہے-- کش: کہ اسے-- برو: جا-- خواجہ: مالدار آدمی--

ترجمہ : خواجہ یا فلاں حضرت کے پاس شعر و سخن کے موتی نہیں ہیں جو وہ کاغذ پر بکھیر سکے، تو جا یعنی اس کی شاعری کے بارے میں مت سوچ اس کے پاس تو کان سے نکلے ہوئے موتی ہیں- یعنی فلاں صاحب مالدار تو ہیں لیکن شعر و سخن سے بہرہ ور نہیں ہیں-

بیادرید گر ایں جا بود زباں دانے غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد

لغت : بیادرید: لے آؤ-- زباں دانے: کوئی زباں دان، زبان جاننے والا-- غریب شہر: پردیسی-- سخن ہائے گفتنی: کہنے کے لائق باتیں--

ترجمہ : اگر یہاں کوئی زبان سمجھنے والا ہے تو اسے لے آؤ کیونکہ اس پردیسی یا مسافر کو کچھ کہنے کے لائق باتیں کرنا ہیں- اس شعر میں غالب نے بالواسطہ اپنی شاعری کی نازک خیالی کی بات کی ہے، جسے سمجھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں- اسی لئے اس نے خود کو غریب شہر کہا ہے- مسافر کسی دُوسرے شہر میں جائے تو وہاں کے لوگ اس کی زبان نہیں سمجھتے- اس حوالے سے غالب نے یہ کہنا چاہا ہے کہ کوئی ایسا ذہین و فہیم شخص لاؤ جو میری شاعرانہ نازک خیالیوں کو صحیح معنوں میں سمجھ سکے-

مبارک است رفیق ار چنیں بود غالبؔ ضیاے نیر ما چشم روشنی دارد

لغت : ار: اگر-- رفیق: ساتھی، دوست-- ضیا: روشنی، چمک-- ضیاے نیر: مُراد نواب ضیاء الدین نیر رخشاں جو غالبؔ کا دوست اور محسن تھا، نیز ایک اچھا شاعر-- چشم روشنی: ایک یا خاص روشن آنکھ، مُراد گہری بصیرت--

ترجمہ : اے غالبؔ اگر رفیق اور دوست اس قسم کا ہو جیسا کہ ضیا نیر ہے تو یہ ہماری خوش بختی کی بات ہے، کیونکہ وہ گہری بصیرت کا مالک ہے- ضیا کے نام کے حوالے سے غالبؔ لفظوں پر کھیلا ہے- یعنی ضیاء بمعنی روشنی، نیر بمعنی سُورج بھی ہے اور اس کے ساتھ چشم روشنی کہا- نیر رخشاں نغز گو شاعر ہونے کے علاوہ صاحب بصیرت و ذوق سلیم بھی تھا-

---

غزل #49

زرشک است ایں کہ در عشق آرزوے مردنم باشد تو جان عالمی حیف است گرجاں در تنم باشد

لغت : آرزوے مردنم: مجھے مرنے کی آرزو-- جان عالمی: تو دُنیا کی جان ہے-- حیف است: افسوس کی بات ہوگی--

ترجمہ : میں جو عشق میں مرنے کی آرزو کر رہا ہوں تو یہ رشک کی بنا پر ہے کیونکہ تو جان عالم ہے، اس صُورت میں اگر میرے جسم میں جان رہے تو یہ افسوس کی بات ہوگی- یعنی عاشق نہیں چاہتا کہ کوئی اور بھی اس محبوب سے محبت کرے- جان عالم سے مُراد ہے کہ پُوری دُنیا اس سے محبت کرتی ہے- اس لحاظ سے اس کا مخاطب محبوب حقیقی بھی ہو سکتا ہے-

زہے قسمت کہ ساز طالع عیشم کنند آں را اگر خود جزوے از گردوں بکام دشمنم باشد

لغت : زہے قسمت: مقدر کے کیا کہنے، کیا خُوش بختی ہے-- ساز طالع عیشم: میرے عیش و نشاط کے نصیبے کا ساز و سامان-- جزوے: کوئی ٹکڑا-- گردوں: آسماں-- بکام: آرزو کے مطابق--

ترجمہ : اگر آسمان کا کوئی ایک ٹکڑا بھی میرے دشمن یعنی قریب کی آرزو کے مطابق ہو تو میری یہ خُوش بختی ہوگی اگر اسے میرے عیش کے نصیبے کا ساز و سامان بنا دیا جائے- جزوے از گردوں سے مُراد آسمان کی کسی قدر گردش ہے- چنانچہ عاشق اسی حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ جو کچھ رقیب کو میسر ہے- اسے بھی عطا ہو جائے خواہ وہ گردش فلک ہی سہی، تو یہ اس کی بہت بڑی خُوش بختی ہوگی-

بیاسا ساعتے تا بر دم تیغت گلو سایم کہ از خود نیز در کشتن حقے برگردنم باشد

لغت : بیاسا ساعتے: کچھ دیر آرام کرلے-- دم تیغت: تیری تلوار کی دھار-- گلو سایم: اپنا گلا گھساؤں، رگڑوں--

ترجمہ : تو جو مجھے قتل کرنے لگا ہے تو ذرا رک جا ذرا آرام کرلے تاکہ میں تیری تلوار کی دھار پر اپنا گلا رگڑوں کیونکہ مارنے یا قتل کرنے میں خود میری گردن پر یعنی خود میرا بھی تو حق ہے- گویا یہ حق اپنی گردن پر احسان کرنا ہے دُوسرے لفظوں میں عاشق کو قتل ہونے میں جو لذت ملتی ہے، اس کا اظہار ہے-

شناسم سعی بخت خویش در نامہربانی ہا بلرزم برگلستاں گر گلے در دامنم باشد

لغت : شناسم: میں پہچانتا ہوں-- سعی: کوشش-- بلرزم: میں کانپتا ہوں--

ترجمہ : نامہربانیوں کے سلسلے میں میں اپنے نصیبے کی کوشش کو پُوری طرح جانتا پہچانتا ہوں، چنانچہ اگر کبھی گلستاں میں کوئی پھُول میرے دامن

میں آجائے تو میں گلستاں کی اس غیر متوقع مہربانی پر کانپ اٹھتا ہوں- اپنی انتہائی بدقسمتی کی بات کی ہے-

تو داری دین و ایمانے بترس از دیو و نیرنگش چو نبود توشۂ راہے چہ باک از رہزنم باشد

لغت : بترس: ڈر، خوف کھا-- دیو: شیطان-- نیرنگش: اس کا جادو، سحر، فریب-- توشہ راہے: سامان سفر--

ترجمہ : تو صاحب دین و ایمان ہے یعنی تیرے پاس دین و ایمان کی دولت ہے اس لئے شیطان اور اس کے فریب سے ڈر- رہی اپنی بات تو چونکہ اپنا سامان سفر ہی نہیں ہے اس لئے مجھے راہزن کا کیا خوف- زاہد و عابد کے ساتھ اپنا موازنہ کیا ہے- اس کے دین و ایمان کو سرمایہ قرار دیا ہے جس سے شاعر محروم ہے، ظاہر ہے شیطان صاحب سرمایہ ہی کو لوٹتا ہے-

بہ ذوق عافیت یاراں روند از خویش وچوں من ہم خلد درپا ہے من خارے کہ در پیراہنم باشد

لغت : ذوق عافیت: آسودگی کی لذت-- روند از خویش: اپنے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں-- خلد: چبھے، چبھتا ہے، کھٹکتا ہے-- چوں: جب--

ترجمہ : یار لوگ تو عافیت کی لذت کے حصول کی خاطر اپنے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں جبکہ اپنا یہ حال ہے کہ اگر کانٹا میرے لباس میں بھی ہو تو وہ میرے پاؤں میں چبھنے یا کھٹکنے لگتا ہے- مراد یہ کہ یار لوگوں کا اور اپنا موازنہ کیا ہے- یہ لوگ عافیت کوش ہیں جبکہ شاعر اس سے بہت دور ہے کیونکہ معمولی سی چبھن بھی، خواہ وہ کسی صورت میں ہو، اس کی عافیت کوشی میں رکاوٹ بن جاتی ہے-

بداں تا بامن آویزد چو حرف رنگ و بو گوید دلم با اوستے اما زباں با گلشنم باشد

لغت : بامن آویزد: مجھ سے الجھ پڑے-- بداں: اس خاطر، اس لئے-- تا: کہ-- بااوستے: اس کی طرف یا اس کے ساتھ ہوتا ہے-- زباں با گلشنم باشد: میری زبان گلشن کے ساتھ ہوتی ہے، یعنی میں گلشن کی باتیں کرتا ہوں--

ترجمہ : جب وہ محبوب رنگ و بو سے متعلق باتیں کرتا ہے تو میرا دل اس کے ساتھ ہوتا ہے یعنی دلی طور پر میں اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوں، لیکن محض اس خاطر کہ وہ مجھ سے الجھ پڑے میں زبان سے گلشن کا تذکرہ چھیڑ دیتا ہوں- گویا محبوب یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے رنگ و بو کے مقابلے میں گلشن کے رنگ و بو کی بات ہو، چنانچہ یہ بات عاشق سے اس کے الجھنے کا باعث بن سکتی ہے-

بدیں آہنگہاے پست نتواں غم بروں دادن مگر صور قیامت ساز شور شیونم باشد

لغت : شیونم: میری فریاد-- مگر: ہاں اگر--

ترجمہ : ان نچلے سروں سے غم کا اظہار ممکن نہیں، ہاں اگر قیامت کے دن پھونکا جانے والا صور میری فریاد کے شور کا ساز بن جائے تو یہ اظہار ممکن ہے- صور کی آواز بہت بلند ہوگی جس سے مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے- مطلب یہ کہ اس میں فریاد کی آواز سما جائے تو پھر صحیح معنوں میں میرا اظہار غم ہو سکے گا- اپنی انتہائی غمزدگی کا بیان ہے-

بہ سودایت ہماں انداز از خود رفتنی دارم اگر چوں نالہ زنجیر بند از آہنم باشد

لغت : بہ سودایت: تیرے جنون یعنی عشق میں-- از خود رفتنی: اپنے آپ میں نہ رہنا--

ترجمہ : اگر نالہ زنجیر کی مانند میری قید لوہے کی ہو، یعنی اس قید کے لئے لوہے کا سامان ہو تو بھی تیری محبت میں میرے جوش دیوانگی کا انداز اپنے آپ میں نہ رہنے والا ہوگا- زنجیر لوہے کی ہوتی ہے- وہ ہلے تو اس سے آواز پیدا ہوتی ہے- دیوانے کو زنجیر پہنائی جاتی ہے، تاکہ وہ اپنی جگہ سے نہ ہلے کہ اس کے ادھر ادھر نکلنے کا خطرہ ہوتا ہے- یعنی دیوانے عاشق کو اگر زنجیر بھی پہنائی جائے تو اس کا جوش کم نہ ہوگا اور وہ اپنے آپے سے باہر نکل جائے گا-

به زر ہمدوش قاروں خفتن از دوں ہمتی خیزد بیا تا در سخن پیچیم کہ غالبؔ ہم فنم باشد

لغت : ہمدوش: برابر یا ہمسر-- خفتن: سونا-- دوں ہمتی: کم یا پست ہمتی-- پیچیم: میں لپٹ جاؤں--

ترجمہ : دولت کے معاملے میں قارون کا ہمسر ہو کر سونا پست ہمتی کی علامت ہے- تو آ تاکہ میں شاعری سے لپٹ جاؤں کیونکہ غالبؔ میرا ہم فن ہے- قارون قدیم زمانے کا بہت دولت مند جس کے خزانے کئی اونٹوں پر لدے جاتے تھے- وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا تھا- غالبؔ ایسے اِنسان کا ہمسر ہونے کو برا سمجھتا ہے- یہ گویا پست ہمتی ہے- میں تو غالبؔ (یہاں خود کو ایک تیسرا شخص قرار دیا ہے) کا ہمسر ہونا پسند کرتا ہوں کیونکہ فن شاعری میں ہم دونوں یکساں ہیں-

---

غزل #50

حور بہشتی ز یاد آں بت کشمیر برد بیم صراط از نہاد آں دم شمشیر برد

لغت : زیاد برد: بھلا دیا-- بیم صراط: صراط کا خوف، صراط وہ پل جو دوزخ اور بہشت کے درمیان بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز بنا ہوا ہے-- دم شمشیر: تلوار کی دھار--

ترجمہ : اس کشمیری حسینہ نے تو ہمیں حُور کوثر بھلا دی اور تلوار کی دھار نے صراط کا خوف دِل سے دور کر دیا- کشمیری حسینہ کے حُسن کی بے حد دِل کشی حُور کوثر کے حوالے سے بیاں کی ہے اور چونکہ شاعر حُور کوثر کو بھُول گیا ہے اس لِئے اسے صراط پر سے گذرنے کا بھی ڈر نہ رہا جو تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے-

شب روی غمزہ اے صبر و دِل و دیں ربود جان کہ ازو باز ماند شحنہ تقدیر برد

لغت : شب روی: رات کو چلنا، مُراد لوٹ مار-- ربود: اڑا لے گیا-- ازو باز ماند: اس یعنی محبوب سے بچ گئی تھی-- شحنہ: کوتوال--

ترجمہ : کسی کے غمزہ و ادا نے ہمارا صبر اور دِل و دیں اڑا لیا، چھین لیا- جان جو اس رہزن محبوب سے بچ گئی تھی اسے تقدیر کا کوتوال (قضا) لے گیا- محبوب کے حسن دلکش نے عاشق کو بے قرار کر دیا اور اس انتہائی بے قراری میں وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھا-

نالہ در ایوار شوق توشۂ را ہے نداشت بست بہ غارت کمر فرصت شبگیر برد

لغت : ایوار: سہ پہر کے وقت کا سفر-- توشہ راہ: سامان سفر-- شبگیر: طلوع صُبح سے ذرا پہلے کا سفر--

ترجمہ : ایوار عشق میں ہماری فریاد کے پاس سامان سفر نہ تھا اس نے لوٹ مار پر کمر باندھی اور صُبح کے سفر کی فراغت بھی چھین لی- یعنی ہم سہ پہر کو تو نالہ و فریاد نہ کر سکے لیکن صُبح اس نے زور باندھا اور یوں ہمارا سکون و آرام غارت ہو گیا-

شوق بلندی گرائے پایہ حسینؑ بن منصورؒ جست حوصلہ نارسا پے بہ سر تیر برد

لغت : بلندی گرائے: بلندی کی طرف مائل- حسینؑ بن منصورؒ جسے انا الحق کہنے پر سولی پر لٹکا دیا گیا تھا-- حوصلہ نارسا: نہ پہنچنے والا حوصلہ، پست حوصلگی-- پے بہ برد: کا پیچھا کیا--

ترجمہ : ہمارے شوق کو مقام منصور کی سی بلندی کی تلاش و خواہش تھی لیکن ہماری پست حوصلگی نے تیر کی نوک کا پیچھا کیا- منصور سولی پر چڑھا اور جان دے دی یہ گویا اس کی بلند مقامی تھی- جبکہ تیر کھانے کے لِئے کسی حوصلے کی ضرورت نہیں وہ خود بخود آ کر لگتا اور زخم لگاتا ہے-

زد نگہت بر دلم مخزن اسرار دید خواست کلیدش برد، طاقت تقریر برد

لغت : زد نگہت: تیری نگاہ پڑی-- مخزن اسرار: رازوں کا خزانہ-- خواست: اس نے چاہا-- کلیدش: اس کی چابی--

ترجمہ : تیری نگاہ میرے دِل پر پڑی تو اسے وہاں بھیدوں، رازوں کا خزانہ نظر پڑا- اس نے اس خزانے کی چابی لے جانا چاہی، چابی تو نہ لے جا سکی البتہ میری طاقت گویائی (بولنے کی قوت) لے گئی- رازوں سے مُراد باطنی اسرار ہیں جو انسان کے دِل میں مخفی ہوتے ہیں اور جو انسان کی قوت گویائی ہی سے ظاہر ہوتے ہیں-

جنبش ابرو نبود از پے قتلم ضرور غمزہ زبے طاقتی دست بہ شمشیر برد

لغت : جنبش: حرکت، ہلنا-- از پے قتلم: میرے قتل کے لِئے-- بے طاقتی: کمزوری، نزاکت--

ترجمہ : میرے قتل کی خاطر ابروؤں کی جنبش ضروری نہ تھی، یہ تو محبوب کے ناز و ادا یا آنکھوں کے اشاروں نے اپنی کمزوری کے باعث تلوار ہاتھ میں اُٹھائی- ابرو کی شکل تلوار کی طرح کسی قدر خمدار ہوتی ہے- مطلب یہ کہ عاشق تو ویسے ہی محبوب پر قربان ہونے کو تیار رہتا ہے، لیکن محبوب کے حُسن میں شاید وہ کشش نہ تھی جس کے باعث اس نے اپنی شمشیر غمزہ سے یہ کام (قتل عاشق) لیا-

روشنی داشت عشق، چاشنی داشت مہر آں خس از آتش گرفت ایں شکر از شیر برد

لغت : روشنی: ایک یا خاص روشنی-- چاشنی: ایک یا خاص چاشنی-- آں: مُراد عشق-- ایں: مُراد مہر--

ترجمہ : عشق میں ایک خاص روشنی اور مہر (سُورج) میں ایک خاص چاشنی تھی- اس یعنی عشق نے آگ سے تنکا اُٹھایا اور اس یعنی مہر نے دودھ سے یہ شکر، چاشنی، مٹھاس لے لی- غالباً مُراد یہ ہے کہ عشق سراپا سوز ہے اور سُورج کی روشنی گویا دودھ کی سفیدی کی مانند ہے-

خانہ زنبور شد کلبہ ام از دست چرخ بس کہ ز آب و گلم رغبت تعمیر برد

لغت : خانہ زنبور: بھڑوں کا چھتا-- کلبہ ام: میری جھونپڑی، میرا غریب خانہ-- ز آب و گلم: میری فطرت سے--

ترجمہ : آسمان نے میری فطرت سے تعمیر کی رغبت کچھ اس حد تک ختم کر دی کہ میرا گھر بھڑوں کا چھتا بن گیا یعنی ویران ہو گیا- تعمیر پانی اور مٹی سے ہوتی ہے، اسی لِئے فطرت یا طبیعت کے لِئے آب و گل کی ترکیب اِستعمال کی- گردش فلک کی ستم رانی کی بات کی ہے-

سردی مہر کسے آب رُخ شعلہ ریخت گرمی نبض دلم عرض تباشیر برد

لغت : سردی مہر: سرد مہری، بے توجہی بے التفاتی-- آب ریخت: چمک ختم کر دی، رونق ختم کر دی-- عرض: آبرو، تاثیر-- تباشیر: ایک دوا--

ترجمہ : کسی یعنی محبوب کی سرد مہری نے شعلے کے چہرے کی چمک ختم کر دی، جبکہ میرے دِل کی نبض کی گرمی کے باعث تباشیر کی تاثیر جاتی رہی- شعلے سے مُراد شعلہ محبت ہے- یعنی محبوب کی بے التفاتی کے باعث عشق کی گرمی ختم ہو گئی اور تباشیر کی تاثیر ختم ہونے سے مُراد ہے عاشق کا دِل بجھ گیا- سردی، گرمی، آب اور شعلہ میں صنعت تضاد ہے-

عشق ز خاک درت سرمہ بینش گرفت یادہ درآمد ہوس نسخہ اکسیر برد

لغت : درت: تیرا دروازہ-- بینش: بینائی، بصیرت-- یادہ درآمد: بے ہودہ کار آئی، لغو و فضول-- اکسیر: مُراد نہایت موثر دوا--

ترجمہ : عشق کو تیرے در کی خاک سے سرمہ بصیرت حاصل ہوا، جبکہ بے ہودہ کار، لغو، فضول قسم کی ہوس آئی اور نسخہ اکسیر لے گئی- یعنی عشق کو تو اسی خاک کی بدولت بصیرت جیسی دولت نصیب ہوئی اور ہوس اکسیر کے چکر میں پڑی رہی-

با خودش افتادہ کار باک ز غالب مدار ذوق فغانش ز دل ورزش تاثیر برد

لغت : باک ز غالب مدار: غالب سے مت ڈر-- باخودش افتادہ کار: اسے اپنے آپ سے کام پڑ گیا ہے، یعنی وہ اپنی الجھنوں میں گرفتار ہو گیا ہے-- فغانش: اس کی فریاد-- ورزش: کوئی کام مسلسل کرنا--

ترجمہ : غالب اپنی الجھنوں میں گرفتار ہو گیا ہے تو اس سے کسی قسم کا خوف نہ کر- اس کے فریاد کے ذوق نے دِل سے تاثیر ختم کر دی ہے- یعنی اس کے مسلسل فریادیں کرنے سے اس کی فریادیں بے اثر ہو گئی ہیں-

---

غزل #51

تا چند بو الہوس مے و عاشق ستم کشد کو فتنہ تا بہ داوری ہم علم کشد

لغت : تاچند: کب تک-- بو الہوس: لالچی، حریص-- کشد: کھینچے، اٹھائے-- مے: کشد-- شراب پیئے کو: کہاں ہم-- داوری ہم : باہمی انصاف-- علم کشد: پرچم بلند کرے-- فتنہ: مُراد مصائب--

ترجمہ : کب تک بو الہوس شراب نوشی اور عاشق ستم برداشت کرتا رہے گا- فتنہ کہاں ہے کہ وہ ان دونوں میں انصاف کی خاطر پرچم بلند کرے- مُراد یہ کہ عاشق تو عشق میں مصائب کا سامنا بصد خُوشی کرتا ہے لیکن بو الہوس بھاگ جاتا ہے، اسی لِئے یہ کہا کہ مصائب کہاں ہیں، تاکہ دونوں میں فرق واضح ہو جائے-

دل را بکار ناز چہ سرگرم کردہ ای یعنی بہ خویش ہم کند و از تو ہم کشد

لغت : سرگرم کردہ ای: تو نے مشغول کر رکھا ہے-- بہ خویش ہم کند: یعنی وہ خود پر بھی ناز کرتا ہے--

ترجمہ : تو نے میرے دِل کو ناز و ادا کے معاملے میں کیا مشغول کر رکھا ہے، یعنی وہ خود پر بھی ناز کر رہا ہے اور تیرے ناز بھی اُٹھا رہا ہے- گویا عاشق کا دل اس بنا پر کہ وہ محبوب کا چاہنے والا ہے، خود پر ناز کر رہا ہے اور محبوب کی ناز برداری تو عاشق کی فطرت میں ہے-

رشک است و دفع دخل مقدر، عتاب چیست بگذار در دلم مژہ چنداں کہ نم کشد

لغت : دفع دخل مقدر: مقدر کی مداخلت یعنی اثر کو دور کرنا-- عتاب چیست: غُصہ کِس بات کا-- چنداں کہ: اس حد تک کہ--

ترجمہ : رشک ہے اور نصیبے کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش، اس میں غُصہ کِس بات کا- تو میرے دِل میں اپنی پلکیں اس گہرائی تک اتار دے کہ اس میں نمی آجائے- پودے کی جڑوں کو پانی دیں تو اس نمی سے وہ پھلتا پھُولتا اور اپنی جگہ پر ٹکا رہتا ہے- اس حوالے سے عاشق پہلے رشک کی بات کرتا ہے کہ محبوب کِسی اور یعنی رقیب پر متوجہ ہے، عاشق اپنے غصے کے اثر کو دور کرنے میں لگا ہے- چنانچہ وہ محبوب سے گزارش کرتا ہے کہ وہ اپنی نظریں اس کے دِل میں گاڑ دے، اس طرح وہ گویا کِسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو سکے گا-

صیدت زبیم جاں نہ رمد بلکہ می رود تا دشت راز شوق در آغوش رم کشد

لغت : صیدت: تیرا شکار-- نہ مد: نہیں بھاگتا-- آغوش رم: بھاگنے کی آغوش--

ترجمہ : تیرا شکار اپنی جان کے خوف سے نہیں بھاگتا بلکہ وہ تو بیاباں کی طرف جاتا ہے تاکہ جذبہ عشق کی بنا پر وہ اسے (بیابان کو) اپنی آغوش رم میں لے لے- صید سے مُراد عاشق ہے، اس کا بیابان کو اپنی آغوش میں لینا اسے (بیاباں کو) سمیٹنا ہے تاکہ محبوب کو اس کے شکار میں آسانی رہے کیونکہ بیاباں کے سمیٹنے پر شکار کے بچ نکلنے کا امکان نہیں رہے گا-

دشوار نیست چارہ عیش گریز پائے دور قدح چو سلسلہ گر سر بہم کشد

لغت : عیش گریزپا: بھاگ جانے والا عیش، عارضی اور وقتی عیش-- چارہ: علاج-- دور قدح: جام کی گردش-- سلسلہ: زنجیر-- سر بہم کشد: ایک دُوسرے سے مل جائے، حلقہ بن جائے--

ترجمہ : اگر دور جام زنجیر کے حلقوں کی طرح باہم مل کر پیہم چلتا رہے تو عارضی عیش و مسرت کا چارہ مشکل نہ ہوگا- یعنی میخوار حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور جام ان میں ایک سے دُوسرے، دُوسرے سے تیسرے تک، علی ہذا القیاس، مسلسل گردش کرتا رہے، دورِ شراب چلتا رہے تو پھر یہ عیش گریزپا نہیں رہے گا، نہیں بھاگے گا بلکہ میخوار کا مقدر بن جائے گا-

آنی کہ تاب جذبہ ذوق نگاہ تو رنگ از گل و مے از رز و صید از حرم کشد

لغت : آنی: تو وہ ہے-- رز: انگور، انگور کی بیل-- حرم: چار دیواری، مُراد کعبہ جہاں شکار کرنے کی اجازت نہیں--

ترجمہ : تو اے محبوب وہ ہے کہ تیرے ذوق نگاہ کی کشش کی تیزی پھول سے رنگ، انگور سے شراب اور حرم سے شکار کو باہر کھینچ لاتی ہے- یعنی محبوب کے حُسن میں اتنی کشش و تاثیر ہے کہ جس چیز پر بھی اس کی نگاہ پڑ جائے وہ چیز اس کی طرف کھنچ آتی ہے-

شوقم کہ روشناس دِل نازنین تست کے منت نوشتن و ناز قلم کشد

لغت : روشناس: چہرے کو پہچاننے والا، واقف، آشنا-- کے: کب، کیونکر-- نوشتن: لکھا--

ترجمہ : میرا عشق یا شوق مُحبت تیرے نازنین دِل سے بخوبی آشنا ہے، اس صُورت میں بھلا تحریر اور قلم کے ناز اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے- یعنی اس شوق کے اظہار کے لِئے کسی تحریر یا قلم کی ضرورت نہیں-

زشت آں کہ تا ز زحمت پشت و شکم رہد ہم رنج کار سازی پشت و شکم کشد

لغت : زشت: برا، مُراد بد قسمت-- زحمت پشت و شکم: پیٹھ اور پیٹ کی تکلیف، دکھ، مُراد دُنیاوی حاجتیں-- رنج کار سازی: وسائل مہیا کرنے کا دکھ-- رہد: نجات پائے--

ترجمہ : وہ شخص کتنا بد قسمت ہے جو دُنیاوی حاجتوں، علائق دنیوی سے نجات پانے کی خاطر دُنیاوی وسائل مہیا کرنے کی زحمت اُٹھاتا رہتا ہے- مُراد یہ کہ دُنیاوی یا زندگی کی ضروریات کسی حد تک ہوں اور وہ پُوری ہوتی رہیں تو یہ سکون و آسائش کا باعث ہوگا لیکن جیسے جیسے ضروریات بڑھیں گی، رنج و غم میں اضافہ ہوگا-

صہبا حلال زاہد شب زندہ دار را اما بشرط آں کہ ہماں صبحدم کشد

لغت : صہبا: شراب-- شب زندہ دار: راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والا--

ترجمہ : زاہد شب زندہ دار کے لِئے شراب حلال ہے لیکن اس شرط پر کہ وہ شراب صُبح کے وقت پیے- ظاہر ہے راتوں کو جاگنے والا صبح کے وقت سویا ہوگا- گویا مذکورہ شرط رکھ کر زاہد شب زندہ دار کے لِئے شراب حلال قرار دینا ایک طرح سے طنز و تمسخر ہے-

از تازگی بہ دہر مکرر نمی شود نقشے کہ کلک غالبِ خونین رقم کشد

لغت : دہر: زمانہ-- مکرر: دوبارہ-- کلک: قلم-- خونیں رقم: جس کی تحریر خُون والی ہو، مُراد دِل کی گہرائی سے نکلی ہوئی تحریر وار--

ترجمہ : خونیں رقم غالبؔ اپنے قلم سے جو نقش کھینچتا ہے، اسے وہ دہر میں تازگی کی بنا پر، دوبارہ نہیں کھینچتا- یعنی اس کی شاعری میں تکرار نہیں ہوتی، بلکہ ہر مرتبہ وہ ایک نئی بات نئے مضمون والا شعر کہتا ہے-

غزل #52

ذوقش بہ وصل گرچہ زبانم زکار برد لب در ہجوم بوسہ زپائش نگار برد

لغت : زکار برد: بے کار کر کے رکھ دی-- ہجوم بوسہ: بوسوں کی کثرت-- زپائش: اس کے پاؤں سے-- نگار برد: مہندی صاف کر دی، مہندی کا رنگ مٹ گیا--

ترجمہ : اگرچہ اس کے وصل کے ذوق نے میری زبان بیکار کر کے رکھ دی لیکن میرے ہونٹوں نے اس کے پاؤں کے بے شمار بوسے لے کر اس کی مہندی کا رنگ اڑا دیا- یعنی وصل میں وفور جذبہ کی بنا پر عاشق نے بولنے یا باتیں کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں کی بس محبوب کے پاؤں چومنے ہی میں لگا رہا-

تا خود بہ پردہ رہ نہ دہد کام جوے را در پردہ رُخ نمود و دِل از پردہ دار برد

لغت : تا: تاکہ، اس لیئے کہ-- کام جوے را: کسی خواہش مند کو-- پردہ دار: راز دار-- دل برد: دِل موہ لیا--

ترجمہ : اس خاطر کہ وہ، پردے میں رہتے ہوئے، کسی خواہش مند بوالہوس کو بار نہ دے، اس نے پردہ ہی میں اپنا چہرہ دکھایا اور پردہ دار کا دِل موہ لیا- یہ شعر محبوب حقیقی کے بارے میں ہے یعنی وہ پردے میں ہے لیکن صحیح عشاق یا اللہ والوں کو اس کا جلوہ پردے ہی میں مختلف صُورتوں میں نظر آجاتا ہے- عام اِنسان، جسے کام جو کہا گیا ہے اس دیدار سے فیض یاب نہیں ہو سکتا-

گفتند حُور و کوثر و دادند ذوق کار منع است نام شاہد و مے آشکار برد

لغت : ذوق کار: عمل کا ذوق و شوق-- آشکار: کھل کر--

ترجمہ : قضا و قدر کی طرف سے حُور و کوثر کی بات کی گئی اور ان کے حصول یا ان تک رسائی کی خاطر اِنسان کو ذوق عمل دیا گیا- محبوب اور شراب کا نام کھل کر لینے سے منع کر دیا گیا- گویا حُور و کوثر کو پانے کے لِئے اِنسان میں طلب و جستجو کا جذبہ پیدا کیا گیا- دُوسرے مصرعے میں حُور و کوثر کے حوالے سے گویا بالواسطہ یہ کہا گیا ہے کہ اِنسان محبوب اور شراب کی طلب میں لگا رہے-

نعش مرا بسوز، کم از برہمن نیم ننگ نسوختن نتواں در مزار برد

لغت : بسوز: جلا دے، جلا ڈال-- نیم: میں نہیں ہوں-- ننگ نسوختن: جسے نہ جلانا باعث ننگ ہو-- برہمن: ہندوؤں کا مذہبی پیشوا--

ترجمہ : میں برہمن سے کم نہیں ہوں تو میری لاش کو جلا دے- جو نہ جلنے کے لِئے ذلت ہو، اسے مزار میں نہیں لے جایا جا سکتا- یعنی عاشق آتش عشق میں جلنے ہی میں اپنی بڑائی اور عظمت سمجھتا ہے- ہندو چونکہ مردے کی لاش کو جلاتے ہیں، اس لِئے شاعر برہمن کا حوالہ لایا-

گل چہرہ برفروخت بداں ساں کہ بارہا پروانہ را ہوس بسر شاخسار برد

لغت : برفروخت: چمکا لیا-- بداں ساں: اس طرح سے بہ آں ساں-- بارہا: کئی مرتبہ--

ترجمہ : گلاب نے اپنا چہرہ کچھ اس طرح یا اس حد تک چمکایا کہ پروانے کو ہوس کئی مرتبہ شاخ پر لے گئی- گلاب کی بے حد سُرخی کی مبالغہ آمیز، بلکہ غلو کی حد تک عکاسی ہے- گلاب کے پھُول کی اس قدر سُرخی کے باعث پروانے کو اس پر شمع کا گمان ہوتا رہا اور وہ شاخ پر پہنچ جاتا رہا-

دادم بہ بوسہ جان و خُوشم کاں بہانہ جوے نرخش دو چند کرد و شگرفی بکار برد

لغت : کاں: کہ آں، کہ وہ-- بہانہ جو: حیلے بہانے تلاش کرنے والا-- نرخش: اس کا یعنی بوسے کا نرخ-- دوچند کرد: دگنا کردیا، بڑھا دیا-- شکرفی بکار برد: اس نے انوکھے پن سے کام لیا--

ترجمہ : میں نے محبوب کا بوسہ لے کر جان دے دی اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس بہانہ جو نے بوسے کا نرخ دگنا کردیا اور اس طرح انوکھے پن کا مظاہرہ کیا- عاشق کو خوشی اس بات کی ہے کہ بوسے کا نرخ دگنا ہونے کے باعث اب کوئی اور بوسہ لینے کی جرأت نہ کرسکے گا-

مے داد و بذلہ جست مگر ابر و قلزمیم کاورد قطرہ و گہر شاہوار برد

لغت : بذلہ جست: خوش طبعی کی یا لطیف بات چاہی، شعر نغز-- مگر: شاید-- قلزمیم: ہم سمندر ہیں-- کاورد: کہ آورد، کہ وہ لایا-- گہر شاہوار: قیمتی موتی--

ترجمہ : اس اللہ نے ہمیں شراب دی اور اس کے بدلے میں بذلہ گوئی طلب کی- شاید وہ اللہ بادل ہے اور ہم سمندر ہیں کہ وہ قطرہ تا اور قیمتی موتی لے جاتا ہے- ابر نیساں (موسم بہار کا بادل) کے برسنے سے سیپی (صدف) کے منہ میں جو قطرے جاتے ہیں وہ موتی بن جاتے ہیں- اس حوالے سے یہ کہنا چاہا ہے کہ میخواری کے نتیجے میں اچھے شعر تخلیق ہوتے ہیں-

تا فتنہ راز گردش چشم سیاہ گفت کینے کہ داشتم بدل از روزگار برد

لغت : کینے کہ داشتم: وہ کینہ جو مجھے تھا-- بدل: بہدل، دل میں-- تا: جب سے--

ترجمہ : میرا خیال تھا کہ ہمیں جو یہاں فتنوں ہنگاموں سے واسطہ پڑتا ہے تو یہ سب اس دنیا کی پیداوار ہیں لیکن جب سے فتنے نے اس کی چشم سیاہ کی گردش کا راز افشا کیا ہے میری زمانے سے دشمنی، جو میرے دل میں تھی، ختم ہوگئی ہے- محبوب کی چشم سیاہ کی گردش گویا عشق کو پھڑکا دیتی ہے- امیر ممنون کے بقول:

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کئے

پیشم از آں بپرس کہ پرسی و اہل کوی گویند خستہ زحمت خود زیں دیار برد

لغت : بپرس: پوچھ، توجہ کر-- پرسی: تو پوچھے-- خستہ: زخمی، خستہ حال عاشق-- زحمت خود: اپنی زحمت-- زیں دیار برد: اس شہر سے لے گیا ہے، یعنی دنیا سے اٹھ گیا، مرگیا ہے--

ترجمہ : اس سے پہلے کہ تو میرے بارے میں معلوم کرے اور اہل کوچہ بتائیں کہ وہ خستہ حال تو دنیا سے اٹھ گیا ہے تو میرے حال پر توجہ کر یعنی میری ایسی حالت ہونے سے پہلے پہلے مجھ پر التفات و توجہ کر-

نازم فریب صلح کہ غالب زکوے تو ناکام رفت و خاطر امیدوار برد

ترجمہ : مجھے تیرے اس فریب صلح پر ناز ہے کہ غالب تیرے کوچے سے ناکام گیا لیکن وہ امیدوار دل کے ساتھ گیا- یعنی محبوب نے تو صلح و آشتی کا چکر دیا جس کی وجہ سے غالب یا عاشق ناکام گیا لیکن دل میں اس صلح و آشتی کی کئی امیدیں لے کر گیا-

---

غزل #53

اگر داغت وجودم را در اکسیر نظر گیرد سراپائے من از جوش بہاراں پردہ برگیرد

لغت : داغت: تیرا زخم، داغ محبت-- در اکسیر نظر گیرد: نظر کی اکسیر میں لے یعنی اکسیر والی نظریں ڈالے-- سراپائے من: میرا پورا

وجود-- پردہ بر گیرد: پردہ اُٹھادے--

ترجمہ : اگر تیرا داغ مُحبت میرے وجود پر اکسیر بھری نظریں ڈالیں تو میرا سراپا جوشِ بہاراں سے پردہ اُٹھادے- یعنی میرا پُورا وجود جوشِ بہاراں بن جائے- بہار میں پھُول بکثرت کھلتے ہیں- اس حوالے سے ان اکسیر بھری نظروں کا نتیجہ یہ قرار دیا ہے کہ محبوب کی مُحبت کے داغ گویا پھُول بن جائیں گے اور یوں لگے گا جیسے بہار آگئی ہو-

بہ عرض ہر گسستن کز نفس بالد ز بیتابی خیالم الفت مرغولہ مویاں را ز سر گیرد

لغت : گسستن: ٹوٹنا-- کز نفس بالد: کہ سانس سے پھولتا ہے-- مرغولہ مویاں: مرغولہ مو کی جمع، گھنگریالی زُلفوں والے، حسین-- ز سر گیرد: نئے سرے اختیار کرتا ہے--

ترجمہ : میری بے قراری کے باعث میرا جو سانس ٹوٹ جاتا ہے، اکھڑ اکھڑ جاتا ہے تو اس بنا پر میرا خیال ہر مرتبہ ان گھنگھریالی زُلفوں والے حسینوں سے الفت کا اظہار کرنے لگتا ہے- عاشق بے قراری کا شکار ہے- سانس رک رک کر آرہا ہے- اور جس وقت بھی اسے ذرا سانس آتا ہے تو وہ ان حسینوں کی مُحبت میں کھو کھو جاتا ہے-

دل از سودائے مژگانے کہ خوں گردید کز مستی بذوق رخنہ از ہر قطرہ رہ بر نیشتر گیرد

لغت : کہ: کس کی-- خوں گردید: خُون ہو گیا ہے-- رخنہ: سوراخ، چھید--

ترجمہ : میرا دِل کس کی پلکوں، تیکھی پلکوں کے جنون میں خُون ہو گیا ہے کہ مستی کی حالت میں اس کا ہر قطرہ سوراخ کے ذوق میں نشتر کی طرف بڑھتا ہے- محبوب کی پلکیں تیکھی ہیں، دِل عاشق ان کی مُحبت میں خُون ہو چکا ہے اور اس پر ایسی مستی طاری ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اس میں کئی سوراخ ہو جائیں اور خُون کا ہر قطرہ یعنی نشتر ان پلکوں کی طرف لپکے-

بچشم مدعی ہم چوں چراغ روز بے نورم چراغم گر بفرض از پرتو خورشید در گیرد

لغت : مدعی: دعوے دار، رقیب-- چراغ روز: دِن کو جلنے والا چراغ، سُورج کی وجہ سے جس کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے-- پرتو خورشید: سُورج کا عکس یعنی روشنی--

ترجمہ : اگر فرض کرلیں کہ میرا چراغ سُورج کی روشنی حاصل کر کے بھی روشن ہو جائے تو بھی رقیب کی نظروں میں میں بے نور چراغ روز ہوں گا- مُراد یہ کہ رقیب کسی بھی صُورت میں عاشق کو اہمیت کے لائق نہ جانے گا-

رمش نظارہ را از رقص بسمل در چمن پیچید غمش آئینہ را از چہرہ عاشق بہ زر گیرد

لغت : رمش: اس کا دو ٹوک محبوب کی تیز خرامی-- رقص بسمل: زخمی کا تڑپنا--

ترجمہ : محبوب کی تیز خرامی سے اہلِ نظارہ کی آنکھیں کچھ اس طرح تڑپنے لگتی ہیں جیسے چمن میں کوئی بسمل تڑپ رہے ہوں یعنی دیکھنے والے اس کی تیز خرامی کے نظارے میں کھو کھو جاتے ہیں جبکہ اس کا غم عاشق کے چہرے کے عکس سے آئینے کو بھی زرد کر دیتا ہے- غمِ عشق کے باعث عاشق کا چہرہ زرد ہو گیا ہے- چنانچہ جب وہ آئینے میں دیکھتا ہے تو لگتا ہے آئینہ زرد ہو گیا ہے-

غم دروے ز رشک است اینکہ غمخوارے نمی خواہم کہ ترسم یابد اور را ہر کہ از حالم خبر گیرد

لغت : غم: میرا غم ہونا-- غمخوارے: کوئی ہمدرد-- ترسم: میں ڈرتا ہوں--

ترجمہ : میں اس کی ذات میں گم ہوں اور یہ جو مجھے کسی غم خوار کی خواہش نہیں ہے تو یہ رشک کی وجہ سے ہے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ جس کسی کو میرا حال معلوم ہو گیا وہ اس محبوب تک پہنچ جائے گا یعنی عاشق نہیں چاہتا کہ اپنی اس حالت کا راز کسی پر افشا کرے کہ ایسا کرنے میں دُوسرا شخص بھی اس محبوب کی طرف مائل ہو جائے گا- غالب کے اس اردو شعر میں بھی رشک کی بات ہے:

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

سرت گردم اگر پائے نزاکت درمیاں نبود تتنم از لاغری صد خوردہ بر موے کمر گیرد

لغت : سرت گردم: تیرے قربان جاؤں-- لاغری: کمزوری، ناتوانی-- خوردہ گیرد: نکتہ چینی کرے، نقص نکالے--

ترجمہ : تیرے قربان جاؤں اگر نزاکت کا پاؤں یعنی معاملہ درمیان میں نہ ہو تو میرا جسم اپنی ناتوانی کی بنا پر تیری بال جیسی باریک کمر میں سو نقص نکالے- نزاکت سے مُراد محبوب کی پتلی کمر میں ایک حُسن ہے- اگرچہ عاشق کا جسم بھی اس کمر کی طرح پتلا ہے لیکن اس میں حُسن کہاں، اس لئے محبوب کی کمر میں نقص کیونکر نکال سکتا ہے-

نوردم نامہ و دِل بار بار از بدگمانی ہا نہد نقش تو پیش روے و خود را نامہ برگیرد

لغت : نوردم: میں نے لپیٹا، تہ کیا-- نہد: رکھتا ہے-- نامہ برگیرد: نامہ بر سمجھ لیتا ہے--

ترجمہ : میں خط لکھ کر تہ کر لیتا ہوں لیکن میرا دِل ہر بار بدگمانیوں کی بنا پر تیرا نقش یعنی تصور سامنے لے آتا ہے اور خود کو نامہ بر سمجھنے لگتا ہے- بدگمانی اس بات کی کہ قاصد کو خط دیا تو وہ جا کر محبوب سے بات کرے گا اور عاشق یہ گوارا نہیں کرتا، چنانچہ وہ محبوب کو تصور ہی میں سامنے لا کر اس سے خود باتیں کرنے لگتا ہے-

خوشم گر استواری نیست ہم چوں موج کارم را کہ ہر دم از شکست خود روانی بیشتر گیرد

لغت : خوشم: میں خُوش ہوں، مجھے خُوشی ہے-- استواری: مضبوطی، پائیداری-- شکست: ٹوٹ پھوٹ، رکاوٹ--

ترجمہ : اگر میرے کام میں موج کی طرح تسلسل نہیں ہے تو کوئی بات نہیں، میں خُوش ہوں کیونکہ اپنی رکاوٹ کے باعث اس کام میں ہر لحہ روانی بڑھتی ہے- کام سے مُراد جذبہ عشق ہے جسے موج سے تشبیہ دی گئی ہے- دریا میں موج ابھرتی اور ٹوٹتی رہتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں تیزی آجاتی ہے- یہی حال عشق کا ہے کہ یہ جذبہ اپنے ہر اتار چڑھاؤ میں کم ہونے کی بجائے مزید تیز ہوتا رہتا ہے-

محبت ہر دلے را کز نزاکت سرگراں یابد سبک در دام ذوق نالہ مرغ سحر گیرد

لغت : سرگراں: بوجھل سر والا، مغرور، نخوت بھرا-- سبک: ہلکا، مُراد جلدی سے بآسانی--

ترجمہ : مُحبت ہر اس دِل کو، جسے اپنی نزاکت پر بڑا غرور ہو، بڑی آسانی سے مرغ سحر کے نغمہ کے ذوق کے جال میں پھنسا لیتی ہے- نزاکت سے مُراد نازک احساسات ہیں، تو ایسا دِل یا ایسا صاحب دِل صُبح کو چہچہانے والے پرندے کی چہچہاہٹ سے بہت متاثر ہوتا ہے-

خوشا روزے کہ چوں از مستی آویزم بدامانش گہ از دستم کشد، گاہم بروے چشم تر گیرد

لغت : خوشا روزے کہ: وہ دِن بڑا مبارک دِن ہوگا-- آویزم بدامانش: میں اس کے دامن سے لپٹ جاؤں--

ترجمہ : وہ دِن بڑا مبارک دِن ہوگا جب میں عالم مستی میں اس کے دامن سے لپٹ جاؤں اور کبھی تو وہ اسے (دامن کو) میرے ہاتھ سے کھینچ لے اور کبھی میری گیلی آنکھوں پر رکھے یعنی میرے آنسو پونچھے- دامن کھینچنا غصے کی اور آنسو پونچھنا ہمدردی اور مہربانی کی علامت ہے یعنی محبوب اس صُورت حال میں کبھی عاشق پر ناراض اور کبھی مہربان ہوگا-

زفیض نطق خویشم با نظیری ہم زباں غالبؔ "چراغے را کے دودے ہست در سرزود در گیرد"

لغت : نطق خویشم: میں اپنی زُبان-- نظیری: نظیری نیشاپوری، مغلیہ دور کا مشہور شاعر-- ہم زباں: ایک جیسی زبان والا یعنی کسی دُوسرے جیسی بات کرنے والا-- دودے ہیست: کچھ دھواں ہے-- در سرزود در گیرد: جلد جل اٹھتا ہے--

ترجمہ : اے غالبؔ میں اپنی زبان یعنی اپنے شعری ذوق کے فیض سے نظیری جیسے شاعر کا ہم زبان ہوں، جس نے یہ کہا ہے کہ جس چراغ میں

زادھواں ہو یعنی وہ ابھی بجھا ہو، وہ بہت جلد آگ پکڑ لیتا یعنی جل جاتا ہے۔ غالبؔ نے یہ غزل نظیری کی ایک غزل کی زمین میں کہی ہے جس کے مطلع کا یہ دُوسرا مصرع ہے۔ نظیری کا پُورا شعر یوں ہے:

مُحبت در دِل غم دیدہ الفت بیشتر گیرد چراغے را کہ دودے ہست در سر زود در گیر

غم دیدہ دِل میں مُحبت بہت اثر کرتی ہے جس کی مثال یہ ہے۔ غالبؔ نے نظیری سے متاثر ہونے کی بات کی ہے۔

غزل #54

تنگ است دلم حوصلہ راز ندارد آہ از نے تیر تو کہ آواز ندارد

لغت : تنگ: گھٹا ہوا-- حوصلہ: طاقت-- نے تیر: وہ نے جو تیر کی نوک پر لگی ہوتی ہے، مُراد نگاہوں کے تیر--

ترجمہ : تیری نگاہوں کے تیر کس قیامت کے ہیں کہ ان میں آواز تک نہیں ہے، جبکہ میرا دِل گھٹا ہوا ہے اور اس میں اتنی طاقت نہیں کہ اس راز کو چھپا سکے۔ نے بانسری کو بھی کہتے ہیں، چنانچہ یہاں صنعت ایہام سے کام لیتے ہوئے آواز کا لفظ اِستعمال کیا ہے۔ مطلب یہ کہ محبوب کا بے حد دلکش حسن، عاشق پر گویا خاموشی سے تیر چلاتا ہے جسے عاشق برداشت نہیں کر پاتا۔

ہر چند عدو در غم عشق تو بسازست دانی کہ چو ما طالع ناساز ندارد

لغت : ہر چند: اگرچہ-- عدو: دشمن، رقیب-- بہ سازاست: سرمایہ والا ہے-- دانی: تو جانتا ہے، تجھے علم ہے-- طالع ناساز: ناموافق نصیبہ، بدقسمتی--

ترجمہ : اگرچہ رقیب تیرے غم عشق میں بڑا سرمائے والا یعنی اسے بڑا غم ہے لیکن تجھے علم ہے کہ وہ ہماری طرح بدقسمتی کا شکار نہیں ہے۔ رقیب اور عاشق کا موازنہ ہے۔ یعنی رقیب کتنا ہی محبوب کے عشق میں کھویا ہوا ہو وہ سچے عاشق جیسا نہیں ہو سکتا۔

دیگر من و اندوہ نگاہے کہ تلف شد گفتی کہ عدو حوصلہ آز ندارد

لغت : دیگر: اب-- اندوہ: غم-- نگاہے کہ: وہ نگاہ جو-- تلف شد: ضائع ہو گئی-- آز: انتہائی تمنا، حرص--

ترجمہ : تو نے یہ کہا ہے کہ رقیب میں تمنا کا حوصلہ نہیں ہے تو اس بنا پر مجھے اب اس نگاہ کا غم ہے جو تلف ہو گئی۔ محبوب کی مُحبت بھری نظریں رقیب پر پڑتی رہیں۔ لیکن رقیب میں عاشق والا ذوق و جذبہ ہی نہ تھا اور نہ تاب حُسن ہی تھی جو وہ ان نگاہوں سے لطف اندوز ہوتا، اس طرح محبوب کی نظر گویا ضائع ہو گئی جس کا عاشق کو دُکھ ہے۔

در حسن بیک گونہ ادا دِل نتواں بست لعلت مزہ دارد اگر اعجاز ندارد

لغت : بیک گونہ: ایک طرح کی، ایک جیسی-- دل نتواں بست: دِل نہیں لگایا جا سکتا-- لعلت: یعنی تیرے ہونٹ-- اعجاز: معجزہ، مسیحائی، حیات بخشی، پھونک سے مردے کو زندہ کرنا حضرت عیسیٰؑ کا معجزہ

ترجمہ : حُسن کی ایک جیسی اور ایک طرح کی ادا سے دِل نہیں لگایا جا سکتا یعنی دِل ایسی ادا پر نہیں فریفتہ ہوتا۔ خیر تیرے ہونٹوں میں ایک مزہ تو ہے وہ الگ بات کہ ان میں مسیحائی نہیں ہے، ہونٹوں میں مزہ سے مُراد عام ادا سے ہٹ کر یہ بھی گویا ایک ادا ہے۔

گستاخ زند غیر سخن با تو و شادم مسکیں سخنے از تو در آغاز ندارد

لغت : غیر: رقیب-- شادم: میں خُوش ہوں-- گستاخ زند سخن: بے باکی سے یا گستاخانہ انداز میں بات کرتا ہے-- مسکیں: بیچارہ

عاجز--

ترجمہ : رقیب تیرے ساتھ بڑی بے باکی سے باتیں کرتا ہے، تاہم مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تیری طرف سے اس بیچارے کے لئے گفتگو کا آغاز بھی نہیں ہوا- گویا رقیب تو محبوب کے ساتھ بے تکلفی سے کام لے رہا ہے لیکن اس کے جواب میں محبوب گویا خاموشی برت رہا ہے-

تمکین برہمن دلم از کفر بگرداند بتخانہ بتے خانہ برانداز ندارد

لغت : تمکین: شان و شوکت-- دلم از کفر بگرداند: میرا دِل کفر سے پھیر دیا، دِل برداشتہ ہو گیا-- خانہ برانداز: گھر اکھیڑنے یعنی تباہ کرنے والا--

ترجمہ : بتخانے میں برہمن کو بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھا دیکھ کر میرا دِل کفر سے پھر گیا- لگتا ہے بت خانے میں ایسا کوئی بت نہیں جو اسے (بت خانے کو) تباہ کر کے رکھ دے- مُراد یہ کہ بت اگر صحیح ہو تو برہمن کی کیا مجال کہ وہ یوں ٹھاٹھ سے بیٹھا ہو- بت سے مُراد اگر کوئی حسین لیں تو ظاہر ہے اس کے سامنے کوئی عاشق ایسی جُرأت نہیں کر سکتا-

ما ذرہ و او مہر، ہماں جلوہ ہماں دید آئینہ ما حاجت پرداز ندارد

لغت : ہماں: وہی-- دید: دیدار-- حاجت پرداز: صیقل کی ضرورت--

ترجمہ : ہم یعنی اِنسان ذرہ ہیں اور وہ خورشید، وہی جلوہ ہے اور وہی دیدار بھی ہے، اس لئے ہمارے آئینے کو کسی صیقل کی ضرورت نہیں ہے- وہ سے مُراد ذات باری تعالیٰ ہے- ذرات فضا میں موجود تو رہتے ہیں لیکن نظر صرف صبح کی روشنی میں آتے ہیں، گویا سُورج سے ان کا وجود برقرار ہے، بالکل اسی طرح اِنسان کا وجود بھی اس ذات باری ہی سے قائم ہے- اس میں مسئلہ وحدت الوجود کی بات ہوئی ہے یعنی جو کچھ بھی اس کائنات میں ہے اس میں اسی ذات کا جلوہ کار فرما ہے یعنی وہی سب کچھ ہے-

ہر دِل شدہ از دوست در انداز سپاسے است مانا کہ نگاہ غلط انداز ندارد

لغت : دل شدہ: عاشق، جس کا دِل جا چکا ہو کھو چکا ہو-- در انداز سپاسے است: احسان کے انداز میں ہے یعنی ممنون احسان ہے-- مانا: گویا، یقیناً-- نگاہ غلط انداز: اچٹتی ہوئی نگاہ، بے رخی کی نظر--

ترجمہ : ہر عاشق اپنے محبوب کا ممنون احسان ہے- یقیناً اس کی نظروں میں بے رخی نہیں ہوتی- دوست سے مُراد محبوب حقیقی ہے جو اپنے بندوں سے بے رخی برتنے کی بجائے ان پر نظر کرم رکھتا ہے-

بے حیلہ زخوباں نتواں چشم ستم داشت رحم است برآں خستہ کہ غماز ندارد

لغت : نتواں چشم ستم داشت: جور و ستم کی توقع نہیں رکھی جا سکتی-- غماز: چغل خور، بد ظن کرنے والا--

ترجمہ : حسینوں سے، کسی حیلہ و مکر کے بغیر، جور و ستم کی توقع نہیں رکھی جا سکتی- اس خستہ حال عاشق کی حالت قابلِ رحم ہے جس کی چغل خوری کرنیوالا کوئی نہ ہو- یعنی جب کوئی محبوب کو عاشق سے بد ظن کرنے والا نہ ہو گا- محبوب کیونکر عاشق پر ستم ڈھائے گا جبکہ عاشق کے لئے محبوب کے ستم میں ایک خاص لذت ہے اور مذکورہ صُورت میں وہ اس لذت سے محروم رہ جائے گا-

در عربدہ چشمک زند و لب گزد از ناز تا بوسہ لبم را ز طلب باز ندارد

لغت : عربدہ: لڑائی جھگڑا-- چشمک زند: آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے، طعنہ زنی کرتا ہے-- لب گزد: ہونٹ کاٹتا ہے-- باز ندارد: نہ روکے--

ترجمہ : جب وہ محبوب مجھ سے الجھتا ہے تو غصّے کی حالت میں چشمک زنی بھی کرتا جاتا اور ساتھ ساتھ ناز و ادا سے اپنے ہونٹ بھی دانتوں میں دباتا چلا جاتا ہے تاکہ میرے ہونٹ اس کے بوسے کی طلب سے باز نہ آئیں- دُوسرے لفظوں میں میرے ہونٹ اس کا بوسہ لینے پر مجبور

ہو جائیں- اس صورت میں کہ اس نے اپنے ہونٹوں کو کاٹا ہے اور عاشق از راہ ہمدردی انہیں چوسنے چومنے لگے گا-

باخویش بہر شیوہ جداگانہ دو چار است پروائے حریفان نظر باز ندارد

لغت : باخویش دو چار است: اپنے آپ ہی سے دو چار ہے، اپنی ذات ہی کے آمنے سامنے ہے-- حریفاں: حریف کی جمع، مدمقابل-- حریفان نظر باز: حسن پرست حریف، یعنی عشاق--

ترجمہ : وہ محبوب تو ہر انداز میں اور ہر پل اپنی ہی ذات سے دو چار ہے اسے اپنے نظر باز عاشقوں کی کوئی پروا نہیں ہے- یعنی ان سے بے نیاز ہے- اگر یہ محبوب حقیقی کی طرف اشارہ ہو تو اس ذات باری کی بے نیازی کی بات ہے یعنی اللہ الصمد-

کیفیت عرفی طلب از طینت غالب جام دگراں بادہ شیراز ندارد

لغت : عرفی: مغلیہ دور کا مشہور شاعر عرفی شیرازی-- طینت: فطرت، طبیعت، مزاج-- بادہ شیراز: شیراز کی شراب، یعنی عرفی شیرازی کی شاعری کا رنگ--

ترجمہ : تو اگر عرفی کے نشے کی کیفیت کا طالب ہے تو اسے غالب کی طینت سے طلب کر، کیونکہ دوسروں کے جام میں بادہ شیراز نہیں ہے- غالب، عرفی کے کلام سے بہت متاثر اور اس کا بے حد مداح تھا- اس کا یہ شعر اس امر کی تصدیق کرتا ہے- مطلب یہ کہ عرفی کے کلام کا رنگ اگر دیکھنا ہو تو غالب کے کلام میں دیکھو، دوسرے شعرا کے کلام میں یہ رنگ اور انداز نہیں ہے-

---

غزل #55

لبم از زمزمہ یاد تو خاموش مباد غیر تمثال تو نقش ورق ہوش مباد

لغت : زمزمہ: نغمہ-- خاموش مباد: خدا نہ کرے چپ رہیں-- تمثال: پیکر، صورت، تصور-- ہوش: ذہن--

ترجمہ : خدا کرے کہ میرے ہونٹ تیری یاد کے نغمے الاپنے سے چپ نہ رہیں یعنی تیری یاد کے نغمے میرے ہونٹوں پر جاری رہیں اور تیری صورت کے تصور کے سوا میرے ذہن کے ورق پر کوئی اور نقش نہ بنے- مطلب یہ کہ میرے لبوں پر ہر پل اور ہر آن تیرا ہی نام ہو اور ذہن میں تیرا ہی تصور قائم ہو-

نگہی کش بہ ہزار آب نہ شویند ز اشک محرم جلوہ آں صبح بناگوش مباد

لغت : کش: کہ اش، کہ اسے-- نہ شویند: نہ دھوئیں، نہ دھویا جائے-- محرم: واقف حال-- بناگوش: کان--

ترجمہ : جس نگاہ کو آنسوؤں کے پانی سے ہزار مرتبہ نہ دھویا گیا ہو، خدا کرے وہ نگاہ اس محبوب کی بناگوش کی چمک کے جلوے یا نظارے کی محرم نہ ہو- یعنی اس سے لذت اندوز نہ ہو- حسن کے نظارے کے لئے نگاہوں کا پاک ہونا ایک لازمی امر ہے- اسی حوالے سے غالب کہتا ہے کہ وہ محبوب کا جلوہ اس وقت تک نصیب نہیں ہوتا جب تک درد دل سے آنسو نہ بہائے جائیں اور ان آنسوؤں سے نگاہیں پاک نہ ہو جائیں بقول حافظ شیرازی:

غسل در اشک زدم کاہل طریقت گویند پاک شو اول و پس دیدہ برآں پاک انداز

میں نے آنسوؤں سے غسل کیا کیونکہ اہل طریقت کا کہنا ہے کہ پہلے پاک ہو پھر اس ذات پاک پر نگاہ ڈال-

ہوس چادر گل گر نہ خاکم باشد خاکم از نقش کف پائے تو گل پوش مباد

لغت : چادر گل: مُراد پھُولوں کی وہ چادر ہاز جو مردے کو دفن کرنے کے بعد اس کی لاش پر ڈالتے ہیں-- گل پوش: پھُول پہنے ہوا--
ترجمہ : اگر مجھے خاک قبر میں چادر گل کی ہوس ہو تو خدا کرے کہ میری خاک تیرے نقش کف پا سے گل پوش نہ ہو- یعنی مجھے چادر گل کی کوئی خواہش نہیں ہے، میری خواہش یہی ہے کہ میری قبر پر تیرے قدموں کے نشان ہوں جو میرے لئے پھُول ہوں گے-

وعدہ گردیدہ وفا طرہ پریشانے را یا رب امشب بہ درازی خجل از دوش مباد

لغت : طرہ پریشانے: جس کی زُلفیں پریشان ہوں-- امشب: آج رات-- خجل: شرمندہ-- دوش: گذشتہ رات--
ترجمہ : پریشان یا بکھری ہوئی زُلفوں والے محبوب کا وعدہ وصل پُورا ہو گیا- خدا کرے آج کی رات طوالت یا درازی میں کل کی رات سے شرمندہ نہ ہو- آج کی رات سے مراد شب وصل اور دوش سے مُراد شب فراق ہے- ہجر کی شب گویا طویل اور شب وصل مختصر سمجھی جاتی ہے- مثلاً بقول امیر مینائی:

وصل کی شب اور اتنی مختصر دن گنے جاتے تھے اس دِن کیلئے

عاشق کی دعا ہے کہ شب وصل جو میسر آئی ہے تو وہ طویل ہو-

غیر گردیدہ بدیدار تو محرم، دارد فارغ از اندہ محرومی آغوش مباد

لغت : دارد: ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں-- اندہ: اندوہ، رنج و غم--
ترجمہ : اگر رقیب تیرے دیدار کا محرم ہو ہی گیا ہے یعنی اسے تیرا دیدار نصیب ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے کوئی بات نہیں- اللہ کرے وہ اب آغوش کی محرومی کے غم سے فارغ نہ رہے- یعنی اگرچہ رقیب کو تیرا دیدار میسر آگیا ہے، لیکن اس کی آغوش تجھ سے محروم رہے، خالی رہے اور یوں وہ تیرے وصل کے لئے غم واندوہ کا شکار رہے-

گہرے کش نظر از ہمت پاکاں نبود صرف پیرایہ آں گردن و آن گوش مباد

لغت : گہرے: وہ گہر، وہ موتی-- پیرایہ: آرائش-- صرف: اِستعمال ہونا--
ترجمہ : جس موتی میں پاک لوگوں یا اہل صفا کی سی نظر یعنی چمک نہ ہو، خدا کرے وہ اس محبوب کی گردن اور کانوں کی آرائش کے کام نہ آئے- عورتیں اپنی آرائش و زیبائش کی خاطر موتیوں کے ہار گلے میں ڈال لیتی اور کان میں موتی لٹکا لیتی ہیں- اس حوالے سے از شاعر نے یہ کہنا چاہا ہے کہ ایسے موتیوں میں پاکیزہ باطن لوگوں کی نظروں جیسی چمک دمک ہو تو یہ صحیح معنوں میں آرائش کے لائق ہیں-

ہر کرا رخت نمازی نبود از نم مے جایے در حلقہ رندان قدح نوش مباد

لغت : ہر کرا: ہر کہ را، ہر وہ شخص جس کا-- رخت نمازی: مُراد آلودہ دامن-- نم مے: شراب کی نمی--
ترجمہ : جس کسی کا دامن شراب کی نمی سے آلودہ نہ ہو، اللہ کرے اسے میخوار رندوں کے حلقہ میں کوئی جگہ میسر نہ آئے- شراب کی نمی سے مُراد محض شراب ہے اور جگہ میسر نہ آئے سے مُراد ایسا شخص اس حلقہ میں باریابی نہ پائے رندوں میں شمار نہ ہو-

رہرو بادیہ شوق سبک سیرانند بار سر نیز دریں مرحلہ بردوش مباد

لغت : بادیہ شوق: عشق کا بیابان-- سبک سیرانند: تیز چلنے والے ہیں، ہلکے بوجھ والے ہیں-- بار سر: سر کا بوجھ (ان کے کندھوں پر) سر کا بوجھ--
ترجمہ : بادیہ عشق کے مسافر ہلکے بوجھ کے باعث بہت تیز رفتار ہیں- خدا کرے کہ اس مرحلے (منزل عشق) میں ان کے کندھوں پر سر کا بوجھ بھی نہ رہے- مطلب یہ کہ عاشق، علائق دنیوی سے بے نیاز ہو کر عشق کا سفر اختیار کرتا ہے- اس کی یہ بے نیازی گویا ہلکا بوجھ ہے یہاں

تک کہ اس کے لئے سر بھی ایک بوجھ ہے اسی لئے یہ دعا کی ہے کہ اس کے کندھوں پر یہ بوجھ نہ رہے۔

مفتیاں بادہ عزیز است مریزید بخاک جوشد از پردہ دگر خُون سیاوُش مباد

لغت : مفتیاں: مفتی کی جمع، فتوی دینے والے-- عزیز است: بہت پیاری، لائق عزت ہے، گراں قدر ہے-- مریزید: مت گراؤ--
سیاوُش: توران کے قدیم بادشاہ افراسیاب نے اپنے داماد سیاوُش کو بے گناہ مار ڈالا تھا- اس بے گناہ خُون کے وبال میں اس کی پُوری سلطنت میں کشت و خُون ہوتا رہا--

ترجمہ : اے مفتیو! شراب عزیز ہے اسے زمین پر مت گراؤ- خدا نہ کرے کہ ایک مرتبہ پھر پردے سے سیاوُش کا خُون جوش مارنے لگے۔
مفتی شراب کو حرام قرار دیتے اور اس لئے زمین پر گرا دیتے ہیں- ان کے اس عمل کو شاعر نے سیاوُش کے خون کی طرح خُون ناحق کہا ہے۔

ہمہ گر میوہ فردوس بہ خوانت باشد غالبا آں انبہ بنگالہ فراموش مباد

لغت : بہ خوانت: تیرے دستر خوان پر-- انبہ بنگالہ: بنگال کا آم--

ترجمہ : اے غالب اگر تیرے دستر خوان پر فردوس کے تمام پھل رکھے ہوں پھر بھی خدا نہ کرے کہ بنگال کا آم تو بھول جائے یعنی بنگال کے آم میں جو لذت ہے وہ مجھے کبھی نہیں بھول سکتی۔

غزل #56

ہر ذرہ را فلک بہ زمیں بوس می رسد گر خاک راست دعوی ناموس، می رسد

لغت : می رسد: پہنچتا ہے-- خاک راست: خاک را است، خاک کو ہے--

ترجمہ : آسمان ہر ذرے کی خاطر زمیں بوس (زمین کو چومتے ہوئے جھک کر اہو کر آتا ہے، یعنی ہر ذرے کو چومنے کے لئے جھک جاتا ہے۔ اگر خاک کو اپنے ناموس کا کوئی دعوی ہے تو وہ (فلک) پہنچتا ہے، یعنی اگر خاک کو اپنے ناموس کا پاس ہے تو آسمان بھی اس کی عظمت کے آگے جھک جاتا ہے۔

زاں مے کہ صاف آں بہ بتاں وقف کردہ اند درد تہ پیالہ بہ کاؤس می رسد

لغت : زاں مے: اس شراب سے-- درد: تلچھٹ، جام کی تہ میں بچی ہوئی میلی شراب-- کاؤس: ایران قدیم کا ایک عظیم بادشاہ--

ترجمہ : وہ شراب جو صاف ہے، بتوں یعنی حسینوں کے لئے وقف کی گئی ہے جبکہ پیالے کی تہ میں بچی ہوئی تلچھٹ کاؤس جیسے بادشاہ کو ملتی ہے- گویا بادشاہ کے مقابلے میں حسینوں کی زیادہ اہمیت ہے۔

زیں ساں کہ خوگر فتہ عاشق کشی ست حسن مرشمع را شکایت فانوس می رسد

لغت : زیں ساں: ازایں ساں، اس طرح سے-- خوگر فتہ: عادت پڑ گئی ہے-- مر: اس کے اپنے کوئی معنی نہیں، انگریزی لفظ "دی" (The) کی طرح یہ بھی تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے--

ترجمہ : حسن کو عاشق کشی (عاشق کو مارنا، قتل کرنا) کی کچھ اس قدر عادت پڑ گئی ہے کہ اب شمع، فانوس کی شکایت کرتی ہے- فانوس شیشے کی وہ قندیل جس میں شمع رکھی جاتی ہے- ظاہر ہے شمع فانوس میں ہو تو پروانہ اس تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے وہ فانوس کے خلاف شاکی ہے کیونکہ اس حالت میں وہ پروانے کو جلایا مار نہیں سکتی۔

خود پیش خود کفیل گرفتاری من است　　ہر دم بہ پرسش دِل مایوس می رسد

لغت : کفیل: کفالت کرنے والا، ضامن-- پرسش: حال پوچھنا--

ترجمہ : محبوب خود ہی مجھے اپنے عشق میں گرفتار (مبتلا) کرتا اور خود ہی میرا ضامن بنتا ہے- چنانچہ وہ ہر پل میرے مایوس دِل کی احوال پرسی کے لئے آتا ہے- فانی بدایونی نے اس مضمون کو ذرا بدل کر پیش کیا ہے:

خود مسیحا خود ہی قاتل ہیں تو وہ بھی کیا کریں　　زخم دِل اچھا کریں یا زخم دِل پیدا کریں

بیروں میا ز خانہ بہ ہنگام نیمروز　　رشک آیدم کہ سایہ بہ پابوس می رسد

لغت : میا: مت آ-- بہ ہنگام نیمروز: آدھے دِن یعنی دوپہر کے وقت جب دھوپ عروج پر ہوتی ہے-- رشک آیدم: مجھے رشک آتا ہے-- پابوس: پاؤں چومنا--

ترجمہ : اے محبوب تو دوپہر کے وقت گھر سے باہر نہ نکل کیونکہ مجھے اس بات پر رشک آتا ہے کہ تیرا سایہ تیری پابوسی کے لئے آئے گا- دوپہر کو سورج عین وسط فلک میں ہوتا ہے جس کے سبب انسان کا سایہ اس کے پاؤں پر پڑتا ہے- شاعر اسی بنا پر محبوب کو اس وقت باہر نہ نکلنے کے لئے کہتا ہے کہ اس سائے پر اسے رشک آتا ہے-

ارباب جاہ را ز رعونت گریز نیست　　کایں نشہ از شراب خم کوس می رسد

لغت : ارباب: رب کی جمع، مالک، صاحب-- ارباب جاہ: مقام و مرتبہ والے لوگ-- رعونت: غرور، تکبر-- کایں: کہ ایں، کہ یہ-- کوس: ڈھول، نقارہ-- گریز: فرار، پرہیز، اجتناب--

ترجمہ : ارباب جاہ کے لئے رعونت سے بچنا ممکن نہیں- کیونکہ یہ نشہ تو نقارے کے مٹکے کی شراب سے حاصل ہوتا ہے- نقارہ ایک طرح سے شہرت کے اعلان کا ذریعہ ہے- ظاہر ہے شہرت کا نشہ جب ہو جائے تو وہ کیونکر نہ غرور و تکبر کا مظاہرہ کریں گے-

گفتم بہ وہم پرسش عبرت برائے چہ　　گفتا ز طوف دخمہ کاؤس می رسد

لغت : طوف: طواف، کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا-- دخمہ: پارسیوں کا قبرستان، مقبرہ، تابوت--

ترجمہ : میں نے وہم یا تصور سے پوچھا کہ عبرت کی پرسش کس لئے ہے- یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے: میں نے پوچھا کہ عبرت کی پرسش وہم میں کس لئے ہوتی ہے- اس نے کہا کہ کاؤس کے مقبرے کے طواف سے آتی ہے- غالباً مطلب یہ ہے کہ کاؤس جیسا عظیم بادشاہ آج تہ خاک پڑا ہے اور یہ عبرت کا سامان ہے- بقول میرزا شوق لکھنوی:

جائے عبرت سرائے فانی ہے　　مورد مرگ نا گہانی ہے

اُونچے اُونچے مکان تھے جن کے　　آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے ہیں

مثنوی زہر عشق

سجادہ رہن مے نہ پذیرفت مے فروش　　کاین را نسب بہ خرقہ سالوس می رسد

لغت : رہن: گرو، گروی-- نہ پذیرفت: قبول نہ کیا-- سجادہ: مصلی-- خرقہ سالوس: مکر و ریا کی گدڑی، لباس--

ترجمہ : میں نے شراب کے حصول کے لئے اپنا سجادہ شراب فروش کے پاس گروی رکھنا چاہا لیکن اس نے قبول نہ کیا اس لئے کہ اس کے بقول یہ مکر و ریا کے لباس کی نسل سے ہے- یعنی یہ سجادہ دکھاوے کی عبادت سے تعلق رکھتا ہے اور دکھاوے کی عبادت محض مکر و ریا ہے-

خوں موجزن زمغز رگ جاں نہ دیدہ ای دانی کہ از تراوش کیموس می رسد

لغت : موج زن: ٹھاٹھیں مارنے والا، خُوب بہنے والا-- دانی: تو جانتا ہے، تیرے خیال میں-- تراوش: ٹپکنا، پھوٹنا-- کیموس: وہ رقیق شے جو معدے میں کھانا ہضم ہونے کے بعد پیدا ہو--

ترجمہ : تونے میری رگ جاں کے اندر سے خُون موجزن ہوتے نہیں دیکھا- تیرے خیال میں یہ کیموس کی تراوش ہے- یعنی محبوب، عاشق کی حالت زار کو اہمیت ہی نہیں دے رہا اسے ایک معمولی بات سمجھ رہا ہے-

خشک است گر دماغ ورع غالبا چہ غم کز ذوق سودن کف افسوس می رسد

لغت : ورع: زہد و پرہیز گاری-- سودن کف افسوس: کف افسوس ملنا، افسوس کرنا، پچھتانا--

ترجمہ : اے غالب اگر دماغ ورع خشک ہے تو خوف کس لیئے، اس لیئے کہ اس کی یعنی زاہد و پرہیز گار لوگوں کی خشک دماغی کف افسوس ملنے کے باعث ہے- یعنی یہ زاہد و عابد لوگ دُنیاوی لذتوں سے محروم ہونے کے باعث اس کیفیت (افسوس کرنا، پچھتانا) سے دو چار ہیں-

---

غزل #57

دریغاکہ کام و لب از کار ماند نخنہاے نا گفتہ بسیار ماند

لغت : دریغا: افسوس-- کام: حلق، زُبان-- از کار ماند: بیکار ہو کے رہ گیا-- ناگفتہ: جو نہ کہی گئی ہو، ان کہی--

ترجمہ : افسوس کہ زبان اور ہونٹ بیکار ہو کر رہ گئے ہیں، جس کے نتیجے میں بہت سی باتیں ان کہی رہ گئی ہیں- یعنی بہت سی باتیں دِل ہی میں رہ گئی ہیں- اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ عاشق، محبوب سے کچھ گلے شکوے کرنا چاہتا ہے لیکن جب وہ سامنے آتا ہے تو عاشق سب کچھ بُھول جاتا ہے- بقول میر تقی میر:

تھا جی میں ان سے ملیئے تو کیا کیا نہ کہیئے میر پر کچھ کہا گیا نہ غم دِل حیا سے آج

گدایم نہاں خانہ اے راکہ در وے در از بستگی ہا بدیوار ماند

لغت : گدایم: میں گدا ہوں-- نہاں خانہ اے را: ایک ایسے پوشیدہ گھر کا-- بستگی ہا: بند ہونا، سخت بند ہونا--

ترجمہ : میں ایک ایسے پوشیدہ گھر کا گدا ہوں یعنی بصورت گدا در پر کھڑا ہوں جس کا دروازہ کچھ اس شدت سے بند ہے کہ لگتا ہے کہ یہ دروازہ نہیں دیوار ہے، یعنی محبوب، عاشق کی طرف قطعاً توجہ دینے کو تیار نہیں اور اس نے اس طرح دروازہ بند کر رکھا ہے کہ کسی گدا (عاشق) کی آواز تک اندر نہ جا سکے-

جنوں پردہ دار ست مارا کہ مارا ز آشفتگی سر بہ دستار ماند

ترجمہ : جنون ہمارا پردہ دار ہے کیونکہ ہمیں دیوانگی کے باعث سر اور دستار ایک جیسے نظر آتے ہیں- یعنی یہ درحقیقت جنون عشق کی کار فرمائی ہے کہ عاشق سر اور دستار میں فرق کرنے سے عاجز ہے اور اس حالت میں وہ اپنا سر دستار کی طرح اتارنا چاہتا ہے-

نگہ را سیہ خال طرف عذارش بہ تمغاچی رہرو آزار ماند

لغت : سیہ خال: کالا تل-- طرف عذارش: اس کے گال پر-- تمغاچی: راستے میں ٹیکس یعنی محصول وصول کرنے والا-- رہرو آزار:

مسافر کو تکلیف پہنچانے والا، ستانے والا--

ترجمہ : محبوب کے گال پر کالا تل عاشق کی نگاہ کے لئے اس تمغاچی کی طرح ہے جو محصول وصول کرنے کی خاطر مسافروں پر سختی برتتا اور انہیں آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ گویا محبوب کا یہ تل عاشق کو اس قدر محو کر دیتا ہے کہ وہ کسی دُوسری طرف توجہ نہیں کر سکتا۔

ادائیست او را کہ از دِل ربائی نہفتن ز شوخی بہ اظہار ماند

لغت : نہفتن: چھپانا-- بہ اظہار ماند: اظہار سے ملتا جلتا ہے--

ترجمہ : اس محبوب کی ادا کچھ اس انداز کی اور ایسی دِل ربایانہ ہے کہ اگر وہ اسے شوخی سے چھپائے بھی تو وہ گویا اظہار کی صُورت بن جاتا ہے۔ یعنی وہ جتنا اپنی ادائیں چھپانا چاہتا ہے اتنا اس چھپانے کے انداز میں دلربائی آجاتی ہے۔ مصحفی ذرا بدل کر یہ بات کرتا ہے:

تنہا نہ وہ ہاتھوں کی حنا لے گئی دِل کو مکھڑے کے چھپانے کی ادا لے گئی دِل کو

چہ جویم مُراد از شگرفے کہ او را نشستن زشنگی بہ رفتار ماند

لغت : چہ جویم: میں کیا تلاش کروں یعنی کیا چاہوں-- شگرفے: انوکھا، تیز طرار محبوب-- نشستن: بیٹھنا--

ترجمہ : میں ایک ایسے شوخ و شنگ محبوب سے اپنی آرزو پُوری ہونے کی کیا توقع کروں جس کا شوخی سے بیٹھنا رفتار کی مانند ہے۔ یعنی وہ ٹک کر بیٹھتا نہیں گویا بے قرار ہے، پھر ایسی صُورت میں اس پر کیا نظر ٹکے اور کیا مقصد کی بات ہو۔

در آئینہ ما کہ ناساز نصیبیم خط عکس طوطی بہ زنگار ماند

لغت : ناساز نصیبیم: ہم ناموافق بخت والے یعنی بدنصیب ہیں-- زنگار: سبز رنگ جو آئینے میں آجاتا ہے--

ترجمہ : ہم وہ بدنصیب ہیں کہ ہمارے آئینے میں طوطی کے عکس کا خط زنگار بن جاتا ہے۔ قدیم میں طوطی کو آئینے کے سامنے بٹھا کر خود شیشے کے پیچھے کچھ بولتے۔ طوطا اپنے عکس کو دیکھ کر اسے اپنا حریف سمجھتا اور یوں باتیں کرنے لگتا اور بولنے والے کی باتوں کا جواب دیتا۔ صوفیا نے آئینے سے مراد دِل لیا ہے جس میں طوطی یعنی محبوب حقیقی کا عکس پڑتا ہے۔ حافظ نے کہا ہے:

در پسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند آنچہ استاد ازل گفت بگو می گویم

(قضا و قدر نے مجھے طوطی کی طرح پس آئینہ رکھا ہے، استاد ازل جو کچھ کہتا ہے میں وہی کچھ کہتا ہوں)۔ مُراد یہ ہے کہ اگر قلب انسانی آلودگیوں سے پاک ہو تو اس میں محبوب حقیقی کا عکس پڑتا ہے یعنی وہ اس دِل میں موجود ہے۔ بصورت دیگر اس طوطی کے عکس کا سبز رنگ آئینے کا زنگار بن جاتا ہے یعنی وہ آلودہ دِل میں جلوہ گر نہیں ہوتا۔ غالب نے اسی حوالے سے بات کی ہے یعنی وہ ایسا بدنصیب ہے جس کے دِل میں اس محبوب حقیقی کا حُسن جلوہ نما نہیں ہے۔

گرو ہے است در دیر ہستی کہ آن را ز پیچش نفسہا بہ زنار ماند

لغت : دیر: مندر، بت خانہ-- پیچش: بل کھانے کی حالت-- زنار: جنیو، وہ دھاگا جو ہندو گلے میں اور کندھے پر ڈالے رہتے ہیں--

ترجمہ : اس دیر ہستی میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کی سانسیں بل پیچ کھانے کے باعث زنار کی مانند ہیں۔ سانس سے مُراد اگر باتیں لی جائیں تو مطلب یہ ہو گا کہ ایسے لوگوں کی باتیں واضح نہیں بلکہ الجھاؤ کا شکار ہوتی ہیں۔

بجز عقدہ غم چہ بر دل شمارد زبانے کہ در بند گفتار ماند

لغت : عقدہ غم: غم کی گرہ، الجھاؤ-- بند گفتار: گفتار کی قید-- شمارد: گنے، شمار کرے--

ترجمہ : وہ زبان جو گفتار یا گفتگو کی قید میں پڑ جائے وہ دِل پر پڑنے والے غم کی گرہیں گننے کے سوا اور کیا کر سکتی ہے۔ گویا انسان کی زبان غم

کا اظہار کرتے ہوئے گرہ کشائی یا مسئلہ حل کرنے سے عاجز ہے اسٹاوہ ایسی مزید گرہیں ڈالے گی۔

ز قحط سخن ماندم خامہ غالبؔ بہ نخلے کز آوردن بار ماند

لغت : ماندم خامہ: میرا قلم ملتا جلتا ہے-- کز: کہ از-- آوردن بار ماند: پھل دینے کے قابل نہ رہا ہو--

ترجمہ : اے غالبؔ قحط سخن کی وجہ سے میرا قلم اس درخت کی مانند ہے جو پھل دینے کے قابل نہ رہا ہو- بالواسطہ اس امر کا شکوہ ہے کہ لوگ میری شاعری کو نہ سمجھنے کے باعث کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

غزل #58

ترا گویند عاشق دشمنی، آرے چنیں باشد زرشک غیر باید مرد گر مہر تو کیں باشد

لغت : عاشق دشمنی: تو عاشق کا دشمن ہے-- آرے: ہاں، واقعی-- چنیں باشد: ایسا ہی ہوگا-- کیں: کینہ، دشمنی-- مہر: محبت--

ترجمہ : لوگ کہتے ہیں کہ تو دشمن عاشق ہے، ہاں ایسا ہی ہوگا- اگر تیری محبت، دشمنی ہی ہے تو پھر ہمیں رقیب پر رشک کرتے ہوئے مرجانا چاہئے- یعنی محبوب رقیب سے محبت کرتا ہے تو یہ دراصل دشمنی ہے جس سے عاشق محروم ہے- اسی لئے عاشق کو رقیب پر رشک آرہا ہے، کیونکہ وہ (عاشق) چاہتا ہے کہ محبوب اس پر دشمنی کی بنا پر اسی طرح ستم ڈھائے جس طرح رقیب کو عاشق سمجھ کر اس پر ڈھا رہا ہے۔

از آں سرمایہ خوبی بہ وصلم کام دل جستن بداں ماند کہ مورے خرمنے را در کمیں باشد

لغت : سرمایہ خوبی: حسن و خوبی کا سرمایہ-- کام دل جستن: دل کی آرزو چاہنا-- بداں ماند: اس کی مانند ہے-- مورے: کوئی چیونٹی-- خرمنے: کسی کھلیان، غلے کا ڈھیر-- در کمیں باشد: گھات میں ہو--

ترجمہ : حسن و خوبی کے اس سرمایہ یا خزانے یعنی محبوب سے میرا عالم وصل میں دل کی امنگیں، خواہشیں پوری ہونے کی توقع رکھنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی چیونٹی خرمن کی گھات میں ہو، یعنی اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے- خرمن سے مراد خواہشات کی کثرت ہے- گویا وصل میں بھی عاشق کی سب خواہشات پوری نہیں ہو سکتیں۔

محبت ہرچہ با آں تیشہ زن کرد از ستم نبود چنیں افتد چو عاشق سخت و شاہد نازنیں باشد

لغت : تیشہ زن: کلہاڑی چلانے والا، مراد فرہاد-- چنیں افتد: ایسا ہی ہوتا ہے، یہی کچھ ہوتا ہے--

ترجمہ : محبت نے اس تیشہ زن یعنی فرہاد سے جو کچھ کیا وہ ستم کی ذیل میں نہیں آتا کیونکہ جب عاشق سخت جان اور محبوب نازنین ہو تو ایسا ہی ہوا کرتا ہے- شیریں اور فرہاد کے حوالے سے یہ کہنا چاہا ہے کہ محبت میں اٹھائے جانے والے ستموں کو ستم نہیں کہا جاتا۔

بروزے کش شبے با مدعی باید بسر بردن بمن ضایع کند گر صد نگاہ خشمگیں باشد

لغت : بروزے: یہ روزے، اس روز-- کش: کہ اش، جب اسے-- مدعی: رقیب-- ضایع کند: صرف کرتا ہے-- نگاہ خشمگیں: غصے بھری نظریں--

ترجمہ : جس روز اسے (محبوب کو) رقیب کے ساتھ رات بسر کرنا ہوتی ہے وہ اپنی سینکڑوں خشمگیں نگاہیں مجھ پر ڈال کر گویا انہیں ضائع کر کے جاتا ہے- یعنی وہ اپنے خشم و عتاب کی سب نگاہیں ادھر ہی صرف کر جاتا ہے تاکہ رقیب پر ایسی نظریں ڈالنے کی گنجائش ہی نہ رہے اور

یوں وقت مزے اور محبت سے گذرے۔

نہ سوزد برخودم دِل گر بسوزد برق خرمن را　　کہ دانم آنچہ از من رفت حق خُوشہ چیں باشد

لغت : نہ سوزد: نہیں جلتا کڑھتا-- بسوزد: جلاڈالے-- خوشہ چیں: وہ شخص جو فصل کٹنے کے بعد زمین پر گرے ہوئے خُوشے چن لیتا ہے--

ترجمہ : اگر بجلی میرے خرمن کو جلاڈالے تو میرا دِل اس پر ذرا نہیں جلتا کڑھتا، اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میرا گیا ہے وہ میرا نہیں گیا بلکہ خُوشہ چیں کا گیا ہے۔ یعنی اگر بجلی خرمن کو نہ جلاتی تو اسے خُوشہ چیں لے جاتا گویا یہ نقصان خُوشہ چیں کا ہوا ہے۔

بہ پیر خانقہ در روضہ یک جا خُوش تواں بودن　　بشرط آنکہ از ما بادہ وز شیخ انگبیں باشد

لغت : پیر خانقہ: خانقاہ کا بزرگ-- خوش تواں بودن: خُوش رہا جا سکتا ہے-- شیخ: مُراد پیر خانقاہ-- روضہ: مقبرہ، سبزہ زار، مُراد بہشت--

ترجمہ : پیر خانقاہ کے ساتھ بہشت میں ایک ہی جگہ خُوشی سے بیٹھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ہمارے پاس شراب اور شیخ کے پاس شہد ہو۔ یعنی ہمیں تو شراب ملے اور شیخ شہد کی ندی سے شہد پیئے۔ یعنی وہاں ہم دونوں کو ہمارے ظرف کے مطابق پینے کی اشیا ملیں۔

جفا ہائے ترا آخر وفا ئیے ہست، پندارم　　دریں میخانہ صاف مے بہ جام واپسیں باشد

لغت : وفائیے: کوئی وفا-- پندارم: میں خیال کرتا ہوں، جانتا ہوں-- جام واپسیں: آخری جام--

ترجمہ : میں سمجھتا ہوں کہ تیری جفائیں آخر ایک دِن وفا کی صُورت اختیار کرلیں گی یعنی تو وفا پر آمادہ ہو جائے گا کیونکہ اس میخانے یعنی عشق کے آخری جام میں صاف شراب ملتی ہے۔ مطلب یہ کہ محبوب کی ہر طرح کی جفاؤں پر بھی جب عاشق ثابت قدم رہتا ہے تو محبوب اس کے خلوص سے متاثر ہو کر اس سے التفات برتنے لگتا ہے۔

بری از شحنہ دِل تا خوں بریزی بے گناہے را　　نہ ترسی از خدا، آئین بے باکی نہ ایں باشد

لغت : بری: تو چھینتا ہے، موہ لیتا ہے-- شحنہ: کوتوال-- بے گناہے را: کسی بے گناہ کا-- نہ ترسی: تو نہیں ڈرتا--

ترجمہ : تو کوتوال کا دِل اس لئے موہ لیتا ہے تاکہ تو کسی بے گناہ یعنی عاشق کا خون بہائے۔ بے باکی بے خوفی کا یہ دستور یا انداز تو نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے تجھے خدا کا خوف نہیں ہے۔ ظاہر ہے جب محبوب کوتوال کو خود پر فریفتہ کرے گا تو اس کی طرف سے اسے محبوب کو کھلی چھٹی مل جائے گی اور وہ خدا ترسی سے بے نیاز ہو کر عاشق کو قتل کر ڈالے گا۔

چہ رفت از زہرہ با ہاروت، خاکم در دہن بادا　　تو مریم باشی وکار تو با روح الامین باشد

لغت : زہرہ: ایک ستارہ جسے رقاصہ فلک بھی کہتے ہیں-- ہاروت: ہاروت و ماروت، دو فرشتے جو زہرہ کے عشق میں مبتلا ہوئے اور ان کی وجہ سے زہرہ آسمان پر ستارہ بن گئی جبکہ ان دونوں پر خدائی عذاب نازل ہوا اور انہیں چاہ بابل میں الٹا لٹکا دیا گیا جہاں وہ آج تک اسی حالت میں مقید ہیں-- مریم: حضرت مریم-- خاکم در دہن بادا: میرے مُنہ میں خاک، گستاخانہ بات کرتے وقت یہ محاورہ بولا جاتا ہے--

ترجمہ : زہرہ کے ہاتھوں ہاروت اور ماروت پر کیا گذری یعنی زہرہ سے عشق کے باعث ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ میرے مُنہ میں خاک، تو مریم ہے اور تجھے روح الامین حضرت جبرئیل سے واسطہ پڑا ہے۔ گویا، نعوذ باللہ، وہ بھی تیرے عشق میں گرفتار ہو کر اسی انجام کو نہ پہنچ جائیں۔ حضرت جبرئیل، حضرت عیسیٰ کی ولادت کے سلسلے میں حضرت مریم کے پاس وحی لائے تھے۔ شاعر نے قرآنی تلمیحات کے حوالے سے واقعی گستاخانہ بات کی ہے اور یوں اپنے محبوب کے انتہائی دِل کش حُسن کی بالواسطہ تعریف کی ہے۔

ازاں گردے کہ در راہش نشیند بر رخم غالبؔ چہ خیزد چوں ہم از من رخ، ہم از من آستیں باشد

لغت : در راہش نشیند: اس محبوب کی راہ میں بیٹھتی ہے-- بر رخم: میرے چہرے پر-- چہ خیزد: کیا اٹھتا ہے، یعنی کیا فائدہ--

ترجمہ : اے غالبؔ اس گرد سے، جو اس کی راہ میں میرے چہرے پر پڑ جاتی ہے مجھے کیا فائدہ ہے اس لئے کہ چہرہ بھی میرا ہے اور آستین بھی میری- عاشق کے چہرے پر جو مذکورہ گرد پڑی ہے اسے وہ اپنی ہی آستین سے صاف کرتا ہے، ظاہر ہے اس سے اسے کیا حاصل ہوا، لطف تو تب تھا جب محبوب خود آگے بڑھ کر وہ گرد صاف کرتا اور یوں عاشق وہ اذیتیں بھول جاتا جو اسے اس راہ میں اٹھانا پڑی تھیں-

---

غزل #59

از رشک کرد آنچہ بمن روزگار کرد درخشگی نشاط مرا دید، خوار کرد

لغت : خشگی: تھکاوٹ، تکلیف، خستہ حالی-- نشاط: خوشی و مسرت-- خوار کرد: ذلیل کیا--

ترجمہ : مجھ پر زمانے کے ہاتھوں جو کچھ گذری وہ اس زمانے کے رشک کی بنا پر گذری کیونکہ جب اس نے دیکھا کہ میں مصائب میں بھی خوش رہتا ہوں تو اس نے مجھے ذلیل و خوار کر دیا- مطلب یہ کہ اب اس حالت ذلت و خواری میں میں خوش نہ رہ سکوں گا-

در دِل ہمیٰ زبینش من کینہ داشت چرخ چوں دید کاں نہ ماند نہاں، آشکار کرد

لغت : بینش: مُراد بصیرت، دانائی-- کینہ داشت: دشمنی رکھتا تھا-- کاں: کہ آں، کہ وہ-- نہ ماند: نہیں رہی-- آشکار: کھل کر، علانیہ--

ترجمہ : میری بصیرت و دانائی کے باعث آسمان کے دِل میں میرا کینہ تھا- جب اس نے دیکھا کہ اس کا یہ کینہ اب مخفی نہیں رہا یعنی لوگوں کو اس کا علم ہو گیا ہے تو وہ مجھ سے کھل کر دشمنی پر اتر آیا-

بد کرد چوں سپہر بمن، گرچہ من بدم باید بدیں حساب ز نیکاں شمار کرد

لغت : بد کرد: برا کیا-- بدیں حساب: اس حساب سے، اس لحاظ سے--

ترجمہ : اگرچہ میں ایک برا انسان ہوں اور نیک ہونے کا دعوی نہیں کرتا لیکن چونکہ آسمان نے مجھ سے برا سلوک کیا اس لئے ضروری ہے کہ میرا شمار نیک لوگوں میں ہو- مطلب یہ کہ آسمان اچھے لوگوں ہی کو اپنی دشمنی کا نشانہ بناتا رہتا ہے، چنانچہ شاعر سے بھی اس کا یہی رویہ ہے- لہٰذا شاعر ہر چند برا سہی اس لحاظ سے تو وہ نیکوں میں شمار ہونے کے لائق ہے-

لنگر گسست صرصر و کشتی شکست موج دانا خورد دریغ کہ ناداں چہ کار کرد

لغت : صرصر: تیز ہوا، آندھی-- خورد دریغ: افسوس کرتا ہے-- لنگر: وہ رسہ یا زنجیر جو کشتی یا جہاز کو روک رکھنے کے لئے کسی بھاری چیز سے باندھ رکھتے ہیں--

ترجمہ : میری کشتی کا لنگر تو صرصر نے توڑ دیا جبکہ کشتی موجوں کا نشانہ بن گئی یعنی ٹوٹ گئی- میری اس صورت حال پر دانا کو یہ افسوس ہوا کہ مجھ نادان نے یہ کیا کیا- ظاہر ہے یہ جو کچھ ہوا اس میں میرا کوئی دخل نہ تھا یہ تو سارا مقدر کا کیا دھرا تھا- مطلب یہ کہ قضا و قدر کے آگے اِنسان بے بس ہے-

از بس کہ در کشاکشم از کار رفت دست بند مرا گسستن بند استوار کرد

لغت : ازبس کہ : اس حد تک، بہت زیادہ-- درکشاکشم : کھینچا تانی میں میرا-- از کار رفت : بیکار ہوگیا-- گسستن بند : بند یا زنجیر توڑنا-- استوار کرد : اور بھی مضبوط کردیا--

ترجمہ : کھینچا تانی میں میرا ہاتھ کچھ اس حد تک بیکار ہوگیا کہ میرے بندھن توڑنے کے عمل نے انہیں (بندھنوں کو) اور بھی مضبوط کردیا- کھینچا تانی سے مراد زندگی کے بندھنوں سے آزاد ہونے کی کوشش ہے- گویا آدمی ان سے آزاد ہونے کی جس قدر جدوجہد کرتا ہے اسی قدر ان میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے-

عمرے بہ تیرگی بسر آوردہ ام کہ مرگ شادم بہ روشنائی شمع مزار کرد

لغت : تیرگی: تاریکی-- عمرے: ایک عمر، عمر کا بڑا حصہ--

ترجمہ : میں نے زندگی کا بیشتر حصہ کچھ اس طرح تاریکی میں یعنی غم و آلام میں گذارا ہے کہ جب موت نے آکر میری شمع مزار روشن کردی تو اس نے مجھے خوش کردیا- آدمی کہتا تو ہے کہ موت سے اسے غم و آلام سے نجات مل جاتی ہے لیکن بقول ذوق:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے مرکے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

تاے بہ رغم من فتد از دست من بخاک افراط ذوق دست مرا رعشہ دار کرد

لغت : بہ رغم من: میرے برخلاف یعنی میری آرزو کے برعکس-- افراط: کثرت، زیادتی، بہتات-- رعشہ دار: رعشہ والا، کپکپی یا تھرتھراہٹ والا--

ترجمہ : اس خاطر کہ میری آرزو کے برعکس شراب میرے ہاتھوں سے زمین پر گر جائے، ذوق و شوق کی زیادتی و کثرت نے میرے ہاتھوں میں کپکپی پیدا کردی- مطلب یہ کہ میں تو میخواری کا بڑا دلدادہ ہوں لیکن قدرت کو میری یہ عادت پسند نہیں-

کوتہ نظر حکیم کہ گفتے ہر آینہ نتواں فزوں ز حوصلہ جبر اختیار کرد

لغت : کوتہ نظر: کوتاہ نظر، تنگ نظر، کم فہم--

ترجمہ : وہ مفکر کوتاہ نظر تھا جس نے یہ کہا کہ اپنے حوصلے سے بڑھ کر جبر اختیار نہیں کیا جاسکتا- یعنی طبیعت پر اتنا ہی جبر یا سختی ہو جتنا وہ برداشت کرلے، غالب اس قول کو غلط قرار دیتا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ طبیعت پر زیادہ سے زیادہ جبر ہی اسے عادی بنا دیتا ہے اور یوں اس کے لئے جبر، جبر نہیں رہتا، یہ حکیم کون ہے؟ اس کا پتا نہیں چل سکا- ممکن ہے غالب نے اپنی بات میں زور پیدا کرنے کی خاطر یہ حوالہ دیا ہو-

نومیدی از تو کفر و تو راضی نہ ای بہ کفر نومیدیم دگر بتو اُمیدوار کرد

لغت : نومیدیم: میری نااُمیدی-- نہ ای: تو نہیں ہے--

ترجمہ : تیری ذات سے نااُمید ہونا کفر کے برابر ہے اور کفر تجھے پسند نہیں، اسی لئے میری نااُمیدی نے مجھے تجھ سے اُمیدوار کردیا ہے- یعنی بظاہر میں نااُمید ہوں لیکن تیری رحمت سے مایوس نہیں ہوں- قرآن کریم کی تلمیح ہے- ایک آیت میں یہ کہا گیا ہے- "لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو-

غالبؔ کہ چرخ را بہ نوا داشت در سماع امشب غزل سرود و مرا بے قرار کرد

لغت : بہ نوا: نغمہ سے-- داشت در سماع: وجد میں لایا-- غزل سرود: غزل گائی، غزل کہی--

ترجمہ : غالب نے، جو اپنی نغمہ سرائی سے آسمان کو بھی وجد میں لے آیا تھا، آج رات غزل گائی (کہی) اور مجھے بے قرار کردیا- غزل گانے

سے مُراد غزل تخلیق کرنا ہے اور یہاں مُراد یہی غزل ہے- غالبؔ نے خود کو تیسرا شخص (واحد غائب) قرار دے کر جس بے قراری کی بات کی ہے بالواسطہ اس سے مُراد اس غزل کی بے حد دِل کشی ہے-

---

غزل #60

بہ ذوقے سر زمستی در قفائے رہ رواں دارد کہ پنداری کمند یار ہمچوں مار جاں دارد

لغت : سر در قفائے رہ رواں دارد: رہ چلنے والوں کا پیچھا کرتی ہے-- پنداری: تو سمجھے، گویا-- مار: سانپ-- کمندیار: مُراد محبوب کی زُلفیں جو کمند کی طرح ہیں--

ترجمہ : محبوب کی زُلفیں ایک خاص ذوق کے ساتھ اور عالم مستی میں رہ چلنے والوں کا کچھ اس طرح پیچھا کرتی ہیں گویا ان میں سانپ کی طرح جان ہے- یعنی جس طرح سانپ رہ چلنے والوں کو کاٹنے کے لِئے ان پر لپکتا ہے اسی طرح اس کی زلفیں ان پر لپکتی ہیں تاکہ انہیں اپنا اسیر و شیدائی بنالیں-

تنم ساز تمنائے است کز ہر زخمہ دردے ہما را مست آواز شکست استخواں دارد

لغت : تنم: میرا جسم-- کز: کہ از-- زخمہ دردے: درد کی مضراب یعنی ٹیس-- شکست استخواں: ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ-- ہما: ایک فرضی پرندہ جو ہڈیاں کھاتا ہے--

ترجمہ : میرا بدن تمنا کا ایک ایسا ساز ہے کہ جو درد کی ہر مضراب پر ہما کو میری ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ کی آواز سے مست کر دیتا ہے- یعنی درد کی ہر ضرب پر ٹیس اٹھتی ہے اور ہڈیاں ٹوٹتی ہیں- ہما کا اس آواز پر مست ہونے کا مطلب ہے کہ وہ خُوش ہے اب یہ ٹوٹی ہوئی ہڈیاں اس کے حصّے میں آئیں گی-

ہوائے ساقی دارم کہ تاب ذوق رفتارش صراحی را چو طاؤسان بسمل پر فشاں دارد

لغت : ہوائے ساقی: ایک ایسے ساقی کی خواہش، تمنا-- طاؤسان بسمل: زخمی مور-- طاؤسان: طاؤس کی جمع-- پر فشاں: پھڑپھڑانا، پھڑکنا، تڑپنا--

ترجمہ : مجھے ایک ایسے ساقی کی تمنا ہے جس کی چال کی لذت کی گرمی سے صراحی اس طرح پھڑکنے لگے جیسے زخمی مور پھڑپھڑا یعنی تڑپ رہے ہوں- محبوب کی دلکش چال کی طرف اشارہ ہے- ایسی چال سے متعلق یہ شعر ملاحظہ ہو:

رفتار تری مے کا برستا ہوا بادل جس راہ سے گذرے تو وہی راہ گذر مست

بنازم سادگی طفل است و خوں ریزی نمی داند بہ گل چیدن ہماں ذوق شمار کشتگاں دارد

لغت : بنازم سادگی: میں محبوب کے بھول پن پر ناز کرتا، خُوش ہوتا ہوں-- طفل: بچہ-- گل چیدن: پھُول توڑنا، چننا-- ہماں: ویسا ہی-- شمار کشتگان: مارے ہوؤں کی گنتی--

ترجمہ : مجھے محبوب کے بھول پن پر ناز ہے کہ وہ ابھی کم سن ہے اور عشاق کے خُون بہانے کے ڈھنگ سے واقف نہیں، اس کا پھُول توڑنے کا انداز ایسا ہے گویا وہ اپنے کشتگان کی گنتی کا ذوق پُورا کر رہا ہو- کم سن محبوب مُرخ پھُول توڑ کر گن رہا ہے- شاعر کے نزدیک اس کا یہ عمل اپنے عشاق کشتہ کی گنتی کرنے کے برابر ہے- یعنی اسی کم سنی میں وہ یوں اپنا یہ ذوق پُورا کر رہا ہے-

دل از ہم ریزد و حسرت اساس محکمے خواہد غم آذر بیزد و طاقت قماش پرنیاں دارد

لغت : دل از ہم ریزد: دِل ریزہ ریزہ ہو رہا ہے-- اساس محکمے: ایک مضبوط بنیاد-- آذر بیزد: آگ برسا رہا یا شعلہ فشانی کر رہا ہے-- قماش پرنیاں: ریشم کی سی خصلت--

ترجمہ : دل تو ریزہ ریزہ ہو کر گر رہا ہے جب کہ حسرت مضبوط بنیاد کی طالب ہے، اُدھر غم شعلہ بکھیر رہا ہے اور ہماری قوت برداشت ریشم کی خصلت کی سی ہے- یعنی حسرتیں برداشت کرنے کے لئے ایک مضبوط دِل کی ضرورت ہوتی ہے اور اپنا دِل اتنا قوی نہیں رہا- حسرتوں نے اسے تباہ کر دیا ہے اور جس طرح ریشم فوراً آگ پکڑ لیتا ہے اسی طرح اپنا دِل غم کی آگ میں جل جاتا ہے یعنی یہ آگ برداشت نہیں کر سکتا-

بروں بردم گلیم از موج، دامن زیر کوہ آمد نم گرداب طوفاں تاچہ رختم را گراں دارد

لغت : بروں بردم گلیم از موج: میں نے کملی موجوں سے نکال لی یعنی خود کو ہلاکت سے بچا لیا-- تاچہ: کس حد تک، کتنا-- نم گرداب: بھنور کی نمی-- رختم: میرا لباس، سامان-- گراں: بوجھل--

ترجمہ : میں نے خود کو موجوں میں ہلاک ہونے سے تو بچا لیا لیکن میرا دامن پہاڑ کے دامن کے نیچے آگیا- دیکھنے کی بات یہ ہے کہ طوفان کے بھنور کی نمی نے میرے لباس کو کس قدر بھاری کر دیا- مطلب یہ کہ اِنسان دنیوی علائق سے بچنے کی کوشش بھی کرے تو بچ نہیں سکتا کیونکہ ان علائق کا ایک ایسا سلسلہ جاری رہتا ہے جس میں وہ ایک سے نکل کر دُوسرے میں پھنس جاتا ہے-

برنجد از دم تیغ تو صید و و در رمیدنہا بہ اُمید تلافی چشم بر پشت کماں دارد

لغت : برنجد: رنجیدہ یا آزردہ ہوتا ہے-- دم تیغ: تلوار کی دھار-- صید: شکار-- رمیدنہا: رمیدن کی جمع، بھاگنا-- تلافی: کمی پُوری کرنا--

ترجمہ : تیرا شکار یعنی عاشق تیری تلوار کی دھار سے تو رنجیدہ ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی وہ بھاگتے ہوئے اپنی نگاہیں کمان کی پشت پر، اس اُمید میں، لگائے ہوتا ہے کہ شاید اس طرح وہ تلوار والی کمی پُوری ہو جائے- یعنی کوئی تیر آکر لگے- تیر لگ جائے تو مذکورہ کمی پُوری ہو جائے گی-

دلم در حلقہ دام بلا می رقصد از شادی ہمانا خویشتن را درخم زُلفش گماں دارد

لغت : حلقہ دام بلا: مصائب و آلام کے جال کا حلقہ-- می رقصد: ناچ رہا ہے، خُوش ہو رہا ہے-- ہمانا: گویا--

ترجمہ : میرا دِل مصائب و آلام کے جال میں پھنسا ہوا خُوشی سے یوں ناچ رہا ہے جیسے وہ اس محبوب کی زُلفوں کے پیچ و خم میں گرفتار ہو- گویا عاشق کے لئے محبوب کی گھنگریالی زُلفوں کا تصور بھی اسے مصائب سے نجات دلا دیتا ہے-

بہ گل ہائے بہشتم مژدہ نتواں داد در راہش من و خاکے کہ از نقش کف پائے نشاں دارد

لغت : بہ گلہائے بہشتم: مجھے بہشت کے پھُولوں کی-- مژدہ: خُوش خبری--

ترجمہ : اس کی راہ میں چلتے ہوئے مجھے باغ بہشت کے پھُولوں کی خُوش خبری نہیں دی جا سکتی- یعنی مجھے ایسی کسی خُوش خبری کی کوئی خواہش نہیں ہے- میں ہوں اور اس کی راہ کی خاک جس پر اس کے قدموں کے نشان ہیں- یعنی میرے لئے تو محبوب کے نقش قدم، بہشت کے پھُولوں سے کہیں زیادہ دلکش ہیں اردو میں یہی بات یوں کی ہے:

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

بہ شرع آویز و حق می جو، کم از مجنوں نہ ای بارے دلش با محمل است اما زباں با ساربان دارد

لغت : بہ شرع آویز: شرع سے وابستہ رہ-- حق می جو: حق کی تلاش کر-- بارے: آخر--

ترجمہ : تو شرع سے بھی وابستہ رہ اور حق یعنی محبوب حقیقی کی بھی تلاش میں رہ- آخر تو مجنوں سے تو کم نہیں ہے، جس کا دِل تو محمل میں ہے لیکن زبان اس کی ساربان کے ساتھ ہے- یعنی اس کی ساری توجہ تو اپنی محمل نشین محبوبہ لیلیٰ کی طرف ہے لیکن باتیں وہ ساربان سے کر رہا ہے- شرع کو ساربان سے اور حق کو محمل سے تشبیہ دی ہے- حالی کے مطابق یہ شعر دُرِافکار سے ہے- (تخیل کا موتی)-

رمم زاں ترک صیدافگن کہ خواہم صرف من گسستن ہائے بے اندازہ اے کاندر عناں دارد گردد

لغت : رمم: میں بھاگتا ہوں-- ترک: مُراد محبوب-- صیدافگن: شکار گرانے والا یعنی شکاری-- گسستن ہائے عنان: لگام کا ٹوٹنا- پھوٹ، اور تیز رفتاری، لگام ٹوٹ جائے تو سواری کے جانور کو روکنا مشکل ہوتا ہے اور وہ بھاگنے لگتا ہے--

ترجمہ : میں اس شکاری ترک سے اس خاطر بھاگ رہا ہوں کہ اس کی لگام میں جتنی بھی بے اندازہ تیز رفتاریاں ہیں، وہ انہیں میرے تعاقب میں استعمال کرلے- یعنی عاشق کسی ڈر کے مارے نہیں بھاگ رہا بلکہ اس کا مقصد محبوب کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے-

خدارا وقت پُرسش نیست گفتم بگذر از غالبؔ کہ ہم جاں برلب و ہم داستانہا برزباں دارد

لغت : خدارا: خدا کے واسطے-- پُرسش: پوچھ گچھ--

ترجمہ : خدا کے واسطے میں کہے دیتا ہوں کہ یہ وقت کسی پوچھ گچھ یعنی حال پرسی کا نہیں ہے تو غالبؔ کا خیال چھوڑ دے، اس لئے کہ اس کی جان لبوں تک آئی ہوئی ہے اور اس کی زبان پر بہت سی داستانیں بھی ہیں- یعنی غالبؔ کی حال پرسی کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اگر اس نے اپنی داستان ہائے غم سنانا شروع کیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسی میں لگا رہے اور اس کی جان نہ نکلے اور وہ پھر سے غموں میں ڈوب جائے-

---

غزل #61

صاحب دِل است و نامور، عشقم بہ ساماں خُوش نہ کرد آشوب پیدا ننگ او اندوہ پنہاں خُوش نہ کرد

لغت : صاحب دِل: مُحبت بھرا دِل رکھنے والا-- نامور: نام، ور، نام والا، مشہور-- آشوب پیدا: ظاہری ہنگامہ آرائی-- اندوہ پنہاں: پوشیدہ غم--

ترجمہ : وہ محبوب صاحب دِل بھی ہے اور نامور بھی، اسے میرے عشق کا با سروسامان ہونا پسند نہیں آیا یعنی اسے عاشق کا ظاہر و نمایاں ہونا اس کی نمود و نمائش اور اسی طرح اس کی مُحبت کا اظہار پسند نہیں- اس لئے کہ عشق و مُحبت کی ظاہری ہنگامہ آرائی اس کے لئے باعث ننگ ہے اور پوشیدہ غم اسے پسند نہیں- یعنی محبوب کو یہ بات گوارا نہیں کہ عاشق اپنے عشق کو ظاہر یا اس کا چرچا کرے اور نہ اسے یہ پسند ہے کہ عاشق کا غم اس کے دِل میں چھپا رہے اس لئے کہ وہ خود صاحب دِل بھی ہے اور نامور بھی یعنی وہ اس کیفیت سے گذر رہا ہے اس لئے عاشق کو مذکورہ باتوں کی ضرورت نہیں-

دانست بے حس ناخنم، الماس زد بر ریش من سنجید شست خود قوی در تیر پیکاں خُوش نہ کرد

لغت : بے حس: سن، جو حرکت نہ کرسکے-- شست: نشانہ-- ریش: زخم-- سنجید: اس نے جانا--

ترجمہ : اس نے میرے ناخنوں کو بے حس جانا، چنانچہ اس نے میرے زخم پر الماس چھڑک دیا- اس نے اپنے نشانے کو اتنا زوردار سمجھا کہ

تیر کے آگے انی لگانا اسے اچھا نہ لگا۔ زخموں پر ناخن مارے جائیں تو وہ چھیلے جاتے ہیں، اسی طرح اگر زخموں کے اندر ہیرے کی کنی چلی جائے تو وہ زخموں کو گہرا کر دیتی ہے۔ گویا محبوب نے عاشق کے زخم ہائے دِل کو اتنا گہرا کر دیا کہ اسے تیر کی انی سے زخم لگانے کی ضرورت نہ رہی۔

آں خود بہ بازی می برد ویں رادو جو می نشمرد　　بنمود مش دیں، خندہ زد، آورد مش جاں خُوش نہ کرد

لغت : بہ بازی می برد: ہنسی مذاق میں چھین لیتا ہے-- دو جو می نشمرد: دو جو کے برابر بھی نہیں جانتا، حقیر جانتا ہے-- بنمود مش: میں نے اسے دکھایا، پیش کیا-- آورد مش جاں: اس کے پاس جان لایا یعنی جان پیش کی--

ترجمہ : محبوب کو جب میں نے اپنا ایمان پیش کیا تو وہ ہنس دیا یعنی اس کا تمسخر اڑایا اور اسے اپنی جان پیش کی تو اسے میرا یہ اقدام اچھا نہ لگا، اس لئے کہ جان تو وہ مذاق مذاق ہی میں اڑا لیتا (لے لیتا) ہے جبکہ دین و ایمان کو وہ حقیر یا بے اہمیت جانتا ہے۔ دراصل غالب نے خود بالواسطہ دین کو بے اہمیت قرار دیا ہے۔

درنامہ تا بنو شتمش کز شہر پنہاں می روم　　دل بست در مضمون و لے نامم بہ عنواں خُوش نہ کرد

لغت : بنو شتمش: میں نے اسے لکھا-- پنہاں می روم: چھپ کر یعنی خاموشی سے جا رہا ہوں-- دل بست: اس کے دِل کو اچھا لگا-- بہ عنوان: آغاز میں--

ترجمہ : میں نے اس محبوب کے نام اپنے خط میں لکھا کہ میں شہر سے چوری چھپے یا خاموشی کے ساتھ جا رہا ہوں۔ میری یہ تحریر تو اس کے دِل کو بھائی لیکن خط کے آغاز میں لکھا ہوا میرا نام اسے اچھا نہ لگا۔ گویا عاشق کا شہر سے چلے جانا محبوب کو اس لئے اچھا لگا کہ اس کے تقاضوں سے اس محبوب کی جان چھوٹی۔

دارم ہوائے آں پری کو بس کہ نغز و سرکش است　　زافسوں مسخر شد و لے زہد پری خواں خُوش نہ کرد

لغت : کو: کہ اوہ، کہ وہ-- نغز: اچھا، خُوب، باصفا-- مسخر شد: رام ہو گئی-- پری خواں: جو بعض قرآنی آیات پڑھ کر پری پر قابو پاتا یا اسے رام کرتا ہے--

ترجمہ : مجھے اس پری (محبوب) کی آرزو ہے جو بے حد باصفا بھی ہو اور سرکش بھی۔ جو جادو سے تو رام ہو جاتی ہے لیکن پری خواں کا زہد جو ایک طرح سے اظہار ہے، اسے اچھا نہیں لگتا۔ مطلب یہ کہ محبوب صحیح معنوں میں وہ ہے جو عاشق کے زہد و پرہیز گاری سے نہیں بلکہ اس کی سچی محبت سے متاثر ہو۔

فریاد زاں شرمندگی کارند چوں در محشرم　　گویند اینک خیرہ سر کز دوست فرماں خُوش نہ کرد

لغت : کارند: کہ آرند، لائیں گے، لایا جائے گا-- در محشرم: مجھے محشر میں-- اینک: یہ رہا-- خیرہ سر: سر پھرا--

ترجمہ : آہ، میرے لئے وہ سماں کتنی بڑی شرمندگی کا باعث ہو گا جب محشر میں مجھے اس ذات باری کے حضور پیش کرتے ہوئے یہ کہا جائے گا کہ اس سر پھرے پگلے نے دوست (محبوب حقیقی) کے فرمان کو اچھا نہ جانا، یعنی قبول نہ کیا۔ مراد یہ کہ اس محبوب حقیقی سے محبت کا دعوی بھی کیا جائے اور اس کے احکام پر عمل بھی نہ کیا جائے تو ظاہر ہے یہ ایک شرمناک بات ہو گی۔

عام است لطف دلبراں جز عام نہ نہد دِل بر آں　　عاشق زخاصانش مداں گر دل بہ حرماں خُوش نہ کرد

لغت : نہ نہد دِل بر آں: اس پر دِل نہیں لگاتا، فریفتہ نہیں ہوتا-- زخاصانش: اس کے خواص میں سے-- مداں: مت جان-- حرماں : غم، اندوہ--

ترجمہ : حسینوں کا لطف و عنایت اور مہربانی عام ہے اور صرف عام لوگ ہی ان کے اس انداز پر فریفتہ ہوتے ہیں۔ تو ایسے عاشق کو اس کے خواص میں سے مت سمجھ جو غم و اندوہ کو اچھا نہیں سمجھتا۔ یعنی محبت میں عاشق اگر غم و اندوہ کو اچھا نہیں سمجھتا اور ان سے بچتا ہے تو وہ سچا

عاشق نہیں۔

شرع از سلامت پیشگی عشق مجازی برنتافت　　زاہد بہ کنج صومعہ غوغائے سُلطان خُوش نہ کرد

لغت : سلامت پیشگی : سلامتی، مصائب و آلام سے بچ کر رہنا-- برنتافت : برداشت نہیں کیا-- کنج : کونا، گوشہ -- صومعہ : عبادت گاہ-- غوغائے سُلطان : سُلطان کا شور شرابا، حُسن کی ہنگامہ آرائی--

ترجمہ : شرع یعنی دین داری اپنی سلامت پسندی کی بنا پر عشق مجازی کو برداشت نہ کر سکی، چنانچہ زاہد عبادت خانہ کے گوشے میں بیٹھ گیا اس لئے کہ شاہانہ ہنگامہ آرائی اسے پسند نہ تھی۔ مطلب یہ کہ عشق مجازی میں عاشق کو آلام و مصائب کا سامنا رہتا ہے، جنہیں زاہد اور پرہیزگار لوگ برداشت نہیں کر سکتے۔

بامن میاویز اے پدر فرزند آزر را نگر　　ہر کس کہ شد صاحب نظر دین بزرگاں خُوش نہ کرد

لغت : میاویز : مت الجھ-- فرزند آزر : مُراد حضرت ابراہیم، آزر بہت بڑا بت تراش و بت پرست تھا، بعض کے نزدیک وہ حضرت کا چچا تھا-- صاحب نظر : نظر والا، صاحب بصیرت و دانش--

ترجمہ : اے باپ مجھ سے مت الجھ، جھگڑا نہ کر، تو ذرا آزر کے بیٹے کو دیکھ۔ باپ بہت بڑا بت تراش اور بیٹا پیغمبر دونوں میں اختلاف رہتا تھا۔ جو کوئی بھی صاحب نظر ہو گیا اسے اپنے بزرگوں کا دین اچھا نہیں لگا۔ مُراد یہ کہ نوجوانوں اور بزرگوں میں سوچ کا اختلاف ہو سکتا ہے اور نوجوان کی سوچ اور فکر اپنے بڑوں سے بہتر ہو سکتی ہے۔

گویند صنعان توبہ کرد از کفر ناداں بندہ اے　　کز خود فروشی ہائے دیں بخشش زیزداں خُوش نہ کرد

لغت : صنعان کے ایک بزرگ تھے جن کے سات سو مرید تھے۔ شیخ فریدالدین بھی ان کے مرید تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم کی بددعا سے ایک آتش پرست لڑکی پر عاشق ہو گئے اور اسلام سے منحرف ہو گئے۔ آخر غیبی ہدایت نے ان کا ہاتھ پکڑا اور پھر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے--

ترجمہ : کہتے ہیں صنعان نے کفر سے توبہ کر لی تھی، کیسا نادان انسان تھا جسے دین کی خود فروشیوں کے باعث خدا کی طرف سے بخشش اچھی نہ لگی۔

غالبؔ بہ فن گفتگو نازد بدیں ارزش کہ او　　ننوشت در دیواں غزل تا مصطفیٰ خاں خُوش نہ کرد

لغت : نازد : فخر کرتا ہے-- ارزش : عزت-- مصطفیٰ خاں : نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ--

ترجمہ : غالب اپنے فن گفتگو یعنی فن شعر گوئی پر فخر کرتا ہے اور وہ اس لئے کہ جب تک نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ اس کی کوئی غزل پسند نہ کرے وہ اسے اپنے دیوان میں درج نہیں کرتا۔

غزل #62

قدر مشتاقاں چہ داند، درد ما چندش بود　　آنکہ دائم کار با دلہائے خرسندش بود

لغت : چندش : اسے کتنا-- دائم : ہمیشہ-- کار با بود : واسطہ پڑتا ہے-- دلہائے خرسندش : اسے خُوش دلوں سے--

ترجمہ : وہ اِنسان جسے ہمیشہ زندہ دِل اور خُوش رہنے والے اِنسانوں سے واسطہ پڑتا ہے اسے عاشقوں کی قدر و اہمیت کی کیا خبر ہو سکتی ہے اور

اسے ہم عاشقوں کا دُکھ درد کس حد تک ہو سکتا ہے۔ عشاق ہمیشہ غم والم کا شکار رہتے ہیں۔ اس کا احساس تو اسی کو ہو سکتا ہے جو خود اس راہ کا راہی ہو۔

شاہد ما ہم نشیں آرا و رنگیں محفل است　　لاجرم دربند خویش است آنکہ دربندش بود

لغت : ہم نشیں آرا: ہم نشینوں کو آراستہ کرنے والا-- رنگین محفل: محفل کو رنگین بنانے والا-- لاجرم: بلاشبہہ، یقیناً-- دربند خویش است: وہ اپنی ذات کا اسیر ہے-- آنکہ دربندش بود: جو اس سے وابستہ ہو گیا--

ترجمہ : ہمارا محبوب ہم نشیں آرا بھی اور محفل کو رنگین بنانے والا بھی ہے۔ بلاشبہہ جو بھی اس سے وابستہ ہو گیا وہ اپنی ذات کا اسیر ہو گیا۔ یعنی جس طرح وہ محبوب خود کو آراستہ پیراستہ رکھتا ہے اسی طرح اس کے پاس بیٹھنے والے بھی یہی انداز اختیار کرتے اور محبوب ہی کی طرح رنگینی محفل کا باعث بنتے ہیں۔ گویا اس کا سہرا محبوب ہی کے سر ہے۔

در نگاریں روضہ فردوس نہ کشاید دلش　　آنکہ در بند دروغ راست مانندش بود

لغت : نگاریں روضہ: رنگیں باغ-- دروغ راست مانندش: اس کا سچ کی مانند جھوٹ-- نہ کشاید دلش: اس کا دِل خُوش نہیں ہوتا--

ترجمہ : جو عاشق محبوب کے سچ کی مانند جھوٹ کا اسیر ہو گیا اس کا دِل فردوس کے رنگین باغ میں خُوش نہیں ہو گا۔ محبوب اس طرح جھوٹ بولتا ہے کہ عاشق اسے سچ سمجھنے لگتا ہے۔ اس کا یہ انداز گویا سبز باغ دکھانے کی مانند ہے۔ شاعر نے اسی حوالے سے جنت کے رنگین باغ کی بات کی ہے، مطلب یہ کہ محبوب جو سبز باغ دکھاتا ہے عاشق کے لِئے اس کے مقابلے میں باغ جنت کی کوئی اہمیت نہیں۔

آں کہ از شنگی بہ خاموشی دِل از ما می برد　　وائے گرچوں ما زبان نکتہ پیوندش بود

لغت : شنگی: شوخی-- دل از ما می برد: ہمارا دِل اڑا لیتا ہے، ہمیں اپنا فریفتہ کر لیتا ہے--

ترجمہ : وہ محبوب جو اپنی شوخی ادا سے خاموشی کے ساتھ ہمیں اپنا فریفتہ کر لیتا ہے، افسوس کی بات ہو گی اگر اس کی زبان ہماری طرح نکتہ سنج ہو۔ جس کی خاموشی میں اتنی دِل کشی ہے کہ عاشق بے ساختہ اسے دِل دے بیٹھتا ہے تو اگر وہ نکتہ سنجی پر اتر آئے تو ظاہر ہے بیچارے عاشق پر کیا قیامت نہ گذر جائے گی۔

در ستم حق ناشناسش گفتن از انصاف نیست　　آنکہ چندیں تکیہ بر حلم خداوندش بود

لغت : حق ناشناسش گفتن: اسے حق یا حقیقت کو نہ پہچاننے والا کہنا-- چندیں: اتنا بہت-- تکیہ: بھروسا-- حلم: بردباری، تحمل--

ترجمہ : وہ محبوب جسے اپنے خدا کے حلم پر بڑا بھروسا ہے اسے حق ناشناس کہنا انصاف کی بات نہ ہو گی۔ "واللہ حلیم" اور اللہ تعالیٰ بردبار ہے، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ حلیم ہونے کی بنا پر انسان کی خطاؤں اور زیادتیوں سے درگذر کرتا ہے تو محبوب بھی اگر خدا کی اس صفت کا سہارا لے کر عشاق پر جور و ستم کرتا رہتا ہے تو اسے حق ناشناس کہنا ناانصافی کی بات ہو گی۔

ہیچ دانی ایں ہمہ شور عتاب از بہر چیست　　تا جگرہا تشنہ موج شکرخندش بود

لغت : ہیچ دانی: کیا تجھے کچھ خبر ہے-- شور: ہنگامہ، نمک-- موج شکرخندش: اس کی میٹھی ہنسی کی لہر--

ترجمہ : کیا تجھے کچھ خبر ہے کہ محبوب کا یہ غیظ و غضب کا ہنگامہ کس لِئے ہے۔ یہ اس لِئے ہے کہ عشاق کے دلوں میں اس کی موج شکر خند کی تشنگی بڑھے۔ یعنی ان کی یہ خواہش کبھی تو پُوری ہو کہ محبوب عتاب چھوڑ کر اپنی میٹھی ہنسی سے ان کی طرف متوجہ ہو۔

نازم آں خود بیں کہ ناید غیر خویشش در نظر　　گر بخاک رہ گذار دوست سوگندش بود

لغت : خود بیں: خود کو دیکھنے والا، اپنی ذات میں محو یا کھویا ہوا-- غیر خویشش: اسے اپنے سوا-- سوگندش بود: اسے قسم دلائی جائے--

ترجمہ : میں اس خود بیں اِنسان کا معترف ہوں جسے اگر دوست کی راہ گذر کی خاک کی قسم دلائی جائے تو اسے اس خاک میں اپنے سوا اور کچھ نظر نہ آئے۔ یعنی وہ گویا خود ہی راہ گذر دوست کی خاک ہے اور یہ امر محبوب سے اس کی انتہائی مُحبت کی علامت ہے۔

آں کہ خواہد در صف مرداں بقائے نام خویش　　خون دشمن سُرخ تر از خُون فرزندش بود

لغت : مرداں: مرد کی جمع، دلیر، عالی ظرف انساں -- بقائے نام خویش: اپنے نام کا دوام، ہمیشگی --

ترجمہ : وہ اِنسان جس کی یہ خواہش ہو کہ اس کا نام ہمیشہ کے لئے باحوصلہ اور عالی ظرف اِنسانوں کی فہرست میں شامل ہو اس کے نزدیک دشمن کا بھی خُون اس کے اپنے بیٹے کے خُون سے کہیں زیادہ سُرخ ہوتا ہے۔ یعنی وہ اتنا عالی ظرف ہوتا ہے کہ دشمن کا بھی خُون بہانا اچھا نہیں سمجھتا اور ایسے قتل کو وہ اپنے بیٹے یا عزیز کے قتل کے برابر سمجھتا ہے۔

باخرد گفتم نشان اہل معنی باز گو　　گفت گفتارے کہ با کردار پیوندش بود

لغت : اہل معنی: اہل حقیقت و عرفان -- بازگو: بتا --

ترجمہ : میں نے عقل سے کہا کہ مجھے یہ بتا کہ اہل معنی کی نشانی کیا ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ اہل معنی وہ لوگ ہیں جن کی گفتار ان کے کردار سے وابستہ ہو۔ یعنی ان کے قول اور فعل میں تضاد نہ ہو، وہ جو کہیں اس پر عمل کریں۔ لیکن عام لوگوں کی روش کچھ اس طرح ہے:

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے　　گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

غالبا زنہار بعد از ما بخون ما مگیر　　قاتل ما را کہ حاکم آرزومندش بود

لغت : زنہار: خبردار، دیکھو -- آرزومندش بود: اس کا آرزومند ہو، اس کا چاہنے والا ہو --

ترجمہ : اے غالب دیکھیو! ہمارے بعد یعنی ہمارے قتل کے بعد ہمارے قتل کے سلسلے میں اس قاتل کو قطعاً نہ پکڑیو یا باز پرس نہ کیجیو جس کا چاہنے والا حاکم بھی ہو۔ یعنی قتل کی باز پرس تو حاکم نے کرنی ہے، اگر وہی اس محبوب کے دام مُحبت میں گرفتار ہو گا تو وہ بھلا تمہاری فریاد کیونکر سنے گا اس لئے خاموشی بہتر ہو گی۔

غزل #63

بہر خواری بسکہ سرگرم تلاشم کردہ اند　　پارہ اے نزدیک در ہر دور باشم کردہ اند

لغت : پارہ اے: کسی حد تک، کچھ -- دور باش: دور رہ، ہٹو بچو، شاہی سواری کے آگے چلنے والا نقیب آواز لگاتا ہے تاکہ لوگ اس سواری سے دور رہیں --

ترجمہ : میری ذلت و خواری کے لئے قضا و قدر نے مجھے تلاش و جستجو میں بے حد مصروف کر دیا ہے، چنانچہ مجھے ہر دور باش کے کسی قدر نزدیک کر دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے جو آدمی شاہی سواری کے نزدیک جائے گا اسے ڈانٹ ڈپٹ پڑے گی اور ذلیل کیا جائے گا۔ مطلب یہ کہ تلاش و جستجو کی راہ میں قُدرت نے مجھے جو اس قدر سرگرم رکھا ہے تو اس سے اس کا مقصد میری ذلت و خواری ہے جسے وہ بہر طور پُورا کر رہی ہے۔

ترسم از رسوائیم آخر، پشیمانی کشند　　رازم و ایں شاہدان مست فاشم کردہ اند

لغت : از رسوائیم: از رسوائی ام میری رسوائی سے -- پشیمانی کشند: پشیمان ہوں گے -- فاشم کردہ اند: مجھے فاش کر دیا، کھول دیا ہے --

ترجمہ : مجھے ڈر ہے کہ میری رسوائی سے آخر انہیں پشیمان ہونا پڑے گا، کیونکہ میں ایک راز ہوں اور ان سرمست حسینوں نے مجھے فاش کر دیا ہے۔ مطلب یہ کہ میرا راز عشق اگر فاش ہو گیا تو میری رسوائی ہو گی اور چونکہ مجھے ان حسینوں سے عشق ہے اس لئے ان کی سرمستی اس رسوائی کا باعث بنے گی جس پر آخر انہیں پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

چرخ ہر روزم غم فردا بخوردن می دہد تا قیامت فارغ از فکر معاشم کردہ اند

لغت : ہر روزم: ہر روز مجھے-- بخوردن می دہد: کھانے کو دیتا ہے-- غم فردا: آنے والے کل کا غم--

ترجمہ : آسمان ہر روز مجھے غم فردا کھانے کو دیتا ہے۔ گویا مجھے قیامت تک کے لئے فکر معاش سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ غم کو معاش سے تشبیہ دی ہے۔ مقدر میں لکھے گئے اپنے نت نئے غموں کی بات کی ہے، جنہیں رزق یا روزی کا نام دے کر خود کو گویا تسلی دینے کی کوشش کی ہے۔

غیر، گفتی روشناس چشم گوہر بار ہست راز دان نالہ الماس پاشم کردہ اند

لغت : روشناس: واقف، آشنا-- گوہربار: موتی برسانے والی-- نالہ الماس پاشم: مجھے الماس ریزی کرنے والے کے نالہ کا--

ترجمہ : تو (محبوب) نے کہا ہے کہ رقیب موتی برسانے والی آنکھ سے آشنا ہے، یعنی عشق میں آنسو بہانا جانتا ہے، تو یہ ٹھیک ہی ہو گا لیکن مجھے تو قدرت نے الماس پاش نالہ و فریاد کا راز دان بنایا ہے۔ الماس کی کنی زخم پر پڑے تو اسے گہرا کرتی چلی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ رقیب تو صرف روتا ہے، جبکہ میرے آہ و نالہ الماس کے ریزے بکھیرتے ہوئے دل و جگر کو چیرتے چلے جاتے ہیں۔

ہرچہ از بے طاقتی مزد ثباتم دادہ اند ہرچہ از اندوہ صرف انتعاشم کردہ اند

لغت : مزد: اجرت، صلہ-- ثبات: ثابت قدمی-- صرف انتعاشم کردہ اند: میری لرزش یا جوش و ولولہ پر خرچ کیا گیا--

ترجمہ : جس قدر بھی ناتوانیاں تھیں وہ میری ثابت قدمی کے صلے میں مجھے عطا ہوئیں اور جس قدر غم و آلام تھے وہ میرے جوش و ولولہ پر صرف ہوئے۔ گویا عاشق محبت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دکھ درد انتہائی صبر و تحمل سے برداشت کرتا رہا اور اس سلسلے میں اس کا جوش و ولولہ ذرا بھی کم نہ ہوا۔

از تف داغت بہ دل، دوزخ سرشتم خواندہ اند وز دم تیغت بہ تن مینو قماشم کردہ اند

لغت : تف: گرمی-- داغت: تیرا داغ، زخم-- دوزخ سرشتم: مجھے دوزخ کی سی خصلت والا-- مینو قماشم کردہ اند: مجھے بہشت کے لباس والا بنایا گیا ہے--

ترجمہ : تیری محبت کے نتیجے میں میرے دل میں جو داغ غم لگے ہیں ان میں اتنی گرمی ہے کہ اس کی وجہ سے مجھے دوزخ کی خصلت والا کہا گیا ہے اور میرے بدن پر تیری تلوار کی دھار نے جو زخم لگائے ہیں ان سے میں مینو قماش بن گیا ہوں، یعنی میرے جسم پر وہ زخم جنت کی رنگینیوں کا منظر پیش کرتے ہیں۔

ہم بہ صحرائے جنوں مجنوں خطابم دادہ اند ہم بہ کوہ بیستوں خارا تراشم کردہ اند

لغت : کوہ بیستوں: وہ پہاڑ جسے فرہاد نے خسرو پرویز کے کہنے پر کاٹا تھا-- خارا تراش: سخت پتھر کاٹنے والا--

ترجمہ : دیوانگی کے صحرا میں مجھے مجنوں کے خطاب سے نوازا گیا۔ نیز مجھے کوہ بیستوں پر چٹانیں کاٹنے یا توڑنے والا بنایا گیا۔ یعنی جوش محبت میں جہاں میں نے مجنوں کی طرح صحرا نوردیاں کیں وہاں فرہاد کی طرح بہت سختیاں بھی جھیلیں۔

چشم نہ بوم، ازچہ رو خارم بجیب افشاندہ اند دل نباشم تا چرا رزق خراشم کردہ اند

لغت : چشم نہ بوم: میں آنکھ نہیں ہوں-- ازچہ رو: کس لئے، کس وجہ سے-- رزق خراش: یعنی خراشوں کی نذر/ کے حوالے--

ترجمہ : میں کوئی آنکھ نہیں ہوں، پھر کس لئے میرے دامن میں کانٹے بھر دیئے گئے ہیں- میں کوئی دِل نہیں ہوں، پھر کیوں مجھے خراشوں کے حوالے کیا گیا ہے- محبت میں اُٹھائے جانے والے غم والم اور سختیوں کی طرف اشارہ ہے- یعنی قُدرت کی طرف سے مجھ پر یہ سب کچھ واقع ہوا ہے-

ازچہ غالبؔ خواجگی ہائے جہاں ننگ منست گر نہ باسلمان و بوذر خواجہ تاشم کردہ اند

لغت : ازچہ : کس لئے کیوں-- خواجگی ہائے جہاں : دُنیا کی عظمتیں، دولتیں-- سلمان و بوذر : حضرت سلمان فارسی اور حضرت بوذر دونوں صحابہ کرام حضور اکرمؐ میں سے تھے جن کی درویشی اور فقر ضرب المثل بن چکے ہیں-- خواجہ تاش : ایک ہی آقا کے دو یا زیادہ غلام، بندے--

ترجمہ : اے غالبؔ اگر میں فقر و درویشی میں حضرت سلمانؓ اور حضرت بوذرؓ کا خواجہ تاش نہیں ہوں، ان جیسا نہیں ہوں تو پھر دُنیا کی عظمتیں اور ثروتیں کیوں میرے لئے ذلت کا باعث ہیں، یعنی میں انہیں اپنے لئے باعث ننگ کیوں سمجھتا ہوں-

---

غزل #64

کسے بامن چہ درصورت پرستی حرف دیں گوید ز آزر گفت، دانم گرز صُورت آفریں گوید

لغت : صورت پرستی : ظاہری صُورت کی پوجا، بت پرستی-- حرف دیں : دین کی باتیں-- ز آزر گفت : اس نے آزر کے بارے میں کہا ہے-- صورت آفریں : خدا جو صُورت تخلیق کرنے والا ہے یہاں مراد بت تراش بھی ہے--

ترجمہ : کوئی میرے ساتھ صُورت پرستی کے سلسلے میں دین کی باتیں کیونکر کر سکتا ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی صُورت آفریں کی بات کرتا بھی ہے تو اس سے اس کی مُراد قدیم بت تراش آزر ہے جس نے بت تو تراشے، لیکن صُورتیں تخلیق نہیں کیں، صُورت آفریں تو صرف خدا ہے-

دلم درکعبہ از تنگی گرفت، آوارہ اے خواہم کہ بامن وسعت بت خانہ ہائے ہندوچیں گوید

لغت : دلم گرفت : میرا دِل اکتا گیا، تنگ پڑ گیا-- آوارہ اے خواہم : مجھے کسی ایسے آوارہ کی تلاش ہے، خواہش ہے--

ترجمہ : میرا دِل کعبہ کی تنگی یعنی تنگ دیواری سے اکتا گیا، اب مجھے کسی ایسے آوارہ مزاج اِنسان کی تلاش ہے جو مجھ سے ہند اور چین کے بت خانوں کی وسعت کی باتیں کرے- یعنی خدا تو ہر جگہ موجود ہے، لاموجود الا اللہ، لیکن ہم نے اسے کعبے کی چار دیواری میں محصور کر رکھا ہے، اس صُورت میں تو کافر عشق ہونا کہیں بہتر ہے-

بہ خشم ناسزا می گوید و از لطف گفتارش گماں دارم کہ حرف دِل نشینے بعد ازیں گوید

لغت : بہ خشم : غصے میں مجھے-- ناسزا : ناموافق، برا بھلا-- حرف دِل نشینے : دِل کو بھانے والی کوئی بات--

ترجمہ : وہ محبوب غصے میں برا بھلا کہتا ہے، تاہم میں اس کے لطف گفتار سے یہ خیال کرتا یا اندازہ لگاتا ہوں کہ وہ اس کے بعد مجھ سے دِل نشیں باتیں کرے گا- غصے کی حالت میں جس کی گفتار میں ایک خاص لطف ہے اگر وہ عام حالت میں بات کرے تو وہ بات کس قدر دِل نشیں ہوگی- عاشق اسی اُمید میں اپنا دِل خُوش رکھ رہا ہے-

شناسد جاے غم دِل را وخود را دِل رہا داند عجب دارد اگر دِل دادہ خود را غمیں گوید

لغت : شناسد: وہ پہچانتا یعنی جانتا ہے-- دلدادہ خود را: یعنی اپنے عاشق کو--

ترجمہ : اس محبوب کو یہ تو خبر ہے کہ دِل غم کی جگہ ہے یعنی غم دِل میں سماتا ہے پھر وہ خود کو دِل ربا دِل اڑانے، چھیننے والا یعنی محبوب بھی سمجھتا ہے- اس کے باوجود اگر وہ اپنے دلدادہ کو غمزدہ کہے تو اسے اپنی اس بات پر تعجب ہوتا ہے- اس کا یہ انداز ایک طرح سے تجاہل عارفانہ کی علامت ہے-

چو خواہم داد از غم، در جوابم لب فرو بندد وگر گویم کہ جاں خواہم بہ غم داد آفریں گوید

لغت : در جوابم: میرے جواب میں-- لب فرو بندد: ہونٹ بند کرلیتا ہے، چپ ہو جاتا ہے-- آفریں: شاباش--

ترجمہ : جب میں محبوب سے اس کے عشق میں اُٹھائے جانے والے غموں کی داد چاہتا ہوں تو وہ خاموشی اختیار کرلیتا ہے لیکن اگر میں یہ کہوں کہ میں تیرے غم محبت میں جان دے دوں گا تو وہ جواب میں آفریں کہہ دیتا ہے- گویا وہ چاہتا ہے کہ عاشق جلد اپنی اس بات پر عمل کرے-

رہم افتادہ بہر دانہ سوے دام صیادے کہ حرف ذبح با ہمراز خویش اندر کمیں گوید

لغت : رہم افتادہ: مجھے جانا پڑا ہے-- صیادے: ایسا شکاری-- ہم راز: ساتھی-- کمیں: کمیں گاہ، گھات، جہاں شکاری چھپ کے بیٹھتا ہے--

ترجمہ : مجھے دانے کی خاطر ایک ایسے صیاد کے جال کی طرف جانا پڑا ہے جو گھات میں بیٹھا اپنے ساتھی سے مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر رقیب کی ہمراہی میں مجھے قتل کرنا چاہتا ہے-

ز بیتابی بروں انداز دامن خویش آستین دروش گریباں آنچہ دید از دست گربا آستیں گوید

ترجمہ : اگر میرا گریبان میری آستیں کو وہ سب کچھ بتادے جو میرے ہاتھوں اس پر گذری ہے تو آستیں بے قراری کے عالم میں میرے ہاتھ کو خود سے دور پھینک دے- عاشق دیوانگی کی حالت میں بار بار اپنا گریباں چاک کرتا ہے- آستیں اس حالت سے ڈر کر کہ کہیں عاشق کا ہاتھ اس کا بھی یہی حشر نہ کردے، اسے خود سے الگ کردے گی- عشق میں اپنی انتہائی دیوانگی کو غلو (بہت بڑا مبالغہ) کی صورت میں بیان کیا ہے--

دل از پہلو بروں آرم جمش جام خود انگارد وگر لختے بر افشانم سلیمانش نگیں گوید

لغت : جمش: جم یعنی ایران کا قدیم بادشاہ جمشید اسے-- انگارد: سمجھے-- لختے: ایک ٹکڑا-- برافشانم: پھینک دوں
سلیمانش: حضرت سلیمان اسے-- نگیں: نگینہ، مراد وہ خاتم یا انگوٹھی جس سے حضرت سلیمان جن و پری کو اپنے حضور طلب کرلیتے تھے--

ترجمہ : میں اگر اپنا دِل پہلو سے باہر نکالوں تو جمشید اسے دیکھ کر اپنا جام سمجھے- جمشید کا جام جہاں نما مشہور ہے جس میں اسے دُنیا نظر آتی تھی، اور اگر اپنے دِل کا ایک ٹکڑا باہر پھینکوں تو حضرت سلیمان اسے اپنی خاتم کا نگینہ بنالیں-

گذارد آنچہ برق از خرمن اندر دشت بگذارم کہ ترسم چوں بچینم کس مرا خوشہ چیں گوید

لغت : گذارد: چھوڑتی ہے، بچ جاتا ہے-- بگذارم: چھوڑ دیتا ہوں-- بچینم: میں چنوں، اُٹھاؤں-- مرا: مجھے طنز--

ترجمہ : بجلی میرے کھلیان سے جو کچھ چھوڑ دیتی ہے یعنی جو جلنے سے بچ جاتا ہے اسے میں جنگل یا کھیت ہی میں چھوڑ کر آجاتا ہوں کیونکہ مجھے اس بات کا خدشہ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ تھوڑی سی بچی ہوئی فصل اُٹھاؤں تو کوئی مجھے طنز سے خوشہ چیں نہ کہنے لگے بقول صوفی مرحوم: یعنی جب ہستی کا اصل سرمایہ لٹ جائے تو باقی ماندہ کو سمیٹنا بلند ظرف کے کر شان ہے-

چرا راندند غالبؔ را از آں در، رہروے باید کہ راز خلوت شہ با گدائے رہ نشیں گوید

لغت : راندند: دھتکار دیا، لوٹا دیا گیا-- خلوت: تنہائی-- شہ: شاہ، بادشاہ، محبوب-- گدائے رہ نشین: راستے میں بیٹھا ہوا فقیر، مُراد عاشق، غالبؔ--

ترجمہ : غالب کو اس در سے کیوں دھتکار دیا گیا، اس میں کیا راز تھا، کیا کوئی ایسا رہرو ہے جو اس شاہ حُسن کی خلوت کے راز سے اس رہ نشیں گدا کو آگاہ کر دے- راز خلوت یہی ہو سکتا ہے کہ محبوب کے پاس رقیب آیا ہوا ہے اور اس صُورت میں وہ نہیں چاہتا کہ عاشق اس کے قریب بھی آئے- محبوب کو شاہ اور خود کو گدا کہہ کر صنعت تضاد سے کام لیا ہے-

---

غزل #65

من بہ وفا مردم و رقیب بدر زد نیمہ لبش انگبین و نیمہ تبرزد

لغت : مردم: میں مر گیا-- بدر زد: نکل گیا، بچ گیا-- تبرزد: مصری--

ترجمہ : غالب نے اس ساری غزل کی شرح خود کی ہے لیکن چونکہ یہ شرح طویل ہے اس لئے پہلے اپنا ترجمہ پھر اس شرح کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے- میں تو وفا میں مر گیا اور رقیب بچ کر نکل گیا- محبوب کے آدھے ہونٹ شہد اور آدھے مصری ہیں- یعنی مصری کو باقاعدہ توڑ کر اس سے استفادہ کرتے ہیں- مکھی مٹھاس کی عاشق ہے جو مکھی مصری پر بیٹھے وہ جب چاہے بے تکلف اڑ جائے اور جو مکھی شہد پر بیٹھے گی اس کے پر شہد میں لپٹ جائیں گے اور وہ مر جائے گی- گویا میرے معشوق کے ہونٹ، شیرینی میں میرے واسطے شہد ہو گئے اور رقیب کے واسطے مصری، یعنی وہ چاٹ کا لطف اُٹھا کر صحیح اور سالم چلا گیا اور میں پھنس کر وہیں مر کر رہ گیا-

در نمکش بین و اعتماد نفوذش گر بہ مے افگند ہم بزخم جگر زد

لغت : اعتماد نفوذش: اس کا اثر پر بھروسا، یقیں-- بزخم جگر زد: جگر کے زخم پر جا لگا--

ترجمہ : بقول غالبؔ تو میرے معشوق کے نمک کو دیکھ اور دیکھ کہ نمک کے نفوذ پر کتنا بھروسا ہے- اگر وہ اس نمک کو شراب میں ڈال دیتا ہے تو وہ اس میں نہیں ملتا- شراب میں نمک ڈالیں تو اس کا اثر جاتا رہتا اور وہ سرکہ بن جاتی ہے اور زخم جگر پر جا لگتا ہے- یعنی اگر بے محل بھی کرشمہ دکھاتا ہے تو اپنا کام کرتا رہتا ہے-

کیست درایں خانہ کز خطوط شعاعی مہر نفس ریزہ ہا بہ روزن در زد

ترجمہ : بقول غالبؔ یہ خیال ہے، یعنی ایک گھر میں اس کا محبوب بیٹھا ہوا ہے اور اس نے جان لیا ہے کہ کون ہے مگر بطریق تجاہل بھولا بن کر پوچھتا ہے کہ آیا اس گھر میں ایسا کون ہے کہ مہر یعنی آفتاب نے اپنی سانس کے ٹکڑوں کو روزن در پر دے مارا ہے- خطوط شعاعی کا روزن میں پڑنا اور خطوط شعاعی یعنی سُورج کی کرن بصورت سانس کے ٹکڑوں کے ظاہر ہے-

دعوی او را بود دلیل بدیہی خندہ دنداں نما بہ حُسن گہر زد

لغت : دلیل بدیہی: واضح اور ٹھوس دلیل-- خندہ دنداں نما: ایسی ہنسی جس میں دانت نظر آئیں، مسکراہٹ سے بڑھ کر ہنسی--

ترجمہ : معشوق موتیوں کے حُسن پر ہنسا اور ہنستا کوئی اس چیز پر ہے جس کو اپنے نزدیک دلیل سمجھ لیتا ہے- یعنی میرا معشوق موتیوں پر ہنسا گویا اس نے دعوی کیا موتی کچھ چیز نہیں- اس دعوے کی ٹھوس دلیل یہ ہے کہ جب وہ ہنسا تو اس کے دانت نظر آئے، دُوسرے لفظوں

میں وہ خُوبصورتی اور حُسن موتیوں میں نہیں جو معشوق کے دانتوں میں ہے۔

غیرت پروانہ ہم بروز، مبارک نالہ چہ آتش بہ بال مرغ سحر زد

ترجمہ : میں تو دِن رات عشق میں جلتا ہوں، رات کو جو پروانہ جلتا ہوا دیکھتا تھا تو مجھ کو اس پر رشک آتا تھا۔ دِن کو کوئی ایسا نہ تھا کہ مجھ کو اس پر رشک آوے۔ لو اب وہی غیرت وہی رشک جو پروانے پر مجھے شب کو تھا اب دِن کو بھی مبارک ہو، یعنی میرے صُبح کے نالوں سے مرغ یعنی پرندہ کے پروں میں آگ لگ گئی اور اپنی مستی اور بے خودی میں میں یہ نہیں جانتا کہ یہ میرے نالے کے سبب ہے۔ مجھ کو وہ رنج اور غصہ تازہ ہو گیا جو رات کو پروانے کو دیکھ کر کھاتا تھا۔ اب مرغ سحر کو دیکھ کر جلتا ہوں کہ ہائے یہ کون ہے جو میری طرح جلتا ہے۔

لشکر ہوشم بزور مے نہ شکستے غمزہ ساقی نخست راہ نظر زد

لغت : غمزہ: آنکھ کا اِشارہ، ناز و ادا۔۔ نخست: پہلے۔۔ راہ نظر زد: نظر کو لوٹا، خیرہ کیا۔۔

ترجمہ : میں ایسا نہ تھا کہ شراب کی تاب نہ لاتا اور شراب پی کر بے ہوش ہو جاتا، مگر کیا کروں کہ پہلے غمزہ ساقی نے نگاہ کو خیرہ اور مغلوب کر دیا پھر اس پر میں نے شراب پی لی، گویا بے خُودی کی حالت پہلے ہی پیدا ہو چکی تھی اب ناچار ہوش جاتے رہے۔

زاں بت نازک چہ جاے دعوی خُون است دست وے و دامنے کہ او بہ کمر زد

ترجمہ : اس معشوق سے، کہ وہ بہت نازک ہے، خُون کا دعوی کیا کریں کہ اس نے مجھے قتل کرنے کا جب ارادہ کیا اور اس کے لئے اپنا دامن سمیٹا تو اسے وہ صدمہ پہنچا کہ اس کا ہاتھ ہے اور وہ دامن جو اس نے گھما کر کمر پر باندھا تھا، اس سے اس کی کمر کو ایسا لچکا پہنچا کہ وہ آپ اپنے دامن پر داد خواہ ہو رہا ہے۔ بس اس سے کوئی خُون کا کیا دعوے کرے۔

برگ طرب ساختیم و بادہ گرفتیم ہرچہ ز طبع زمانہ بیہدہ سرزد

شاخ چہ بالد گر ارمغاں گل آرد تاک چہ نازد اگر صلاے ثمر زد

لغت : یہ دونوں شعر قطعہ بند ہیں۔ برگ طرب: عیش و مسرت کا سامان۔۔ ارمغاں: تحفہ۔۔ تاک: انگور کی بیل۔۔ چہ نازد: کیا ناز کرے۔۔ چہ بالد: کیا پھُولے نہ سمائے۔۔ سرزد: ظاہر ہوا۔۔

ترجمہ : جو کچھ بھی زمانے کی طبیعت سے یونہی ظاہر ہوا اسے ہم نے اپنے عیش و مسرت کا سامان بنا لیا۔ یعنی انگور سے شراب بنالی۔ اگر شاخ اس بات پر اتراتی ہے کہ اس نے پھُول کا تحفہ دیا ہے تو اس میں اترانے کی کیا بات ہے، اسی طرح انگور کی بیل نے اگر پھل کی دعوت دی ہے یعنی انگور دیا ہے تو یہ بھی کوئی فخر کی بات نہیں۔ مطلب یہ کہ یہ پھل اور پھُول وغیرہ سب نباتات ہیں جو قدرتی طور پر زمین میں پرورش پا کر باہر ظاہر ہوتی ہیں۔ شاخ کو کیا خبر کہ پھُول میں کیا خُوبی ہے، اسی طرح تاک کو انگور کی خُوبی کا علم نہیں۔ گویا اِنسان نے اپنے زور عقل سے انگور کی شراب بنائی اور پھُول کو ہر ہر رنگ میں اپنے کام میں لایا۔

کام نہ بخشیدہ ای گنہ چہ شماری غالب مسکیں بہ التفات نیرزد

لغت : کام نہ بخشیدہ ای: تو نے آرزو پُوری نہ کی۔۔ چہ شماری: کیا گن رہا ہے۔۔ بہ التفات نیرزد: تیری توجہ یا لطف و عنایت کے لائق نہیں۔۔

ترجمہ : یہ گستاخانہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے کہ جب اس عالم میں تو نے میری داد نہ دی اور میری خواہشیں پُوری نہ کیں تو بس اب معلوم ہوا کہ میں لائق التفات نہ تھا۔ پس جب میں لائق توجہ نہیں تو اب عالم عقبیٰ میں میرے گناہوں کا مواخذہ کیا ضروری ہے۔ جب ہمارے مطالب آپ نے ہم کو نہ دیئے تو ہمارے معاصی کو بھی شمار نہ کیجئے، ہم میں التفات کی ارزش ہی نہیں ہے۔

غزل #66

غم من از نفس پند گو چہ کم گردد برآتشم چو گل و لالہ باد دم گردد

لغت : نفس: سانس، مراد نصیحت-- پند گو: ناصح، نصیحت کرنے والا-- باد دم گردد: ہوا پھونک بن جاتی ہے--

ترجمہ : ناصح کی نصیحتوں سے میرا غم کیا کم ہوگا- میں تو گل ولالہ کی طرح آگ پر ہوں، آگ میں جل رہا ہوں اور ہوا میرے لئے پھونک بن رہی ہے- ہوا چلتی ہے تو گلاب اور لالہ کے سُرخ پھول کھل اٹھتے ہیں- ان کی یہ سُرخی گویا آگ ہے جس میں وہ جل رہے ہیں- پھونک مارنے سے آگ میں تیزی آجاتی ہے- گویا ناصح کی نصیحتوں سے عاشق کی آتش غم کم ہونے کی بجائے اور بھڑک اٹھتی ہے-

بداں معاملہ او بے دماغ و من بیدل خوش آنکہ معذرتے صرف ہر ستم گردد

لغت : بے دماغ: بے نیاز، بے پروا-- بیدل: مراد عاشق جو غم کا شکار ہو-- معذرت: معافی چاہنا--

ترجمہ : ہم دونوں کا کچھ عجیب معاملہ ہے، وہ ٹھہرا بے پروا اور میں ہوں غمزدہ- اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس کے ہر ستم پر میں ایک معذرت کرلوں- یعنی اپنی بے نیازی کے باعث محبوب اپنے ستموں پر کیونکہ اظہار افسوس و ندامت کرے گا اس لئے عاشق اگر معذرت کرلے تو مناسب ہوگا-

ترا تنے ست کہ بر وے سمن، خسک باشد مرا دلے مست کہ در وے نشاط، غم گردد

لغت : تنے: ایک ایسا جسم-- خسک: خس، سوکھی گھاس، تنکا-- سمن: چنبیلی کا پھول--

ترجمہ : تیرا جسم ایک ایسا جسم ہے جس پر چنبیلی کا پھول بھی خس دکھائی دیتا ہے، اور میرا دل ایسا ہے کہ اس میں آئی ہوئی مسرت و شادمانی بھی غم میں بدل جاتی ہے- محبوب کے حسین جسم کی انتہائی دل کشی اور اپنی غم دوستی کا اظہار کیا ہے-

نہ ماندہ تاب غمش، خاطر رقیب مجو کسے چہ در پے صید گسستہ دم گردد

لغت : تاب غمش: اسے غم برداشت کرنے کی ہمت-- خاطر رقیب مجو: رقیب کا دل نہ لبھا-- صید گسستہ دم: ایسا شکار جو شکاری کے خوف سے سرپٹ دوڑے اور دوڑتے دوڑتے اس کا سانس ٹوٹ جائے اور یوں وہ خود بخود صیاد کے ہتھے چڑھ جائے--

ترجمہ : رقیب میں غم عشق برداشت کرنے کی اب طاقت نہیں رہی، اس لئے تو اس کا دل لبھانے کی کوشش نہ کر- بھلا ٹوٹے ہوئے سانس والے شکار کے پیچھے کوئی کیا جائے- یعنی اس کا پیچھا نہیں کرتا- گویا رقیب اس حالت میں ٹوٹے ہوئے سانس والا شکار ہے اور محبوب شکاری اور پیچھا کرنا گویا دل لبھانا ہے-

ز ذوق گریہ پرستم دل و تو می نگری نگہ مباد ز بار سرشک خم گردد

لغت : پُرستم دل: دلم پر است، میرا دل بھرا ہوا ہے-- مباد: خدا نہ کرے کہ، کہیں ایسا نہ ہو-- سرشک: آنسو--

ترجمہ : میرا دل ذوق گریہ سے پر ہے اور تو دیکھ رہا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے آنسوؤں کے بوجھ سے تیری نگاہ جھک جائے- مطلب یہ کہ عاشق اور محبوب آمنے سامنے کھڑے ہیں- عاشق کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اس کے اندر آنسوؤں کا طوفان ابھر رہا ہے، جس کی وجہ سے اسے یہ ڈر لگ رہا ہے کہ اگر آنسو باہر چھلک پڑے تو وہ محبوب کے دیدار سے کماحقہ، لطف اندوز نہ ہو سکے گا-

بدیں قدر کہ لبے تر کنی و من بمکم ترا ز بادہ نوشین چہ مایہ کم گردد

لغت : بدیں قدر: اس قدر، اس حد تک-- بمکم: میں چوسوں-- بادہ نوشین: میٹھی یا خالص شراب--

ترجمہ : اگر تو شراب سے اپنے ہونٹوں کو کسی قدر تر کرلے اور میں انہیں چوس لوں تو اس خالص شراب سے تیرا کیا کم ہو جائے گا یعنی تیرا کیا بگڑ جائے گا۔ محبوب اگر شراب سے صرف ہونٹ تر کرلے تو عاشق کا لطف ہونٹوں اور شراب سے دوبالا ہو جائے گا۔

به غصه راضیم اما به دشنه دریابی دمے که سینه و ناخن هلاک هم گردد

لغت : غصہ: شدید گھٹن، دکھ تکلیف-- راضیم: میں راضی ہوں-- دریابی: تو جان لے گا-- دمے کہ: اس وقت-- ہلاک ہم گردد : ایک دُوسرے کو ہلاک کر رہے ہیں--

ترجمہ : میں درد و غم پر راضی ہوں لیکن جب تو خنجر چلائے یا میرے سینے میں گھونپ دے تو تجھے پتا چلے گا کہ میرا سینہ اور میرے ناخن دونوں ایک دُوسرے کو ہلاک کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنی غم و اندوہ کے باعث ناخن، سینے کی جلن سے جل رہے ہیں اور سینہ ناخنوں کی خراش سے ہلاک ہو رہا ہے۔

رسیده ایم به کوے تو، جاے آں دارد که عُمر صرف زمیں بوسی قدم گردد

لغت : رسیدہ ایم: ہم آپہنچے ہیں-- جاے آں دارد: مناسب یہ ہے--

ترجمہ : ہم تیرے کوچے میں آپہنچے ہیں، اب یہی مناسب ہے کہ ہماری عُمر اسی میں بسر ہو کہ ہمارے قدم تیرے کوچے کی زمین کو چومتے رہیں۔ یعنی عاشق کے لئے کوچہ محبوب کی زمین کو چومنا بہت بڑی خُوش قسمتی اور مسرت و شادمانی کی بات ہے، اسی لئے وہ ساری عُمر اس کام میں گذارنے کا خواہاں ہے۔

تو پا به پُرسش من کرده خاکی و ترسم که خاک پاے تو تاج سر قسم گردد

لغت : پُرسش: پوچھ گچھ، مزاج پرسی-- پاکردہ خاکی: زحمت اُٹھائی، چل کر آیا--

ترجمہ : تو میری حال پُرسی کے لئے چل کر آیا ہے اور میں اس خدشے سے دوچار ہوں کہ تیرے پاؤں کی خاک یعنی قدموں کے نشان کہیں کسی کے سر کا تاج نہ بن جائے۔ یعنی عاشق اس رشک کا شکار ہے کہ کل لوگ قدموں کے ان نشانوں کی قسم کھایا کریں گے کہ یہ اس محبوب کے ہیں جس نے اپنے آزردہ خاطر عاشق کی پُرسش کے لئے زحمت اُٹھائی تھی۔

سبک سری ست به دریوزه طرب رفتن خوشا دلے که به اندوه محتشم گردد

لغت : سبک سری: ہلکاپن، ذلت و رسوائی-- دریوزہ: بھیک-- محتشم: عزت و حشمت والا--

ترجمہ : خوشی و مسرت کی بھیک مانگنے کے لئے جانا سراسر رسوائی کا باعث ہے۔ وہ دل بڑا مبارک یا خُوش ہے جس کے نزدیک غم و اندوہ عزت و حشمت کا باعث ہے۔ یعنی خُوشی کی خاطر کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے والے شخص کی نسبت غم و اندوہ برداشت کرلینے والا اِنسان ایک باعزت اِنسان ہے۔

رخے که در نظر ستم به جلوه گل پاشد تفے که در جگر ستم به دیده نم گردد

لغت : در نظر ستم: در نظرم ہست، میری نظر میں ہے-- گل پاشد: پھُول چھڑکتا برساتا ہے-- تفے کہ: وہ آگ جو-- در جگر ستم: در جگرم ہست، میرے جگر میں ہے--

ترجمہ : وہ چہرہ جو میری نظروں میں ہے وہ اپنے جلوے سے پھُول بکھیرتا ہے اور وہ آگ جو میرے جگر میں ہے وہ میری آنکھوں میں آکر نمی یعنی آنسو بن جاتی ہے۔ چہرہ یعنی محبوب کا حسین و دلکش چہرہ ہے اور جگر کی آگ سے مراد عشق کے باعث آتش غم ہے۔

گرفته خاطر غالب ز ہند و اعیانش برآں سر است که آواره عجم گردد

لغت : گرفتہ خاطر: دِل گرفتہ ہو گیا ہے، دِل اکتا گیا ہے-- اعیانش: اس کے اعیان یعنی سرکردہ لوگ--
ترجمہ : غالب، ہند اور اس کے سرکردہ لوگوں سے دِل گرفتہ ہو گیا ہے اب وہ یہ ارادے باندھ رہا ہے کہ یہاں سے ایران جا کر آوارہ گردی کرے- اس دِل گرفتگی کا باعث یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی شاعری، بالخصوص فارسی شاعری کی ہند میں کوئی قدر نہیں ہوئی- ممکن ہے ایران والے اس کی قدر کریں-

---

غزل #67

بیدل نشد ار دل بہ بت غالیہ مو داد گوئی مگر آں دِل کہ زمن برد باو داد

لغت : ار: اگر-- غالیہ مو: خُوشبو دار یا عنبرین زلفوں والا--
ترجمہ : اگر اس محبوب نے کسی عنبرین زلفوں والے کو دِل دیا ہے تو وہ بیدل نہیں ہوا- یعنی اس پر عاشقوں والی بیدلی طاری نہیں ہوئی- یوں لگتا ہے کہ وہ دِل جو اس نے اس اپنے محبوب کو دیا ہے وہ دراصل اس کا اپنا نہیں بلکہ وہ دِل تھا جو اس نے مجھ سے اڑایا تھا- محبوب کسی اور حسین پر عاشق ہو گیا ہے لیکن اس کے اپنے عاشق کے مطابق وہ عشق کرنا ہی نہیں جانتا-

سخت است دِل غیرو گر از ننگ نہ گوئی بر گشتن مژگان تو گوید کہ چہ رو داد

لغت : بر گشتن مژگاں: پلکیں پلٹنا، آنکھوں کا پھر جانا-- چہ روداد: کیا واقع ہوا--
ترجمہ : رقیب کا دِل سخت ہے اور اگر تو شرم کی بنا پر یہ بات کہنے سے گھبراتا ہے تو تیری پلکوں کا پلٹنا یا آنکھوں کا پھر جانا بتا رہا ہے کہ کیا واقع ہوا، کیا صورت حال تھی- یعنی محبوب نے رقیب پر نظریں ڈالیں- اس نے اپنی سخت دلی کے باعث ان کا اثر نہ لیا جس پر محبوب شرمسار ہو گیا اور اب اس کی آنکھیں اس صورت حال کی غمازی کر رہی ہیں-

شائستہ ہمیں ما و تو بودیم کہ تقدیر مارا سخن نغز و ترا روے نکو داد

لغت : شائستہ: مناسب، لائق، موزوں-- ہمیں: یہی، مراد فقط-- سخن نغز: خُوش کلامی، اچھی شاعری--
ترجمہ : تقدیر کے نزدیک فقط ہم دونوں ہی اس دُنیا میں اس بات کے لائق تھے کہ اس نے ہمیں سخن نغز سے اور تجھے حسین و دِل کش چہرے سے نوازا- گویا شاعری باطن کا حُسن ٹھہری اور محبوب کا حُسن ظاہری حُسن ہوا- اس حُسن کی داد دینے کے لِئے قضا و قدر نے شاعر کی تخلیق کی-

ساقی دگرم برد بہ میخانہ زمسجد مے یک دو قدح بود و فریبم بہ سبو داد

لغت : دگرم برد: مجھے پھر لے گیا-- فریبم داد: مجھے فریب دیا-- سبو: صراحی--
ترجمہ : ساقی مجھے پھر مسجد سے میخانے میں لے گیا- اس نے مجھے یہ چکمہ دیا کہ وہاں میخانے میں شراب کی صراحی بھری پڑی ہے یا صراحیاں بھری پڑی ہیں، جبکہ وہاں پہنچنے پر پتا چلا کہ شراب کے صرف دو ایک ہی جام تھے- گویا شاعر کو میخانے میں بھی اس کے ظرف یا خواہش کے مطابق شراب نہ ملی-

بر خیز کہ دِل جوئی من بر تو حرام است اے آں کہ نہ دانی خبرم زآں سر کو داد

لغت : برخیز: اٹھ، اُٹھ جا-- زآں سر کو: اس یعنی محبوب کے کوچے کی--

ترجمہ : تو یہاں سے اُٹھ جا' میری دِل جوئی کرنا تجھ پر حرام ہے- تو تو وہ ہے کہ جس نے اس کوچے کے بارے میں مجھے کوئی بات ہی نہیں بتائی' نہیں بتا سکا- عاشق اپنے چارہ گر سے مخاطب ہے- مطلب یہ کہ اگر چارہ گر کو عاشق سے کوئی ہمدردی ہوتی تو محبوب کے کوچے کی ضرور کوئی خبر لاتا-

زیں سادہ دلی داد کہ چوں دید بہ خوابم ترسید خُود و مژدہ مرگم بہ عدو داد

لغت : داد: فریاد-- ترسید خُود: وہ آپ تو ڈر گیا-- مژدہ مرگم: میری موت کی خُوش خبری--

ترجمہ : محبوب کے اس بھولپن کے ہاتھوں فریاد ہے کہ جب اس نے مجھے سویا ہوا دیکھا تو خُود تو ڈر گیا لیکن رقیب کو اس نے میری موت کی خُوش خبری جا سنائی- ہجر میں عاشق کے لئے سونا ممکن نہیں' اسی بنا پر محبوب نے اسے مردہ سمجھ لیا اور ڈر گیا لیکن یہ جو رقیب کو خُوش خبری جا سنائی تو یہ اس کی ستم ظریفی کی غمازی کرتا ہے-

حسن تو بہ ساقی گری آئیں نہ شناسد مست آمد و یک بار دو ساغر ز دو سو داد

لغت : نہ شناسد: نہیں پہچانتا' پابند نہیں-- ز دو سو داد: دو طرف سے دیا--

ترجمہ : تیرا حُسن ساقی گری کے آداب سے آگاہ یا پابند نہیں ہے- وہ (حُسن) مستی کے عالم میں آیا اور ایک ہی وقت میں اس نے دو ساغر دونوں طرف سے دے دیئے' پلا دیئے' میخانے یا شراب کی محفل میں ساقی ہر ایک میخوار کو اس کی باری پر ایک ایک جام دیتا ہے اور یہ دور ایک ہی طرف سے چلتا ہے- اس حوالے سے محبوب کے حُسن کا دو طرف سے جام دینے کا مطلب ہے کہ اس کی دلکشی نے سب کو مست کر دیا-

در گلستنم و آرم ازاں روے نکو یاد در دوزخم و خواہم ازاں تندی خُو داد

لغت : آرم یاد: یاد کرتا ہوں-- تندی خو: طبیعت کی تلخی و تیزی-- داد: آفرین' تحسین--

ترجمہ : میں جب گلشن میں ہوں تو اس حسین چہرے کو یاد کرتا ہوں اور جب مُحبت کے دوزخ میں جلتا ہوں تو اس محبوب کی تند خوئی سے داد کا طالب ہوتا ہوں- گلشن کے حوالے سے روے نکو اور دوزخ کے حوالے سے تند خوئی کی بات کی ہے-

گفتن سخن از پایہ غالب نہ ز ہوش است امروز کہ مستم خبرے خواہم ازو داد

لغت : پایہ: مرتبہ' مقام--

ترجمہ : غالب کا مقام و مرتبہ ایسا ہے کہ ہوش کی حالت میں اس پر بات نہیں کی جا سکتی- آج میں مست ہوں' اس کے بارے میں کچھ بتاؤں گا- یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ شاعری میں مقام اتنا بلند ہے کہ بتانے والے کے ہوش اڑ سکتے ہیں-

---

غزل #68

نہم جبیں بہ درش آستاں بگرداند شینمش بہ سر رہ عناں بگرداند

لغت : نہم: میں رکھوں-- درش: اس کا دروازہ-- آستاں بگرداند: دہلیز یا چوکھٹ کو اوپر نیچے کر دیتا ہے-- عناں بگرداند: باگ موڑ لیتا ہے یعنی رُخ بدل لیتا ہے--

ترجمہ : میں اس کے دروازے پر پیشانی رکھوں تو وہ اپنی چوکھٹ کا رُخ اوپر سے نیچے کر دیتا ہے اور اس کے راستے میں بیٹھوں تو وہ گھوڑے

کی لگام موڑ لیتا ہے یعنی اپنا رُخ بدل لیتا ہے یا مڑ جاتا ہے۔ محبوب کی اِنتہائی بے اعتنائی کی بات ہے۔

اگر شفاعت من در تصوّرش گذرد بہ بزم انس رُخ از ہمداں بگرداند

لغت : شفاعت: گناہوں یا خطاؤں کی معافی کی سفارش -- در تصورش گذرد: اس کے تصور میں آجائے --

ترجمہ : اگر اس کے تصور میں بھی یہ بات آجائے کہ اس کا کوئی ہمدم اس سے میری سفارش کرے گا تو وہ بزم انس یعنی محفل محبت میں اپنے ہمدموں ہی سے رُخ موڑ لیتا ہے۔

بہ بزم بادہ بہ ساقی گری از وچہ عجب کہ پیر صومعہ را درمیاں بگرداند

ترجمہ : بزم بادہ میں اگر وہ ساقی گری کا فریضہ انجام دے رہا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی اگر وہ پیر خانقاہ کو اس محفل میں گھمائے۔ یعنی پیر خانقاہ جیسی شخصیت سے میخواروں کی خدمت کرائے۔

اگر نہ مائل بوس لب خُوداست، چرا بہ لب چو تشنہ دما دم زباں بگرداند

ترجمہ : اگر وہ اپنے ہونٹوں کا بوسہ لینے پر آمادہ نہیں یا لینا نہیں چاہتا تو پھر کس لئے پیاسوں کی طرح ہونٹوں پر زبان پھیر رہا ہے۔ یعنی اسے خُود اپنے ہونٹوں کی لذت کا احساس ہے۔

بہ بند دام بلائے تو صعوہ راگردوں ہما بہ گرد سر آشیاں بگرداند

لغت : صعوہ: مولا، چڑیا سے بڑا پرند جس کی لمبی دم ہر وقت تیزی سے ہلتی رہتی ہے --

ترجمہ : آسمان تیری مصیبتوں کے جال میں پھنسے ہوئے مولے کو دیکھ کر ہما کو آشیانے کے گرد گھماتا ہے۔ ہما مولے کا شکار کرتا ہے، بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہما اس کے شکار کے لئے آشیانے کے گرد گھوم رہا ہے، لیکن حقیقت میں کہنا یہ مقصود ہے کہ وہ بھی محبوب کے اس دام بلا یا دام محبت میں اسیر ہونے کا آرزو مند ہے۔

چو غمزہ تو فسون اثر فرو خواند بلائے راہ زن از کارواں بگرداند

لغت : فرو خواند: پڑھتا ہے، پھونکتا ہے -- راہ زن: لٹیرا، ڈاکو --

ترجمہ : جب تیرا غمزہ اثر کا جادو پھونکتا ہے تو قافلے والوں کے سر سے راہزن کی مصیبت ٹل جاتی ہے۔ یعنی محبوب کے غمزہ و ادا میں اتنی دلکشی ہے کہ رہزن اس سے متاثر ہو کر قافلے کو لوٹنے کی جرات نہیں کرتا۔

بہار را ز رخت تاچہ رنگ در نظر است کہ دمبدم ورق ارغواں بگرداند

ترجمہ : موسم بہار کی نظر میں تیرے چہرہ کا کون سا رنگ ہے یعنی کون سا رنگ اسے پسند ہے کہ وہ ہر لحہ سُرخ ورق پلٹ رہا ہے۔ ارغواں سُرخ رنگ کا ایک پھُول بھی ہے۔ سُرخ ورق پلٹنا بہار کی ہر پل بدلتی رنگینیوں اور تازگیوں کی طرف اِشارہ ہے۔ اس صورت میں اگر موسم بہار محبوب کے چہرے کا کوئی رنگ اپنانا چاہتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کے مقابلے میں محبوب کے حُسن کی تازگی و دلکشی کہیں زیادہ ہے۔

تونالی از خلہ خار و ننگری کہ سپر سر حسین ؓ علی ؓ برسناں بگرداند

لغت : تونالی: فریاد کرتا یا روتا ہے -- خلہ خار: کانٹے کی نوک -- حسین ؓ علی: یعنی حسین ابن علی، حسین ؓ کے نیچے اضافت ہے جو اضافت ابنی کہلاتی ہے --

ترجمہ : تجھے ایک کانٹے کی نوک ذرا چبھی ہے تو تو واویلا کرنے لگا ہے، تو یہ نہیں دیکھتا کہ نیزہ تو حضرت علی کے بیٹے امام حسین ؓ کا سر نیزے کی نوک پر رکھ کر گھماتا ہے۔ واقعہ کربلا کی تلمیح سے استفادہ کیا ہے۔

برو، بہ شادی و اندوہ دِل منہ کہ قضا چو قرعہ بر نمط امتحاں بگرداند
یزید را بہ بساط خلیفہ بنشاند کلیم را بہ لباس شباں بگرداند

لغت : برو: جا-- شادی: خُوشی، مسرت-- دل منہ: دِل نہ لگا-- برنمط امتحاں: آزمائش کے طور پر-- شباں: گڈریا--
ترجمہ : دونوں شعر قطعہ بند ہیں- جا اور دُنیا کی خُوشیوں اور غموں پر توجہ نہ کر کیونکہ قضاوقدر جب آزمائش کے طور پر قرعہ فال گھماتی یعنی قرعہ اندازی کرتی ہے تو یزید کو خلافت کی گدی پر بٹھادیتی ہے اور کلیم حضرت موسیٰ کو گڈریوں کے لباس میں پھراتی ہے- یزید کو معاویہ نے دستور کے خلاف اپنا جانشین یعنی خلیفہ بنالیا تھا جس پر حضرت امام حسینؓ نے احتجاج کیا اور پھر واقعہ کربلا پیش آیا- حضرت موسیٰؑ نے اپنے سسر حضرت شعیبؑ کی خدمت گڈریا بن کر کی یعنی ان کے بھیڑوں کے گلے کی رکھوالی کیا کرتے تھے-

اگر بہ باغ ز قلمم سخن رود غالب نسیم روے گل از باغباں بگرداند

لغت : ز قلمم: میرے قلم کے بارے میں-- سخن رود: بات چلے، بات ہو--
ترجمہ : اے غالب اگر باغ میں میرے قلم کے بارے میں بات چلے تو باد نسیم پھُولوں کا رُخ باغبان سے پھیر دے- یعنی میرے قلم سے ایسے رنگین اشعار نکلتے ہیں کہ ان کے مقابلے میں پھُولوں کو اپنی ساری رنگینی و تازگی بھُول جائے- باغبان سے رُخ پھیرنے سے مراد پھُولوں کا اس رنگینی اشعار سے خُود کو کمتر سمجھتے ہوئے شرمانا ہے-

---

غزل #69

چو زہ بہ قصد نشاں برکماں بجنباند تپد ز رشک دلم تا نشاں بجنباند

لغت : زہ: کمان کا چلہ جس میں تیر لٹکا کر نشانہ لگایا جاتا ہے-- بجنباند: وہ ہلاتا ہے-- تپد: تڑپتا ہے--
ترجمہ : جب وہ محبوب نشانہ لگانے کے ارادے سے کمان پر زہ کو ہلاتا ہے تو میرا دل رشک کے مارے تڑپنا شروع ہو جاتا ہے تاکہ وہ نشانہ ہلا دے- یعنی عاشق کی خواہش ہے کہ محبوب اسے اپنے تیر کا نشانہ بنائے، چنانچہ جب وہ اسے کسی اور طرف نشانہ باندھتے دیکھتا ہے تو تڑپ کر اس کا وہ نشانہ خطا کرنے کی کوشش کرتا ہے-

دعا کدام وچہ دشنام، تشنۂ تخنیم بکام ماست زباں چوں زباں بجنباند

لغت : کدام: کون سی، کیسی-- دشنام: گالی-- بکام ماست: ہماری آرزو کے مطابق-- کام: حلق کو بھی کہتے ہیں، چنانچہ زبان کے حوالے سے لفظ کام میں ایہام ہے--
ترجمہ : دعا کیسی اور کہاں کی دشنام، ہم تو اس کی طرف سے بات کے پیاسے ہیں، چنانچہ جب وہ زبان ہلاتا ہے تو اس کا یہ ہلانا (یا زبان کی حرکت) ہماری آرزو کے مطابق ہوتا ہے- عاشق کو دعا یا گالی سے کوئی غرض نہیں وہ تو محبوب کو بولتے دیکھنا چاہتا ہے خواہ اس کا بولنا گالی کی صورت میں ہو یا دعا کی صورت میں-

ز قتل غیرچہ خواہد گرش غرض شغل است بگو بلہو سرم بر سناں بجنباند

لغت : گرش: اگر اسے، اس کی-- بلہو: تفریح کے طور پر--

ترجمہ : رقیب کو قتل کرنے سے اس کا کیا مقصد ہے۔ اگر وہ محض شغل اور تفریح کے طور پر اسے قتل کرنا چاہتا ہے تو اس سے کہو کہ وہ تفریحاً میرا سر کاٹ کر نیزے کی انی پر گھمائے۔ مطلب یہ کہ اس کی تفریح کے لئے عاشق ہی کا سر مناسب ہے۔ اس موضوع پر امیر خسرو کا شعر خُوب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دشمن کے مقدر میں تیری تلوار سے ہلاک ہونا نہ ہو۔ دوستوں کا سر سلامت رہے تاکہ تو خنجر آزماتا رہے۔

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت　　سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

زغیر نیست زحسن است کش مجال نداد　　کہ لب بہ زمزمہ الاماں بجنباند

لغت : کش: کہ اس، کہ اسے-- الامان: پناہ ہے، خدا کی پناہ--

ترجمہ : یہ جو رقیب نے الامان الامان پکارنے کے لئے اپنے ہونٹ نہیں ہلائے تو یہ اس کے ضبط کا کمال نہیں ہے، یہ تو تیرا حسن ہے جس نے اس میں اس کی ہمت و جرات پیدا نہ ہونے دی۔ یعنی رقیب اگر محبوب کے جور و ستم پر واویلا نہیں کرتا، الاماں نہیں پکارتا تو یہ درحقیقت محبوب کے حُسن کا رعب ہے جو اس پر چھایا ہوا ہے اور اسی لئے وہ ضبط کئے ہوئے ہے۔

بنالہ ذوق سماع از تو چشم نتواں داشت　　اگر بہ جنبش مہر آسماں بجنباند

لغت : چشم نتواں داشت: توقع نہیں کی جاسکتی-- جنبش: حرکت، رقت-- مہر: سورج، محبت، یہاں محبت کے معنوں میں ہے--

ترجمہ : اگر ہمارا نالہ و فریاد اپنی رقت محبت سے آسماں کو ہلا دے تو ہلا دے لیکن تجھ سے اس نالہ و فریاد کے سننے کے ذوق کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ مطلب یہ کہ ہمارے نالہ میں بڑی تاثیر ہے کہ وہ آسمان کو بھی ہلا سکتا ہے لیکن محبوب کی انتہائی بے نیازی اس کا کوئی اثر نہیں لیتی۔

کہ رفتہ از در زنداں کہ بے قراری من　　کلید در بہ کف پاسباں بجنباند

لغت : کہ: کون-- زنداں: قید خانہ-- کلید: کنجی-- پاسبان: چوکیدار، پہرے دار، دربان--

ترجمہ : قید خانے کے دروازے سے کون گذرا ہے کہ میری بے قراری کے باعث زنداں کے دربان کے ہاتھ میں دروازے کی کنجی ہلنے لگی ہے۔ گویا کون سے مراد خود عاشق ہے جو زنداں میں جانے کے لئے بے تاب ہے اور اس کی یہ بے تابی دربان پر اثر انداز ہو رہی ہے۔

بہ خانقہ چہ کند تا پری وشے کہ بہ باغ　　زغمزہ خوں بہ رگ ارغواں بجنباند

لغت : پری وشے: کوئی پری کے چہرے جیسا حسین-- ارغواں: سُرخ رنگ کا پھول-- چہ کند: کیا کرے، یعنی کیا کچھ نہ کرے، کیا قیامت نہ ڈھائے--

ترجمہ : جو پری وش باغ میں جاکر اپنی ناز نخرے والی نگاہوں سے ارغواں کی رگوں میں خون کی لہر دوڑا دیتا ہے، اگر وہ خانقاہ میں چلا جائے تو وہاں کیا قیامت نہ ڈھائے گا۔ ارغواں قدرتی طور پر سُرخ رنگ کا ہے۔ شاعر نے یہ علت پیدا کی ہے کہ محبوب کی شوخ نگاہوں نے اس کی رگوں میں خُون کی لہر دوڑا دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ صنعت حُسن تعلیل کا شعر ہے۔

سپہر از رُخ ناشستہ تو شرمش باد　　کہ عکس ماہ در آب رواں بجنباند

لغت : ناشستہ: ان دھلا، نہ دھویا ہوا-- شرمش باد: اسے شرم آئے، آنی چاہئے--

ترجمہ : آسمان کو جو بہتے ہوئے پانی میں چاند کے عکس کو ہلا رہا ہے، تیرے، ان دھلے چہرے سے شرم آنی چاہئے۔ پانی میں چاند کا عکس پڑتا ہے تو پانی کی روانی کے سبب وہ ہلتا رہتا ہے۔ آسمان نے اس عکس کو گویا نمایاں کیا ہے، جب کہ شاعر کے مطابق چاند کے اس دھلے ہوئے چہرے کے مقابلے میں محبوب کا ان دھلا چہرہ کہیں حسین و دلکش ہے۔ تو آسمان نے ایسا کر کے محبوب کے حُسن کو جو نظر انداز کیا ہے تو یہ اس کے لئے باعث شرم ہے۔

ہنوز بے خبری زانکہ جبہہ بر در تو نہ سودہ ایم چناں کاساں بجنباند

لغت : جبہہ: پیشانی-- نہ سودہ ایم: ہم نے نہیں رگڑی ہے نہیں گھسائی ہے، ماتھا نہیں رگڑا--

ترجمہ : ابھی تو اس بات سے بے خبر ہے کہ ہم نے تیرے در پر اس انداز میں یا اس شدت سے ماتھا نہیں رگڑا کہ جس سے تیرا آستاں دہلیز ہل کے رہ جائے- ممکن ہے اس احساس کی وجہ سے اس طرح جبیں سائی نہ کی ہو کہ محبوب کو کہیں تکلیف نہ پہنچے-

نشستہ ام بہ رہ دوست، پرز دوست، مباد کہ کس بمن رسد و ناگہاں بجنباند

لغت : پُر زدوست: دوست سے بھرا ہوا یعنی اس کے خیال میں پوری طرح کھویا ہوا، ڈوبا ہوا--

ترجمہ : میں دوست کے راستے میں، اس کے تصور میں پوری طرح کھویا ہوا بیٹھا ہوں- خدا نہ کرے کہ کوئی میرے قریب پہنچ کر مجھے ہلا دے- یعنی عاشق دوست کی یاد میں اتنا ڈوبا ہوا ہے کہ اسے ڈر ہے کہ کوئی اسے ہلا کر اس کی یہ محویت ختم نہ کر دے-

خبر ز حال اسیران باغ چوں نبود مراکہ چیدن دام آشیاں بجنباند

لغت : چیدن دام: جال بچھانا--

ترجمہ : مجھے بھلا اسیران باغ کی حالت کی خبر کیونکر نہ ہو گی کہ میرا تو آشیانہ جال بچھانے پر ہی ہل اٹھتا ہے- یعنی جس پرندے کا آشیانہ صیاد کے جال بچھانے پر ہی ہلنے لگے وہ اسیران باغ کی حالت سے کیونکر بے خبر اور متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا ہے-

جنون ساختہ دارم چہ خوش بود غالب کہ دوست سلسلہ امتحاں بجنباند

لغت : جنون ساختہ: بناوٹی جنون، یعنی جو ظاہری ہو اور اس میں اصل کیفیت نہ ہو-- سلسلہ: زنجیر--

ترجمہ : اے غالب میرا جنون بناوٹی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ دوست آزمائش کی زنجیر ہلا دے- یعنی وہ اس سلسلے میں میری آزمائش کرنے لگے اور یوں میرا جنون اصل صورت اختیار کر لے-

---

غزل #70

تیغت ز فرق تابہ گلویم رسیدہ باد شوخی زحد گذشت زبانم بریدہ باد

لغت : تیغت: تیری تلوار-- فرق: سر-- گلویم: میرا گلا، حلق-- بریدہ باد: خدا کرے کٹ جائے، کاش کے کٹ جائے--

ترجمہ : کاشکے تیری تلوار میرے سر پر پڑ کر میرے حلق تک پہنچ جائے- شوخی حد سے بڑھ گئی ہے، خدا کرے میری زبان ہی کٹ جائے- یعنی عاشق کی یہ خواہش کہ محبوب کی تلوار اس کا سر کاٹ کر حلق تک پہنچ جائے ایک گستاخی ہے اور محبوب سے گستاخی کرنا ایک ایسی خطا ہے جس کی سزا یہی ہے-

گر رفتہ ام زکوے تو آساں نرفتہ ام ایں قصہ از زبان عزیزاں شنیدہ باد

ترجمہ : اگر میں تیرے کوچے سے چلا گیا ہوں تو آسانی یا سکون سے نہیں گیا اس سلسلے میں میری داستان میرے عزیزوں سے سُنی جا سکتی ہے- یعنی اس کوچے سے آنے پر میری جو حالت ہوئی اس سے یہ عزیز ہی آگاہ ہیں-

نغزی وخود پسند، بہ بینم چہ می کنی یا رب بدہر ہجو توئی آفریدہ باد

لغت : نغزی: تو خُوب یعنی حسین ہے--یارب: بظاہر خدا سے خطاب ہے لیکن یہاں بمعنی خدا کرے--

ترجمہ : تو حسین و جمیل بھی ہے اور خُود پسند بھی- خدا کرے کہ دُنیا میں تجھ سا کوئی اور حسین بھی پیدا ہو جائے تو پھر میں دیکھوں گا کہ تو کیا کرتا ہے- ظاہر ہے دُوسرے حسین کی موجودگی میں کون اس کی طرف توجہ کرے گا اور یوں اس کی ساری خُود پسندی جاتی رہے گی-

مردن ز راز داری شوقم نجات داد صد رنگ لالہ زار زخاکم دمیدہ باد

ترجمہ : میرے مرنے نے مجھے میرے عشق کی رازداری سے نجات دلادی، خدا کرے میری خاک سے سینکڑوں رنگ کے لالہ زار اگیں- لالہ سُرخ رنگ کا ہوتا ہے- عاشق نے اپنی عاشقانہ زندگی میں کتنی آرزوئیں کیں جو خُون ہو کر رہ گئیں یعنی پُوری نہ ہوئیں- انہی خُون شدہ آرزوؤں کے حوالے سے اپنی خاک پر لالہ زار اگنے کی دعا کی ہے- عشق کی رازداری یہی ہے کہ عاشق اپنی مُحبت کو چھپاتا رہا-

برروے وموی پرتو بینش نتافت است در عرض شوق، دیدہ طلب گار دیدہ باد

لغت : بینش: بینائی-- نتافت است: نہ تافتہ است، نہیں چمکی ہے--

ترجمہ : ہماری بینائی کا عکس اس کے چہرے اور زلفوں پر نہیں چمکایا نہ چمک سکا- خدا کرے کہ ہمارے اظہار عشق کے موقع پر ہماری آنکھیں مزید آنکھوں کی طلب گار ہوں- مراد یہ کہ محبوب کے حُسن کے دیدار کے لئے یہ دو آنکھیں ناکافی ہیں-

آتش بہ خانماں زدہ اے خواست صرصرے گفتم نسیم، گفت بہ گلشن وزیدہ باد

لغت : آتش بہ خانماں زدہ اے: اپنے گھربار کو آگ لگانے والے کسی نے، کسی خانماں برباد نے-- صرصرے: کوئی تند و تیز ہوا، جس میں آواز ہوتی ہے، آندھی-- نسیم: ہوا، نرم ہونے کے سبب اس میں آواز نہیں ہوتی-- وزیدہ باد: چلتی رہے--

ترجمہ : اپنے گھربار کو جلانے والے کسی شخص نے صرصر کی خواہش کا اظہار کیا- میں نے اس سے کہا کہ اگر باد نسیم چل پڑے تو کیا حرج ہے- وہ بولا نسیم کو باغ میں چلنے دو- گویا آندھی سے آگ اور بھڑک کر سب کچھ جلا ڈالے گی- یعنی ایک عاشق عشق و محبت میں اپنا سب کچھ لٹا دینا یا تباہ کر دینا چاہتا ہے کہ اسی میں اس کے لئے لطف و کامرانی ہے-

مرگم اماں دہاد کہ از شوق برخورم ایں شعلہ ہمچو خوں بہ رگ خس دویدہ باد

لغت : مرگم: میری موت-- اماں دہاد: پناہ ملے-- برخورم: پُورا کرلوں-- دویدہ باد: دوڑ جائے--

ترجمہ : کاش مجھے موت سے پناہ مل جائے تاکہ میرا محبوب کے دیدار کا شوق پُورا ہو جائے- کاش یہ شعلہ خُون کی طرح خس کی رگ میں دوڑ جائے- خُود کو خس کہا ہے- آتش عشق، عاشق کو تنکے کی طرح جلا دیتی ہے- اسی حوالے سے خُود کو خس کہا- مطلب یہ کہ آتش عشق عاشق کو جلانے کی بجائے اس کے رگ و ریشہ میں زندگی کی لہر بن جائے-

ذوقے ست ہمدمی بہ فغاں، بگذرم ز رشک خار رہت بپائے عزیزاں خلیدہ باد

لغت : ہمدمی بہ فغاں: نالہ و فریاد کرنے میں ایک دُوسرے کا ہمدم ہونا-- خلیدہ باد: چبھ جائے--

ترجمہ : آہ و فغاں میں دُوسروں کا میرے ساتھ ہمدم ہونا بھی ایک لطف کا باعث ہے- اس لئے میں رشک سے باز آیا- خدا کرے کہ تیرے راستے کا کانٹا اپنے عزیزوں کے پاؤں میں بھی چبھ جائے- عاشق کو یہ گوارا نہیں ہوتا کہ کوئی اور بھی اس کے محبوب کے عشق میں مبتلا ہو، لیکن بہت سوں کا مل کر آہ و فغاں کرنا لطف دیتا ہے، اس لئے عاشق کی خواہش ہے کہ عزیزوں دوستوں کو بھی عشق کا چسکا پڑ جائے، تاکہ اسے اس بات سے کچھ تسکین ملے کہ اس دردِ عشق میں اس کے کچھ اور ساتھی بھی ہیں-

چوں دیدہ پائے تابسرم تشنۂ کسے ست دل خوں شواد و ازبن ہر موچکیدہ باد

لغت : پاے تابسرم: میرے سر سے پاؤں تک-- خوں شواد: خدا کرے خوں ہو جائے، کاشکے-- ازبن ہرمو: ہربال کی جڑ سے-- چکیدہ باد: ٹپک پڑے--

ترجمہ : آنکھوں کی طرح میرا سرتاپا بھی کسی کا پیاسا ہے- خدا کرے کہ میرا دِل خُون ہو جائے اور میرے ہربال کی جڑ سے بہنے لگے- آنکھوں سے خُون بہتا ہے، عاشق کی خواہش ہے کہ خُون صرف آنکھوں ہی سے نہیں، بلکہ اس کے ہربن مو سے بہنے لگے تاکہ اس کا پُورا وجود اس سے سیراب ہو جائے- عشق کی گویا اِنتہا کی بات ہے-

غالب شراب قندی ہندم کباب کرد زیں بعد بادہ ہاے گوارا کشیدہ باد

لغت : شراب قندی: شکر سے بننے والی شراب جو ناگوار ہوتی ہے- ہند میں تیار ہوتی ہے--

ترجمہ : اے غالب ہند کی شراب قند نے مجھے جلا کے رکھ دیا ہے- اب اس کے بعد کوئی گوارا شرابیں کشید ہونی چاہئیں تاکہ اچھی بالخصوص انگور کی شراب پینے کو ملے-

---

غزل #71

پروا اگر از عربدہ دوش نکردند امشب چہ خطر بود کہ مے نوش نکردند

لغت : عربدہ: لڑائی جھگڑا، ہنگامہ-- دوش: گذری ہوئی کل رات--

ترجمہ : کل رات جو ہنگامہ ہوا تھا اگر اس کی پروا نہیں کی گئی تو آج رات کونسا ایسا خطرہ درپیش تھا جو شراب نہیں پی گئی- میخواروں کی محفل میں ہنگامہ ہوا ہو گا، اس حوالے سے یہ کہا ہے کہ آج کیوں دور شراب نہیں چلا-

در تیغ زدن منت بسیار نہادند بردند سر از دوش و سبکدوش نکردند

لغت : تیغ زدن: تلوار چلانا-- منت: احسان-- بردند سر: سر لے گئے یعنی سر کاٹ دیا-- سبکدوش: ہلکے بوجھ والا، فارغ البال--

ترجمہ : محبوب نے تیغ زنی کر کے ہم پر بڑا احسان دھرا، یعنی ہمارا سر تو اُتار لیا لیکن ہمیں بوجھ سے ہلکا نہ کیا- مطلب یہ کہ عاشق کا سر اس کے لئے بہت بڑا بوجھ تھا جسے محبوب نے تلوار سے اُتار کر یہ بوجھ ہلکا کر دیا- لیکن اب اس کے اس احسان کا بوجھ اس عاشق کے سر پر ہے اسی لئے کہا کہ ہمیں سبکدوش نہ کیا-

از تیرگی طرہ شبرنگ نظر ہا پرواز در آں صُبح بناگوش نکردند

لغت : تیرگی: تاریکی، سیاہی-- طرہ شب رنگ: رات کی طرح سیاہ زلفیں-- صُبح بناگوش: کانوں کی لبلبی کی صُبح، مراد چمکتی ہوئی بنا گوش--

ترجمہ : محبوب کی رات ایسی سیاہ زلفوں کے باعث نگاہیں اس کی صُبح بناگوش پر توجہ نہ کر سکیں- محبوب کی سیاہ زلفوں کی دلکشی اور چہرے پر ان کے بکھرنے کے سبب عشاق کی نظریں بناگوش کی طرف متوجہ نہ ہوئیں- شب اور صُبح کے الفاظ میں صنعت تضاد ہے-

داغ دِل ماشعلہ فشاں ماندبہ پیری ایں شمع شب آخر شدہ خاموش نکردند

لغت : شعلہ فشاں ماند: شعلے بکھیرنے والا رہا-- پیری: بڑھاپا-- شمع خاموش نکردند: شمع بجھائی نہ گئی--

ترجمہ : بڑھاپے میں بھی، محبت کے نتیجے میں، ہمارا داغ دِل شعلے ہی برساتا رہا- رات تو گذر گئی، لیکن یہ شمع نہ بجھائی گئی- شمع سے مراد

داغ دِل ہے۔ مراد یہ کہ زندگی ختم ہونے کو ہے لیکن مُحبت کا جذبہ ہمارے دِل میں اسی طرح برقرار ہے۔

روزے کہ بہ مے زور و بہ نے شور نہفتند اندیشہ بکار خرد و ہوش نکردند

لغت : نہفتند: انہوں نے چھپایا یعنی قضاوقدر نے بھرا-- اندیشہ: خیال--

ترجمہ : جس روز قضاوقدر نے شراب میں زور اور بانسری مراد نغمہ میں شور رکھایا بھردیا اس کے پینے سے آدمی مست ہو کر ہوش کھو بیٹھتا ہے اسی طرح نغمہ آدمی کو بے خُود کردیتا ہے۔ غالب ہی کے بقول ۔

مطرب بہ غزل خوانی و غالب بہ سماع است

گر داغ نہادند و گر در دفزودند نازم کہ بہ ہنگامہ فراموش نکردند

لغت : نہادند: رکھا گیا-- فزودند: انہوں نے بڑھایا یعنی بڑھایا گیا--

ترجمہ : خواہ میرے دِل پر حسرتوں کا داغ لگایا اور خواہ میرے درد عشق میں اضافہ کیا گیا، دونوں صورتوں میں مجھے اس بات پر ناز ہے کہ ہنگامے کو فراموش نہ کیا گیا۔ مطلب یہ کہ ہر حالت میں میرا ہنگامہ عشق برقرار رہا۔

خون می خورم از حُسن کہ ایں گنج رواں را درکار تہی دستی آغوش نکردند

لغت : گنج رواں: چلتا پھرتا خزانہ-- تہی دستی: خالی ہاتھ ہونا-- درکار نکردند: کام میں یا مصرف میں نہ لایا گیا-- خون می خورم: مجھے دکھ پہنچتا ہے--

ترجمہ : میں جب حُسن کو دیکھتا ہوں تو مجھے اس بات کا دکھ ہوتا ہے کہ اس گنج رواں حُسن کو خالی آغوش کے مصرف میں نہیں لایا گیا۔ یعنی محبوب حُسن کا ایک چلتا پھرتا خزانہ ہے جسے دیکھنے والے راحت محسوس کرتے ہیں لیکن عاشق کی آغوش اس سے خالی ہے، یعنی وہ اس خزانے یا محبوب سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہے۔

اکنوں خطرے نیست کہ تا پر نشد از دل خود چاہ زنخدان تو خس پوش فکردند

لغت : چاہ زنخداں: ٹھوڑی کے نیچے چھوٹا سا گڑھا، چاہ ذقن-- چاہ خس پوش: ایسا کنواں جس کے اوپر خس و خاشاک ڈال کر اسے ڈھانپا گیا ہو۔ عموماً شکاری اس قسم کا کنواں تیار کر کے شکار کو اس طرف گھیر لاتے تھے تاکہ وہ اسے زمین سمجھ کر اس پر سے گذرے اور اس میں گر پڑے--

ترجمہ : جب تک میرا دِل تیرے چاہ ذقن میں گر نہیں پڑا اور اس سے وہ چاہ ذقن پُر نہیں ہو گیا اسے خس پوش نہیں کیا گیا۔ سو اب جب میرا دِل اس میں پھنس ہی گیا ہے تو پھر کس بات کا خطرہ رہا۔ یعنی اب کوئی خطرہ نہیں۔ چاہ ذقن کے خس پوش ہونے سے مراد محبوب کے رخساروں پر سبزہ خط کا آغاز ہونا ہے جس سے حُسن کی دلکشی کسی قدر ماند پڑ جاتی ہے۔

گر خُود بہ غلامی نہ پذیرند، گدا باش بر در بزن آں حلقہ کہ در گوش نکردند

لغت : نہ پذیرند: قبول نہ کریں-- گدا باش: بھک منگا بن جا-- حلقہ: کنڈا، چھلا جو غلام کے کان میں ڈالا کرتے تھے--

ترجمہ : اگر تجھے وہ غلامی میں قبول نہ کریں تو گدا بن جا اور اس دروازے پر جا کر وہ حلقہ کھٹکھٹا جو تیرے کان میں نہیں ڈالا گیا۔ یعنی محبوب اگر عاشق کو اپنا غلام یا حلقہ بگوش نہیں بنانا چاہتا تو عاشق کے لئے اس کے در کا گدا ہونا بھی خوب ہے۔

غالب زتو آں بادہ کہ خُود گفت نظیری در کاسہ ما بادہ سر جوش نکردند

ترجمہ : غالب تیرے حصے میں وہ شراب آئی ہے جس کے متعلق خُود نظیری نے کہا تھا کہ ہمارے جام میں بادہ سرجوش یعنی صراحی کے اوپر کی

صاف شراب نہیں ڈالی گئی- ہمارے مقدر میں ایسی شراب نہیں- گویا نظیری کو جو شراب میسر نہ آئی وہ غالب کو ملی- دُوسرا مصرع فارسی کے مشہور شاعر نظیری کا ہے- اس کا پُورا شعر یوں ہے:

ما رزہ ازیں مائدہ برچنگ کشادیم در کاسہ ما بادہ سر جوش نکروند

غزل #72

تاجر شوق بداں رہ بہ تجارت نہ رود کہ رہ انجامد و سرمایہ بغارت نہ رود

لغت : بداں رہ: اس راستے سے-- انجامد: ختم ہو جائے-- بغارت نہ رود: نہ لوٹا جائے--

ترجمہ : عشق کا تاجر کبھی اس راستے سے تجارت کرنے نہیں جاتا جو چلتے چلتے ختم ہو جائے اور اس میں اس کا سرمایہ بھی نہ لوٹا جائے- بقول حالی شوق سے مراد شوق الٰہی ہے-

چہ نویسم بہ تو درنامہ کز انبوہی غم نیست ممکن کہ روانی زعبارت نہ رود

لغت : انبوہی غم: غموں کی کثرت، بھرمار--

ترجمہ : میں تجھے خط میں کیا لکھوں کہ غموں کی اتنی بھرمار ہے کہ ممکن نہیں میری عبارت میں روانی و تسلسل برقرار رہ سکے- گویا غموں کی اتنی کثرت ہے کہ ان کا لکھنا ممکن نہیں ہے-

از حیا گیر، نہ از جور گراں مایہ ناز کشتہ تیغ ستم را بہ زیارت نہ رود

لغت : ازحیا گیر: حیات کا باعث سمجھ-- مایہ ناز: ناز و ادا کی دولت، سراپا ناز و ادا محبوب-- کشتہ تیغ ستم: محبوب کے ستموں کی تلوار کا مارا ہوا، ستمزدہ--

ترجمہ : اگر وہ مایہ ناز اپنے کشتہ تیغ ستم کو دیکھنے نہیں جاتا تو اسے اس کی سختی اور بے رحمی پر محمول نہ کر بلکہ وہ محض حیا کی بنا پر نہیں جاتا-

وصل دلدار نہ خلدست، ہماں بہ ہمدم کہ نگوئی سخن و عرض بشارت نہ رود

لغت : عرض: عزت و ناموس--

ترجمہ : اے ہمدم محبوب کا وصل کوئی خلد نہیں ہے، اس لئے بہتر یہی ہے کہ تو اس کی بات نہ کرے اور بشارت کی عزت و ناموس ضائع نہ ہو- مطلب یہ کہ بہشت کی خُوش خبری اور محبوب کے وصل کی خُوش خبری دونوں یکساں نہیں ہیں- کیونکہ ممکن ہے بہشت کی خُوش خبری تو پُوری ہو جائے لیکن وصل محبوب کا کوئی امکان نہیں-

دل بداں گونہ بپالای کہ درخواہش دید دیدہ خوں گردد و از دیدہ بصارت نہ رود

لغت : بداں گونہ: اس طرح سے، اس طور-- بپالای: وابستہ کرلے--

ترجمہ : تو دِل کو محبوب سے اس طور وابستہ کرلے کہ دیدار کی خواہش میں آنکھیں خُون ہو کر رہ جائیں لیکن آنکھوں کی بصارت پھر بھی قائم رہے- دُوسرے لفظوں میں محبوب کے دیدار کا شوق برقرار رہے-

قصر و مہماں کدہ حاتم و کسری بگداز نام از رفتن آثار عمارت نہ رود

لغت : مہماں کدہ: مہمانوں کو بٹھانے کی جگہ-- قصر: محل-- حاتم: مشہور قدیم سخی-- کسری: ایران کا قدیم بادشاہ جس کے محلات کی شان و شوکت بہت مشہور ہے-- رفتن آثار عمارت: عمارتوں کے نشان مٹ جانا--

ترجمہ : تو حاتم کے مہمان خانے اور کسری کے محلات کی بات چھوڑ- عمارتوں کے آثار مٹ جانے سے نام نہیں مٹا کرتا- یعنی اگرچہ یہ عمارتیں مٹ چکی ہیں لیکن حاتم و کسری کے نام ان کے کاموں کی وجہ سے ہنوز زندہ ہیں- عمارتیں اپنی جگہ کچھ نہیں ہیں اصل چیز اچھے کام ہیں-

حج درویش طمع پیشہ نیرزد بقبول تاکہ اندوختہ گدیہ بغارت نہ رود

لغت : طمع پیشہ: لالچی، حریص-- نیرزد: اس لائق نہیں-- اندوختہ گدیہ: بھیک سے حاصل کی ہوئی دولت--

ترجمہ : لالچی درویش کا حج قبول ہونے کے لائق نہیں ہے- اس لئے کہ اسے یہ خدشہ ہے کہ اس کا بھیک سے حاصل کردہ سرمایہ کہیں لٹ نہ جائے- درویش طمع پیشہ سے مراد وہ آدمی جو دُوسروں سے حج کے لئے دولت مانگتا ہے- یہ ایک طرح سے اس کے لالچ اور حرص کی علامت ہے کیونکہ وہ حج کی نیت سے نہیں بلکہ دولت جمع کرنے کی خاطر ایسا کرتا ہے-

تو بیک قطرہ خوں ترک وضو گیری و ما سیل خوں از مژہ رانیم و طہارت نرود

لغت : سیل خوں: خُون کا سیلاب-- رانیم: بہاتے ہیں-- طہارت نرود: پاکی نہیں جاتی--

ترجمہ : تیرا تو ایک قطرہ خُون بہ جانے ہی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ اپنی حالت یہ ہے کہ ہم اپنی پلکوں یعنی آنکھوں سے خُون کا سیلاب بہاتے ہیں تو بھی ہماری طہارت برقرار رہتی ہے- مراد یہ ہے کہ مُحبت میں خُونیں اشک بہانا نفس انسانی کی طہارت کا باعث بنتا ہے-

رمز بشناس کہ ہر نکتہ ادائے دارد محرم آنست کہ رہ جز بہ اشارت نہ رود

لغت : رمز بشناس: اشارہ سمجھ-- محرم: واقف، راز سے آگاہ--

ترجمہ : بقول حالی ہر نکتے یعنی ہر چیز کی رمز کو سمجھنا چاہئے کیونکہ محرم راز وہی ہے جو بغیر ادھر کے اشارے کے ایک قدم نہیں اٹھاتا- یعنی قدرت کی ہدایت کے بغیر کچھ نہیں کرتا-

زاہد از حور بہشتی بجز ایں نشناسد کہ شود دست زد شوق و بکارت نہ رود

لغت : دست زد شوق شود: شوق کے زیر مشق ہو-- بکارت: کنوارپن، عفت--

ترجمہ : بقول حالی خلاصہ مطلب یہ کہ زاہد شریعت کے تمام الفاظ سے ان کے حقیقی معنی مراد لیتا ہے اور کسی بات کو استعارے اور کنائے پر محمول نہیں کرتا- گویا زاہد حور کا وجود حقیقی سمجھ کر اس سے اپنے تعلق کے پاکیزہ ہونے کی توجیہات بھی پیش کرتا ہے- غالب کے نزدیک حور کا وجود محض تمثیلی ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے-

غالب خستہ بکوے تو رہین تپشے است کہ بہ شاہی ننشیند بہ وزارت نہ رود

لغت : رہین تپشے است: ایسی تڑپ کا مرہون ہے، وقف ہے--

ترجمہ : غالب خستہ تیرے کوچے میں تڑپ کا مرہون ہو گیا ہے یعنی تڑپ کے لئے وقف ہو گیا ہے- اسی لئے وہ نہ تو کسی شاہی تخت پر بیٹھنے کا خواہش مند ہے اور نہ ہی وہ کسی وزارت کے منصب کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے- مطلب یہ کہ اس کے لئے تیرے کوچے میں اس حالت میں رہنا ہی سب سے بڑا اعزاز ہے-

ردیف-ذ

زبس تاب خرام کلکم آذر بیزد از کاغذ مداد اندوزم از دودے کہ ہر دم خیزد از کاغذ

لغت : تاب خرام: تیز چلنا-- کلکم: میرا قلم-- آذر بیزد: آگ چھنتی ہے-- مداد: سیاہی-- اندوزم: میں جمع کرتا ہوں--

ترجمہ : میرے قلم کے تیز چلنے سے کاغذ سے آگ چھننے لگتی ہے- چنانچہ کاغذ سے ہر پل جو دھواں اٹھتا یا نکلتا ہے اسے میں سیاہی کے طور پر جمع کرتا ہوں، تاکہ لکھنے کے کام آئے- گویا عاشق کے اظہار شوق میں اتنی گرمی ہے کہ اس کے لئے کوئی بات بھی لکھنا ممکن نہیں کیونکہ اس کے قلم اٹھانے ہی سے اس گرمی کے باعث کاغذ ہی جل جاتا ہے-

ندانم تا چہ خواہد کرد با چشم و دِل دشمن رم کلکم کہ در جنبش غبار انگیزد از کاغذ

لغت : رم کلکم: میرے قلم کا دوڑنا یعنی تیز چلنا-- جنبش: ہلنا، حرکت کرنا-- انگیزد: اٹھاتی ہے--

ترجمہ : میرے قلم کی تیز رفتاری جو جنبش میں کاغذات سے غبار اٹھاتی ہے، خدا معلوم وہ دشمن کے چشم و دِل کا کیا حال کرے گی- یہاں غالب نے شعر گوئی میں اپنی تیز رفتاری کی بات کی ہے جو اس کے دشمن کے لئے حسد کا سامان کرتی ہے اور اس کے دِل پر اس کا شدید اثر ہوتا ہے-

بکزلک از ورق چوں بسترم سطر مکرر را تو گوئی نیارا لعل و گہری ریزد از کاغذ

لغت : بکزلک: قلم تراش سے-- بسترم: میں چھیلتا ہوں، مٹاتا ہوں-- سونش: سونے یا چاندی کے باریک ریزے جو دھات پر ریتی رگڑنے سے گرتے ہیں--

ترجمہ : جب میں قلم تراش سے کسی دوبارہ لکھے ہوئے لفظ کو مٹاتا ہوں تو یوں سمجھ کہ کاغذات پر سے لعل و گہر کے ریزے گر رہے ہیں- اپنی تحریر کو لعل و گہر سے تشبیہ دی ہے-

ندانم حسرت رویے کہ می خواہم رقم کردن کہ ہر جا بنگرم ذوق نگاہم خیزوداز کاغذ

لغت : رویے کہ: کس کا چہرہ-- رقم کردن: لکھنا، تحریر کرنا-- بنگرم: میں دیکھتا ہوں--

ترجمہ : معلوم نہیں میں کاغذ پر کس کے چہرے کے دیدار کی حسرت تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ میں کاغذ پر جہاں بھی نظر ڈالتا ہوں وہاں سے میرا ذوق نگاہ ابھرنے لگتا ہے- گویا عاشق کو محبوب کے جلوہ رُخ کی بڑی خواہش ہے-

من و ناسازی خوے کہ در تحریر بیدادش رمد حرف از قلم گر خُود قلم نہ گریزد از کاغذ

لغت : ناسازی خو: فطرت کی ناموافقت-- بیدادش: اس کا جور و ستم-- رمد: دوڑتا ہے--

ترجمہ : ادھر میں ہوں اور ادھر اس محبوب کی فطرت کی ناموافقت کہ جب میں اس کے جور و ستم کے بارے میں لکھنے لگتا ہوں تو اگر قلم خُود کاغذات سے نہ بھاگ جائے تو لفظ ہی قلم سے بھاگنے لگتے ہیں- مراد یہ کہ محبوب کے مزاج میں اتنی تندی و تیزی ہے کہ کاغذ اور قلم میں اس کی تحریر کی ہمت و طاقت نہیں ہے-

چہ باشد نامہ گل جانب مرغ اسیر آں بہ کہ کس گلدستہ اے پیش قفس آویزد از کاغذ

لغت : چہ باشد: کیا ہے، کیسا-- آویزد: لٹکاوے--

ترجمہ : پنجرے میں قید کسی پرندے کی طرف پھُول کا پیغام لے جانا کیا معنی؟ بہتر تو یہی ہے کہ کوئی اس کے پنجرے کے سامنے کاغذات کا

گلدستہ لٹکادے۔ پرندے کے لئے وہ بھی گویا اصل پھول ہی ہوں گے۔

چو استیلائے شوقم دید، کرد از نامہ محرومم　　مگر برآتشم بیدرد دامن می زد از کاغذ

لغت : استیلائے شوقم: میرے شوق کا غلبہ، وفور شوق-- دامن می زد: دامن مار تا رہا آگ پر--

ترجمہ : جب اس نے میرے شوق کا غلبہ دیکھا تو مجھے خط کے جواب سے محروم کر دیا۔ شاید اس بیدرد نے میری اس آتش شوق پر میرے ہی خط کے کاغذ سے دامن بنا کر اسے اور بھڑکا دیا۔ گویا محبوب نے عاشق کا خط جلا کر اس کی آتش شوق کو اور تیز کر دیا۔

زبے تابی رقم سویش دود چوں نامہ بنویسم　　بہ عنوانے کہ دانی دود دل می خیزد از کاغذ

لغت : سویش: اس کی طرف-- دود: دوڑتی ہے-- رقم: تحریر-- بہ عنوانے کہ: اس انداز میں کہ--

ترجمہ : جب میں محبوب کو خط لکھنے بیٹھتا ہوں تو بے تابی کے باعث میری تحریر اس کی طرف کچھ اس انداز میں دوڑتی ہے کہ لگتا ہے کاغذات پر سے دھواں اٹھ رہا ہے۔ یعنی تحریر نہیں دھواں محبوب کی طرف لپک رہا ہے۔

چہ گویم از خرام آں کہ در انگارہ قدش　　صریر خامہ شور رستخیز انگیزد از کاغذ

لغت : انگارہ قدش: اس کے قد کا انگارہ، آتشیں قد-- صریر خامہ: قلم چلنے کی آواز-- رستخیز: قیامت--

ترجمہ : میں اس کے ناز و ادا سے چلنے کے بارے میں کیا کہوں یعنی لکھوں کہ اس کے آتشیں قد کے خیال ہی سے صریر خامہ کاغذ سے قیامت کا شور برپا کر دیتی ہے۔

ظہور آمد تنزل ہاں بچشم کم مبیں غالب　　بہ پیدائی زخاک ستم چو نام ایزد از کاغذ

لغت : ظہور آمد تنزل: سقوط یا زوال ظاہر ہو گیا-- بچشم کم: حقارت کی نظر سے-- پیدائی: ظاہر ہونے کی کیفیت--

ترجمہ : زوال کا ظہور ہو گیا ہے، ہاں مجھے حقارت کی نظر سے مت دیکھو۔ پیدائی کے لحاظ سے میں اسی طرح خاک سے ہوں جس طرح خدا کا نام کاغذ سے ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ کا صرف نام کاغذ پر لکھا جاتا ہے اور خود وہ نظر نہیں آتا، کچھ میری بھی یہی کیفیت ہے کہ بس نام ہی رہ گیا ہے باقی خاک ہو گیا ہوں۔

ردیف-ر

غزل #1

بتے دارم زشنگی روزگاراں خو، بہاراں بر　　بہ مستی خویش راگرد آرو گو، از ہوشیاراں بر

لغت : شنگی-- شوخی-- روزگاراں خو: زمانے کی سی خصلت والا، متلون مزاج-- بہاراں بر: بہاروں جیسے ارسلئے ہوئے۔ گوی از بر: سبقت لے جانے والا، بازی لے جانے والا--

ترجمہ : میرا ایک ایسا محبوب ہے جو شوخی و طراری میں تو زمانے کی سی خصلت والا ہے لیکن بہار کی طرح اس میں شگفتگی و تازگی بھی ہے۔ وہ اپنے حسن کی مستی میں سرشار ہے اور ہوش مندوں سے بھی بازی لے جانے والا ہے۔ گویا دیکھنے میں وہ سادہ ہے لیکن در حقیقت پرکار اور مست و ہوشیار ہے۔

خمے ازمے بما بفرست و آنگہ ہر قدر خواہی رواں کن جوے از شیر و دِل از پرہیز گاراں بر

لغت : خمے: ایک صحراہی، مٹکا-- بما بفرست: ہماری طرف بھیج-- رواں کن: بہادے-- جوے شیر: دودھ کی ندی-- دل بر: دِل جیت لے، دِل موہ لے--

ترجمہ : اے اللہ تو ہمیں شراب کی ایک صراحی بھیج دے اور پھر جس قدر چاہے دودھ کی نہر بہا کر پرہیز گاروں کے دِل جیت لے- یعنی شاعر کو تو صرف شراب کی ضرورت ہے- دودھ کی نہر اور جنّت کی دُوسری نعمتیں پرہیز گاروں کو مل جائیں کہ ان کے ذکر سے انہی پرہیز گاروں کی خُوشی و مسرت کا سامان ہوتا ہے-

مرا گوئی کہ تقوی ورز، قربانت شوم، خُودرا بیارای و بہ خلوتخانہ تقوی شعاراں بر

لغت : ورز: اختیار کر-- قربانت شوم: تیرے قربان جاؤں-- بیارای: آراستہ کر خُود کو بنا سنوار-- تقوی شعاراں: تقوی کرنے والے، پرہیز گار--

ترجمہ : تو مجھے کہتا ہے کہ پرہیز گاری و تقوی اختیار کر، تیرے قربان جاؤں تو خُود کو بنا سنوار کر ذرا ان تقوی شعاروں کی خلوت میں تو جا یعنی تیرے اس طرح جانے سے ان کا سارا تقوی دھرا رہ جائے گا-

چہ پرسی کایں چنیں داغ از کدامیں تخم می خیزد دلم از سینہ بیروں آر و پیش لالہ کاراں بر

لغت : کایں: کہ ایں، کہ یہ-- کدامیں: کون سے-- لالہ کاراں: لالہ کے پھُول بونے والے باغبان--

ترجمہ : تو یہ کیا پوچھ رہا ہے کہ اس قسم کے داغ کون سے بیج سے نکلتے یا ابھرتے ہیں- تو میرا سینہ چیر کر دِل نکال لے اور اسے لالہ بونے والوں کے پاس لے جا- داغ سے مراد داغ مُحبت ہے یعنی یہ داغ میرے دِل ہی سے پھوٹے ہیں اور یوں میرا دِل لالہ کے پھُول کی طرح سُرخ یعنی خُون سا ہو گیا ہے-

دریں بے ہودہ میری آنچہ با من درمیاں داری بگو لختے و از من زحمت اندوہ گساراں بر

لغت : بے ہودہ میری: فضول کی یا بے فائدہ قسم کی موت مرنا-- اندوہ گساراں: دُوسروں کی غم خواری کرنے والے--

ترجمہ : تو جو مجھ سے میری بے ہودہ میری کی باتیں کرتا ہے، ذرا انہیں تو میرے غم گساروں سے بیان کر تاکہ وہ سن کر اس زحمت سے نجات پالیں جو انہیں میری غم خواری کے نتیجے میں اُٹھانی پڑ رہی ہے- یعنی وہ یہ سوچ کر کہ اس نے بیکار میں جان دے دی ہے، ہم خواہ مخواہ اس کی غمگساری کر رہے تھے، سکون پالیں گے-

ندارد شیر و خرما ذوق صہبا، رحم می آید نشاط عید از ما ہدیہ سوے روزہ داراں بر

لغت : شیر و خرما: دودھ اور کھجور جس سے روزہ افطار کرتے ہیں-- ہدیہ: تحفہ-- ذوق صہبا: شراب کا سا مزہ--

ترجمہ : شیر و خرما میں صہبا کی سی لذت کہاں- بیچارے روزہ داروں پر مجھے رحم آتا ہے- ہماری طرف سے ان کی جانب عید کی مسرتوں کا تحفہ لے جا- شاعر چونکہ شراب کا رسیا ہے اس لئے وہ ان روزہ داروں پر ترس کھاتا ہے جو شراب تو پیتے ہوں گے لیکن رمضان کے مہینے میں مجبوراً شراب سے دور رہتے ہیں- عید آنے پر ان کی خُوشی کا سامان ہو جاتا ہے-

بیا رضواں مگر تہ جرعہ اے بخشدت از ساغر گل از گلبن بیفشاں و بہ بزم شاد خواراں بر

لغت : رضواں: جنّت کا داروغہ-- تہ جرعہ اے: جام کے نیچے بچے ہوئے شراب کے چند قطرے-- بیفشاں: توڑ-- شاد خواراں: خُوش ہو کر پینے والے، میخوار--

ترجمہ : اے رضواں تو جنت کی کسی کیاری سے کوئی پھول توڑ اور اسے میخواروں کی محفل میں لے آ، شاید تجھے اس محفل میں ساغر کی تہ میں بچے ہوئے شراب کے چند قطرے مل جائیں جو تجھے پلادیں- مراد یہ کہ اصل لطف تو میخواروں کی محفل ہے، جنت میں کیا دھرا ہے-

پشیماں می شوی ازناز بگذر زیں گراں جاناں دل از دلداد گاں جوی و قرار بے قراراں بر

لغت : گراں جاناں: سخت جان یا بے حس لوگ جو حُسن سے متاثر نہیں ہوتے-- دلداد گاں: دِل دینے والے عشاق، اہلِ دل-- جوی : لے، موہ لے--

ترجمہ : تو ان سخت جان و بے حس لوگوں کو چھوڑ، ان سے تجھے اپنے ناز و ادا پر پشیمانی حاصل ہوگی تو اہلِ دِل کی طرف آ اور ان کا دِل موہ لے اور بے قراروں کا قرار چھین لے- یعنی ان پر جب تیرے ناز و ادا کا کوئی اثر نہیں تو ان کی طرف توجہ کی کیا ضرورت ہے، ہم عشاق اور مُحبت میں بے قراروں کی طرف آ-

نمک کم نیست، ہاں ہمت بیا و داد شوخی دہ غرور ننگ زنہار از تہاد دِل فگاراں بر

لغت : داد شوخی دہ: بڑے انداز سے شوخی کر، شوخیاں کر-- زنہار: احتیاط، امان-- نہاد: فطرت، طبیعت-- دل فگاراں: زخمی دِل والے، عشاق--

ترجمہ : نمک کی یہاں کمی نہیں ہے تو بس ذرا ہمت سے کام لے اور اپنے خاص انداز میں شوخیاں کر اور اس طرح زخمی دِل عاشقوں کی فطرت و طبیعت سے ان کا غرور ننگ توڑ دے- محبوب سے خطاب ہے- زخموں پر نمک چھڑکنے سے زخم زیادہ تکلیف دہ ہو جاتا ہے- دِل فگار عاشق زخم پر نمک پاشی ہونے پر بھی اکڑتے اور دعوی کرتے ہیں کہ انہیں ایسی کوئی تکلیف نہیں ہوئی- چنانچہ شاعر محبوب کو زیادہ سے زیادہ نمک پاشی کرنے کی تجویز دے رہا ہے- تاکہ یہ عاشق بلبلا اٹھیں، تڑپ اٹھیں - ظاہر ہے یہ نمک پاشی محبوب کی شوخیوں اور ستم ظریفیوں کی صورت میں ہوگی-

مپرس اے قاصد اہلِ وطن از من کہ من چونم سپارش نامہ از اغیار گر یابی بہ یاراں بر

لغت : مپرس: مت پوچھ-- چونم: میں کیسا ہوں میرا کیا حال ہے-- سپارش نامہ: سفارشی خط--

ترجمہ : اے اہلِ وطن کے قاصد میرے بارے میں یہ مت پوچھ کہ میں کیسا ہوں- اگر تجھے غیروں سے کوئی سفارشی خط مل جائے تو وہ دوستوں کو پہنچادے، گویا مجھے درمیان میں نہ لا، تو جان اور اہلِ وطن جانیں- ایک طرح سے اہلِ وطن سے بیزاری کا بھی اظہار معلوم ہوتا ہے-

شکست ما بود آرائش خویشان ما غالب زنند از شیشہ ماگل بہ فرق کوہساراں بر

لغت : خویشان ما: ہمارے اپنے، ہمارے عزیز-- فرق: سر، اوپر-- شیشہ: مراد شراب کی صراحی--

ترجمہ : اے غالب ہماری ٹوٹ پھوٹ سے ہمارے اپنوں کی آرائش کا سامان ہوتا ہے- وہ ہماری شراب کی صراحی کو توڑ کر اس سے پہاڑوں یعنی پتھروں پر گل پاشی کرتے ہیں- شراب کی صراحی گویا سامان عیش ہے، جسے توڑ کر عیش برباد کر دیا گیا- گویا اپنے لوگوں کی خوشی اسی میں ہے کہ ہمارا یہ سامان تباہ ہو-

غزل #2

مژدہ اے ذوق خرابی کہ بہار است بہار　　خرد آشوب تر از جلوہ یار است بہار

لغت : ذوق خرابی: مست و برباد ہونے کا چسکا-- بہار است بہار: بہار آگئی ہے-- آشوب تر: زیادہ پریشان کرنے والی--

ترجمہ : اے ذوق خرابی تجھے خُوش خبری ہو کہ بہار آگئی ہے اور یہ بہار تو عقل و خرد کو جلوہ محبوب سے بھی زیادہ پریشان کرنے والی ہے- موسم بہار میں عام لوگوں پر عجیب کیفیت گذرتی ہے، عشق کے مارے ہوؤں اور میخواروں کی طبیعت اس موسم میں اور بھی جنون و دیوانگی کا شکار ہو جاتی ہے- چونکہ عاشق عشق میں برباد ہونے پر خُوش ہوتا ہے اس لِئے بہار کی آمد پر خُوش خبری کی بات کی ہے-

چہ جنوں تاز ہوائے گل و خاراست بہار　　کایں چنیں قطرہ زن از ابر بہار است بہار

لغت : جنوں تاز: دیوانگی میں بھاگنا-- قطرہ زن: برسنے والی، دوڑنے والی-- ہوا: خواہش--

ترجمہ : پھُولوں اور کانٹوں کی خواہش و شوق میں بہار کس تیزی کے ساتھ دشت و صحرا میں بھاگ رہی یعنی پھیل رہی ہے کہ بہار کے بادل سے بھاگ بھاگ کر زمین پر آرہی ہے- یعنی بارش کے قطرے نیچے زمین پر گر رہے ہیں- گویا موسم بہار کا بادل برسنے سے ہر طرف پھُول ہی پھُول کھل رہے ہیں-

نازم آئین کرم راکہ بسر گرمی خویش　　دشت را شمع و چراغ شب تاراست بہار

لغت : آئین کرم: بخشش کا دستور-- شب تار: تاریک رات--

ترجمہ : مجھے فطرت کے آئین کرم پر ناز ہے کہ اس نے اپنی بخشش کے جوش میں بہار کو دشت و صحرا کے لِئے شمع اور تاریک رات کے لِئے چراغ بنا دیا ہے- یعنی سُرخ و سفید اور رنگ برنگے پھُولوں کی چمک صحرا میں چراغ کا سا سماں پیش کر رہی ہے-

شوخی خوی ترا قاعدہ دانست خزاں　　خوبی روے ترا آئینہ دار است بہار

لغت : قاعدہ دان: مراد مزاج شناس-- آئینہ دار: عکاسی کرنے والی--

ترجمہ : خزاں کیا ہے؟ تیری تند و تیز طبع کی مزاج شناس ہے اور بہار تیرے حسین چہرے کی آئینہ دار ہے- گویا بہار اسی طرح ہے جیسے محبوب کا شگفتہ و رنگین چہرہ ہے اور خزاں میں پت جھڑ ہوتی ہے جو اس موسم کی سختی و تندی کا پتا دیتی ہے اور محبوب کی تندی و سختی مزاج گویا خزاں کی طرح ہے-

در غمت غازہ رخسارہ ہوش است جنوں　　در رہت شانہ گیسوی غبار است بہار

لغت : غازہ رخسارہ ہوش: ہوش کے رخساروں کے لِئے سُرخی کا پاؤڈر-- شانہ: کنگھی--

ترجمہ : تیرے غم محبت میں ہمارا جنون، ہوش کے گالوں کے لِئے غمازہ ہے اور تیری راہ میں بہار غبار کے گیسوؤں کے لِئے کنگھی کا کام دیتی ہے- یعنی محبوب کے غم محبت میں عاشق کا جنون شوق اس کے لِئے گویا ہوش و خرد کا سامان کرتا ہے، جبکہ اس کی راہ میں چلنے والوں کے لِئے اس کی راہ کا غبار گویا بہار کی سی شگفتگی رکھتا ہے-

ہم حریفان ترا طرف بساط است چمن　　ہم شہیدان ترا شمع مزاراست بہار

لغت : حریفان: حریف کی جمع، مدمقابل، ہم بزم، ایک محفل کے شریک-- بساط: فرش--

ترجمہ : تیرے حریفوں کے لِئے بھی چمن ایک فرش ہے اور تیرے شہیدان محبت کے لِئے بہار شمع مزار کا کام دے رہی ہے- بہار میں ہر

طرف پھول کھلے ہیں جنہیں دیکھ کر دل مسرور ہوتا ہے۔ گویا محبوب کے حریفوں کے لئے تو چمن خوشیوں مسرتوں کا فرش ہے جبکہ اس کے جور و ستم کا شکار عشاق کے لئے یہی بہار گویا شمع مزار ہے۔

جعد مشکین ترا غالیہ سایست نسیم رخ رنگین ترا غازہ نگاراست بہار

لغت : جعد مشکین: سیاہ زلفیں-- غالہ سایست: خوشبو ملنے والی ہے، معطر کرنے والی ہے-- غازہ نگار: سرخی ملنے والی--

ترجمہ : باد نسیم تیری سیاہ زلفوں کو خوشبو دار بنانے والی ہے، جبکہ بہار تیرے حسین چہرے پر سرخی ملنے والی ہے۔ صبح کی ہوا چلنے سے محبوب کی زلفوں کی خوشبو پھیلتی ہے، جبکہ بہار میں محبوب کے حسین چہرے پر اور بھی نکھار آجاتا ہے۔

وحشتے می دمد از گرد پر افشانی رنگ از کمیں گاہ کہ رم خوردہ شکار است بہار

لغت : می دمد: ابھرتی ہے، ٹپکتی ہے-- پر افشانی رنگ: رنگ کا اڑنا-- کمین گاہ: گھات-- کہ: کس کی-- رم خوردہ شکار: شکاری سے جان بچا کر بھاگنے والا شکار--

ترجمہ : بہار کے اڑے ہوئے رنگ کے غبار سے وحشت برس رہی ہے۔ بہار کس شکاری کی گھات سے بھاگا ہوا شکار ہے۔ شکار جب شکاری کی کمین گاہ سے بچ کر بھاگتا ہے تو اس وقت وہ وحشت کا شکار ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح بہار، محبوب کی بزم سے، جو کہیں زیادہ رنگین ہے، وحشت زدہ ہو کر نکلی ہے۔

بہ جہاں گرمی ہنگامہ حسن است زعشق شورش اندوز زغوغاے ہزار است بہار

لغت : ہنگامہ حسن: حسن کا جوش و خروش-- شورش اندوز: شور کمانے یا حاصل کرنے والی-- ہزار: بلبل--

ترجمہ : دنیا میں حسن کا جو جوش و خروش ہے وہ عشق کی بدولت ہے۔ یعنی عاشقوں کا وجود حسن کے چرچے کا باعث ہے، ورنہ کوئی اس طرف توجہ نہ دے، اسی طرح بہار میں جو زور شور ہے وہ ہزار داستاں یعنی بلبل کے نغموں کے شور سے ہے۔ گویا پھولوں میں جو شگفتگی اور تازگی ہے وہ بلبل کے نغموں سے ابھرتی ہے۔

سنبل و گل اگر از گلشنیان است چہ غم بہرما گلخنیاں دود و شرارست بہار

لغت : سنبل: ایک خوشبو دار پودا-- گلشنیاں: گلشن کی جمع، گلشن میں رہنے والے، یعنی خوش دل-- گلخنیاں: گلخن کی جمع آتش دان میں رہنے والے، مراد غم زدہ--

ترجمہ : اگر سنبل اور گل گلشن میں رہنے والوں میں سے ہیں یعنی خوش دل ہیں تو کیا غم، تو کیا ہوا، کوئی بات نہیں۔ ہم آتش دان میں رہنے والوں یعنی غمزدہ لوگوں کے لئے بہار دھوئیں اور شرارے کی مانند ہے۔ یعنی اگر اہل مسرت گلشن کے نظاروں سے اپنے لطف و لذت کا سامان کرتے ہیں تو کوئی بات نہیں، ہم آتش غم میں جلنے والوں کے لئے اس دھوئیں اور شرارے میں بھی گرمی ہنگامہ کا سامان ہے، غالب ہی کے بقول۔

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق نوحہ غم ہی سہی نغمہ شادی نہ سہی

خارہا در رہ سودا زدگاں خواہد ریخت ورنہ در کوہ و بیاباں بچہ کارست بہار

لغت : سودا زدگاں: سودا زدہ کی جمع، دیوانے لوگ، جنون عشق کا شکار-- بچہ کاراست: کس کام کی ہے--

ترجمہ : بہار عشق کے دیوانوں کی راہ میں کانٹے بکھیرے گی، ورنہ کوہ و بیاباں میں وہ کس کام آتی ہے۔ وہاں اس کا کیا کام۔ بہار کی آمد پر کوہ و بیاباں میں پھولوں کی کثرت اور شگفتگی و تازگی کا دلکش منظر ہوتا ہے۔ عشق کے مارے ہوئے دیوانے وہاں چونکہ بھٹکتے پھرتے ہیں اس لئے یہ

منظران کی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح کھٹکتا ہے، جسے شاعر نے راہ میں کانٹے بکھیرنے سے تعبیر کیا ہے۔

می تواں یافتن از ریزش شبنم غالبؔ کہ ز رشک نفسم درچہ فشار است بہار

لغت : ریزش: ٹپکنا-- می تواں یافتن: سمجھا جاسکتا ہے-- نفسم: میرا سانس-- فشار: دباؤ، گھٹن--

ترجمہ : غالب شبنم کے ٹپکنے سے یہ جانا جاسکتا ہے کہ بہار میرے سانس مراد آتشیں سانس کے رشک کی بنا پر کس گھٹن کا شکار ہے- موسم بہار میں جو اوس پڑتی ہے شاعر کے نزدیک وہ بہار کے آنسو ہیں جو مذکورہ رشک کی بنا پر ٹپک رہے ہیں-

---

غزل #3

بیا و جوش تمنائے دیدنم بنگر چو اشک از سر مژگاں چکیدنم بنگر

لغت : دیدنم: میرے دیکھنے کا-- چکیدنم: میرا ٹپکنا--

ترجمہ : اے دوست تو آ اور میرے دِل میں تیرے دیدار کی جو تمنا جوش مار رہی ہے، اسے ملاحظہ کر- نیز پلکوں کی راہ سے آنسوؤں کی طرح میرا ٹپکنا بھی دیکھ- بقول حالی جوش تمنائے دیدار کی تصویر اس سے بہتر غالباً کسی نے نہ کھینچی ہوگی کہ میں آنسو کی طرح پلکوں کے رستے سے ٹپکا جاتا ہوں-

زمن بہ جرم تپیدن کنارہ می کردی بیا بخاک من و آرمیدنم بنگر

لغت : تپیدن: تڑپنا-- کنارہ می کردی: تو کنارہ کشی کیا کرتا تھا، مجھ سے دور رہتا تھا-- آرمیدنم: میرا آرام سے رہنا--

ترجمہ : تو میری تڑپ یا بے تابیوں کے جرم میں ہمیشہ مجھ سے کنارہ کش رہتا تھا- اب آ اور خاک میں مجھے آرام سے سویا ہوا دیکھ- یعنی عاشق مرکر قبر میں سو چکا ہے اور اس کی سب بے تابیاں ختم ہو چکی ہیں-

گذشتہ کار من از رشک غیر، شرمت باد بہ بزم وصل تو خُودرا ندیدنم بنگر

لغت : شرمت باد: تجھے شرم آنی چاہئے-- خودرا ندیدنم: میرا خُود کو نہ دیکھنا--

ترجمہ : میرا معاملہ رقیب کے رشک سے گذر چکا ہے مجھے رقیب پر کوئی رشک نہیں رہا- تو یہ دیکھ کر کہ تیری بزم وصل میں میرا خُود کو نہ دیکھنا وہاں میرا موجود نہ ہونا تیرے لئے شرم کی بات ہے- دو معنی بنتے ہیں- ایک یہ کہ سچا عاشق محبوب کی بزم وصل میں موجود نہیں اور رقیب لطف اندوز ہو رہا ہے، دُوسرے معنی یہ کہ میرا خُود کو نہ دیکھنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ شاعر کو خود اپنی ذات پر رشک آرہا ہے اس لئے وہ اپنی طرف نہیں دیکھ رہا- چنانچہ اردو میں یہ بات یوں کی ہے-

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے' میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

شنیدہ ام کہ نہ بینی و ناامیدنیم نہ دیدن تو شنیدم ، شنیدنم بنگر

لغت : شنیدہ ام: میں نے سنا ہے-- نیم: نہیں ہوں-- شنیدنم: میرا سننا--

ترجمہ : میں نے سنا ہے کہ تو نہیں دیکھتا، میری طرف توجہ نہیں کرتا، خیر کوئی بات نہیں، میں ناامید نہیں ہوں، میں نے تیرے نہ دیکھنے کی بات تو سن لی اور اسے برداشت کر لیا اب تو ذرا میرے اس سننے کے عالم کو دیکھ کہ مجھ پر کیا گذری ہوگی-

دمید دانہ و بالید و آشیاں گہ شد در انتظار ہما دانہ چیدنم بنگر

لغت : دمید: چھوٹا-- بالید: بڑھا پھُولا-- دانہ چیدنم: میرا جال میں دانہ ڈالنا--

ترجمہ : میں نے ہما کو پھانسنے کے لئے جال میں دانہ ڈالا تھا، ذرا دیکھ کہ اس کے انتظار میں وہ دانہ/ بیج پھوٹا بڑھا پھُولا اور آشیانوں کی جگہ درخت بن گیا لیکن وہ نہیں پھنسا- ہما خُوش بختی کی علامت ہے، شاعر کی مراد یہ ہے کہ اس نے اپنی خُوش بختی کے لئے جتن کئے لیکن وہ محروم ہی رہا- ویسے بھی عربی ضرب المثل کے مطابق "الانتظار اشد من الموت" "انتظار، موت سے بھی زیادہ شدید ہے-

نیازمندی حسرت کشاں نمی دانی نگاہ من شو و دزدیدہ دیدنم بنگر

لغت : نیاز مندی: عاجزی، انکسار-- حسرت کشاں: حسرت کش کی جمع، حسرت کے مارے ہوئے-- دزدیدہ دیدنم: میرا چوری چوری دیکھنا، کنکھیوں سے دیکھنا--

ترجمہ : تجھے حسرت کے مارے ہوئے عاشقوں کی نیاز مندی کی خبر نہیں- تو ذرا میری نگاہ بن جا اور دیکھ کہ میں کس طرح تجھے کنکھیوں سے دیکھ رہا ہوں- یعنی عاشق کا محبوب کو اس انداز سے دیکھنا اس کی حسرت کی نشان دہی کرتا ہے-

اگر ہوائے تماشائے گلستاں داری بیا و عالم درخون تپیدنم بنگر

لغت : ہوائے تماشا: نظارے کی خواہش-- درخوں تپیدنم: میرا خُون میں تڑپنا--

ترجمہ : اگر تجھے گلستان کے نظارے یا وہاں کی سیر کی خواہش ہے تو آ اور میرا خُون میں تڑپنے کا عالم دیکھ- گلستان میں سُرخ پھُول کثرت سے کھلے ہیں، ادھر عاشق کا خُون میں تڑپنا بھی ایسی سُرخی کا منظر پیش کر رہا ہے- لہٰذا وہ محبوب کو اس نظارے سے لطف اندوز ہونے کی دعوت دے رہا ہے-

جفائے شانہ کہ تارے گسستہ زاں سر زلف زپشت دست بدنداں گزیدنم بنگر

لغت : شانہ: کنگھی-- تارے گسستہ: بال توڑے، بال نوچے-- بدنداں گزیدنم: میرا دانتوں سے کاٹنا--

ترجمہ : ذرا کنگھی کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ اس نے محبوب کی زلفوں سے بال نوچ لئے- اور ذرا مجھے دیکھ کہ اس کی زلفوں کو چھونے کی حسرت میں میں اپنے ہاتھ دانتوں سے کاٹ رہا ہوں- پشت دست دانتوں سے کاٹنا انتہائی حسرت کی علامت ہے اور عاشق مذکورہ حسرت کا شکار ہے-

بہار من شو و گل گل شگفتنم دریاب بہ خلوتم بر و ساغر کشیدنم بنگر

لغت : گل گل شگفتنم: میرا بے حد شگفتہ ہونا-- دریاب: پالے، دیکھ-- ساغر کشیدنم: میرا جام پہ جام پینا--

ترجمہ : تو اے محبوب میری بہار بن جا اور پھر میرا بے حد شگفتہ ہونا ملاحظہ کر- تو مجھے اپنی خلوت میں لے چل اور وہاں دیکھ کہ میں کس طرح جام پہ جام پیتا ہوں- محبوب کی توجہ سے عاشق پر جو کیفیت گذرتی ہے اسے گل گل شگفتم سے واضح کیا ہے- جام سے مراد یہاں جام مسرت و شادمانی ہے، یعنی محبوب اگر عاشق کو اپنی خلوت میں لے جائے تو یہ اس کے لئے بہت بڑی مسرت کا باعث ہو گا-

بداد من نہ رسیدی ز درد جاں دادم بداد طرز تغافل رسیدنم بنگر

ترجمہ : تو نے میری فریاد پر توجہ نہ کی اور میں درد کے ہاتھوں مر گیا- تو یہ دیکھ کہ میں نے کس طرح تیرے اس طرز تغافل کی داد دی ہے، یعنی مر کر-

تواضعے نہ کنم بے تواضعے غالب بہ سایہ خم تیغش خمیدنم بنگر

لغت : تواضع: کوئی عاجزی، انکسار-- خم تیغش: اس کی تلوار کا خم-- خمید نم: میرا جھکنا--
ترجمہ : غالب جب تک دُوسری طرف سے کوئی انکسار / جھکاؤ نہ ہو تو میں بھی انکسار اختیار نہیں کرتا- تو اس کی تلوار کے خم کے سائے میں میرا جھکنا ملاحظہ کر- یعنی شاعر اس لئے جھکا ہے یا اس نے اس لئے تواضع سے کام لیا ہے کہ محبوب کی تلوار میں بھی جھکاؤ ہے- تلوار کے خم کو جھکاؤ قرار دیا ہے-

---

غزل #4

بہ مرگ من کہ پس از من بہ مرگ من یاد آر بکوے خویشتن آں نعش بے کفن یاد آر

لغت : بہ مرگ من: تجھے میری موت کی قسم-- بہ مرگ من یاد آر: میری موت کو یاد کر، تصور کر--
ترجمہ : اے محبوب تجھے میری موت کی قسم میرے بعد تو ذرا میری موت کو یاد کر، اس کا ذرا تصور کر اور ذرا اپنے کوچے میں پڑی ہوئی ایک بے کفن لاش کا بھی خیال دِل میں لا- عاشق کسمپرسی کی حالت میں کوچہ محبوب میں مرگیا ہے- اپنی موت کے بعد وہ اسے اس طرف دھیان، رہا ہے کہ شاید اس طرح وہ اس کی لاش ہی کو ٹھکانے لگا دے-

من آں نیم کہ زمرگم جہاں بہم نخورد فغان زاہد و فریاد برہمن یاد آر

لغت : آں نیم: میں وہ نہیں ہوں-- بہم نخورد: زیر و زبر نہ ہو جائے، درہم برہم نہ ہو جائے--
ترجمہ : میں وہ نہیں ہوں کہ میری موت سے دُنیا زیر و زبر نہ ہو جائے، یعنی میری موت پر دُنیا کا نظام بگڑ جائے گا- اس موقع پر تو ذرا زاہد کی فغاں اور برہمن کی فریاد کو یاد کر- یعنی میری موت ایک ایسے اِنسان کی موت ہو گی جس پر ہر کوئی، بلا تفریق مذہب، نالہ کناں ہو گا-

بہ بام و در ز ہجوم جوان و پیر بگوی بہ کوے و برزن از اندوہ مرد و زن یاد آر

لغت : بام: چھت-- بگوی: کہ، مراد ہو گا-- بہ کوے و برزن: گلی کوچوں میں--
ترجمہ : میری موت پر چھتوں اور دروازوں پر جوانوں اور بوڑھوں کی بھیڑ لگی ہو گی، جبکہ گلی کوچوں میں غم کے مارے مردوں اور عورتوں کا ہجوم ہو گا- اس منظر کو ذرا ذہن میں لا-

بہ ساز نالہ گردہے ز اہلِ دِل دریاب بہ بند مرثیہ جمعے ز اہلِ فن یاد آر

لغت : بہ ساز نالہ: فریاد کے ساز پر، یعنی نالہ و فریاد کرتے ہوئے-- دریاب: پالے، تو دیکھے گا--
ترجمہ : ایک طرف تو اہلِ دِل کو نالہ و فریاد کرتے دیکھے گا کہ ایک سچا عاشق مرگیا اور دُوسری جانب تو دیکھے گا اہلِ فن مرثیہ گوئی میں مصروف ہیں کہ ایک عظیم شاعر مرگیا-

ملال خلق و نشاط رقیب در ہرحال غریو خویش بہ تحسین تیغ زن یاد آر

لغت : ملال: غم زدہ ہونا، ملول ہونا-- نشاط: خُوشی-- غریو: شور-- تیغ زن: جلاد--
ترجمہ : تو ذرا وہ وقت یاد کر، تصور میں لا جب میری موت پر خلقت تو غم زدہ ہو گی لیکن رقیب ہر حال میں خُوش ہو گا اور تو اور محبوب بڑے زور و شور سے تیغ زن کو داد دے رہا ہو گا کہ واہ کیا خُوب تلوار چلائی ہے-

بخود شمار وفا ہاے من ز مردم پرس بمن حساب جفا ہاے خویشتن یاد آر

لغت : بخود شمار: تو خُود گن-- پرس: پوچھ--

ترجمہ : اس موقع پر تو خُود بھی گننا اور لوگوں سے بھی پوچھنا کہ میں نے تجھ سے کتنی وفائیں کیں اور اپنے بارے میں بھی یہ بات اپنے ذہن میں لانا کہ تو نے میری وفاؤں کے برعکس مجھ سے کتنی جفائیں کیں جو میں تجھ کو گنواتا رہا لیکن سب بیسود۔

چہ دید جان من از چشم پر خمار بگوی چہ رفت برسرم از زلف پر شکن یاد آر

ترجمہ : پھر یہ بات ذہن میں لا کر بتانا میری جان پر تیری پر خمار آنکھوں کے ہاتھوں کیا کچھ گذری، اور تیری پُر شکن زلفیں میرے سر پر کیا کیا قیامتیں ڈھاتی رہیں۔ محبوب کی پر خمار آنکھوں اور پر شکن زلفوں کی انتہائی دِل کشی کی بالواسطہ بات کی ہے۔

خروش و زاری من در سیاہی شب زلف دم فتادن دِل در چہ ذقن یاد آر

لغت : خروش: شور، مراد نالہ وفغاں-- دم فتادن: گرتے یعنی ڈوبتے وقت-- چہ ذقن: چاہ ذقن، ٹھوڑی کے نیچے چھوٹا سا گڑھا--

ترجمہ : اس بات کا بھی تصور کرنا کہ میں نے کس طرح تیری سیاہ زلفوں کی رات میں پر زور نالہ و زاری کی اور وہ وقت بھی ذہن میں لانا جب میرا دِل تیرے چاہ ذقن میں ڈوب گیا۔ محبوب کی بے حد کالی زلفوں کو رات سے تشبیہ دی ہے۔ ان کی اس سیاہی یا تاریکی کے حوالے سے چاہ ذقن میں دِل کے ڈوبنے کی بات کی ہے، یعنی محبوب کی سیاہ زلفیں اور چاہ ذقن دونوں نے عاشق کو خُود میں محو رکھا۔

سنج تا ز تو بر من برآں محل چہ گذشت نخواندہ آمدن من در انجمن یاد آر

لغت : سنج: اندازہ لگا-- برآں محل: اس موقع پر-- نخواندہ: بن بلائے ہوئے--

ترجمہ : ذرا اس موقع کو بھی ذہن میں لا کر اس بات کا اندازہ لگا کہ جب میں تیری محفل میں بن بلائے آگیا تو تیرے ہاتھوں مجھ پر کیا گذری۔

زمن پس از دوسہ تسلیم یک نگہ وانگہ زخود پس از دوسہ دشنام یک سخن یاد آر

لغت : وانگہ: وآنگاہ اور پھر--

ترجمہ : ذرا یہ بات بھی یاد کر کہ میں تو تجھے دو تین مرتبہ تسلیم بجالاتا اور تیری طرف سے صرف ایک نگاہ ہوتی، تو صرف ایک نظر مجھ پر ڈالتا پھر یہ بھی یاد کر کہ کس طرح تو مجھے دو تین گالیاں دے کر ایک بات کرتا۔

ہزار خستہ و رنجور در جہاں داری یکے ز غالب رنجور خستہ تن یاد آر

لغت : خستہ: زخمی، محبت کے مارے ہوئے زخمی دل-- رنجور: افسردہ، آزردہ--

ترجمہ : دُنیا میں تیرے ہزاروں چاہنے والے خستہ و رنجور ہیں۔ ایک بار ذرا غالب کو بھی یاد کر لے یعنی اس کی طرف بھی ذرا توجہ کر۔

غزل #5

بے دوست زبس خاک فشاندیم بہ سر بر صد چشمہ روان است بداں راہ گذر بر

لغت : خاک فشاندیم: ہم نے خاک ڈالی-- بداں راہ گذر بر: اس راہگزر میں لے چل--

ترجمہ : محبوب کے بغیر ہم نے اپنے سر پر بہت خاک ڈالی۔ اس رہگذر میں سینکڑوں چشمے رواں ہیں۔ ہمیں اس طرف لے چل۔ غالباً یہ مراد ہے کہ محبوب کی رہگذر میں جو چشمے بہ رہے ہیں ہم وہاں جا کر اپنی یہ خاک دھو ڈالیں، یعنی محبوب کی رہگذر میں بیٹھ کر ہمیں اطمینان قلب حاصل ہو۔

غلطانی اشکم بود از حسرت دیدار آبے ست نگاہم کہ بہ پیچد بہ گہر بر

لغت : غلطانی اشکم: میرے آنسوؤں کا ٹپکنا-- بہ پیچد: لپٹ جاتی ہے-- آبے ست: ایک ایسی چمک ہے--

ترجمہ : میرے آنسوؤں کا ٹپکنا محبوب کے دیدار کی حسرت کے باعث ہے- میری نگاہ ایک ایسی چمک ہے جو موتیوں سے لپٹ جاتی ہے- اپنے آنسوؤں کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے-

از گریہ من تاچہ سرایند ظریفاں زیں خندہ کہ دارم بہ تمنائے اثر بر

لغت : تاچہ: کیا کچھ، دیکھیں کیا-- سرایند: گاتے یعنی کہتے ہیں-- ظریفاں: ظریف کی جمع، زندہ دل لوگ--

ترجمہ : مجھے یہ جو اثر کی تمنا میں ہنسی آرہی ہے، یہ تو اپنی جگہ ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلِ ظرافت میری گریہ کے بارے میں کیا سخن آرائی کرتے ہیں، میرا کیا مذاق اڑاتے ہیں-

امید کہ خال رُخ شیریں شود آخر چشمے کہ سیہ ساختہ خسرو لشکر بر

ترجمہ : یہ جو خسرو نے اپنی آنکھ شکر پر سیاہ کر ڈالی ہے تو امید ہے کہ یہ آخر ایک دن شیریں کے چہرے کا تل بن جائے گی- شیریں کے حوالے سے شکر کی بات کی ہے، شیریں خسرو کی بیوی اور فرہاد کی محبوبہ تھی-

از خلد و سقر تاچہ دہد دوست کہ دارم عیشے بہ خیال اندر و داغے بہ جگر بر

لغت : سقر: دوزخ--

ترجمہ : دوست یعنی محبوب مجھے بہشت اور دوزخ سے کیا عطا کرے گا کہ میں تو خیال یا تصور ہی میں عیش میں ہوں کہ میرے لئے یہی بہشت ہے اور میرے جگر پر داغ آتشیں ہے جو گویا میرے لئے دوزخ کے برابر ہے-

بالد بخود آں مایہ کہ درباغ نہ گنجد سروے کہ کشندش بہ تمنائے تو در بر

لغت : بالد بخود: وہ خود پر نازاں، اتراتا ہے-- آں مایہ: اس قدر-- نہ گنجد: نہیں سماتا-- کشندش: اسے کھینچتے ہیں-- در بر: آغوش میں--

ترجمہ : وہ سرو جسے تیری تمنا میں عشاق اپنی آغوش میں کھینچتے ہیں یا سینے سے لگاتے ہیں اس بات پر اتنا اتراتا اور خود پر نازاں ہوتا ہے کہ باغ میں نہیں سماتا-

عمرے کہ بسودائے تو گنجینہ غم بود اینک بتو دادیم تو درعیش بسر بر

لغت : گنجینہ: خزانہ-- اینک: یہ لو، اب-- بسر بر: بسر کر--

ترجمہ : ہماری جو زندگی تیری چاہت میں غموں کا خزانہ تھی، اب وہ ہم نے تجھے دے دی- یہ لے لے اور عیش سے بسر کر- یعنی اس صورت میں محبوب کو عاشق کے غموں کا کوئی ملال نہ ہوگا-

جان می دہم از رشک، بہ شمشیر چہ حاجت سر پنجہ بدامن زن و دامن بہ کمر بر

ترجمہ : میں تو رشک کی بنا پر جان دے رہا ہوں، پھر بھلا تلوار کی کیا ضرورت ہے- تو اپنا ہاتھ دامن پر ڈال اور دامن کو کمر تک لے جا- یعنی محبوب کے اس انداز پر ہی عاشق جان دے دے گا-

مطرب بہ غزل خوانی وغالب بہ سماع است ساقی مے و آلات مے از حلقہ بدر بر

لغت : مطرب: گانے والا، مغنی، گویا-- بہ غزل خوانی: غزل گانے میں یعنی گا رہا ہے-- سماع: سننا--

ترجمہ : مطرب غزل گانے میں مست ہے اور غالب سننے میں- اے ساقی تو شراب اور شراب کے آلات یعنی صراحی اور جام وغیرہ محفل سے باہر لے جا- گویا اس غزل خوانی نے غالب پر شراب کی سی مستی طاری کر رکھی ہے، اس لئے اب اسے شراب کی ضرورت نہیں رہی-

---

غزل #6

اے دِل از گلبن امید نشانے بمن آر نیست گر تازہ گلے برگ خزانے بمن آر

لغت : گلبن: گل بن، گلاب کا پودا یا جھاڑی، پھولوں کی کیاری--

ترجمہ : اے دِل تو مجھے امید کی گلبن کا کوئی نشان تو بتا، اگر کوئی تازہ پھول نہیں ہے تو پت جھڑ ہی سے کوئی پتا میرے پاس لے آ یعنی اگر امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی تو غم یا مایوسی ہی سہی-

تا دگر زخم بہ ناسور توانگر گردد ہدیہ اے از کف الماس فشانے بمن آر

لغت : توانگر گردد: مال دار ہو جائے-- کف الماس فشانے: کسی الماس بکھیرنے والے یعنی محبوب کا ہاتھ، اگر الماس کا کوئی ٹکڑا زخم میں پڑ جائے تو وہ زخم کو ناسور بنا دیتا ہے یعنی گہرا اور ہمیشہ رہنے والا زخم--

ترجمہ : کسی الماس فشاں کے ہاتھ سے کوئی تحفہ میرے پاس لے آ، تاکہ میرا زخم ایک مرتبہ پھر ناسور کی دولت سے مالا مال ہو جائے- الماس ایک قیمتی ہیرا ہے، جس کا ٹکڑا زخم میں پڑے تو اسے چیرتا چلا جاتا ہے- شاعر نے ہیرے کی بنا پر ناسور کے مالا مال ہونے کی بات کی ہے-

ہمدم روز گدائی سبک از جا برخیز جاں گرو، جامہ گرو، رطل گرانے بمن آر

لغت : ہمدم روز گدائی: بھیک مانگنے کے دِن کا ساتھی-- سبک: جلد تیزی-- برخیز: اٹھ-- رطل گرانے: ایک بڑا پیالہ--

ترجمہ : اے میرے روز گدائی کے ساتھی، جلدی سے اُٹھ جا اور اگر جان گروی رکھنی پڑے تو دے دی جائے یا لباس گروی رکھنا پڑے تو کسی بھی صورت میں تو شراب کا ایک بڑا پیالہ حاصل کر لا- روز گدائی میں مراد وہ مقررہ دِن ہے جس میں گداگر بھیک مانگنے کے لئے نکلتے ہیں- ہمدم سے مراد دُوسرا گداگر جو گدائی کے لئے ساتھ مل کر چلتا ہے-

دلم اے شوق ز آشوب غمے نہ کشاید فتنہ چند ز ہنگامہ ستانے بمن آر

لغت : دلم نکشاید: دِل نہیں کھلتا، دِل کی کلی نہیں کھلتی-- زہنگامہ ستانے: کسی ہنگاموں کی جگہ سے-- آشوب: دکھ، فساد، آشفتگی--

ترجمہ : اے شوق میرے دِل کی کلی ایک غم کے آشوب سے نہیں کھلتی، تو کسی ہنگاموں کی جگہ سے میرے لئے چند فتنے لے آ- گویا عاشق جتنا غموں کا شکار ہو گا اتنا اس کا عشق محکم و پائیدار ہوتا چلا جائے گا-

گیرم اے بخت ہدف نیستم، آخر گاہے غلط انداز خدنگے ز کمانے بمن آر

لغت : گرم: میں مانتا ہوں، تسلیم کرتا ہوں-- ہدف: نشانہ-- غلط انداز خدنگے: کوئی ایسا تیر جو صحیح نشانے پر نہ لگے--

ترجمہ : اے میرے بخت میں یہ مان لیتا ہوں کہ میں نشانہ نہیں ہوں، لیکن آخر کبھی تو کسی کمان سے میرے لئے کوئی غلط انداز تیر لے آ- مراد یہ کہ عاشق خُود کو ایسا خوش بخت نہیں سمجھتا جسے کوئی محبوب اپنی محبت کے تیر کا نشانہ بنا لے، تاہم اس کی یہ خواہش ہے کہ کبھی کسی محبوب کی طرف سے کوئی غلط انداز تیر ہی اس کے دِل پر آ لگے-

اے نیاوردہ بکف نامہ شوقے زکفے بہ زبان، مژدہ وصلے ز زبانے بمن آر

لغت : نیاوردہ بکف: ہاتھ میں نہیں لایا-- زکفے: کسی ہاتھ سے، کسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا--

ترجمہ : اے قاصد تو اپنے ہاتھ میں کسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نامہ شوق تو لایا نہیں، تاہم کسی کے وصل کی خوش خبری کے بارے میں اس کی طرف سے کوئی پیغام ہی سنا دے-

اے در اندوہ تو جاں دادہ جہانے از رشک مکش از رشکم و اندوہ جہانے بمن آر

لغت : جہانے: ایک دُنیا نے-- مکش: مت مار--

ترجمہ : اے محبوب ایک دُنیا نے تیرے غم محبت میں ایک دُوسرے پر رشک کی بنا پر جان دے دی- تو مجھے اس رشک سے مت مار اور دُنیا بھر کے غم مجھے دے دے- گویا جب عاشق دُنیا بھر کے غموں کا شکار ہو جائے گا تو پھر اسے کسی پر کوئی رشک نہ ہو گا- غالب ہی کے بقول-

قہر ہو یا بلا ہو، جو کچھ ہو کاش کہ تم مرے لئے ہوتے

اے ز تار دم شمشیر توام بسترخواب شمع بالیں ز درخشندہ سنانے بمن آر

لغت : تار دم شمشیر: تلوار کی دھار کے تار-- بالیں: سرہانہ، تکیہ-- درخشندہ: چمکتا ہوا-- سنانے: کسی نیزے کی انی، کوئی نیزہ--

ترجمہ : اے محبوب تیری تلوار کی دھار کے تاروں سے میرا بستر خواب بنا ہے، یعنی میرا بستر تیری تلوار کی دھار پر ہے- تو میرے سرہانے شمع کسی چمکتے ہوئے نیزے کو بنا دے- تلوار کی دھار کے حوالے سے چمکتے ہوئے نیزے کی بات کی ہے- محبوب کی طرف سے عاشق پر تلوار اور نیزے کے وار اس عاشق کے لئے باعث مسرت ہیں-

یا رب ایں مایہ وجود از عدم آوردہ تست بوسہ چند ہم از گنج دہانے بمن آر

لغت : ایں مایہ وجود: اس قدر یعنی بہت سے وجود، مراد کائنات-- از گنج دہانے: کسی منہ کے خزانے سے--

ترجمہ : یا رب یہ ساری کائنات تو عدم/ نیستی، (کسی چیز کا وجود نہ ہونا) سے وجود میں لایا ہے، یعنی یہ ساری تیری تخلیق ہے تو تو میرے لئے کسی منہ کے خزانے کے چند بوسوں کا بھی سامان کر دے- یعنی کسی حسین کے ہونٹوں کے چند بوسے مجھے میسر آ جائیں-

سخن سادہ دلم را نہ فریبد غالب نکتہ چند ز پیچیدہ بیانے بمن آر

لغت : سخن سادہ: سادی بات، سیدھی سادی شاعری-- نہ فریبد: فریب نہیں دیتی، نہیں بھاتی-- نکتہ چند: چند گہری باتیں، ایسی شاعری جس میں گہرے مضامین ہوں-- پیچیدہ بیانے: کوئی مشکل اور پیچ دار شاعری کرنے والا--

ترجمہ : اے غالب سادہ سخن میرے دِل کو نہیں بھاتا، تو کسی پیچیدہ بیان سے چند نکتے میرے لئے لے آ- بالواسطہ اپنی شاعری کی بات کی ہے، یعنی غالب کی شاعری سیدھی سادی شاعری یا ہلکے پھلکے مضامین والی شاعری نہیں ہے، بلکہ اس میں گہرے اور پیچیدہ مضامین ہیں-

---

غزل #7

بر دِل نفس غم سر آور چوں نالہ مرا ز من برآور

لغت : نفس غم: میرا غم بھرا سانس-- سر آور: ختم کر دے-- بر آور: نکال دے--

ترجمہ : میرے دِل پر جو غم بھرا سانس ہے، اسے ختم کر دے اور جس طرح میرا نالہ و فریاد سینے سے باہر آتا ہے اسی طرح مجھے بھی میرے وجود سے باہر نکال دے- وجود سے باہر نکال دے سے یہی مراد ہو سکتی ہے کہ میرا وجود ختم کر دے-

یا پایۂ آرزو بیفزا یا خواہش ما ز در بر آور

لغت : پایہ: مرتبہ، مقام-- بیفزا: بڑھادے، بلند کردے-- در آور: نکال دے یعنی پُوری کردے--

ترجمہ : یا تو تو ہماری آرزو کا پایہ بلند کردے یا پھر ہر در سے ہماری خواہش کے پُورا ہونے کا سامان کردے- خدا سے خطاب ہے- مراد یہ ہے کہ یا تو آرزوئیں ایسی بلند ہوں کہ ان کے پُورا ہونے کے امکان کے لئے بھی کسی دروازے کی طرف دیکھنے کا خیال تک دِل میں نہ آئے یا پھر اتنی معمولی ہوں کہ ہر دروازے یا ہر جگہ سے انکے پُورا ہونے کا سامان ہو جائے-

عمرے ز ہلاک تلخ تر رفت مرگے زحیات خُوشتر آور

لغت : عمرے: ایک عمر، عُمر کا ایک حصہ-- ہلاک: ہلاکت-- تلخ تر: زیادہ تکلیف دہ، اذیت ناک--

ترجمہ : اپنی عُمر کا ایک حصہ ہم نے ہلاکت سے بھی زیادہ اذیت ناک گذارا- اب ہمارے لئے ایسی موت کا سامان کردے جو زندگی سے بھی زیادہ دِل خُوش کن ہو- تلخیوں میں زندگی گذارنے والا اِنسان موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے- اس شعر میں بھی خدا سے خطاب ہے-

دردے بشکست ما بر انگیز نے نے علے بہ خیبر آور

لغت : برانگیز: اُٹھا، ابھار، پیدا کر-- نے نے: نہیں نہیں-- علے: کوئی علی، حضرت علیؓ جنہوں نے قلعہ خیبر فتح کیا تھا، انہیں خیبر شکن کہا جاتا ہے--

ترجمہ : ہماری شکستہ حالی کی خاطر کوئی شدید قسم کا درد پیدا کر- نہیں نہیں، خیبر میں کوئی علیؓ لے آ- مراد یہ کہ درد سے بات نہیں بنے گی، اس لئے حضرت علی جیسی خیبر شکن ہستی ہو جو ہماری مکمل توڑ پھوڑ کردے- خُود کو خیبر سے تشبیہ دی ہے، اسی حوالے سے حضرت علی کی بات کی ہے-

بیکاری ما گدازش ماست زخمے بہ تراوش اندر آور

وانگاہ زما بہ عرصہ حشر چسپیدہ تنے بہ بستر آور

لغت : گدازش: پگھلاہٹ-- تراوش: ٹپکنا، رسنا-- وانگاہ: اور پھر-- عرصہ: میدان-- چسپیدہ تنے: کوئی چپکا ہوا جسم--

ترجمہ : ہماری بیکاری ہماری پگھلاہٹ کا باعث بن رہی ہے، اگر ہمارے لئے کوئی شغل نہیں ہے تو پھر کوئی زخم ہی عطا ہو جو رستا رہے اور پھر میدان حشر میں کوئی چپکا ہوا بدن بستر پر لے آ- کسی شغل کے بغیر اِنسانی زندگی ایک عذاب ہے، شاعر خُود کو مصروف رکھنے کی خاطر گویا رستے ہوئے زخم کی خواہش کرتا ہے کہ اس کی طرف توجہ مصروفیت کا باعث بنے گی اور پھر زخم کے رسنے سے جسم چپک جائے گا اور اس حالت میں وہ میدان حشر میں پہنچ جائے-

ور زانکہ بہیچ می نیرزیم مارا بربای و دیگر آور

لغت : ور: اور اگر-- نیرزیم: ہم لائق یا اہل نہیں ہیں-- بربای: اچک لے، ختم کردے--

ترجمہ : اور اگر ہم کسی لائق یا قابل نہیں ہیں تو تو ہمیں اچک لے، ختم کردے اور ہماری جگہ کسی اور کو لے آ- تقریباً ساری غزل میں شرطیہ انداز چھایا ہوا ہے- اگر یہ نہیں ممکن تو یوں کردے وغیرہ- کسی قدر مایوسیوں اور محرومیوں کی بات ہے اس انداز اور مضامین کے لحاظ سے یہ مسلسل غزل بن گئی ہے اور خدا سے خطاب ہے-

رنگیں چمنے زشعلہ آرای ابراہیمے ز آذر آور

لغت : آرای: سجا-- ابراہیمے: کوئی ابراہیم-- آذر: آگ--

ترجمہ : شعلوں سے کوئی رنگین چمن آراستہ کر اور آگ سے کسی ابراہیم کو باہر لے آ- حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ میں ڈلوایا تھا، لیکن یہ آگ حکم ربی سے گلزار بن گئی- اسی قرآنی تلمیح کے حوالے سے یہ کہا کہ شعلوں سے کوئی رنگین چمن کی آرائش کا سامان کر-

آثار سہیل ازیمن جوی خورشید ز طرف خاور آور

لغت : سہیل: ایک ستارہ جو یمن کی جانب سے طلوع ہوتا ہے- کہا جاتا ہے کہ اس کی کرنیں چمڑے پر پڑیں تو وہ خوشبودار بن جاتا ہے-- خاور: مشرق--

ترجمہ : ستارہ سہیل کے آثار یمن کی طرف تلاش کر، یعنی وہاں سے اسے ظاہر کر اور سورج کو مشرق کی طرف سے لے آ، یعنی طلوع کر- غالبا مراد یہ ہے کہ نظام کائنات یونہی چلے-

لبہائے بشکر در فشاں را دلہائے بغم توانگر آور

لغت : بشکر: شکر میں، شکر ادا کرتے وقت-- درفشاں: موتی بکھیرنے والے--

ترجمہ : جو ہونٹ تیرا شکر ادا کرتے وقت موتی بکھیرتے ہیں، ان کے لئے ایسے دلوں کا سامان کر جو غم سے مالا مال ہوں- موتی بکھیرنے سے مراد ہو سکتی ہے کہ وہ لوگ صدق دل سے شکر ادا کرتے ہیں- ایسے انسان تیرے یعنی خدا کے پیدا کردہ غم پر بھی صدق دل سے شکر ادا کریں گے-

جانہائے براحت آشنارا طوبی بنشان و کوثر آور

لغت : براحت آشنا: جن کو راحت و سکون میسر ہو-- طوبی: جنت کا ایک درخت-- بنشاں: بٹھا یعنی کھڑا کر دے--

ترجمہ : جو جانیں تیرے کرم سے راحت و سکون سے آشنا ہیں یعنی ایسی زندگی بسر کر رہی ہیں ان کے لئے طوبی کا درخت لگا دے اور حوض کوثر مہیا کر دے- یعنی اس دنیا میں بھی انہیں راحت نصیب ہوئی، اب اگلے جہان میں بھی ان کو کوثر و طوبی سے نواز-

اے ساختہ غالب از نظیری ہا قطرہ رہائے گوہر آور

لغت : ہا: دیکھ، خبردار، اچھا-- قطرہ رہائے: قطرے اڑا یعنی لے--

ترجمہ : غالب تو نے نظیری سے موافقت کی ہے، دیکھ قطرے اڑا یعنی لے اور ان کی جگہ موتی لے آ- غالب نے یہ غزل نظیری کی مطلع ذیل والی غزل کے جواب میں کہی ہے:

یک بارہ در وفا بر آور ایں مہر قدیم را سر آور

گویا نظیری کے مضامین اشعار قطرے ہیں اور غالب کے موتی ہیں- اس سے پہلے بھی نظیری ہی کی زمین میں کہی ہوئی غزل میں غالب نے اس پر اپنی برتری جتائی ہے- ملاحظہ ہو ردیف دال، غزل نمبر 71 مقطع-

---

غزل #8

اے ذوق نوا سنجی بازم بخروش آور غوغائے شبیخونی بر بنگہ ہوش آور

لغت : نوا سنجی: راگ الاپنا، نغمہ سرائی-- بخروش آور: مراد فریاد پر آمادہ کر-- غوغائے شبیخونی: رات کو چپکے سے چھاپہ مارنے کا شور-- بنگہ: بنگاہ، ٹھکانا، منزل، خواب گاہ--

ترجمہ : اے میرے ذوق نوا سنجی مجھے پھر سے خروش میں لے آ یعنی فریاد پر آمادہ کردے اور میرے ہوش و خرد کے ٹھکانے کی خواب گاہ پر رات کے چھاپے کا ہنگامہ برپا کردے۔ ہوش و خرد پر مذکورہ ہنگامہ برپا کرنے سے مراد ہے کہ عقل کی بنا پر شاعر یا عاشق افسردہ دلی کا شکار ہے، اس ہنگامے سے جنون عشق ابھر کر افسردہ دلی دور کردے گا۔

گر خُود نہ جہد از سر، از دیدہ فرو بارم　　دل خوں کن و آں خُون رادر سینہ بجوش آور

لغت : جہد: ابھرنا، اچھلنا-- فروبارم: میں ٹپکاؤں--

ترجمہ : اگر وہ جوش جنون میرے سر سے نہیں ابھرتا تو تو میرا دِل خُون کر کے سینے میں اس خُون کا طوفان برپا کردے، تاکہ میں اسے جوش کو خُون کے آنسوؤں کے صورت میں آنکھوں سے ٹپکادوں۔

ہاں ہمدم فرزانہ دانی رہ ویرانہ　　شمعے کہ نخواہد شد از باد خموش آور

لغت : ہمدم فرزانہ: دانشمند یا عقل مند ساتھی، دانا ساتھی-- ویرانہ: غیر آباد جگہ، مراد عاشق کا غریب خانہ--

ترجمہ : ہاں اے میرے ہمدم فرزانہ تجھے تو ویرانے کا راستہ معلوم ہے تو وہاں کوئی ایسی شمع لے آ جو ہوا سے نہ بجھے۔ غالباً مراد یہ ہے کہ مجھے شراب لادے۔

شورابہ ایں وادی تلخ است اگر رادی　　از شہر بسوے من سر چشمہ نوش آور

لغت : شورابہ: نمکین پانی-- رادی: تو فیاض ہے-- سرچشمہ نوش: میٹھے پانی کا سرچشمہ، شراب--

ترجمہ : جہاں میں رہتا ہوں اس وادی کا شورابہ تو تلخ ہے، سوائے میرے دانا ساتھی اگر تو فیاض ہے تو شہر سے میرے لئے سرچشمہ نوش لے آ، مجھے شراب لادے۔

دانم کہ زرے داری، ہر جا گذرے داری　　مے گرندہد سلطان از بادہ فروش آور

لغت : زرے داری: تیرے پاس دولت ہے--

ترجمہ : مجھے علم ہے کہ تیرے پاس دولت بھی ہے اور تیرا ہر جگہ آنا جانا بھی ہے۔ سو اگر بادشاہ تجھے شراب نہ دے تو تو شراب فروش سے شراب لے آ۔ یعنی جب دولت پاس ہو تو پھر بادشاہ کا احسان اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے پیسے دے کر شراب خرید لو۔

گر مغ بہ کدو ریزد، بر کف، نہ و راہی شو　　ورشاہ بہ سبو بخشد بردار و بدوش آور

لغت : مغ: آتش پرست، شراب فروش-- کدو: تونبا، شراب کی بوتل-- راہی شو: چل پڑ-- ور: اور اگر-- سبو: شراب کی صراحی، گھڑا، مٹکا-- بردار: اُٹھالے--

ترجمہ : اگر مغ، شراب کدو میں ڈال دے تو تو اسے ہاتھ میں اُٹھا کر چل پڑ اور اگر بادشاہ سبو بھر کر عطا کرے تو سبو کندھے پر رکھ کر لے آ۔ یعنی جہاں سے جتنی بھی شراب ملے یا مل سکے وہ لے آ۔

ریحاں دمد از مینا، رامش چکد از قلقل　　آں در رہ چشم افگن ایں از پے گوش آور

لغت : ریحاں دمد: نازبو (ایک خُوشبو دار پودا) پھوٹ رہی ہے-- رامش چکد: نغمہ ابھر رہا ہے-- قلقل: صراحی سے شراب انڈیلنے کی آواز-- در رہ چشم افگن: نگاہ کی راہ میں ڈال، یعنی آنکھوں کے سامنے رکھ--

ترجمہ : شراب کی صراحی سے نازبو پھوٹ رہی یعنی ظاہر ہو رہی ہے اور قلقل سے نغمہ ابھر رہا ہے، وہ یعنی ریحان کو ہماری آنکھوں کے سامنے رکھ اور اسے یعنی قلقل کو ہمارے کانوں کے پاس لے آ۔ شراب کو ریحان سے تشبیہ دی ہے اور قلقل کو نغمہ سے یعنی شراب نظروں

کے سامنے رہے اور قلقل سے ذوق سماعت کی تسکین ہو۔

گاہے بہ سبک دستی از بادہ زخویشم بر گاہے بہ سیہ مستی از نغمہ بہوش آور

لغت : بہ سبک دستی: ہلکے ہاتھ سے یعنی جلدی-- زخویشم بر: مراد مجھے مست و مدہوش کردے-- سیہ مستی: مدہوشی--

ترجمہ : کبھی تو جلدی سے مجھے شراب پلا کر مدہوش کردے اور کبھی میری مدہوشی کے عالم میں نغمہ سنا کر مجھے ہوش میں لے آ۔ گویا شراب اور نغمہ دونوں، شاعر کو بہت مرغوب ہیں۔

غالب کہ بقائش باد ہمپائے تو گر ناید بارے غزلے، فردے زاں موئینہ پوش آور

لغت : بقائش باد: خدا اسے سلامت رکھے-- ہمپائے تو: تیرے ہمراہ-- غزلے: کوئی غزل-- فردے: کوئی فرد، ایک شعر-- موئینہ پوش: اونی کپڑے پہننے والا، غالب سردیوں میں اونی لباس پہنتا تھا--

ترجمہ : اگر غالب، کہ خدا اسے سلامت رکھے، تیرے ہمراہ نہیں آتا، تو کیا ہوا، تو اس موئینہ پوش کی کوئی غزل یا کوئی ایک شعر ہی لے آ۔ یعنی یہ غزل یا فرد گویا اس کی نمائندگی کریں گے۔

غزل #9

در گریہ ازبس نازکی رُخ ماندہ بر خاکش نگر واں سینہ سودن از تپش برخاک نمناکش نگر

لغت : ازبس نازکی: بے حد نزاکت کے باعث-- نگر: دیکھ-- سینہ سودن: سینہ رگڑنا، ملنا--

ترجمہ : ذرا دیکھ کہ وہ محبوب اپنی بے حد نزاکت کے باعث گریہ و زاری کے نتیجے میں مُنہ خاک پر رکھے پڑا ہے اور سوز کی بنا پر اس کا خاک پر سینہ ملنا بھی ملاحظہ کر، گویا آنسو خاک پر گرنے سے شاید سینے کی تپش میں کچھ کمی آجائے۔ محبوب کسی کے عشق میں مبتلا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ یہ غزل نظیری کی درج ذیل مطلع والی غزل کے جواب میں کہی ہے۔

چشمش برا ہے می رود مژگان نمناکش نگر در سینہ دارد آتشے پیراہن چاکش نگر

برقے کہ جانا سوختے دِل از جفا سردش ببین شوخے کہ خُونہا ریختے دست از حنا پاکش نگر

لغت : برقے کہ: وہ بجلی-- سوختے: جلایا کرتی تھی--

ترجمہ : ذرا یہ دیکھ کہ وہ بجلی یعنی محبوب جو کبھی اپنے عشاق کی جانیں جلایا کرتی تھی، اب اپنے معشوق کی جفا کے باعث دِل سرد ہو کر رہ گئی ہے، مایوسی کا شکار ہو گئی ہے۔ یعنی محبوب اب مایوسیوں کا شکار ہو گیا ہے اور یہ دیکھ کہ وہ شوخ محبوب جو عاشقوں کا خُون بہایا کرتا تھا اب اس کا ہاتھ حنا سے پاک ہو گیا ہے۔ گویا عشاق کا خُون اس کے ہاتھوں کے لئے مہندی کا کام دیتا تھا لہٰذا اب یہ ہاتھ اس مہندی سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ ساری غزل محبوب کے عشق سے متعلق ہونے کے باعث مسلسل غزل بن گئی ہے۔

آں کو بہ خلوت با خدا ہرگز نکردے التجا نالاں بہ پیش ہر کسے از جور افلاکش نگر

لغت : کو: کہ او، وہ جو، وہ جس نے-- نالاں: گریہ و زاری کرنے والا--

ترجمہ : وہ محبوب جس نے خلوت میں کبھی خدا کے حضور بھی کوئی التجا نہ کی تھی، اب ذرا اسے دیکھو کہ وہ کس طرح ہر کسی کے سامنے آسمان کے جور و ستم پر نالہ کناں ہے۔ گویا محبوب اب جب خُود کسی پر عاشق ہوا ہے تو اس کی ساری بے نیازی اور اکڑفوں ختم ہو گئی ہے اور

اللہ کے حضور نہ جھکنے والا اب ہر کسی کے آگے روتا پھرتا ہے۔

تا نام غم بردے زباں می گفت دریا درمیاں　　دریاے خوں اکنوں رواں از چشم سفاکش نگر

لغت : نام غم بردے: غم کا نام لیتی-- چشم سفاکش: اس کی خُون خوار آنکھ--

ترجمہ : جب کبھی میری یعنی عاشق کی زبان غم کا نام لیتی تو وہ جواب میں کہتا وہ سمندر درمیان میں ہے، یعنی جاؤ اس میں چھلانگ مارو اور غم سے نجات پالو اور اب ذرا دیکھو کہ اس کی سفاک آنکھوں سے خُون کا دریا کس طرح رواں ہے۔ گویا اس سے پہلے اسے کوئی غم نہ تھا بلکہ وہ غم کا لفظ سننا بھی پسند نہ کرتا تھا اور اب عشق کے ہاتھوں سراپا غم بنا ہوا ہے۔

آں سینہ کز چشم جہاں مانند جاں بودے نہاں　　اینک بہ پیرابن عیاں از روزن چاکش نگر

لغت : اینک: یہ لو، اب-- عیاں: ظاہر، نُمایاں-- از روزن چاکش: اس کے لباس کے چاک کے سوراخ سے--

ترجمہ : وہ یعنی اس محبوب کا سینہ جو کبھی دُنیا والوں کی نظر سے روح کی طرح مخفی ہوتا تھا نظر نہیں آتا تھا اب ذرا دیکھو کہ وہ اس کے پھٹے ہوئے لباس کے سوراخوں سے کس طرح نُمایاں ہو رہا ہے، صاف نظر آرہا ہے۔ یعنی دیوانگی کے باعث اس نے اپنا لباس پھاڑ رکھا ہے۔

بر مقدم صیدافگنی گوشے بر آوازش ببین　　در باز گشت توسنے چشمے بہ فتراکش نگر

لغت : مقدم: مراد موقع-- صیدافگنی: شکار کرنا-- توسنے: ایک یا کوئی گھوڑا-- فتراک: لوہے کا حلقہ جو زین کے ساتھ بندھا ہوتا ہے اور شکاری اس سے شکار لٹکا رکھتا ہے--

ترجمہ : ذرا دیکھو کہ شکار کرنے کے موقع پر ایک کان کس طرح اس کی آواز پر لگا ہوا ہے اور یہ بھی دیکھو کہ گھوڑے کے مڑنے پر ایک آنکھ اس کی فتراک پر لگی ہوئی ہے۔ مطلب یہ کہ پہلے وہ اپنے عاشقوں کو شکار کر کے انہیں فتراک میں باندھ لیا کرتا تھا اب وہ خُود اپنے معشوق کے ہاتھوں شکار ہو رہا ہے۔

بر آستان دیگرے در شکر دربانش ببین　　در کوے از خُود کمترے در رشک خاشاکش نگر

ترجمہ : ذرا دیکھو کہ وہ اب کسی دُوسرے کے آستانے پر کھڑا اس کے دربان کا شکریہ ادا کر رہا ہے اور یہ بھی ملاحظہ ہو کہ وہ اپنے سے کمتر درجے کے اِنسان کے کوچے میں کس طرح اس کی خاک راہ پر رشک کر رہا ہے۔ یعنی پہلے اسے کسی کی پروا نہ تھی اور عشق کی بنا پر اب وہ خُود انہی کیفیات و حالات کا شکار ہے۔

تا گشتہ خُود نفریں شنو، تلخ است بر لب خندہ اش　　زہرے کہ پنہاں می خورد پیدا ز تریاکش نگر

لغت : نفریں شنو: طعنے سننے والا-- تریاکش: اس کا علاج/ زہر تلخ ہنسی--

ترجمہ : اب جب وہ خُود اپنے معشوق سے طعنے سننے لگا ہے تو اس کے ہونٹوں پر ہنسی اس کے لئے تلخ ہو گئی ہے اور وہ زہر غم جو وہ اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے، اس کے تریاک یعنی تلخ ہنسی سے ظاہر ہو رہا ہے۔ یعنی پہلے وہ اپنے عشاق کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتا تھا اور اب خُود بن رہا ہے اور اس کی تلخ ہنسی سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ وہ بہت غمزدہ ہے۔

ہا خُوبی چشم و دلش، ہا گرمی آب و گلش　　چشم گہر بارش ببین، آہ شرر ناکش نگر

لغت : ہا: یہ لو، دیکھو کیا کہنے-- آب و گلش: اسی کی سرشت، طبیعت فطرت--

ترجمہ : کیا کہنے ہیں اس کی چشم و دِل کی دلکشی کے اور کیا خُوب ہے اس کی فطرت و سرشت کی گرمی۔ دیکھو کہ اب اس کی آنکھیں موتی برسا رہی ہیں اور اس کی آہوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی ہیں۔ یعنی عشق کے سبب اس کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور اس کی آہوں میں

آگ کی سی گرمی ہے۔

خواند بہ امید اثر اشعار غالب ہر سحر از نکتہ چینی درگذر فرہنگ و ادراکش نگر

لغت : خواند: وہ پڑھتا ہے-- درگذر: چھوڑ-- فرہنگ و ادراکش: اس کی عقل و دانش--

ترجمہ : اب وہ اثر کی امید میں ہر صبح غالب کے اشعار پڑھتا ہے۔ تو اب اس کی اس بات پر نکتہ چینی نہ کر اور اس کی عقل و دانش کو دیکھ۔ یعنی کبھی وہ غالب کے اشعار کو اہمیت نہ دیتا تھا اور اب اس امید پر کہ یہ اشعار اس کے معشوق کے دِل پر اثر کریں گے اور اس کا دِل موہ لیں گے، وہ غالب کے اشعار پڑھتا رہتا ہے۔

ردیف-ز

غزل#1

یا رب ز جنوں طرح غمے در نظرم ریز صد بادیہ در قالب دیوار و درم ریز

لغت : طرح غمے: کسی غم کی بنیاد رکھ-- بادیہ: بیاباں-- قالب: ڈھانچا--

ترجمہ : یا رب میری نظر میں جنون کی بنا پر کسی غم کی بنیاد رکھ دے اور میرے در و دیوار کے ڈھانچے میں سینکڑوں بیابان ڈال دے۔ یعنی عاشق میں عشق کا جنون اس حد تک پیدا ہو جائے کہ اپنے گھر کے در و دیوار اسے بیابان نظر آنے لگیں۔

از مہر جہاں تاب امید نظرم نیست این تشت پر از آتش سوزاں بسرم ریز

لغت : مہر جہاں تاب: دُنیا کو روشن کرنے والا سورج-- تشت: تھال--

ترجمہ : مجھے اس مہر جہاں تاب سے کسی مہربانی کی نظر کی توقع نہیں ہے، تو جلا دینے والی آگ سے بھرے ہوئے اس تشت یعنی سورج کو میرے سر پر ڈال دے یعنی سورج طلوع ہونے پر روشنی پھیلتی ہے اور اِنسان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں لیکن ایک عاشق جو غم کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے، اسے اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ وہ سورج کی گرمی کا شکار ہو، جسے شاعر نے آتش سوزاں کہا ہے۔

دل را ز غم گریہ بے رنگ بجوش آر اجزاے جگر حل کن و در چشم ترم ریز

لغت : گریہ بے رنگ: رنگ یعنی خُون کے بغیر بہنے والے آنسو-- حل کن: گھول دے، پگھلا دے--

ترجمہ : یا رب میرے دِل میں جو بے رنگ گریہ (بے دلی کے ساتھ رونا) کا غم ہے اس سے میرے دِل میں جوش اور تڑپ پیدا کر دے اور میرے جگر کے اجزا کو گھلا پگھلا کر میری چشم تر میں ڈال دے۔ گویا جگر کے پگھلے ہوئے اجزا چشم تر میں ڈالنے سے آنکھوں سے خُون بہنا شُروع ہو جائے گا اور یوں بیدلی کی کیفیت دور ہو جائے گی۔

ہر برق کہ نظارہ گداز است نہادش بگداز و بہ پیمانہ ذوق نظرم ریز

لغت : نظارہ گداز: نظارے کو پگھلا دینے والی-- نہادش: اس کی فطرت-- بگداز: پگھلا ڈال--

ترجمہ : ہر اس برق کو، جس کی فطرت میں نظارے کو پگھلا دینا ہے، پگھلا کر میرے ذوق نظر کے پیمانے میں ڈال دے۔ مراد یہ کہ میرا ذوق نظر اِتنا تیز کر دے کہ بجلی کی چمک اور گداز میری آنکھوں کا جز بن جائے۔

سر مست مے لذت دردم، بخرام آر ویں شیشہ دِل بشکن و در رہگذرم ریز

ترجمہ : میں درد کی لذت کی شراب کا سرمست ہوں، مجھے تو رقص میں لا اور میرے دِل کا شیشہ توڑ کر اسے میرے راستے میں ڈال دے۔ لذت درد کا سرمست عاشق جب شیشے کے ٹکڑوں پر چلے یا رقص کرے گا تو ظاہر ہے اس کے پاؤں زخمی ہوں گے اور اس کے درد میں اضافہ ہو گا چنانچہ یہ اضافہ اس کی تسکین کا باعث بنے گا۔

ہر خُون کہ عبث گرم شود در دلم افگن ہر برق کہ بے صرفہ جہد بر اثرم ریز

لغت : عبث: یوں ہی، بیکار، بے فائدہ -- افگن: ڈال دے -- بے صرفہ جہد: بے فائدہ لپکے --

ترجمہ : ہر وہ خُون یونہی گرم ہو جائے اسے میرے دِل میں ڈال دے اور ہر وہ برق جو بے فائدہ لپکی ہے اسے مجھ پر گرا دے۔ یہ بات یا دعا بھی گویا اس لذت درد کی سرمستی کی بنا پر کی ہے۔ یعنی جہاں سے اور جس طرح بھی کسی درد کا سامان ہو وہ مجھے عطا کر دے۔

ہر جا نم آبے ست بہ مژگان ترم بخش از قلزم و جیہوں کف خاکے بسرم ریز

لغت : قلزم: بحیرہ قلزم، یہاں بمعنی عام سمندر -- جیہوں: خراسان کا مشہور دریا، یہاں بمعنی عام دریا --

ترجمہ : جہاں کہیں بھی پانی کا کوئی قطرہ ہے، وہ میری گیلی پلکوں کو عطا کر دے اور قلزم و جیہوں کو کف خاک بنا کر میرے سر پر ڈال دے۔ آنسوؤں کے حوالے سے قلزم و جیہوں کا ذکر کیا ہے۔ مراد یہ کہ سمندر اور دریا کا پانی مجھے آنسو بہانے کے لئے عطا کر اور جب وہ خشک ہو کر مٹی میں رہ جائیں تو وہ مٹی میرے سر پر ڈال دے

از شیشہ گر آئیں نتواں بست شبم را بارے گل پیمانہ بجیب سحرم ریز

لغت : آئین نتواں بست: آراستہ نہیں کیا جا سکتا -- شیشہ: مراد شراب کی صراحی -- بارے: تاہم، کم از کم --

ترجمہ : اگر میری رات کو شراب کی صراحی سے آراستہ نہیں کیا جا سکتا تو کم از کم پیمانے کی مٹی پیمانے کا کوئی ٹکڑا ہی میری صُبح کی جیب میں ڈال دے۔ مراد یہ کہ اگر رات کو میرے عیش و نشاط کا سامان نہیں ہو سکتا تو تھوڑا بہت صُبح ہی کو ہو جائے۔

گیرم کہ بہ افشاندن الماس نیرزم مشتے نمک سودہ بہ زخم جگرم ریز

لغت : گیرم: میں مانتا ہوں، تسلیم کرتا ہوں -- افشاندن: بکھیرنا -- نیرزم: کے لائق یا قابل نہیں ہوں -- نمک سودہ: پسا ہوا نمک -- مشتے: مٹھی بھر، کسی قدر --

ترجمہ : میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہیں ہوں کہ میرے زخم جگر پر الماس پاشی کی جائے، تاہم تو اس پر کسی قدر پسا ہوا نمک ہی ڈال دے تاکہ میرا لذت درد کا احساس برقرار رہے۔

ایں سوز طبیعی نگدازد نفسم را صد شعلہ بیفشار و بہ مغز شررم ریز

لغت : سوز طبیعی: فطری یا قدرتی سوز -- نگدازد: نہیں پگھلاتا -- بیفشار: نچوڑ --

ترجمہ : یہ فطری سوز میرے سانس کو نہیں پگھلاتا، تو سینکڑوں شعلے نچوڑ کر میری چنگاری میں ڈال دے۔ یعنی زندگی کی فطری حرارت میں سانس پگھلانے کی طاقت نہیں ہے اس لئے تو بہت سے شعلے نچوڑ کر ان کا شیرہ میری اس فطری حرارت میں ڈال دے، تاکہ اس میں مذکورہ طاقت پیدا ہو جائے۔

مسکیں، خبر از لذت آزار ندارد خارم کن و در رہ گذر چارہ گرم ریز

ترجمہ : میرا چارہ گر بے چارہ لذت آزار سے واقف نہیں ہے، تو مجھے کانٹا بنا کر اس کے راستے میں ڈال دے۔ یعنی چارہ گر غم اٹھانے کی

لذت سے محروم ہے جب اسے کانٹا چبھے گا تو اسے پتا چلے گا کہ درد کیا ہوتا ہے۔

وجہے کہ بہ پا مزد تواں داد، ندارم آبم کن و اندر قدم نامہ برم ریز

لغت : وجہے کہ: وہ رقم جو-- پامزد: پاؤں کی محنت کی اجرت، مزدوری--

ترجمہ : مجھے اپنے نامہ بر کو اس کے پاؤں کی محنت کی مزدوری کے طور پر جو رقم دینا چاہئے تھی، وہ میں نہیں دے سکا۔ تو مجھے پانی بنا کر اس نامہ بر کے قدموں میں ڈال دے۔ عاشق اجرت نہ دینے پر شرم سے پانی پانی ہو گیا ہے اور اب اس کی خواہش ہے کہ یہ پانی نامہ بر کے قدموں میں ڈال کر گویا اس کی اس محنت کا ازالہ کر دے۔

دارم سر ہم طرحی غالب، چہ جنون است یا رب ز جنوں طرح غمے در نظرم ریز

لغت : ہم طرحی: برابر کا یا مقابلے کا ہونا، ایک ہی شیوہ و طرز کا ہونا-- دارم سر: میں ارادہ کر رہا ہوں--

ترجمہ : میں غالب کا ہم شیوہ و طرز ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں، یہ کیسی دیوانگی ہے یا رب تو میری نظر میں جنوں کی بنا پر کسی غم کی بنیاد رکھ دے۔ اس غزل کے مطلع کا پہلا مصرع یہاں دہرا دیا ہے۔ غالب نے خُود کو تیسرا شخص قرار دے کر بالواسطہ یہ کہنا چاہا ہے کہ اس کا ہم طرح ہونا ممکن نہیں۔ ساری غزل ایک طرح سے دعائیہ غزل ہے۔

غزل #2

اے شوق بما عربدہ بسیار میاموز ابرام بہ درویزہ دیدار میاموز

لغت : عربدہ: جھگڑا، فساد-- میاموز: مت سکھا-- ابرام: اصرار-- درویزہ: بھیک--

ترجمہ : اے شوق تو ہمیں زیادہ جھگڑا فساد کرنا نہ سکھا اور دیدار کی بھیک پر اصرار کرنا نہ سکھا۔ یعنی ہم محبوب کے دیدار کے لئے اصرار کرنے کی عادت سے بچنا چاہتے ہیں۔

از نغمہ مطرب نتواں لخت دِل افشاند اے نالہ پریشاں رو و ہنجار میاموز

لغت : لخت دِل: دِل کے ٹکڑے-- نتواں افشاند: نہیں بکھیرے جا سکتے-- ہنجار: ادب آداب، طور طریقہ-- مطرب: گویا، گانے والا--

ترجمہ : مطرب کے نغموں سے دِل کے ٹکڑے نہیں بکھیرے جا سکتے۔ اے میرے نالہ و فریاد پریشان ہو جا اور فریاد کے ادب آداب نہ سکھا۔ یعنی مطرب کا نغمہ سننے سے عاشق کے دِل میں وہ بے قراری نہیں پیدا ہو سکتی جس سے اس کا دِل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور وہ اسے ادھر ادھر بکھر دے۔ اس لئے وہ نالہ و فریاد سے کہتا ہے کہ وہ فضا میں گونج اٹھے۔ نغمے میں آواز کا ضبط و نظم ہے جبکہ فریاد کے لئے یہ مناسب نہیں، وہ تو والہانہ انداز میں ہو تو صحیح طور پر جنون شوق کی عکاس ہوتی ہے۔

صورت کدہ شد کلبہ من سر بسر اے چشم انگیختن نقش ز دیوار میاموز

لغت : صورت کدہ: تصویروں کا گھر-- کلبہ من: میری جھونپڑی، میرا چھوٹا سا گھر-- سر بسر: پُوری طرح-- انگیختن نقش: نقش یا تصویر ابھارنا--

ترجمہ : میرا گھر پُوری طرح تصویر خانہ بن چکا ہے۔ اے میری آنکھ تو اب مجھے دیوار پر نقش ابھارنے نہ سکھا۔ یعنی عاشق، محبوب کے تصور

میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ اسے گھر کی دیوار پر محبوب کی تصویر ابھرتی دکھائی دیتی تھی اور اب اسے اسی بنا پر اپنا سارا گھر تصویر خانہ بنا نظر آرہا ہے، اس لئے اب وہ آنکھ سے کہہ رہا ہے کہ اب یہ نقش ابھارنے چھوڑ دے۔

ہمت ز دم تیشہ فرہاد طلب کن مجنوں مشو و مردن دشوار میاموز

لغت : دم تیشہ: تیشے کی دھار-- مشو: مت ہو، مت بن-- مردن: مرنا--

ترجمہ : تو فرہاد کے تیشے سے ہمت مانگ، مجنون نہ بن اور موت کو دشوار بنانا مت سیکھ۔ یعنی فرہاد نے کوہ بستون پر خود کو تیشہ مار کر فوراً جان دے دی تھی۔ مجنوں گویا سخت جان تھا، اس کی پیروی نہ کر۔

اے غمزہ زہم طرحی نخچیر چہ خیزد رم، شیوہ آہوست بہ دلدار میاموز

لغت : غمزہ: آنکھوں کے اشارے-- نخچیر: شکار-- رم: ڈر کر بھاگنا-- آہو: ہرن--

ترجمہ : شکار کا ہم طرز ہونے سے کیا حاصل ہے۔ ڈر کر بھاگنا تو ہرن کا شیوہ ہے اس لئے اے غمزہ تو دلدار کو رم کا انداز نہ سکھا۔ محبوب کے غمزے گویا اس طرح ہیں جیسے شکار ڈر کر بھاگ رہا ہو، یعنی محبوب کے غمزوں سے یوں لگتا ہے جیسے وہ عاشق سے ڈر کر بھاگ رہا ہو۔ اس لئے عاشق، محبوب کے غمزوں سے مخاطب ہو کر انہیں محبوب کو رم نہ سکھانے کی تلقین کرتا ہے۔

منگر بہ سوے نقش من و لب بگز از ناز جاں دادن بے ہودہ بہ اغیار میاموز

لغت : منگر: مت دیکھ-- لب بگز: ہونٹ مت کاٹ-- اغیار: غیر کی جمع، رقیب--

ترجمہ : اے محبوب تو میری نقش کی طرف مت دیکھ اور ناز سے اپنے ہونٹ مت کاٹ۔ تو رقیبوں کو بے فائدہ جان دینا نہ سکھا۔ یعنی رقیب جب محبوب کو ایسا کرتے دیکھیں گے تو وہ بھی یونہی جان دینے پر تیار ہو جائیں گے، جبکہ وہ اس کے لائق نہیں ہیں۔ یہ جذبہ تو صرف سچے عاشق ہی میں ہے۔

باغنچہ مگرداں ورق بحث شگفتن برداشتن پردہ ز رخسار میاموز

لغت : مگرداں: مت پھیر، ورق گردانی نہ کر-- شگفتن: کھلنا-- برداشتن: اٹھانا، الٹنا--

ترجمہ : تو کلی کے ساتھ کھلنے کی بحث میں پڑ کر ورق گردانی نہ کر۔ تو رخساروں سے پردہ الٹنا نہ سیکھ۔ کلی کھل کر پھول بن جاتی ہے اور یوں گویا وہ بے نقاب ہو جاتی ہے۔ عاشق اسی حوالے سے محبوب سے کہہ رہا ہے کہ وہ کلی سے کوئی ایسا سبق یعنی چہرے سے نقاب الٹنا نہ سیکھے ورنہ عشاق ستم کا شکار ہو جائیں گے۔

طوطی، شکرش طعمہ و بلبل، جگرش قوت جاں تازہ کن از نالہ و گفتار میاموز

لغت : شکرش طعمہ: شکر اس کی خوراک-- جگرش قوت: جگر اس کی خوراک--

ترجمہ : طوطی کی خوراک شکر اور بلبل کی خوراک اس کا جگر ہے۔ تو نالہ و فریاد سے خود میں جان تازہ پیدا کر اور محض باتیں کرنا مت سیکھ۔ طوطی میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے، اس لئے یہ کہا کہ اس کی خوراک شکر ہے، جبکہ بلبل نالہ و فریاد کرتا ہے، یہ گویا جگر کھانا یا خون جگر پینا ہے۔ عاشق کے نزدیک نالہ و فریاد کرنا خود میں جان تازہ پیدا کرنا ہے، اس لئے وہ گفتار سے منع اور نالہ و فریاد کی تلقین کرتا ہے۔

از ذوق میان تو شدن سربسر آغوش بے مہر فن ما ست بہ زنار میاموز

لغت : میان تو: تیری کمر-- شدن: ہونا-- زنار: جنیو، ہندوؤں کا وہ مقدس دھاگا جو وہ گردن میں ڈالے رکھتے ہیں--

ترجمہ : تیری کمر سے لپٹنے کے شوق میں ہمارا سراسر آغوش بن جانا ہمارا فن ہے۔ اے بے مہر تو یہ فن زنار کو نہ سکھا یعنی زنار لپیٹنے کی بجائے

ہم سے لپٹ جا- زنار بے جان چیز ہے اسے ہم آغوشی کی لذت کی کیا خبر جبکہ عاشق کے دِل میں ہم آغوشی کا بھرپور جذبہ شوق ہے-

بلبل ز خراش رُخ گلبرگ بیندیش شغل نگہ شوق بہ منقار میاموز

لغت : بیندیش: ڈر، سوچ، خیال کر-- گلبرگ: پھُول کی پتی-- منقار: چونچ--

ترجمہ : اے بلبل تو پھُول کی پتی پر خراش آجانے سے ڈر، شوق کی نِگاہ کا شغل اپنی چونچ کو مت سکھا- بلبل پھُول پر چونچ مارتی ہے جو مُحبت میں اس کا اظہار بے تابی ہے- گویا شاعر اسے نِگاہ شوق سے اس بے تابی کا اظہار کرنے کی تلقین کرتا ہے-

غالب بلہ کردار گزاراں بہ کمین اند گفتم بتو آزادہ رو و کار میاموز

لغت : بلہ : ہوشیار-- کردار گزاراں: کردار گزار کی جمع، وہ لوگ جو اپنے نیک عملوں کی نمائش کرتے ہیں-- بہ کمین اند: گھات میں ہیں--

ترجمہ : اے غالب خبردار، ہوشیار، کردار گزار تیری گھات میں بیٹھے ہیں، کہیں ان کے قابو نہ آجانا- میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تو آزاد منش لوگوں کی طرح زندگی بسر کر- جا اور اس کارگزاری سے باز رہ، مت سیکھ-

---

غزل #3

خوں قطرہ قطرہ می چکد از چشم تر ہنوز نگستہ ایم بخیہ زخم جگر سوز

لغت : می چکد: ٹپک رہا ہے-- نگستہ ایم: ہم نے نہیں توڑا، نہیں کھولا-- بخیہ: ٹانکا--

ترجمہ : ہماری چشم تر سے خُون ابھی قطرہ قطرہ ٹپک رہا ہے، اس لئے کہ ہم نے زخم جگر کا ٹانکا نہیں کھولا- یعنی جب یہ ٹانکا کھل گیا تو خُون کثرت سے بہے گا-

باآنکہ خاک شد بسر راہ انتظار پرمی زند نفس بہ ہوائے اثر ہنوز

لغت : باآنکہ: اس کے باوجود کہ، اگرچہ-- پرمی زند: اڑ رہا ہے، کوشش کر رہا ہے-- بہ ہوائے اثر: اثر کی خواہش یا امید میں--

ترجمہ : اگرچہ ہمارا سانس محبوب کے انتظار کی راہ میں خاک ہو گیا ہے لیکن پھر بھی وہ اثر کی امید میں پرزنی کر رہا ہے- گویا دُنیا بر امید قائم-

تا خُود پس از رسیدن قاصد چہ رو دہد خوش می کنم دلے بہ امید خبر ہنوز

لغت : رسیدن: پہنچنا-- چہ رو دہد: کیا واقع ہو، کیا پیش آئے--

ترجمہ : ابھی تو میں محبوب کی طرف سے کسی خبر کی توقع میں دِل خُوش رکھ رہا ہوں، لیکن دیکھیں قاصد کے آنے کے بعد کیا پیش آئے- یعنی معلوم نہیں وہ اچھی خبر لاتا ہے یا اس کے برعکس کوئی بات آکے کرتا ہے، بہرحال اس کی آمد تک تو دل اپنا خُوش رہے-

بختم ز بزم عیش بہ غربت فگند و من مستم چنانکہ پانشناسم ز سر ہنوز

لغت : غربت: پردیس-- پانشناسم ز سر ہنوز: ابھی تک میں سر اور پاؤں میں تمیز نہیں کر سکتا یعنی ابھی تک مجھ پر پوری مستی چھائی ہوئی ہے--

ترجمہ : میرے نصیبے نے مجھے بزم عیش سے اٹھا کر پردیس کی راہ پر ڈال دیا ہے لیکن پھر بھی میری مستی کا یہ عالم ہے کہ میں سر اور پاؤں میں

تمیز نہیں کر سکتا۔ یعنی اس مستی میں عاشق کبھی پاؤں پر اور کبھی سر کے بل چل رہا ہے۔

دیدار جوست دیدہ و دارد خجل مرا از جوش دِل نہ بستن راہ نظر ہنوز

لغت : دیدار جو: دیدار کا طالب-- خجل: شرمندہ-- بستن: باندھنا--

ترجمہ : میری آنکھیں تو اس کے دیدار کی طالب ہیں لیکن میں نے ابھی تک جوش دِل کی بنا پر راہ نظر بند نہیں کی جس کی وجہ سے میں شرمندگی کا شکار ہوں۔ یعنی مُحبت کا جوش میرے دِل میں اس قدر ہے کہ آنکھیں بند کر لوں اور اس کے تصور میں محو رہوں لیکن میں ہنوز یہ گوارا نہیں کر سکا اور یہ بات میری شرمندگی کا باعث بنی ہے۔

شد روز رستخیز و بیاد شب وصال محوم ہماں بہ لذت بیم سحر ہنوز

لغت : روز رستخیز: قیامت کا دن-- محوم: میں کھویا ہوا ہوں، محو مست ہوں-- بیم: خوف--

ترجمہ : قیامت کا دِن آ پہنچا ہے لیکن میں ابھی تک شب وصال کی یاد میں صُبح کے طلوع ہونے کے خوف کی لذت یعنی حالت و کیفیت میں کھویا ہوا ہوں۔ وصل کی شب سے متعلق جدید ایرانی شاعر ڈاکٹر محمد حسین شہریار نے خُوب کہا ہے:

شبے کاں ماہ با من بودمی گفتم کلید صُبح بچاہ افگندہ ایم امشب کہ در بندست ماہ اینجا

ندانستم کہ ہم از نیمہ شب تازد بروں خورشید کہ نگذارد ز غیرت ماہ را تا صُبح گاہ اینجا

ترجمہ : جس رات وہ محبوب میرے ساتھ تھا میں کہتا تھا کہ ہم نے صُبح کی چابی کنویں میں پھینک دی ہے جہاں چاند بند ہے، لیکن مجھے یہ علم نہ تھا کہ آدھی رات ہی کو سورج نکل آئے گا اور اس کی غیرت گوارا نہ کرے گی کہ چاند صُبح تک وہاں بند رہے۔

اے سنگ بر تو دعوی طاقت مسلم است خود را نہ دیدہ ای بکف شیشہ گر ہنوز

لغت : مسلم: تسلیم شدہ، مانا ہوا-- شیشہ گر: پتھر کو پگھلا کر شیشہ بنانے والا--

ترجمہ : اے پتھر تو جو اپنی طاقت کا دعوے دار ہے تو تیرا یہ دعوی ابھی تک تسلیم شدہ ہے، اس لئے کہ تو نے ابھی تک خُود کو شیشہ گر کے ہاتھ میں نہیں دیکھا۔ یعنی جب تو اس کے ہتھے چڑھے گا تو تیرا یہ دعوی ختم ہو جائے گا اور تو پگھل کر شیشہ بن جائے گا جو ذرا سی ٹھیس سے چکنا چور ہو جاتا ہے۔

پرویزن است تارگم از زخم خارپا از سر بروں نہ رفتہ ہوائے سفر ہنوز

لغت : پرویزن: چھلنی-- ہوائے سفر: سفر کی خواہش، سفر کا سودا یا جنون--

ترجمہ : اگرچہ پاؤں میں چبھنے والے کانٹوں کے زخم سے میری رگیں چھلنی ہو گئی ہیں لیکن میرے سر سے ابھی تک سفر کا سودا ختم نہیں ہوا۔ عاشق جوش مُحبت میں صحرا نوردی کرتا ہے جس سے پاؤں میں کانٹے چبھتے ہیں۔ مراد یہ کہ مُحبت کی خلش اسے متواتر بے قرار رکھ رہی ہے۔

بلبل سزد ز غیرت پروانہ سوختن رنگیں بہ شعلہ نیست ترا بال و پر ہنوز

لغت : سزد: مناسب ہے-- سوختن: جلنا--

ترجمہ : اے بلبل تیرے لئے یہ مناسب بات ہے کہ تو پروانے کو دیکھ کر غیرت کھائے اور جل جائے، تیرے تو بال و پر ابھی شعلوں سے رنگین ہی نہیں ہوئے۔ یعنی بلبل پھُولوں کی عاشق ہے۔ اس کا چہچہانا گویا اس کی فریاد ہے، جبکہ پروانہ شمع کا عاشق ہے اور اس پر جل کر وہ خُود کو ختم کر لیتا ہے شمع کے شعلے سے وہ گویا رنگین ہو جاتا ہے اس لحاظ سے بلبل پروانے کی سی عاشق نہیں ہے۔

غالب نہ گشتہ خاکی براہت تو وخدا گردے است پر فشاں بسر رہگذر ہنوز

لغت : براہت: تیری راہ میں-- تو وخدا: تجھے خدا کی قسم-- پر فشاں: پھڑپھڑا رہی ہے، اڑ رہی ہے--

ترجمہ : غالب ابھی تیری رہگذر میں خاک ہو کر نہیں پڑا ہے- تجھے اللہ کی قسم یعنی ایسا کیوں ہے، ابھی تو رہگذر میں ایک گرد ہے جو اڑ رہی ہے- یعنی ابھی غالب، محبوب کی محبت میں اس حالت تک نہیں پہنچا کہ راہ محبت میں جان دے دے اور خاک بن جائے تاکہ محبوب اس پر سے گذر سکے ابھی تو وہ گویا منتشر غبار کی صورت میں ادھر ادھر اڑ رہا ہے-

---

غزل #4

یقین عشق کن و از سرگماں برخیز بہ آشتی بنشیں یا بہ امتحاں برخیز

لغت : از سرگماں برخیز: شک و شبہہ چھوڑ دے-- آشتی: صلح صفائی، دوستی، محبت-- برخیز: اٹھ--

ترجمہ : تو ہمارے عشق کا یقین کر لے اور ہر قسم کا شک و شبہہ چھوڑ دے- یا تو ہمارے پاس پیار اور محبت کے ساتھ بیٹھ جا یا پھر ہماری آزمائش کی خاطر اٹھ جا یعنی ہماری وفاداری آزمانے کا طریقہ سوچ لے، کوئی ایک بات اختیار کر لے-

گل از تراوش شبنم بہ تست چشمک زن زرخت خواب بہ لبہائے مے چکاں برخیز

لغت : تراوش: ٹپکنا-- تست: تجھ پر ہے-- چشمک زن: طعنہ زن، چھیڑنے والا-- مے چکاں: شراب ٹپکتے ہوئے، مستی والے--

ترجمہ : پھول، شبنم کی تراوش کی وجہ سے تجھ پر چشمک زن ہے، تو اب اپنے بستر خواب سے اپنے شراب ٹپکتے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو- صبح پھول پر شبنم کے ٹپکے ہوئے قطرے چمک رہے ہیں، پھول اسے اپنا حسن سمجھتے ہوئے غرور کی حالت میں محبوب پر چشمک زنی کر رہا ہے، حالانکہ محبوب کے ہونٹ جن میں شراب کی سی مستی ہے، پھول سے کہیں زیادہ دل کش ہیں- عاشق محبوب سے کہتا ہے کہ تو اٹھ کر پھول کا یہ غرور توڑ ڈال-

بہ بزم غیرچہ جوی لب کرشمہ ستاے بدور باش تقاضاے الاماں برخیز

لغت : لب کرشمہ ستا: ناز و ادا کی تعریف کرنے یا داد دینے والے ہونٹ، آدمی-- بدور باش: دور رہنے یا احتیاط برتنے کے لئے-- الاماں : پناہ ہے--

ترجمہ : تو رقیب کی محفل میں اپنے ناز و ادا کی تعریف کرنے والے کو کیا تلاش کر رہا ہے، وہاں تو الاماں الاماں کی آواز بلند ہو رہی ہے- اس آواز کا تقاضا یہی ہے کہ تو احتیاط برتتے ہوئے وہاں سے اٹھ آ- یعنی رقیب کی محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس کے حسن و دل کشی کی داد دے، بلکہ الٹا اسے دیکھ کر پناہ ہے پناہ پکارنے لگتے ہیں-

چرا بہ سنگ و گیا پیچی اے زبانہ طور ز راہ دیدہ بدل در رو و زجاں برخیز

لغت : چرا: کیوں کس لئے-- زبانہ طور: طور کا شعلہ جو حضرت موسی کو خدا سے اس کے دیدار کے تقاضے پر نظر آیا تھا اور طور کا پہاڑ جل گیا تھا--

ترجمہ : اے طور کے شعلے تو پتھر اور گھاس مراد پہاڑ سے کس لئے الجھ رہا ہے تو آنکھوں کی راہ سے ہمارے دل میں اتر جا اور جاں میں سما کر ابھر آ- مراد یہ کہ خدا کے دیدار کا صحیح مظہر پہاڑ نہیں بلکہ انسان کا دل ہے-

تو دودی اے گلہ کام و زباں نہ درخور تست　　بدل فرو شو و از مغز استخواں بر خیز

لغت : تو دودی: تو دھواں ہے-- کام و زباں: حلق اور زبان-- نہ درخور تست: تیرے لائق نہیں ہے-- فروشو: اتر جا-- مغز استخواں: ہڈی کا گودا--

ترجمہ : اے شکوہ و گلہ تو تو دھواں یعنی آگ ہے، یہ حلق اور زبان تیرے لائق نہیں ہیں، تو دِل میں اتر جا اور مغز استخواں سے ابھر آ۔ یعنی شکوہ و گلہ ایک آتشیں شے ہونے کے باعث زبان پر نہیں آنی چاہئے۔

گر از کشاکش جا رفتہ ای، خودی باقیست　　بذوق آنکہ نباشی ازیں میاں برخیز

لغت : کشاکش: کھینچا تانی-- نباشی: تو نہ ہو، تیری نیستی ہو-- ازیں میاں برخیز: ان چیزوں سے بالاتر ہو جا، انہیں ترک کر دے-- خودی: خُود نمائی، خُود غرضی، خُود سری--

ترجمہ : اگرچہ تو مکاں یعنی زمان و مکاں کی کشاکش سے آگے نکل گیا ہے، پھر بھی تجھ میں کسی قدر خودی کا مادہ ہے، تجھ میں اگر نیستی یا عدم کا ذوق و شوق ہے تو تو ان چیزوں سے بے نیاز ہو جا۔ یعنی ظاہری برتری اور امتیاز کا خیال دِل سے نکال دے، یہ دُنیاوی علائق ہیں ان کا تصوّر بھی ذہن میں نہ آنے دے تاکہ تجھے صحیح معنوں میں نیستی کی لذت حاصل ہو۔

فناست آنکہ بداں کین ز روزگار کشی　　غبار گرد و ازیں تیرہ خاکداں برخیز

لغت : فنا: نیستی، عدم-- بداں: اس سے-- کیں کشی: کینہ اُٹھائے، اس سے اُلجھتا رہے--

ترجمہ : فنا تو یہ ہے کہ تو زمانے سے الجھتا رہے یا اس سے برسرِ خاش رہے۔ تو غبار بن جا اور اس تاریک خاکدان یعنی دُنیا سے اُٹھ جا۔

رقیب یافتہ تقریب رُخ بیاسودن　　ترا کہ گفت کہ از بزم سرگراں برخیز

لغت : تقریب: قریب ہونا، موقع ملنا-- رخ بیاسودن: چہرہ یا پیشانی رگڑنا، گھسنا-- کہ: کس نے-- سرگراں: ناراض، غصے میں، بگڑ کر--

ترجمہ : تجھے کس نے کہا تھا کہ تو رقیب کی محفل سے بگڑ کر اٹھ، اب دیکھ کہ رقیب کو پیشانی رگڑنے یعنی منت سماجت کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ یعنی رقیب میزبان اور محبوب مہمان جو کسی بنا پر ناراض ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا ہے، جس پر رقیب اس کی منتیں کر رہا ہے اور اس کا یہ عمل عاشق کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

عیادت است، نہ پرخاش، تند خوئی چیست　　بیا و غم زدہ بنشین و لب گزاں برخیز

لغت : عیادت: مریض کی مزاج پرسی-- پرخاش: ان بن، لڑائی جھگڑا-- لب گزاں: ہونٹ کاٹتے ہوئے، اِنتہائی دکھ درد کے ساتھ--

ترجمہ : تو میری عیادت کے لئے آیا ہے، کسی پرخاش کے لئے نہیں، پھر یہ تلخ مزاجی کیوں اور کس لئے۔ آ اور غمزدہ ہو کر بیٹھ جا اور جب تو اُٹھ کر جانے لگے تو اِنتہائی دکھ درد کے ساتھ جا یعنی محبوب عاشق کی حالت دیکھ کر مذکورہ حالت میں جائے۔

سبوچہ اے دہمت ہر سحر زمے غالب　　خدائے را، زسر کوچہ مغاں برخیز

لغت : سبوچہ اے: ایک چھوٹا پیالہ، چھوٹا مٹکا-- دہمت: میں تجھے دوں گا-- خدائے را: خدا کے لئے، تجھے خدا کی قسم--

ترجمہ : اے غالب تجھے خدا کی قسم تو کوچہ مغاں یعنی شراب فروش، ساقی کے کوچہ سے اُٹھ جا میں تجھے ہر روز صُبح کے وقت شراب کا سبوچہ دیا کروں گا۔

غزل #5

با ہمہ گم گشتگی خالی بود جایم ہنوز گاہ گاہے در خیال خویش می آیم ہنوز

لغت : گم گشتگی: گم ہو جانے کی حالت، بے خودی کی حالت-- گاہ گاہے: کبھی کبھی، کبھی کبھار--

ترجمہ : تمام تر بے خُودی کے عالم میں ہوتے ہوئے ابھی میری جگہ خالی ہے- کبھی کبھی میں اپنے خیال میں آجاتا ہوں- بے خُودی سے مُراد ترک خُودی ہے- یعنی اگر اس حالت میں بھی مجھے یہ احساس ہو کہ میں نے خُود کو کھو دیا ہے تو اس کا مطلب ہو گا کہ میری بے خُودی ہنوز نامکمل ہے-

تا سر خار کدامیں دشت در جان می خلد کز ہجوم شوق می خارد کف پایم ہنوز

لغت : کدامیں: کون سا-- می خلد: چبھ رہا ہے-- می خارد: کھجلا رہا ہے-- سرخار: کانٹے کی نوک--

ترجمہ : اللہ جانے کس جنگل کے کانٹے کی نوک میری جان میں چبھ رہی ہے کہ کثرت شوق سے میرے پاؤں کے تلوے ابھی تک کھجلا رہے ہیں- گویا عشق میں کثرت شوق مسلسل جاری ہے-

خشک شد چندانکہ مے جز و بدن شد شیشہ را ہم چناں گوئی در انگوراست صہبایم ہنوز

لغت : چندانکہ: اس قدر کہ، اتنا کہ-- شیشہ را: صراحی-- صہبایم: میری شراب--

ترجمہ : شراب اس حد تک خشک ہو گئی کہ وہ صراحی کے بدن کا حصّہ بن گئی، بس یوں سمجھو کہ میری شراب ابھی انگور ہی میں ہے- اپنی محرومی کی بات کی ہے- کہنا یہ چاہا ہے کہ صراحی سے شراب کا اور قطرہ بھی اپنے مقدر میں نہ تھا، ممکن ہے اپنے حصّے کی کچھ شراب ابھی انگور ہی میں ہو-

بعد مردن مشت خاکم در نورد صرصراست بے قراری می زند موج از سراپایم ہنوز

لغت : مردن: مرنا-- در نورد صرصر: تیز ہوا یا آندھی کی لپیٹ میں--

ترجمہ : میرے مرنے کے بعد میری مشت خاک آندھی کی لپیٹ میں آگئی ہے، چنانچہ میرے سارے وجود سے ابھی تک بے قراری کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے- عشق میں بے قراری کا یہ عالم ہے کہ مرنے کے بعد بھی وہ ختم نہیں ہو رہی-

تازہ دور افتادہ اے طرف بساط عشرتم می تواں افشرد مے از لالے پالایم ہنوز

لغت : تازہ دور افتادہ اے: مُراد جو ابھی ابھی باہر نکلا ہو-- می تواں افشرد: نچوڑی جا سکتی ہے-- از لالے پالایم: میرے جام کی تہ سے--

ترجمہ : میں ابھی ابھی محفل عیش و نشاط سے باہر آیا ہوں، چنانچہ میرے جام کی تہ سے تلچھٹ نچوڑی جا سکتی ہے- مُراد یہ کہ جو جام میخوار نے ابھی ابھی چھوڑا ہے، اس میں ایک آدھ قطرہ شراب کا تو ہو گا یا تھوڑی سی تلچھٹ بچ گئی ہو گی، جس سے شراب نچوڑی جا سکتی ہے-

چشمم از جوش نگہ خوں گشت و از مژگاں چکید ہم چناں در حلقہ دام تماشایم ہنوز

لغت : چکید: ٹپکی، ٹپک گئی-- ہم چناں: اسی طرح-- جوش نگاہ: جوش دیدار--

ترجمہ : میری آنکھیں جوش دیدار میں خون ہو کر رہ گئیں اور یوں میری نظریں خون کی صورت میں پلکوں سے ٹپک پڑیں، لیکن میں ابھی تک اسی طرح نظارے کے جال کے حلقے میں گرفتار ہوں- یعنی میرا شوق دیدار اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے-

صد قیامت در نورد ہر نفس خوں گشتہ است　　من زخامی در فشار بیم فردایم ہنوز

لغت : فشار بیم: خوف کی گھٹن-- خامی: کچاپن، ناتجربہ کاری-- فردا: آنے والا کل، روز قیامت--

ترجمہ : ہر ہر سانس میں سینکڑوں قیامتیں خون ہو کر رہ گئی ہیں لیکن میں اپنی خامی کی وجہ سے ابھی تک فردا کے خوف کی گھٹن کا شکار ہوں- مُراد یہ کہ اِنسانی زندگی کا ہر لمحہ، مختلف مسائل اور آلام و مصائب وغیرہ کی بنا پر ایک قیامت ہے، اس صورت میں روز قیامت کا خوف یا انتظار کیسا؟

تا کجا یا رب فروشت اشک من ظلمت زخاک　　لالہ بے داغ از زمین روید بصحرایم ہنوز

لغت : فروشت: دھوڈالی-- روید: اگتا ہے-- تا کجا: کہاں تک یعنی کتنا-- ظلمت: تاریکی--

ترجمہ : یارب میرے آنسوؤں نے زمین کی تاریکی و کدورت کو کس حد تک یعنی اتنا دھوڈالا ہے کہ اب میرے صحرا میں زمین سے لالہ کا پھول بے داغ اگتا ہے- بے داغ لالہ سے مُراد اس کا سرخ ہونا ہے- گویا اس کا اس طرح اگنا اس بات کی دلیل بنتی ہے کہ اس زمین کو عاشق کے خونیں اشکوں نے سیراب کیا ہے-

با تغافل بر نیامد طاقتم، لیک از ہوس　　در تمنائے نگاہ بے محابایم ہنوز

لغت : برنیامد طاقتم: میری طاقت پوری نہیں اترتی، مجھ میں نپٹنے کا یارا نہیں، اہلیت نہیں-- بے محابا: بے دھڑک--

ترجمہ : محبوب کے تغافل سے نپٹنے کی مجھ میں اہلیت و ہمت ہی نہیں ہے، لیکن پھر بھی میری ہوس کا یہ عالم ہے کہ میں ابھی تک اس کی بے دھڑک نگاہوں کی تمنا لیے ہوئے ہوں- یعنی میں تو اس کی تغافل آمیز نگاہوں کا متحمل نہیں ہو سکتا پھر بھلا اس کی نگاہ بے محابا کو کیونکر برداشت کر سکوں گا لیکن میری ہوس اس کی تمنا کر رہی ہے-

ہمرہاں در منزل آرامیدہ و غالبؔ زضعف　　پا بروں نا رفتہ از نقش کف پایم ہنوز

لغت : آرامیدہ: آرام کر رہے ہیں-- ضعف: ناتوانی-- پابروں نا رفتہ: پاؤں باہر نہ نکلا ہوا--

ترجمہ : غالبؔ میرے ہمراہی تو منزل پر پہنچ کر آرام کر رہے ہیں، جبکہ میرا یہ حال ہے کہ ناتوانی کے باعث میرا پاؤں ابھی تک میرے کف پا کے نشان سے باہر نہیں آیا- یعنی آدمی چلتا ہے تو پاؤں کے نشان بنتے چلے جاتے ہیں، گویا وہ آگے بڑھ رہا ہے لیکن جب نشان ہی سے پاؤں آگے نہ ہوا ہو تو ظاہر ہے کہ وہ شخص وہیں کھڑا ہے- غالبؔ نے اپنی ناتوانی کو آگے نہ بڑھنے کا باعث قرار دیا ہے-

---

ردیف-س

غزل #1

داغ تلخ گویانم لذت سم ازمن پرس　　محو تند خویانم حیرت رم از من پرس

لغت : داغ تلخ گویانم: میں تلخ بولنے والوں کے ہاتھوں جلا ہوا ہوں، مارا ہوا ہوں-- سم: زہر-- محو تند خویانم: میں تند مزاجوں میں کھویا ہوا ہوں-- پرس: پوچھ--

ترجمہ : میں تلخ گوؤں کا مارا ہوا ہوں، زہر کی لذت تو مجھ سے پوچھ، میں تند مزاجوں حسینوں میں کھویا ہوا ہوں، حیرت رم مجھ سے پوچھ- تلخ

گو اور تند خو سے مُراد معشوق ہیں۔ یعنی عاشق کو ان کی تلخ گوئی میں، جو زہر کی مانند ہے، ایک خاص لذت محسوس ہوتی ہے، اسی طرح ان کی تیز مزاجی میں وہ اتنا محو ہے کہ سراپا حیرت بن گیا ہے۔

موجے از شرابستم، لختے از کبابستم　　شور من ہم از من جو، سوز من ہم از من پرس

لغت : موجے: ایک لہر-- از شرابستم: میں شراب کی لہر ہوں-- لختے: ایک ٹکڑا-- جو: تلاش کر دیکھ--

ترجمہ : میں یعنی میرا وجود شراب کی ایک لہر اور کباب کا ایک ٹکڑا ہے۔ جوش شراب دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو اور میرے سوز محبت کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھو۔ محبت میں اپنے بے حد جوش و سوز کی بات شراب اور کباب کے حوالے سے کی ہے۔

نیست باغنودنہا برگ پر کشودنہا　　از عدم بروں آمد سعی آدم از من پرس

لغت : غنودنہا: غنودن کی جمع، اونگھنا-- پر کشودنہا: پر کھولنا کشودن کی جمع-- برگ: ساز و سامان--

ترجمہ : اونگھنے میں پر کھولنے اڑنے کا کوئی ساز و سامان نہیں ہے۔ اِنسان جو عدم سے باہر آیا تو اس کی کوشش کے بارے میں مجھ سے پوچھ۔ حالت عدم کو غنودگی سے تعبیر کیا ہے جس میں اِنسان کوئی کام یا عمل نہیں کر سکتا اس لحاظ سے اِنسان جو اپنی سعی، عدم سے وجود میں آیا ہے تو اس خاطر کہ وہ زندگی میں اپنی مخفی قوتوں اور اہلیتوں سے کام لے سکے۔

نفس چوں زبوں گردد، دیورا بفرماں گیر　　محرم سلیمانم نقش خاتم از من پرس

لغت : زبوں گردد: بدحال یا سرکش ہو جائے-- محرم سلیمانم: میں حضرت سلیمان کا واقف حال ہوں-- خاتم: مُراد حضرت سلیمان کی انگوٹھی جس سے وہ دیو کو قابو کر لیتے اور اس سے حسب منشا کام لیتے۔ قرآنی تلمیح ہے--

ترجمہ : جب نفس بدحال یا سرکش ہو جائے تو تو دیو کو حکم دے کہ وہ تیرا فرمان بجالائے۔ میں حضرت سلیمانؑ کا واقف حال یا رازدار ہوں، ان کی خاتم کی حقیقت مجھ سے پوچھ۔ یعنی اِنسان میں اتنی اہلیت و قوت ہے کہ وہ اپنے سرکش نفس پر قابو پا سکتا ہے۔ اس اہلیت و قوت کو شاعر نے خاتم سلیمانی سے تشبیہ دی ہے۔

اے کہ دردل آزاری بیش را کم انگاری　　در شمار غم خواری بیشی کم از من پرس

لغت : دل آزاری: دوسروں کو تکلیف پہنچانا، دِل آزردہ کرنا-- کم انگاری: تو کم سمجھتا ہے-- بیشی کم: تھوڑی کو بہت سمجھنا--

ترجمہ : اے محبوب تو اپنے عشاق کی بہت دِل آزاری کرتا ہے لیکن پھر بھی اسے کم سمجھتا ہے اور ادھر میرا یہ حال ہے کہ تو جو تھوڑی سی غم خواری کرتا ہے اسے میں بہت سمجھتا ہوں۔ گویا محبوب، عاشقوں کی بے حد دِل آزاری پر بھی مطمئن نہیں ہوتا اور سمجھتا ہے کہ اس نے بہت کم ایسا کیا ہے جبکہ عاشق، محبوب کی معمولی سی غم خواری کو بھی اپنے لئے بے حد تسکین سمجھتا ہے۔

بوسہ از لبانم دہ، عمر خضراز من خواہ　　جام مے بہ پیشم نہ، عشرت جم از من پرس

لغت : عمر خضر: طویل عمر، حیات جاوداں جو حضرت خضر کو ملی-- جم قدیم: ایرانی بادشاہ جمشید جو عیش و عشرت کی وجہ سے ضرب المثل بن گیا ہے--

ترجمہ : اے محبوب تو مجھے اپنے ہونٹوں کا بوسہ دے اور پھر اس بوسے کا اثر یہ دیکھ کہ مجھے گویا عمر خضر مل گئی ہے۔ تو میرے سامنے جام شراب رکھ دے اور پھر جمشید کے عیش و عشرت کی کیفیت مجھ سے پوچھ۔ یعنی عاشق کے لئے لب محبوب کا بوسہ عمر خضر اور اس کا جام شراب پیش کرنا جمشید کی سی عشرت کا باعث ہے۔

تیغ غمزہ با اغیار آنچہ کرد می دانی　　خنجر تغافل را تیزی دم از من پرس

لغت : تیغ غمزہ: آنکھوں کے اشاروں کی تلوار، انتہائی دلکش نازوادا-- تیزی دم: دھار کی تیزی--

ترجمہ : تیری تیغ غمزہ نے رقیبوں کا جو حال کیا وہ تجھے معلوم ہے- اپنے تغافل کے خنجر کی دھار کی تیزی کے بارے میں مجھ سے پوچھ- یعنی رقیبوں نے محبوب کے غمزہ وادا کا کوئی اثر نہیں لیا جبکہ سچے عاشق پر محبوب کی بے توجہی یا دانستہ غفلت سے کام لینے کا بھی بے حد اثر ہوا-

خلد را نہادم من، لُطف کوثر از من جو کعبہ را سوادم من، شور زمزم از من پرس

لغت : نہادم من: میں بنیاد ہوں، میں خُود ہوں-- سوادم من: میں علاقہ یا شہر ہوں، خُود کعبہ ہوں--

ترجمہ : میرا وجود خُود خلد ہے، اس لئے تو مجھ سے کوثر کی لذت حاصل کر- میں خُود کعبہ ہوں، اس شور چشمہ زمزم کے بارے میں تو مجھ سے پوچھ کہ آب زمزم کیا ہے؟ خُود کو خلد اور کعبہ قرار دے کر ان سے متعلق کوثر اور زمزم کی لذت و اہمیت کی بات کی ہے-

ورد من بود غالبؔ یا علیؓ ابو طالب نیست بخل با طالب، اسم عظم از من پرس

لغت : بخل: کنجوسی-- اسم اعظم: خدا تعالیٰ کا ایسا بڑا نام جو اسم ذات ہے، باقی سب نام اسمائے صفات ہیں- یہ نام صرف انبیاء و اولیاء کو معلوم ہے- اس نام کے حوالے سے جو دعا کی جائے وہ ہمیشہ قبول ہوتی ہے--

ترجمہ : اے غالبؔ میں حضرت علی بن ابو طالب کے نام نامی کا ورد کرتا رہتا ہوں- تو اسم اعظم کے بارے میں مجھ سے پوچھ جو طالب دعا مانگنے والے کے ساتھ بخل سے کام نہیں لیتا- گویا یہ ورد اسم اعظم کی طرح ہے کہ اس ورد سے میری ہر دعا یا خواہش پوری ہو جاتی ہے- حضرت علی سے اپنی بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا ہے-

---

غزل #2

کاشانہ نشیں عشوہ گرے راچہ کند کس بے فتنہ سرہ گذرے راچہ کند کس

لغت : کاشانہ نشیں: گھر میں بیٹھ رہنے والا، پردہ نشیں-- کاشانہ: محل، رئیسوں کا گھر-- عشوہ گرے: ایک غمزہ و ناز کرنے والا--

ترجمہ : ایک ایسے معشوق کا کوئی کیا کرے جو پردے میں رہ کر اپنے ناز و ادا دکھا رہا ہے، اور ایسی رہگذر کس کام کی جس میں کوئی فتنہ نہ ہو- معشوق چونکہ پردہ نشین ہے اور وہ باہر نہیں نکلتا جس کے سبب راستہ اس کے جلوہ حُسن کی فتنہ انگیزی سے محروم ہے- وہ باہر آئے تو عشاق اس کی راہ میں بچھ بچھ جائیں-

بگداخت دِل از نالہ، مگر ایں ہمہ بس نیست بے ہودہ امید اثرے راچہ کند کس

لغت : بگداخت: پگھل گیا-- مگر: شاید کیا--

ترجمہ : دل آتشیں نالہ و فریاد سے پگھل گیا ہے، کیا اتنا ہی کافی نہیں ہے، پھر کسی اثر کی امید رکھنا تو بیکار سی بات ہوگی- عاشق نالہ و فریاد کرتا رہا جس میں اتنی حرارت تھی کہ اس سے دِل پگھل گیا، لیکن محبوب نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا- اس صورت میں محبوب سے کوئی امید رکھنا بے معنی ہوگا-

کیموس میسمای و ز اخلاط مفرما تادشنہ نباشد، جگرے راچہ کند کس

لغت : کیموس: رس، کھانا ہضم ہونے کے بعد معدہ میں پیدا ہونے والا مادہ-- میسمای: ناپ تول نہ کر-- اخلاط: خلط کی جمع، اِنسانی مزاج-- چار جزو: سودا، صفرا، بلغم اور خون-- مفرما: کی بات نہ کر--

ترجمہ : کیموس کا جائزہ نہ لے اور خلطوں کی بات نہ کر، جب خنجر ہی نہ ہو تو جگر کا کوئی کیا کرے۔ یعنی عاشق تو معشوق کے ہاتھوں مرنا چاہتا ہے، اخلاط کی کمی بیشی سے اسے کوئی سروکار نہیں، یعنی اسے وہ اہمیت نہیں دیتا۔

در ہدیہ دِل و دیں بصد ابرام پذیرد منت نہ سرمایہ پرے راچہ کند کس

لغت : ابرام: اصرار-- پذیرد: قبول کرتا ہے-- منت نہ: احسان دھرنے والا-- سرمایہ پر: مال یا سرمایہ خورد برد کر دینے والا--

ترجمہ : وہ محبوب، دِل و دین کو تحفہ کے طور پر بھی بصد اصرار یعنی بے پناہ اصرار کے بعد قبول کرتا ہے، ایسے شخص کا کوئی کیا کرے جو سرمایہ بھی لوٹ لیتا ہے اور الٹا احسان بھی دھرتا ہے۔ یعنی ایسے محبوب سے نپٹنا مشکل ہے جو عاشق کا دِل و دین بھی لوٹ لیتا ہے اور اس پر احسان بھی جتاتا ہے۔

انصاف دہم چوں نہ گراید بمن از مہر دل دادہ آشفتہ سرے راچہ کند کس

لغت : چوں نہ: کیوں نہ-- گراید بمن: میری طرف مائل ہو-- دلدادہ آشفتہ سرے: ایک سر پھرا عاشق--

ترجمہ : میں تو انصاف کی بات کرتا ہوں کہ وہ محبت سے میری طرف مائل نہیں ہوتا تو اس لئے کہ وہ بھلا مجھ ایسے سر پھرے عاشق کا کیا کرے گا، یعنی کیونکر مجھ سے نپٹ سکے گا۔

با خویشتن از رشک مدارا نتواں کرد در راہ محبت خضرے راچہ کند کس

لغت : مدارا: صلح، مُراد برداشت کرنا--

ترجمہ : محبت میں تو رشک کی بنا پر اپنی ذات کو بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا، پھر بھلا اس راہ میں خضر کی رہنمائی کو کوئی کیا کرے۔ یعنی خضر کی رہنمائی بھی گوارا نہیں ہے۔ رشک پر غالبؔ نے کئی اشعار کہے ہیں۔ ایک اردو کا شعر ہے:

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

گر سر خوشی از بادہ مُراد است بیاشام واعظ تو و یزداں، خبرے راچہ کند کس

لغت : سرخوشی: بے حد مسرت و شادمانی-- بیاشام: پی لے-- تو و یزداں: تجھے خدا کی قسم--

ترجمہ : اے واعظ اگر بہشت کی سرخوشی سے مُراد شراب ہے یعنی بہشت میں شراب طہورہ ملے گی تو تو یہاں پی لے۔ تجھے خدا کی قسم تو خُود ہی بتا بھلا کس خبر یعنی خوش خبری کو کوئی کیا کرے۔ یعنی یہ تو محض دِل کو خوش رکھنے والی بات ہے کہ وہاں شراب طہورہ ملے گی۔ غالبؔ ہی کے بقول

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن دل کے خوش رکھنے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

نایافتہ بارم بہ نراندن چہ شکیم گیرم کہ خُود از تست درے را کند کس

لغت : نایافتہ بارم: میں وہ ہوں جسے باریابی حاصل نہیں ہوئی، ملاقات کی اجازت نہیں ملی-- نراندن: نہ لوٹانا--

ترجمہ : مجھے تو تیری باریابی میسر نہیں آئی، اس صورت میں اگر تو نے مجھے دروازے سے نہیں لوٹایا ہے تو اس سے میرے صبر و قرار کا کیا سامان ہو گا۔ میں یہ مان لیتا ہوں کہ یہ سب کچھ تیرا ہی کیا دھرا ہے، یعنی تو نے ہی اپنا در کھلا رکھا ہے اور مجھے بھی لوٹنے کو نہیں کہا۔ پھر اس کا کیا فائدہ؟

آں نیست کہ صحرائے سخن جادہ ندارد واژوں روش کج نگرے راچہ کند کس

لغت : جادہ: راستہ-- واژوں روش: الٹے راستے چلنے والا-- کج نگرے: ٹیڑھا دیکھنے والا، یعنی دوسروں کی بات کو الٹ سمجھنے والا--

ترجمہ: یہ بات نہیں ہے کہ صحرائے سخن، سخن گوئی کی کوئی راہ نہیں ہے۔ لیکن اگر بات سننے اور سمجھنے والا ہی کج فہم ہو اور ہر بات کے الٹے معنی لے تو اس کا تو کوئی چارہ نہیں۔ یعنی بات کرنے کے سو ڈھنگ ہیں، اب یہ بات سننے والے پر منحصر ہے کہ وہ اس کے کیا معنی لیتا ہے۔

غالبؔ بہ جہاں پادشہاں از پے داد اند　　فرماں دہ بیداد گرے راچہ کند کس

لغت: از پے داد اند: انصاف کے لئے ہیں۔۔ فرماں دہ: حکم دینے والا، فرماں روا۔۔ بیداد گرے: ستم ڈھانے والا۔۔

ترجمہ: غالبؔ دُنیا میں بادشاہ عدل و انصاف کے لئے ہوتے ہیں، لیکن ایک ایسا فرماں رواں جو الٹا بیداد گر ہو، اس کا کوئی کیا کرے۔ یعنی وہ انصاف تو کرے نہیں الٹا فریادی پر ظلم ڈھائے۔

غزل #3

لطفے بہ تحت ہر نگہ خشمگیں شناس　　آرائش جبین شگرفاں زچیں شناس

لغت: نگہ خشمگیں: غصے سے بھری نگاہ۔۔ شناس: پہچان، دیکھ۔۔ شگرفاں: شگرف کی جمع، نادر، خوبصورت حسن۔۔

ترجمہ: تو دیکھ کہ حسینوں کی ہر خشمگیں نگاہ میں ایک خاص لُطف ہے۔ ان حسینوں کی پیشانی کی آرائش ہی ان کی پیشانی کے شکنوں سے ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں محبوب اگر چیں بہ جبیں ہوا ہے تو اس کے حُسن و دِل کشی میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک شاعر نے محبوب کے غصے سے دیکھنے پر بھی مسرت کا اظہار کیا ہے:

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں　　میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

باز آ کہ کار خُود بہ نگاہت سپردہ ایم　　مارا خجل ز تفرقہ مہر و کیں شناس

لغت: باز آ: لوٹ آ۔۔ خجل: شرمندہ۔۔ تفرقہ: فرق کرنا، امتیاز کرنا۔۔

ترجمہ: اے محبوب تو لوٹ آ کیونکہ ہم نے اپنا معاملہ تیری نگاہ پر چھوڑ دیا ہے۔ تو یہ دیکھ کہ ہمیں اپنے محبت اور کینے میں امتیاز کرنے پر ندامت ہے۔ یعنی محبوب اگر عاشق کو محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہے یا خشم آلود نگاہوں سے تو عاشق کے لئے دونوں انداز برابر ہیں، اس لئے کہ محبوب عاشق کی طرف دیکھتا تو ہے پھر وہی بات کہ:

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں　　میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

بے پردہ تاب محرمی راز ما مجوی　　خوں گشتن دِل از مژہ و آستیں شناس

لغت: بے پردہ: کھل کر۔۔ خون گشتن: خون ہو جانا۔۔ مجوی: مت تلاش کر، توقع نہ رکھ۔۔

ترجمہ: تو ہم سے کھل کر یا کھلم کھلا اس امر کی توقع نہ رکھ کہ ہم تجھے بتائیں کہ ہم میں اپنا راز چھپانے کی کتنی طاقت ہے، یعنی ہم نے راز محبت سینے میں کیسے چھپا رکھا ہے۔ تو اس سلسلے میں ہماری پلکوں اور آستین کو دیکھ جن پر ہمارا دِل راز محبت چھپانے کے باعث خون ہو کر ٹپک رہا ہے۔ یعنی ہمارے خونیں آنسو یہ راز فاش کر دیں گے۔

دانم کہ وحشت تو بیفزود ز انتظار　　جز صید دام دیدہ نباشد کمیں، شناس

لغت : بیفزود: بڑھ گئی ہے-- صید دام دیدہ: وہ شکار جو کبھی جال میں پھنس چکا ہو-- کمیں شناس: وہ شکار جو شکاری کی گھات سے آشنا ہو--

ترجمہ : میرے انتظار سے تیری گھبراہٹ اور وحشت میں اضافہ ہو گیا ہے- تو میرے پاس آنے سے گھبراتا ہے- یہ بات میرے لئے باعث رشک ہے' اس لئے کہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ تیرا مجھ سے یوں دور رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ تو پہلے کسی شکاری کے جال میں پھنس چکا ہے- جو شکار پہلے کبھی جال میں پھنس چکا ہو وہ بعد میں جال سے دور رہتا ہے- مراد یہ کہ محبوب پر پہلے کوئی اور عاشق ہو چکا ہے' اس لئے وہ اب اس عاشق سے دور رہنا چاہتا ہے-

می خواہد انتقام زہجراں کشیدنی خوں گرمی دِل از نفس آتشیں شناس

ترجمہ : تو میرے آتشیں سانسوں سے میرے دِل کی خوں گرمی جوش کا اندازہ کر لے- اصل میں میرا دِل ہجر و فراق سے انتقام لینا چاہتا ہے- عاشق فراق میں بیٹھا آتشیں آہیں بھر رہا ہے جس کی وجہ سے اس کے سانس سے شعلے ابھر رہے ہیں- یہ سب مذکورہ انتقام لینے کی خواہش کے سبب دِل کے جوش کا پتا دیتے ہیں-

آرائش زمانہ زبیداد کردہ اند ہر خوں کہ ریخت غازہ روے زمیں شناس

لغت : بیداد: ظلم و ستم-- کردہ اند: انہوں نے کیا ہے یعنی قضا و قدر نے کیا ہے-- ریخت: گرا' بہایا گیا-- غازہ: سرخی جو چہرے کی چمک اور سجاوٹ کے لئے لگاتے ہیں--

ترجمہ : زمانے کی آرائش ظلم و ستم سے ہوئی ہے- ہر وہ خون جو زمین پر بہایا گیا اسے زمین کے چہرے کی سرخی سمجھنا چاہئے- مراد یہ کہ ہر دور میں' دُنیا میں اِنسان نے اِنسان کا خون بہایا ہے جو انتہائی بے دردی اور ظلم و ستم کی علامت ہے-

درراہ عشق شیوہ دانش قبول نیست حیف است سعی رہرو پا از جبیں شناس

لغت : شیوہ دانش: عقل و خرد کا طور طریقہ' انداز-- حیف است: افسوس ہے-- رہرو پا از جبیں شناس: وہ راہی جو چلتے ہوئے پاؤں اور پیشانی میں فرق نہ سمجھے' یعنی صرف پاؤں کے بل چلتا ہے--

ترجمہ : راہ عشق میں عقل و خرد کا انداز قبول نہیں ہے- افسوس ہے اس رہرو کی کوشش پر جو چلتے ہوئے پاؤں اور پیشانی میں فرق جانتا ہے' گویا یہ عقل و خرد کا انداز ہے جبکہ عشق میں تو عاشق سر کے بل راستہ طے کرتا ہے-

از دہر غیر گردش رنگے پدید نیست ایں روضہ را سراب گل و یاسمیں شناس

لغت : دہر: زمانہ' دُنیا-- پدید نیست: ظاہر یا نمایاں نہیں ہے-- سراب: ریتلی زمین کی وہ جگہ جس پر پانی کا دھوکا ہے' مجازاً' بمعنی دھوکہ فریب-- روضہ: باغ' سبزہ زار' مقبرہ--

ترجمہ : اس دُنیا سے گردش رنگ کے سوا اور کچھ نمایاں نہیں ہے- تو اس باغ دُنیا کو گل و یاسمیں کا سراب سمجھ- یعنی زمانے کی کچھ ایسی کیفیت ہے کہ اس میں ایک رنگ آتا اور ایک رنگ جاتا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے' کوئی رنگ حقیقی نہیں ہے بالکل اسی طرح جس طرح دور سے تو رنگین پھول گل و یاسمین نظر آئیں لیکن حقیقتاً ان کا کوئی وجود نہ ہو- رنگ سے مراد انقلابات بھی ہو سکتی ہے-

حسرت صلاے ربط سرو دست می زند نقش ضمیر شاہ زتاج و نگیں شناس

لغت : صلا: پکار کر کہنا-- ربط: تعلق-- نگین: شاہی انگوٹھی کا نگینہ جو مہر کا کام دیتا ہے--

ترجمہ : حسرت پکار پکار کر سر اور ہاتھ میں باہمی تعلق و ربط کی بات کر رہی ہے- تو بادشاہ کے ضمیر کے نقش کا اندازہ اس کے تاج اور نگین سے لگا لے- یعنی بادشاہ ایک لحاظ سے بے بس ہے کہ اس کے ہاتھ تو شاہی فرمانوں پر مہر لگاتے چلے جا رہے ہیں لیکن اس کے سر یا دماغ میں کیا

اور کیسے کیسے افکار ہیں، ان کا کسی کو علم نہیں۔ گویا بادشاہ کے ضمیر میں پوشیدہ افکار و تصورات کا اندازہ اس کے تاج و نگین ہی سے لگالے۔

بے غم نہاد مرد گرامی نمی شود زنہار قدر خاطر اندوہ گیں شناس

لغت : نہاد: فطرت، ہستی-- گرامی: باعظمت-- خاطر اندوہ گیں: غمزدہ دل--

ترجمہ : غم و اندوہ کے بغیر انسان کی زندگی باعظمت نہیں بنتی، دیکھو یعنی اے محبوب تو اپنے عاشق کے غمزدہ دل کی قدر و اہمیت پہچان۔ غالبؔ نے دراصل ایک عاشق کے حوالے سے ایک عمومی بات کی ہے اور وہ یہی کہ غم و اندوہ کی صورت میں انسان کی خفتہ صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں اور وہ ایسے کام کر جاتا ہے جو اس کی عظمت کا باعث بنتے ہیں۔

دور قدح بہ نوبت و مے خوارگاں گروہ آوخ ز ساقیان یسار از یمیں شناس

لغت : دور: گردش-- بہ نوبت: اپنی اپنی باری پر-- آوخ: افسوس-- یسار: بائیں-- یمین: دائیں-- یسار از یمیں شناس: جو بائیں دائیں کے چکر میں پڑا ہو، یعنی پہلے دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے--

ترجمہ : جام شراب کا دور تو باری کے مطابق چلتا ہے، ادھر میخواروں کا ہجوم ہے، اس صورت میں ان ساقیوں پر افسوس ہے جو اس چکر میں پڑے ہیں کہ دور جام کا آغاز بائیں طرف سے کیا جائے یا دائیں طرف سے

غالبؔ مذاق مانتواں یافتن ز ما رو شیوہ نظیری و طرز حزیں شناس

لغت : نظیری: مشہور فارسی شاعر نظیری-- حزیں: مشہور فارسی شاعر حزیں-- شیوہ: انداز-- طرز: انداز یعنی انداز شعر گوئی--

ترجمہ : اے غالبؔ ہم سے ہمارے ذوق سخن کا تجھے پتا نہ چل سکے گا۔ جا اور نظیری اور حزیں ایسے شعرا کے کلام سے ان کے مذاق سخن کا پتا چلا۔ یعنی یہ وہ شعرا ہیں جن سے غالبؔ خاصا متاثر ہے اور ان کی زمینوں میں اس نے بعض غزلیں بھی کہی ہیں۔

غزل #4

تیغ از نیام بے ہدہ بیرون نکردہ کس مارا بہ ہیچ کشتہ و ممنون نکردہ کس

لغت : بیہدہ: بیہودہ، یونہی، بیکاری، رائیگاں-- بہ ہیچ کشتہ: یونہی، بیکار میں قتل کر ڈالا-- نکردہ کس: کسی نے نہ کیا--

ترجمہ : کسی یعنی محبوب نے تلواریوں ہی نیام سے نہیں نکالی ہے، البتہ ہمیں یونہی مار ڈالا گیا اور پھر کسی پر احسان بھی نہیں دھرا گیا کوئی ممنون بھی نہیں ہوا۔

فرصت ز دست رفتہ و حسرت فسردہ پاے کار از دوا گذشتہ و افسون نکردہ کس

لغت : فشردہ پاے: پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئی-- افسوں: جادو-- کار: کام، مراد مرض--

ترجمہ : موقع ہاتھ سے نکل گیا اور حسرت پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئی یعنی ٹک کے بیٹھ گئی اور ہلنے یا دور ہونے کا نام نہ لیا۔ مرض کا معاملہ دوا سے گذر گیا اور کسی نے جادو ٹونا بھی نہ کیا کہ شاید اسی سے مرض دور ہو جاتا۔

داغم ز عاشقاں کہ ستمہاے دوست را نسبت بہ مہربانی گردون نکردہ کس

لغت : داغم: میں جلتا ہوں، مجھے دکھ ہوتا ہے-- نسبت نکردہ کس: کسی نے منسوب نہیں کیا--

ترجمہ : میں ان عاشقوں کی اس روش سے جلتا ہوں مجھے دکھ ہوتا ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی محبوب کے ظلم و ستم کو آسمان کی مہربانی

قرار نہیں دیا۔ یعنی محبوب کے ستم، عاشق کے لئے بہت بڑی نعمت ہیں جو آسمانی گردش کے طفیل اسے میسر آتی ہے۔

یا پیش ازیں بلائے جگر تشنگی نہ بود یا چوں من التفات بہ جیحون نکردہ کس

لغت : جگر تشنگی: جگر کا پیاسا ہونا، شوق کی تشنگی-- التفات: توجہ-- جیحون: خراسان کا ایک دریا، مجازاً بمعنی دریا--

ترجمہ : یا تو اس سے پہلے جگر تشنگی کی مصیبت نہ تھی، یا پھر میری طرح کسی نے دریا کی طرف توجہ (رخ) ہی نہیں کی یعنی یا تو کسی میں تشنگی شوق نہ تھی یا پھر میری طرح سارے کا سارا دریا بھی پی لیا اور پیاس پھر بھی برقرار رہی۔

یا رب بہ زاہداں چہ دہی خلد رایگاں جور بتاں ندیدہ و دِل خون نکردہ کس

لغت : رایگاں: مفت میں، فضول، بیکار-- جور: ظلم و ستم--

ترجمہ : یا رب تو ان زاہدوں پرہیز گاروں کو بہشت یونہی کیوں عطا کر رہا ہے۔ ان میں سے کسی نے نہ تو حسینوں کے ظلم و ستم دیکھے یعنی سہے ہیں اور نہ عشق ہی میں کسی کا دِل خون ہوا ہے۔ مطلب یہ کہ بہشت زاہدوں کو بلا جواز ملنے کی بجائے ستم زدہ عاشقوں کو عطا ہونی چاہئے۔

جاں دادن و بکام رسیدن زما ولے آہ از بہائے بوسہ کہ افزون نکردہ کس

لغت : بکام رسیدن: آرزو پالینا، مقصد پالینا-- بہائے بوسہ: بوسے کی قیمت-- افزوں: زیادہ--

ترجمہ : ہم نے تو اس محبوب کے بوسے کی خاطر جان تک دے دی اور اپنی خواہش پوری کرلی، لیکن افسوس کہ کسی محبوب نے اس بوسے کی قیمت نہ بڑھائی۔ مراد یہ کہ محبوب کے بوسے کی خاطر جان دے دینا بھی عاشق کے لئے ایک سستا سودا ہے۔

شرمندہ دلیم و رضا جوے قاتلیم ماچوں کنیم چارہ خُود چون نکردہ کس

لغت : شرمندہ دلیم: ہم دِل سے شرمندہ ہیں-- رضاجو: کسی کی مرضی یا خواہش کا خیال رکھنا-- چون کنیم: کیونکر کریں-- چوں نکردہ کس: جب کسی نے نہیں کیا--

ترجمہ : ہم تو اپنے دِل کے ہاتھوں شرمندہ اور قاتل یعنی محبوب کی رضاجوئی پر خوش ہیں۔ ہم اپنا چارہ کیونکر کریں جب کسی نے یہ چارہ کیا ہی نہیں۔ دِل سے شرمندگی یوں کہ اس کا کچھ خیال نہ کیا۔ کسی اور سے مُراد محبوب ہے جس کے لئے عاشق نے جان دی، لیکن اس محبوب نے عاشق کا کوئی چارہ نہ کیا۔

پیچید بخود ز وحشت من پیش بین من تشبیہ من ہنوز بہ مجنون نکردہ کس

لغت : پیچید بخود: اپنے آپ میں پیچ و تاب کھا رہا ہے-- پیش بین: پیش بینی یعنی پیشین گوئی کرنے والا--

ترجمہ : میری وحشت دیکھ کر میرا پیش بیں پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ مجھے ابھی تک کسی نے مجنوں سے تشبیہ نہیں دی۔ یعنی عاشق کی وحشت اب مجنوں کی وحشت کے برابر ہو چکی ہے، لیکن کوئی بھی اسے مجنوں نہیں کہتا جبکہ اس کے مستقبل کے بارے میں پیشن گوئی کرنے والا اس گومگو کا شکار ہے کہ اگر اس کی وحشت اسی طرح رہی تو اسے مجنوں کہنا بھی مناسب نہ ہو گا یعنی یہ تو اس سے بھی بڑھ جائے گا۔

گیرد مرا بہ پرسش بے رنگی سرشک گوئی حساب اشک جگر گون نکردہ کس

لغت : گیرد مرا: مجھے پکڑتا ہے، اعتراض کرتا ہے-- پرسش: پوچھ گچھ، پوچھنا-- جگر گوں: جگر کے رنگ کا یعنی سرخ خونیں--

ترجمہ : وہ یعنی محبوب اس بنا پر کہ میرے آنسو بے رنگ ہیں، مجھ پر گرفت کر رہا یا اعتراض کر رہا ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کسی نے میرے خونیں آنسوؤں کا حساب نہیں کیا۔ عاشق نے اتنے خونیں آنسو بہائے ہیں کہ اس کے جگر کا سارا خون ختم ہو چکا ہے جس کے سبب

اب سادہ آنسو بہ رہے ہیں جو محبوب کو پسند نہیں- گویا عاشق کے خونیں آنسو بیکار گئے-

غالبؔ ز حسرتی چہ سرائی کہ در غزل چوں او تلاش معنی و مضمون نکردہ کس

لغت : حسرتی: نواب مصطفیٰ خاں جو اردو میں تو شیفتہ اور فارسی میں حسرتی تخلص کرتے تھے-- چہ سرائی: تو کیا تعریف کر رہا ہے--

ترجمہ : غالبؔ تو حسرتی کی کیا تعریف و ستایش کر رہا ہے، غزل میں تو کسی نے بھی اس کی طرح معنی و مضمون تلاش نہیں کیے- یعنی حسرتی کی غزل میں نئے سے نیا مضمون اور تازہ معنی نظر آتے ہیں، اس بنا پر کوئی دوسرا شاعر اس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا-

---

غزل #5

ہر کرا بینی زمے بے خُود ستایش می نویس بہر دفع فتنہ حرزے از برایش می نویس

لغت : ہر کرا: جس کسی کو-- ستایش: اس کی تعریف-- می نویس: لکھتا رہ یعنی لکھ-- حرزے: ایک تعویذ--

ترجمہ : جس کسی کو تو شراب سے بے خُود و سرشار دیکھئے، اس کی تعریف لکھ اور اس کے لئے ایک تعویز لکھ تاکہ اس کی اس بے خُودی میں رخنہ نہ پڑے اور ہر طرح کا فتنہ اس سے دور رہے یعنی صحیح میخوار وہی ہے جس پر، شراب پینے کے بعد، بے خُودی طاری رہے-

اے رقم سنج یمین دوست بیکاری چرا خود سپاس دست خنجر آزمایش می نویس

لغت : رقم سنج: تحریر کرنے والا-- یمین: مُراد دایاں ہاتھ-- سپاس: شکر گزاری-- دست خنجر آزمایش: اس محبوب کا خنجر آزمانے والا ہاتھ--

ترجمہ : تو جو اس محبوب کے دائیں ہاتھ کی کارگزاریوں کی تحریر پر مامور ہے تو کیوں بیکار بیٹھا ہوا ہے ذرا اس کے خنجر آزما ہاتھ کی کارگزاری کا سپاس نامہ ہی لکھ دے- دوسرے لفظوں میں عاشق اس کے دائیں ہاتھ سے قتل ہوا ہے، جس کے لئے وہ محبوب کا شکر گزار ہے-

آنچہ ہمدم ہر شب غم بر سرم می بگذرد ہر سحر یکسر بدیوار سرایش می نویس

لغت : آنچہ: جو کچھ-- بر سرم می بگذرد: مجھ پر بیتی ہے، گذرتی ہے-- سرائش: اس کا گھر--

ترجمہ : اے میرے ہمدم ہر غم کی رات میں جو کچھ مجھ پر گذرتی ہے تو وہ سب کچھ ہر صُبح کے وقت اس محبوب کے گھر کی دیوار پر لکھ دیا کر- بالواسطہ اپنے انتہائی غم محبت کی بات کی اور شب اور سحر کے استعمال سے صنعت تضاد سے کام لیا ہے-

گر ہمیں ریو و غریو و رنگ و نیرنگ است و بس ہر کجا شیخے ست کافر ماجرایش می نویس

لغت : ریو: دھوکا فریب-- غریو: چیخ پکار-- نیرنگ: جادو، چال بازی-- کافر ماجرا: مذہبی معاملات میں اڑیل یا کج بحثی کرنے والا-- شیخ : مُراد مذہبی معاملات جاننے کا دعویدار، ملّا--

ترجمہ : اگر صرف یہی دھوکا فریب، چیخ پکار، رنگ اور نیرنگ ہے تو جہاں کہیں بھی کوئی شیخ ہے تو اسے کافر ماجرا لکھ ڈال- یعنی ان نام نہاد ملاؤں کا کام بس کج بحثی اور اڑیل پن ہے-

خواریے کاندر طریق دوست داری رو دہد از مداد سایہ بال ہمایش می نویس

لغت : خواریے: ایسی ذلت-- کاندر: کہ اندر-- مداد: سیاہی-- بال ہما: ہما کا پر-- دوست داری: محبت کرنا-- رو دہد: واقع ہوتی ہے، اٹھانا--

ترجمہ : وہی خواری جو دوست داری کے راستے میں اٹھانا پڑتی ہے، اس کے بارے میں توہما کے پر کے سائے کی سیاہی سے لکھ- ہما ایک فرضی پرندہ ہے جس کا وجود کوئی نہیں- کہا جاتا ہے کہ اس کا سایہ جس کے سر پر پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے- اس کے پر کے سائے کی سیاہی سے لکھنے کا مطلب ہو گا کہ اس طریق میں بے حد خواری اٹھانا پڑتی ہے-

می فرستی نامہ ویں را چشم زخمے در پے ست چشم حاسد کور باد اورا دعایش می نویس

لغت : می فرستی: تو بھیجتا ہے-- ویں را: اور اس کے-- چشم زخمے: نظر بد کا اثر-- کور باد: اللہ کرے اندھی ہو جائیں--

ترجمہ : تو خط بھیجتا ہے اور نظر بد اس کے پیچھے پیچھے ہے، یعنی نظر بد لگ رہی ہے، تو دعا میں یہ لکھ کہ خدا کرے حاسد کی آنکھیں اندھی ہو جائیں- یعنی حاسد یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ محبوب کی طرف سے عاشق کو کوئی خط جائے- حاسد، رقیب ہی ہو سکتا ہے-

ہر کہ بعد از مرگ عاشق بر مزارش گل برد فتوی از من در بتان زود آشنایش می نویس

لغت : گل برد: پھول لے جاتا ہے-- زود آشنا: جلد آشنا ہونے والا--

ترجمہ : جو کوئی محبوب اپنے عاشق کی موت کے بعد اس کی قبر پر پھول لے کر جاتا ہے تو اس کے بارے میں مجھ سے فتوی لے اور اس کا نام زود آشنا حسینوں کی فہرست میں لکھ دے- زود آشنا طنزاً کہا ہے اردو میں یہی مضمون یوں ادا کیا ہے:

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

رحمے از معشوق ہر جا در کتابے بنگری بر کنار آں ورق "جانہا فدایش" می نویس

لغت : جانہا فدایش: جانیں اس پر قربان ہوں--

ترجمہ : تو جس کتاب میں بھی کہیں معشوق کی طرف سے عاشق پر رحم کی بات پڑھے، اس ورق کے ایک طرف "جانیں اس پر قربان ہوں" لکھ دے- یعنی یہ بڑے تعجب کی بات ہو گی کہ کوئی معشوق اپنے عاشق پر رحم کرتا ہے- اسی لئے جانیں یعنی عاشقوں کی جانیں قربان ہوں، کہا ہے-

اے کہ با یارم خرامی گر دل و دستیت ہست نام من در رہگذر برخاک پایش می نویس

لغت : خرامی: تو ٹہل رہا ہے-- دل و دستیت ہست: تیرا دل اور ہاتھ ہے یعنی تجھ میں حوصلہ ہے--

ترجمہ : اے کہ تو میرے محبوب کے ساتھ ٹہل رہا ہے، اگر تجھ میں کچھ حوصلہ اور جرات ہے تو تو میرا نام اس رہگذر میں اس کی خاک پا پر ہی لکھ دے- یعنی عاشق کو یہ سعادت نصیب ہو کہ اگر وہ محبوب کے ساتھ نہیں چل سکا تو کم از کم اس کا نام تو اس راہ میں ہے-

ہر کجا غالبؔ تخلص در غزل بینی مرا می تراش آن را و مغلوبے بجایش می نویس

لغت : غالبؔ: تخلص بھی ہے اور بمعنی جس کو غلبہ حاصل ہو-- می تراش: چھیل ڈال، کاٹ دے، مٹا ڈال-- مغلوبے: ایک یا کوئی مغلوب جس پر غلبہ پایا گیا ہو-- بجایش: اس کی جگہ--

ترجمہ : تو میری غزل میں جہاں بھی میرا تخلص غالبؔ دیکھے، اسے تو مٹا دے اور اس کی جگہ مغلوب لکھ دے- دوسرے لفظوں میں لفظ غالبؔ محض تخلص کی صورت میں رہا ورنہ زندگی ایک مغلوب کی طرح گذری-

ردیف-ش

غزل#1

دوشم آہنگ عشابود کہ آمد درگوش نالہ از تار ردائے کہ مرا بود بدوش

لغت : دوشم: کل رات میرا-- آہنگ عشا: عشا کی نماز کا ارادہ-- ردا: چادر--

ترجمہ : یہ غزل مضمون کے لحاظ سے مسلسل غزل بنتی ہے- کل رات میں عشا کی نماز پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ میرے کانوں میں، میرے کندھوں پر پڑی ہوئی چادر کے تار سے مجھے نالہ و فریاد کی آواز سنائی دی- غالبؔ نے اس غزل میں اپنے خاص نظریے کا اظہار کیا ہے-

کاے خس شعلہ آواز موذن، زنہار ازپے گرمی ہنگامہ منہ دِل بخروش

لغت : کاے: کہ اے-- خس شعلہ آواز موذن: موذن کی آواز کے شعلے سے جل جانے والا تنکا، یعنی فریفتہ ہونے والا شاعر-- زنہار: خبردار، دیکھو-- ازپے: کی خاطر-- منہ دِل: دِل مت رکھ، مائل نہ کر--

ترجمہ : آواز سنائی دی کہ اے موذن کے شعلہ آواز پر فریفتہ ہونے والے، خبردار گرمی ہنگامہ کی خاطر یعنی اس کے شوق میں اپنا دِل اس شور یعنی اذان کے شور پر مائل نہ کر، توجہ نہ دے-

تکیہ بر عالم و عابد نتواں کرد کہ ہست آں یکے بے ہودہ گو ایں دگرے بیہدہ کوش

لغت : تکیہ نتواں کرد: بھروسا نہیں کیا جاسکتا، سہارا نہیں لیا جاسکتا-- بیہدہ گو: فضول باتیں کرنے والا-- بیہدہ کوش: فضول عمل کرنے والا-- عالم: صاحب علم و دانش، واعظ-- عابد: عبادت گزار--

ترجمہ : عالم اور عابد پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ وہ یعنی عالم تو ایک بے ہودہ گو ہے جب کہ یہ دوسرا یعنی عابد بے ہودہ کوشی میں مصروف رہتا ہے- گویا عالم یا واعظ کا بے کار قسم کا وعظ اور عابد کی جذبہ صادقہ سے عاری عبادت بیکار ہے-

نیست جز حرف درآں فرقہ اندرز سرای نیست جز رنگ دریں طائفہ ازرق پوش

لغت : اندرز سرای: وعظ و نصیحت کرنے والا-- طائفہ: گروہ-- ازرق پوش: نیلی پوش نیلا لباس پہننے والا--

ترجمہ : اس وعظ و نصیحت کرنے والے نام نہاد گروہ یعنی علما میں سوائے لفاظی کے اور کچھ نہیں ہے بس لفظوں پر کھیلتے ہیں اور اس نیلی پوش طبقے عابدوں میں رنگ کے سوا اور کچھ نہیں ہے یعنی ان میں رنگ کی زیبائش کا کچھ زیادہ ہی خیال ہے-

جادہ بگذار و پریشاں رو و در راہروی بہ فریب مے و معشوق مشو رہزن ہوش

لغت : جادہ بگذار: راستہ، ڈگر چھوڑ دے-- پریشاں رو: مُراد آزادانہ چل-- رہزن ہوش: ہوش و حواس کو لوٹنے والا، مُراد کھونے والا--

ترجمہ : تو ان کی ڈگر پر مت چل بلکہ آزادانہ چل اور راہ چلتے ہوئے مے و معشوق کے فریب میں اپنے ہوش و حواس مت کھو، یعنی ان کی فریب کاریوں میں نہ آ-

بوسہ گر خُود بود آساں مبر از شاہد مست بادہ گر خُود بود ارزاں مخر از بادہ فروش

لغت : مبر: مت لے-- مخر: مت خرید--

ترجمہ : اگرچہ مست محبوب کا بوسہ لینا آسان ہی کیوں نہ ہو پھر بھی مت لے اور شراب اگرچہ سستی ہی کیوں نہ ہو، بادہ فروش سے مت خرید- اس شعر میں ایک طرح سے مشکل پسندی کا درس ہے-

ایں نشید است کہ طاعت مکن و زہد مورز ایں نہیب است کہ رسوا مشو و بادہ منوش

لغت : نشید: نغمہ-- مکن: مت کر-- مورز: مت اختیار کر-- نہیب: خوف-- مشو: مت ہو-- منوش: مت پی--

ترجمہ : یہ تو ایک نغمہ یعنی بھلی لگنے والی آواز ہے کہ بندگی و عبادت کے چکر میں نہ پڑ اور نہ زہد و پرہیزگاری ہی اختیار کر اور ان واعظوں وغیرہ کی یہ تنبیہہ کہ رسوا نہ ہو اور شراب نہ پی، سب ڈرانے کی باتیں ہیں-

حاصل آنست ازیں جملہ نبودن کہ مباش مانہ افسانہ سرائیم و تو افسانہ نوش

لغت : حاصل: خلاصہ، نچوڑ-- نبودن: نہ ہونا-- مباش: مت ہو، یعنی اپنی ذات کی نفی کر لے-- نہ افسانہ سرائیم: ہم داستان گو نہیں ہیں--

ترجمہ : اور یہ جو میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ تو یہ نہ ہو وہ نہ ہو ایسا نہ بن ویسا نہ بن تو اس تمام کا نچوڑ یہ ہے کہ تو اپنی ذات کی نفی کر لے- اس سلسلے میں نہ تو ہم کوئی داستاں گو ہیں اور نہ تو کوئی داستان سننے والا ہے-

من کہ بودے کفم از مزد عبادت خالی چودلم گشت تو انگر، بہ رہ آورد سروش

لغت : مزد عبادت: عبادت کی اجرت، سرمایہ-- بہ رہ آورد سروش: غیبی فرشتہ کی طرف سے تحفہ، مراد خوش خبری-- تو انگر: دولت مند، مالدار--

ترجمہ : میرا ہاتھ تو عبادت کے سرمائے سے خالی ہوا کرتا تھا، تو جب اس غیبی فرشتے کے تحفے یعنی خوش خبری سے میں مالدار ہو گیا-

گفتم از رنگ بہ بیرنگی اگر آرم روے رہ دگر چوں سپرم گفت زخود دیدہ بپوش

لغت : آرم رو: توجہ یا رخ کروں-- چوں سپرم: کیسے اور کیونکر طے کروں، چلوں-- بپوش: ڈھانپ لے بند کر لے--

ترجمہ : میں نے کہا کہ اگر میں اس رنگ سے بے رنگی طرف رخ کروں یا کرنا چاہوں تو پھر یہ راستہ کیونکر طے کروں، اس راستے کیسے چلوں، جواب ملا تو اپنے آپ یعنی اپنی ذات سے آنکھیں بند کر لے-

جستم از جای ولے ہوش و خرد پیشاپیش رفتم از خویش ولے علم و عمل دوشادوش

لغت : پیشاپیش: آگے آگے-- دوشادوش: کندھے سے کندھا ملائے، یعنی ساتھ ساتھ--

ترجمہ : میں اپنی جگہ سے اچھل پڑا، لیکن میرے ہوش و خرد میرے آگے آگے تھے، گویا ساتھ چھوڑ گئے تھے- میں اپنے آپ سے نکل گیا، لیکن علم و عمل میرے ساتھ ساتھ چلے- غالباً گفتار کی بجائے اب کردار کی طرف توجہ ہو گئی-

تابہ بزمے کہ بیک وقت در آنجا دیدم بادہ پیمودن امروز و بخوں خفتن دوش

لغت : بادہ پیمودن: شراب نوشی-- خفتن: سونا-- دوش: گذری ہوئی کل رات--

ترجمہ : یہاں تک کہ میں ایک ایسی محفل میں پہنچا جہاں میں نے دیکھا کہ بیک وقت کل رات کا میرا خون میں غوطہ زن ہونا اور آج کی بادہ نوشی دونوں جاری ہیں-

خانقاہ از روش زہد و ورع قلزم نور بزمگاہ از اثر بوسہ وے چشمہ نوش

لغت : ورع: پرہیزگاری-- قلزم نور: نور یا روشنی کا سمندر-- چشمہ نوش: شہد کا یا شیریں چشمہ--

ترجمہ : خانقاہ زہد و ورع کی بنا پر پوری طرح نُور کا سمندر بنی ہوئی تھی اور بزم گاہ بوسہ اور بادہ کے اثر سے چشمہ نوش بنی ہوئی تھی۔

شاہد بزم در آں بزم کہ خلوت گہ اوست فتنہ برخویش و بر آفاق کشودہ آغوش

لغت : شاہد بزم: محفل کا محبوب-- خلوت گہ: خلوت گاہ، تنہائی کی جگہ-- کشودہ آغوش: آغوش کھول رکھی تھی--

ترجمہ : شاہد بزم نے اس بزم میں جو دراصل اس کی خلوت گاہ تھی، اپنے اوپر یعنی اپنے حُسن پر اور تمام کائنات پر فتنے کی آغوش کھول رکھی تھی۔ گویا خُود حسن اور حُسن پرست اس حُسن کے ہنگامہ زار میں کھوئے ہوئے تھے۔

ہمچو خورشید کزو ذرّہ درخشاں گردد خوردہ ساقی مے و گردیدہ جہانے مدہوش

لغت : درخشاں گردد: چمکتا ہے-- خوردہ: پی-- گردیدہ: ہوگیا-- مدہوش: مست--

ترجمہ : خورشید کی مانند، جس سے ذرہ چمک اُٹھتا ہے، شراب تو ساقی نے پی تھی لیکن ایک جہاں مدہوش ہوگیا تھا۔

رنگہا جستہ زبیرنگی و دیدن نہ بچشم راز ہا گفتہ خموشی و شنیدن نہ بگوش

لغت : جستہ: ابھرے-- دیدن: دیکھنا-- شنیدن: سننا--

ترجمہ : اس مقام پر بیرنگی سے کئی رنگ ابھر رہے تھے اور یہ کیفیت بیرنگی آنکھوں سے دیکھنے کی نہیں تھی۔ خاموشی ایسے راز کہہ رہی تھی جن کا کانوں سے سننا ممکن نہ تھا۔

قطرہ ناریختہ از طرف خم و رنگ ہزار یک خم رنگ و سرش بستہ و پیوستہ بجوش

لغت : ناریختہ: نہ ٹپکا ہوا-- خم: مٹکا، صراحی-- سرش بستہ: اس کا منہ بند تھا-- پیوستہ: ہمیشہ، مسلسل--

ترجمہ : صراحی سے شراب کا ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا تھا اور ہزاروں رنگ ظاہر ہو رہے تھے۔ ایک صراحی رنگ کی تھی جس کا منہ ڈھکا ہوا تھا اور جو مسلسل جوش میں تھی۔

ہمہ محسوس بود ایزد و عالم معقول غالبؔ ایں زمزمہ آواز نخواہد، خاموش

لغت : معقول: جو عقل کے دائرے میں ہو، جسے عقل سمجھ سکے-- زمزمہ: گنگناہٹ، وہ مذہبی نغمہ جو آتش پرست اپنی عبادت گاہوں میں ہلکے سروں میں گاتے تھے-- ہمہ محسوسات بود: سراسر محسوسات میں سے ہے--

ترجمہ : اللہ تعالیٰ بھی محسوسات میں سے ہے جسے محسوس کیا جاسکتا ہے اور یہ کائنات بھی عقل کے دائرے میں آتی ہے۔ عقل اسے سمجھ سکتی ہے لیکن اے غالبؔ راز کا یہ زمزمہ آواز میں نہیں گایا جاسکتا، اس لئے تو چپ ہو جا۔

غزل #2

نیست معبودش حریف تاب ناز آوردنش پیش آتش دیدہ ام روزے نیاز آوردنش

لغت : معبودش: اس کا معبود جس کی عبادت کی جائے-- حریف: مدمقابل-- تاب ناز آوردنش: اس محبوب کے ناز کی تاب لانا-- نیاز آوردنش: اسے عاجزی کی حالت میں--

ترجمہ : اس محبوب کے ناز حُسن کی تاب اس کا معبود مُراد آتش، بھی نہیں لا سکتا۔ میں نے اس معبود کو آتش حُسن کے سامنے عجز و نیاز کی حالت میں دیکھا ہے۔ محبوب آتش پرست ہے لیکن اس کے حُسن کی چمک اتنی ہے کہ آگ بھی اس کے آگے ماند پڑ گئی ہے۔

موعظت را سنگسار قلقل مینا کند از رہ گوشم بدل یکرہ فراز آوردنش

لغت : موعظت : وعظ و نصیحت-- سنگسار : پتھروں سے مارنا-- قلقل مینا : صراحی سے شراب انڈیلنے کی آواز-- بدل یکرہ فراز آوردنش : دِل میں اس نصیحت کو لانے میں--

ترجمہ : میں نصیحت کو کانوں سے تو سنتا ہوں لیکن جیسے ہی اسے دِل میں لاتا ہوں تو قلقل مینا اسے سنگسار کر دیتی ہے- یعنی مجھ پر کسی نصیحت کا کیا اثر ہو سکتا ہے کہ جب صراحی سے شراب انڈیلنے کی آواز سنتا ہوں تو نصیحت بیکار ہو کے رہ جاتی ہے-

تا خُود از بہر نثار کیست می میرم ز رشک خضر و چندیں کوشش و عمر دراز آوردنش

لغت : می میرم : میں مرتا ہوں-- چندیں : اتنی، بہت-- عمر دراز : طویل عمر، حیات جاوید جو خضر کو ملی--

ترجمہ : میں اس رشک سے مر رہا ہوں کہ حضرت خضر نے جو اپنی عمر دراز کے لئے اتنی کوششیں کی ہیں تو آخر وہ عمر دراز کس محبوب پر نثار کرنے کے لئے ہے- یعنی حضرت خضر کو ابھی تک کوئی ایسا محبوب نہیں ملا جس پر وہ اپنی جان نثار کر سکیں- اسی لئے عاشق اپنی جاں نثاری کے حوالے سے ان پر رشک کر رہا ہے-

رحمت حق باد برہمدم کہ داند مست مست بر سر نعشم بتقریب نماز آوردنش

لغت : مست مست : مستی کی حالت میں-- بتقریب نماز : یعنی نماز جنازہ کے لئے-- آوردنش : اس کو لانا--

ترجمہ : خدا کی رحمت ہو میرے اس ساتھی پر جو اس محبوب کو مستی کی حالت میں میری نعش پر نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے لے آیا- یعنی اس دوست نے اسے یعنی محبوب کو نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے لا کر ثواب کمایا، کیونکہ مستی میں نماز جائز نہیں اور اس کے باوجود اس نے محبوب کو اس نیک کام پر آمادہ کر لیا-

شوق گستاخ است و من در لرزہ کاخر سہل نیست صبحدم در دل بچشم نیم باز آوردنش

لغت : در لرزہ : کپکپی میں-- کاخر : کہ آخر-- بچشم نیم باز : ادھ کھلی آنکھوں کے ساتھ--

ترجمہ : میرا شوق گستاخ ہے، اس لئے میں صُبح کے وقت اس کی نیم باز آنکھوں کا خیال دل میں لاتے ہی کپکپا اٹھتا، لرز اُٹھتا ہوں، کیونکہ کوئی آسان بات نہیں ہے- یعنی صُبح کے وقت محبوب کے بیدار ہونے پر اس کی آنکھیں نیم باز ہوتی ہیں جن میں ایک زبردست دلکشی ہوتی ہے-

وائے ما کز غیر اندر خاطرش جا کردہ است رفتن و پیرایہ و پیرایہ ساز آوردنش

لغت : وائے ما : ہمارے لئے افسوس ہے-- خاطرش : اس کا دل-- رفتن : جانا-- پیرایہ : مُراد سجاوٹ یا آرائش کا سامان-- پیرایہ ساز : آرائش کرنے والا--

ترجمہ : ہمارے لئے کتنے دکھ کی بات ہے کہ محبوب کے دِل میں رقیب کا خیال سما گیا ہے- چنانچہ وہ اس رقیب کے آنے کے موقع پر آرائش کے چکر میں پڑا ہوا ہے اور اپنے مکان کی آرائش کی خاطر وہ آرائش ساز کو بلا کر لا رہا ہے-

امتحان طاقت خویش است از بیداد نیست خلق را در نالہ ہائے جاں گداز آوردنش

لغت : بیداد : ظلم، ستم-- جاں گداز : روح کو پگھلا دینے والا--

ترجمہ : اس محبوب نے جو اللہ کی مخلوق کو جاں گداز نالہ و فریاد پر لگا رکھا ہے، تو یہ اس خاطر نہیں کہ وہ ان پر ظلم و ستم کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ تو اپنی طاقت یعنی طاقت حُسن کی آزمائش کرنا چاہتا ہے، یعنی اس کے حُسن میں کتنی دلکشی ہے-

چون نمیرد قاصد اندر رہ کہ رشکم برنتافت از زبانت نکتہ ہائے دِل نواز آوردنش

لغت : چوں نمیرد: کیوں نہ مرجائے-- برنتافت: برداشت نہ ہوا--

ترجمہ : قاصد بھلا راستے ہی میں کیوں نہ مرجائے، اس لِئے کہ میرے رشک نے یہ برداشت نہ کیا کہ وہ قاصد تیری زبان سے سنی ہوئی دِل نواز باتیں آکر مجھے سنائے جو تو نے میرے جواب میں کہی تھیں-

مفت یاران وطن کز سادگی ہائے من است در غریبی مردن و ازجور باز آوردنش

لغت : مفت یاران وطن: اہل وطن کے لِئے مفت میں ہے، یعنی کسی زحمت کے بغیر-- غریبی: پردیس-- مردن: مرنا-- باز آوردنش: اسے محبوب کو روکنا، باز رکھنا--

ترجمہ : پردیس میں میرا مرنا اور یوں محبوب کو جور وستم سے باز رکھنا میری سادگی کے باعث تھا- اب یاران وطن کے لِئے، میری اس سادگی کی بنا پر، اچھے موقع ملیں گے- یعنی محبوب ان پر ظلم نہیں ڈھائے گا اور وہ مزے سے رہیں گے اور اس کے حُسن سے لُطف اندوز ہوں گے-

بے زبانی ہائے غالبؔ راچہ آساں دیدہ ای اے تو نا سنجیدہ تاب ضبط راز آوردنش

لغت : ناسنجیدہ: اندازہ نہیں کیا-- ضبط راز: راز کو چھپائے-- بے زبانی: خاموشی--

ترجمہ : تو نے غالبؔ کی خاموشی کو کس قدر آسان سمجھ لیا ہے- اسے ضبط راز کو برداشت کرنے کے لِئے کیا کیا جتن کرنے پڑے ان کا تو نے صحیح اندازہ ہی نہیں کیا- راز محبت چھپانے کے لِئے بڑی قوت برداشت کی ضرورت ہے، جسے عام آدمی سمجھنے سے قاصر ہے-

---

غزل #3

مپرس حال اسیرے کہ درخم ہوسش بقدر کسب ہوا نیست روزن قفسش

لغت : اسیرے کہ: وہ قیدی جو-- خم: پیچ وخم، ٹیڑھ، جھکاؤ-- کسب ہوا: ہوا حاصل کرنا-- روزن: سوراخ--

ترجمہ : اس اسیر کا حال مت پوچھ جس کی ہوس کے خم کے قفس میں اتنا سوراخ بھی نہیں جس سے ہوا پنجرے میں داخل ہو سکے اور وہ سانس لے سکے- مُراد یہ کہ اسیر محبت کو اسیری کا تو بہت شوق ہے لیکن یہ اسیری زندگی کے ساز وسامان سے خالی ہے-

بعرض شہرت خویش احتیاج ما دارد چو شعلہ اے کہ نیاز اوفتد بہ خار و خسش

لغت : بعرض شہرت: شہرت کے اظہار کے لِئے-- احتیاج: ضرورت-- اوفتد: افتد، ضرورت پڑتی ہے--

ترجمہ : اس محبوب حقیقی کو اپنی شہرت کے اظہار کی خاطر بالکل اسی طرح ہماری ضرورت ہے جس طرح کسی شعلے کو خار وخس کی ضرورت پڑتی ہے- یعنی تنکوں ہی سے شعلہ بھڑکتا ہے- یہ شعر معرفت کا شعر ہے- شاعر نے یہ کہنا چاہا ہے کہ محبوب حقیقی یعنی خدائے بزرگ وبرتر نے اپنے جلووں کی خاطر یہ کائنات تخلیق کی- گویا اس کائنات ہی سے پتا چلتا ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے- یہاں شعلہ استعارہ ہے محبوب حقیقی کا اور خار وخس، مخلوق کا-

صفا نیافتہ قلب از غش و مرا عمریست کہ غوطہ می دہم اندر گداز ہر نفسش

لغت : غش: آلودگی-- مرا عمریست: میری ایک عمر گذر چکی ہے-- گداز: پگھلاہٹ--

ترجمہ : میرا دِل آلودگیوں یعنی مادی اور دُنیاوی آلودگیوں سے صاف نہیں ہوا، حالانکہ میری ایک عمر گذر چکی ہے کہ میں اسے ہر سانس کے گداز میں غوطے دے رہا ہوں۔ یعنی دِل مادی آلایشوں میں اتنا ڈوبا ہوا ہے کہ اسے ان سے پاک کرنا ممکن نہیں رہا۔

زیاس گشتہ سگ نفس در تلاش دلیر مگر ز رشتہ طول امل کنم مرسش

لغت : یاس: ناامیدی-- طول امل: لمبی خواہشیں-- کنم مرسش: اسے رسی سے باندھ دوں-- رشتہ: دھاگا، رسی-- سگ: کتا--

ترجمہ : میرا سگ نفس اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں مایوس ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ تلاش یعنی مزید حرص میں اور بھی دلیر ہو گیا ہے اس میں حرص و ہوس اور بڑھ گئی ہے۔ ہاں اسے باز رکھنے کے لئے یہی ہو سکتا ہے کہ میں اسے طول امل کی رسی سے باندھ رکھوں۔ یعنی وہ ان لمبی خواہشوں ہی کے پورا ہونے کے چکر میں رہے گا اور اس کی مزید حرص ختم ہو جائے گی۔

زرنگ و بوے گل و غنچہ در نظر دارم غبار قافلہ عمر و نالہ جرسش

لغت : نالہ جرسش: اس کی گھنٹی کی آواز--

ترجمہ : میں پھولوں اور کلیوں کے رنگ و بو کے حوالے سے قافلہ زندگی کے غبار اور اس کی جرس کی آواز کو پیش نظر رکھے ہوئے ہوں۔ قافلے کی گھنٹی کا بجنا قافلے کے کوچ کی علامت ہے، جبکہ گل و غنچہ کا رنگ و بو بالکل عارضی اور وقتی ہے۔ یعنی انسانی زندگی بھی اسی طرح کوچ یا فنا کی منتظر رہتی ہے، دوسرے لفظوں میں انسان عارضی ہے۔

مرا بہ غیر ز یک جنس در شمار آورد فغاں کہ نیست ز پروانہ فرق تا مگسش

لغت : زیک جنس: ایک ہی طرح کا-- در شمار آرد: شمار کرنا سمجھتا ہے-- مگس: مکھی--

ترجمہ : میرا محبوب مجھے اور رقیب کو ایک جیسا ہی سمجھتا ہے۔ اس کے اس اندازے یا رویے کے ہاتھوں فریاد ہے کہ اسے پروانے اور مکھی میں فرق معلوم نہیں۔ عاشق، پروانہ ہے جبکہ رقیب مکھی۔ محبوب دونوں کو یکساں سمجھتا ہے۔

جگر ز گرمی این جرعہ تشنہ تر گردید فغاں ز طرز فریب نگاہ نیم رسش

لغت : جرعہ: گھونٹ-- تشنہ تر: زیادہ پیاسا-- نگاہ نیم رسش: اس کی نیم رس یعنی دور تک نہ جانے والی نگاہ--

ترجمہ : ہمارا جگر اس گھونٹ کی گرمی سے اور بھی پیاسا ہو گیا ہے۔ اس کی نگاہ نیم رس کے فریب کے ہاتھوں فریاد ہے۔ محبوب کی نگاہ نیم رس کو شراب کے ایک قطرے سے تشبیہ دی ہے جس سے جگر کی پیاس اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

خوشم کہ دوست خُود آں مایہ بے وفا باشد کہ درگماں نسگالم امید گاہ کسش

لغت : آں مایہ: اس قدر، اس حد تک-- نسگالم: نہ سگالم، میں خیال نہیں کرتا--

ترجمہ : مجھے اس بات پر خوشی ہے یا ہو گی کہ محبوب اس حد تک بے وفا ہو کہ میرے خواب و خیال میں بھی یہ نہ آئے کہ وہ کس کی امید گاہ بنا ہوا ہے۔ یعنی عاشق یہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتا کہ کوئی اور اس محبوب سے کچھ توقعات وابستہ کرنے کی ہمت کرے یا سوچے۔

بہار پیشہ جوانے کہ غالبش نامند کنوں ببین کہ چہ خون می چکد ز ہر نفسش

لغت : بہار پیشہ جوانے: باغ و بہار جوان، زندہ دِل نوجوان-- می چکد: ٹپک رہا ہے-- کنوں: اب، آج--

ترجمہ : وہ زندہ دِل اور باغ و بہار آدمی جسے لوگ غالبؔ کے نام سے پکارتے ہیں، آج ذرا اس کی حالت دیکھو کہ اس کے ہر ہر سانس سے خون ٹپک رہا ہے۔ گویا اس کی حالت اب کچھ ایسی الم ناک ہو گئی ہے کہ اس میں زندہ دلی نہیں رہی۔

غزل #4

خوشا حالم، تن آتش، بستر آتش سپندے کو کہ افشانم برآتش

لغت : سپندے : کوئی ہرمل، ہرمل دانے کی صورت میں ہوتی ہے، جسے لوگ نظر بد سے بچنے کی خاطر آگ پر جلاتے ہیں-- کو: کہاں ہے-- افشانم: میں چھڑکوں--

ترجمہ : واہ وا میری حالت بھی کیا خوب ہے کہ میرا تن بھی آگ ہے اور میرا بستر بھی آگ- کچھ ہرمل کہاں ہے تاکہ میں اسے آگ پر چھڑکوں- یہاں آگ سے مُراد وہی تن اور بستر کی آگ ہے- یعنی ہرمل جلا کر خُود کو نظر بد سے بچاؤں-

زرشک سینہ گرمے کہ دارم کشد از شعلہ بر خُود خنجر آتش

لغت : کشد: کھینچتی ہے، گھونپتی ہے--

ترجمہ : میرے سینہ گرم کی تپش پر آگ کو اتنا رشک آرہا ہے کہ وہ شعلے کا خنجر اپنے سینے میں گھونپ رہی ہے- شعلہ کو خنجر سے تشبیہ دی ہے- شاعر نے اس حوالے سے عشق کے نتیجے میں اپنے دِل کی بے حد گرمی کی بات کی ہے-

بد خلد از سردی ہنگامہ خواہم بر افروزم بگرد کوثر آتش

لغت : سردی ہنگامہ: کوئی ہنگامہ، جوش و خروش، شور شرابا نہ ہونے کی حالت-- برافروزم: میں جلاؤں--

ترجمہ : بہشت میں ہنگامے کی سرد بازاری دیکھ کر میرا جی چاہتا ہے کہ میں کوثر کے اردگرد کچھ آگ جلاؤں- ظاہر ہے بہشت میں وہ دُنیا کے سے ہنگامے تو نہ ہوں گے، وہاں پر سکون فضا ہو گی- شاعر کو یہ فضا بے کیف لگتی ہے، اسی لئے آگ جلانے کی بات کی ہے- یعنی وہاں بھی کسی قدر دُنیاوی زندگی کی سی گرم بازاری کا سامان ہو جائے-

خنک شوقے کہ در دوزخ .غلتد مے آتش، شیشہ آتش، ساغر آتش

لغت : خنک: مبارک، کیا کہنے--.غلتد: لڑھکتا ہے، لوٹتا ہے--

ترجمہ : اس شوق کے کیا کہنے جو دوزخ میں لوٹتا لڑھکتا ہے- وہاں آگ ہی شراب ہے، آگ ہی بوتل اور آگ ہی جام ہے- یعنی ہر طرح سے گرم بازاری ہے-

دلے دارم کہ در ہنگامہ شوق سرشتش دوزخ است و گوہر آتش

لغت : سرشتش: اس کی فطرت-- گوہر: اصل--

ترجمہ : مجھے قدرت کی طرف سے ایک ایسا دِل عطا ہوا ہے کہ ہنگامہ شوق میں جس کی فطرت تو دوزخ کی مانند اور جس کی اصل آگ ہے- یعنی ایسا دِل جو سوز عشق اور جوش و جذبہ کی گرمی سے سرشار ہے-

بسان موج می بالم بطوفاں برنگ شعلہ می رقصم در آتش

لغت : بسان موج: لہر کی مانند-- می بالم: میں ابھرتا ہوں، پھلتا پھولتا ہوں-- برنگ شعلہ: شعلے کی طرح--

ترجمہ : میں موجوں کی طرح طوفان میں پھلتا پھولتا اور شعلے کی مانند آگ میں رقص کرتا ہوں-

بداں ماند ز شاہد دعوے مہر کہ ریزد از دم افسوں گر آتش

لغت : بداں ماند: یوں لگتا ہے، کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے-- ریزد: گرتی ہے-- دم: سانس، پھونک، مُراد منہ-- افسوں گر: جادو پھونکنے

والا--

ترجمہ : محبوب کی طرف سے محبت کا دعوی کچھ اس طرح معلوم ہوتا ہے، جیسے کسی افسوں گر کے سانس یا منہ سے آگ برس رہی ہو- جادو گر مصنوعی قسم کی آگ منہ سے نکالتا ہے- یہ گویا ایک طرح سے فریب ہے، اسی طرح محبوب کا دعوی محبت بھی ایک فریب ہے-

دلم را داغ سوز رشک مپسند مزن یا رب بجان کافر آتش

لغت : داغ: مراد جلنا-- پسند: مپسند نہ کر، اچھا نہ سمجھ-- مزن: نہ لگا--

ترجمہ : الٰہی تو میرے دل کا رشک کی آگ میں جلنا پسند نہ کر، اس لئے کسی کافر کی جان میں آگ نہ لگا، یعنی اسے دوزخ میں نہ ڈال- رشک اس بات کا کہ عاشق ساری عمر آتش غم میں جلتا اور اس سے لطف اندوز ہوتا رہا اور اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اور بھی اس آگ میں جلے-

چہارست آنکہ ہریک را ازاں چار بود از نا خوشی آبش خور آتش
قمر در عقرب و غالبؔ بہ دہلی سمندر در شط و ماہی در آتش

لغت : چہاراست: چار چیزیں ہیں-- آبشخور: مقدر، تقدیر-- ناخوشی: مراد ایک دوسرے کی صحبت ناگوار ہونا، دکھ ہونا-- عقرب: آسمان پر ایک برج-- سمندر: آگ میں رہنے والا کیڑا-- شط: بڑا دریا--

ترجمہ : یہ دونوں اشعار قطعہ بند ہیں- یہ چار چیزیں ہیں، جن میں سے ہر ایک کے لئے ناسازگار صحبت ناخوشی کا باعث بنی ہوئی ہے، چاند کے لئے برج عقرب میں ہونا، غالبؔ کے لئے دہلی، اس کا دہلی میں ہونا، سمندر کے لئے دریا اور مچھلی کے لئے آگ- یہ چاروں چیزیں ایک دوسرے کی گویا ضد ہیں اس طرح کسی ایک کا اپنی ضد یعنی برعکس چیز میں رہنا اس کے لئے عذاب ہوگا- گویا غالبؔ کے لئے اپنا دہلی میں رہنا ناگوار گذرتا تھا شاید اس لئے کہ ان کی بطور شاعر صحیح پذیرائی نہ ہوئی-

---

غزل #5

دود سودائے تتق بست، آسماں نامید مش دیدہ بر خواب پریشاں زد، جہاں نامید ش

لغت : دود سودائے: جنون کا دھواں، خام خیالی کا دھواں-- تتق بست: خیمہ باندھا، چھا گیا-- نامید مش: میں نے اس کا نام رکھا--

ترجمہ : خام خیالی کا ایک دھواں سا مجھ پر چھا گیا، میں نے اس کا نام آسمان رکھ دیا- میری آنکھوں نے ایک پریشاں سا خواب دیکھا میں نے اس کا نام جہان یا کائنات رکھ دیا-

غالبؔ نے اس غزل کے شروع کے اشعار میں اس کائنات کے بارے میں اپنے نظریے کا اظہار کیا ہے، یعنی اس کا ظاہری وجود نہیں ہے، انسانی ذہن نے یہ سب نام رکھ لئے ہیں- آسمان دھوئیں کی مانند ہے اسی لئے یہ کہا کہ ہمارے سر پر خام خیالی کا دھواں سا چھا گیا- اس کائنات کا ظاہری وجود نہیں ہے اس لئے اسے خواب پریشان سے تشبیہ دی ہے- صوفی تبسم مرحوم نے اس غزل کا منظوم ترجمہ کیا ہے لہٰذا متعلقہ شعر کے ساتھ ان کا شعر ہے:

دود افسون نظر تھا، آسمان کہنا پڑا اک پریشاں خواب دیکھا اور جہاں کہنا پڑا
وہم خاکے ریخت در چشمم، بیاباں دید مش قطرہ اے بگداخت، بحر بیکراں نامید مش

لغت : خاکے ریخت: مٹی ڈال دی-- بگداخت: پگھل گیا-- بحر بیکراں: بہت وسیع سمندر جس کا کوئی کنارہ نظر نہ آئے--

ترجمہ : وہم نے میری آنکھوں میں خاک ڈال دی، میں نے اس کا نام بیاباں رکھ دیا- ایک قطرہ پگھل گیا تھا میں نے اس کا نام بحر بیکراں رکھ دیا-

تھا غبار وہم وہ، میں نے بیاباں کہہ دیا — تھا گداز قطرہ، بحر بیکراں کہنا پڑا
باد دامن زد بر آتش، نو بہاراں خواندمش — داغ گشت آں شعلہ، از مستی خزاں نامیدمش

لغت : دامن زد: دامن مارا یعنی آگ بھڑکائی-- خواندمش: میں نے اسے کہا-- داغ گشت: داغ بن گیا--

ترجمہ : ہوا نے آگ بھڑکائی تو میں نے اسے نو بہار کہہ دیا- بہار میں صبح کی ہوا سے سرخ رنگ کے پھولوں کے کھلنے کو آگ کہا- اسی آگ کے شعلے جب جل کر ختم ہو گئے یا داغ کی صورت اختیار کر گئے یعنی سب سرخ پھول مرجھا گئے، ختم ہو گئے تو میں نے اس کا نام خزاں رکھ دیا-

آگ بھڑکائی ہوا نے، میں اسے سمجھا بہار — شعلہ بن کر داغ جب ابھرا، خزاں کہنا پڑا
قطرہ خونے گرہ گردید، دِل دانستمش — موج زہر ابے بطوفاں زد زباں نامیدمش

لغت : گرہ گردید: گرہ بن گیا، پیچ و تاب کھا کر گرہ بن گیا--

دانستمش: میں نے اسے جانا-- زہراب: وہ پانی جس میں دوائیں ڈال کر اس کا نمک پن دور کیا جاتا ہے--

ترجمہ : خون کا ایک قطرہ تھا جو پیچ و تاب کھا کر گرہ بن گیا، میں نے اس کو دِل سمجھ لیا- زہراب کی ایک موج تھی جس میں طوفان اٹھا میں نے اس کا نام زبان رکھ دیا- دِل کو ایسے قطرہ خوں سے تشبیہ دی ہے جو تڑپ کر گرہ بن گیا ہے جبکہ زبان ایک طرح سے، انسانی دِل سے اٹھی ہوئی غم کی ایک لہر ہے-

قطرہ خوں کا تھا پیچ و تاب، دِل جانا اسے — لہر تھی زہراب غم کی اور زباں کہنا پڑا
غربتم ناسازگار آمد، وطن فہمیدمش — کرد تنگی حلقہ دام، آشیاں نامیدمش

لغت : غربتم: مجھے پردیس-- ناسازگار آمد: راس یا موافق نہ آیا-- فہمیدمش: میں نے اسے سمجھا--

ترجمہ : پردیس مجھے راس نہ آیا، میں نے اسے وطن سمجھ لیا- حلقہ دام مجھ پر تنگ ہو گیا میں نے اس کا نام آشیانہ رکھ دیا- صوفیہ کے مطابق یہ زندگی گویا ایک سفر کی مانند ہے، جس میں آکر انسان نے اسے وطن سمجھ لیا ہے حالانکہ وہ پردیس ہے اور وہ اس سے اٹھنا نہیں چاہتا-

ناموافق تھی بہت غربت، وطن کہتے بنی — تنگ نکلا حلقہ دام، آشیاں کہنا پڑا
بود در پہلو بہ تمکینی کہ دِل می گفتمش — رفت از شوخی بہ آئینے کہ جاں نامیدمش

لغت : بہ تمکینی: بڑی شان سے-- دل می گفتمش: میں اسے دِل کہتا رہا میں نے اسے دِل کہا-- بہ آئینے: اس طرح سے--

ترجمہ : وہ یعنی محبوب میرے پہلو میں بڑی شان سے بیٹھا تھا میں اسے دِل کہتا رہا- پھر وہ شوخی سے کچھ اس طرح گیا کہ میں نے اس کا نام جان رکھ دیا- مطلب یہ کہ جب وہ محبوب میرے پہلو میں تھا تو لگتا تھا جیسے دِل حرکت کر رہا ہے اور اس کے جانے کے بعد یوں لگا جیسے میری جان نکل گئی ہو-

اس طرح پہلو میں آ بیٹھا کہ جیسے دِل تھا وہ — اس روش سے وہ گیا اٹھ کر کہ جاں کہنا پڑا
ہرچہ از جاں کاست در مستی، بسود افزودمش — ہرچہ بامن ماند از ہستی زیاں نامیدمش

لغت : کاست: کم ہوا-- بسود: نفع میں-- افزود مش: اسے بڑھایا، شمار کیا، سمجھا-- ماند: رہ گیا-- زیاں: نقصان--

ترجمہ : مستی کی حالت میں جو کچھ میری جاں سے کم ہوا، کمی واقع ہوئی میں نے اسے منافع سمجھ لیا اور میری ہستی سے جو کچھ میرے پاس رہ گیا، بچ گیا میں نے اس کا نام نقصان رکھ دیا- گویا زندگی کا صحیح لطف مستی ہی میں گذارنے میں آیا- اس کے بغیر جو زندگی گذری وہ گویا گھاٹے ہی کا سودا تھا-

کٹ گئی جو عمر مستی میں وہی تھا سود زیست　　بچ رہا جو کچھ بھی مستی سے زیاں کہنا پڑا

تا زمن بگسست عمرے خوش دلش پنداشتم　　چوں بمن پیوست لختے بدگماں نامید مش

لغت : بگسست: ٹوٹ گیا، جدا ہوا-- خوش دلش: اسے خوش یا اچھے ذوق والا-- پنداشتم: میں نے سمجھا-- بمن پیوست: مجھ سے آملا-- لختے: کچھ دیر کے لئے--

ترجمہ : جب تک وہ محبوب مجھ سے ایک مدت تک الگ ہو کر رہا میں اسے ایک اچھے ذوق والا انسان سمجھتا رہا اور جب وہ کچھ دیر یا تھوڑے سے عرصے کے لئے مجھ سے آملا تو میں نے اسے بدگماں کہہ دیا- گویا محبوب کی عاشق سے دوری اس کی خوش دلی کی اور عاشق سے آملنا اس کی بدگمانی کی علامت ہے-

او بہ فکر کشتن من بود، آہ از من کہ من　　لا ابالی خواند مش، نامہرباں نامید مش

لغت : کشتن: مارنا، قتل کرنا-- لاابالی: بے پروا-- خواند مش: میں نے اسے کہا--

ترجمہ : وہ محبوب تو مجھے قتل کرنا چاہتا تھا لیکن افسوس ہے مجھے خود پر کہ میں اسے لاابالی کہتا رہا اور اس کا نام میں نے نامہرباں رکھ دیا- یعنی عاشق کے لئے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونا خوش بختی کی بات ہے، لیکن شاعر کے محبوب کی طرف سے غالباً کسی وجہ سے دیر ہو گئی جس سے عاشق نے اسے لاابالی اور نامہرباں کہنا شروع کر دیا-

تا نہم بر وے سپاس خدمتے از خویشتن　　بود صاحبخانہ اما میہماں نامید مش

لغت : تا نہم: تاکہ میں رکھوں، جتاؤں-- سپاس: احسان-- از خویشتن: اپنی طرف سے--

ترجمہ : وہ تو خود صاحب خانہ میزبان تھا لیکن اس خاطر کہ میں اس کی کوئی خدمت کر کے اس پر کوئی احسان جتا سکوں، میں اسے مہمان ہی کہتا رہا-

تھا مجھے منظور اسے مرہون منت دیکھنا　　تھا وہ صاحب خانہ لیکن میہماں کہنا پڑا

دل، زباں را راز دان آشنائی ہا نخواست　　گاہ بہماں گفتمش، گاہے فلاں نامید مش

لغت : نخواست: اس دل نے نہ چاہا-- گاہ: کبھی-- بہماں: فلاں-- گفتمش: میں نے اسے کہا--

ترجمہ : میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ میری زبان محبت کی راز دان ہو، اس لئے میں نے کبھی تو اس کا یعنی محبوب کا ذکر فلاں کہہ کر کیا اور کبھی فلاں کے نام سے اسے یاد کیا- یعنی محبوب کے نام سے چونکہ محبت کا راز فاش ہونے کا ڈر تھا اس لئے فلاں فلاں کہہ کر بات ختم کر دی-

ہم نگہ جاں می ستاند، ہم تغافل می کشد　　آن دم شمشیر و آں پشت کماں نامید مش

لغت : می ستاند: لیتی ہے-- می کشد: مار ڈالتا ہے-- دم شمشیر: تلوار کی ڈھال--

ترجمہ : اس محبوب کی نگاہ محبت بھی جان ستاں ہے اور اس کی بے توجہی اور بے التفاتی بھی مار ڈالتی ہے- اس یعنی نگاہ کا نام تو میں نے تلوار کی دھار اور اس یعنی تغافل کا نام پشت کمان رکھا ہے- یعنی اس کی نگاہ تو فوراً جان لے لیتی ہے جبکہ تغافل گویا پشت کمان ہے جس سے

تیر نکل کر زخم لگاتا ہے۔

در سلوک از ہر چہ پیش آمد، گذشتن داشتم　　کعبہ دیدم، نقش پاے رہرواں نامیدمش

لغت : گذشتن داشتم: میں نے اسے نظر انداز کر دیا--

ترجمہ : راہ سلوک میں جو کچھ بھی پیش آیا، میں نے اسے نظر انداز کر دیا اور آگے نکل گیا، میں نے کعبہ دیکھا تو اسے راہ سلوک میں چلنے والوں کا نقش پا کہہ دیا۔ یعنی اہل طریق کی منزل کعبہ سے بھی آگے ہے، اور وہ ہے محبوب حقیقی تک رسائی۔ بقول غالبؔ۔ "کعبے کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں"۔ صوفی تبسم مرحوم کا شعر:

یوں طریقت میں ہر اک شے سے نظر آگے پڑی　　کعبے کو بھی نقش پاے رہرواں کہنا پڑا

برامید شیوہ صبر آزمائی زیستم　　تو بریدی از من و من امتحاں نامیدمش

لغت : زیستم: میں جیا، زندہ رہا-- تو بریدی: تو کٹ گیا مجھ سے دور ہو گیا--

ترجمہ : میں تو اس امید پر زندہ رہا کہ تیرے ظلم و ستم کا انداز دراصل میرے صبر کی آزمایش کے لئے ہے، لیکن تو مجھ سے کٹ گیا دور ہو گیا، چنانچہ میں نے تیرے اس چلے جانے کا نام آزمایش رکھ دیا۔ عاشق نے یہ سمجھا تھا کہ محبوب اس پر ظلم کرتا رہے گا اس لئے وہ زندہ رہے گا، لیکن محبوب کا اس سے دور چلا جانا اس کے لئے بہت بڑی آزمایش بن گیا صوفی تبسم:

شیوہ صبر آزمائی پر ترے جیتا تھا میں　　یوں تری فرقت کو اپنا امتحان کہنا پڑا

بود غالبؔ عندلیبے از گلستاں عجم　　من ز غفلت طوطی ہندوستان نامیدمش

لغت : عندلیب: ایک بلبل-- عجم: غیر عرب ملک، مراد ایران--

ترجمہ : غالبؔ تو گلستان عجم کا ایک بلبل تھا، میں نے بے خیالی میں اسے طوطی ہندوستان کہہ ڈالا۔ فارسی شاعری میں اپنی عظمت کی بنا پر خود کو گلستان عجم کی بلبل کہا۔

غزل #6

زلکنت می تپد نبض رگ لعل گہر بارش　　شہید انتظار جلوہ خویش است گفتارش

لغت : لکنت: زبان کا لڑکھڑانا، رک رک کر باتیں کرنا-- لعل گہربارش: اس کے موتی برسانے والے ہونٹ یعنی باتیں کرتے وقت یوں لگتا ہے جیسے موتی ٹپک رہے ہوں--

ترجمہ : لکنت کی وجہ سے محبوب کے لعل گہربار کی رگ کی نبض دھڑک رہی ہے۔ اس کی گفتار اپنے ہی جلوہ کے انتظار کی شہید ہے۔ یعنی محبوب کا انداز گفتگو تو پہلے ہی بہت دلکش ہے لیکن اس کی لکنت نے اس کے اس انداز میں اور بھی شیرینی و دل کشی پیدا کر دی ہے۔ اس سے یوں لگتا ہے جیسے اس کی زبان سے نکلی ہوئی بات دوسری بات کی منتظر ہے اور یہ کہ عاشق تو اس کے انداز گفتگو پر پہلے ہی فریفتہ ہیں، لیکن اس لکنت کے انداز پر خود اس کی اپنی گفتار فریفتہ و شیفتہ ہو رہی ہے۔

ادائے لا ابالی شیوہ مستے در نظر دارم　　سر پر شورم از آشفتگی ماندبہ دستارش

لغت : لاابالی شیوہ: جس کا انداز بے پروائی کا ہو، بے پروا-- سرپر شورم: میرا شور یعنی جنون عشق سے پر سر-- آشفتگی: پریشانی کی بنا پر
ترجمہ : میری نظروں میں ایک لاابالی شیوہ مست یعنی محبوب ہے، پریشانی کی بنا پر میرا سر پُرشور اس محبوب کی دستار کی طرح ہے- محبوب اپنے ناز و ادا میں مست ہے، جس کی وجہ سے اسے سر پیر کا ہوش نہیں، اسی لئے اس کی دستار سر سے ہل ہل جا رہی ہے، جیسے اس پر بھی نشہ طاری ہو- چنانچہ عاشق چونکہ محبوب کی اداؤں میں کھویا ہوا ہے اس لئے اس کا سر پر شور بھی محبوب کی دستار کی طرح درہم برہم ہو رہا ہے--

بدیں سوزم روا جے نیست، ہے فرہاد را نازم کہ از تاب شرار تیشہ گرم است بازارش

لغت : رواجے: کوئی چرچا-- گرم است بازارش: اس کی خوب گرم بازاری ہے یعنی بڑا چرچا ہے--
ترجمہ : میرے اس سوز محبت کا یہاں کوئی چرچا ہی نہیں ہے، میں تو فرہاد کی خوبی کو مانتا ہوں کہ اس کے تیشے کے شعلے کی گرمی سے اسے خوب شہرت ملی ہے- فرہاد نے کوہ بیستوں پر دودھ کی نہر بہانے کے بعد خُود کو تیشہ مار کر ہلاک کر لیا تھا، یہ واقعہ اس کی بے حد شہرت کا باعث بنا-

چو بینم زلف خم در خم بعارض ہشتہ اے گویم کہ اینک حلقہ در گوش کمند عنبریں تارش

لغت : خم در خم: گھنگریالی-- بعارض: گالوں پر-- ہشتہ اے: لٹکی ہوئی-- حلقہ در گوش: کانوں میں چھلا جو پرانے زمانے میں غلاموں کے کانوں میں ڈالتے تھے یعنی غلام ہونے کی نشانی-- عنبریں تارش: اس کا سیاہ خوشبودار تار--
ترجمہ : جب میں کسی معشوق کی گھنگھریالی زلفوں کو اس کے گالوں پر لٹکتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ وہ دیکھو کہ ایک حلقہ بگوش یعنی غلام کس طرح اس کی عنبریں تاروں والی کمند میں پھنسا ہوا ہے- گالوں کو غلام سے اور زلفوں کو کمند سے تشبیہ دی ہے-

زہم پاشیدن گل افگند در تاب بلبل را اگر خُود پارہ ہائے دِل فرو ریزد ز منقارش

لغت : زہم پاشیدن گل: پھول کی پتیوں کا بکھر جانا-- اگر: اگرچہ، خواہ-- فرو ریزد: نیچے گریں، گر جائیں، ٹپکیں--
ترجمہ : پھول کی پتیاں ٹوٹ کر بکھر جائیں تو بلبل کا دِل پیچ و تاب کھانے لگتا ہے، اس صورت میں خواہ اس کی منقار سے اس کے دِل کے ٹکڑے ہی کیوں نہ ٹپکنے لگیں- گویا بلبل کی فریاد میں اتنا درد ہے کہ خود اس کا دِل ٹکڑے ہو کر بکھر رہا ہے، لیکن وہ پھول جس پر وہ عاشق ہے اس کی پتیوں کو ذرا سی بھی ٹھیس لگنے کو برداشت نہیں کر سکی- یعنی اس کے عشق کا جذبہ بے پناہ ہے-

بتے دارم کہ گوئی گر بروے سبزہ بخرامد زمیں چوں طوطی بسمل تپد از ذوق رفتارش

لغت : بخرامد: ٹہلے، چلے-- طوطی بسمل: زخمی طوطا-- تپد: تڑپے-- ذوق رفتار: چال کی دلکشی--
ترجمہ : میرا محبوب ایسا ہے کہ اگر وہ سبزے پر ٹہلنے لگے تو زمین اس کے خرام یا چال کی دلکشی کے باعث طوطی بسمل کی طرح تڑپنے لگے- یعنی زمین بھی اس کے خرام سے لذت اندوز ہو- بقول شاعر:

رفتار تری مے کا برستا ہوا بادل جس راہ سے گزرے تو وہی رہگذر مست

بدا، گر دوست زندان مرا تاریک بگذارد بدیں حسنے کہ در گیرد چراغ از تاب رخسارش

لغت : بدا: کس قدر برا یا بدنصیبی ہے-- زنداں: قید خانہ-- در گیرد: جل اُٹھتا ہے-- تاب: چمک، بھڑک--
ترجمہ : اگر میرا دوست یعنی محبوب، جس کے حُسن کا یہ عالم ہے کہ اس کے چہرے کی چمک دمک سے چراغ بھی جل اٹھتے ہیں، میرے زنداں کو تاریکی میں رہنے دے تو میری یہ بدقسمتی ہوگی- گویا اس کے درخشاں حُسن سے تو ہر شے منور ہو جاتی ہے، لیکن عاشق بے چارہ غم و

اندوہ کی تاریکی میں ڈوبا رہے تو ظاہر ہے یہ اس کی بدقسمتی ہے۔

بنائے خانہ ام ذوق خرابی داشت، پنداری　　کز آمد آمد سیلاب، در رقص است دیوارش

لغت : بنائے خانہ ام: میرے گھر کی بنیاد-- ذوق خرابی: ویرانی یا تباہی کا شوق-- آمد آمد: کسی چیز کے آنے کی خبر یا آغاز-- پنداری: تو سمجھے، گویا--

ترجمہ : معلوم ہوتا ہے میرے گھر کی بنیاد ہی کو برباد اور تباہ ہونے کا شوق ہے، اسی لئے سیلاب کی آمد آمد سے اس کی دیواریں رقص کرنے لگتی ہیں۔ یعنی ابھی سیلاب کی خبر ہی آئی ہے اور دیواریں ہلنا شروع ہو گئی ہیں۔

غم افگند در دشتے کہ خورشید درخشاں را　　گدازد زہرہ وقت جذب شبنم از سر خارش

لغت : غم: میرے غم نے-- در دشتے کہ: اس بیابان یا جنگل میں کہ جہاں-- گدازد زہرہ: پتا پانی ہو جاتا ہے--

ترجمہ : میرے غم نے مجھے ایک ایسے دشت میں لا ڈالا ہے جہاں شبنم کے قطروں کو کانٹے کی نوک سے جذب کرتے ہوئے روشن سورج کا بھی پتا پانی ہو جاتا ہے۔ گویا اس بیاباں کی تپش کی یہ حالت ہے کہ وہاں سورج کی کرنیں شبنم پر پڑنے سے بھی پگھل جاتی ہیں، حالانکہ شبنم تو پانی کے قطرے ہیں۔ غالب نے اپنے بے حد دکھ درد کا اظہار کیا ہے۔

وکالت کرد خواہم روز محشر کشتگانش را　　نباشد تا در آں ہنگامہ جز با من سروکارش

لغت : کشتگانش را: اس کے کشتوں یعنی اس کے عشق کے ہاتھوں مارے ہوؤں کی

تا: تاکہ--

ترجمہ : میں قیامت کے دن اس محبوب کے عشق کے ماروں کی وکالت کروں گا تاکہ اسے اس ہنگامہ محشر میں میرے سوا اور کسی سے کوئی واسطہ نہ رہے۔ گویا یہ بھی رشک کی ایک حالت ہے کہ عاشق نہیں چاہتا محشر میں بھی اس محبوب کے دوسرے کشتگان اس سے متعلق کوئی شکوہ و شکایت کریں۔

نہ از مہر است کز غالب بمردن نیستی راضی　　سرت گردم تو می دانی کہ مردن نیست دشوارش

لغت : بمردن: مرنے پر-- سرت گردم: میں تیرے قربان جاؤں-- نیست دشوارش: اس کے لئے مشکل نہیں ہے--

ترجمہ : اے محبوب تو جو غالب کے مرنے پر راضی نہیں تو یہ محبت کے باعث نہیں ہے، میں تیرے قربان جاؤں، تجھے علم ہے کہ اس غالب کے لئے مرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ یعنی تو اسے آسانی سے مار سکتا ہے۔

غزل #7

بیا بباغ و نقاب از رخ چمن برکش　　دل عدو نہ اگر خوں شود در آذر کش

لغت : برکش: اٹھا دے-- در آذر کش: اسے آگ میں ڈال دے--

ترجمہ : اے محبوب تو باغ میں آ اور چمن کے چہرے سے نقاب اٹھا دے۔ اگر دشمن یعنی رقیب کا دل خون ہو کر نہ رہ جائے تو پھر تو اسے آگ میں ڈال دے۔ محبوب کے چمن میں آنے سے چمن کا حسن اس کے حسن کے آگے ماند پڑ جائے گا اور اگر رقیب پھر بھی متاثر نہیں ہوتا تو وہ آگ میں ڈالے جانے کے لائق ہے۔

بیا و منظر بام فلک نشیمن ساز بیا و شاہد کام دو کون در برکش

لغت : بام: چھت-- نشیمن ساز: ٹھکانا کر بیٹھ-- منظر: نظارہ کرنے کی جگہ، دریچہ-- کام دو کون: دونوں جہانوں کی خواہش، یعنی مقصد کا حصول-- در برکش: آغوش میں لے لے--

ترجمہ : تو آ اور فلک کی چھت کے دریچے میں بیٹھ جا آ اور دونوں جہانوں کے شاہد مقصود کو آغوش میں لے لے، یعنی دونوں جہانوں کی آرزوئیں پوری کر لے۔

سمن بجیب غنا از نوائے مطرب ریز تتق بروے ہوا از بخور مجمر کش

لغت : بجیب غنا: موسیقی یا نغمے کے گریبان میں-- تتق: پردہ، خیمہ-- بخور: خوشبو، اگر بتی، لوبان جسے جلا کر کمرے وغیرہ میں خوشبو پھیلائی جاتی ہے-- مجمر: انگیٹھی--

ترجمہ : تو آ اور مطرب (گانے والا) کی آواز سے موسیقی یا نغمے کے گریبان میں سمن/ چنبیلی کا پھول ڈال دے- یعنی وہ سمن زار بن جائے- نغمے سے پھول پھوٹنے لگیں اور لوبان کی خوشبو فضا میں خیمے کی مانند سروں پر لہرا اٹھے۔

نسیم طرز خرام تو در نظر دارد تو طیلسان روش را طراز دیگر کش

لغت : طرز: انداز-- طیلسان: چادر-- طراز: آرائش، چادر پر بیل بوٹے بنے ہونا-- روش: رفتار--

ترجمہ : نسیم نے تیرے خرام/ ٹہلنے کا انداز پیش نظر رکھا ہوا ہے، یعنی وہ تیری طرح چلتی ہے، لہٰذا تو اپنی رفتار کی چادر کی آرائش کا انداز بدل ڈال- یعنی نسیم جو تیری چال کی پیروی کر رہی ہے، اس نئے انداز کی وہ پیروی نہ کر سکے۔

ہزار آئینہ ناز در مقابل نہ ہزار نقش دِل افروز در برابر کش

ترجمہ : تو اپنے ناز و ادا کے ہزار یعنی بے شمار قسم کے آئینے سامنے رکھ اور ہزاروں دِل افروز نقش سامنے لے آ- یعنی اپنی بے شمار دِل کشیوں کا تصور سامنے لا کر اور بن سنور کر جلوہ نما ہو۔

اگر بہ بادہ گرائی قدح زنرگس خواہ وگر بہ سبحہ زشبنم برشتہ گوہر کش

لغت : گرائی: تو مایل ہو-- خواہ: مانگ-- سبحہ: تسبیح-- برشتہ: دھاگے میں-- گوہر کش: موتی پرو لے--

ترجمہ : اگر تیری طبیعت شراب کی طرف مائل ہو تو نرگس پھول سے جام مانگ لے، یعنی اسے جام بنا لے اور اگر تجھے تسبیح سے دلچسپی ہو تو شبنم کے قطروں کے موتی دھاگے میں پرو لے۔

بہ لالہ گوی کہ ہاں بسدیں قدح در دہ بہ مرغ گوی کہ ہیں خسروی نوا برکش

لغت : بسدیں: مرجان کا-- ہاں، ہیں: دیکھ، تاکید یا بات پر زور کا لفظ-- خسروی نوا: ایک راگ یا لے کا نام--

ترجمہ : گل لالہ سے کہہ کہ وہ تجھے مرجان کا پیالہ پیش کرے اور پرندے یعنی بلبل یا نغمہ الاپنے، چہچہانے والے سے کہہ وہ خسروی راگ الاپے- لالہ سرخ رنگ کا پھول ہے، اس حوالے سے شراب کی بات کی ہے جبکہ بسدیں قدح سے مُراد خود لالہ ہی ہے۔

بداں ترانہ کہ ممنوع نیست، مستی کن از آں شراب کہ نبود حرام، ساغر کش

ترجمہ : اس ترانے یعنی نغمے سے جو ممنوع نہیں ہے، یعنی شرع نے اس سے منع نہیں کیا، اپنی مستی کا سامان کر، سن کر مست ہو اور جو شراب حرام نہیں قرار دی گئی، اس کے جام پہ جام چڑھا، خوب پی۔

مذاق مشرب فقر محمدی داری ۔۔۔ مے مشاہدہ حق نیوش و دم درکش

لغت : مشرب: مسلک، طریق۔۔ دم درکش: سانس روک لے، خاموش ہو جا۔۔ نیوش: پی۔۔

ترجمہ : اگر تجھ میں فقر محمدی کے مسلک کا ذوق ہے یعنی حضور اکرم کے نقش قدم پر چلنے کا ذوق و شوق ہے تو تو مشاہدہ حق کی شراب پی اور خاموش ہو جا۔

ز سر فرازی بخت جواں بخویش ببال ۔۔۔ بروے چرخ ز طرف کلاہ، خنجر کش

لغت : سرفرازی: سربلندی۔۔ بخویش ببال: اپنے آپ پر ناز کر۔۔ خنجر کش: خنجر گھونپ دے۔۔

ترجمہ : اپنی جواں بختی کی سربلندی پر ناز کر اور اپنی باشکوہ کلاہ کے کنارے سے آسمان کے سینے میں خنجر گھونپ دے۔ گویا اس کی طرف کلاہ خنجر کی طرح تیز ہے۔ خنجر گھونپنے سے مراد ہے کہ آسمان بلند ہے لیکن تو اپنی اس باشکوہ کلاہ سے اس کی سربلندی کو معمولی ثابت کر دے۔

نشاط ورز و گہر پاش و شادمانی کن ۔۔۔ جہاں ستان و قلمرو کشای و لشکر کش

لغت : نشاط ورز: عیش و مسرت اختیار کر۔۔ ستاں: لے، فتح کر۔۔ قلمرو: سلطنت۔۔

ترجمہ : تو عیش و نشاط اختیار کر، موتی بکھیر اور خوب خوش رہ، دنیا کو فتح کر، سلطنت کو وسیع کر اور لشکر کشی کر۔

ترا کہ گفت کہ منت کشی زچرخ کبود ۔۔۔ بہ قہر، کام دِل خویشتن ز اختر کش

ترجمہ : تجھے یہ کس نے کہہ دیا کہ تو نیلے آسمان کا احسان اٹھا۔ تو قہر و غضب اختیار کر کے اپنے دِل کی خواہشیں ستاروں سے لے۔ یعنی انہیں حکم دے کہ وہ تیری خواہشیں پوری کریں۔

زنقش بندگی خویش در خرد مندی ۔۔۔ رقم بہ ناصیہ والی دو پیکر کش

لغت : ناصیہ: پیشانی۔۔ دو پیکر: یعنی آسمان کا ایک برج، برج جوزا۔۔

ترجمہ : تو خرد مندی میں اپنی بندگی کے نقش سے برج جوزا کے حکمران کی پیشانی پر تحریر لکھ دے۔ اس ساری غزل کا عجیب انداز ہے، بعض اشعار پورے طور پر واضح نہیں ہیں۔

ز فر فرخی بخت در جہانداری ۔۔۔ علم بہ سرحد فرماں روائے خاور کش

لغت : فر: شان و شوکت۔۔ فرخی بخت: مبارک بختی۔۔ فرماں روائے خاور: مشرق کا حکمران، مراد سورج۔۔

ترجمہ : تو اپنے مبارک بخت کی شان و شوکت اور دبدبے کے بل پر جو تجھے جہانداری یعنی دنیا کی حکمرانی کے باعث حاصل ہے، اپنے بلند پرچم کو فرماں روائے مشرق کی حکومت کی حدود تک بلند کر یعنی تیرا بلند مرتبہ سورج سے بڑھ کر ہے۔

سپس بہ تیغ تو خونم ہدر کہ خواہم گفت ۔۔۔ بگیر غالبِ دِل خستہ را و در برکش

لغت : سپس: اس کے بعد۔۔ خونم ہدر: میرا خون حلال۔۔

ترجمہ : تیری تلوار سے میرا خون تجھ پر حلال ہے، اس کے بعد میں کہوں گا کہ دِل خستہ غالب کو پکڑ یا اٹھا لے اور اسے اپنے پہلو میں لے لے، یا سینے سے لگا لے۔

غزل #8

من و نظارہ روے کہ وقت جلوہ از تابش ہمی بر خویشتن لرزد پس آئینہ سیمابش

لغت : از تابش: اس کی چمک سے-- برخویشتن: اپنے اوپر، اپنے آپ-- سیمابش: اس کا سیماب، وہ پارہ جس کا لیپ آئینے کے پیچھے چڑھا ہوتا ہے-- ہمی لرزد: کانپتا ہے، کانپ اُٹھتا ہے--

ترجمہ : میں ہوں اور ایک ایسے حسین چہرے کا نظارہ ہے کہ جب وہ حسین چہرہ محبوب جلوہ نما ہوتا ہے تو اس کی چمک دمک سے آئینے کے پیچھے سیماب بھی کانپ کانپ اُٹھتا ہے- محبوب کے انتہائی حُسن کی بات کی ہے اور چونکہ سیماب ہلتا رہتا ہے، اس لئے شاعر نے صنعت حُسن تعلیل سے کام لیتے ہوئے اس کی ہلنے یا کانپنے کی علت محبوب کا حُسن دلکش بتائی ہے-

بذوق بادہ، داغ آں حریف دوزخ آشامم کہ ہر جا بنگرد آتش بگردد در دہن، آبش

لغت : حریف: مقابل، دوست-- بذوق بادہ: شراب یا شراب نوشی کی قسم-- دوزخ آشام: دوزخ پی جانے والا، مُراد بہت پینے والا شراب کا رنگ سرخ ہے، اس لئے یہ کہا بلانوش-- بگردد در دہن آبش: اس کے منہ میں پانی آجاتا ہے--

ترجمہ : مجھے اپنی بادہ نوشی کے ذوق کی قسم کہ مجھے اپنے اس بلانوش حریف پر رشک آتا ہے کہ اسے جہاں کہیں آگ نظر آتی ہے اس کے منہ میں پانی بھر آتا ہے، یعنی اس کے دِل میں لالچ پیدا ہوتا ہے کہ وہ یہ آگ پی جائے- شراب آگ کی طرح سرخ ہوتی ہے- گویا وہ شراب نوشی میں اتنا حریص ہے کہ اسے آگ میں بھی شراب کی جھلک نظر آتی ہے-

زلیخا چہرہ با یعقوب شد نازم محبت را ببوے پیرہن ماند قماش پردہ خوابش

لغت : چہرہ با یعقوب شد: حضرت یعقوب کے مقابل ہو گئی-- ببوے پیرہن: قمیص کی خوشبو سے، قرآنی تلمیح ہے، جب حضرت یوسف کی قمیص ان کے بھائی اپنے والد کے پاس لے گئے تو وہ جو یوسف کے غم میں نابینا ہو گئے تھے انہیں اس میں بیٹے یوسف کی خوشبو آئی جس سے ان کی بینائی آگئی-- قماش: عمدہ کپڑا، انداز-- پردہ خوابش: اس کی خواب گاہ کا پردہ--

ترجمہ : مجھے محبت کی کارفرمائی پر ناز ہے جس کی وجہ سے زلیخا حضرت یعقوب کی حریف بن گئی- اس کی خواب گاہ کے پردے کا انداز بالکل پیرہن یوسف کی خوشبو کی مانند تھا- زلیخا کو حضرت یوسف سے بے حد عشق تھا اور اسی طرح حضرت یعقوب کو اپنے اس بیٹے سے بے حد محبت تھی- یہ بات بوے پیرہن اور پردہ خواب سے واضح کی ہے-

بہ گیتی ترک ذوق کام جوئی مشکل است، اما نوید خرمی آں را کہ گیرد دِل ز اسبابش

لغت : گیتی: زمانہ-- کام جوئی: خواہشات پوری کرنا-- نوید: خوش خبری-- خرمی: خوشی، مسرت-- گیرد دِل: دِل برداشتہ ہو جائے--

ترجمہ : دنیا میں مادی خواہشات کے پورا کرنے کا شوق ترک کرنا مشکل ہے- تاہم اس شخص کے لئے مسرت و شادمانی کی خوش خبری ہے جو اس دُنیا کے اسباب زندگی سے دِل برداشتہ ہو جائے- گویا ایسا انسان جو دُنیاوی یا مادی خواہشات کے چکر میں نہیں پڑتا وہ بڑا صاحب ہمت بھی ہے اور خوش بخت بھی-

بہ فیض شرع بر نفس مزوّر یافتم دستے چوں آں دزدے کہ گیرد شحنہ ناگاہاں بہ مہتابش

لغت : مزور: فریبی، مکار گمراہ کرنے والا-- یافتم دستے: میں نے قابو پالیا-- شحنہ: کوتوال-- ناگاہاں: اچانک--

ترجمہ : میں نے شرع کے فیض سے / کی برکت سے اپنے گمراہ کرنے والے نفس پر قابو پالیا- یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوتوال چاندنی رات میں اچانک چور کو پکڑ لے- شرع کے حوالے سے خُود کو کوتوال اور نفس کو چور سے تشبیہ دی ہے/ جبکہ چاندنی رات سے مُراد شرع کی بدولت نُور ہدایت ہے-

به مستی چتر بستن ہائے طاؤس ست پنداری نشست ساقی و انگیز مینائے مے نابش

لغت : چتر بستن ہائے طاؤس: مور کا اپنی دم چھتری یا چھل بنا کر رقص کرنا-- انگیز: جوش-- مے نابش: اس کی خالص شراب--

ترجمہ : ساقی کا بڑے ٹھسے سے بیٹھنا اور اس کی مے ناب کی صراحی کا جوش، مُراد شراب کے نشے کا جوش بالکل اس طرح ہے جیسے مور اپنی دم کو چھل بنا کر مستی میں ناچ رہا ہو-

خرابی چوں پدید آمد بطاعت داد تن زاہد خمیدنہائے دیوار سرا گردید محرابش

لغت : پدید آمد: ظاہر ہوئی-- داد تن: جھک گیا، اختیار کرلی-- خمیدن: جھکنا، جھکی ہوئی ہونا--

ترجمہ : جب زاہد کو اپنی زندگی میں تباہی کا سامنا کرنا پڑا تو وہ عبادت میں جھک گیا یعنی اس نے اطاعت و بندگی اختیار کرلی، گویا اس کے گھر کی جھکی ہوئی دیواریں اس کے لئے محراب بن گئیں- جھکی ہوئی دیواریں آنے والی تباہی یا بربادی کا پتا دیتی ہیں-

بساطے نیست بزم عشرت قربانی مارا مگر بافند از تار دم ساطور قصا بش

لغت : بساطے: کوئی فرش-- مگر: ہاں، سوائے اس کے-- دم ساطور: چھری کی دھار-- بافند: بُنیں--

ترجمہ : ہماری قربانی کی بزم عشرت کے لئے کوئی فرش نہیں ہے- یہی ہو سکتا ہے کہ قصاب چھری کی دھار کے تاروں سے وہ فرش بن لیں- قربانی کے حوالے سے چھری اور قصاب کی بات کی ہے- یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ ہماری قربانی کا کوئی اجر نہیں، جس سے ہماری عشرت کا بھی سامان ہو سکتا-

زتار شمع نیز آہنگ ذوق نازمی بالد بشرط آنکہ سازی ازپر پروانہ مضرا بش

لغت : آہنگ: سُر، لے، راگ-- مضرابش: اس کی مضراب، وہ چھلا جو انگلی میں پہن کر ستار بجاتے ہیں-- می بالد: ابھرتے ہیں، ابھر سکتے ہیں--

ترجمہ : شمع کے تار سے بھی ناز و ادا کے ذوق کی لے ابھر سکتی ہے، لیکن اس شرط پر کہ تو پروانے کے پروں سے اس کی مضراب بنائے- مُراد یہ کہ مضراب، ساز پر لگاتے ہی ساز سے سریلے نغمے پھوٹنے لگتے ہیں، اگر پروانے میں بھی یہ خاصیت آجائے تو شمع بھی اسی طرح پھلے پھولے-

مناز اے منعم و دیماہ گلخن تاب را بنگر کہ خوابش مخمل و خاکستر گرم است سنجابش

لغت : مناز: مت فخر کر، مت اکڑ-- منعم: مالدار، امیر-- دیماہ: سردی کا مہینہ-- گلخن: انگیٹھی-- دیماہ گلخن تاب: سردی کا مہینہ جو انگیٹھیوں کو جلاتا ہے یعنی جب مکان کو گرم کرنا پڑتا ہے--

ترجمہ : اے امیر آدمی تو مت فخر کر اور ذرا گلخن تاب دیماہ کو دیکھ کہ اس کا بستر مخمل اور گرم خاکستر اس کی سنجاب ہے- گویا امیر تو قیمتی اور گرم بستروں میں سردیوں کے دن گذارتے ہیں، جبکہ غریبوں کے لئے انگیٹھی کی گرم راکھ بستر اور سنجاب (ترکستان کے ایک جانور کی کھال جس سے پوستین بناتے ہیں) لحاف ہے-

ازیں رخت شراب آلودہ ات ننگ آیدم غالب خدارا یا بشو یا بگلکن اندر راہ سیلا بش

لغت : رخت: مُراد لباس-- ننگ آیدم: مجھے شرم آتی ہے--بشو: دھوڈال--بگن: ڈال دے، گرادے--
ترجمہ : اے غالبؔ تیرے اس شراب آلودہ لباس سے مجھے شرم آرہی ہے- تو یا تو اسے دھوڈال یا پھر اسے سیلاب کے راستہ میں ڈال دے تاکہ وہ اسے بہا کر لے جائے-

---

غزل #9

خوشا روز و شب کلکتہ و عیش مقیمانش گورنر مہرو مکناٹن بہادر ماہ تابانش

ترجمہ : یہ ساری غزل گورنر کلکتہ مکناٹن کی مدح میں ہے جس میں غالبؔ نے خاصے مبالغے سے کام لیا ہے- اسے مدحیہ قصیدہ ہی کہا جا سکتا ہے اگرچہ غالبؔ نے مقطع میں یہ کہا ہے کہ میں نے اسے سلک غزل میں جگہ دی ہے یہاں اس غزل کی تشریح سے اجتناب کیا گیا ہے-

---

ردیف-ص

غزل #1

چو عکس پل بہ سیل، بذوق بلا برقص جارا نگاہ دار وہم از خُود جدا برقص

لغت : چو: مانند--سیل: بہاؤ--برقص: ناچ--نگاہ دار: حفاظت کر، باخبر رہ--از خُود جدا: یعنی بے خُودی کے عالم میں--
ترجمہ : جس طرح پانی کے بہاؤ میں پل کا عکس ہوتا ہے تو بھی بلا یعنی مصائب و آلام کے ذوق سے رقص کر، اپنے مقام سے باخبر بھی رہ اور پھر بے خُودی کی حالت میں رقص کرتا چلا جا- آدمی مصیبتوں میں اپنے آپ کو برقرار رکھے تو ان کا زیادہ اثر نہیں ہوتا اور غالبؔ ہی کے بقول:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

ایک اور جگہ یوں اظہار کیا ہے:

شادی سے گذر کہ غم نہ ہووے اردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے

لغت : اردی: ایرانی شمسی سال کا دوسرا مہینہ یعنی بہار--دے: دسواں مہینہ ایرانی سال کا یعنی خزاں--بقول فانی بدایونی:

غم بھی گذشتنی ہے، خوشی بھی گذشتنی کر غم کو اختیار کہ گذرے تو غم نہ ہو

نبود وفاے عہد دمے خوش غنیمت است از شاہداں بنازش عہد وفا برقص

لغت : وفاے عہد: کیا ہوا وعدہ پورا کرنا--دمے خوش: خوشی کا ایک لمحہ--بنازش: ناز کرنا--
ترجمہ : آج دُنیا میں کیئے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کی بات نہیں رہی، اس لئے جو پل یا لمحہ خوشی میں گذرے اسے غنیمت سمجھنا چاہیئے- تو حسینوں کی طرف سے عہد وفا پر ناز کرتے ہوئے رقص کر، ناچ وہ وفا کریں یا نہ کریں- انہوں نے عہد تو کیا ہے اور عاشق کے لئے یہ بھی

غنیمت اور خوشی کا باعث ہے۔ بقول سعدی:

یا وفا خُود نہ بود در عالم　　یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
ذوقے است جستجو چہ زنی دم ز قطع راہ　　رفتار گم کن و بصدائے درا برقص

لغت : جستجو: تلاش-- چہ زنی دم: مُراد کیا بات کرتا ہے-- قطع راہ: راستہ طے کرنا، انکنا یعنی آگے نہ چلنا-- گم کن: یعنی بھلا دے-- درا: قافلے کی گھنٹی جس کا بجنا قافلے کے کوچ کی علامت ہے--

ترجمہ : جستجو خُود ایک ذوق لذت ہے تو قطع راہ کی کیا بات کرتا ہے یعنی کیوں یہ سوچتا ہے کہ تو آگے نہ بڑھے۔ اپنی رفتار کو بھول جا اور درا کی آواز پر رقص کر۔ یعنی جہد و عمل میں ہر لحہ آگے ہی بڑھنا چاہئے، اس میں منزل کا تصور گویا جمود کی علامت ہے۔ علامہ اقبال کے کلام کا خاصا حصّہ اسی موضوع پر ہے۔ صرف چند اشعار ملاحظہ ہوں:

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول　　لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول
موت ہے عیش جاوداں، ذوق طلب اگر نہ ہو　　گردش آدمی ہے اور گردش جام اور ہے
راز حیات پوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے　　زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے
پختہ تر ہے گردش پیہم سے جام زندگی　　ہے یہی اے بے خبر راز دوام زندگی
سر سبز بودہ و بہ چمنہا چمیدہ ایم　　اے شعلہ در گداز خس و خار ما برقص

لغت : چمیدہ ایم: ہم اکڑ کر چلے ہیں، مزے سے چلے ہیں-- گداز: پگھلاہٹ--

ترجمہ : ہم تر و تازہ رہے اور چمن زاروں میں بڑے مزے سے ٹہلتے ہیں۔ آج ہماری حالت خس و خاشاک کی سی ہے۔ اے شعلے تو ہمارے اس خس و خاشاک کے گداز پر رقص کر۔ گویا جو انسان زندگی بھر تر و تازہ اور شگفتہ طبع رہے ہوں، ان کے خس و خاشاک میں بھی زندگی کا گداز ہوتا ہے۔

ہم برنوائے چغد طریق سماع گیر　　ہم در ہوائے جنبش بال ہما برقص

لغت : چغد: الو

طریق سماع: موسیقی کا طریقہ صوفیہ جس پر وجد کرتے ہیں--

ترجمہ : تو الو جیسے منحوس آواز پرندے کی آواز پر سماع کی کیفیت بھی خود پر طاری کر اور ہما جیسے مبارک پرندے کے پروں کی حرکت کی فضا میں بھی رقص کر۔ غالباً مُراد یہ کہ دُنیا کی کوئی شے بیکار نہیں ہر شے سے اس کے مطابق کام لے۔

در عشق انبساط بپایاں نمی رسد　　چوں گرد باد خاک شو و در ہوا برقص

لغت : انبساط: خوشی، مسرت-- گرد باد: بگولا--

ترجمہ : عشق میں خوشی و مسرت کبھی ختم نہیں ہوتی، اس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تو بگولے کی طرح خاک ہو جا اور فضا میں رقص کر۔ گویا مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے"۔ عشق میں غم بھی عاشق کے لئے مسرت و شادمانی کا باعث بنتا ہے۔

فرسودہ رسمہائے عزیزاں فرو گذار　　در سور نوحہ خوان و بہ بزم عزا برقص

لغت : فرسودہ: گھسی پٹی، پرانی-- فرو گذار: چھوڑ دے-- سور: خوشی کی محفل-- عزا: ماتم--

ترجمہ : تو عزیزوں یعنی اپنے بزرگوں کی فرسودہ رسمیں چھوڑ دے، جہاں کہیں خوشی کی محفل ہو وہاں تو نوحہ خوانی کر اور جہاں بزم عزا ہو وہاں رقص کر۔ گویا بزرگوں نے جو کچھ کیا تو اس کے الٹ چل۔

چوں خشم صالحاں و ولائے منافقاں در نفس خود مباش دلے برملا برقص

لغت : خشم صالحاں: صالح نیک پاک بزرگ جن کا ظاہر اور باطن دونوں پاک ہیں، حضرات کا غصہ-- ولا: دوستی، رفاقت، محبت-- منافقاں: منافق کی جمع، وہ لوگ جن کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے--

ترجمہ : تو صالح حضرات کے خشم اور منافق لوگوں کی دوستی و محبت کی طرح اپنی ذات میں نہ رہ، یعنی اپنی خودی سے باہر آ لیکن برملا رقص کر۔ پاک لوگ اگر غصے کا اظہار کرتے ہیں تو وہ بجا ہوتا ہے کیونکہ ان کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ اس کے برعکس منافقین کے اظہار محبت میں شک ہوتا ہے اس لیے کہ ان کے ظاہر اور باطن میں فرق ہے۔ شاعر غالباً یہ کہنا چاہتا ہے کہ ان دونوں خصلتوں سے ہٹ کر تو آزادہ روی اختیار کر۔ صوفی تبسم مرحوم نے خشم کی بجائے چشم لکھا ہے جس کا ولا کی بنا پر کوئی محل نہیں ہے۔

از سوختن الم، ز شگفتن طرب مجوی بے ہودہ درکنار سموم و صبا برقص

لغت : سوختن: جلنا-- الم: غم-- شگفتن: کھلنا، تر و تازہ ہونا-- سموم: جھلسا دینے والی ہوا--

ترجمہ : تو زندگی کے دکھوں میں جلنے سے غمگین نہ ہو اور اور زندگی کی تر و تازگی یعنی سکھوں میں عیش و مسرت تلاش نہ کر اور سموم اور صبا صبح کی تازہ ہوا میں یونہی رقص کرتا رہ۔ یعنی تجھے زندگی میں دکھ پہنچیں یا سکھ پہنچیں دونوں صورتوں میں خود کو حرکت و گردش میں رکھ کہ یہی زندگی کی صحیح علامت ہے۔

غالبؔ بدیں نشاط کہ وابستہ ای کہ ای بر خویشتن ببال و بہ بند بلا برقص

لغت : وابستہ ای: تو بندھا ہوا یعنی اس سے تعلق یا واسطہ رکھا ہوا ہے-- کہ ای: تو کون ہے، کیا ہے-- ببال: فخر کر، خوش ہو--

ترجمہ : غالبؔ تو نے خود کو یہ کیا عیش و نشاط سے وابستہ کر رکھا ہے، تو کیسا انسان ہے، تو اپنی ذات پر فخر کر۔ یعنی خوشیاں منا اور اپنے دکھوں کی حالت میں رقص کر۔ یہی مراد ہو سکتی ہے بقول فانی بدایونی۔

غم بھی گذشتنی ہے خوشی بھی گذشتنی کر غم کو اختیار کہ گذرے تو غم نہ ہو

ردیف-ض

غزل#1

دل در غمش بسوز کہ جاں می دہد عوض ور جاں دہی غمے بہ ازآں می دہد عوض

لغت : بسوز: جلا-- عوض: بدلے میں-- ور: اور اگر-- بہ ازآں: اس سے اچھا--

ترجمہ : تو دل کو اس کے غم میں جلا کہ اس کے بدلے میں تجھے جان عطا ہو گی اور اگر تو جان دے دے تو اس کے بدلے میں تجھے اس سے بہتر غم عطا ہو گا۔ اس سے بہتر سے مراد جان ہے جبکہ غم ہو سکتا ہے جس کا پہلے مصرعے میں ذکر ہے۔ غالبؔ نے غم پر بہت کچھ لکھا ہے جس کے حوالے پہلے بھی آ چکے ہیں۔ وہ غم کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ یعنی اس سے انسان کی خفتہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں جن کی بنا پر وہ کارنامے

انجام دیتا یا دے سکتا ہے۔ یہ شعر محبوب حقیقی کی محبت میں دِل جلانے سے متعلق ہے۔

فارغ مشوز دوست بہ مے در ریاض خلد　　از ما گرفت آنچہ ہماں می دہد عوض

لغت : دوست: یعنی محبوب حقیقی خدا تعالیٰ-- ریاض خلد: باغ بہشت-- فارغ مشو: یعنی مطمئن نہ ہو جا--

ترجمہ : تو اس محبوب حقیقی سے صرف اس بات پر مطمئن نہ ہو جا کہ تجھے اس کی طرف سے باغ بہشت میں شراب یعنی شراب طہور عطا ہوگی۔ اس نے تو جو کچھ ہم سے لیا تھا وہی لوٹا دیا ہے۔ مطلب یہ کہ دُنیا میں تو شراب حرام اور ممنوع قرار دے کر گویا ہم سے چھین لی اور پھر بہشت میں ہمیں وہی شراب دے دی تو اس میں خوشی یا اطمینان کی تو کوئی بات نہیں۔

داغم ازاں حریف کہ چوں خانماں بسوخت　　چشمے بسوے در نگراں می دہد عوض

لغت : خانماں بسوخت: گھر بار جل گیا یا جلا دیا گیا-- در نگراں: دیکھنے والی--

ترجمہ : میں اس مدمقابل سے جلتا ہوں کہ جب میرا گھر بار جل گیا تو اس کے بدلے میں اب وہ مجھے دیکھنے والی آنکھ یعنی اس گھر بار کو حسرت سے دیکھنے والی آنکھ عطا کر رہا ہے۔ گویا ایک تو خانماں بربادی ہوئی دوسرے مسرت سے اس بربادی کو دیکھ رہے ہیں۔

سرمایہ خرد بجنوں دہ کہ ایں کریم　　یک سود را ہزار زیاں می دہد عوض

لغت : بجنوں دہ: جنون کو دے دید، جنون کی نذر کر دے-- سود: نفع، منافع-- زیاں: نقصان، گھاٹا-- کریم: عطا کرنے والا/ والی مُراد خرد--

ترجمہ : تو اپنی عقل و خرد کا سرمایہ جنون کی نذر کر دے کیونکہ یہ کریم عقل و خرد ایک منافع کے بدلے میں ہزاروں نقصان عطا کرتا ہے۔ مُراد یہ کہ جنون و عشق تو اِنسان کو بلندی کی طرف لے جاتا ہے جبکہ عقل و خرد اسے آگے بڑھنے سے روکتی ہے۔ اسی لِئے کہا کہ عقل کو جنون کی نذر کر دے۔

نبود سخن سرائی ما رایگاں کہ دوست　　دل می برد ز ما و زباں می دہد عوض

ترجمہ : ہماری شاعری کوئی بیکار سی یا غیر مفید شے نہیں ہے۔ یہ تو دوست کی عنایت ہے کہ اس نے ہم سے دِل لے کر اس کے بدلے میں ہمیں زبان دے دی۔ یعنی محبوب نے ہمارا دِل تو چھینا لیکن اس کے نتیجے میں ہم شاعری کی طرف متوجہ ہوئے اور یوں اس فن میں کمال حاصل کیا۔ زبان سے مُراد بولنے کی طاقت یعنی شاعری ہے۔

از ہرچہ نقش وہم و گمان است درگذر　　کو خُود بروں ز وہم و گماں می دہد عوض

لغت : درگذر: گذر جا، چھوڑ دے-- کو: کہ او، کہ وہ--

ترجمہ : وہم و گمان کے جو بھی نقوش ہیں، صورتیں ہیں ان سے لاتعلق ہو جا، اس لِئے کہ وہ یعنی محبوب حقیقی ہمیں ہمارے وہم و گمان سے کہیں بڑھ کر عطا کرتا ہے۔ یعنی آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ مالک حقیقی کہاں کہاں سے اور کس قدر عطا کر دیتا ہے۔

آں را کہ نیستے نظر از ماہ و مشتری　　چشم سہیل و زہرہ فشاں می دہد عوض

لغت : مشتری: مبارک ستارہ-- سہیل: ایک ستارہ-- زہرہ: تیسرے آسمان کا ایک ستارہ--

ترجمہ : وہ جس پر ماہ مشتری کی نظریں نہیں پڑتیں، انہیں وہ ایسی آنکھیں عطا کرتا ہے جن سے سہیل اور زہرہ جیسے ستارے ٹپکتے ہیں۔ یعنی اِنسان کا مقدر تو اس ذات کے ہاتھ میں ہے، ستاروں میں کیا پڑا ہے۔ لوگ ستاروں سے اپنے مقدر کا اندازہ کرتے ہیں۔

نازم بدست سبحہ شمارے کہ عاقبت شوقش کف پیالہ ستاں می دہد عوض

لغت : سبحہ شمارے: ایک یا کوئی تسبیح کے دانے گننے والا، تسبیح پرورد کرنے والا-- کف پیالہ ستاں: پیالہ جام شراب پکڑنے والا ہاتھ--

ترجمہ : تسبیح کے دانے گننے والے ہاتھ کے صدقے جاؤں کہ عشق یا شوق اس تسبیح کے دانے گننے والے ہاتھ کے بدلے میں اسے پیالہ پکڑنے والا ہاتھ عطا کرتا ہے- یعنی یہاں جو اس ذات کے نام کا ورد کرتے ہیں انہیں آخرت میں شراب طہور کے جام نصیب ہوں گے-

آہ از غمش کہ چوں ز دل آرام می برد ناسازیی ز ہم نفساں می دہد عوض

ترجمہ : اس کا غم عشق بھی کیا بلا ہے کہ جب اس غم کی بنا پر دل کا چین اڑ جاتا ہے تو اس کے بدلے میں وہ ہم نفسوں یعنی ساتھیوں یا قریبی دوستوں کی ناموافقت عطا کرتا ہے- یعنی اس غم کے باعث ہم نفس ساتھ چھوڑ جاتے ہیں-

پاداش ہر وفا بجفاے دگر کند غالبؔ ببین کہ دوست چساں می دہد عوض

لغت : پاداش: بدلہ، عوض-- چساں: کس طرح، کیسا--

ترجمہ : غالبؔ ہمارا دوست ہماری ہر وفا کے بدلے میں ایک نئی جفا کرتا ہے- تو ذرا دیکھ کہ وہ دوست کس قسم کا بدلہ اتارتا ہے- یعنی اس کا وفا کا بدلہ اتارنے کا انداز کچھ ایسا ہے کہ وہ مزید جور و ستم کا باعث بنتا ہے-

---

ردیف-ط

غزل #1

گوئی کہ ہاں وفا کہ وفا بودہ است شرط آرے ہمیں ز جانب ما بودہ است شرط

لغت : ہاں: یعنی دیکھو، سمجھ لو-- آرے: ہاں--

ترجمہ : اے محبوب تو نے ہمیں کہا ہے کہ دیکھو وفا پر قائم رہو- اس لئے کہ محبت میں وفا شرط یعنی لازمی ہے- واقعی تو نے درست کہا ہے اسی لئے ہماری طرف سے بھی وفا کی شرط ہے- یعنی اگر ہم تم سے وفا کرتے ہیں تو تم بھی ہم سے وفا کرو- یک طرفہ وفا تو کوئی بات نہ ہوئی-

ہے ہے نہ یاد داشت نخستینہ شرط بود گفتی ز یاد رفت چہا بودہ است شرط

لغت : ہے ہے: افسوس-- نخستینہ: پہلی شرط-- چہا: کیا کیا، کون کون سی--

ترجمہ : افسوس کہ یہ بھی یاد نہ رکھا کہ محبت میں پہلی شرط کیا تھی، تو نے یہ کہا کہ میں بھول گیا ہوں کہ اس ضمن یعنی محبت میں کیا کیا یا کون سی شرط تھی-

بس نیست ایں کہ می گذرد در خیال ما گفتی بہ عشق آہ رسا بودہ است شرط

لغت : بس: نیست-- می گذرد: گذرتی ہے-- آہ رسا: مقبول ہو جانے والی آہ، جس کا اثر ہو--

ترجمہ : اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ وہ ہمارے خیال میں گذر رہا ہے یا ہمارے خیال تک ہی محدود ہے گویا عشق میں آہ رسا کا ہونا ضروری ہے-

لب بر لبت نہادن و جاں دادن آرزو ست در عرض شوق حسن ادا بودہ است شرط

لغت : لبت: تیرے ہونٹ-- نہادن: رکھنا-- عرض شوق: شوق کا اظہار--

ترجمہ : اے محبوب میری یہ آرزو ہے کہ میں تیرے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر جان دے دوں، اس لئے کہ اظہار عشق میں حسن ادا ضروری ہے، گویا یہ جان دینے کا انداز ایک خوبصورت انداز ہے اور عشق میں ایسا ہی انداز لازمی ہے۔

میرم ز رشک گر ہمہ بویت بمن رسد کامیزش شمال و صبا بودہ است شرط

لغت : میرم: میں مرتا ہوں-- بویت: تیری خوشبو-- کامیزش: کہ آمیزش، کہ ملاوٹ-- شمال: مراد شام کے وقت شمال کی جانب سے چلنے والی ہوا--

ترجمہ : اگر تیری تمام خوشبو مجھ تک پہنچے تو میں رشک سے جان دے دوں گا اس لئے کہ اس میں کچھ تو شمال کی اور کچھ صبا کی آمیزش کا ہونا شرط ہے۔ یعنی تیرے گل حسن کی خوشبو کبھی ایک طرف سے مجھ تک پہنچے اور کبھی دوسری طرف سے۔

گو درمیاں نیامدہ باشد ولے بہ دہر اندازہ اے ز بہر جفا بودہ است شرط

لغت : درمیاں نیامدہ باشد: یعنی ایسا نہ ہوا ہوگا--

ترجمہ : اگرچہ کبھی ایسا نہ ہوا ہوگا لیکن زمانے میں جفا کے لئے ایک مقررہ انداز یا حد کی شرط رہی ہے۔ یعنی ظلم و ستم کی حد اگرچہ مقرر ہے، تاہم اس پر کبھی عمل نہیں ہوا۔ محبوب نے اس حد سے بڑھ کر ہی ستم ڈھائے۔

گرم است دم بنالہ، سر شکے فرو ببار پاکی پے بساط دعا بودہ است شرط

لغت : سرشکے: کوئی یا چند آنسو-- فرو ببار: بہا-- بساط: فرش، مراد مانگنا--

ترجمہ : نالہ و فریاد سے سانس میں گرمی آگئی ہے تو چند آنسو ہی بہالے، اس لئے کہ دعا مانگنے کے واسطے پاکیزگی لازمی ہے۔ یعنی وضو کرنا ضروری ہے آنسو بہانا گویا وضو ہوگا۔

ہمدم نمک بزخم دلم مشت مشت ریز آخر نہ پرسشے بسزا بودہ است شرط

لغت : مشت مشت ریز: مٹھی بھر بھر کے ڈال، چھڑک-- پرسشے: حال پوچھنا-- بسزا: کے مطابق، کی نسبت سے--

ترجمہ : اے میرے ہمدم تو میرے دل کے زخموں پر مٹھی بھر بھر کے نمک چھڑک، آخر حال پرسی حالت کی خرابی کی نسبت ہی سے ہونی چاہئے۔ مراد یہ کہ ہمدم تو علاج عشق کرنے سے رہا، گویا یہ اس کے بس کی بات نہیں، اس کی چارہ گری تو زخموں پر نمک چھڑکنے والی بات ہو گی۔ مٹھی بھر بھر کے نمک چھڑک میں طنز ہے۔

ناگذرم زکعبہ چہ بینم کہ خود ز دیر رفتن بہ کعبہ رو بہ قفا بودہ است شرط

لغت : نگذرم: میں نہ گذروں، نہ چھوڑوں-- رفتن: جانا-- قفا: پیچھے--

ترجمہ : میں جب تک کعبہ کو نہ چھوڑوں تو میں اسے کیا دیکھوں، کس طرح دیکھ سکوں گا اس لئے کہ دیر یعنی کافروں کی عبادت گاہ سے کعبہ کی طرف جاتے ہوئے میرے لئے رخ پیچھے کی طرف رکھنا لازمی ہے۔ رخ پیچھے کی طرف یعنی دیر کی طرف ہو۔ گویا دیر کو دیکھنے کے لئے کعبہ سے رخصت ہونا ضروری ہے یا دیر سے کعبہ کی طرف قدم نہیں اٹھتے۔

غالبؔ بعالمے کہ توئی خون دل بنوش ازبہر بادہ برگ و نوا بودہ است شرط

لغت : بعالمے کہ توئی: تو جس حالت میں یا عالم میں ہے-- بنوش: پی-- برگ و نوا: سازو سامان، یعنی وہ کھانے کی چیزیں جو شراب کے ساتھ کھاتے ہیں، گزک وغیرہ--

ترجمہ : اے غالب تو جس حالت میں ہے اس کے لئے تو اپنا خون دِل پی، اس لئے کہ شراب نوشی کے واسطے کچھ سازو سامان ضروری ہے۔ گویا حالت ایک طرح کی شراب نوشی ہے اور خون دِل اس کا سازو سامان ہے۔

غزل #2

تکیہ بر عہد زبان تو غلط بود غلط کایں خُود از طرز بیان تو غلط بود غلط

لغت : تکیہ: بھروسہ، اعتبار-- کایں: کہ اَیں کا مخفف، کہ یہ--

ترجمہ : ہمارا تیرے زبانی وعدے پر اعتبار کرنا سراسر غلط تھا، اس لئے کہ تیرے انداز بیان سے یہ صاف پتہ چل رہا تھا کہ یہ وعدہ غلط یعنی جھوٹا وعدہ ہے۔ لفظ غلط کی تکرار دراصل اپنی بات پر زور دینے کے لئے کی ہے۔

آنکہ گفت از من دِل خستہ بہ پیش تو رقیب کہ غلط بود، بجان تو غلط بود غلط

ترجمہ : رقیب نے مجھ خستہ دِل کے بارے میں جو کچھ تجھ سے کہا، تیری جان کی قسم وہ سراسر غلط اور جھوٹ تھا۔ یعنی میری خستہ حالی کے بارے میں اس کا یہ کہنا جھوٹ ہے تو دراصل اس کا ایسا کہنا جھوٹ ہے۔

غنچہ را نیک نظر کردم ادایے دارد ویں کہ ماند بہ دہان تو غلط بود غلط

لغت : نیک نظر کردم: میں نے غور سے دیکھا-- ویں کہ: اور یہ کہ، جو-- ماند: ملتا جلتا ہے--

ترجمہ : میں نے غنچے کو بڑے غور سے دیکھا ہے، بے شک اس میں ایک ادا یا دلکشی تھی، لیکن یہ کہنا کہ وہ تیرے دہان کی مانند ہے تو یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ کہاں تیرا دہن اور کہاں غنچہ۔ دوسرے لفظوں میں چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

دل نہادن بہ پیام تو خطا بود خطا کام جستن زلبان تو غلط بود غلط

لغت : دل نہادن: دِل لگانا-- کام جستن: خواہش پوری کرنا--

ترجمہ : تیرے پیام پر ہمارا دِل لگانا ہماری سراسر خطا تھی یعنی اسے صحیح اور سچ سمجھنا ہماری بہت بڑی غلطی تھی اور تیرے لبوں سے اپنی خواہش پوری کرنے کے بارے میں ہماری سوچ یا امید بالکل غلط تھی۔ یعنی یہ خواہش پوری ہونے کا امکان ہی نہیں۔

ایں مسلم کہ لب ہیچ مگوئے داری خاطر ہیچمدان تو غلط بود غلط

لغت : مسلم: تسلیم شدہ، مانی ہوئی بات-- لب ہیچ مگوے: کچھ نہ کہنے والا ہونٹ، خاموش ہونٹ-- خاطر ہیچمدان: کچھ نہ جاننے والا یعنی بے خبر دل--

ترجمہ : ہم یہ مان لیتے ہیں کہ تیرے ہونٹ خاموش ہی رہتے ہیں لیکن یہ کہ تیرا دِل بے خبر یا بے احساس ہے تو یہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔ یعنی تو ہمارے عشق اور وفا کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے لیکن یہ الگ بات کہ تو بے اعتنائی سے کام لیتا ہے۔

ہر جفاے تو بپاداش وفا ے است ہنوز دعوی ما بہ گمان تو غلط بود غلط

لغت : بپاداش: کے بدلے میں-- بہ گمان تو: تیرے بارے میں--

ترجمہ : ہم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ تو بہت ہی جفائیں کرتا ہے، لیکن تیرے بارے میں ہمارا یہ دعوی اور خیال بالکل غلط ثابت ہوا، اس لئے کہ اب تک تیری ہر جفا ہماری وفا ہی کے بدلے میں ہے۔ یعنی تو جو بھی جفا کرتا ہے وہ ہماری وفا کا گویا صلہ ہوتا ہے۔

آخر اے بو قلموں جلوہ، کجائی کاین جا ہرچہ دادند نشان تو غلط بود غلط

لغت : بو قلموں جلوہ: ایسی ذات جو مختلف رنگوں یعنی صورتوں میں جلوہ نما ہو یعنی خدائے بزرگ و برتر -- کجائی: تو کہاں ہے --

ترجمہ : آخر اے بو قلموں جلوہ تو کہاں ہے، کیونکہ یہاں تو تیرے بارے میں جو کچھ بتایا وہ سراسر غلط تھا اور غلط ہے۔ یعنی کائنات کے ذرے ذرے میں وہ ذات جلوہ فرما ہے لیکن ویسے نظر نہیں آتی۔ شاعر اسے اصل صورت میں دیکھنے کا خواہاں ہے۔ بقول شاعر۔

تھک تھک کے رہ گئی ہے مری چشم جستجو کس گوشہ جہاں میں نہاں ہو خبر تو دو

شوق می تافت سر رشتۂ وہمے ورنہ ہستی ما ومیانِ توغلط بود غلط

لغت : می تافت: بنتا تھا -- سر رشتہ وہمے: وہم کا دھاگا -- ہستی ہستے: کوئی ہستی --

ترجمہ : یہ جو ہمارا شوق یہ ہے کسی وہم و خیال کا دھاگا بنتا تھا یعنی وہم و خیال کا شکار تھا ورنہ ہمارے اور تیرے درمیان کسی دوسری ہستی کا ہونا سراسر غلط ہے۔ غالباً یہ مراد ہے کہ عاشق ان وسوسوں میں پڑا ہوا تھا کہ رقیب اس کے محبوب کے وصل سے لطف اندوز ہو رہا ہے، جبکہ وہاں کسی رقیب کا وجود نہ تھا۔ دوسرے لفظوں میں محبوب کی تمام تر توجہ اپنے عاشق ہی کی طرف ہے۔

آں تو باشی کہ نظیر تو عدم بود عدم سایہ در سرو روان تو غلط بود غلط

لغت : نظیر: مثال، مانند ہونا -- عدم: نیستی، نہ ہونا -- سرو رواں: چلتا ہوا سرو، یعنی محبوب کا قد --

ترجمہ : تو وہ ہے جس کی مانند اور کوئی ہے ہی نہیں، یعنی تو بے مثل ہے، تیرے سرو رواں کا سایہ غلط تھا۔ یہاں سائے سے مراد ثانی ہونا ہے، یعنی وہ محبوب اتنا بے مثل ہے کہ اس کا سایہ بھی نہیں جو اس کا ثانی قرار پا سکتا تھا۔

می پسندی کہ بدیں زمزمہ میرد غالبؔ تکیہ بر عہد زبان تو غلط بود غلط

لغت : زمزمہ: راگ، نغمہ -- میرد: مرجائے -- می پسندی: تو پسند کرتا ہے، سوالیہ انداز ہے، یعنی کیا تجھے یہ پسند یا گوارا ہے --

ترجمہ : کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ غالبؔ یہی نغمہ الاپتے ہوئے مرجائے، ہمارا تیرے زبانی وعدے پر اعتبار کرنا سراسر غلط تھا۔ یعنی کیا تو چاہتا ہے کہ غالبؔ یہی کہتے ہوئے مرجائے کہ تو نے جو وعدہ کیا تھا وہ غلط تھا۔

ردیف-ظ

غزل#1

مراکہ بادہ ندارم، زروزگار چہ حظ تراکہ ہست و نیاشامی، ازبہار چہ حظ

لغت : چہ حظ: کیا لطف، لذت -- روزگار: زمانہ، مراد دُنیاوی زندگی -- نیاشامی: تو نہیں پیتا --

ترجمہ : میرے پاس شراب نہیں ہے، اس لئے مجھے اس زندگی سے کیا لطف حاصل ہوگا۔ جبکہ تیرے پاس شراب ہے اور تو نہیں پیتا تو تجھے بہار سے کیا لطف حاصل ہوگا۔ گویا زندگی کی ساری لذت شراب نوشی میں ہے اور موسم بہار میں تو اس لطف و لذت کا کچھ زیادہ ہی سامان

ہوتا ہے۔

خوش است کوثر و پاک است بادہ اے کہ دروست　　ازاں رحیق مقدس دریں خمارچہ حظ

لغت : خوش است: اچھا ہے، خوب ہے-- دروست: دراواست، اس میں ہے-- رحیق: صاف شراب--

ترجمہ : حوض کوثر، بلا شبہہ، بہت اچھی جگہ ہے، پھر وہاں جو شراب ہے وہ پاک ہے، لیکن ہمیں اس خمار کی حالت میں اس مقدس اور پاکیزہ شراب یعنی شراب طہور کا کیا فائدہ، یا اس سے ہمیں کیا لذت حاصل ہوگی۔

چمن پر از گل و نسرین و دِل ربائے نے　　بدشت فتنہ ازیں گرد بے سوار چہ حظ

لغت : دل ربائے نے: کوئی دلبر یا یعنی معشوق نہیں ہے-- بدشت فتنہ: فتنے کا بیاباں، یعنی فتنہ زار ہستی--

ترجمہ : چمن گل و نسرین سے تو بھرا پڑا ہے لیکن اس میں کوئی دِل ربا نہیں ہے، پھر بھلا فتنہ زار ہستی کے بیابان میں سوار کے بغیر اس گرد کا کیا لُطف۔ یعنی یہ بے کیف ہے۔ دِل ربا کو سوار سے اور چمن زار کو ایسے بیابان سے تشبیہ دی ہے جہاں راستے کی گرد تو ہے لیکن کوئی سوار نہیں ہے۔ گویا ان گل و نسرین کی حیثیت غبار کی سی ہے۔ غالب کے اس شعر میں گرد اور سوار کے الفاظ پڑھ کر یہ شعر یاد آگیا:

خاکساران جہاں را بہ حقارت منگر　　توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

بہ ذوق بے خبر از در درآمدن محوم　　بہ وعدہ ام چہ نیاز و ز انتظار چہ حظ

لغت : محوم: میں محو ہوں، کھویا ہوا ہوں-- نیاز: حاجت، ضرورت--

ترجمہ : میں تو اس ذوق میں محو ہوں کہ کوئی بے خبری میں یعنی اچانک میرے دروازے سے اندر آجائے گا، اس صورت میں مجھے کسی کے آنے کے وعدے کی کیا ضرورت ہے اور انتظار کا کیا لُطف۔ یعنی عاشق محبوب کی اچانک آمد کے خیال میں جو ممکن نہیں اس قدر کھویا ہوا ہے کہ اسے محبوب کے کسی وعدے یا انتظار سے کوئی دلچسپی نہیں۔

درآں چہ من نتوانم ز اختیار چہ سود　　بدانچہ دوست نخواہد ز اختیار چہ حظ

ترجمہ : جو کام یا بات میں کر نہیں سکتا اس کے اختیار کا کیا فائدہ اور جس کام یا بات میں دوست کی رضا شامل نہیں ہے اس پر اختیار کا کیا لُطف ہے۔ دوست سے مُراد محبوب حقیقی ہے۔ اس شعر میں مسئلہ جبر و اختیار کی بات ہوئی ہے۔ یعنی اِنسان مجبور محض ہے، سب اختیار اس ذات حقیقی کے پاس ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے کسی سے کام لیتا ہے۔

چنیں کہ نخل بلند است و سنگ ناپیدا　　زمیوہ تا نہ فتد خُود ز شاخسار چہ حظ

لغت : چنیں کہ: چونکہ، اس صورت میں کہ-- ناپیدا: میسر نہیں ہے، نایاب-- فتد: گرے-- میوہ: پھل--

ترجمہ : اس صورت میں کہ درخت تو اونچا لیکن پتھر نایاب ہے، اگر شاخ سے پھل خُود بخود نہ گرے تو اس شاخ کا کیا فائدہ۔ یعنی یا تو پتھر میسر ہو تو وہ مار کر درخت سے پھل اتار لیا جائے یا پھر پھل خُود بخود گرے، تب تو مزہ ہے، ورنہ سب بیکار۔

نہ ہر کہ خونی و رہزن بپایہ حسین منصور راست　　بدیں حضیض طبیعی ز اوج دارچہ حظ

لغت : حضیض: سیارے کا وہ حصّہ جو زمین کے قریب ترین ہو، غار، مُراد پستی-- طبیعی: قدرتی--

ترجمہ : ہر قاتل اور لٹیرا منصور کے مرتبے کو نہیں پہنچتا۔ اس قدرتی یا فطری پستی میں بھلا دار (پھانسی کا تختہ) کی بلندی سے کیا لُطف حاصل ہو سکتا ہے۔ قاتل اور رہزن کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا جاتا ہے۔ منصور بن حلاج کو بھی تختہ دار پر لٹکایا گیا لیکن اس سے منصور کو جو مرتبہ ملا وہ

قاتل اور رہزن جیسے پست فطرت انسانوں کو کیونکر مل سکتا ہے۔

به بند زحمت فرزند و زن چه می کشیم ازایں نخواسته غمهاے ناگوارچه حظ

لغت : چه می کشیم: تو کیا مجھے مار رہا ہے-- نخواستہ: نہ چاہے ہوئے، نہ مانگے ہوئے--

ترجمہ : خالق حقیقی سے خطاب ہے۔ تو مجھے فرزند و زن کی مصیبت کی قید و بند میں ڈال کر کیوں مار رہا ہے، بھلا ان نہ چاہے ہوئے ناگوار غموں کا کیا لطف ہے۔ اولاد کی پرورش و تربیت وغیرہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جسے اس نے ناگوار غم کہا اور وہ جان چرانا چاہتا ہے۔ شاید اسی بنا پر وہ بے اولاد فوت ہوا۔

تو آنی آنکه نشانی بجاے رضوانم مرا که محو خیالم ز کاروبار چه حظ

لغت : تو آنی: تو وہ ہے-- نشانی: تو بٹھاتا ہے-- آنکہ: جو-- رضوان: جنت کا داروغہ--

ترجمہ : تیری ذات اقدس وہ ذات ہے جو مجھے رضوان کی جگہ پر بٹھاتی یعنی بٹھا سکتی ہے، لیکن میں تو اپنے خیالات میں گم ہوں، مجھے بھلا اس کاروبار یعنی اس مرتبے سے کیا فائدہ۔ رضوان، نیک پاک لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ بہت بڑا مرتبہ ہے لیکن جو انسان ان معاملات میں دلچسپی نہ لیتا ہو اور مرتبہ وغیرہ کے خیال سے بھی بے نیاز ہو اسے رضوان کے سے مقام و مرتبہ سے کیا غرض ہو سکتی ہے۔ محو خیال ہونے سے مراد شاعری بھی ہو سکتی ہے۔

به عرض غصه نظیری وکیل غالب بس اگر تو نشنوی ازنالہ هاے زار چه حظ

لغت : غصہ: گھٹن رنج و غم-- نظیری: مشہور فارسی شاعر نظیری نیشاپوری-- بس: کافی ہے--

ترجمہ : اے غالب رنج و غم کے اظہار کے لئے نظیری ہی ہمارا وکیل کافی ہے جس نے یہ کہا ہے کہ اے محبوب اگر تو سنتا ہی نہیں تو پھر ہماری یہ بے حد نالہ و زاری کا کیا فائدہ ہے۔ یہ نظیری کے مصرعے پر تضمین ہے۔ نظیری کا پورا شعر یوں ہے:

اگر تو نشنوی از نالہ هاے زار چه حظ وگر تو ننگری از چشم اشکبار چه حظ

غزل #2

تا رغبت وطن نبود از سفر چه حظ آں را که نیست خانه به شهر، از خبر چه حظ

لغت : رغبت: خواہش، شوق، چاؤ--

ترجمہ : جب تک وطن کی رغبت نہ ہو، سفر کا کیا لطف، جس کا شہر میں گھر نہ ہو اسے وہاں اس شہر کی خبروں سے کیا دلچسپی یا ان خبروں کا اسے کیا فائدہ۔ وطن سے محبت ایک قدرتی امر ہے۔ اسی لئے یہ کہا گیا ہے کہ "حب الوطن من الایمان" وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر انسان اس سے عاری ہے تو وہ سفر سے کیا لطف اندوز ہو گا اور اسے تو وطن کی خبروں سے بھی کوئی سروکار نہ ہو گا۔

ازنالہ مست زمزمہ ام همنشیں برو چوں نیست مطلبے زنوید اثرچه حظ

لغت : برو: جا-- مطلبے: کوئی غرض، مقصد-- نوید: خوش خبری--

ترجمہ : میں اپنے نالہ و فریاد کی نغمہ بھری آواز میں مست ہوں، لہٰذا اے میرے ہمدم تو جا میرا ساتھ چھوڑ دے۔ جب مجھے اپنی اس فریاد سے کسی مقصد کے پورا ہونے سے کوئی غرض نہیں ہے تو پھر اس نالہ و فریاد کے اثر کی خوش خبری سنانے سے مجھے کیا مزہ آئے گا۔ یعنی عاشق کا

اصل مقصد تو نالہ و فریاد میں محو ہونا ہے، اس کی اس فریاد کا کوئی اثر ہو یا نہ ہو، اس سے اسے کوئی سروکار نہیں۔

درہم فگندہ ایم دِل و دیدہ را ز رشک　　چوں جنگ با خوداست زفتح و ظفرچہ حظ

لغت : درہم فگندہ ایم: ہم نے برباد کرلیا ہے-- ظفر: فتح، کامیابی--

ترجمہ : ہم نے رشک کی بنا پر اپنے دِل و دیدہ کو تباہ کرلیا ہے، جب جنگ اپنے آپ سے ہے تو پھر فتح و ظفر سے کیا لُطف آئے گا۔ یہ رشک اپنی ہی ذات پر ہے، جیسا کہ اردو میں کہا ہے:

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے　　میں اسے دیکھوں، بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

ترجمہ : اس لحاظ سے یہ جنگ چونکہ اپنی ہی ذات سے ہے، اس لئے عاشق فتح و ظفر کے چکر میں نہیں پڑتا وہ ہار ہی میں خوش ہے۔

دل ہائے مردہ را ز نشاط نفس چہ کار　　گلہائے چیدہ را ز نسیم سحر چہ حظ

لغت : گلہائے چیدہ: چنے ہوئے یعنی توڑے ہوئے پھول-- دلہائے مردہ: افسردہ اور بجھے ہوئے دل، جن میں کوئی امنگ نہ ہو--

ترجمہ : جو دِل مردہ ہیں انہیں سانس کی خوشی سے کیا کام۔ شاخ سے توڑے ہوئے پھولوں کو صُبح کی ہوا سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ دلہائے مردہ کو توڑے ہوئے پھولوں سے تشبیہ دی ہے۔ اس شعر میں صنعت تمثیل ہے۔ مُراد یہ کہ مردہ دِل انسان زندگی کی خوشیوں سے لُطف اندوز نہیں ہو سکتا۔

تا فتنہ در نظر نہ نہی از نظرچہ سود　　تا دشنہ بر جگر نخوری از جگرچہ حظ

لغت : نہ نہی: تو نہ رکھے-- دشنہ: خنجر-- نخوری: نہیں کھاتا--

ترجمہ : جب تو کوئی فتنہ یعنی محبت کا ہنگامہ پیش نظر نہیں رکھے گا تو اس نظر کا کیا فائدہ اور جب تک تو اپنے جگر پر خنجر نہیں کھائے گا پھر بھلا یہ جگر کس کام کا۔ یعنی محبت میں تو ہنگاموں کو سامنے رکھنا پڑتا ہے اور محبوب کے ہاتھوں خنجر کھانے ہی میں لُطف ہے۔

زاں سوے کاخ روزن دیوار بستہ اند　　بے دوست از مشاہدہ بام و درچہ حظ

لغت : کاخ: محل-- مشاہدہ: دیکھنا-- بام: چھت-- روزن: سوراخ، روشن دان--

ترجمہ : محبوب کے محل یعنی گھر کے اس طرف تو دیواروں کے روزن ہی بند ہیں۔ اس صورت میں دوست کے بغیر یعنی اس کے دیدار کے بغیر بام و در دیکھتے رہنے میں بھلا کیا لُطف حاصل ہو گا۔

لرزد بجان دوست دِل سادہ ام زمہر　　بیچارہ را ز غمزہ تاب کمر چہ حظ

لغت : لرزد: کانپتا ہے-- غمزہ تاب کمر: کمر کے بل کھانے کی ادا--

ترجمہ : میرا سادہ دِل محبت کی وجہ سے، محبوب کی حالت دیکھ دیکھ کر کانپ اُٹھتا ہے، بے چارے کو اپنی کمر کے بل کھانے کی ادا سے بھلا کیا لذت ملے گی۔ یعنی دوست کی کمر ہی نہیں ہے، بالفظ دیگر بہت پتلی کمر ہے، وہ بل کھانے کی ادا کا کیا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ بقول شاعر:

صنم سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے　　کہاں ہے کس طرف کو ہے کدھر ہے

چوں پردہ محافہ ببالا نمی زند　　از وے بہ داعیان سر رہگذر چہ حظ

لغت : محافہ: محمل-- ببالا نمی زند: اوپر نہیں اٹھاتا-- داعیان: داعی کی جمع، دعویدار--

ترجمہ : جب وہ محبوب اپنی محمل کا پردہ ہی اوپر نہیں اٹھاتا تو اس کی محبت کا دعوی کرنے والوں کو جو اس کی رہگذر میں بیٹھے ہیں، کیا لُطف حاصل ہو گا یا ان کے دعوے کا کیا فائدہ ہے۔

باید نبشت نکتہ غالبؔ بہ آب زر بے آنکہ وجہ مے شود از سیم و زر چہ حظ

لغت : باید نبشت: لکھنا چاہئے-- آب زر: سونے کا پانی-- وجہ مے: شراب کی رقم، قیمت--

ترجمہ : غالبؔ کی یہ گہری بات آب زر سے لکھنی چاہئے کہ اس چاندی سونے کا کیا فائدہ جو شراب خریدنے پر خرچ نہ ہو- مُراد یہ کہ مزہ اسی دولت کا ہے جو شراب پر خرچ کی جائے-

---

ردیف-ع

غزل#1

تا تف شوق تو انداختہ جاں درتن شمع شرر از رشتہ خویش است بہ پیراہن شمع

لغت : تف: گرمی تپش-- شرر در پیراہن است: بے چین ہے-- انداختہ: ڈالا ہے، بھر دی ہے--

ترجمہ : جب سے تیری محبت کی گرمی نے شمع کے تن میں جان ڈال دی یا بھر دی ہے اس شمع کا دھاگا اس کے پیرہن کی چنگاری بن گیا ہے- گویا تیری محبت نے شمع کے دِل میں بھی آگ لگا دی ہے جس میں جل کر وہ بے تاب ہو رہی ہے- شمع کی یہ حالت (جلنا) تو ہوتی ہی اس طرح ہے لیکن شاعر نے اس کے جلنے کی علت محبوب کی محبت بیان کی ہے- اس طرح اس شعر میں صنعت حُسن تعلیل آگئی ہے-

جان بہ ناموس دہے چند فراہم شدہ اند ورنہ خُود با تو چہ بوداست رگ گردن شمع

لغت : ناموس: حرمت، وقار-- جان بہ ناموس دہے: ناموس پر جان دینے والے-- فراہم شدہ اند: اکٹھے یا جمع ہو گئے ہیں--

ترجمہ : اے شمع کی رگ گردن ناموس پر جان دینے والے چند پروانے تیرے گرد جمع ہو گئے ہیں، ورنہ خُود تیرے پاس کیا تھا- یعنی پروانوں نے شمع پر جان دے کر اس کی قدر بڑھائی-

مجمعے از دِل و جان است بگرد در دوست تودہ اے از پر وبال است بہ پیرامن شمع

لغت : مجمعے: ایک مجمع، جماعت-- تودہ اے: ایک ڈھیر-- پیرامن: پیرامون، اردگرد--

ترجمہ : یہ جو شمع کے اردگرد پروانوں کے پروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے تو یہ دراصل عاشقوں کے دِل و جان ہیں جو محبوب کے در پر پڑے ہیں- جلے ہوئے پروانوں کے پروں کو عشاق کے دِل و جان سے تشبیہ دی ہے-

روزم از تیرگی آں وسوسہ ریزد بنظر کہ شب تار بہ ہنگام فرو برون شمع

لغت : روزم: میرا دن-- تیرگی: تاریکی-- وسوسہ ریزد: وہم ڈالتا ہے، ڈر پیدا کرتا ہے-- شب تار: تاریک یا اندھیری رات-- فرو برون: نگل جانا--

ترجمہ : میرا دن اپنی تاریکی کی بنا پر میری نظروں میں کچھ ایسے وسوسے ڈال رہا ہے کہ جیسے سیاہ رات اپنی تاریکی میں شمع ہی کو نگل جائے- یعنی مجھے اپنا دن تاریکی، جو بد نصیبی کی علامت ہے، میں سیاہ رات کی طرح معلوم ہو رہا ہے- شمع کو نگل جانے سے مُراد ہے کہ یوں محسوس ہوا ہے جیسے وہ بجھ گئی ہو-

بے تو از خویش چہ گویم کہ بہ بزم طربم پردہ گوش گل افگار شد از شیون شمع

لغت : بے تو از خویش: تیرے بغیر اپنے آپ میں نہیں ہوں--

لغت : بہ بزم طربم: میری محفل عیش ونشاط میں-- افگار شد: پھٹ گیا-- شیون: فریاد، نوحہ، آہ و زاری--

ترجمہ : تیرے بغیر میں اپنے بارے میں کیا بتاؤں کہ میری بزم طرب میں شمع کی آہ و زاری سے پھولوں کے کانوں کے پردے پھٹ گئے- یعنی میں عاشق تو ایک طرف، شمع نے بھی اس محفل میں تیری غیر موجودگی کو بے حد محسوس کیا- شمع یعنی موم بتی کی آہ و زاری سے مراد جلتے وقت اس کے قطروں کا گرنا ہے- اس شعر میں صنعت حُسن تعلیل ہے-

نازم آں حُسن کہ در جلوہ ز شہرت باشد خاطر آشوب گل و قاعدہ برہم زن شمع

لغت : خاطر آشوب: دِل کو پریشان کرنے والا-- قاعدہ برہم زن: بنیاد اکھیڑ دینے والا--

ترجمہ : مجھے اس حُسن پر ناز ہے جو اپنی جلوہ نمائی کی شہرت سے پھول کے دِل کی پریشانی کا باعث بنے، تو دوسری طرف شمع کی بنیاد اکھیڑ دینے والا ہو، یعنی اسے لرزا دے- پھول کو اپنی چمک دمک یا اپنے حُسن پر فخر ہے، اسی طرح شمع کی چمک ہے لیکن محبوب کے حُسن کے آگے ان دونوں کی چمک دمک کی کوئی حیثیت نہیں-

برنتابد ز بتاں جلوہ گرفتار کسے صُبح را کردہ ہوا داری گل، دشمن شمع

لغت : برنتابد: برداشت یا گوارا نہیں کرنا-- گرفتار کسے: یعنی کسی معشوق کا عاشق-- ہوا داری: طرف داری--

ترجمہ : جو آدمی کسی حسین کا عاشق ہو وہ دوسرے حسینوں کی جلوہ نمائی کو گوارا نہیں کرتا، چنانچہ پھول کی طرف داری یا محبت نے صُبح کو شمع کا دشمن بنا دیا ہے- اس شعر میں بھی حُسن تعلیل کی صنعت آگئی ہے- صُبح کے وقت پھول کھلتے ہیں جبکہ شمع بجھ جاتی ہے- شاعر نے علت یہ پیدا کی ہے کہ صُبح چونکہ پھول پر عاشق ہے اس لئے دوسرے محبوب یعنی شمع کو گوارا نہیں کرتی-

می گدازم نفسے بے شرر و شعلہ و دود داغ آں سوز نہانم کہ نہ باشد فن شمع

لغت : می گدازم: میں پگھلا رہا ہوں-- دود: دھواں-- داغ: جلا ہوا، مارا ہوا--

ترجمہ : میں کسی شرر، شعلے اور دھوئیں کے بغیر ہی سانس پگھلا رہا ہوں- میں تو اس سوز نہاں مُراد دِل کے اندر لگی ہوئی آگ کا مارا ہوا ہوں، جو شمع کا فن نہیں ہے- عاشق کا دِل تو اندر ہی اندر جلتا رہتا ہے، جبکہ شمع ظاہری صورت میں جلتی ہے-

وقت آرائش ایوان بہار است کہ باز کوہ از جوش گل و لالہ بود معدن شمع

لغت : ایوان: محل، مکان-- باز: پھر-- جوش: یعنی کثرت-- معدن: کان--

ترجمہ : ایوان بہار کی سجاوٹ کا وقت آگیا ہے کیونکہ پھر گل و لالہ کی کثرت سے پہاڑ شمعوں کی کان بن گیا ہے- بہار میں سرخ پھول کثرت سے پہاڑوں پر کھلتے ہیں جو دور سے یوں لگتے ہیں جیسے شمعیں جل رہی ہوں اسی لئے پہاڑ کو معدن شمع کہا-

غالبؔ از ہستی خویش است عذابے کہ مراست ہم زخود خار غم آویختہ در دامن شمع

لغت : آویختہ: لٹکا ہوا، چبھا ہوا--

ترجمہ : اے غالبؔ میں جس عذاب سے گذر رہا ہوں وہ میرے اپنے ہی وجود کا پیدا کردہ ہے، بس یوں سمجھ لے کہ شمع کے دامن میں جو غم کا کانٹا لٹک رہا ہے یا چبھا ہوا ہے وہ اس کا اپنا چبھویا ہوا ہے- شمع جلتی ہے یعنی اس کے اندر کا دھاگا اس کی موم کی وجہ سے جلتا ہے، گویا یہ کانٹا اس نے خود چبھو رکھا ہے- غالبؔ نے اپنی حالت کو شمع کی اس کیفیت سے تشبیہ دی ہے-

غزل #2

شادم کہ بر انکار من شیخ و برہمن گشتہ جمع　　کز اختلاف کفر و دیں خُود خاطر من گشتہ جمع

لغت : شادم: میں خوش ہوں-- خاطر من گشتہ جمع: مجھے دِل جمعی اطمینان حاصل ہوئی ہے--

ترجمہ : مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ میرے انکار، کفر اور دین کے اختلاف سے انکار، پر شیخ اور برہمن اکٹھے ہو گئے ہیں، جبکہ کفر اور دین کے اس اختلاف سے مجھے دِل جمعی حاصل ہوئی ہے- یعنی میں نے دین کے حامی شیخ اور کفر کی حمایت کرنے والے برہمن دونوں کے وجود کو تسلیم نہیں کیا- میرے اس انکار پر یہ دونوں شیخ و برہمن اپنے اپنے مذہب کی حمایت میں اکٹھے ہو گئے ہیں- مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ چلو اسی بہانے سہی وہ اکٹھے تو ہوئے ہیں- کفر و دین پر کئی شعرا نے اظہار خیال کیا ہے مثلاً بقول عرفی:

عاشق ہم از اسلام خراب است، ہم از کفر　　پروانہ چراغ حرم و دیر ند اند

خود بقول غالبؔ ۔

کفر و دیں چیست جز آلایش پندار وجود　　پاک شو پاک کہ ہم کفر تو دین توشود

اوحدی مراغی نے ذرا بدل کر بات کی ہے :

مومن ز دیں برآمد و صوفی ز اعتقاد　　ترسا محمّدی شد و عاشق ہماں کہ ہست

مقتول خویشان خودم جوئید خوں ریز مرا　　زیناں کہ بر لغش منند از بہر شیون گشتہ جمع

لغت : جوئید: تلاش کرو-- خوں ریز: خوں گرانے والا یعنی قاتل-- زیناں: ازاینان، انہی میں سے--

ترجمہ : میں اپنے ہی عزیزوں دوستوں کے ہاتھوں مارا ہوا ہوں، یہ جو لوگ میری لاش پر ماتم کرنے کے لئے جمع ہیں انہی میں سے میرا قاتل تلاش کرو- غالبؔ ہی کے بقول:

گر دہم شرح ستمہائے عزیزاں غالبؔ　　رسم امید ہمانا ز جہاں بر خیزد

اردو میں بقول عدمؔ

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف　　اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

درگزیہ تار قتم زخود اندوہم از سر تازہ شد　　برہیئت دِل، لخت دِل بازم بدامن گشتہ جمع

لغت : اندوہم از سر تازہ شد: میرا غم پھر سے یا نئے سر سے تازہ ہو گیا-- ہیئت: شکل و صورت--

ترجمہ : جب میں گریہ و زاری کرتے کرتے بے خُود اور نڈھال ہو گیا تو میرا غم پھر سے تازہ ہو گیا- چنانچہ میرے دِل کے ٹکڑے پھر سے دِل کی شکل و صورت اختیار کر کے میرے دامن میں جمع ہو گئے ہیں- یعنی میری اس گریہ و زاری سے غم ہلکا ہونے کی بجائے اور بڑھ گیا- خونیں اشک بہانے سے دِل کے ٹکڑے ہوئے جو شدت غم کے سبب دِل کی صورت نظر آنے لگے-

رقتم بذوق روے او چوں بینم اندر کوے او　　ہم رفتہ نفت و بوریا ہم سنگ و آہن گشتہ جمع

لغت : نفت: مٹی کا تیل--

ترجمہ : میں جب اس کے کوچے میں یہ دیکھتا ہوں کہ نفت و بوریا تو نہیں رہے اور پتھر اور لوہا جمع ہو گئے ہیں تو میں اس کے چہرے کے ذوق

میں رقص کرنے لگتا ہوں۔ شعر کچھ واضح نہیں ہے۔ غالباً یہ مراد ہے کہ محبوب کا چہرہ دیکھنے جب میں اس کے کوچے میں جاؤں گا تو مجھے پتھر پڑیں گے جو میرے لئے باعث مسرت ہوں گے۔ "واللہ اعلم المعنی فی بطن شاعر" یعنی شاعر کے پیٹ میں ہیں۔

اے آنکہ بر خاک درش تن ہائے بے جاں دیدہ ای بر گوشہ بامش نگر جانہا بے تن گشتہ جمع

ترجمہ : تو جو اس کے دروازے کی خاک پر بے جان جسم یعنی مردے دیکھ رہا ہے ذرا اس کے گوشہ بام پر نظر ڈال کہ وہاں بے جسم جانیں یعنی روحیں جمع ہیں۔ یعنی محبوب سے عشاق کو اتنی محبت ہے کہ مرنے کے بعد ان کی روحیں اس کے دیدار کی خاطر اس کے گوشہ بام پر جمع ہو گئی ہیں۔

نازم ادائے پر فنش کز کشتگان در مخربش گنجے زمغفر گشتہ پر گنجے زجوشن گشتہ جمع

لغت : ادائے پر فنش: انوکھے اندازوں سے بھری ادائیں، عیارانہ ادائیں -- در مخربش: اس کی تباہ کرنے کی جگہ، جہاں وہ عاشقوں کو قتل کرتا ہے -- گنجے: ایک خزانہ، ڈھیر -- مغفر: آہنی خود، ٹوپی -- جوشن: زرہ بکتر --

ترجمہ : میں اس کی پُرفن اداؤں کا شیدائی ہوں کہ اس کے مخرب میں، اس کے مارے ہوؤں یعنی عاشقوں کی آہنی ٹوپیوں کا ایک ڈھیر اور کچھ یا ایک ڈھیر زرہ بکتروں کا جمع ہو گیا ہے۔ مراد یہی ہو سکتی ہے کہ اس کے عاشق اس کی قاتلانہ اداؤں سے بچنے کے لئے آہنی خود اور زرہ بکتر پہن کر آئے، لیکن پھر بھی نہ بچ سکے اور یوں یہ دو ڈھیر وہاں جمع ہو گئے۔

خطش بتاراج دلم کار تبسم می کند بر برق چشمک می زنم مورم بہ خرمن گشتہ جمع

لغت : بتاراج دلم: میرا دل لوٹنے کے لئے -- چشمک می زنم: میں طعنہ زنی کرتا ہوں، چھیڑتا ہوں -- مورم بہ خرمن: چیونٹیاں میرے کھلیان میں --

ترجمہ : اس کے رخساروں پر تازہ اگنے والا سبزہ خط میرا دل لوٹنے کے لئے تبسم کا کام کر رہا ہے۔ میں بجلی پر چشمک زنی کرتا ہوں کیونکہ میرے خرمن میں چیونٹیاں جمع ہیں۔ سبزہ یا خط گویا چیونٹیاں ہیں جو خرمن یعنی میرے دل کو کھا رہی ہیں، اس صورت میں بجلی یعنی محبوب کا تبسم میرے خرمن پر کیونکر گرے گا یا کس طرح دل کو جلائے گا۔ یعنی پہلے تو اس کا خط دل لوٹ رہا ہے اس کے تبسم کی باری بعد میں آتی ہے۔

اے عاشق بیچارہ را در کوہ و صحرا دادہ سر فوجے زخویشانش نگر در کوے و برزن گشتہ جمع

لغت : سردر کوہ و صحرا دادہ: کوہ و بیابان کی طرف بھیج دیا جانے پر مجبور کر دیا -- برزن: محلہ --

ترجمہ : دیکھو اس بیچارے عاشق کو تو اس محبوب نے کوہ و بیابان کی طرف بھیج دیا لیکن اس کے اپنے عزیزوں دوستوں کی ایک فوج اس کی گلی کوچے میں جمع ہے۔ یعنی عاشق تو اس کی محبت میں دیوانہ ہو کر جنگل بیابان اور پہاڑ کی طرف نکل گیا جس کا اس محبوب نے کوئی خیال نہ کیا لیکن اپنے ارد گرد اپنوں کو جمع کر لیا۔

ہے ہے چہ خوش باشد بہ دے، آتش بہ پیش و مرغ وے از بذلہ سنجاں چند کس دریک نشیمن گشتہ جمع

لغت : ہے ہے: کیا کہنے، واہ وا -- دے: موسم سرما -- بذلہ سنجاں: بذلہ سنج کی جمع، خوش طبع یا زندہ دل لوگ --

ترجمہ : واہ وا سردیوں میں وہ کیسا سہانا سماں ہے جب آگ سامنے ہو، مرغ کباب ہو اور شراب ہو اور چند بذلہ سنج ایک جگہ جمع ہوئے ہوں۔ موسم سرما میں اس قسم کی محفل آدمی کی دل گرمی اور رونق کا باعث بنتی ہے۔

صبح است و گوناگوں اثر غالب چہ خسبی بے خبر نیکاں بہ مسجد رفتہ در، رنداں بہ گلشن گشتہ جمع

لغت : گوناں گوں : رنگ رنگ کا، قسم قسم کا-- چہ خسی : تو کیا یعنی کیوں سویا ہوا ہے-- بہ مسجد رفتہ در : مسجد میں گئے ہیں، شعری ضرورت کے تحت لفظ در زاید لگایا ہے--

ترجمہ : صُبح کا سہانا سماں ہے اور ماحول یا فضا میں پر کیف کیفیتیں چھائی ہوئی ہیں- اے بے خبر غالبؔ تو کیا سو رہا ہے- نیک لوگ مسجد چلے گئے ہیں جبکہ رند گلشن میں جمع ہیں- یعنی تو بھی بیدار ہو اور صُبح کی اس مست کر دینے والی دلکش فضا سے لُطف اٹھا-

---

ردیف-غ

غزل#1

بہ خوں تپم بہ سرہ گذر، دروغ دروغ نشاں دہم بہ رہت صد خطر دروغ دروغ

لغت : تپم: میں تڑپتا ہوں، تڑپوں-- دروغ دروغ: جھوٹ جھوٹ یعنی سراسر جھوٹ یا غلط--

ترجمہ : میں تیری راہ گذر میں خون میں تڑپوں تو یہ بات سراسر غلط ہو گی اور اپنی اس تڑپ سے دوسروں کو تیرے راستے کے سیکڑوں خطروں یعنی مصیبتوں کی نشان دہی کروں تو یہ سراسر غلط ہو گا- یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے-

مرو بہ گفت بد آموز و بیمناک مباش من و زنالہ تلاش اثر دروغ دروغ

لغت : مرو: مت جا، یہاں مُراد مت آ-- گفت : بات، باتیں-- بد آموز: بری باتیں یا سبق سکھانے والا، گمراہ کرنے والا-- بیمناک: خوف زدہ-- مباش: مت ہو--

ترجمہ : تو بد آموز رقیب کی باتوں میں نہ آ اور خوف زدہ نہ ہو، بھلا میں اور اپنی نالہ و فریاد کے اثر کی توقع رکھوں، یہ سراسر جھوٹ ہے، غلط ہے- یعنی میں تیری محبت میں نالہ و زاری کرتا ہوں تو اس میں کوئی اثر نہیں ہے- رقیب تجھے خواہ مخواہ ڈرا رہا ہے تو بے فکر ہو جا-

فریب وعدہ بوس و کنار، یعنی چہ دہن دروغ دروغ و کمر دروغ دروغ

لغت : یعنی چہ: کیا مطلب، یعنی ایسا ممکن نہیں-- دروغ دروغ: مُراد وجود ہی نہیں ہے--

ترجمہ : محبوب کا بوس و کنار کا وعدہ ایک فریب ہے اور کیا ہے، اس لِئے کہ اس کا دہن دروغ ہے اور اس کی کمر دروغ ہے- یعنی اگر محبوب بوس و کنار کا وعدہ کرتا بھی ہے تو وہ محض ایک فریب ہے، اس لِئے کہ نہ اس کا دہن ہے اور نہ اس کی کمر ہے- دوسرے لفظوں میں اس کا دہن بہت چھوٹا اور کمر بے حد پتلی ہے بقول شاعر:

صنم سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے کس طرف کو ہے کدھر سے

طراوت شکن جیب و آستینت کو ز نامہ دم مزن اے نامہ بر دروغ دروغ

لغت : طراوت: تازگی، تری-- آستینت: تیری آستین-- کو: کہاں ہے-- دم مزن: بات نہ کر--

ترجمہ : تیری جیب اور آستین کی تہوں میں تازگی کہاں ہے نہیں ہے اس لِئے اے نامہ بر تو محبوب کی طرف سے خط لانے کی بات نہ کر یہ جھوٹ ہے- نامہ بر نے آ کر کہا ہے کہ وہ محبوب کی طرف سے خط لایا ہے لیکن عاشق کو اس کی جیب و آستین میں جس میں خط رکھا تھا وہ تازگی نظر نہیں آئی جو محبوب کے خط کی وجہ سے ہونی چاہئے تھی، اس لِئے وہ نامہ بر کو جھوٹا قرار دیتا ہے-

من و بذوق قدم ترک سر، درست درست تو و ز مہر بہ خاکم گذر دروغ دروغ

لغت : ترک سر: سر قربان کر دینا، جان دے دینا--

ترجمہ : میں تیری قدم بوسی کے ذوق میں اگر اپنا سر دے دوں، جان فدا کر دوں تو یہ بالکل درست اور بجا ہے لیکن یہ بات کہ تو از راہ محبت میری خاک قبر پر سے گذرے تو یہ سراسر جھوٹ ہے، یعنی میں تو جان فدا کر دوں گا لیکن تو میری خاک پر سے نہیں گذرے گا۔

تو و ز بیکسیم ایں ہمہ شگفت شگفت من و بہ بندگیت ایں قدر دروغ دروغ

لغت : ز بیکسیم: میری بے کسی سے-- شگفت شگفت: بہت حیرانی، تعجب-- بہ بندگیت: تیری غلامی میں--

ترجمہ : تجھے میری بے کسی پر اس قدر حیرانی اور تعجب؟ یعنی میری بے کسی پر تجھے تعجب نہیں ہے اور میں تیری غلامی میں قبول ہو جاؤں یہ سراسر جھوٹ ہے یعنی تو قبول نہیں کرے گا۔

اگر بہ مہر نہ خواندی، بہ ناز خواہی کشت نہ ہرچہ وعدہ کنی، سر بسر دروغ دروغ

لغت : نہ خواندی: تو نہیں بلاتا-- خواہی کشت: تو مار ڈالے گا--

ترجمہ : اگر تو نے محبت سے مجھے نہیں بلایا پیش نہیں آیا تو اپنی ناز و ادا سے مجھے مار ڈالے گا، تو جو وعدہ کرتا ہے وہ سراسر جھوٹ نہیں ہوتا۔ یعنی پیار محبت سے نہ مارے تو ناز و ادا ہی سے مار ڈالے گا یوں یہ وعدہ پورا کر دے گا۔

دگر کرشمہ در ایجاد شیوہ نگہے است تو و ز عربدہ قطع نظر دروغ دروغ

لغت : کرشمہ: غمزہ، ناز و ادا سے دیکھنا-- شیوہ: انداز-- عربدہ: جھگڑا، فساد، الجھنا--

ترجمہ : تیرا ناز و ادا اب ایک اور انداز نگاہ ایجاد کرنے کی فکر میں ہے، ورنہ تو اور ہم سے الجھنے سے قطع نظر کرے، باز رہے یہ سراسر جھوٹ ہے- یعنی تیری ہم سے بے توجہی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تو ہم سے دور رہنا چاہتا ہے بلکہ تو کسی اور انداز میں اپنا جلوہ حسن دکھائے گا۔

دریں ستیزہ ظہوری گواہ غالب بس من و ز کوے تو عزم سفر دروغ دروغ

لغت : ستیزہ: کشمکش-- ظہوری: مشہور فارسی شاعر--

ترجمہ : میری اور تیری عشق و حسن کی کشمکش میں غالب کا گواہ ظہوری کافی ہے- جس نے یہ کہا ہے کہ میں اور تیرے کوچے سے چلا جاؤں یہ سراسر جھوٹ ہے، یعنی عاشق، محبوب کا کوچہ نہیں چھوڑے گا۔

غزل #2

ہنگام بوسہ بر لب جاناں خورم دریغ در تشنگی بہ چشمہ حیواں خورم دریغ

لغت : ہنگام: وقت، موقع-- خورم دریغ: مجھے افسوس ہوتا ہے-- چشمہ حیواں: آب حیات کا چشمہ--

ترجمہ : میں محبوب کا بوسہ لیتے ہوئے بھی اس کے ہونٹوں سے مایوس ہوتا ہوں، یعنی میری تسلی نہیں ہوتی- مجھے پیاس میں چشمہ حیواں پر بھی افسوس ہوتا ہے- مراد یہ کہ محبوب کا بوسہ ہو یا چشمہ حیواں سے آب حیات پینے کا معاملہ، دونوں مجھے مایوس کرتے ہیں، میری پوری تسلی نہیں ہوتی اور پیاس بھی پوری طرح نہیں بجھتی۔

آں سادہ روستایی شہر محبتم کز پیچ و خم بہ زلف پریشاں خورم دریغ

لغت : روستایی: ایک دیہاتی--

ترجمہ : میں شہر محبت کا ایک ایسا سادہ لوح یا گنوار شہری ہوں جسے محبوب کی پریشان زلفوں کے پیچ و خم یا گھنگریالے پن پر افسوس ہوتا ہے۔ یعنی اس کی زلفیں کس طرح باہم الجھی ہوئی ہیں۔ اصل میں خُود کو گنوار شہری کہہ کر بالواسطہ محبوب کی زلفوں کی دلکشی کی بات کی ہے۔

در رشکم از صلا و ملولم ز دور باش بر خوان وصل و نعمت الواں خورم دریغ

لغت : صلا: دعوت، بلاوا-- ملولم: میں آزردہ یا رنجیدہ ہوں-- دور باش: صلا کی ضد، نزدیک نہ آنے دینا-- الوان: لون کی جمع بمعنی قسم کی--

ترجمہ : مجھے محفل وصال میں سامان دعوت اور قسم قسم کی نعمتوں کے خوان دیکھ کر کچھ افسوس ہوتا ہے، اس لئے کہ دعوت یا بلاوا ہو تو میں رشک کا شکار ہو جاتا ہوں اور اگر نہ بلایا جائے تو اس محرومی پر آزردہ خاطر ہو جاتا ہوں۔

خواہم زبہر لذت آزار زندگی بر دِل بلا فشانم و برجاں خورم دریغ .

لغت : بلا فشانم: مصیبت چھڑکوں، مصیبتوں میں خُود کو مبتلا رکھوں--

ترجمہ : میری خواہش ہے کہ میں زندگی میں درد و غم کی لذت پیدا کرنے کی خاطر اپنے دل کو مصیبتوں میں ڈوبا رکھوں اور اپنی جان پر افسوس یعنی جان کا ماتم کروں۔ اس سے پہلے بھی غالبؔ نے اپنے بعض اشعار میں غم و درد کو زندگی کی لذتوں کا باعث قرار دیا ہے۔

رفتار گرم و تیشہ تیزم سپردہ اند از خویشتن بکوہ و بیاباں خورم دریغ

ترجمہ : مجھے قدرت کی طرف سے تیز رفتاری اور تیز تیشہ بھی عطا ہوا ہے، میں کوہ و بیاباں پر اپنی ذات کے حوالے سے افسوس کرتا ہوں۔ یعنی کوہ و بیاباں میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ مُراد یہ ہے کہ مجنوں نے لیلیٰ کے عشق میں بیاباں نوردی کی اور فرہاد نے شیریں کی محبت میں کوہ بیستون کھود کر دودھ کی نہر نکالی اور پھر اسی تیشے سے خُود کو ہلاک کر لیا۔ گویا غالبؔ خود کو عشق میں ان دونوں سے افضل سمجھتا ہے۔ غالباً عرفی کا یہ شعر اس کے پیش نظر تھا:

راہ مجنونی و فرہادیم آمد درپیش رفتم ایں راہ ولیکن نہ چو ایشاں رفتم

از خُود بروں نہ رفتہ و درہم فتادہ تنگ در راہ حق بہ کبر و مسلماں خورم دریغ

ترجمہ : مجھے حق کی راہ میں کبر و مسلمان دونوں کے عمل کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات سے تو باہر نہیں نکلے اور ایک تنگ دائرے میں باہم الجھتے رہے یا الجھ رہے ہیں۔ یعنی چھوٹے چھوٹے مسائل میں اختلاف کرتے ہیں حالانکہ راہ حق میں ہر کوئی چل سکتا ہے اس پر کسی ملا یا مغ وغیرہ کی اجارہ داری نہیں ہے اقبال کے لفظوں میں "دین ملا فی سبیل اللہ فساد"۔

زیں دود و زیں شرارہ کہ در سینہ من است سازم سپہر گر نہ بہ ساماں خورم دریغ

لغت : دود: دھواں-- سازم سپہر: آسمان بنالوں، آسمان کھڑا کر لوں--

ترجمہ : میرے سینے میں یہ جو دھواں آہیں اور شرارے یعنی آتشیں فریادیں دبی ہوئی ہیں، میں ان سے ایک آسمان کھڑا کر سکتا ہوں لیکن پھر مجھے سامان پر افسوس ہوتا ہے۔ سامان سے مُراد یہی آہیں اور فریادیں ہیں۔ عاشق ان آہوں فریادوں کو باہر نہیں لانا چاہتا کہ اس طرح وہ ضائع ہو جائیں گے۔

دل زان تست ہدیہ تن کن کنار و بوس چند از تو بر نوازش پنہاں خورم دریغ

لغت : زان تست: تیرا ہے، تیرے ہی لئے ہے-- چند: کب تک-- ہدیہ تن کن: جسم کی نذر کر--

ترجمہ : اے محبوب تو اپنی چھپی ہوئی مہربانیوں سے میرا دل لبھاتا ہے- میں کب تک اس پر افسوس کرتا رہوں گا اس لئے کہ میرا دل تو تیرے ہی لئے ہے، بس تو ذرا کنار و بوس کو میرے جسم کی نذر کر- یعنی چند بوسے دے کر اور کسی قدر ہم آغوشی سے میرے جسم کی تسکین کا بھی سامان کر-

کارے ندید آنکہ تواں در من آفرید در شورہ زار خویش بہ باراں خورم دریغ

لغت : تواں: طاقت، توانائی-- آفرید: پیدا کی-- باراں: بارش-- شورہ زار: بنجر زمین جس پر کچھ نہیں اگتا--

ترجمہ : جس ذات نے مجھ میں زندگی کی توانائی پیدا کی اسے اس سے بہتر کوئی اور بات نہ سوجھی- چنانچہ مجھے اس باران رحمت پر، جو میری بنجر زمیں پر ہو رہی ہے، افسوس ہو رہا ہے مراد یہ کہ میں تو کسی کام کا نہیں ہوں، لیکن اس کی باران رحمت مجھ پر ہو رہی ہے جو ایک طرح سے اس کا ضائع ہونا ہے-

غالبؔ شنیدہ ام ز نظیری کہ گفتہ است نالم زچرخ گر نہ بہ افغاں خورم دریغ

ترجمہ : غالبؔ میں نے نظیری سے یہ نکتہ سنا جس نے کہا ہے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہو کہ میری فریاد بیکار جائے گی تو میں آسمان سے پہنچنے والی مصیبتوں کے ہاتھوں نالہ و فریاد کروں گا- نظیری کا پورا شعر یوں ہے:

نالم زچرخ گر نہ افغاں خورم دریغ گریم بدہر اگر نہ بطوفاں خورم دریغ

مطلب یہ کہ عاشق کو نالہ و فریاد ہی میں لذت محسوس ہوتی ہے خواہ وہ کسی حوالے سے بھی ہو-

---

ردیف-ف

غزل#1

گل و شمعم بہ مزار شہدا گشت تلف نہ شدی راضی و عمرم بہ دعا گشت تلف

لغت : گشت تلف: ضائع ہو گئے--

ترجمہ : میرے کتنے ہی پھول اور شمعیں شہیدوں کے مزاروں پر ضائع ہو گئیں لیکن تو مجھ سے راضی نہ ہوا اور یوں میری عمر دعاؤں میں گذر گئی- شہیدوں کے مزاروں پر لوگ دعائیں مانگتے ہیں اور دعا سے پہلے ان مزاروں پر پھول چڑھاتے اور شمعیں جلاتے ہیں- گویا عاشق کی عمر دعائیں مانگنے ہی میں بسر ہو گئی لیکن محبوب نے پھر بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی-

سعی در مرگ رقیبان گراں جان کردی می شناسم کہ چہ از ناز و ادا گشت تلف

لغت : سعی: کوشش-- گراں جاں: سخت جان-- می شناسم: میں پہچانتا ہوں، میں جانتا ہوں--

ترجمہ : تو نے سخت جان رقیبوں کی ہلاکت کی کوشش کی، مجھے پتا ہے کہ اس سلسلے میں تیرے کتنے ناز و ادا بیکار ہو گئے- یعنی محبوب نے بڑے ناز و ادا دکھائے کہ شاید اس طرح رقیب اس کے عشق میں جان قربان کر دیں لیکن وہ سخت جان نکلے اور یوں محبوب کی یہ کوشش بیکار

ثابت ہوئی۔

باغمت مرگ پدر سنجم و گویم ہیہات نالہ چند کہ درکار قضا گشت تلف

لغت : مرگ پدر سنجم: میں باپ کی موت کی طرح سمجھتا ہوں--

ترجمہ : میں تیرے غم محبت کو باپ کی موت کے برابر سمجھتا ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ قضا کے معاملے میں میرے چند نالے بیکار ہو کر رہ گئے۔

آمدی دیر بہ پرسش چہ نثارت آرم من و عمرے کہ بہ اندوہ و فا گشت تلف

لغت : بہ پرسش: حال پوچھنے کے لئے-- چہ نثارت آرم: تجھ پر نثار کرنے کے لئے کیا لاؤں--

ترجمہ : تو پرسش حال کے لئے دیر سے یعنی مدت کے بعد آیا ہے، میں تجھ پر کیا نثار کروں- میں اور میری ساری عمر تو تیری وفا کے غم میں تلف ہو چکی ہے- یعنی اگر پہلے آتا تو میں تجھ پر اپنی جان نثار کرتا- اب اس صورت میں میرے پاس تجھ پر نثار کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے۔

رنگ و بو بود ترا برگ ونوا بود مرا رنگ و بو گشت کہن برگ ونوا گشت تلف

لغت : برگ ونوا: ساز و سامان، مراد جوانی اور محبت کے جذبے-- رنگ و بو: حسن و دلکشی-- کہن: پرانا--

ترجمہ : کبھی وہ وقت تھا جب تجھ میں حسن و دلکشی تھی اور میں جوانی اور جذبوں سے سرشار تھا لیکن اب تیرا وہ حسن و دلکشی پرانا ہو گیا نہ رہا اور میرا برگ و نوا کسی کام کا نہ رہا۔

گل و مل باید و داغم کہ دریں رنج دراز ہرچہ بود از زر و سیم بہ دوا گشت تلف

لغت : مل: شراب-- گل و مل: یعنی عیش و نشاط کا سامان-- از زر و سیم: میرا سونا چاندی یعنی دولت، پونجی--

ترجمہ : مجھے عیش و نشاط کے سرو سامان کی ضرورت ہے لیکن مجھے اس بات کا دکھ ہے کہ میرے پاس جو دولت یا پونجی تھی وہ اس طویل یا پرانے مرض مراد زندگی کے علاج معالجے پر خرچ ہو گئی- یعنی خود زندگی کے رنج و غم اتنے ہیں کہ ان کا مداوا ممکن نہیں۔

بال و پر شاید و میرم کہ دریں بند گراں تاب و طاقت بہ خم دام بلا گشت تلف

لغت : شاید: چاہیں، درکار ہیں-- میرم: میں مرتا ہوں-- بند گراں: بھاری زنجیریں، مراد زندگی کے دکھ--

ترجمہ : مجھے بال و پر درکار ہیں اور میں اس دکھ میں مر رہا ہوں کہ وہ جو مجھ میں تاب و طاقت تھی وہ ان بھاری زنجیروں میں اسیر ہونے کے باعث مصائب کے جال کے حلقے میں تلف ہو گئی- یعنی زندگی کے دکھوں سے نجات کا ایک ہی ذریعہ تھا کہ بال و پر ہوں تو ان دکھوں کو لے کر اڑ جاؤں لیکن اب اس حالت میں کہ بال و پر کی طاقت پرواز تو ان دکھوں میں ختم ہو چکی ہے، ان سے نجات ممکن نہیں رہی۔

لطف یک روزہ تلافی نکند عمرے را کہ بہ دریوزہ اقبال جفا گشت تلف

لغت : تلافی: کمی پوری کرنا-- دریوزہ: دریوزہ، بھیک-- اقبال: قبول کرنا--

ترجمہ : ایک دن کی مہربانی، عمر بھر کی نامہربانیوں کی تلافی نہیں کرتی، وہ عمر جو تیری جفا کی بھیک قبول کرتے کرتے گذر گئی- یعنی ایک دن کی مہربانی تیری عمر بھر کی جفاکاریوں کی کمی پوری نہیں کر سکتی۔

گیرم امروز دہی کام دل، آں حسن کجا اجر ناکامی سی سالہ ما گشت تلف

لغت : گیرم: میں مانتا ہوں-- دہی کام دل: تو میرے دل کی آرزو پوری کرے گا-- سی سالہ: تیس سالہ--

ترجمہ : میں یہ مانتا ہوں کہ تو آج میرے دل کی خواہش پوری کرے گا، لیکن اب تجھ میں وہ پہلا سا حسن کہاں یعنی تیرا پہلے جیسا جوبن نہیں

رہا- ہماری تیس سالہ ناکامیوں کا اجر ضائع ہو گیا- عاشق تیس برس تک محبوب سے دِل کی آرزو پوری کرنے کی توقع میں رہا لیکن اب جب اس کا جوبن ڈھل گیا ہے تو اس کا یہ آرزو پوری کرنا بیکار ہے-

کاش پائے فلک از سیر بماندے غالبؔ　　روزگارے کہ تلف گشت چرا گشت تلف

لغت : از سیر بماندے: گردش کرنے سے رک جاتے--

ترجمہ : غالبؔ کاش آسمان کے پاؤں گردش کرنے سے رک جاتے- یہ جو زمانہ تلف ہوا ہے، یہ کیوں ضائع ہوا- آسمان کی گردش سے وقت بدلتا رہتا ہے- مطلب یہ کہ اس کی گردش سے میرے یعنی غالبؔ کے مقاصد پورے نہ ہوئے، ناکامیوں میں زندگی گذری اس لئے اس کی یہ گردش بے کار ثابت ہوئی-

---

غزل #2

اے کردہ غرقم بے خبر شو زیں نشانہا یک طرف　　رختم بہ ساحل یک طرف شستم بدریا یک طرف

لغت : کردہ غرقم: مجھے ڈبو دیا-- نشانہا: نشانیاں-- رختم: میرا لباس-- شستم بدریا: میں سمندر میں نہا رہا تھا--

ترجمہ : اے محبوب تو نے مجھے بے خبری میں ڈبو دیا- اب ان نشانیوں کی بات نہ کر، چھوڑ- میرا لباس سمندر کے کنارے ایک طرف پڑا ہے اور میں سمندر میں کسی دوسری طرف نہا رہا تھا- یعنی یہ جو نشانیاں میں نے تجھے بتائی ہیں ان سے تجھے کچھ پتا نہیں چلے گا کہ میں کہاں ڈوبا ہوں-

از عشق و حُسن ما و تو باہم دگر در گفتگو　　خسرو بہ مجنوں یک طرف شیریں و لیلیٰ یک طرف

لغت : باہم دگر: آپس میں-- در گفتگو: باتوں میں ہیں، باتیں کر رہے ہیں-- خسرو: یعنی خسرو پرویز--

ترجمہ : میرے عشق اور تیرے حُسن کے بارے میں خسرو پرویز اور مجنوں ایک طرف بیٹھے باہم گفتگو کر رہے ہیں اور شیریں اور لیلیٰ ایک طرف بیٹھیں محو گفتگو ہیں- یعنی اگرچہ وہ عشق و حُسن میں بڑی شہرت رکھتے ہیں لیکن ہمارے عشق و حُسن کے برابر نہیں ہو سکتے- ان کے باتیں کرنے سے مُراد ان کی اس عشق و حُسن پر حیرانی ہے-

تا دِل بدنیا دادہ ام در کشمکش افتادہ ام　　اندوہ فرصت یک طرف، ذوق تماشا یک طرف

لغت : تا: جب سے-- دل بدنیا دادہ ام: میں نے دُنیا سے دِل لگایا ہے--

ترجمہ : جب سے میں نے دُنیا سے دِل لگایا ہے، میں عجیب الجھن کا شکار ہو گیا ہوں- چنانچہ نظارہ کرنے کا ذوق و جذبہ ایک طرف ہے اور فرصت نہ ملنے کا غم ایک طرف- مطلب یہ کہ دُنیاوی الجھنوں نے اتنا گھیر رکھا ہے کہ دُنیا کے نظاروں سے دِل خوش کرنے کی فرصت ہی نہیں مل رہی-

اے بستہ در بزم اثر بر غارت ہوشم کمر　　مطرب بہ الحان یک طرف ساقی بہ صہبا یک طرف

لغت : بستہ کمر: کمر باندھ رکھی ہے، ارادہ کر رکھا ہے-- الحان: نغمہ-- بزم اثر: جس جگہ اثر کا سامان ہو--

ترجمہ : تو نے میرے ہوش و حواس غارت کرنے پر کمر باندھ رکھی ہے- چنانچہ بزم اثر میں یعنی مقصد میں کامیابی کے لئے تو نے مطرب اور نغمہ کو ایک طرف اور ساقی اور شراب کو ایک طرف بٹھا رکھا ہے-

خارا گلناں درراہ من، ترساں زبرق آہ من　　طفلان ناداں یک طرف، پیران دانا یک طرف

لغت : خارا گلناں: پھینکنے یا بچھانے والا - ترساں: ڈرے ہوئے--

ترجمہ : ایک طرف ناداں بچے میری / عاشق کی راہ میں کانٹے بچھا رہے ہیں اور دوسری جانب بوڑھے دانا میری آہ کی بجلی سے خوف زدہ کھڑے ہیں- یعنی بچوں کی اس حرکت پر بوڑھے ڈر رہے ہیں کہ کہیں عاشق کی آہ کی بجلی ان بچوں کو جلا نہ دے-

وا ماندہ درراہ وفا از بے خودی ہا جا بجا　　نقدم بہ منزل یک طرف، رختم بہ صحرا یک طرف

لغت : واماندہ: رہ گیا-- نقدم: میرا سرمایہ--

ترجمہ : راہ وفا میں جابجا بے خودی کی مختلف کیفیتیں طاری ہونے پر میں کچھ اس حد تک بے بس ہو کر رہ گیا کہ میرا نقد سرمایہ منزل میں ایک طرف اور میرا لباس صحرا میں ایک طرف پڑا رہ گیا- گویا راہ میں زندگی کا سرمایہ لٹایا اور صحرا میں پہنچا تو دیوانگی کی حالت میں لباس ہی اتار پھینکا اور ننگے بدن صحرانوردی شروع کر دی-

با دیدہ و دل از دو سو ماندم بہ بند غم فرو　　اندوہ پنہاں یک طرف، آشوب پیدا یک طرف

لغت : ازدوسو: دو طرف سے-- ماندم: میں رہ گیا-- اندوہ پنہاں: چھپا ہوا غم-- آشوب پیدا: ظاہر غم--

ترجمہ : میں آنکھوں اور دل کے درمیان دو طرف سے بند غم میں گرفتار ہوں- ایک طرف اندوہ پنہاں ہے یعنی وہ غم جو دل میں ہے اور ایک طرف آشوب پیدا، یعنی اشک بہاتی ہوئی آنکھیں ہیں- عاشق پر مختلف کیفیات وارد ہوتی ہیں، یعنی بعض ایسے غم ہیں جن کا وہ اظہار نہیں کرتا اور وہ دل میں مخفی رہتے ہیں اور بعض ایسے غم ہیں جو آنکھوں سے آنسو بہنے سے ظاہر ہو جاتے ہیں-

ہم مہر دارد، ہم حیا، بر نعشم آریدش چرا　　خویشاں بہ شیون یک طرف، خصماں بہ غوغا یک طرف

لغت : آریدش چرا: اسے کیوں لاتے ہو-- شیون: نوحہ، ماتم-- خصماں: خصم کی جمع، دشمن-- غوغا: شور--

ترجمہ : اس میرے محبوب میں محبت کا جذبہ بھی ہے اور حیا کا مادہ بھی- تم اسے میری لاش پر کیوں لا رہے ہو، وہاں ایک طرف تو میرے اپنے عزیز و اقارب رو پیٹ رہے ہوں گے اور دوسری طرف دشمن شور مچا رہے ہوں گے- یعنی اس صورت حال میں اس کا وہاں آنا یا موجود رہنا صحیح نہ ہو گا کیونکہ دوسروں کے سامنے آتے جاتے حیا اس کے مانع آئے گی اور سامنے آنے پر غیر یا دشمن باتیں بنائیں گے-

اے آئینہ پیش نظر مستانہ بر خود جلوہ گر　　رحمے بہ جان خویش کن غم خواری ما یک طرف

لغت : پیش نظر: سامنے رکھے ہوئے-- یک طرف: ایک طرف رکھ، چھوڑ، اس کا خیال نہ کر--

ترجمہ : تو مستانہ وار آئینے کے سامنے بیٹھا ہوا اپنی ہی جلوہ نمائی میں کھویا ہوا ہے- کچھ اپنی جان ہی پر رحم کر ہماری غم خواری کی بات چھوڑ- یعنی اپنا حسن دلکش دیکھ کر کہیں خود پر ہی فدا نہ ہو جائے- اردو میں یہی بات یوں کہی ہے:

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے　　صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

غالبؔ چہ تسکینم دہی در ہجر آن سرو سہی　　رشک رقیبم می کشد، فرط تمنا یک طرف

لغت : چہ تسکینم دہی: تو مجھے کیا تسلیاں دے رہا ہے-- سرو سہی: سیدھا اور موزوں سرو یعنی محبوب--

ترجمہ : غالبؔ تو مجھے اس سرو سہی کے ہجر میں کیا تسلیاں دے رہا ہے، اس لئے کہ ایک طرف تو مجھے رقیب کا رشک مار ڈالے ہے اور دوسری طرف کثرت آرزو مجھے ہلاک کر رہی ہے- اس صورت میں بھلا تسلیوں سے کام بن سکتا ہے-

ردیف-ق

غزل#1

بگونہ مے نہ پذیرد زہم دگر تفریق تجلی تو بہ دِل ہمچومے بہ جام عقیق

لغت : بگونہ: رنگ سے-- نہ پذیرد: قبول نہیں کرتی، پہچانی نہیں جاتیں-- زہم دگر تفریق: ایک دوسری سے الگ-- عقیق: سرخ رنگ کا قیمتی پتھر--

ترجمہ : صرف رنگ کی بنا پر ایک شراب دوسری شراب سے الگ نہیں پہچانی جاتی، تیرے حُسن کی تجلی میرے دِل میں یوں سمائی ہوئی ہے جیسے شراب جام عقیق میں ہو- دِل کو جام عقیق سے اور محبوب کے حُسن کی تجلی کو شراب سے تشبیہ دی ہے- دونوں شرابوں، عام شراب اور محبوب کی تجلی حُسن کہ وہ بھی سرخ ہے، میں محض رنگ کی بنا پر امتیاز نہیں کیا جاسکتا-

براہ شوق برآں آب، خوں ہمی گریم کہ قطرہ قطرہ چو ابرم چکیدہ از ابریق

لغت : خون ہمی گریم: میں خون کے آنسو بہاتا ہوں-- چکیدہ: ٹپکا ہوا - ابریق: صراحی، چھاگل--

ترجمہ : میں عشق کی راہ میں اس پانی پر خون کے آنسو بہاتا ہوں جو میری صراحی سے بادل کی طرح قطرہ قطرہ ٹپکتا ہو- مُراد یہ کہ محبت کی تشنگی محض قطروں سے دور نہیں ہو سکتی- لفظ ابرم میں م ابریق سے متعلق ہے یعنی ابر مم-

بجزم دمے نکند خستہ ام چوسنگ در آب ہجوم ریزش غمہاے سخت و قلب رقیق

لغت : دمے: کچھ دیر کے لِئے-- ہجوم: کثرت-- ریزش: گرنا-- رقیق: نازک، نرم--

ترجمہ : شدید غموں کی کثرت میرے نرم و نازک دِل کو سوائے ایک لمحے کے محض تھوڑی دیر کے لِئے زخمی نہیں کرتی، بالکل اسی طرح جس طرح پانی میں پتھر پھینکا جائے- یعنی پانی میں پتھر پھینکیں تو وقتی طور پر پانی میں لرزش آجاتی ہے، اسی طرح میرا نرم و نازک دِل ان سنگین غموں کو محض ایک پل کے لِئے محسوس کرتا ہے اور پھر انہیں بھول جاتا یعنی انہیں سکون سے برداشت کرتا ہے-

بہ ہیچ پایہ نہ گشت اضطرار مازائل بود ستارہ عاشق در اوج دست غریق

لغت : بہ ہیچ پایہ: کسی بھی مقام پر-- اضطرار: بے قراری-- زائل: دور ہونے والی-- دست غریق: ڈوبنے والے کا ہاتھ--

ترجمہ : ہماری بے قراری کسی بھی مقام یا موقع پر دور نہ ہوئی- گویا عاشق کا ستارہ بلندی پر ایسے ہی ہے جیسے ڈوبنے والے کا ہاتھ ہو- ڈوبنے والے کا ہاتھ اس وقت باہر آتا ہے جب اس کا جسم پوری طرح ڈوبا ہو- یعنی عاشق کے مقدر میں اضطرار کی حالت ہر صورت میں رہتی ہے-

بہانہ جوست کرم زاں کہ در گزارش کار نبودہ حُسن عمل بے علاقہ توفیق

لغت : حسن عمل: اچھے اور نیک عمل-- بے علاقہ: تعلق کے بغیر-- توفیق: خدا کے فضل و کرم کا اِنسان کے شامل حال ہونا-- گزارش کار: عمل کرنا--

ترجمہ : اس ذات برحق کا کرم ہمیشہ اس بات کی تلاش میں رہتا ہے کہ کب کسی پر اپنا فضل فرمائے کیونکہ اِنسانی اعمال کے سلسلے میں حُسن عمل اس کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں- یعنی اِنسان کے نیک اعمال کا قبول ہونا اس کی توفیق ہی سے مربوط ہے- بہانہ جو اس لِئے کہا کہ اس کی توفیق بے عمل اِنسانوں کی بخشش کا بھی بہانہ تلاش کرتی ہے-

مرا کہ ذرہ لقب دادہ ای، ہمی رقصم کہ نسبتے بہ زبان تو کردہ ام تحقیق

لغت : ہمی رقصم: میں خوشی میں ناچ رہا ہوں-- نسبتے: ایک یا خاص تعلق--

ترجمہ : تو نے مجھے ذرے کا لقب دیا ہے اور میں اس بات پر خوشی میں ناچ رہا ہوں کہ اس لقب کی بنا پر مجھ ناچیز کو تیری زبان سے ایک تعلق پیدا ہو گیا ہے- یعنی یہ لفظ تیری زبان پر آیا ہے-

حدیث تشنگی لب بہ پیرہ گفتم زپارہ جگرم در دہن نہاد عقیق

لغت : حدیث: بات-- پیرہ: مُراد مرشد، راستہ دکھانے والا-- نہاد: رکھا-- عقیق: سرخ رنگ کا پتھر جسے ہونٹوں سے تشبیہ دیتے ہیں--

ترجمہ : میں نے اپنے ہونٹوں کی تشنگی کی بات پیرہ سے کی- اس نے میرے جگر کے ٹکڑے کا عقیق لے کر میرے منہ میں ڈال دیا- یعنی عشق و محبت کے پیاسے کی تشنگی اس کے اپنے خون جگر ہی سے دور ہو سکتی ہے-

براہ کعبہ ہلاکم نمی کنی باور تو اے کہ بیہدہ باز آمدی ز بیت عتیق

لغت : ہلاکم: میری ہلاکت-- نمی کنی باور: تجھے یقین نہیں آرہا-- بیت عتیق: پرانا گھر، خانہ کعبہ--

ترجمہ : تو جو خانہ کعبہ سے یونہی لوٹ آیا ہے تجھے میری، کعبہ کی راہ میں ہلاکت پر یقین نہیں آرہا- خدا کے گھر سے یونہی لوٹ آنے کا مطلب یہ ہو گا کہ تجھے اس گھر سے خاص رغبت نہیں ہے، جبکہ میں نے اس پر اپنی جاں نثار کر دی ہے-

نہ دیدہ ای بہ بیاباں بزیر خار بنے شکستہ مشربہ آب و پارہ اے ز سویق

لغت : خار بنے: کوئی یا ایک کانٹوں کی باڑھ-- مشربہ آب: پانی کی صراحی-- سویق: ستو--

ترجمہ : کیا تو نے بیابان میں ایک خار بن کے نیچے ایک ٹوٹی ہوئی صراحی اور کسی قدر ستو نہیں دیکھے- یہ اور پچھلا شعر باہم مربوط ہیں- یعنی کعبہ سے یونہی لوٹ آنے والے کو راہ کعبہ میں اپنی ہلاکت کی جگہ اور اپنی ان دو چیزوں کی نشاندہی کی ہے-

ترا بہ پہلوے میخانہ جا دہم غالبؔ بشرط آنکہ قناعت کنی بہ بوی رحیق

لغت : بوے رحیق: خالص شراب کی خوشبو--

ترجمہ : اے غالبؔ میں تجھے مے خانہ کے ایک طرف جگہ دوں گا- بٹھاؤں گا لیکن اس شرط پر کہ تو خالص شراب کی خوشبو سونگھنے پر ہی قناعت کر لے- یعنی مے خوار کو شراب نہ ملے تو شراب کی خوشبو ہی اس کے لئے کافی ہے- گویا-

گندم اگر بہم نہ رسد بھس غنیمت است (اگر گندم میسر نہیں تو بھس ہی غنیمت ہے)

غزل#2

شدم سپاس گزار خُود از شکایت شوق زہے زمن بہ دِل بے غمش سرایت شوق

لغت : سپاس گزار: شکر گزار، ممنون-- سرایت: اثر--

ترجمہ : میں محبت کی شکایتوں کا خُود ہی شکر گزار ہوں، اس لئے کہ اس کے بے غم دِل میں میری محبت کا کچھ اثر تو ہوا- یعنی میرے ہونٹوں

پر محبت میں آنے والی شکایتوں نے محبوب کو میرے عشق کا احساس دلا دیا، اس لئے میں ان شکایتوں کا ممنون ہوں۔

به بزم بادہ گریبان کشودنش نگرید خوشا بہانہ مستی، خوشا رعایت شوق

لغت : گریبان کشودنش: اس کا گریبان کھولنا-- نگرید: دیکھو-- خوشا: کیا خوب، کیسا اچھا ہے--

ترجمہ : محفل بادہ نوشی میں ذرا اس محبوب کا گریبان کھولنا دیکھو- کیا خوب ہے مستی کا بہانہ اور کیا خوب ہے شوق کا پاس یعنی محبوب شراب پی کر مست ہو گیا ہے اور شراب کی گرمی کے سبب اس مستی میں اس نے اپنا گریبان کھول دیا ہے، دوسرے اس خیال سے بھی کہ عشاق اپنے ذوق کے باعث اس کے حسن سے متاثر ہوں گے اس نے اپنے حسن کی جلوہ آرائی کا سامان کیا ہے۔

ہر آں غزل کہ مرا خود بخاطر ست ہنوز ببانگ چنگ ادا می کند ز غایت شوق

لغت : بخاطراست: دل یا ذہن میں ہے-- ببانگ چنگ: ساز کی آواز سے--

ترجمہ : ہر وہ غزل جو ابھی تک میرے دل یا ذہن میں ہے اور میں نے لکھی نہیں وہ انتہائی شوق کے باعث، ساز کی آواز سے ادا کر رہا ہے- اس میں فاعل محبوب ہی ہو سکتا ہے- اگر ببانگ کو اضافت کے بغیر پڑھا جائے تو پھر چنگ فاعل ہو گا، جس سے بات بنتی نہیں- واللہ اعلم-

دخاں ز آتش یاقوت گر دمد عجب است عجب تر است ازیں بر لبش حکایت شوق

لغت : دخاں: دھواں-- دمد: پھوٹے، اٹھے-- یاقوت: سرخ رنگ کا پتھر جو آگ کی طرح چمکتا ہے--

ترجمہ : اگر یاقوت کی آگ یعنی چمک سے دھواں اٹھنے لگے تو یہ حیران کن بات ہو گی، لیکن اگر اس محبوب کے ہونٹوں پر حکایت شوق آجائے یعنی اس کے سرخ ہونٹوں سے محبت کی داستان بلند ہو تو یہ اس دخاں سے بھی کہیں زیادہ حیران کن بات ہو گی۔

غلط کند رہ و آید بہ کلبہ ام ناگاہ صنم فریب بود شیوہ ہدایت شوق

لغت : غلط کند رہ: وہ راستہ بھول جاتا ہے-- کلبہ ام: میری جھونپڑی، میرا گھر-- صنم فریب: معشوق کو دھوکا دینے والی-- ہدایت: رہنمائی--

ترجمہ : جب بھی وہ کبھی راستہ بھول جاتا ہے تو اچانک میرے گھر آجاتا ہے- واقعی محبت کی ہدایت کا انداز صنم فریب ہے- کنایہ مقصود ہے کہ محبت اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے جس کی بنا پر محبوب عاشق کی طرف متوجہ ہو جاتا یا اس کی یعنی عاشق کی طرف چلا جاتا ہے۔

متاع کاسد اہل ہوس بہم بر زن کنوں کہ خود شدہ ای شحنہ ولایت شوق

لغت : متاع کاسد: کھوٹا یا جعلی سرمایہ، پونجی-- بہم برزن: تو درہم برہم کر دے-- کنوں کہ: اب جبکہ-- شحنہ: کوتوال--

ترجمہ : اے محبوب اب جب کہ تو خود شہر محبت کا کوتوال بن گیا ہے تو اہل ہوس کا کھوٹا سرمایہ درہم برہم کر دے- یعنی تجھے عشق کا پورا شعور حاصل ہے اور تو عشق میں کھوٹے کھرے کی پرکھ کر سکتا ہے- یعنی محبت میں کون جھوٹا اور کون سچا ہے۔

بخود مناز و بہ آموزگار ہم بپذیر من و نہایت عشق و تو و بدایت شوق

لغت : بخود مناز: اپنے آپ پر مت اکڑ، مت ناز کر-- آموزگار: استاد-- بپذیر: قبول کر-- نہایت: انتہا-- بدایت: آغاز--

ترجمہ : تو اپنے آپ پر ناز نہ کر، استاد سے بھی کچھ قبول کر یعنی سیکھ لے- تو یہ دیکھ کہ ایک میں ہوں کہ میرا عشق و محبت انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور ایک تو ہے کہ تیرا ابھی آغاز ہے- یعنی اس ضمن میں دونوں کا مقابلہ کیونکر ہو سکتا ہے- گویا اس بہانے سے عاشق نے محبوب کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا ہے۔

مکن بہ ورزش ایں شغل جہد می ترسم کہ چوں رسی بخط خطوہ نہایت شوق

لغت : ورزش: مشق-- جہد: کوشش-- می ترسم: میں ڈرتا ہوں-- خطوہ: قدم--

ترجمہ : تو عشق و محبت کے اس شغل میں مشق کرنے کی اتنی کوشش نہ کر، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ جب تو عشق کی منزل کے آخری قدم پر پہنچے گا تو، اگلا شعر اس کے ساتھ ہے- یعنی دونوں شعر قطعہ بند ہیں:

ترا زپرسش احباب بے نیاز کند غرور یک دلی و نازش حمایت شوق

لغت : یک دلی: ایک دِل ہونا، کسی ایک سے عشق ہونا-- نازش: فخر، اترانا--

ترجمہ : یک دلی کا غرور اور حمایت شوق کا فخر تجھے اپنے دوستوں کی احوال پرسی سے بے نیاز کردے گا، یعنی تو کسی کو بھی نہیں پوچھے گا اس لِئے کہ تو صرف ایک کو چاہے گا اور اسی چاہت کا غرور تجھے دوسروں کی مزاج پرسی سے دور رکھے گا-

سر تو سبز تر از حرف غالبؔ است بدہر خجستہ باد بفرق تو ظل رایت شوق

لغت : سبز تر: زیادہ تازہ، شگفتہ-- بدہر: زمانے میں-- خجستہ باد: خدا کرے کہ مبارک ہو-- ظل: سایہ-- رایت: جھنڈا-- حرف: مُراد کلام-- بفرق تو: تیرے سر پر--

ترجمہ : زمانے میں تیرا سر غالبؔ کے کلام سے زیادہ سبز ہے- خدا کرے کہ تیرے سر پر محبت کے علم / جھنڈا کا سایہ مبارک ہو- مُراد یہ کہ غالبؔ کے کلام میں محبت کی باتیں ہیں اور چونکہ تیرے سر میں بھی محبت کا سودا ہے اس لِئے اس علم محبت کا سایہ تیرے لِئے مبارک ثابت ہو-

---

ردیف-ک

غزل#1

مرد آنکہ در ہجوم تمنا شود ہلاک از رشک تشنہ اے کہ بدریا شود ہلاک

لغت : مرد: دلیر-- ہجوم تمنا: خواہشوں کی کثرت-- تشنہ اے کہ: وہ پیاسا جو--

ترجمہ : دلیر آدمی وہ ہے جو خواہشوں کی کثرت میں جان دے دے اور اسے اس پیاسے انسان پر رشک آئے جو دریا میں ہلاک ہو جائے- یعنی عشق و محبت میں نت نئی خواہشات کا سلسلہ جاری رہتا ہے- جبکہ سچا عاشق ان کے پورا ہونے کی فکر میں نہیں رہتا اور یہی اس کی محبت کی انتہا کا ثبوت ہے، اس کی مثال بالکل اس انسان کی سی ہے جو درمیان میں پیاسا مر جائے-

گردم ہلاک فرہ فرجام رہروے کاندر تلاش منزل عنقا شود ہلاک

لغت : فرہ: عالی ہمتی-- فرجام: نیک انجامی، مبارک انجامی-- رہروے: وہ رہرو-- کاندر: کہ اندر-- منزل عنقا: ایسی منزل جس کا کوئی نشان نہ ہو (عنقا ایک فرضی پرندہ ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہے)--

ترجمہ : میں اس راہ رو کی عالی ہمتی اور نیک انجامی پر قربان جاؤں جو منزل عنقا کی تلاش میں جان دے دے- بالواسطہ بلند ہمتی کا درس دیا ہے بقول اقبال:

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

نازم بہ کشتہ اے کہ چویابد دوبارہ عمر　　در عذر التفات مسیحا شود ہلاک

ترجمہ : مجھے اس شہید پر ناز ہے کہ جب اسے دوبارہ زندگی عطا ہو تو وہ اس عذر یا بات پر مرجاتا ہے کہ اس کی اس زندگی کا باعث مسیحا کی توجہ تھی- مُراد یہ کہ وہ اِنسان جو کسی کا ممنون احسان نہیں ہوتا بڑا مبارک اِنسان ہے- حضرت عیسیٰ مسیحا اپنے دم سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے یہ ان کا معجزہ تھا-

دارم بہ کنج غم کدہ رشک کسے کہ او　　در جلوہ گاہ دوست بہ غوغا شود ہلاک

لغت : کنج: کونہ، گوشہ-- غوغا: شور--

ترجمہ : مجھے اپنے غم کدہ کے گوشے میں بیٹھے ہوئے اس شخص پر رشک آتا ہے جو محبوب کی جلوہ گاہ میں اس محبوب کی جلوہ آرائی کے ہنگاموں پر جان دے دیتا ہے- یعنی عاشق، محبوب کے دیدار سے محروم ہے- جبکہ ایک شخص اس محبوب کے حُسن کی تاب نہ لاکر مرجاتا ہے-

منمای رخ بہ ما کہ بہ دعوی نشستہ ایم　　در خلوتے کہ ذوق تماشا شود ہلاک

لغت : منمای: مت دکھا--

ترجمہ : تو ہمیں اپنا چہرہ نہ دکھا کیونکہ ہم بڑے دعوے کے ساتھ ایک ایسی خلوت میں بیٹھے ہیں جہاں ذوق دیدار فنا ہو جاتا ہے، یعنی جہاں حُسن محبوب کے جلوے کی لذت نہیں رہتی-

با عاشق امتیاز تغافل نشاں دہد　　تا خُود زشرم شکوہ بیجا شود ہلاک

لغت : امتیاز تغافل: تغافل یا دانستہ غفلت کو پہچاننا-- نشان دہد: سکھاتا یا بتاتا ہے--

ترجمہ : وہ عاشق کو تغافل کی پہچان بتاتا ہے، تاکہ جب وہ عاشق تغافل کا شکوہ کرے تو محبوب اسے یہ کہہ سکے کہ تمہارے سب شکوے بیکار ہیں اور یوں اسی شرم سے وہ عاشق خُود ہی ہلاک ہو جائے- گویا محبوب کا انداز تغافل کچھ ایسا ہے کہ وہ تغافل معلوم نہیں ہوتا لیکن پھر بھی عاشق اگر انداز کو پہچان لیتا ہے تو محبوب اسے بے جا شکوہ کہتا ہے اور عاشق اس شرم کے باعث مرجاتا ہے-

نامرد را بہ لخلخہ آسایش مشام　　مرد از تف سموم بہ صحرا شود ہلاک

لغت : لخلخہ: ایک تیز قسم کی خوشبو جس سے بے ہوش آدمی کو ہوش آجاتا ہے-- مسام: دماغ-- تف: گرمی--

ترجمہ : ایک نامرد یعنی بزدل اِنسان ہی کو لخلخہ سے دماغ کا سکون حاصل ہوتا ہے جبکہ ایک دلیر آدمی صحرا کی گرم ہوا کی گرمی کو برداشت کرتے ہوئے ہلاک ہو جاتا ہے- یعنی دلیر وہی ہے جو مصائب و آلام کو برداشت کرتے ہوئے ہلاک ہو جائے- صرف بزدل اِنسان دماغی سکون کے چکر میں رہتا ہے-

باخضر گرنمی روم ازبیم ناکسی ست　　ترسم زننگ ہمرہی ما شود ہلاک

لغت : بیم ناکسی: نااہل ہونے کا خوف ہے-- ترسم: میں ڈرتا ہوں--

ترجمہ : میں اگر خضر کی ہمرہی میں نہیں چلتا تو یہ اپنے ناکس ہونے کے خوف کے باعث ہے، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ ہماری ہمرہی (ساتھ چلنا) کی ذلت کے سبب ہلاک نہ ہو جائے- یعنی ہمارا اس کے ساتھ چلنا اس کے لئے باعث ننگ ہو اور وہ اسی بنا پر جان دے دے-

غم لذتے ست خاص کہ طالب بذوق آں　　پنہاں نشاط ورزد و پیدا شود ہلاک

لغت : نشاط ورزد: خوشی و مسرت اختیار کرتا ہے-- پیدا: ظاہر--

ترجمہ : غم ایک ایسی خاص لذت ہے جس کا طالب اس کے ذوق ولذت میں تو پوشیدہ طور پر خوش و خرم رہتا ہے لیکن ظاہر میں وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

غالبؔ ستم نگر کہ چو ولیم فریزرے زیں ساں بہ چیرہ دستی اعدا شود ہلاک

لغت : ولیم فریزر: دلی کا گورنر۔۔

ترجمہ : غالبؔ یہ ستم ملاحظہ ہو کہ ولیم فریزر جیسا شخص دشمنوں کی اس طرح کی چیرہ دستیوں سے ہلاک ہو جائے۔

غزل #2

بحر اگر موج زن است از خس و خاشاک چہ باک با تو زاندیشہ چہ اندیشہ و از باک چہ باک

ترجمہ : اگر سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے تو پھر خس و خاشاک کا کیا ڈر ہے۔ تیرے ہوتے ہوئے ہمیں اندیشہ فکر سے کیا خوف ہے اور باک یعنی خوف سے کیا ڈر۔ یعنی تیرا ساتھ ہو تو ہمیں کسی خوف کی پروا ہے اور نہ کسی اندیشے کی۔

فیض سرگرمی دور قدح مے دریاب برگ ریز است بہ دے ماہ اگر تاک چہ باک

لغت : برگ ریز: پتے گرانے والی۔۔ دیماہ: سردیوں کا مہینہ۔۔

ترجمہ : اگر دیماہ میں انگور کی بیل پتے گرا رہی ہے یعنی خزاں کے سبب اس کے پتے جھڑ رہے ہیں تو کوئی بات نہیں، کوئی ڈر نہیں، تو بزم شراب میں جام کی گردش کی گرمی سے لطف اٹھا۔ یعنی سردیوں میں خود کو بادہ نوشی سے گرم رکھ۔ صوفی مرحوم نے برگ ریز کو برگریز پڑھ کر معنی ہی بدل دیئے ہیں۔

وحشتے نیست اگر خانہ چراغے دارد با دِل از تیرگی زاویہ خاک چہ باک

لغت : تیرگی: سیاہی، اندھیرا، تاریکی۔۔ زاویہ: گوشہ۔۔

ترجمہ : اگر گھر میں کوئی چراغ ہے تو کوئی پریشانی یا گھبراہٹ نہیں، فکر کی بات نہیں۔ دِل کے ہوتے ہوئے اس خاک کی تاریکی سے کیا حاصل۔ یعنی زندگی میں اگر کوئی روشنی ہے تو دِل ہی کی بدولت ہے۔ دِل نہیں بجھنا چاہئے دِل زندہ رہنا چاہئے۔ علامہ اقبال نے اس ضمن میں اس طرح بات کی ہے:

دل مردہ دِل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

حاش للہ کہ دریں معرکہ رسوا گردی باچنیں خستگیم از جگر چاک چہ باک

لغت : حاش للہ: خدا نہ کرے۔۔ خستگیم: میری خستہ حالت۔۔ معرکہ: مراد محبت کا ہنگامہ۔۔

ترجمہ : خدا نہ کرے کہ تو اس معرکہ میں رسوا ہو۔ یعنی ایسا نہیں ہو گا۔ میری اس خستگی کے ہوتے ہوئے جگر چاک کا کیا خوف یعنی میری خستگی کے آگے جگر چاک کی کوئی حیثیت نہیں پھر بھلا رسوائی کس بات کی۔

غافل ایں برق برا جزائے وجودم زدہ است مر ترا از نفس گرم اثر ناک چہ باک

لغت : اجزائے وجودم: میری ہستی کا رگ و ریشہ۔۔ اثر ناک: جس میں اثر ہو، پر تاثیر۔۔

ترجمہ : اے میرے غافل ساتھی یہ بجلی، محبت میں آنے والی مصیبتوں کی گرمی، تو میری ہستی کے رگ و ریشہ پر گری ہے، تجھے میری ان آتشیں آہوں کی اثر ناکی سے کیوں خوف ہو رہا ہے۔ یعنی جلا تو میں ہوں، تجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

با رضائے تو ز ناسازی ایام چہ بیم　　با وفائے تو زبے مہری افلاک چہ باک

لغت : ناسازی ایام: زمانے کی ناموافقت--

ترجمہ : تیری رضا یعنی خوشی کے ہوتے ہوئے ہمیں زمانے کی ناموافقت کا کیا ڈر اور تو اگر باوفا ہے تو آسمانوں کی بے مہری کا کیا خوف۔ یعنی ہمارے لئے تو تیری توجہ ہی سب کچھ ہے۔ اس صورت میں اگر زمانہ ہمارا ساتھ نہیں دیتا اور ستارے ہماری قسمت نہیں بدلتے تو ہمیں کوئی ڈر، خوف اور پروا نہیں ہے۔

ہاں بگو تا خم زلفت بفشارد دِل را　　خون صید ار چکد از حلقہ فتراک، چہ باک

لغت : بفشارد: بھینچے، دبائے-- صید: شکار-- ار: اگر-- چکد: ٹپکے--

ترجمہ : ہاں تو اپنی گھنگھریالی زلفوں سے کہہ کہ وہ ہمارے دِل کو بھینچ لیں۔ اس صورت میں اگر شکار کا خون فتراک کے کڑے کنڈے سے ٹپکنے لگے تو کوئی خوف کی بات نہیں۔ محبوب کی ان زلفوں کو فتراک سے اور اپنے دِل کو شکار سے تشبیہ دی ہے۔ فتراک گھوڑے کی زین کے ساتھ بندھا ہوا وہ کنڈا جس کے ساتھ مارے ہوئے شکار کو باندھا کرتے تھے۔

دردم از چارہ گری ہا نہ پذیرد تسکین　　باچنیں زہر ز دم سردی تریاک چہ باک

لغت : چارہ گری ہا: بہت سے علاج-- نہ پذیرد تسکین: اسے تسلی نہیں ہوتی-- دم سردی: ٹھنڈک-- تریاک: وہ دوا جس سے زہر کا اثر دور کیا جاتا ہے--

ترجمہ : میرے درد، درد محبت کو کسی بھی چارہ گری سے کوئی تسلی نہیں ہوتی، افاقہ نہیں ہوتا۔ اس قسم کے زہر کے ہوتے ہوئے تریاک کی ٹھنڈک سے کیا خوف۔ درد کو زہر اور چارہ گری کو تریاک سے تشبیہ دی ہے۔ گویا درد محبت ایک لاعلاج اور لادوا مرض ہے۔

کلک ما تا بکف ماست ز دشمن چہ ہراس　　چوں فریدوں علم آراست ز ضحاک چہ باک

لغت : کلک: قلم-- ہراس: خوف، ڈر-- فریدوں: ایران کا قدیم بادشاہ-- ضحاک: ایران ہی کا ایک قدیم بے حد ظالم بادشاہ جس کے مظالم سے تنگ آکر ایک لوہار نے علم بغاوت بلند کیا۔ شاہی خاندان کے ایک فرد فریدوں نے اس کا ساتھ دیا اور آخر ضحاک پر فتح پا کر فریدوں تخت نشین ہوا، تاریخی تلمیح ہے-- علم: پرچم، جھنڈا--

ترجمہ : جب تک قلم ہمارے ہاتھ میں ہے، ہمیں دشمن کا کوئی خوف نہیں، یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح فریدوں نے علم بغاوت بلند کر کے ضحاک کا خوف دور کر دیا۔ گویا ہمارے قلم یا تحریر میں اتنی قوت ہے کہ وہ دشمن کو بے بس کر سکتی ہے۔

طبعم از دخل خساں باز نہ استد زسخن　　شعلہ را غالبؔ از آویزش خاشاک چہ باک

لغت : خساں: خس کی جمع، گھٹیا لوگ-- باز نہ استد: نہیں رکتی-- آویزش: لٹکنا، مراد دخل یا مخل ہونا--

ترجمہ : اے غالبؔ گھٹیا لوگوں کی مداخلت یعنی الٹی سیدھی باتوں سے میری طبع شاعری سے باز نہیں رہتی، نہیں رکتی، یعنی یہ لوگ جو کچھ چاہیں میری شاعری کے خلاف کہہ لیں، میں اپنی سخن سرائی جاری رکھوں گا، بھلا شعلے کو خاشاک کی آویزش سے کیا ڈر ہے۔ خود کو شعلہ اور گھٹیا یا مخالف لوگوں کو خاشاک سے تشبیہ دی ہے اور خساں کے حوالے سے انہیں خاشاک کہا ہے، خس و خاشاک۔

غزل #2

سبک روحم بود بار من اندک چرانہ شماری آزار من اندک

لغت : سبک روحم: یعنی دُنیاوی آلایشوں یا سازو سامان سے میری روح ہلکی یعنی پاک ہے-- بار: بوجھ-- اندک: تھوڑا-- چرانہ شماری : تو کیوں نہیں سمجھتا--

ترجمہ : میں ایک سبک روح اِنسان ہوں، میرا بوجھ ہلکا ہے تو میرے آزار، مجھ پر جو روستم کرنے کو کم کیوں نہیں سمجھتا- یعنی میں دُنیاوی حاجتوں سے بے نیاز ہوں، تو جتنا چاہے ظلم و ستم مجھ پر ڈالے، میرے لِئے وہ کم ہی ہو گا- گویا تو مجھ پر اور بھی ستم ڈھا اور جو تو ڈھا رہا ہے اسے کم سمجھ-

تنم فرسود دربند تو بسیار دلت بخشود بر کار من اندک

لغت : فرسود: گھس گیا، خستہ حال ہو گیا-- بخشود: مُراد توجہ دی--

ترجمہ : تیری محبت کی قید میں میرا جسم بہت ہی خستہ حال ہو گیا لیکن تیرے دِل نے میرے معاملے میں کم ہی توجہ کی- محبوب کی عدم توجہی کی شکایت کی ہے-

ازیں پرسش کہ بسیار است از تو شد اندوہ دِل زار من اندک

لغت : شدہ: ہو گیا ہے-- اندوہ: غم-- دل زار: بیمار یعنی محبت کا مارا دل--

ترجمہ : اے محبوب تو نے جو میری بہت زیادہ حال پرسی کی ہے تو اس سے میرے دِل زار کا غم کسی قدر کم ہو گیا ہے- اس غزل میں بسیار اور اندک کے حوالے سے صنعت تضاد کا استعمال ہوا ہے یعنی محبوب کی زیادہ پرسش احوال بھی عاشق کے لِئے کم ہے-

ہمانا زاں حکایت ہا کہ دارم شنیدستی زغمخوار من اندک

لغت : ہمانا: یقیناً-- شنیدستی: تو نے سنی ہوں گی--

ترجمہ : تو نے میری بہت سی داستانوں میں سے یقیناً چند ایک میرے غم خوار سے سنی ہوں گی- یعنی محبت کی داستانیں، جو محبوب کی بے وفائی، بے توجہی اور اس کے ظلم و ستم وغیرہ سے متعلق ہیں-

ز خاصانت گرامی گوہرے ہست کہ می داند ز اسرار من اندک

لغت : زخاصانت: تیرے خاص ساتھیوں میں سے-- گرامی گوہرے: ایک عظیم موتی، بڑی شخصیت--

ترجمہ : تیرے خاص مصاحبوں میں ایک عظیم شخصیت ایسی بھی ہے جو میرے رازہاے محبت سے کسی قدر آگاہ ہے-

سر کوچک دلی ہاے تو گردم کہ آساں کردہ دشوار من اندک

لغت : کوچک دلی: تھڑدلی، کم حوصلہ ہونا-- سر تو گردم: میں قربان جاؤں--

ترجمہ : میں تیری تھڑدلی کے قربان جاؤں کہ اس نے میری دشواریوں کو کسی قدر کم، آسان کر دیا- یعنی ساری دشواریاں نہ سہی کم دشواریاں بھی آسان ہو جائیں تو عاشق کے لِئے یہ بھی بہت غنیمت ہے-

بر آئی از نورد موج تشویر نہی گردل بہ گفتار من اندک

لغت : بر آئی: تو باہر آئے گا، نجات پالے گا-- نورد: لپیٹ-- تشویر: پریشانی، الجھن-- نہی دِل: تو دِل رکھے یعنی توجہ کرے--

ترجمہ : اگر تو میری باتوں پر ذرا سی بھی توجہ دیدے تو پریشانیوں کی لہر کی لپیٹ سے باہر آجائے گا- یعنی پریشانیوں سے تجھے نجات مل جائے گی-

مداں کز دست برد تست گر ہست متاع صبر در بار من اندک

لغت : مداں: مت سمجھ-- دست برد: لوٹ مار-- متاع: دولت، سرمایہ-- بار: بوجھ، سامان مُرادِ دل--

ترجمہ : اگر میرے بار میں صبر کی دولت کم ہے تو تو یہ مت سمجھ کہ یہ کمی تیری لوٹ مار کے باعث ہے- محبوب اپنے حُسن کی دلکشی سے عاشق کا دِل تو لوٹتا ہے لیکن عاشق کا صبر لوٹنا اس کے بس کی بات نہیں- اگلا شعر بھی اس کے ساتھ ہے-

وجودم خوان یغما بود غم را تو ہم بردی ز بسیار من اندک

لغت : خوان یغما: لوٹ کا مال-- بردی: تو لے گیا--

ترجمہ : میرا وجود غم کے لِئے ایک طرح سے لوٹ کا مال تھا- سو تو بھی میرے اس بہت سے مال میں سے کسی قدر لے گیا- زندگی میں بہت سے غموں سے جو سابقہ پڑا اس کی بات کی ہے- پھر محبوب کے غم محبت نے بھی عاشق کے وجود یا ہستی کو متاثر کیا-

نگویم تا نبا شد نغز غالبؔ چہ غم گر ہست اشعار من اندک

لغت : نغز: خوب، بہترین، منتخب--

ترجمہ : غالبؔ اگر میرے اشعار کی تعداد کم ہے تو کوئی ڈر یا فکر کی بات نہیں، اس لئے کہ میں اس وقت تک شعر نہیں کہتا جب تک وہ خوب نہ ہو- اپنی کم لیکن منتخب شاعری کی تعریف کی ہے- ادبی اصطلاح میں اسے تعلی یعنی خودستائی کہتے ہیں-

---

ردیف-گ

غزل#1

اے ترا و مرا دریں نیرنگ دہن و چشم و دست و دِل ہمہ تنگ

لغت : نیرنگ: عجیب و غریب، مُرادیہ دُنیا جہاں عجیب عجیب حالات واقع ہوئے ہیں--

ترجمہ : اے محبوب اس دُنیائے نیرنگ میں تجھے اور مجھے دو دو چیزیں عطا ہوئی ہیں اور دونوں کی دونوں تنگ ہیں- تجھے دہن تنگ، چھوٹا منہ جو دلکشی کا باعث ہے اور چشم تنگ، چھوٹے ظرف والی آنکھ ملی ہے، جبکہ مجھے دست تنگ، مفلسی کا مارا ہوا یا خالی ہاتھ اور دِل تنگ یعنی غم کا مارا ہوا دِل ملا ہے-

ہم تو خُود در کمین خوشتنی اے بہ رخ ماہ وار بخوے پلنگ

لغت : کمین: گھات-- خوشتنی: تو اپنی-- بخوے پلنگ: خصلت میں چیتا--

ترجمہ : تو خُود اپنی گھات میں بیٹھا ہے، تو اے محبوب جو چہرے کے لحاظ سے تو چاند ہے، حسین و دلکش ہے جبکہ خصلت اور طبیعت کے لحاظ سے چیتا ہے- چیتا مشہور جنگلی جانور جو شکار پکڑنے کے لِئے گھات میں چھپ کر بیٹھا ہے- یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ محبوب خُود اپنے حُسن پر فریفتہ ہے-

ہاں مغنی کہ در ہوائے شراب می سرائی غزل بہ نالہ چنگ

لغت : مغنی: گانے والے-- ہوائے شراب: شراب کی فضا-- می سرائی: تو گاتا رہ فعل امر جاری--

ترجمہ : اے مغنی تو اس فضائے شراب میں یعنی ہم پر جو مستی طاری ہے، اس فضا میں ساز کی آواز پر غزل گاتا رہ- یعنی مے و نغمہ کا اکٹھا دور چلے-

زخمہ می ریز ہم بدیں انداز نغمہ می سنج ہم بدیں آہنگ

لغت : زخم: مضراب، ساز بجانے کا آلہ-- می ریز: گراتا یعنی چلاتا جا-- نغمہ می سنج: راگ الاپتا رہ، نغمہ سرائی کرتا رہ-- بدیں آہنگ: اسی لے یا سُر میں--

ترجمہ : تو اے مغنی اسی انداز میں مضراب چلاتا جا اور اسی لے اور سر میں نغمہ سرائی کرتا رہ-

فرصتت باد ساقی چالاک اے بدفع غم ایزدی سرہنگ

لغت : فرصت باد: خدا تجھے فرصت یعنی زندگی دے-- چالاک: پھرتیلا، ہوشیار-- ایزدی: خدائی-- سرہنگ: سپاہی-- ایزدی سرہنگ : مُراد غیبی فرشتہ--

ترجمہ : اے ہوشیار ساقی خدا تجھے سلامت رکھے، تیرا وجود تو غموں کو دور کرنے کے سلسلے میں غیبی فرشتہ کا کام کرتا ہے- ساقی شراب پلاتا ہے اور بادہ نوش مستی کے عالم میں کچھ دیر کے لِئے سارے غم بھول جاتا ہے-

شیشہ بشکن قدح بہ خم در زن تا نگنجد دریں میانہ درنگ

لغت : بشکن: توڑ ڈال-- در زن: انڈیل، ڈال دے-- نگنجد: نہ سمائے، واقع نہ ہو-- درنگ: دیر--

ترجمہ : تو بوتل توڑ ڈال اور پیالہ پھر سے مٹکے میں انڈیل دے تاکہ اس دوران میں ذرا سی بھی دیر نہ ہو- یعنی شراب نوشی میں دیر نہ ہو- یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ محبوب قریب ہو تو شراب کی ضرورت نہیں، اس کا یہ قرب ہی عاشق پر کیف و سرور طاری کر دے گا-

شود انباں، ادیم، کو آں فیض گردد اندوہ، نشاط، کو آں رنگ

پرتو خاص در نہاد سہیل بادہ ناب در دیار فرنگ

لغت : انباں: چمڑے کی تھیلی، گھٹیا قسم کا چمڑا-- ادیم: اچھا چمڑا-- کو: کہاں ہے-- سہیل: ایک مشہور ستارہ جس کی روشنی چمڑے پر پڑے تو چمڑے کی بدبو دور ہو جاتی ہے-- نہاد: بنیاد، فطرت-- دیار فرنگ: انگریزوں کا ملک، یورپ جہاں خاص شراب عام ملتی ہے--

ترجمہ : ایسا سرچشمہ فیض کہاں ہے جس سے انبان، ادیم بن جائے اور ایسی کیفیت کہاں ہے جس سے غم، خوشی میں تبدیلی ہو جائے یعنی ایسا کہیں نہیں ہے- ایسا پرتو یا روشنی تو ستارہ سہیل میں ہے اور خالص شراب دیار فرنگ میں ہے- یعنی یہ سب ہمارے مقدر میں نہیں ہے-

شکوہ و شکر ہرزہ و باطل غالبؔ و دوست آبگینہ و سنگ

لغت : ہرزہ: بیکار، فضول-- باطل: جھوٹ، ایسی بات جس کا وجود نہ ہو-- آبگینہ: شیشہ--

ترجمہ : شکوہ اور شکر دونوں بیکار اور جھوٹ ہیں، اس لِئے کہ غالبؔ تو شیشہ ہے اور محبوب پتھر- یعنی اے غالبؔ میں اس محبوب حقیقی کا کیا شکوہ کروں اور کیا شکر ادا کروں کہ اس کی طرف سے تو میری ہستی پر جو گویا شیشہ ہے، پتھر ہی برستے ہیں یا برسے ہیں- اپنی بدنصیبی کا رونا رویا ہے-

ردیف-ل

غزل#1

نہ مرا دولت دُنیا نہ مرا اجر جمیل نہ چو نمرود توانا نہ شکیبا چو خلیل

لغت : اجر جمیل: اچھا اجر جس سے نیک پاک لوگ آخرت میں فیض یاب ہوں گے-- توانا: طاقتور-- شکیبا: صابر-- خلیل: حضرت ابراہیم کا لقب، نمرود جیسے ظالم بادشاہ نے انہیں آگ میں ڈالا تھا- آپ نے صبر اختیار کیا اور اللہ کے حکم سے وہ آگ، گلزار بن گئی- (قرآنی تلمیح)--

ترجمہ : میرے پاس کوئی دُنیاوی دولت اور نہ کوئی میرے نیک کام ہیں، جن کا مجھے اجر جمیل ملے- نہ تو میں نمرود کی طرح طاقتور صاحب اقتدار ہوں اور نہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح صابر- گویا ایک بالکل عام انسان ہوں-

با رقیباں کف ساقی بہ مے ناب، کریم باغریباں لب جیحوں بہ دم آب بخیل

لغت : کریم: مہربانی کرنے والا، سخی-- غریباں: غریب کی جمع، پردیسی، اجنبی-- جیحوں: مشہور دریا، مُراد دریا-- بہ دم آب: پانی دیتے وقت-- بخیل: کنجوس--

ترجمہ : رقیبوں کو خالص شراب دینے میں تو ساقی کا ہاتھ بڑی سخاوت سے کام لے رہا ہے جبکہ اجنبیوں کے لِئے دریائے جیحوں کا کنارہ پانی دیتے وقت بھی کنجوسی کرتا ہے- خُود کو اجنبی کہا ہے، ساقی سے مُراد محبوب ہے جو عاشق کو تو اجنبی سمجھتا ہے اور اسے شراب کا ایک قطرہ بھی دینے کو تیار نہیں، جبکہ رقیبوں کو جام پہ جام دے رہا ہے-

بنہ و بار بہ شبگیر در افگندہ براہ آنکہ دانست سراسیمگی صُبح رحیل

لغت : بنہ و بار: سامان سفر-- شبگیر: رات کے آخری حصّے میں سفر پر روانہ ہونا-- در افگندہ: ڈال دیا-- سراسیمگی: گھبراہٹ، پریشانی-- صُبح رحیل: کوچ کرنے یا سفر پر روانہ ہونے کی صبح--

ترجمہ : وہ شخص جسے صُبح کے سفر پر روانگی کی گھبراہٹ کا علم ہوا اس نے رات کے آخری حصّے ہی میں اپنا سامان سفر راستے میں ڈال دیا- یعنی ایک تو اس خوف سے بچنے کے لِئے کہ راستے میں رہزن لوٹ لیں گے، دوسرے سامان کے باعث جو کوفت ہو گی اس سے بچنے کے لِئے ایسا کیا-

ہان و ہاں اے گہریں یارہ سیمیں ساعد کز دم تیغ بہ لیسی بزبان خون قتیل

لغت : گہریں یارہ: جس کی چوڑیاں موتیوں کی ہوں-- سیمیں ساعد: چاندی کی سی سفید کلائی والا یعنی نازک اندام-- لیسی: تو چاٹتا ہے-- قتیل: مقتول یعنی شہید محبت--

ترجمہ : اے موتیوں کی چوڑیوں والا زیور پہنے ہوئے میرے نازک مزاج و نازک اندام محبوب تو ذرا یہ دیکھ کہ تو کیا کر رہا ہے، اپنے شہید محبت کا خون تلوار کی دھار پر سے زبان کے ساتھ چاٹ رہا ہے- یعنی بظاہر تو نرم و نازک اور نازک مزاج ہے لیکن باطن میں خاصا ظالم ہے-

بس کن از عربدہ تا چند ربائی بفسوس از گدایاں سر و از تارک شاہاں اکلیل

لغت : عربدہ: جھگڑا فساد-- ربائی: اڑائے گا-- بفسوس: فریب کاری اور مکاری سے-- تارک: سر-- اکلیل: تاج--

ترجمہ : اے محبوب کب تک تو فریب سے کام لیتے ہوئے گداؤں کا سر اڑائے گا، کاٹتا رہے گا اور بادشاہوں کے سر سے تاج اڑاتا رہے گا، اب یہ جھگڑا فساد ختم کردے۔ یعنی تو اپنے حُسن کی دلکشی کے باعث کب تک شاہ و گدا کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بناتا رہے۔

تو نباشی دگرے کوے تو نبود چمنے کے شد ستیم بہ دِل تنگی جاوید کفیل

لغت : تو نباشی: تو نہ ہوگا-- دگرے: تو پھر-- کے شد ستیم: ہم کیوں یا کب تک رہیں-- دل تنگی جاوید: ہمیشہ کی رنج و غم کی زندگی-- کفیل: ذمہ دار، ضامن--

ترجمہ : جب تو نہیں ہوگا تو پھر تیرے کوچے میں بھی چمن والی کیفیت نہ رہے گی۔ لہٰذا ہم کیوں دِل تنگی جاوید کے کفیل بن کر رہیں، یعنی تیرے وجود ہی سے تو تیرے کوچے کی رونق ہے، اور تیرے غم محبت ہی سے ہم سرشار ہیں، سو جب تو نہیں ہوگا تو پھر کیا ضروری ہے کہ ہم خواہ مخواہ خُود کو عذاب میں ڈالے رکھیں۔

ترس موقوف، چہ شد رشک نہ بینی کہ دگر دارم آہنگ نیایش گری رب جلیل

لغت : ترس: خوف ڈر-- موقوف: بند ٹھہرایا گیا برخاست-- آہنگ: ارادہ-- نیایش گری: التجائیں کرنا--

ترجمہ : خوف تو موقوف ہوا، رشک کو کیا ہوا، کیا محبوب تو نہیں دیکھ رہا کہ میں پھر سے اس رب جلیل کے آگے التجائیں کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ یعنی خوف کی بات تو چھوڑ، کیا تجھے اس بات پر رشک بھی نہیں آتا کہ میں تیری موجودگی میں اللہ کے حضور پھر سے گڑگڑانے اور التجائیں کرنے لگا ہوں۔ چنانچہ اب آگے چل کر خدا کے حضور ہی التجائیں ہیں۔

اے بہ مسمار قضا دوختہ چشم ابلیس بدم گرم رواں سوختہ بال جبریل

لغت : مسمار: میخ-- دوختہ: سی دی ہے-- بدم گرم رواں: تیز چلنے والوں یعنی راہ حق میں تیز چلنے والوں کے سانس سے-- سوختہ: جلا ڈالے-- بال: پر--

ترجمہ : اے ذات جلیل تو نے قضا کی میخ سے تو ابلیس کی آنکھیں ہی دیں اور گرم رووں کے سانس سے جبریل کے پر جلا ڈالے۔ یعنی قضائے الٰہی شیطان کی گمراہی کا باعث بنی اور اسی نے جبریل کو پیغام رسانی میں تیز رفتاری عطا کی۔ اس میں حضور اکرم کے معراج شریف کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے جب آسمان کے ایک مقام سے آگے بڑھنے سے جبریل نے اس لئے اظہار عجز کر دیا تھا کہ اس کے پر جل جائیں گے۔

با توام خرمی خاطر موسیٰ بر طور با خودم خستگی لشکر فرعون بہ نیل

لغت : با توام: تیرا ساتھ ہو تو میرے لئے-- خرمی خاطر: دِل کی مسرت و راحت-- باخودم: اپنے ساتھ خُود ہوں یعنی مجھے خُود پر چھوڑ دیا جائے-- خستگی: تھکاوٹ، مُراد تباہی--

ترجمہ : اگر تیرا ساتھ ہو یعنی تیری ذات کی مجھ پر عنایت ہو تو مجھے وہی دلی راحت و مسرت نصیب ہو جو طور پر حضرت موسیٰ کو نصیب ہوئی تھی، لیکن اگر میں اپنی ذات پر چھوڑ دیا جاؤں، تیری مجھ پر توجہ و عنایت نہ ہو تو مجھے بھی اسی قسم کی تباہی سے دو چار ہونا پڑے جس سے فرعون کا حشر دریائے نیل میں ہوا تھا۔ (قرآنی تلمیح)

برکمال تو در اندازہ کمال تو محیط بر وجود تو دراندیشہ وجود تو دلیل

لغت : محیط: احاطہ کرنا-- اندیشہ: سوچ--

ترجمہ : تیری ذات کے کمال، کامل ہونا، کا اندازہ لگانے کے لئے خُود تیرا کمال ہی اس کا احاطہ کر سکتا ہے۔ یعنی خُود تیرا کمال ہی تیرے کمال کا صحیح اندازہ کر سکتا ہے، انسان اس سلسلے میں بے بس ہے۔ اسی طرح تیرے وجود یعنی ہستی کے ثبوت کے لئے تیرا وجود ہی دلیل ہے۔ یعنی اس ثبوت کے سلسلے میں بھی انسان بے بس ہے۔

نہ کنی چارہ لب خشک مسلمانے را اے بہ ترسا بچگاں کردہ مے ناب سبیل

لغت : چارہ: علاج-- بہ ترسا بچگاں: آتش پرست بچوں کے لئے-- سبیل: صحیح راستہ مُراد حلال، آتش پرستوں کے نزدیک شراب حلال ہے--

ترجمہ : اے ذات کریم تو کسی مسلمان کے خشک لبوں کا تو کوئی علاج کرتی نہیں جبکہ آتش پرستوں کی اولاد کے لئے خالص شراب بھی حلال قرار دے رکھی ہے- غالبؔ کی یہ بات خوب ہے کہ وہ بالواسطہ یا براہ راست اپنی شراب نوشی کے حوالے سے ضرور کچھ نہ کچھ کہہ جاتا ہے-

غالبؔ سوختہ جاں را چہ بگفتار آری بہ دیارے کہ ندانند نظیری ز قتیل

لغت : سوختہ جاں: غم واندوہ کا مارا ہوا-- چہ بگفتار آری: تو کیا بات کرنے کی طرف لا رہا ہے یعنی شاعری پر کیوں لگا رکھا ہے-- نظیری: مشہور شاعر پہلے بھی چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہے-- قتیل: یہ بھی فارسی کا مشہور شاعر ہے--

ترجمہ : اے خدا تو نے سوختہ جاں غالبؔ کو ایک ایسے دیار میں شاعری پر کیوں لگا رکھا ہے جہاں کے لوگ نظیری[1] اور قتیل[2] میں فرق نہیں کر سکتے- مطلب یہ کہ اس دیار کے لوگ فارسی شاعری کا صحیح فہم نہیں رکھتے، اس لئے غالبؔ کا فارسی میں سخن سرائی کرنا کس کام کا-

---

[1] محمد حسین نظیری [2] محمد حسین قتیل

غزل #2

راہے ست کہ در دِل فتد از خوں، رود از دل ناید بہ زباں شکوہ و بیروں رود از دل

لغت : در دل فتد: دِل میں آتی یا پہنچتی ہے-- ناید: نہ آید، نہیں آتا--

ترجمہ : ایک راہ خون کے ذریعے سے دِل میں آتی ہے اور پھر باہر نکل جاتی ہے- ابھی شکوہ زباں پر بھی نہیں آتا کہ دِل سے نکل جاتا ہے- یعنی خون دِل کے راستے سے باہر نکل کر پورے جسم میں گردش کرتا ہے- محبت کا اثر دِل پر ہوتا ہے- جس کا اظہار زبان کے بس کا روگ نہیں-

آتش بدم آب تسلی شود و من خوں گردم از آں تف کہ بہ جیحوں رود از دل

لغت : تسلی شود: بجھ جاتی ہے-- تف: گرمی--

ترجمہ : آگ تو تھوڑے سے پانی سے بھی بجھائی جا سکتی ہے لیکن میری حالت یہ ہے کہ میں اس حدت و گرمی سے خون ہو کے رہ جاتا ہوں جو دِل سے جیحوں دریا میں چلی جاتی ہے یعنی میں محبت کی آگ میں جل رہا ہوں، جسے دریا بھی نہیں بجھا سکتا-

خواہم کہ غم از کلبہ من گرد بر آرد تا خواہش پیمودن ہاموں رود از دل

لغت : گرد بر آرد: مٹی نکال دے، تباہ کر دے-- پیمودن ہاموں: بیاباں طے کرنا، بیاباں نوردی--

ترجمہ : میری یہ خواہش ہے کہ غم میری جھونپڑی/ گھر کی خاک اڑا دے یعنی اسے تباہ کر دے تاکہ بیاباں نوردی کی خواہش دِل سے نکل جائے- یعنی میرا گھر اس قدر ویران ہو جائے کہ میرے لئے وہی صحرا و بیاباں بن جائے اور میں اسی میں خاک اڑاتا پھروں-

سیل آمد و جوشے زد و در بحر فرو شد نیرنگ نگاہش چہ بہ افسوں رود از دل

لغت : جوشے زد: ٹھاٹھیں ماریں-- فرو شد: ڈوب گیا، داخل ہو گیا-- نیرنگ: جادو، سحر--

ترجمہ : بھلا اس کی نگاہوں کا سحر کس طرح دِل سے مٹ سکتا ہے، اس کی کیفیت تو ایسی ہے جیسے سیلاب آیا، اس نے ٹھاٹھیں ماریں اور

سمندر میں ڈوب گیا۔ یعنی جس طرح سیلاب کا پانی سمندر میں داخل ہو ہو کر سمندر ہی کا حصّہ بن جاتا ہے، اسی طرح محبوب کی نگاہیں دِل میں اتر کر دِل کا حصّہ بن جاتی ہیں۔

بامن سخن از سستی اوہام سراید کم خرمی فال ہمایوں رود از دل

لغت : سستی اوہام: وہموں کا بے بنیاد ہونا-- سراید: کرتا ہے-- کم: کہ میری-- فال ہمایوں: مبارک فال--

ترجمہ: محبوب مجھ سے اوہام کے بے بنیاد ہونے کی بات کچھ اس انداز سے کرتا ہے کہ میرے دِل سے مبارک فال کی مسرت و شادمانی جاتی رہتی ہے۔ یعنی اس کے اس انداز میں کچھ ایسی دلکشی ہے کہ مجھے فال ہمایوں سے کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ صوفی مرحوم نے کم یعنی "کہ ام" کہ میری کو کم، ک پر زبر پڑھ کر معنی ہی بدل دیئے ہیں۔

شخصش بہ خیالم نہ زند پایچہ بالا ہر چند ز جوش ہوسم خوں رود از دل

لغت : شخصش: اس کی شخصیت، اس کا تصور-- نہ زند پایچہ: اوپر نہیں کرتا: نہیں ابھرتا--

ترجمہ : اگرچہ اس محبوب کی محبت میں میرے جوش ہوس کے باعث دِل سے خون ٹپک پڑتا ہے لیکن اس کی شخصیت یا تصور میرے ذہن میں ذرا بھی نہیں ابھرتی۔ ایک طرح سے دھندلی دھندلی رہتی ہے۔ گویا جوش ہوس کے باعث ایسا ہو رہا ہے۔

در طبع، دگر رہ ندہم ہیچ ہوس را گر حسرت اشراق فلاطوں رود از دل

لغت : رہ نہ دہم: میں نہیں آنے دوں گا-- اشراق فلاطوں: افلاطون کی خیالی دُنیا--

ترجمہ : میں اب اپنی طبیعت/ دِل میں کوئی ہوس یا خواہش پیدا نہ ہونے دوں گا۔ خواہ افلاطون کی خیالی دُنیا کی حسرت ہی کیوں نہ دِل سے مٹ جائے۔ یعنی یہ دنیا دیکھنے کی حسرت تو ہے لیکن چونکہ یہ تہیہ کر لیا ہے کہ دِل میں اب کوئی خواہش پیدا نہیں ہونے دوں گا اس لئے اس حسرت کے مٹ جانے کا بھی مجھے غم نہ ہو گا۔

گیرم ز تو شرمندہ آزرم نباشم نا رفتن مہر تو ز دِل چوں رود از دل

لغت : گیرم: میں مانتا ہوں-- آزرم: عنایت و مہربانی--

ترجمہ : میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں تیری کسی عنایت و مہربانی کا شرمندہ نہیں ہوں گا لیکن میں اپنا یہ احساس کیونکر ختم کر سکتا ہوں کہ تیری محبت میرے دِل سے نہیں جاتی۔ گویا تیری محبت کا میرے دِل میں جاگزیں رہنا بھی ایک طرح سے تیرا احسان ہے اور یوں مجھے تیرا شرمندہ احسان رہنا پڑے گا۔

زاں شعر کہ در شکوہ خوے تو سرایم لفظم بہ زبان ماند و مضموں رود از دل

لغت : خوے تو: تیری فطرت-- سرایم: میں کہتا ہوں-- ماند: رہ جاتا ہے--

ترجمہ : میں جو شعر تیری خو خصلت کی شکایت میں کہتا ہوں، اس کے لفظ تو زبان پر رہ جاتے ہیں لیکن اصل موضوع (شکایت) دِل سے نکل جاتا ہے۔ گویا میری یہ شکایت محض لفظی ہوتی ہے، دِل سے نہیں ہوتی۔

غالب نبود کشت مرا پارۂ ابرے جز دود فغانے کہ بہ گردوں رود از دل

لغت : کشت: کھیتی، فصل-- پارہ: ٹکڑا-- گردوں: آسماں--

ترجمہ : غالب! میری کھیتی کے مُقدر میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں ہے- یعنی کوئی بادل نہیں برستا کہ کھیتی ہری ہو سوائے میری آتشیں آہ وفریاد کے دھوئیں کے جو دِل سے نکل کر آسمان تک جاتا ہے- اپنی بدنصیبی کی بات کی ہے-

---

غزل #3

گفتم زشادی نبودم گنجیدن آسان دربغل تنگم کشیداز سادگی دروصل جاناں دربغل

لغت : شادی: خُوشی، مسرت-- گنجیدن: سمانا-- تنگم کشید: اس نے مجھے زور سے بھینچا--

ترجمہ : میں نے محبوب سے کہا کہ خُوشی کی حالت میں میرے لِئے تیری بغل میں سمانا آسان نہیں ہے- اس پر اس محبوب نے، اپنی سادگی کی بنا پر، وصل میں، مجھے اپنی بغل میں زور سے بھینچ لیا- (گویا محبوب کی سادگی عاشق کے لِئے مفید ثابت ہوئی)-

نازم خطرورزیدنش واں ہرزہ دِل لرزیدنش چینے ببازی برجبیں دستے بہ دستاں دربغل

لغت : خطرورزیدنش: اس کا خیالی طور پر خطرے میں ہونا-- ہرزہ: یونہی، بیکار-- لرزیدنش: اس کا کانپنا-- چینے: شکن-- ببازی: کھیل میں-- دستاں: داستاں کا مخفف--

ترجمہ : مجھے اس محبوب کا یہ انداز بہت پیارا لگتا ہے کہ وہ وصل میں خود کو خیالی خطرے میں محسوس کرتا اور اس وجہ سے اس کا دِل بھی یونہی لرز رہا ہے- وہ کھیل یعنی عیش ونشاط کے شغل میں مصروف بھی ہے اور پیشانی پر بل بھی ڈالے ہوئے اور ہاتھ بغل میں دبائے ہوئے ہے- گویا اس کی خُوشی اور اس کا خیالی خوف ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور اس کا یہ انداز بڑا دِل ربا ہے-

آہ از تنک پیراہنی کافزوں شدش تردامنی تاخوے بروں داد از حیا، گردید عریاں دربغل

لغت : تنک پیراہنی: مختصر لباس میں ہونا-- کافزوں شدش: کہ اس کی بڑھ گئی ہے-- تردامنی: دامن کا گیلا ہونا (محاورے میں بمعنی بدچلنی، گنہگاری)-- خوے: پسینا--

ترجمہ : افسوس کہ اس تنک پیراہنی سے اس کی تردامنی میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے- ایک طرف تو حیا کی بنا پر اسے پسینہ آگیا ہے اور دُوسری طرف (مختصر لباس کے باعث) بغل میں آکر اس کا جسم ننگا ہو گیا ہے-

دانش بہ مے درباختہ خُود را زمن نشناختہ رخ درکنارم ساختہ ازشرم پنہاں دربغل

لغت : دانش: ہوش وحواس-- درباختہ: کھو بیٹھا-- درکنارم: میرے پہلو میں--

ترجمہ : شراب نوشی کے باعث وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا ہے، جس کی وجہ سے وہ مجھ میں اور خُود میں فرق نہیں کر سکتا، چنانچہ میرے پہلو میں آکر اس نے شرم کے مارے اپنا چہرہ بغل میں چھپا لیا ہے- محبوب کی دونوں عادتوں، شراب نوشی اور شرم وحیا کی اچھی تصویر کشی ہے-

تاپاس دارد خویش را مے درگریباں ریختے خستے چو رفتے زاں میش گل ازگریباں دربغل

لغت : پاس دارد: خیال کرتا-- ریختے: گرالیتا، انڈیل لیتا-- خستے: خستہ حال-- زاں میش: اس کی اس شراب سے--

ترجمہ : جب تک اسے اپنا خیال رہتا وہ شراب گریبان میں انڈیل لیتا اور جب اس شراب کے انڈیلنے سے اس کے گریباں میں ٹکا ہوا پھول اس کی بغل میں چلایا گر جاتا تو اس (محبوب) کی حالت اس پھول سے بھی زیادہ خستہ ہو جاتی۔

گاہم بہ پہلو خفتہ خوش بستے لب از حرف و سخن　　گاہم بہ بازو ماندہ سر سودے زنخداں در بغل

لغت : گاہم بہ پہلو: کبھی تو وہ میرے پہلو میں -- بستے: بند رکھتا -- گاہم بہ بازو ماندہ سر: کبھی میرے بازو پر سر رکھ دیتا -- سودے زنخداں: ٹھوڑی گھساتا --

ترجمہ : کبھی تو وہ میرے پہلو میں بڑے مزے کی نیند سویا ہوتا یا خوش خوش سویا ہوتا اور خاموش پڑا رہتا اور کبھی میرے بازو پر سر رکھ کر اپنی ٹھوڑی بغل میں گھساتا۔

ناخواندہ آمد صبحگہ بند قبایش بے گرہ　　واندر طلب منشور شہ نکشودہ عنواں در بغل

لغت : ناخواندہ: بن بلائے ہوئے -- بے گرہ: کھلے ہوئے -- طلب: بلاوا -- منشور: مُراد پیغام -- نکشودہ: نہ کھولا، ان کھلا --

ترجمہ : صُبح کے وقت وہ بن بلائے اس حالت میں آیا کہ اس کے بند قبا کھلے تھے اور بلاوے کے سلسلے میں بادشاہ کا پیغام بند لفافے میں رکھے اور بغل میں دبائے ہوئے آیا۔ گویا بادشاہ نے غالب کو بلانے کے لئے محبوب کو اس کے پاس بھیجا (یعنی چہ؟)

بارخش سرہنگی رواں کش خنجرو ژوپیں بکف　　وزپس جلودارے دواں کش گوی و چوگاں در بغل

لغت : رخش سرہنگی: فوجی گھوڑا -- کش: کہ اس کے -- ژوپیں: طمنچہ -- جلودارے: ایک جلودار (گھوڑے کی باگ پکڑ کر ساتھ چلنے والا) -- دواں: دوڑتا ہوا -- گوے: گیند --

ترجمہ : ایک فوجی گھڑسوار اس کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے جس کے ہاتھ میں خنجر اور طمنچہ ہے جبکہ اس کے پیچھے اس کی جلوداری میں ایک آدمی گیند اور چوگان (پولو کا بیٹ) بغل میں لئے دوڑ رہا ہے۔

مے خوردہ در بستاں سرا مستانہ گشتے سو بسو　　خود سایۂ اورا ازو صد باغ و بستاں در بغل

لغت : بستاں سرا: باغ، چمن -- سو بسو: ادھر ادھر --

ترجمہ : وہ شراب پی کر عالم مستی میں باغ میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ اس حالت میں اس کے اپنے سائے کی بغل میں سینکڑوں باغ اور بوستاں لہرا رہے تھے۔ گویا محبوب کے سائے میں بھی باغ و بوستاں کی سی بے حد دل کشی ہے۔

چوں غنچہ دیدے در چمن گفتے بہ گلبن کت زمن　　چوں رفتہ ناوک از جگر چوں ماندہ پیکاں در بغل

لغت : گلبن: پھول دار ٹہنی -- کت: کہ تیرا -- زمن: مجھ سے، میری وجہ سے یا (میری طرح) -- چوں: کیونکر، کیسے --

ترجمہ : جب وہ چمن میں غنچے کو دیکھتا تو گلبن سے کہتا کہ میری وجہ سے تیرے جگر سے تیر کیونکر نکل گیا (تیرا جگر چیر کر تیر باہر نکل گیا) اور اس کا پیکان کیونکر بغل میں رہ گیا۔ ایسا کیسے ہوا؟ غالباً مُراد یہ ہے کہ محبوب کے حُسن سے گلبن پر یہ کیفیت طاری ہوئی۔

ہاں غالب خلوت نشیں بیمے چناں، عیشے چنیں　　جاسوس سلطان در کمیں مطلوب سلطاں در بغل

لغت : کمیں: گھات -- مطلوب: یعنی محبوب --

ترجمہ : ہاں اے خلوت نشیں غالب! یہ کیا ماجرا ہے کہ ایک طرف تو تو اتنے خوف کا شکار ہے اور دُوسری طرف عیش و نشاط کا اتنا سامان۔ بادشاہ کا جاسوس تیری گھات میں ہے جبکہ اس (بادشاہ) کا محبوب تیری بغل میں ہے۔ گویا خوف جاسوس کے گھات میں ہونے کے سبب اور عیش محبوب سلطان کے بغل میں ہونے کے باعث ہے۔

غزل #4

داریم در ہوائے تو مستی ببوے گل ماراست بادہ اے کہ تو نوشی بروے گل

لغت : ہوائے تو: تیری خواہش، آرزو-- ماراست: ہمارے لئے ہے--

ترجمہ : ہمارے لئے، تیری آرزو و تمنا میں، پھول کی خوشبو سے مستی کا سامان ہو جاتا ہے- (یعنی پھولوں میں محبوب کی سی خوشبو ہے جسے سونگھ کر ہم پر مستی طاری ہو جاتی ہے) اور وہ شراب جو تو پھولوں کے سامنے بیٹھ کر پیتا ہے وہی ہمارے لئے شراب بن جاتی ہے- گویا محبوب باغ میں ہے- عاشق سامنے بیٹھا اس کے حسن کے نظارے میں کھویا ہوا اور اس طرح مست ہے جیسے شراب پی رکھی ہو-

اندازہ سنج رشکم وترسم زانتقام پوشم زشمع چشم و نہ بینم بسوے گل

لغت : اندازہ سنج: اندازے کا خیال رکھنے والا-- ترسم: میں ڈرتا ہوں-- پوشم: میں ڈھانپتا ہوں--

ترجمہ : میں رشک کرنے کے موقع پر اندازے کو پیش نظر رکھتا اور انتقام سے ڈرتا ہوں- میں شمع سے چشم پوشی کرتا ہوں اور پھول کی طرف نہیں دیکھتا- مراد یہ کہ عاشق، محبوب کی محفل میں ہے جہاں شمع اور پھول ہیں- اس محفل پر اسے رشک نہیں آتا اسی لئے ان کی طرف نہیں دیکھتا اور اگر انہیں دیکھ کر لطف اٹھائے تو یہ گویا محبوب سے انتقام لینے کے مترادف ہو گا- گویا محبوب کے وجود ہی سے محفل کی رونق ہے، شمع و گل کی اپنی کوئی حیثیت نہیں-

برگوشہ بساط غریب است وآشنا گلبن دیار گل بود وشاخ کوے گل

لغت : گوشہ بساط: مراد عیش و نشاط کی محفل کا فرش-- غریب: پردیسی، اجنبی-- آشنا: واقف کار، مانوس--

ترجمہ : پھول عیش و نشاط کی بساط پر اجنبی ہے اور آشنا سا لگتا ہے، جبکہ اس کا اصل وطن پھولوں کا پودا ہے اور شاخ اس کا کوچہ ہے- مطلب یہ کہ پھول بے شک محبوب کی محفل ہی میں کیوں نہ ہو، اس کی دل کشی اپنی شاخ پر ہی لگے رہنے میں ہے-

اندیشہ را بہ نیم ادا می تواں فریفت خون کن دلے کہ از تو کند آرزوے گل

لغت : اندیشہ: سوچ، فکر، خیال-- می تواں فریفت: فریب دیا جا سکتا ہے--

ترجمہ : خیال کو اس محبوب کی نیم ادا یعنی معمولی سی ادا پر بھی فریفتہ کیا جا سکتا ہے- ایسے دل کو تو خون کر دے (خون ہونے دے) جو تجھ سے پھول کی آرزو کرتا ہے- غالباً مراد یہ ہے کہ دل کشی کا اصل باعث تو محبوب کی ادا ہے جس سے پھول محروم ہے، اس لئے اس کی آرزو کیا کرنا- اس سلسلے میں یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

عرفی :

زبت نہ گوشہ چشمے نہ چین ابرویے بگیر تم کہ دل برہمن زکف چوں شد

میر تقی میر :

گل ہو، مہتاب ہو، آئینہ ہو، خورشید ہو میر اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہو

احمد ندیم قاسمی :

وہ کشش کچھ اور ہی چیز ہے جسے حسن کہتے ہیں اہلِ دل نہ جمال عارض و چشم ولب نہ کمال چست قبائی ہے

تا گل بہ رنگ وبوے کہ ماند کہ درچمن گل درپس گل آمدہ در جستجوے گل

لغت : کہ: کس سے-- ماند: ملتا جلتا ہے، مانند ہے--

ترجمہ : یہ پھول اپنے رنگ وبو میں کس کی مانند ہے کہ باغ میں ایک پھول دوسرے پھول کے پیچھے اس پھول کی تلاش میں آرہا ہے- کس سے مراد محبوب ہے- باغ میں پھولوں کی کثرت ہے- شاعر نے یہ علت بیان کی ہے کہ چونکہ پھول کا رنگ وبو محبوب سے ملتا جلتا ہے اس لئے پھول اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں- صنعت حسن تعلیل سے کام لیا ہے-

جوش بہار بسکہ مہارش گسستہ است تازد بدشت ناقہ بے راہہ بوے گل

لغت : مہارش: اس کی لگام-- گسستہ است: توڑ ڈالی ہے-- تازد: دوڑتی ہے--

ترجمہ : جوش بہار نے پھول کی خوشبو کی لگام کچھ زیادہ ہی توڑ ڈالی ہے- جس کی وجہ سے وہ (بوے گل) جنگل میں بے راہ اونٹنی کی طرح دوڑ رہی ہے- اس شعر میں بھی صنعت حسن تعلیل ہے- یعنی بہار میں پھولوں کی کثرت کے سبب ان کی خوشبو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے- شاعر نے اس کی علت بے راہ اونٹنی والی بتائی ہے- صوفی مرحوم نے "بوے گل" کی بجائے "پوے گل" اور "پوے" بمعنی دوڑ لکھا ہے جبکہ لفظ "تازد" میں یہ مفہوم ہے- "پوے" کا یہاں کوئی محل نہیں-

ہی زود گیر زود گسل، ہی جگی جگے در خشم خوے شعلہ و در مہر خوے گل

لغت : ہی: یہ کیا-- زود گیر: جلد پکڑنے یعنی گھل مل جانے والا-- زود گسل: جلد ٹوٹنے یعنی تعلق توڑنے والا-- ہی جگی جگے: حیرانی و تعجب کے اظہار کے الفاظ--

ترجمہ : ہیں یہ کیا (اے محبوب) کہ تو زود گیر بھی ہے اور زود گسل بھی، یعنی غصے میں تو تو شعلے کی سی خوخصلت والا ہوتا ہے اور محبت میں تیری عادت پھول کی سی ہے یعنی نرم، سختی اور درشتی سے پاک- یہ محبوب کی دونوں خصلتیں عاشق کے لئے حیرانی کا باعث ہیں-

زانگہ کہ عندلیب لقب دادہ ای مرا افزودہ ای امید من و آبروے گل

لغت : زانگہ: از آں گاہ، جب سے، اس وقت سے-- افزودہ ای: تو نے بڑھائی ہے-- عندلیب: بلبل--

ترجمہ : جب سے تو نے مجھے "عندلیب" کا لقب دیا ہے تو نے میری امید افزائی کی یعنی حوصلہ بڑھایا ہے اور پھول کی آبرو میں بھی اضافہ کیا ہے- بلبل، پھول کی عاشق ہے (گویا عاشق، بلبل ہے اور معشوق، گل)، محبوب کا عاشق کو عندلیب کہنا گویا اس کے عشق کو تسلیم کرنا اور اس کی امید بڑھانا ہے اور یوں اپنی عزت و آبرو میں بھی اضافے کا سامان کرنا ہے-

در موسم تموز گلابے بہ تن بریز تا آب رفتہ باز بیاید بہ جوے گل

لغت : تموز: گرمی، گرم (رومیوں کا ایک مہینہ جو جولائی کے مطابق اور شدید گرم ہوتا ہے)-- بریز: گرا، ڈال-- گلاب: گل + آب بمعنی عرق گل، گلاب کا عرق--

ترجمہ : اے محبوب! تو سخت گرمی کے موسم میں اپنے بدن پر گلاب کا عرق (خوشبو کی خاطر) ڈالا کر یا عرق گل سے نہایا کر تاکہ پھول کی ندی سے گیا ہوا پانی پھر اس میں واپس آجائے- گرمی کے موسم میں گلاب کا پھول نہیں ہوتا اس لئے گل آب کا ذکر کیا ہے- دوسرے گرمی میں محبوب کا چہرہ کچھ بجھا بجھا سا ہے، عرق گل سے نہانے سے اس کا چہرہ تر و تازہ اور شگفتہ ہو جائے گا اور یوں گویا پھول (محبوب) کی ندی کا گیا ہوا پانی (اس کے چہرے کی شگفتگی و تازگی) واپس اس میں آجائے گا-

غالب ز وضع طالبم آید حیا کہ داشت چشمے بہ سوے بلبل و چشمے بہ سوے گل

لغت : وضع: روش، طرز، انداز-- زوضع طالبم: مجھے طالب کی روش سے-- طالب: مغلیہ دور کا مشہور شاعر جو آمل کا رہنے والا اور جہانگیر کے دربار سے وابستہ تھا- وفات 1036-1627 دُوسرا مصرع اس کا ہے--

ترجمہ : غالب مجھے طالب کی اس روش پر شرم آتی ہے کہ اس کی ایک آنکھ تو بلبل کی طرف تھی اور دُوسری آنکھ پھُول کی طرف- گویا یہ عاشقانہ وضع تو نہ ہوئی- عاشق کی توجہ تو صرف پھُول (محبوب) کی طرف ہونی چاہئے- صوفی مرحوم نے لفظ طالب کی وضاحت نہیں کی- سرسری ترجمہ کر دیا ہے-

---

غزل #5

تن برکرانہ ضایع، دِل درمیانہ غافل چوں غرقہ اے کہ ماند رختش بسوئے ساحل

لغت : کرانہ: کنارہ-- غرقہ اے کہ: وہ ڈوبا ہوا جو-- ماند: رہ جائے-- رختش: اس کا لباس--

ترجمہ : میرا جسم اس ڈوبنے والے کی طرح، جس کا لباس کنارے پر پڑا رہ گیا ہو، کنارے پر ہی ضایع ہو گیا اور دِل درمیان میں کھو گیا- یہ صورت حال بے بسی اور بیچارگی کی علامت ہے-

داغم بہ شعلہ زائی، انداز برق خاطف سعیم بہ نارسائی، پرواز مرغ بسمل

لغت : شعلہ زائی: شعلے پیدا کرنا، برسانا-- برق خاطف: اچک لے جانے والی بجلی، تباہ کرنے والی-- سعیم: میری کوشش-- نارسائی: نہ پہنچنا یعنی کامیاب نہ ہونا-- مرغ بسمل: زخمی پرندہ-- داغ: زخم، ناسور--

ترجمہ : میرے داغ، شعلہ برسانے میں تباہ و برباد کر دینے والی بجلی کی مانند ہیں جبکہ میری کوشش، ناکامی کی بنا پر، مرغ بسمل کی پرواز کی طرح ہے- داغ سے مُراد اگر داغہائے مُحبت ہیں تو مطلب ہو گا کہ ان میں شدید تپش ہے اور سعی ناکام کا مطلب ہو گا دوست تک رسائی کی ناکام کوششیں- یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ دُنیاوی زندگی میں میری کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں، حالانکہ میرے جذبوں میں بڑی شدت ہے-

ذوق شہادتم را دست قضا بہ حنا سیر سعادتم را پائے ستارہ درگل

لغت : بہ حنا: مہندی میں-- سیر سعادتم: میری خُوش بختی کی گردش-- پائے درگل: پاؤں دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں--

ترجمہ : میرے ذوق شہادت کے سلسلے میں قضا کے ہاتھوں پر مہندی لگی ہوئی ہے یعنی اس کے ہاتھ رکے ہوئے ہیں اور یوں میرا ذوق شہادت پورا نہیں ہو رہا، اور میری خُوش بختی کے سلسلے میں میرے مُقدر کے ستارے کے پاؤں کیچڑ میں ہیں اور یوں اس کی گردش رک گئی ہے- یعنی میں ایک بدنصیب اِنسان واقع ہوا ہوں-

اندیشہ را سراسر حشرے ست در برابر نظارہ را دمادم برقے ست درمقابل

لغت : سراسر: پوری طرح-- حشرے ست: ایک قیامت ہے-- دمادم: مسلسل، متواتر--

ترجمہ : فکر و خیال کے سامنے (آگے) ایک قیامت پوری طرح برپا ہے، اور نظارے کے مقابل ایک بجلی متواتر چمک رہی ہے- گویا عاشق کے دِل میں محبوب کا خیال ایک حشر برپا کئے ہوئے ہے، جبکہ محبوب کے چہرے کی چمک دمک کا نظارہ ایسے ہے جیسے آنکھوں کے سامنے بجلی مسلسل چمک رہی ہو-

فرسودہ گشت پایم از پویہ ہائے ہرزہ آشفتہ شد دماغم زاندیشہ ہائے باطل

لغت : فرسودہ گشت: گھس گئے-- پویہ ہائے ہرزہ: فضول اور بیکار دوڑ بھاگ-- آشفتہ شد: پریشان ہوگیا-- اندیشہ ہائے باطل: فضول قسم کے خیالات--

ترجمہ : میرے پاؤں بیکار قسم کی بھاگ دوڑ سے گھس گئے ہیں اور میرا دماغ فضول قسم کے خیالات سے پریشان ہوگیا ہے- بیکار بھاگ دوڑ یعنی ایسی سعی و کوشش جس سے کچھ حاصل نہ ہوا- اسی طرح خیالات، تعمیری کی بجائے پریشان کن ہی دماغ میں سمائے رہے-

ہم درخمار دوشیں حالم تبہ بہ صحرا ہم در بہائے صہبا رختم گرو بہ منزل

لغت : دوشیں: گذری ہوئی رات کا-- بہائے صہبا: شراب کی قیمت-- رختم: میرا سامان--

ترجمہ : کل رات کے خمار میں (جو نشے کا نتیجہ تھا) میں آج تباہ حال ہو کر صحرانوردی کر رہا ہوں، اس طرح شراب کی قیمت ادا کرنے کے سلسلے میں میرا سامان میرے گھر ہی میں گروی پڑ گیا ہے، یعنی گھر ہی میں رہ گیا ہے- اپنی بدحالی اور مفلسی کی بات کی ہے- اردو میں یوں کہا ہے:

مفت کی پیتے تھے مے اور جی میں کہتے تھے کہ ہاں رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

شمعم ز روسیاہی داغ جبین خلوت چنگم زبے نوائی ننگ بساط محفل

لغت : روسیاہی: چہرے کا تاریک ہونا، بے نوری-- چنگم: میرا ساز-- بے نوائی: آواز یا لے اور سر نہ ہونا--

ترجمہ : میری شمع اپنی بے نوری کی وجہ سے تنہائی کی پیشانی کا داغ ہے، جبکہ میرا ساز، بے آواز ہونے کے باعث عیش و نشاط کی محفل کے لئے ایک ننگ ہے (باعث ننگ ہے)- وہی اپنی بدحالی کی بات، مختلف انداز میں-

راز تو در نہفتن تبخالہ ریخت برلب تیر تو درگذشتن پیکاں گداخت در دل

لغت : در نہفتن: چھپانے میں-- تبخالہ: گرمی کے دانے جو بخار اترنے کے بعد مریض کے ہونٹوں پر نکل آتے ہیں، چھالے--

ترجمہ : تیرا راز (رازِ محبت) چھپاتے چھپاتے میرے ہونٹوں پر چھالے پڑ گئے، جبکہ تیرا تیر (تیرِ محبت) میرے دل کو چیرتا ہوا یوں گذر گیا کہ اس کی انی دل ہی میں پگھل کر رہ گئی- رازِ محبت چھپانا بے حد دشوار ہے، اور تیرِ محبت دل کو ریزہ ریزہ کر دیتا یعنی بے حد متاثر کرتا ہے--

نظارہ با ادایت موسیٰ و طور سینا اندیشہ با بلایت ہاروت وچاہ بابل

لغت : باادایت: تیری ادا کے ساتھ-- بابلایت: تیری بلائے محبت کے ساتھ--

ترجمہ : تیری اداؤں کے ساتھ تیرا نظارہ ایسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ نے طور پر خدا کے جلوے کا نظارہ کیا تھا اور بیہوش ہو گئے تھے اور تیری بلائے محبت کا اندیشہ ایسا ہی ہے جیسے ہاروت و ماروت چاہ بابل میں ڈالے گئے تھے (قرآنی تلمیحات)- یہ دونوں فرشتے تھے جنہیں انسانی طاقتیں دے کر آسمان سے زمین پر بھیجا گیا- یہاں وہ ایک زہرہ نامی رقاصہ پر فریفتہ ہو گئے- قدرت کی طرف سے انہیں سزا کے طور پر چاہ بابل میں الٹا لٹکا دیا گیا، جبکہ زہرہ آسمان پر ستارہ بن گئی-

بامن نمودہ مجنوں بیعت بہ فن سودا بر توفشاندہ لیلیٰ زیور زطرف محمل

لغت : بیعت: اطاعت-- فن سودا: جنون و دیوانگی کا فن-- فشاندہ: نثار کئے--

ترجمہ : جنون و دیوانگی میں مجنوں نے میری بیعت کی ہے جبکہ لیلیٰ محمل میں سے زیور تجھ پر نثار کرتی ہے- گویا میں (عاشق) عشق میں مجنوں سے بڑھ کر ہوں اور حسن میں تو (محبوب) لیلیٰ سے بڑھ کر ہے-

غالب بہ غصہ شادم، مرگم بخویش آساں درچارہ نامرادم کارم ز دوست مشکل

لغت : مرگم: میری موت--

ترجمہ : غالب! میں رنج و غم میں خُوش ہوں، (جس کے باعث) میری موت میرے لیئے آسان ہے، چارہ سازی میں میں نامُراد یعنی بے حد بدنصیب ہوں اور یہ کہ دوست میرا کام بنادے، مشکل ہے۔ رنج و غم کے بعد موت میرے لیئے آسان ہے جبکہ بدقسمتی کی بنا پر مجھے عشق میں کامیابی کی امید نہیں اور نہ دوست کے مہربان ہونے ہی کی توقع ہے۔

ردیف-م

غزل#1

رفتم کہ کہنگی زتماشا برافگنم دربزم رنگ وبونمطے دیگر افگنم

لغت : رفتم: مُراد میں نے چاہا-- کہنگی: پراناپن-- بزم رنگ وبو: رنگ اور خُوشبو کی محفل، یہ دُنیا، محبوب کی محفل بھی مُراد ہو سکتی ہے--

ترجمہ : میں نے چاہا (میرے دِل میں یہ بات آئی ہے) کہ میں نظارے کا پراناپن دور کردوں اور رنگ وبو کی اس محفل میں ایک نیا انداز ڈال دوں یعنی پیدا کردوں- اپنی جدت پسندی کا اظہار کیا ہے- ماضی کی بزم رنگ وبو ایک ہی ڈگر پر چل رہی ہے- جس میں جدت پیدا کرنا چاہتا ہوں-

در وجد اہلِ صومعہ ذوق نظارہ نیست ناہید رابہ زمزمہ ازمنظر افگنم

لغت : اہل صومعہ: خانقاہ کے لوگ-- ناہید: ستارہ زہرہ، اسے رقاصہ فلک بھی کہتے ہیں (تفصیل گذشتہ صفحات میں دی ہے)-- منظر: مُراد کھڑکی (دیکھنے کی جگہ)، جھروکا--

ترجمہ : اہلِ خانقاہ کے وجد وحال میں وہ پہلا سا ذوق نظارہ نہیں رہا- میری خواہش ہے کہ میں اپنے نغموں سے ناہید کو آسمان کی کھڑکی سے نیچے اُتار دوں- یعنی اہلِ خانقاہ دلی خلوص وجذبہ سے عاری ہیں- شاعر اپنے نغموں سے ایسی وجدانی کیفیتیں پیدا کرنا چاہتا ہے جن سے نہ صرف اہلِ دُنیا بلکہ آسمان کی زہرہ بھی لطف اندوز ہو- اس کا آسمان سے اترنا وجد کی بنا پر ہوگا- یہ بھی طرز کہن کو بدلنا ہے-

معشوقہ را ز زنالہ بدانساں کنم حزیں کز لاغری زساعد او زیور افگنم

لغت : بدانساں: اس طرح، اتنا-- حزیں: غمگین، افسردہ-- لاغری: دبلاپن-- ساعد: کلائی--

ترجمہ : میں اپنے نالہ وفریاد سے اپنی معشوقہ کو اتنا افسردہ وغمگین کردوں کہ وہ دبلے پن کا شکار ہو جائے اور یوں اس کی کلائی سے زیور گر پڑے- نالہ وفریاد جو گویا نغمے کی صورت میں ہوگا- شروع میں جو طرز کہن ختم کرنے کی بات کی ہے، وہ اس غزل کے بیشتر اشعار میں مختلف صورتوں میں دہرائی ہے-

ہنگامہ را جحیم جنوں برجگر زنم اندیشہ را ہوائے فسوں درسر افگنم

لغت : ہنگامہ: جوش وخروش-- جحیم جنوں: دیوانگی کا دوزخ-- اندیشہ: فکر، خیال، اِنسانی ذہن-- ہوائے فسوں: جادو یا سحر کی تمنا، سحر آفرینی--

ترجمہ : میں دُنیا کے ہنگاموں کے جگر پر دیوانگی کا دوزخ رکھ دوں اور انسانی فکر وخیال کے سر میں سحر آفرینیاں بھر دوں (ڈال دوں)۔ یعنی شاعر یہ چاہتا ہے کہ چونکہ دُنیا کے ہنگاموں میں وہ پہلے والا جوش و خروش اور ولولہ نہیں رہا اس لئے وہ اہلِ عالم کو جنوں آشنا کر دے کہ اسی سے یہ ولولے پیدا ہوتے ہیں، دانش و فرزانگی سے نہیں۔ پھر انسانی ذہن جس طرح جمود کا شکار ہے (وہ پہلے والے افکار و خیالات نہیں رہے) اس میں وہ کوئی ایسا سحر پھونک دے جس سے ان افکار میں جدت پیدا ہو۔

نخلم کہ ہم بجائے رطب طوطی آورم ابرم کہ ہم بروے زمیں گوہر افگنم

لغت : نخلم: میں وہ درخت ہوں-- رطب: کھجور، میٹھا اور خوش ذائقہ پھل--

ترجمہ : میں ایک ایسا درخت ہوں جو رطب کی بجائے طوطی (شیریں سخن پرندہ) پیدا کرتا ہوں اور میں ایک ایسا بادل ہوں جو زمین پر بھی موتی برساتا ہوں (یعنی پانی کے قطروں کی بجائے موتی برساتا ہوں)۔ اپنی شاعری کی شیرینی کو طوطی سے اور اشعار کو گوہر سے تشبیہ دی ہے۔

باغازیاں ز شرح غم کارزار نفس شمشیر را بہ رعشہ زتن جوہر افگنم

لغت : غازی: دلیر سپاہی جو جنگ لڑ کر زندہ واپس آتا ہے-- کارزار نفس: نفس امارہ کی جنگ-- رعشہ: کپکپی، لرزہ-- جوہر: چمک، تیزی--

ترجمہ : اگر میں غازیوں کو اپنی نفس امارہ کے ساتھ جنگ کے غم کی تفصیل بتاؤں تو ان کی تلوار پر کچھ ایسا لرزہ طاری ہو جائے کہ اس کی ساری چمک اور تیزی ختم ہو کے رہ جائے۔ یعنی انسان کو اپنے نفس امارہ (بہت زیادہ حکم دینے والا) سے جو واسطہ پڑتا اور اس سے جو جہاد کرنا پڑتا ہے وہ عام جنگ میں دلیری کے مظاہرے سے کہیں زیادہ دشوار ہے۔ بڑے بڑے دلیر بھی اس جنگ میں مات کھا جاتے ہیں۔ بقول ذوقؔ :

نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

با دیریاں زشکوہ بیداد اہلِ دیں مہرے زخویشتن بدل کافر افگنم

لغت : دیریاں: دیری کی جمع، اہلِ دیر، بت پرست-- بیداد: ظلم و ستم-- مہرے: خاص محبت--

ترجمہ : اگر میں اس ظلم و ستم کی شکایت اہلِ دیر سے کروں جو اہلِ دین نے مجھ پر کئے ہیں تو ایک کافر کے دِل میں بھی میرے لئے محبت پیدا ہو جائے۔ اپنے اُوپر اپنوں یعنی مسلمانوں کے بے حد ظلم و ستم کا شکوہ کیا ہے، ایسے ظلم کہ جنہیں سن کر کافر کو بھی ترس آ جائے۔

ضعفم بہ کعبہ مرتبہ قرب خاص داد سجادہ گستری تو ومن بستر افگنم

لغت : ضعفم: میری ناتوانی-- سجادہ گستری: تو مصلی بچھاتا ہے--

ترجمہ : میری ناتوانی کے باعث مجھے کعبہ میں قرب خاص میسر آیا۔ تو کعبہ میں مصلی (جائے نماز) بچھاتا ہے جبکہ میں بستر بچھاتا ہوں۔ گویا دیار حبیب سے انتہائی عقیدت رکھنے والوں کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ وہیں کے ہو رہیں۔ وہاں بستر بچھانا قرب خاص کی علامت ہے۔

تابادہ تلخ ترشود وسینہ ریش تر بگدازم آبگینہ و در ساغر افگنم

لغت : ریش تر: زیادہ زخمی-- بگدازم: میں پگھلاتا ہوں-- آبگینہ: شیشہ، بلور--

ترجمہ : اس خاطر کہ شراب کے ذائقے میں مزید تلخی آ جائے اور سینہ مزید زخموں سے بھر جائے۔ میں شیشہ پگھلا کر جام میں ڈال لیتا ہوں۔ اپنی انتہائی دشوار پسندی کی بات کی ہے۔

راہے زکنج دیر بہ مینو کشودہ ام ازخم کشم پیالہ و در کوثر افگنم

لغت : کنج: کونا-- مینو: بہشت-- دیر: بتکدہ--

ترجمہ : میں نے کنج دیر سے بہشت تک کا راستہ کھول لیا ہے، چنانچہ میں شراب کی صراحی سے پیالہ بھرتا اور اسے کوثر میں ڈال دیتا ہوں۔ گویا شاعر کو شراب کے نشے سے کچھ ایسا سرور ملتا ہے جو ایک طرح سے اس کے لئے روحانی کیفیت کا باعث بنتا ہے۔

حسینؒ منصور فرقہ "علی اللہیان" منم آوازہ "انا اسد اللہ" درا فگنم

لغت : حسین : حسین بن منصور جس نے "انا الحق" کا نعرہ لگایا اور علمائے وقت کے فتوے پر اسے دار پر لٹکا دیا گیا-- علی اللہیان: حضرت علیؓ کے پیرو-- "انا اسد اللہ": میں اسد اللہ ہوں، اسد اللہ حضرت علیؓ کا لقب، نیز خود غالب کا نام۔

ترجمہ : میں علی اللہیان فرقے کا منصور ہوں۔ میں "انا اسد اللہ" کا نعرہ لگاتا ہوں۔ خود کو حضرت علی کا عاشق کہا ہے، ایسا عاشق جو ان کی ذات میں گم ہے۔ اس میں شاعر کا نام بھی آگیا۔ اس میں ایک طرح کی صنعت ایہام بھی ہے--

ارزندہ گوہرے چو من اندر زمانہ نیست خودرا بخاک رہ گذر حیدر افگنم

لغت : ارزندہ: قیمتی-- حیدر: حضرت علی کا دوسرا لقب--

ترجمہ : زمانے میں مجھ جیسا قیمتی گوہر نہیں ہے۔ میں خود کو حضرت علی کے راستے کی خاک میں ڈالتا ہوں۔ یعنی حضرت علی کے قدموں پر اپنی زندگی قربان کرنا شاعر کے لئے بہت بڑی خوش بختی ہے۔

غالب بہ طرح منقبت عاشقانہ اے رفتم کہ کہنگی زتماشا برا فگنم

لغت : منقبت: صحابہ کرام، اہلِ بیت اور صوفیہ کی تعریف و ستائش میں کہے گئے اشعار (حمد خدا کی مدح اور نعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں کہے گئے اشعار کو کہتے ہیں)--

ترجمہ : غالب! میں نے ایک عاشقانہ انداز میں منقبت کہی ہے اور یہ اس لئے کہ میں نے منقبت کا پرانا انداز بدلنا چاہا ہے۔ یعنی پہلے منقبت میں صاحب منقبت کی تعریف و توصیف ہوتی تھی۔ میں نے یہ انداز بدل کر اس میں عاشقانہ رنگ بھر دیا ہے۔ اس سے پہلے دو شعر حضرت علی کی منقبت میں ہیں جو عام ڈگر سے ہٹ کر ہیں۔

غزل #2

بسکہ بہ پیچید بخویش جادہ زگمراہیم زہ بدرازی دہد عشوہ کوتاہیم

لغت : پیچید: بل کھاتا ہے-- جادہ: راستہ، پگڈنڈی-- بدرازی: لمبائی میں-- عشوہ: ناز و ادا، انداز--

ترجمہ : میری گمراہی کے باعث راستہ اپنے آپ میں پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ میری کوتاہیوں کا انداز میرے راستے کی طوالت کا باعث ہے اور جس طرح وہ غلط راہ پر گامزن ہے اس کا یہ انداز اس کی زندگی کو کٹھن بنا رہا ہے۔ راستے کے پیچ و تاب کھانے سے مراد ہے کہ اس کی گمراہیوں پر راستے کو بھی دکھ ہوتا ہے کہ یہ شخص صحیح راہ کیوں اختیار نہیں کرتا۔

شعلہ چکد، غم کرا، گل شگفد، مزد کو شمع شبستانیم، باد سحرگاہیم

لغت : چکد: ٹپکتا ہے-- کرا: کس کو-- مزد: اجرت، صلہ-- شگفد: کھلے، کھلیں، کھلاؤں--

ترجمہ : اگر مجھ سے شعلے ٹپکتے ہیں تو اس کا کسے غم ہے؟ (کسی کو اس کا غم نہیں) اور اگر میری وجہ سے پھول کھلتے ہیں تو اس کا کیا صلہ ہے؟ میں خواب گاہ میں جلنے والی شمع اور صبح کے وقت چلنے والی ہوا ہوں۔ شمع جلتی ہے تو کسی کو اس کے اس جلنے کا احساس اور دکھ نہیں ہوتا۔ شمع

کے جلنے سے مُراد شاعر کا دکھوں میں مبتلا ہونا ہے جس کا کسی کو احساس نہیں اور باد سحر گاہی سے مُراد اس کا شعر و ادب کی خدمت ہے جس کی اسے کوئی داد نہیں ملتی۔

جور بتاں دِل کش است، محو بد اندیشیم پند کسان آتشے ست داغ نکو خواہیم

لغت : جور: ظلم و ستم -- محو: مصروف، گم -- پند: نصیحت -- نکوخواہی: بھلا چاہنا، خیر خواہی --

ترجمہ : حسینوں کے ظلم و ستم میں بڑی دِل کشی ہے، میں ان کی اس بد اندیشی (برا سوچنا، مُراد ظلم) میں محو ہوں، لوگوں کی نصیحتیں مجھ پر آگ کا کام کرتی ہیں، میں ان کی اس خیر خواہی کا جلا ہوا ہوں۔ یعنی حسینوں کے ظلم و ستم میں میرے لِئے بہت بڑی لذت ہے جس میں میں گم ہوں اسی لِئے ان کے خلاف آواز تک بلند نہیں کرتا۔ اور لوگوں کی خیر خواہی میرے لِئے ایک مصیبت بنی ہوئی ہے۔ وہ میری اس لذت سے ناآشنا ہیں۔

گوشہ ویرانہ را آفت ہر روزہ ام منزل جانانہ را فتنہ ناگاہیم

لغت : جانانہ: محبوب، معشوق -- فتنہ ناگاہیم: میں اچانک اٹھنے والا فتنہ ہوں --

ترجمہ : ایک ویران گوشے کے لِئے میں ایسا ہی ہوں جیسے کوئی روز روز کی آفت ہو، اور منزل محبوب کے لِئے میں اچانک کا ایک فتنہ ہوں۔ ویران گوشے سے مُراد عاشق کا اپنا ویران گھر جو اس کی وجہ سے ویران ہوتا جا رہا ہے، جبکہ محبوب کے گھر اس کے پہنچنے پر اسے اچانک کا فتنہ یعنی سخت مصیبت سمجھا جاتا ہے۔

دور فتادم ز یار، ماہی بے دجلہ ام نیست دلم در کنار، دجلہ بے ماہیم

لغت : دجلہ: مشہور دریا، محض دریا -- ماہی بے دجلہ: ماہی بے آب، پانی سے باہر یا دور مچھلی جو تڑپتی رہتی ہے --

ترجمہ : میں اپنے محبوب سے دور ہو گیا ہوں (اس کے ہجر کا شکار ہوں)۔ میری حالت ماہی بے آب کی سی ہے، میرا دِل میرے پہلو میں نہیں، اس لحاظ سے میں مچھلی کے بغیر دریا ہوں۔ دِل کو مچھلی سے اور پہلو کو دریا سے تشبیہ دی ہے۔ "ماہی بے دجلہ" اور دجلہ بے ماہی میں صنعت تضاد (ایک دُوسرے کی ضد یا برعکس) ہے۔

بندہ دیوانہ ام، مخطی و ساہی خُوشم حکم ترا مخطیم، قہر ترا ساہیم

لغت : مخطی: خطاکار -- ساہی: سہو کرنے یعنی بھولنے والا --

ترجمہ : میں ایک دیوانہ اِنسان ہوں جو خطاکار (ارادۃ خطا کرنے والا) بھی ہے اور سہو کرنے والا بھی۔ میں خُوش ہوں کہ میں تیرے احکام پر عمل کرنے کی بجائے ان سے سرتابی کرتا اور تیرے غضب کو بھول جاتا ہوں۔ اپنی خطاؤں اور لغزشوں کے حوالے سے یہ کہا ہے کہ اے خدا تو خطائیں معاف کرنے والا (رحیم و کریم اور غفار) ہے۔ اس بات کی مجھے خُوشی ہے کہ تو میری خطائیں معاف کر دے گا اگرچہ تو جبار اور قہار بھی ہے لیکن تیری غفاری و رحیمی کی بنا پر میں اس جباری و قہاری بھول جاتا ہوں۔

آں تن چوں سیم خام، واں ہمہ انگیز تن تا چہ فراہم شدست اجرت جاں کاہیم

لغت : سیم خام: کچی چاندی، چمک دمک -- انگیز تن: جسم کا ابھار -- جان کاہی: جان گھلانا، مراد حالت زار --

ترجمہ : اس (محبوب) کے جسم میں چاندی کی سی چمک دمک ہے، اس پر اس (جسم) کا وہ ابھار (کہ عاشق دِل پکڑ کر بیٹھ جائے)، دیکھیں میری جانکاہی کے لِئے اجرت کا کیا کیا سامان فراہم ہوتا ہے۔ "تن چوں سیم خام" اور "انگیز تن" گویا دونوں عاشق کی جاں کاہی کا باعث بن رہے ہیں، ان پر نظر ڈالنے سے عاشق کی حالت غیر ہوتی ہے۔

ازصف طفلان وسنگ، رہ شدہ برخلق تنگ زود ز کو نہ گذرد کوکبہ شاہیم

لغت : زود: جلد-- کو: کوچہ-- کوکبہ شاہیم: میرا شاہی جلوس، میری شاہی سواری--

ترجمہ : بچوں کی قطار (ہجوم) اور ان کی طرف سے (مجھ پر پھینکے گئے) پتھروں کی وجہ سے لوگوں پر راستہ تنگ ہو گیا ہے- (ان کے لئے گذرنا مشکل ہو گیا ہے) اور میری شاہی سواری گلی سے جلد نہیں گذر سکتی- اپنی دیوانگی کے حوالے سے اپنی شاہی سواری یعنی اپنی ذات کی بات کی ہے- عاشق دیوانہ گلی میں سے گذر رہا ہے، بچے اسے پاگل سمجھ کر اس پر خوب پتھر برسا رہے ہیں- چنانچہ ایک طرف بچوں کے اس ہجوم اور دوسری طرف ان کے پتھروں کی کثرت سے راستہ ہی تنگ ہو گیا ہے-

جذب توباید قوی کاں ببرد، باک نیست گرنتواند رسید بخت بہ ہمراہیم

لغت : جذب: کشش-- کاں ببرد: کہ وہ لے جائے، کہ وہ کھینچ لے--

ترجمہ : اگر میرا بخت (خوش نصیبی) میری ہمراہی نہیں کر سکتا یعنی میرا ساتھ نہیں دیتا (یاوری) نہیں کرتا تو کوئی خوف یا پروا نہیں، دراصل تیری کشش مضبوط اور قوی ہونی چاہئے جو مجھے خود بخود (تیرے دروازے کی طرف) کھینچ کر لے جائے- یعنی محبوب کے حسن میں اتنی کشش ہو کہ عاشق ہر خوف و خطر سے بے نیاز ہو کر اس کے دروازے پر پہنچ جائے-

غالب نام آورم نام ونشانم مپرس ہم "اسد اللہ" ام وہم "اسد اللہیم"

لغت : نام آورم: میں نامور ہوں، بہت مشہور ہوں-- مپرس: مت پوچھ--

ترجمہ : میں نامور غالب ہوں، (میری بہت شہرت ہے)، میرا نام ونشاں نہ پوچھ (کیا پوچھتا ہے)، میں اسد اللہ بھی ہوں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیروکار بھی- اس ردیف کی پہلی غزل میں بھی یہی بات کی ہے-

---

غزل #3

برلب یا علی سرا بادہ روانہ کردہ ایم مشرب حق گزیدہ ایم عیش مغانہ کردہ ایم

لغت : "یا علی سرا": یا علی کہنے والے-- مشرب حق: حق کا مذہب-- مغانہ: آتش پرستوں کا سا--

ترجمہ : ہم نے اپنے "یا علی" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورد کرنے والے ہونٹوں پر شراب چلا دی ہے- (شراب پلا دی ہے)- یعنی ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورد بھی کر رہے ہیں جو ایک طرح سے حق کا مذہب اختیار کرنے کی بات ہے اور شراب پی کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام آتش پرستوں کا سا عیش کر رہے ہیں- گویا، مولانا حالی کے لفظوں میں "دین و دنیا دونوں ہم کو حاصل ہیں"-

در رہت از پگہ رواں پیشتریم یک قدم حکم دوگانہ دادہ ای، ساز سہ گانہ کردہ ایم

لغت : پگہ: پگاہ کا مخفف، صبح-- پگہ رواں: صبح کو چلنے والے-- پیشتریم: ہم آگے ہیں-- دوگانہ: مراد دو رکعت نماز-- ساز: مراد اہتمام، سامان--

ترجمہ : تیری (خدا) راہ میں صبح کو چلنے والوں سے ہم ایک قدم آگے ہی ہوتے ہیں- تو نے صبح کے وقت دو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم دے رکھا ہے جبکہ ہم نے تین رکعت کا اہتمام کر رکھا ہے- یعنی ہم نے صبح کی شراب نوشی کو بھی اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے-

بو کہ بہ حشو بشنوی قصہ ما و مدعی تازہ ز رویداد شہر طرح فسانہ کردہ ایم

لغت : بو: بود کا مخفف بمعنی ممکن ہے، شاید-- حشو: زائد، فضول، یونہی-- طرح فسانہ: داستان کی بنیاد--

ترجمہ : ممکن ہے تو ہمارا اور مدعی (رقیب) کا قصہ کسی قدر اس خیال سے سن لے کہ، ہم نے شہر کے واقعات میں، حال ہی میں، افسانے کی بنیاد رکھ دی ہے- یعنی اپنے اور رقیب سے متعلق ایک افسانہ لوگوں میں پھیلا دیا ہے- دُوسرے لفظوں میں لوگ رقیب کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں اور ان کی نظروں میں میری کتنی عزت ہے-

زعم رقیب یک طرف، کوری چشم خویشتن ناوک غمزہ ترا دیدہ نشانہ کردہ ایم

لغت : زعم: بدگمانی-- کوری چشم: آنکھ کا اندھاپن، بے بصری-- یک طرف: یعنی اس کی بات چھوڑ--

ترجمہ : رقیب کی بدگمانی کی بات چھوڑ، یہ تو ہماری بے بصری تھی کہ ہم نے اپنی آنکھوں کو تیری اداؤں کے تیر کا نشانہ بنالیا اور یہ خیال کیا کہ کوئی اور بھی ان کا نشانہ بن سکتا ہے- غالباً مُراد یہ ہے کہ رقیب کی نظروں میں عاشق کی بے بصری کا باعث کچھ اور ہے جبکہ حقیقت حال کے مطابق عاشق کی آنکھیں محبوب کے تیر ادا کا نشانہ بنی ہیں-

بادہ بوام خوردہ و زر بقمار باختہ وہ کہ ز ہر چہ ناسزاست ہم بسزا نہ کردہ ایم

لغت : بوام: ادھار میں-- بقمار: جوئے میں-- باختہ: ہار دیا-- ناسزا: نامناسب، شرعی طور پر جو ممنوع ہو-- بسزا: مناسب صورت میں--

ترجمہ : ہم نے شراب ادھار لے کر پی اور دولت جوئے میں ہار دی- کیا عجیب بات ہے کہ ہم نے جو بھی نامناسب کام کیا وہ مناسب طریقے سے بھی نہ کیا- مولانا حالی کے لفظوں میں "ہم نے ان برائیوں کو بھی خُوبی کے ساتھ نہ کیا"- مشہور مثل ہے کہ عیب کرنے کے لئے بھی ہُنر کی ضرورت ہے- "عیب کردن راہنرے باید"

نالہ بہ لب شکستہ ایم داغ بہ دِل نہفتہ ایم دولتیان ممسکیم زر بہ خزانہ کردہ ایم

لغت : شکستہ ایم: روک لیا ہے-- نہفتہ ایم: چھپا لیا ہے-- دولتیان ممسکیم: ہم کنجوس دولتمند ہیں--

ترجمہ : ہم نے اپنی آہ و فریاد کو ہونٹوں پر روک لیا ہے اور داغ مُحبت کو دل میں چھپا لیا ہے، ہم کنجوس دولتمند ہیں اور ہم نے اپنی دولت خزانے میں ڈال رکھی ہے- یعنی عاشق کے لئے آہ و فریاد اور داغ مُحبت بہت بڑی دولت ہے جسے وہ دُوسروں سے چھپا کر رکھتا ہے- آہ و فریاد کھل کر نہیں کرتا دل ہی میں رکھتا ہے، اسی طرح مُحبت کا زخم بھی کسی کو نہیں دکھاتا-

تا بہ چہ مایہ سر کنیم نالہ بہ عذر بے غمی از نفس آنچہ داشتیم صرف ترانہ کردہ ایم

لغت : بہ چہ مایہ: کس برتے پر-- سر کنیم: بلند کریں، کریں-- ترانہ: خُوشی کا گیت--

ترجمہ : اب ہم کس برتے پر نالہ و فریاد بلند کریں کہ ہمارے سانسوں کا جس قدر سرمایہ تھا وہ تو ہم نے خُوشی کے ترانے گانے میں صرف کر دیا تاکہ یہ ثابت کر سکیں کہ ہم بے غم ہیں- دُوسرے لفظوں میں بے حد رنج و غم کا شکار ہونے پر بھی ہم نے فریاد نہ کی، اسی طرح خُود کو خُوش رکھنے کا بہانہ کیا-

خار ز جادہ باز چیں سنگ بگوشہ در فگن در سرہ گرفتنش ترک بہانہ کردہ ایم

لغت : باز چیں: پھر چن لے، اٹھا لے-- در فگن: ڈال دے-- گرفتنش: اسے پکڑنا، روکنا--

ترجمہ : تو راستے سے کانٹے چن لے اور پتھر ایک گوشے میں ڈال دے، پھینک دے، اب ہم نے اس (محبوب سے) سرراہ ملاقات کرنے کا بہانہ چھوڑ دیا ہے- راستے میں کانٹے اور پتھر ہوں تو انسان رک رک کر چلتا ہے، اس طرح دُوسرے چلنے والوں سے آمنا سامنا ہو جاتا ہے- اس حوالے سے شاعر کا مطلب ہے کہ عشق و مُحبت کے زخموں نے اسے پختہ کار بنا دیا ہے، اب وہ کانٹوں اور پتھروں کی بجائے ویسے ہی اس

کی تلاش کو نکلے گا۔

ناخن غصہ تیز شد، دِل بستیزہ خوگرفت　　تابخود اوفتادہ ایم از تو کرانہ کردہ ایم

لغت : غصہ: گھٹن، بے حد رنج و غم-- بستیزہ: لڑائی جھگڑے کا دکھ سہنے کا-- خوگرفت: عادی ہو گیا-- بخود افتادہ ایم: اپنی ذات میں الجھ کے رہ گئے ہیں-- کرانہ کردہ ایم: کنارہ کشی کرلی ہے--

ترجمہ : ہمارے رنج و غم کے ناخن تیز ہو گئے ہیں یعنی اب وہ ہماری دِل خراشی کا کام دے رہے ہیں، ہمارا دِل دکھ سہنے کا عادی ہو چکا ہے، جب سے ہم اپنی ذات یا اپنے آپ میں الجھ کے رہ گئے ہیں، ہم نے تجھ سے کنارہ کشی کرلی ہے۔ یعنی ہم اپنے غموں میں اتنے کھو چکے ہیں کہ تیری طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی۔

غالب ازاں کہ خیرو شر جز بہ قضا نبودہ است　　کارجہاں ز پردلی بے خبرانہ کردہ ایم

لغت : ازاں کہ: چونکہ-- پردلی: دلیری-- خیرو شر: اچھا اور برا--

ترجمہ : اے غالب! چونکہ دُنیا کے خیرو شر کا تعلق صرف قضاوقدر سے ہے، یعنی قضا جیسا چاہے، وہی ہوتا ہے، اس لئے ہم نے دُنیا میں جو کام بھی کیا ہے وہ دلیری سے اور بے خبری کے عالم میں یا بے نیازانہ صورت میں کیا ہے۔

غزل #4

نوگرفتار و دیرینہ آزاد خودم　　وہ چہ خُوش بودے کہ بودے ذوق بہباد خودم

لغت : نوگرفتار: تازہ تازہ (مُحبت میں) مبتلا ہونے والا-- دیرینہ: پرانا-- بہباد: بہبود، بھلائی، بہتری--

ترجمہ : میں تیری مُحبت میں نیا نیا مبتلا ہوا ہوں جبکہ اس سے پہلے میں مدت سے یا پرانا اپنی ذات سے بھی آزاد تھا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر مجھے اپنی بھلائی اور بہتری کا احساس ہوتا۔ یعنی تیری مُحبت میں گرفتار ہونے کے بعد مجھ پر یہ کُھلا کہ میرا پہلا انداز زندگی بیکار قسم کا تھا، کاش شروع ہی سے میں تیری مُحبت کا اسیر ہو جاتا۔ نظیری نے مرغ اسیر کے حوالے سے یہی بات کی ہے، کہتا ہے:

نالہ ازبہر رہائی نکند مرغ اسیر　　خورد افسوس زمانے کہ گرفتار نبود

معنی بیگانہ خویشم، تکلف برطرف　　چوں مہ نو مصرع تاریخ ایجاد خودم

لغت : تکلف برطرف: صاف صاف کہتا ہوں-- مصرع تاریخ: ایسا مصرع جس میں حروف ابجد کے عدد گن کر کسی واقعہ وغیرہ کی تاریخ نکالی جاتی ہے--

ترجمہ : میں آپ ہی اپنا معنی بیگانہ ہوں، تکلف برطرف، میں ہلال کی طرح اپنی ایجاد کی تاریخ کا مصرع ہوں۔ ہلال جس طرح پورا چاند بن جاتا ہے کچھ یہی صورت حال غالب کی ہے کہ جو پہلے گویا ہلال ادب تھے، پھر فارسی اور اردو شاعری میں نئے نئے افکار و تخیلات پیدا کئے، اور نئے نئے اسلوب بیان دیئے، لیکن لوگوں نے ان کی قدر نہ جانی، گویا وہ ان لوگوں کے لئے اجنبی تھے، اس طرح وہ ایک معنی بیگانہ بن گئے جو خُود سے بھی بیگانہ تھا۔

جوہر اندیشہ دِل خوں گشتنی درکار داشت　　غازہ رخسارہ حُسن خدا داد خودم

لغت : جوہر: وہ چیز جو بذات خُود قائم ہو اور اپنے پائے جانے کے لئے کسی دُوسرے وجود کی محتاج نہ ہو-- اندیشہ: فکر، خیال-- دِل

خُوں گشتنی: ایسا دِل جو خُون ہونے کے لائق ہو-- غازہ: سرخی--

ترجمہ : میرے جو ہر اندیشہ کے لِئے ایک ایسا دِل چاہئے تھا جو خُون ہونے کے لائق ہوتا- میں اپنے خداداد حُسن کے چہرے کی سرخی ہوں- اظہار فکر بہت دشوار کام ہے بقول حالی!

خشک سیروں تن شاعر میں لہو ہوتا ہے تب نظر آتی ہے اک مصرعِ تر کی صورت

اور بقول میر تقی میر:

ہم کو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب ہم نے درد دِل کتنے کئے جمع تو دیوان ہوا

یعنی دِل خُون ہو کر ہی شعر میں رعنائی آتی ہے- اس لحاظ سے غالب کے کلام میں جو حُسن و دلکشی ہے وہ خداداد ہے، اور خُون شدہ دِل کی رنگینی اس حُسن خداداد کے چہرے کا گویا غازہ ہے-

ازبہار رفتہ درس رنگ وبو دارم ہنوز درغمت خاطر فریب جان ناشاد خودم

لغت : خاطر فریب: دِل کو دھوکا دینے والا--

ترجمہ : میں ابھی تک گذرے ہوئے موسم بہار سے رنگ و بو کا درس لیتا ہوں- میں تیرے غم میں اپنی جان ناشاد کے دِل کو (جان ناشاد کو) فریب دینے والا ہوں- یعنی مجھے اپنی گذری ہوئی عیش و نشاط کی زندگی یاد آتی ہے- جس سے میں اپنی موجودہ محرومیوں کے غم کو بھول کر اپنے دِل سوگوار کی تسکین کا سامان کرتا ہوں-

گر فراموشی بہ فریادم رسد وقت است وقت رفتہ ام ازخویشتن چندانکہ در یاد خودم

لغت : فراموشی: بھول جانا-- وقت است وقت: اچھا یا مناسب موقع ہے-- چندانکہ: اتنا، اس حد تک کہ--

ترجمہ : میں اپنے آپ سے اس حد تک گذر گیا ہوں کہ اب اپنی یاد میں کھویا ہوا ہوں (میں کون تھا کیا تھا) اس صورت حال میں اگر فراموشی میری فریاد کو پہنچے تو یہی صحیح موقف اور وقت ہے- گویا عاشق، محبوب کی مُحبت میں خُود فراموشی کا شکار ہو چکا ہے جبکہ اس حالت میں بھی محبوب کی یاد اس کے دِل میں باقی ہے، جسے وہ دبانا نہیں چاہتا اور یوں اس کی خواہش ہے کہ فراموشی اس کی دادرسی کو پہنچے-

گرم استغناست بامن گرچہ مہرش دردل است تا نباشد دعویٰ تاثیر فریاد خودم

لغت : استغنا: بے نیازی، بے توجہی--

ترجمہ : اگرچہ اس کے دِل میں میری مُحبت ہے لیکن بظاہر وہ میرے ساتھ بے نیازی اور بے التفاتی سے کام لے رہا ہے اور اس کا یہ عمل محض اس خاطر ہے کہ کہیں میں یہ دعویٰ نہ کرنے لگوں کہ میری فریاد میں اثر ہے- یعنی اس کے دِل میں جو میری مُحبت ہے وہ میری فریاد کے اثر کا نتیجہ ہے-

ہر قدم لختے زخود رفتن بود در بار من ہمچو شمع بزم در راہ فنا زاد خودم

لغت : لختے: کسی قدر، تھوڑا-- بار: زنبیل، کاسہ-- زاد: زادِ راہ، سفر کا سامان--

ترجمہ : مولانا حالی کے مطابق، راہ فنا میں جو کچھ میری زنبیل میں ہے وہ صرف یہی ہے کہ ہر قدم پر تھوڑا تھوڑا اپنے آپ سے دور ہوا جاتا ہوں- گویا جس طرح کہ شمع، راہ فنا میں آپ ہی اپنا زادِ راہ ہوتی ہے کہ برابر پگھلتی جاتی ہے اور زادِ راہ کی طرح نبڑتی جاتی ہے، اسی طرح میں بھی آپ اپنا زادِ راہ ہوں-

تاچہ خُونہا خوردہ ام شرمندہ ازروے دلم غنچہ آسا پیچش طومار بیداد خودم

لغت : تاچہ: کس قدر کتنا-- غنچہ آسا: کلی کی مانند-- پیچش: پیچ و تاب کھانا-- طومار: ڈھیر، کثرت--

ترجمہ : میں نے (محبت کی وجہ سے) کس قدر اپنے دِل کا خُون پیا ہے، (بہت پیا ہے) میں اپنے اس طرزِ عمل کے باعث دِل سے شرمندہ ہوں- میں نے اس محبت کی وجہ سے دِل پر جو بے حد ظلم و ستم ڈھائے ہیں، میں ان پر اپنی اس شرمندگی کی بنا پر، کلی کی طرح پیچ و تاب کھا رہا ہوں- کلی بند ہوتی ہے اور اس کے اندر پتیاں باہم اُلجھی ہوئی ہوتی ہیں، شاعر نے اپنے پیچ و تاب کھانے کی حالت کو اسی لئے کلی کی مانند کہا۔

می دہم دِل را زبیدادت فریب التفات سادگی بنگر کہ در دام تو صیاد خودم

لغت : التفات: مہربانی، عنایت، توجہ-- صیاد: شکاری--

ترجمہ : مجھ پر (اے محبوب) تو جو ظلم و ستم ڈھا رہا ہے میں اپنے دِل کو یہ کہہ کر فریب دیتا ہوں کہ وہ (یعنی تو) تو مجھ پر توجہ اور عنایت فرما رہا ہے- ذرا میری سادگی دیکھ کہ میں تیرے جال میں آپ اپنا صیاد ہوں- شکاری پرندے کو جال میں پھانس لیتا ہے تو اس پر دھیان رکھتا ہے کہ کہیں نکل نہ جائے- اس کا یہ دھیان کسی مہربانی کی وجہ سے نہیں ہوتا- پرندہ اپنی جگہ مطمئن ہوتا ہے کہ صیاد اس کا دھیان رکھ رہا ہے- کچھ یہی کیفیت عاشق کی ہے- وہ محبوب کے ظلم و ستم کو اس کے لطف و کرم پر محمول کرتے ہوئے اپنے دِل کو جھوٹی تسلیاں دیتا رہتا ہے-

عالم توفیق را غالب سواد اعظمم مہر حیدر پیشہ دارم، حیدر آباد خودم

لغت : سوادِ اعظم: میں بڑا شہر ہوں-- حیدر آباد: جس میں حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ-- (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آباد ہوں--

ترجمہ : اے غالب! میں خدا کی توفیق کی دُنیا کا بڑا شہر ہوں- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عشق و محبت میرا پیشہ ہے- میں نے خُود کو حیدر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آباد بنا رکھا ہے- یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میری نس نس میں سمائی ہوئی ہے-

---

غزل #5

یاد باد آں روزگاراں کاعتبارے داشتم آہ آتشناک و چشم اشکبارے داشتم

لغت : کاعتبارے داشتم: جب میرا کچھ اعتبار تھا (وقار تھا)-- یاد باد: خدا کرے یاد رہے (باد، بود سے دعائیہ کلمہ ہے)--

ترجمہ : خدا کرے وہ زمانہ مجھے یاد رہے جب میرا بھی کچھ وقار تھا، میری آہیں آتشناک اور آنکھیں اشکبار ہوتی تھیں- یعنی محبت میں میری آہوں سے شعلے برستے تھے اور آنکھیں آنسو برسایا کرتی تھیں- عاشق کے لئے یہ کیفیت گویا اس کے وقار کا باعث تھی-

آفتاب روز رستاخیز یادم می دہد کاندر آں عالم نظر بر تابسارے داشتم

لغت : آفتاب روز رستاخیز: قیامت کے دِن کا سُورج، یہ سُورج زمین سے سوا نیزے کی بلندی پر ہو گا یعنی اس کی چمک دمک اور حدت بہت ہو گی-- تاب سارے: ایک چمکتا دمکتا چہرہ-- کاندر: کہ اندر--

ترجمہ : میں نے جب روزِ قیامت کا سُورج دیکھا تو مجھے یہ بات یاد آ گئی کہ کبھی اس دُنیا میں میری نظریں ایک چمکتے دمکتے چہرے پر پڑا کرتی تھیں- محبوب کے درخشاں چہرے کو آفتابِ قیامت سے تشبیہ دی ہے-

تا کدامیں جلوہ زاں کافر ادامی خواستم کزہجوم شوق در وصل اِنتظارے داشتم

لغت : کدامیں: کون سا--

ترجمہ : میں اس کافر ادا (محبوب) سے، خدا جانے، کس جلوے کی امید رکھے ہوئے تھا کہ میں وصل میں بھی، کثرتِ شوق کے باعث، اس

جلوے کا انتظار کرتا رہتا۔ گویا عاشق وصل میں محبوب کے قریب ہونے کے باوجود دلی طور پر عدم اطمینان کا شکار تھا اور اس خیال میں کھویا ہوا تھا کہ ہنوز محبوب کا وہ جلوہ خاص، جس کی وہ تمنا لئے بیٹھا ہے، رونما نہیں ہوا۔

ترکتاز صرصر شوق توام ازجا ربود ورنہ باخود پاس ناموس غبارے داشتم

لغت : ترکتاز: غارت گری، مُراد طوفان-- صرصر: تیز آندھی-- ربود: اچک لیا، ہلا دیا--

یہ تو تیرے عشق کی باد صرصر کے طوفان نے مجھے اپنی جگہ سے ہلا دیا ورنہ مجھے اپنے غبار کی عزت و آبرو کا پورا پورا احساس اور خیال تھا۔ عاشق اپنے محبوب کی محبت میں مر کر خاک ہو گیا، لیکن محبوب کے عشق نے یہاں بھی اسے ہلا کے رکھ دیا اور یوں وہ غبار بن کر اُڑ گیا۔

خون شدا اجزے زمانے درفشار بیخودی رفت ایامے کہ من امسال و پارے داشتم

لغت : فشار: دباؤ-- رفت ایامے: وہ دور گیا، وہ وقت گذر گیا-- امسال: موجودہ سال، سال رواں-- پارے: مُراد گذشتہ سال--

ترجمہ : بیخودی کے دباؤ کی وجہ سے زمانے کے اجزا خُون ہو کر رہ گئے۔ وہ دور لد گیا (گذر گیا) جب اپنا بھی امسال اور سال گذشتہ ہوا کرتا تھا۔ یعنی محبت میں اپنی بیخودی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ وقت یعنی ماضی و حال سے بالکل بے خبر ہوں۔ غالب ہی کے بقول!

فردا و دی کا تفرقہ یک بار مٹ گیا کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئی

چوں سرآمد پارہ اے ازعمر، قامت خم گرفت ایں منم کز خویشتن برخویش بارے داشتم

لغت : سرآمد: گذر گیا-- پارہ اے: کچھ حصہ-- قامت: قد، کمر-- خم: جھکاؤ--

ترجمہ : جب زندگی کا کچھ حصہ گذر گیا تو میرے قد میں خم آگیا، یعنی میری کمر جھک گئی۔ کبھی وہ وقت بھی تھا جب میں اپنا بوجھ (یعنی زندگی کا بوجھ) اٹھائے پھرا کرتا تھا۔ گویا عمر کا بوجھ تو کم ہو گیا ہے لیکن زندگی کے مسائل و مصائب کے بوجھ تلے دبتا جا رہا ہوں۔

آں ہم اندر کار دِل کردم فراغت آن تست برق پیما نالہ الماس کارے داشتم

لغت : آن تست: تیری ہے (تجھے اب فراغت ہے)-- برق پیما: بجلی کی رفتار والا، تڑپتا ہوا-- الماس کارے: جوہیرے کی کنی کی طرح سینے کو کاٹتا چلا جائے--

ترجمہ : کبھی وہ وقت بھی تھا جب میرے نالہ و فریاد میں بجلی کی سی تڑپ اور بے تابی اور الماس کی کنی کی سی کاٹ تھی، لیکن اب میں نے اس نالہ و فریاد کو اپنے دِل میں ضبط کر لیا ہے، لہٰذا تمہیں اب فراغت ہی فراغت ہے، تمہیں اس سے اب ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ گویا محبوب کے دِل کو ہلا دینے والا نالہ و فریاد تھا، جسے دِل میں روک کر عاشق نے محبوب کو اس سے بچا لیا ہے۔

خوے تو دانستم اکنواں بہرمن زحمت مکش رام بودم تا دل امیدوارے داشتم

لغت : زحمت مکش: تکلیف نہ اٹھا-- رام بودم: میں مطیع تھا، اطاعت گزار تھا، حکم ماننے والا تھا--

ترجمہ : میں تیری خو خصلت سے آگاہ ہو چکا ہوں۔ اس لئے تو اب میری خاطر کوئی زحمت نہ اٹھا۔ میں اس وقت تک تیرا اطاعت گزار تھا۔ جب تک میرا دِل تجھ سے کچھ امیدیں وابستہ کئے ہوئے تھا۔ یعنی جب وہ امیدیں ہی پوری نہ ہوئیں تو دوستی کہاں کی رہ گئی۔

دیگراز خویشم خبر نبود تکلف برطرف ایں قدر دانم کہ غالب نام یارے داشتم

لغت : ازخویشم: مجھے اپنی، مجھے اپنے بارے میں-- تکلف برطرف: یعنی سچی بات یہ ہے، صاف صاف کہتا ہوں--

ترجمہ : اب تو مجھے اپنے بارے میں بھی کچھ خبر نہیں (مجھے اپنی بھی خبر نہیں)، تکلف برطرف، اتنا جانتا ہوں کہ غالب نام کا کوئی میرا دوست بھی تھا۔ دو معنی بنتے ہیں، ایک تو محبت میں اتنی بیخودی طاری ہے کہ اپنے آپ سے بھی بے خبر ہوں اور دُوسرے یہ کہ آخری عمر میں آکر

اِنسان کا حافظہ بے حد کمزور ہو جاتا ہے اور اسے خُود اپنے بارے میں بھی اکثر باتیں یاد نہیں رہتیں۔

غزل #6

دیدم آں ہنگامہ، بیجا خوف محشر داشتم　　خود ہماں شوراست کاندر زیست در سرداشتم

لغت : کاندر زیست: جو زندگی میں-- ہنگامہ: شور--

ترجمہ : میں نے ہنگامہ محشر دیکھا ہے، مجھ پر خواہ مخواہ اس محشر کا خوف طاری تھا۔ مجھ پر یہ کھُلا کہ یہ تو وہی شور ہے جو کبھی زندگی میں میرے سر میں سمایا رہتا تھا۔ اپنے شور سر کو ہنگامہ محشر سے تشبیہ دی ہے، وہ شور یا ہنگامہ جو مُحبت کے باعث تھا۔

طول روز حشر و تاب مہر ذوقے بود و بس　　جلوہ برقے در ابر دامن تر داشتم

لغت : تاب مہر: سُورج کی گرمی-- دامن تر: گیلا یا آلودہ دامن، گنہگاری--

ترجمہ : روز محشر کا طول اور آفتاب کی حدت و گرمی تو محض ایک ذوق کی بات تھی، میرے تو دامن تر کے بادل میں بجلی موجود تھی۔ یعنی ایک تر دامن (گنہگار) کو روز محشر کے سُورج کی گرمی سے خوفزدہ رہنا چاہئے، لیکن ایک عاشق کیونکر ڈرے یا گھبرائے گا کہ اس کے دامن تر میں محبوب کے آتشیں رخساروں کا جلوہ سمایا ہوا تھا اور عشق و مُحبت کی بے تابی نے اس کے دل میں آگ لگا رکھی تھی چنانچہ محشر کا سارا منظر اس کے لِئے ایک ذوق یا کیفیت ثابت ہوا۔

تا چہ سنجم دوزخ و کوثر کہ من نیز ایں چنیں　　آتشے در سینہ و آبے بہ ساغر داشتم

لغت : چہ سنجم: میں کیا اندازہ لگاؤں، کیا سمجھوں--

ترجمہ : میں بھلا دوزخ اور رود کوثر کو کیا سمجھوں، انہیں کیا اہمیت دوں، اس لِئے کہ میرے اپنے سینے میں آگ بھری تھی، جبکہ میرے ساغر میں شراب تھی۔ یعنی میرے سینے میں جو آتش تھی وہ آتش دوزخ سے کم نہ تھی اور ساغر میں شراب، آب کوثر کی مانند تھی۔

دوش برمن عرض کردند آنچہ در کونین بود　　زاں ہمہ کالائے رنگارنگ دِل برداشتم

لغت : دوش: کل شب، کل گذرا ہوا-- عرض کردند: پیش کیا گیا-- کالائے رنگارنگ: قسم قسم کا سامان--

ترجمہ : کل قضا و قدر نے دونوں جہانوں کی متاع میرے سامنے لا رکھی۔ میں نے اس رنگارنگ سامان میں سے صرف دِل اٹھا لیا۔ یعنی عاشق کو دُنیاوی مال و دولت اور ساز و سامان سے کوئی رغبت نہیں، اسے تو دِل چاہیئے جو عشق و مُحبت سے پر ہو۔

از خرابی شد فنا حاصل، خُوشم زیں اتفاق　　بود مقصودم محیط و سیل رہبر داشتم

لغت : محیط : سوزش-- خرابی : بربادی--

ترجمہ : میں نے سیلاب (مُحبت کے سیلاب) کو اپنا رہبر بنایا تھا اس لِئے کہ میرا مقصد سمندر تک رسائی تھا۔ اس سے میری بربادی تو ہوئی لیکن مجھے فنا کا مقام حاصل ہو گیا جس سے میں خُوش ہوں۔ فنا سے مُراد محبوب حقیقی کی ذات میں فنا ہونا ہے۔ قطرہ سمندر میں پہنچ کر اپنا وجود تو ختم کر لیتا ہے لیکن اس طرح اسے سمندر کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔

یاد ایامے کہ در کویش ز بیم پاسباں　　بستر از خاک رہ و بالش ز بستر داشتم

لغت : یاد ایامے کہ: وہ دِن یاد ہیں جب (وہ دِن کیا خُوب تھے جب)-- بالش: تکیہ، سرہانا--

ترجمہ : وہ دِن کیا خُوب تھے جب میں اس کے کوچے میں اس کے چوکیدار کے خوف سے خاک راہ کو اپنا بستر اور اپنے (ساتھ لائے ہوئے) بستر کو اپنا سرہانا بنا لیا کرتا تھا۔ گویا اس چوکیدار کا اتنا خوف تھا کہ بستر کھولنے کی جرات نہ ہوتی اور اسی لپٹے لپٹائے بستر کو سرہانا بنا کر زمین پر لیٹ جایا کرتا۔

برسر راہش شستم، بردرش راہم نبود خویش را ازخویشتن لختے نکوتر داشتم

لغت : شستم: میں بیٹھا-- راہم نبود: میری رسائی نہ تھی-- ازخویشتن: اپنے آپ سے، اپنی حیثیت سے-- لختے: کس قدر-- نکوتر: زیادہ اچھا--

ترجمہ : چونکہ محبوب کے در تک میری رسائی نہ تھی، اس لئے میں اس کے راستے ہی میں بیٹھ گیا اور یوں میں نے اپنے لئے اپنی حیثیت سے بڑھ کر اور بہتر مقام حاصل کیا۔ محبوب کے در تک رسائی ہو نہ ہو اس کی راہ میں بھی بیٹھ جانا عاشق کے لئے بڑے مرتبے کی بات ہے۔

نامہ شاہد دگر، عنوان شاہی دیگراست آنچہ ناید ازہما چشم از کبوتر داشتم

لغت : نامہ شاہد: محبوب کا خط-- ناید: نہ آید، نہیں آتا، نہیں ہو سکتا-- دگر: کچھ اور یعنی شان ہی اور ہے-- عنوان: پروانہ، اجازت نامہ--

ترجمہ : نامہ شاہد کچھ اور ہی چیز ہے (یعنی اس کی اپنی ایک شان ہے) جبکہ شاہی پروانہ کچھ اور ہے (نامہ محبوب کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں)، چنانچہ جو کچھ ہما سے نہیں ہو سکا اس کی توقع میں نے کبوتر سے رکھی۔ ہما ایک فرضی پرندہ، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا سایہ جس کے سر پر پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ اس حوالے سے یہ کہنا چاہا ہے کہ عاشق کے لئے نامہ بر کبوتر زیادہ عزیز ہے کہ وہ محبوب کا خط لاتا ہے، اسے بادشاہ بننے یا شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے کوئی دلچسپی نہیں۔

کور بودم کز حرم راندند، رفتم سوے دیر ازجمال بت سخن می رفت باور داشتم

لغت : کوربودم: میں اندھا تھا (بے بصیرت تھا)-- راندند: نکال دیا-- سخن می رفت: باتیں ہو رہی تھیں-- باور داشتم: میں نے یقین کر لیا-- حرم: کعبہ کی چار دیواری، کعبہ--

ترجمہ : میں کور تھا، اس لئے مجھے حرم سے نکال دیا گیا، چنانچہ میں بت کدے کی طرف چلا گیا۔ وہاں بتوں کے حُسن کی بات ہو رہی تھی، میں نے اس پر یقین کر لیا۔ غالباً مُراد یہ ہے کہ عاشق کی اصل خواہش حُسن پرستی ہے۔

سوزم از حرمان مے باآنکہ آبم درسبوست تاچہ می کردم اگربخت سکندر داشتم

لغت : سوزم: میں جلتا ہوں-- حرمان مے: شراب سے محرومی-- تاچہ می کردم: میں اس وقت کیا کرتا--

ترجمہ : اگرچہ میرے پیالے میں پانی ہے لیکن شراب سے محرومی مجھے جلا رہی ہے۔ (میں ایسے موقع پر یہ سوچتا ہوں کہ) اگر میرا بخت سکندر کے بخت کا سا ہوتا تو اس وقت میں کیا کرتا، یعنی مجھے تو یہ پانی بھی نصیب نہ ہوتا۔ سکندر اعظم، آب حیات کی تلاش میں خضر کے ساتھ نکلا۔ خضر نے تلاش کر کے پی لیا جبکہ سکندر محروم رہا۔ مطلب یہ کہ اگرچہ مجھے شراب میسر نہیں تو کم از کم پانی تو میسر ہے، سکندر کو تو پانی (آب حیات) بھی نہ ملا۔

ہیچ می دانی کہ غالب چوں بسر بردم بہ دہر من کہ طبع بلبل و شغل سمندر داشتم

لغت : ہیچ می دانی: کیا تو کچھ جانتا ہے-- بسربردم: زندگی بسر کی-- سمندر: آگ میں رہنے والا کیڑا--

ترجمہ : اے غالب! کیا تجھے کچھ علم ہے کہ میں نے، کہ جسے بلبل کی سی طبع عطا ہوئی تھی اور سمندر کا سا شغل میسر آیا تھا، اپنی زندگی کس طرح بسر کی؟ اس سوال کا جواب اگرچہ نہیں ہے تاہم واضح ہے۔ بلبل نغمہ سرائی کرتی ہے۔ غالب اپنی شاعری کے لحاظ سے گویا بلبل کی طرح

نغمہ سرا ہے- سمندر آگ میں زندہ رہتا ہے اور آگ ہی میں بڑھتا پھولتا ہے- غالب کی زندگی غم و آلام کی آگ میں گذری- اس لحاظ سے یہ شغل سمندر تھا-

---

غزل #7

ایں چہ شورے است کہ از شوق تو در سر دارم دل پروانہ و تمکین سمندر دارم

لغت : تمکین سمندر: سمندر (آگ میں رہنے والا کیڑا) کی سی عظمت، شان و شوکت، وقار--

ترجمہ : میرے سر میں تیرے عشق کا یہ کیسا شور و ہنگامہ برپا ہے کہ میرا دل تو پروانے کے دل کی طرح ہے اور میری تمکنت سمندر کی تمکنت کی سی ہے- عاشق پروانے کی طرح آگ میں جل جاتا ہے اور جس طرح سمندر کی زندگی آگ سے وابستہ ہے اسی طرح عاشق کے لئے آتش عشق میں عزت و عظمت ہے-

آہم از پردہ دل بے تو شرری بیزد شیشہ لبریز مے و سینہ پر آذر دارم

لغت : می بیزد: چھانتی ہے، برساتی ہے-- لبریز: بھرا ہوا، پر-- آذر: آگ-- بے تو: تیرے بغیر، تیرے فراق میں--

ترجمہ : میری آہیں، تیرے فراق میں، دل سے نکل کر شعلے برساتی ہیں، میری صراحی یعنی دل تو شراب سے لبریز ہے جبکہ سینہ آگ سے بھرا پڑا ہے- شراب سے مراد محبوب کی محبت کا سرور و نشہ اور آذر سے مراد محبوب کے فراق کی آگ جو سینے میں جل رہی ہے-

اے متاع دو جہاں رنگ بہ عرض آوردہ ہاں صلائے کہ ازیں جملہ دلے بردارم

لغت : بہ عرض آوردہ: سامنے لا رکھے ہیں-- صلائے: ایک یا خاص دعوت--

ترجمہ : خدا سے خطاب ہے، اے کہ تو نے دونوں جہاں کی رنگا رنگ متاع سامنے لا رکھی ہے، ذرا ان کی دعوت تو دے، پھر دیکھ کہ میں اس متاع میں سے صرف دل اٹھالوں گا- اس سے پچھلی غزل کے اس شعر میں بھی یہی بات بانداز دگر ہے: "دوش بر من عرض کردند آنچہ در کونین بود"

زیر شرح شعر میں "دل برداشتہ" ہونے کی بات نہیں ہے جیسا کہ صوفی مرحوم نے لکھا ہے-

من و پشتے کہ بہ خورشید قیامت گرم است تکیہ بر داوری عرصہ محشر دارم

لغت : پشتے کہ: ایسی پشت (پیٹھ) ہو-- تکیہ دارم: بھروسہ کرتا ہوں-- داوری: خدا کا انصاف--

ترجمہ : میں ہوں اور میری پشت جو قیامت کے سورج کی گرمی سے جل رہی ہے- اس صورت حال میں، میدان حشر میں، مجھے صرف اس ذات اقدس کے انصاف ہی کا بھروسہ ہے- گویا اس کی نظر کرم پڑ جائے تو بخشش کا سامان ہو سکتا ہے-

آں چرا در طرب و ایں زچہ رہ در تعب است خندہ بر غفلت درویش و توانگر دارم

لغت : آں: وہ، اس سے مراد توانگر-- ایں: یہ، یعنی درویش-- چرا: کیوں، کس لئے-- طرب: عیش و مسرت-- در تعب: دکھ یا مصیبت میں-- درویش: غریب، مفلس--

ترجمہ : مجھے درویش اور دولتمند دونوں کی غفلت پر ہنسی آتی ہے کہ وہ (توانگر) کیوں عیش و طرب میں اور یہ (مفلس) کس لئے مصیبت میں ہے، یعنی خوشی اور غم تو دونوں آنی جانی ہیں، آج کا مفلس کل دولتمند اور آج کا دولتمند کل مفلس ہو سکتا ہے، پھر یہ مسرت و عیش پر اکڑ کیسی

اور غربت میں "ہائے افسوس" کیسا؟

کیست تا خار و خس از رہ گذرش برچیند دگر امشب سرآرایش بستر دارم

لغت : کیست: کون ہے-- برچیند: چن لے، اٹھالے-- سرآرایش بستر: بستر کی سجاوٹ کا ارادہ--

ترجمہ : کون ہے جو اس محبوب کے راستے سے کانٹے تنکے اٹھالے، کیونکہ آج رات میں پھر اپنے بستر کی آرایش کا (سامان حاصل کرنے کا) ارادہ کر رہا ہوں- یعنی محبوب کے راستے سے اٹھائے ہوئے کانٹوں سے عاشق اپنا بستر آراستہ کرلے گا، گویا اس کی رات بیقراری اور بے چینی میں گذرے گی، دُوسری طرف محبوب کو گذرنے میں کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے گا-

پرتو مہر سیاہی ز گلیم نہ برد سایہ ام، سایہ شب و روز برابر دارم

لغت : پرتو مہر: سُورج کی شعاعیں، روشنی-- گلیم: میری گدڑی-- نہ برد: نہیں لے جاتی، نہیں دھوتی--

ترجمہ : سُورج کی شعاعیں بھی میری گدڑی کی سیاہی نہیں دھوتیں (نہیں دھو سکتیں)، میں تو سایہ ہوں، میرے لئے رات اور دِن برابر ہیں- اپنی سیاہ بختی کی بات کی ہے-

سوخت دِل بے تو، زوصلم چہ کشایدا کنوں حسرت بیشتر و ذوق تو کمتر دارم

لغت : سوخت: جل گیا-- چہ کشاید: کیا کھلے گا، کیا شگفتہ ہوگا--

ترجمہ : تیرے فراق میں میرا دِل جل گیا، اب وصل سے بھی وہ کیا کھلے گا (یعنی اس میں وہ پہلے والی تازگی و شگفتگی نہ آئے گی)- اب تو تیرے بارے میں میری حسرتیں بڑھ گئی ہیں اور تیرے ملنے یا وصل کا ذوق کم ہو گیا ہے- دل مرجائے تو پھر سب آرزوئیں اور خواہشیں دم توڑ دیتی ہیں، ختم ہو جاتی ہیں اور ان کی جگہ حسرتیں لے لیتی ہیں- گویا عاشق کے ساتھ یہی کچھ ہوا ہے-

کہنہ تاریخی داغم، نفسم شعلہ وراست "شرح کشاف" صد آتشکدہ از بردارم

لغت : کہنہ: پرانا-- تاریخی: تاریخ دان-- شعلہ ور: شعلوں والا، آتشیں-- شرح کشاف: قرآن کریم کی تفسیر، جو 528ھ، 1134ء میں مکمل ہوئی- مفسر علامہ الزمخشری-- ازبردارم: مجھے زبانی یاد ہے--

ترجمہ : میں اپنے داغہائے عشق و محبت کا ایک پرانا تاریخ دان ہوں- میرا سانس شعلہ دار ہے- مجھے سیکڑوں آتشکدوں کی شرح کشاف زبانی یاد ہے- یعنی میرا ہر سانس کسی آتشیں داغ محبت کی تشریح اور وضاحت کرتا ہے جو آتش کدہ کی طرح بھڑکتا ہے- (شرح کشاف کے استعمال کا کوئی تک نظر نہیں آیا، محض خود کو پرانا تاریخ دان کہنے کے لئے ایسا کہا)

ہم ز شادابی ناز تو بخود می بالم ریشہ در آب ز تار دم خنجر دارم

لغت : بخود می بالم: خُود پر فخر کرتا ہوں-- ریشہ: جڑ-- شادابی: تازگی، شگفتگی--

ترجمہ : میں تیرے ناز و ادا کی شادابی سے خُود پر ناز کرتا ہوں- (یعنی تیرے ناز و ادا کی وجہ سے مجھ میں شادابی ہے)، تیرے خنجر (یعنی ظلم و ستم) کی دھار کچھ اس طرح میرے دِل میں پیوست ہے جیسے کسی پودے کی جڑ پانی میں ہو اور یوں وہ تر و تازہ اور شگفتہ رہے- محبوب کے ناز و ادا کو خنجر کی دھار سے تشبیہ دی ہے-

راز دار تو وبدنام کن گردش چرخ ہم سپاس از تو وہم شکوہ ز اختر دارم

لغت : بدنام کن: بدنام کرنے والا-- سپاس: شکر-- اختر: مُراد مُقدر کا ستارہ--

ترجمہ : اللہ تعالیٰ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں تیرا رازدار اور آسمان کی گردش کو بدنام کرنے والا ہوں، ایک طرف میں تیرا شکر

گزار ہوں اور دُوسری طرف مُقدر کے ستارے کا شکوہ کرتا ہوں۔ مُراد یہ کہ خُوشی و مسرت یا دکھ تکلیف تو سب اللہ کی طرف سے ہے، اس میں آسمان کی گردش کو بُرا بھلا کہنا اور مُقدر کے ستارے کا شکوہ کرنا بیکار ہے۔

مرحبا سوہن وجاں بخشی آبش غالب خندہ برگمرہی خضر وسکندر دارم

لغت : مرحبا: کیا کہنے، واہ وا-- سوہن: سوہان، ریتی-- آبش: اس (ریتی) کی چمک-- جاں بخشی: جاں عطا کرنا--

ترجمہ : اے غالب! اس ریتی اور اس کی جاں بخش چمک کے کیا کہنے۔ مجھے تو خضر اور سکندر کی گمراہی پر ہنسی آتی ہے۔ خضر اور سکندر آب حیات کی تلاش میں نکلے تھے۔ ریتی یعنی مُحبت کی ریتی جو دِل کو خراش کر اس میں ایک نئی روح پھونکتی ہے۔ یہ آب (ریتی کی چمک اور مُراد آب عشق)، آب حیات کے مقابلے میں کہیں بڑھ کر ہے، خضر اور سکندر بیکار آب حیات کی تلاش میں سرگرداں رہے، آب عشق پی لیتے تو ان کے لئے کہیں بہتر ہوتا۔

غزل #8

شبہاے غم کہ چہرہ بخوں ناب شستہ ایم از دیدہ نقش وسوسہ خواب شستہ ایم

لغت : بخوں ناب: خُون کے آنسوؤں سے-- شستہ ایم: ہم نے دھویا ہے-- وسوسہ: وہم وخیال--

ترجمہ : غم کی راتوں میں ہم نے اپنا چہرہ اپنے خُونیں آنسوؤں سے دھو کر آنکھوں سے نیند کے وہم وخیال کے نقش دھو ڈالے ہیں۔ یعنی غم ہجر میں رات کو نیند نہ آتی تھی، یوں راتیں نیند کو ترسنے میں گذرتی تھیں۔ جب ہم راتوں کو خُونیں آنسوؤں سے آنکھیں دھونے لگے تو ہمارے اس عمل سے نیند کا وسوسہ اور اِنتظار ختم ہو گیا۔

افسون گریہ برد ز خویت عتاب را ازشعلہ تو دود بہ ہفت آب شستہ ایم

لغت : افسوں: سحر، جادو-- خویت: تیری عادت، خصلت-- عتاب: غصہ، طیش--

ترجمہ : ہماری گریہ وزاری کے سحر نے تیری عادت سے عتاب ختم کر دیا (تیری طیش والی عادت دور کر دی)۔ گویا ہم نے تیرے شعلے سے، اپنے آنسوؤں کے پانی سے دھواں یعنی سیاہی پوری طرح دھو ڈالی۔ شعلے سے مُراد عادت اور دود سے مُراد عتاب ہے۔ یعنی عاشق کے رونے دھونے سے متاثر ہو کر محبوب نے اپنی عادت عتاب ترک کر دی۔

زاہد خُوش است صحبت از آلودگی مترس کایں خرقہ بارہا بہ مے ناب شستہ ایم

لغت : کایں: کہ ایں، کہ یہ-- خرقہ: گدڑی-- مے ناب: خالص شراب--

ترجمہ : اے زاہد! ہمارے ساتھ مل بیٹھنا اچھی بات ہے، تو کسی آلودگی سے نہ ڈر کیونکہ ہم نے اپنی اس گدڑی کو کئی بار خالص شراب سے دھویا ہے۔ گویا بادہ نوشی بظاہر گناہ یا آلودگی ہے لیکن غالب کی نظروں میں یہ غرور و تکبر اور مکر و ریاکاری سے اِنسان کو بچاتی ہے، جبکہ زاہد کو اپنے زُہد و عبادت پر بڑا غرور ہوتا ہے جو اچھی بات نہیں۔ اسی لئے زاہد سے کہا کہ تیرا دامن آلودہ نہ ہو گا تو ہماری صحبت میں بیٹھ۔

اے درعتاب رفتہ زبے رنگی سرشک غافل کہ امشب ازمژہ خُوناب شستہ ایم

لغت : بے رنگی سرشک: آنسوؤں کا بے رنگ ہونا یعنی خُونیں آنسو نہ ہونا-- خوناب: خُون کے آنسو--

ترجمہ : اے محبوب! تو ہمارے بے رنگ آنسو دیکھ کر غصے میں آگیا ہے، تجھے اس بات کی خبر نہیں کہ ہم نے آج رات ہی اپنی پلکوں سے

خُونیں آنسو صاف کئے ہیں۔ یعنی ہم خُونیں آنسو اتنے بہا چکے ہیں کہ جگر کا خُون ہی ختم ہو گیا ہے۔ اسی لئے اب ہمارے یہ آنسو بے رنگ ہو گئے ہیں۔

پیمانہ را ز بادہ بخوں پاک کردہ ایم کاشانہ را ز رخت بہ سیلاب شستہ ایم

لغت : کاشانہ: محل، رئیسوں کا گھر، مُراد گھر-- رخت: سازوسامان--

ترجمہ : ہم نے اپنے خُون سے جام کو شراب سے پاک کر دیا ہے اور اپنے گھر کے سازوسامان کو سیلاب یعنی آنسوؤں کے سیلاب سے دھو ڈالا ہے۔ گویا عاشق اب شراب کی بجائے خُون جگر پی رہا ہے اور اس کے آنسوؤں کے طوفان نے گھر کو برباد کر دیا ہے۔

غرق محیط وحدتے صرفیم و درنظر ازروے بحر موجہ وگرداب شستہ ایم

لغت : محیط وحدت: وحدت کا سمندر-- وحدتے صرف: وحدت الوجود، صوفیؔ کا نظریہ کہ اس کائنات کا اپنا کوئی وجود نہیں، سب کچھ وہی ذات اقدس ہے--

ترجمہ : ہم بحرِ وحدت میں پوری طرح ڈوبے ہوئے ہیں اور اپنی نظر میں ہم نے سمندر پر سے لہروں اور بھنور کو دھو ڈالا ہے۔ یعنی اصل وجود تو سمندر کا ہے، یہ لہریں اور گرداب سب اضافی چیزیں ہیں۔ یعنی ہم نے اس ذات اقدس کی وحدت کو تسلیم کرتے ہوئے باقی سب کائنات سے نظریں ہٹالی ہیں۔ غالب نے اردو میں یہی بات یوں کی ہے:

ہے مشتمل نمود صور پر وجود بحر یاں کیا دھرا ہے قطرہ وموج وحباب میں

بے دست و پا بہ بحر توکل فتادہ ایم از خویش گرد زحمت اسباب شستہ ایم

لغت : توکل: خدا پر بھروسہ-- زحمت اسباب: علتوں اور زمیوں کی تکلیف--

ترجمہ : ہم نے بے دست وپا ہو کر خُود کو بحرِ توکل میں ڈال دیا ہے اور یوں ہم نے اپنے آپ سے علتوں کی زحمت کو دھو ڈالا ہے۔ یعنی اس دُنیا میں جو کچھ وقوع پذیر ہو رہا ہے وہ سب قضاوقدر کے حسب منشا ہو رہا ہے، اس لئے اپنی خواہشات کے سلسلے میں ہماری بھاگ دوڑ سب بیکار ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے توکل اختیار کر کے دُنیاوی زحمتوں سے نجات پائی ہے ——— اسلام میں ایسا کوئی توکل نہیں، چنانچہ مولانا روم نے ایک جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک چھوٹا سا واقعہ لکھ کر مذکورہ توکل کو غلط قرار دیا ہے۔ ایک بدو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ "اونٹ کو باندھ آئے ہو"؟ اس نے کہا "میں اسے اللہ توکل کھلا چھوڑ آیا ہوں"۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "برتوکل زانوے اشتر ببند" یعنی پہلے اسے باندھ پھر خدا پر بھروسہ کر۔ ایک پنجابی صوفی شاعر محمد بخشؒ نے اسے یوں ادا کیا ہے۔

مالی دا کم پانی پانڑا بھر بھر مشکاں پاوے مولا دا کم پھل پھل لانڑا لاوے یا نہ لاوے

در مسلخ وفا زحیا آب گشتہ ایم خوں از جبین و دست زقصاب شستہ ایم

لغت : مسلخ: کھال ادھیڑنے کی جگہ -- قصاب: مُراد قاتل یعنی محبوب--

ترجمہ : ہم وفا کی قتل گاہ میں آکر شرم سے پانی پانی ہو گئے۔ ہم نے پیشانی سے خُون دھو ڈالا اور قصاب / قاتل سے ہاتھ اٹھالئے یعنی اس سے مایوس ہو گئے۔ یعنی ہم نے ہر طرح وفا کی لیکن آزمائش کے وقت ہمیں وفا میں کی ہوئیں اپنی قربانیاں حقیر معلوم ہوئیں جس پر ہمیں شرمندگی سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کے نتیجے میں ہم نے وفا کی نشانی کے طور پر اپنی پیشانی پر لگایا ہوا خُون صاف کر لیا اور قاتل یعنی محبوب سے آنکھ ملانے کی ہمیں جرات نہ ہوئی۔

غالب رسیدہ ایم بہ کلکتہ و بہ مے　　ازسینہ داغ دوری احباب شستہ ایم

لغت :

ترجمہ : اے غالب! ہم کلکتہ پہنچ گئے ہیں- یہاں پہنچ کر ہم نے شراب پی پی کر اپنے دوستوں عزیزوں کی جدائی کا داغ غم دھو ڈالا ہے، یعنی مست ہو کر، وقتی طور پر اس غم کو بھول گئے ہیں- غالب اپنی پنشن کے سلسلے میں کلکتہ گئے تھے- اس سفر میں انہیں کچھ تکلیفیں بھی اٹھانا پڑیں، پھر اپنے دوستوں اور عزیزوں سے دوری بھی ان کے لئے دکھ کا باعث بنی- اس شعر میں اسی پس منظر کے حوالے سے بات ہوئی ہے- کلکتہ سے واپسی پر اس کی یاد نے انہیں ستایا تھا چنانچہ کہتے ہیں:

کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں　　اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

غزل #9

بخت در خواب است می خواہم کہ بیدارش کنم　　پارہ غوغاے محشر کو کہ درکارش کنم

لغت : پارہ: ٹکڑا-- کو: کہاں ہے-- درکارش کنم: اس (بخت) کے کام میں لاؤں--

ترجمہ : میرا بخت سویا ہوا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اسے بیدار کروں- ہنگامہ محشر کا کوئی ٹکڑا کہاں ہے کہ میں اسے بخت بیدار کرنے کے لئے استعمال کروں- قیامت کے ہنگامے سے سوئے ہوئے بخت کو بیدار کرنا انتہائی بدنصیبی کی علامت ہے-

باتو عرض وعدہ ات حاشا کہ از ابرام نیست　　ہرچہ می گوئی ہمی خواہم کہ تکرارش کنم

لغت : عرض وعدہ ات: تیرے وعدے کا ذکر-- ابرام: اصرار، زور دینا-- تکرارش کنم: اسے دہراؤں--

ترجمہ : تیرے سامنے تیرے وعدے کا ذکر کرنا، واللہ کسی اصرار کی خاطر نہیں ہے- (میں اس بات پر زور نہیں دے رہا) میرا مقصد تو یہی ہے کہ جو کچھ تو کہہ رہا ہے میں اسے دہراؤں (وہ الفاظ دہراؤں کہ میرے لئے اس تکرار میں ایک لطف ہے)-

جاں بہایش گفتم و اندر ادایش کاہلم　　تادگر دِل سردازیں مشتے خریدارش کنم

لغت : جاں بہایش: اس کی جاں بہا (وہ چیز جس کی قیمت جان ہو)-- کاہلم: میں ست ہوں-- مشتے خریدارش: اس کے چند خریدار (عاشق، جن کا عشق محض دعویٰ ہے)--

ترجمہ : میں نے اس محبوب کے وصل کی قیمت اپنی جان کہی تھی (اس کے وصل کی قیمت اپنی جان دینے کی صورت میں ادا کردوں گا) لیکن اس قیمت کے ادا کرنے میں میں اس لئے سستی اور کاہلی سے کام لے رہا ہوں تاکہ اس کا دِل اپنے ان چند خریداروں سے ٹھنڈا ہو جائے- یعنی میں اپنے اس قول سے پیچھے نہیں ہٹا البتہ یہ چاہتا ہوں کہ عشق کے جھوٹے مدعیوں کا راز کھل جائے-

برلب جویش خراماں کردہ شوقم، دور نیست　　کز ہنر چوں خُود اسیر دام رفتارش کنم

لغت : خراماں: ٹہلتا ہوا--

ترجمہ : میرا جذبہ شوق اس محبوب کو ندی کے کنارے خراماں خراماں لے آیا ہے- میں چونکہ اس کی اس دلکش چال پر فریفتہ ہوں، اس لئے کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی اگر میں اپنی اس فریفتگی کے ہنر سے خُود اسے اس کی اپنی اس دلکش رفتار (خرام) کے دام کا اسیر بنادوں- ہنر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ندی پر لے آیا ہے جہاں ممکن ہے پانی میں وہ اپنی چال کا عکس دیکھ کر خود اس پر لٹو ہو جائے- بقول شاعر:

رفتار تیری مے کا برستا ہوا بادل　　جس راہ سے گذرے تو وہی راہ گذر مست

مردم و برمن نہ بخشود وکنوں باز از ہوس　　امتحان تازہ می خواہم کہ در کارش کنم

لغت : مردم: میں مرگیا-- نہ بخشود: معاف نہ کیا-- درکارش کنم: اس (امتحاں) کے کام میں لاؤں--

ترجمہ : میں نے جان دے دی لیکن اس محبوب نے پھر بھی مجھے معاف نہ کیا لہٰذا اب میں پھر (اس مرنے کی لذت کی) ہوس میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی اور نیا امتحان عشق ہو جسے اس کام میں لاسکوں- گویا عاشق کی یہ خواہش ہے کہ وہ بار بار مرے اور محبوب اسے ہر مرتبہ معاف نہ کرے تاکہ وہ اس لذت سے سرشار ہوتا رہے- اردو میں یوں اظہار خیال کیا ہے:

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی　　امتحاں اور بھی باقی ہے تو یہ بھی نہ سہی

بقول نظیری نیشاپوری:

گرم صدبار سوزی بازبر گرد سرت گردم　　نیم پروانہ کزیک سوختن ازدست وپا فگنم

اگر تو مجھے سو بار بھی جلائے پھر بھی میں تجھ پر قربان ہو جاؤں گا میں کوئی پروانہ نہیں ہوں کہ ایک ہی مرتبہ جلنے سے ختم ہو جاؤں-

راحت خُود جستم و رنج فراواں یافتم　　مژدہ دشمن را اگر جہدے در آزارش کنم

لغت : جستم: میں نے تلاش کی-- فراواں: بہت، بکثرت-- مژدہ: خُوشخبری-- جہدے: کوئی کوشش--

ترجمہ : میں راحت (خوشی و مسرت) کی تلاش میں رہا لیکن مجھے بے حد دکھ ملے- دشمن (رقیب) کے لئے یہ امر خُوشخبری کا باعث ہو گا اگر میں اسے کوئی آزار پہنچانے کی کوشش کروں- یعنی عاشق کے لئے رقیب کو آزار پہنچانا باعث راحت ہوتا ہے لیکن چونکہ یہاں راحت میسر نہیں آئی بلکہ دکھ ملے ہیں اس لئے عاشق کی یہ کوشش بیکار ہو گی جو رقیب کے لئے خُوشخبری ہے-

عمرے بسر بردم زدعوئی شرم نیست　　فرصتے کو کز وفاے خُود خبردارش کنم

لغت : عمرے بسر بردم: میں نے زندگی کا ایک حصّہ بگزار دیا، بہت زندگی گذار دی--

ترجمہ : میں نے محبوب کی محبت کے غم میں زندگی گذار دی، اور مجھے یہ دعویٰ (غم میں زندگی بسر کرنا) کرتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں ہوتی- اس غم میں مبتلا رہنے کے باعث مجھے اتنی فرصت بھی نہ ملی کہ اسے اپنی وفا سے باخبر کر دیتا-

اختلاط شبنم وخورشید تاباں دیدہ ام　　جرأتے باید کہ عرض شوق دیدارش کنم

لغت : اختلاط: میل جول، میل ملاپ-- خورشید تاباں: چمکتا ہوا یا روشن سُورج--

ترجمہ : میں نے شبنم اور خورشید تاباں کا باہمی میل ملاپ دیکھا ہے- اس بات کے لئے جرات کی ضرورت ہے کہ میں اس کے دیدار کے شوق کا اظہار کروں- خُود کو شبنم سے اور محبوب کو خورشید تاباں سے تشبیہ دی ہے- جس طرح سُورج نکلنے پر شبنم ختم ہو جاتی ہے، اسی طرح محبوب کا دیدار کرنا بھی عاشق کی فنا کا باعث بنتا ہے- اردو میں یوں کہا ہے:

پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم　　ہم بھی ہیں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

تا بیاگاہانمت از ناتوانی ہائے خویش　　طاقت یک خلق باید صرف اظہارش کنم

لغت : بیاگاہانمت: میں اسے آگاہ کروں--

ترجمہ : اس خاطر کہ میں تجھ کو اپنی ناتوانیوں سے باخبر کروں، مجھے ایک خلقت کی طاقت کی ضرورت ہے جس سے میں ان ناتوانیوں کا اظہار

کرسکوں۔ غم عشق کے سبب اپنی انتہائی ناتوانی کی بات کی ہے بقول شاعر:

ناتواں ہوں، کفن بھی ہو ہلکا ڈال دو سایہ اپنے آنچل کا

ایک شاعر نے یوں کہا ہے (افسوس شعر یاد نہیں رہا) کہ میری ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ موت آکر مجھے بستر پر تلاش کرتی رہی۔

نکتہ ہائیش بے دہن می ریزد ازلب غالبا بے زباں گردم کہ شرح لطف گفتارش کنم

لغت : می ریزد: ٹپکتے ہیں-- بے دہن: منہ کے بغیر، منہ کھولے بغیر، یعنی خاموشی میں-- بے زبان گردم: میں بے زبان ہو جاؤں--

ترجمہ : اے غالب! اس محبوب کے ہونٹوں سے بے دہن (خاموشی میں) کئی نکتے (گہری باتیں) ٹپکتے رہتے ہیں۔ میں اس کی لذت گفتار کی کیا تعریف کروں کہ جب ایسی کوشش کرتا ہوں تو بے زبان ہو جاتا ہوں۔ یعنی اس کی لذت گفتار کی تعریف اپنے بس کا روگ نہیں۔ اردو میں محبوب کی لذت گفتار پر یوں اظہار خیال کیا ہے:

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دِل میں ہے

غزل #10

بے خویشتن عنان نگاہش گرفتہ ایم ازخود گذشتہ وسر راہش گرفتہ ایم

لغت : بے خویشتن: یعنی بے خُود ہو کر-- عنان: لگام، باگ-- ازخود گذشتہ: اپنے آپ سے گذر کر، وہی بیخودی کی حالت--

ترجمہ : ہم نے بے خُود ہو کر اس کی نگاہوں کی عنان تھامی ہے (یعنی اس حالت میں اس سے آنکھیں چار ہو سکیں)، اسی طرح ہم نے اپنے آپ سے گذر کر اسے سر راہ روکا ہے۔ گویا محبوب کے دیدار کے حصول اور اسے پالینے کی خاطر عاشق کو اپنے آپ کو بھول جانا پڑتا ہے۔

دل با حریف ساختہ و ما ز سادگی بر مدعاے خویش گواہش گرفتہ ایم

لغت : ساختہ: موافقت کرلی--

ترجمہ : ہمارے دِل نے تو رقیب سے موافقت کرلی اور ہماری سادگی ملاحظہ ہو کہ ہم نے اپنے مقصد (عشق کے معاملے) میں اسے ہی اپنا گواہ بنالیا۔ یعنی عاشق بے بسی کا شکار ہو کر رقیب کا سہارا ڈھونڈ رہا ہے کہ وہ محبوب سے اس کی حالت زار کا ذکر کر کے اس کا سہارا بنے گا، جبکہ ایسا ممکن نہیں، رقیب تو عاشق کا دشمن ہے، وہ بھلا کیوں اس کا ساتھ دے گا۔

آوارگی سپردہ بما قہرمان شوق ماہمتے زگرد سپاہش گرفتہ ایم

لغت : سپردہ: حوالے کی ہے-- قہرمان: ظالم وجابر حکمران--

ترجمہ : قہرمان عشق نے آوارگی ہمارے حوالے کی ہے، (چنانچہ ہم راہ عشق میں چل رہے ہیں)۔ اس سلسلے میں ہم نے اس کے لشکر کی گرد راہ سے ہمت حاصل کی ہے۔ یعنی اس کے لشکر کی گرد راہ ہمارے اس سفر عشق میں ہماری ہمت افزائی کر رہی ہے۔

از چشم ماخیال تو بیروں نمی رود گوئی بدام تار نگاہش گرفتہ ایم

لغت :

ترجمہ : ہماری آنکھوں سے تیرا خیال باہر نہیں نکلتا (یعنی ہماری آنکھوں میں تیرا تصور سمایا ہوا ہے)، یوں سمجھو جیسے ہم نے اس تصور کو

نگاہوں کے تار کے جال میں پھنسا رکھا ہے۔ عاشق محبوب کے تصور سے کبھی غافل وفارغ نہیں رہتا۔

در ہر نوردش ازدل اغیار محضرے ست صد خردہ بر دو زلف سیاہش گرفتہ ایم

لغت : نوردش: اس کی لپیٹ، اس کے پیچ وخم-- صد خردہ گرفتہ ایم: ہم نے بے حد نکتہ چینی کی ہے-- اغیار: جمع غیر بمعنی رقیب-- محضرے ست: ایک محضر یعنی گواہی نامہ--

ترجمہ : اس کی دونوں سیاہ زلفوں کے پیچ وخم میں رقیبوں کے دِل اٹکے ہوئے ہیں جو بطور ایک محضر کے صاف گواہی دے رہے ہیں، اسی بنا پر ہم نے اس کی ان زلفوں پر سیکڑوں نکتہ چینیاں کی ہیں۔ گویا محبوب کی زلفوں کی لپیٹ میں صرف عاشق کا دِل آنا چاہئے۔ پیچ وخم سے یہاں مُراد رقیبوں کے ٹیڑھے میڑھے دِل ہو سکتے ہیں۔

در عرض شوق صرفہ نہ بردیم در وصال در شکوہ ہائے خواہ مخواہش گرفتہ ایم

لغت : صرفہ نہ بردیم: ہمیں کوئی فائدہ نہ ہوا-- شکوہ ہائے خواہ مخواہ: بیجا قسم کی شکایتیں--

ترجمہ : وصل کے دوران میں ہم اس سے بیجا قسم کا شکوہ وشکایت کرتے رہے۔ جس کے نتیجے میں ہمیں اظہار عشق کا کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ یعنی وقت سارا انہی شکایتوں میں گذر گیا۔

باحسن، خویش راچہ قدرمی تواں شکست عبرت زحال طرف کلاہش گرفتہ ایم

لغت : شکست: ٹوٹنا، ٹیڑھاپن، کجی-- طرف کلاہش: مُراد محبوب کی کلاہ کا ٹیڑھاپن، کج کلاہی جس میں خاص شان ہے--

ترجمہ : ہم اس کی کج کلاہی دیکھ کر اس بات کی عبرت پکڑتے ہیں کہ حُسن کے ساتھ رہ کر کس قدر ٹیڑھا ہونا پڑتا ہے۔ کلاہ محبوب کے سر پر ٹیڑھی رکھی ہوئی ہے، اگرچہ اس میں ایک شان ہے لیکن شاعر اس کے اس ٹیڑھے پن سے عبرت پکڑ رہا ہے، گویا اس سے وابستہ ہو کر اِنسان یا عاشق کو ٹیڑھا ہونا یعنی جھکنا پڑتا ہے۔

دیگر ز دام ذوق تماشا نمی رود درحلقہ کشاکش آہش گرفتہ ایم

لغت :

ترجمہ : اب وہ (محبوب) ہمارے ذوق نظارہ کے جال سے نہیں نکلے گا۔ (نہیں نکل سکتا)، اس لئے کہ ہم نے اُسے اپنی آہوں کی کشاکش (کھینچا تانی) کے حلقے میں گھیر لیا ہے۔ یعنی ہم مسلسل آہیں بھر رہے ہیں، جو اس بات کا باعث بنیں گی کہ وہ (محبوب) ہماری طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

دل تنگی پری رُخ کنعان زرشک دوست دانیم ماکہ دربن چاہش گرفتہ ایم

لغت : پری رُخ کنعان: کنعان کا معشوق یا حسین، مُراد حضرت یوسف علیہ السلام جنہیں ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں گرا دیا تھا۔ وہ حُسن میں بے مثال تھے، اسی لئے پری رُخ کہا-- دل تنگی: افسردگی، غم کی حالت--

ترجمہ : ہمیں علم ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جو کنوئیں میں گرے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہمارے محبوب کے حُسن کے رشک کی بنا پر افسردہ ہو کر گرے تھے (یعنی ہمارے محبوب کا حُسن حضرت یوسف علیہ السلام کے حُسن سے بڑھ کر ہے)۔ اس شعر میں ایک تو قرآنی تلمیح آ گئی دُوسرے صنعت حُسن تعلیل، یعنی شاعر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کنوئیں میں گرنے کی علت کچھ اور بیان کی ہے۔

حرفے مزن زغالب و رنج گران او کوہے معارض پر کاہش گرفتہ ایم

لغت : حرفے مزن: کوئی بات نہ کر-- رنج گراں: بہت بڑا غم-- معارض: مقابل--

ترجمہ : غالب اور اس کے رنج گراں کی بات نہ چھیڑ، وہ تو ایک پہاڑ (رنج گراں) کے مقابلے میں ایک پر کاہ یعنی تنکا ہے۔ ظاہر ہے ایک تنکا پہاڑ کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ غموں کے ہاتھوں اپنی انتہائی بے بسی کی بات کی ہے۔

غزل #11

تا فصلے از حقیقت اشیا نوشتہ ایم آفاق را مرادف عنقا نوشتہ ایم

لغت : فصلے: ایک باب-- حقیقت اشیا: یعنی اس کائنات کے وجود کی حقیقت-- آفاق: افق کی جمع مُراد کائنات-- مرادف: مترادف، ہم معنی-- عنقا: فرضی پرندہ جس کا کوئی وجود نہیں--

ترجمہ : جب ہم نے اشیائے عالم کی حقیقت سے متعلق ایک باب لکھا تو اس میں آفاق کو عنقا کا ہم معنی قرار دے دیا۔ یعنی جس کا نام تو ہے، وجود نہیں۔ اس میں بالواسطہ مسئلہ وحدت الوجود کی بات ہوئی ہے، یعنی صرف خدائے واحد کی ذات موجود ہے باقی ساری کائنات اور اس کی اشیاء وغیرہ خیالی ہیں، ان کا کوئی وجود نہیں۔

ایماں بہ غیب تفرقہ ہا رفت از ضمیر ز اسما گزشتہ ایم و مسمّٰی نوشتہ ایم

لغت : تفرقہ ہا: تفرقہ کی جمع، دو چیزوں میں فرق یا پھوٹ-- اسما: اسم کی جمع نام-- مسمّٰی: جس کا نام، شے یا آدمی--

ترجمہ : ہمارا غیب پر ایمان ہونے کے باعث ہمارے ضمیر سے سب تفرقے مٹ گئے ہیں۔ ہم نے اسما کو ترک کر کے مسمّٰی لکھا ہے۔ اس شعر میں بھی نظریہ وحدت الوجود کی بات ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ (خالق کائنات) نظر تو نہیں آتا لیکن ہمارا اس پر ایمان بالغیب ہے۔ وہی سب کچھ ہے، باقی کائنات اور اشیائے کائنات جن کے نام رکھے گئے ہیں وہ سب خیالی ہیں، ان کا کوئی وجود نہیں۔ مسمّٰی سے مُراد خالق کائنات ہے اور یہ کہ اس ایمان کے باعث ہماری نظروں میں کائنات کی اشیاء کا کوئی فرق نہیں رہا۔

عنوان رازنامہ اندوہ سادہ بود سطر شکست رنگ بسیما نوشتہ ایم

لغت : شکست رنگ: رنگ اُڑ جانا-- سیما: پیشانی--

ترجمہ : ہمارے رنج و غم کے رازنامہ کا عنوان سادہ تھا۔ ہم نے شکست رنگ کی ایک سطر اپنی پیشانی پر لکھ دی۔ یعنی ہم نے اپنے رنج و غم کی داستان یا سرگزشت کو دُوسروں سے چھپا رکھا تھا لیکن چونکہ اس رنج و غم کے باعث ہمارے چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا اس لئے ہمارا یہ راز فاش ہو گیا۔

قلزم فشانی مژہ از پہلوے دِل است ایں ابررا برات بہ دریا نوشتہ ایم

لغت : قلزم فشانی: سمندر بہانا، آنسوؤں کا طوفان-- برات: قسمت-- دریا: سمندر--

ترجمہ : محبوب کے ہجر میں ہماری پلکوں سے اشکوں کا جو طوفان بہ رہا ہے اس کا منبع یا سرچشمہ ہمارا دِل ہے۔ گویا یہ سرچشمہ یعنی "پہلوے دل" ایک بادل ہے جس کے مُقدر میں سمندر بننا ہے۔ محبوب کے فراق میں انتہائی گریہ وزاری کی عکاسی ہے۔

خاکے بروے نامہ نیفشاندہ ایم ما رخصت بداں حریف خودآرا نوشتہ ایم

لغت : نیفشاندہ ایم ما: ہم نے نہیں ڈالی ہے-- خودآرا: خُود کو بنانے سنوارنے والا، معشوق-- حریف: مقابل، محبوب--

ترجمہ : ہم نے (اس محبوب کے) خط پر مٹی نہیں ڈالی، بلکہ اس خودآرا (مغرور) حریف کو "رخصت" یعنی خدا حافظ لکھ دیا ہے۔ خط پر مٹی

ڈالنا سے مُراد ہے کسی بات کو چھپانے کی خاطر اس پر توجہ نہ دینا۔ اس شعر میں "نہیں ڈالی" والی بات ہے۔ مطلب یہ کہ محبوب کا خط عاشق کے نام آیا ہے جس میں اس نے اپنے غرور و تکبر کا اظہار کیا ہے۔ عاشق اس انداز سے دِل برداشتہ ہو کر خط پر مٹی تو نہیں ڈالتا تاہم اسے "خدا حافظ" لکھ دیتا ہے، یعنی اپنی مُحبت کا سلسلہ ختم ہوا۔

در ہیچ نسخہ معنی لفظ امید نیست فرہنگ نامہ ہائے تمنا نوشتہ ایم

لغت : نسخہ: مُراد کتاب -- فرہنگ نامہ: لغت، ڈکشنری --

ترجمہ : ہم نے لفظ "تمنا" کے بارے میں کئی فرہنگ نامے لکھے ہیں لیکن کسی بھی نسخے میں لفظ "امید" کے معنی نہیں ہیں۔ مطلب یہ کہ تمنا (آرزو، خواہش) کے پورا ہونے میں امید کا پہلو کم ہی ہوتا ہے۔

آئندہ و گزشتہ تمنا و حسرت است یک "کاشکے" بود کہ بہ صد جا نوشتہ ایم

لغت : آئندہ: مستقبل -- گذشتہ: ماضی -- کاشکے: کاش ایسا ہوتا -- صد جا: سو جگہیں --

ترجمہ : مستقبل تمنا ہے جبکہ ماضی حسرت و یاس ہے۔ ایک لفظ "کاشکے" ہے جو ہم نے صد جا لکھا ہے۔ اِنسان کی کئی خواہشات ہوتی ہیں جو پوری نہ ہونے پر اس کی حسرت و یاس کا باعث بنتی ہیں۔ پھر وہ یہ سوچتا ہے کہ شاید آئندہ یہ پوری ہو جائیں، لیکن پھر وہی حسرت و یاس۔ بس ساری زِندگی وہ یہی کہتا ہے کاش ایسا ہو جائے یعنی ہماری یہ خواہش پوری ہو۔ یوں ساری زِندگی گذر جاتی ہے۔ غالب نے اسی حوالے سے اپنی بات کی ہے۔

دارد رخت بخون تماشا خطے زحسن روشن سوادایں ورق نا نوشتہ ایم

لغت : بہ خُون تماشا: مُراد حسرت نظارہ کے باعث -- سواد: روشنائی -- ورق نانوشتہ: جس ورق پر کچھ نہ لکھا گیا ہو، سادہ ورق، مُراد محبوب کا سادہ چہرہ --

ترجمہ : اے محبوب! تیرے چہرے کی ساری دلکشی و رعنائی کا باعث ہماری حسرت نظارہ ہے۔ ہم اس سادہ ورق (محبوب کا سادہ چہرہ) کے لِئے روشن اور چمکتی ہوئی روشنائی (سیاہی) ہیں۔ جس طرح سادہ ورق پر کچھ لکھا جائے تو اس میں چمک پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح عاشق کی حسرت نظارہ محبوب کے چہرے میں چمک اور رعنائی پیدا کر دیتی ہے۔

رنگ شکستہ عرض سپاس بلائے تست پنہاں سپردہ ای غم و پیدا نوشتہ ایم

لغت : عرض سپاس: شکریے کا اظہار -- سپردہ ای: تو نے دیا ہے -- پیدا: ظاہر --

ترجمہ : ہمارے چہرے کا اڑا ہوا رنگ تیرے ظلم و ستم کے شکریے کا اظہار ہے۔ تو نے غم، پنہاں (چھپ کر یعنی خاموشی سے) دیا، ہم نے اسے ظاہر لکھ دیا یعنی ظاہر کر دیا۔ گویا عاشق کے چہرے کا رنگ شکستہ اس کے دِل میں موجود غم مُحبت کا پتا دے رہا ہے۔

آغشتہ ایم ہر سر خارے بخون دل قانون باغبانی صحرا نوشتہ ایم

لغت : آغشتہ ایم: بھر دیا ہے، مُراد رنگ دیا ہے --

ترجمہ : ہم نے صحرا کے ہر کانٹے کی نوک کو اپنے خُون سے رنگ دیا ہے۔ اس طرح ہم نے صحرا کی باغبانی کا قاعدہ و قانون لکھ دیا ہے۔ یعنی باغبان پانی سے باغ کو سرسبز کرتا ہے۔ ہم نے صحرا نوردی کرتے ہوئے اپنے پاؤں کانٹوں سے زخمی کر لِئے اور اس طرح ان سے بہنے والا خُون صحرا کی شادابی کا باعث بنا ہے۔ اس طرح ہم نے بتا دیا ہے کہ صحرا کی باغبانی اس طریقے سے کی جاتی ہے۔

کویت زنقش جبہہ مایک قلم پراست لختے سپاس ہمدمی پا نوشتہ ایم

لغت : کویت: تیرا کوچہ-- جبہہ: پیشانی-- یک قلم: پوری طرح-- لختے: کسی قدر--

ترجمہ : تیرا کوچہ ہماری پیشانی کے نقش سے پوری طرح پر ہے- ہم نے اس سلسلے میں اپنے پاؤں کی ہمدمی (ساتھ دینے) کا شکریہ لکھ دیا یعنی ادا کر دیا ہے- عاشق پاؤں سے چل کر کوچہ محبوب میں پہنچتا اور ہر ہر قدم پر سجدہ کرتا چلا جاتا ہے- اس بنا پر وہ اپنے پاؤں کا شکر گزار ہے کہ اسے ان کی بدولت یہ موقع ملا-

غالب الف ہماں علم وحدت خوداست بر"لا" چہ برفزود گر "الا" نوشتہ ایم

لغت : علم: نشان، اعلان-- "لا": الا: یعنی کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں-- چہ برفزود: کیا اضافہ ہوا--

ترجمہ : غالب! الف (حروف ابجد کا پہلا لفظ جس کی شکل ا کی سی ہے) یہی وحدت یعنی توحید الٰہی کی نشانی ہے (لا کے بعد الا میں جو الف آیا ہے اس کی طرف اشارہ ہے) اگر ہم نے "الا" لکھ دیا ہے تو اس سے "لا" میں کیا اضافہ ہو گیا ہے- یعنی "لا" کے ساتھ الف کا اضافہ خود اس توحید کو ظاہر کرتا ہے- ظاہر ہے صرف خدا ہی معبود برحق ہے- اسی الف کے حوالے سے ایک پنجابی صوفی نے کہا ہے:

علموں بس کریں او یار اکو الف ترے درکار

غزل #12

صُبح است خیز تانفسے درہم افگنم ازنالہ لرزہ درفلک اعظم افگنم

لغت : خیز: اٹھ-- نفسے درہم افگنم: سانس کو حرکت میں لاؤں-- فلک اعظم: عرش--

ترجمہ : صُبح ہو گئی ہے، اٹھ تاکہ سانس کو حرکت میں لائیں، یعنی غلغلہ بپا کریں اور اپنے نالہ و فریاد سے عرش پر کپکپی طاری کر دیں- مطلب یہ کہ صُبح سویرے اٹھ کر خدا کے حضور جو دعا کی جائے، اس میں تاثیر ہوتی ہے اور وہ قبول ہو جاتی ہے-

آتش فرونشاند، نم دامنم، بیا کایں دلق نیم سوختہ در زمزم افگنم

لغت : فرونشاند: بجھا دیا-- کایں: کہ ایں، کہ یہ-- دلق: گدڑی-- نیم سوختہ: ادھ جلی--

ترجمہ : میری تر دامنی (گناہگاری) نے آگ بجھا دی، آ کہ میں اپنی یہ ادھ جلی گدڑی چاہ زمزم میں ڈال دوں- آتش سے مُراد جذبوں کی آگ یا تپش ہے- مطلب یہ کہ تر دامنی کے سبب ہم کہیں کے نہیں رہے، اچھے جذبے سرد پڑ گئے- لہٰذا بہتر یہی ہے کہ زمزم کا رُخ کیا جائے یعنی اپنی بخشش کا کوئی سامان کیا جائے-

بامن زسرکشی نہ رود راست لاجرم دل را بہ طرہ ہاے خم اندر خم افگنم

لغت : راست: سیدھا-- لاجرم: لازماً-- طرہ ہاے خم اندر خم: پر پیچ یا گھنگھریالی زلفیں--

ترجمہ : اپنی سرکشی (نافرمانی) کی وجہ سے میرا دل میرے ساتھ سیدھا نہیں چلتا- اب ضروری ہے کہ میں اسے محبوب کی گھنگریالی زلفوں کے شکنجے میں ڈال دوں- ظاہر ہے جب اسے ان پیچ در پیچ زلفوں میں ڈالا جائے گا تو اس کے سارے بل نکل جائیں گے اور وہ میرے ساتھ سیدھا چلے گا-

برتر ہمی پرد ز ملک، بہر کسرنفس خود را بہ بند سلسلہ آدم افگنم

لغت : پرد: اڑتا ہے-- کسرنفس: عاجزی، انکسار-- بند سلسلہ آدم: آدم کی زنجیر کا بند یعنی آدم سے تعلق کی قید و بند-- ملک: (م اور

لام پر زبر، فرشتہ--

ترجمہ : میرا (روحانی) نفس تو فرشتے سے بھی برتر پرواز کرتا ہے- یہ تو میں نے محض اظہار انکسار کی خاطر خُود کو آدم سے نسبت و تعلق کی قید میں رکھا ہوا ہے- یعنی انسانی نفس عالم علوی سے متعلق ہونے کے باعث اپنے اصل مرکز کی طرف پرواز کرتا ہے اور یوں وہ فرشتوں سے برتر ہو جاتا ہے لیکن شاعر نے اسے اس عالم خاکی کی زنجیر میں جکڑ رکھا ہے دنیوی آلائشوں میں مبتلا کر رکھا ہے-

پرسد ز ذوق گرم رویہا وخامشم دوزخ کجاست تابرہ ہمدم افگنم

لغت : پرسد: پوچھتا ہے-- گرم روی ہا: تیز رفتاری، سرگرم ہونا-- خامشم: میں خاموش ہوں--

ترجمہ : میرا ہمدم مجھ سے محبت کی راہ میں گرم روی کے بارے میں پوچھ رہا ہے اور میں خاموش ہوں، یعنی اسے کیا جواب دوں- دوزخ کہاں ہے تاکہ میں اس کی راہ میں ڈال دوں- یعنی عشق و محبت میں گرم روی یا سرگرمی گویا دوزخ کی آگ میں سے گذرنے کے برابر ہے-

خواہم زشرح لذت بیداد پردہ دار خوننابہ حسد بدل محرم افگنم

لغت : پردہ دار: پردہ نشیں، محبوب-- خوننابہ: خالص خُون-- محرم: واقف حال، رازدار--

ترجمہ : میری خواہش ہے کہ میں اپنے پردہ نشین محبوب کے ظلم و ستم کی لذت کا ذکر کر کے اپنے رازدار کے دِل میں حسد کا خُون ڈال دوں- یعنی میرا محرم میرے راز محبت سے تو آگاہ ہے لیکن چونکہ اس نے محبوب کو نہیں دیکھا اس لئے جب میں اس کے ظلم و بیداد کی لذت کا ذکر کروں گا تو اس محرم کے دِل میں حسد پیدا ہو جائے گا-

خوشنودم از تو وز "پے دورباش" خلق آوازہ جفاے تودر عالم افگنم

لغت : خوشنودم: میں خُوش ہوں، راضی ہوں-- دورباش: دور رہو، نزدیک نہ آؤ، ہٹو بچو--

ترجمہ : میں تو تجھ سے خُوش ہوں لیکن صرف اس خاطر کہ دُوسرے لوگ تیری طرف متوجہ نہ ہوں (دورباش) میں نے تیری جفاؤں کی دھوم مچا رکھی ہے- گویا جب کوئی اور سنے گا کہ فلاں محبوب تو بڑا جفاکار ہے اس لیئے اس سے کوئی رغبت نہ ہوگی اور یوں عاشق، رقیب سے بچا رہے گا-

از ذوق نامہ تو رودچوں زکار دست از بال ہدہدش بہ کبوتر دم افگنم

لغت : رودچوں زکار دست: جب ہاتھ بیکار ہو جاتا یعنی تھک جاتا ہے-- بال: پر-- ہدہد: مشہور پرندہ جسے مرغ سلیمان بھی کہتے ہیں- ہدہد ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کا پیغام ملکہ سبا بلقیس کے پاس لے گیا تھا-- دم افگنم: جادو کروں--

ترجمہ : میں جب مزے لے لے کر تجھے خط لکھتا ہوں، تو لکھتے لکھتے میرا ہاتھ تھک جاتا ہے لیکن خط ختم نہیں ہو پاتا- لہٰذا یہ سوچ رہا ہوں کہ میں ہدہد کے پر لے کر کبوتر پر جادو کروں- ہدہد زبانی پیغام لے کر ملکہ سبا کے پاس گیا تھا اور اس سے زبانی پیغام لے کر آیا تھا- مطلب یہ کہ اب ہاتھ تو لکھنے سے رہا باقی پیغام ہدہد کے پر کبوتر کو لگا کر زبانی بھیج دیتا ہوں-

دوزند گر بہ فرض زمیں را بہ آسماں حاشا کزیں فشار در ابروخم افگنم

لغت : دوزند: سی دیں، یعنی قضاوقدر سی دے-- فشار: دباؤ--

ترجمہ : اگر بالفرض قضاوقدر زمین کو آسمان کے ساتھ سی دے یعنی دونوں کو باہم ملا دے اور میں دونوں کے درمیان پھنس کر پس جاؤں) تو واللہ میرے ابروؤں پر کوئی شکن نہ پڑے گا- یعنی "سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے"- قدرت کی رضا کے آگے سر تسلیم خم رکھوں گا-

سلطانی قلمرو عنقا بمن رسید کو نقش ناپدید کہ بر خاتم افگنم

لغت : قلمرو: سلطنت-- ناپدید: جو ظاہر نہ ہو-- خاتم: انگوٹھی، حضرت سلیمانؑ کے پاس انگوٹھی تھی جس پر اسم اعظم کندہ تھا جس کی برکت سے ہر قسم کی مخلوق ان کی پیرو تھی--

عنقا: فرضی پرندہ، جس کا کوئی وجود نہیں اور جس کے بارے میں مشہور ہے کہ جس کے سر پر اس کا سایہ پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے-

ترجمہ : قلمرو عنقا کی سلطانی مجھے مل گئی ہے- ناپدید نقش کہاں ہے جسے میں اپنی انگوٹھی پر کندہ کرلوں- خاتم سلیمان کے حوالے سے بات کی ہے- مطلب یہ کہ ان کی انگوٹھی پر تو اسم اعظم کندہ ہونے کے سبب تمام جن وانس اور پرندے ان کے مطیع فرمان تھے، مجھے جو سلطنت ملی ہے اس کا وجود ہی نہیں اس لئے اس کے واسطے میری خاتم پر نقش ناپدید کندہ ہونا ہی مناسب ہے یعنی اس کا بھی کوئی وجود نہ ہو- گویا شاعر "سلطان بے سلطنت" ہے-

غالب زکلک تست کہ یابم ہمی بدہر مشکے کہ برجراحت بند غم ا فگنم

لغت : کلک: قلم-- مشکے: ایسی خوشبو، مشک، ہرن کے نافہ سے نکلنے والی خوشبو-- جراحت: زخم--

ترجمہ : غالب! دنیا میں مجھے تیرے ہی قلم سے وہ مشک میسر آتی ہے جسے میں اپنے غموں کے زخم پر چھڑک سکوں- زخم پر مشک چھڑکی جائے تو زخم خراب ہو کر زیادہ تکلیف دہ ہو جاتا ہے- اس حوالے سے غالب نے اپنی آزار پسندی کی بات کی ہے- غم اس کے لئے گویا ایک زخم ہے جس سے اسے لذت ملتی ہے لیکن وہ مزید لذت کے حصول کے لئے اس زخم پر مشک چھڑکنے کا خواہاں ہے-

---

غزل #13

بے پردگی محشر رسوائی خویشم در پردہ یک خلق تماشائی خویشم

لغت : محشر رسوائی: یعنی رسوائیوں کی بے حد کثرت-- تماشائی خویشم: میں آپ اپنا تماشائی (دیکھنے والا) ہوں-- بے پردگی: عریاں یا ننگا ہونا--

ترجمہ : میں اپنے محشر رسوائی کی بے پردگی ہوں (رسوائیوں میں عریاں ہو چکا ہوں)، ایک خلقت یعنی لوگوں کے پردے میں میں آپ اپنا تماشائی ہوں- یعنی بعض انسانوں کے گھناؤنے کردار دیکھ کر، جو ان کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں، مجھے ان میں اپنا عکس نظر آتا ہے جس کی بنا پر مجھے یہ خیال آتا ہے کہ یہ رسوائیاں میری اپنی ہی ہیں-

نقش بہ ضمیر آمدۂ نقش طرازم حاشا کہ بود دعوی پیدائی خویشم

لغت : نقش طراز: نقش گر، صورت گر، مصور، خالق، خدا-- پیدائی: ظاہر ہونا، ظہور، نمود--

ترجمہ : میں تو ایک ایسا نقش ہوں جو اپنے نقش گر کے ذہن میں آیا تھا- خدا جانتا ہے مجھے اپنے ظہور کا کوئی دعویٰ نہیں ہے- گویا شاعر کے مطابق اگر اس میں کوئی کمال ہے تو اس میں اس کا اپنا کوئی ہاتھ نہیں وہ تو اس کے خالق کا کمال ہے جس نے اسے اس مقام و مرتبہ سے نوازا- اردو میں یوں کہا ہے:

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ، نوائے سروش ہے

نے جلوہ نازے، نہ تف برق عتابے او فارغ و من داغ شکیبائی خویشم

لغت : تف: حدت، گرمی-- شکیبائی: صبر، تحمل، بردباری-- عتاب: غصہ، برہمی، طیش--

ترجمہ : نہ تو اس محبوب کی طرف سے ناز و ادا کا کوئی جلوہ ہے اور نہ اس کے عتاب کی بجلی کی حدت ہی ہے، وہ تو فارغ ہے اور میں ہوں کہ صبر و تحمل کا داغ لئے بیٹھا ہوں- مطلب یہ کہ دوست کی طرف سے کسی طور بھی توجہ ہو میرے لئے وہ غنیمت ہو گی یعنی خواہ وہ اپنے ناز و ادا سے مجھے مسحور کرے اور خواہ مجھ پر عتاب نازل کرے لیکن وہ تو مجھ سے بالکل بے نیاز ہو گیا ہے اور یوں میں شکیبائی کا داغ لئے بیٹھا ہوں- ایک شاعر نے یہ بات یوں کی ہے:

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

اور بقول ادا جعفری :

ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے آئے تو سہی برسر الزام ہی آئے

از کشمکش گریہ زہم ریخت وجودم ہر قطرہ فرو خواندہ بہ ہمتائی خویشم

لغت : زہم ریخت: گر گیا، بکھر گیا، ریزہ ریزہ ہو گیا-- فرو خواندہ: کہا ہے-- ہمتائی: ہمسری، برابر کا ہونا--

ترجمہ : میری گریہ وزاری کی کشمکش (کھینچا تانی) سے میرا سارا وجود ریزہ ریزہ ہو کے رہ گیا ہے، اس لئے میں آنسوؤں کے ہر قطرے کو اپنا ہمسر کہہ کر پکارتا ہوں- دوسرے لفظوں میں مسلسل گریہ وزاری کے سبب وجود کے بکھرنے یا ریزہ ریزہ ہونے کے حوالے سے، گویا ہر قطرہ اشک میری ہمسری و برابری کا مدعی ہے-

ذوق لب نوشین کہ آمیختہ باجان کایں مایہ در انداز جگرخائی خویشم

لغت : لب نوشین: شیریں ہونٹ-- آمیختہ: ملا ہوا-- کایں: کہ ایں، کہ یہ-- جگرخائی: جگر چبانا، یعنی خونِ جگر پینا--

ترجمہ : یہ کس کے لب شیریں کا ذوق میری جان میں شامل ہے یا میری زندگی کا حصہ بنا ہوا ہے جو میں اس قدر اپنا خون جگر پینے میں مصروف ہوں- محبوب کے لب شیریں سے متعلق اپنے انتہائی ذوق و لذت کی بات کی ہے- جس کے نتیجے میں اور جس (لذت) کے تصور میں عاشق اپنا خون جگر خوب پی رہا ہے-

آسودگی از خس کہ بہ تابے زمیاں رفت چوں شمع درآتش ز توانائی خویشم

لغت : آسودگی: آرام، چین، سکون-- تابے: ایک ہی چمک یا شعلہ-- زمیاں رفت: ختم ہو گیا، جل گیا--

ترجمہ : آرام و سکون یا آسودہ حالی تو تنکے کو میسر ہے کہ وہ شعلے کی ایک ہی چمک یا لپک سے جل کر ختم ہو جاتا ہے-، میں جو شمع کی طرح آگ میں پڑا ہوا ہوں تو یہ میری توانائی کے باعث ہے- خس سے مراد اہلِ ہوس ہیں جو ادھر جلے (آتش محبت میں) ادھر گری ختم، گویا عاشق آتش محبت اور غم عشق سے سرشار ہے اور اس سے اسے لذت ملتی ہے، اسی لئے وہ مسلسل جلنے کی قوت رکھتا ہے-

تارے شدہ از ضعف سراپایم واکنوں ازگریہ بہ بند گہر آمائی خویشم

لغت : تارے شدہ: ایک تار ہو گیا، بہت باریک یا کمزور ہو گیا-- سراپایم: میرا وجود-- گہر آمائی: موتی پرونا--

ترجمہ : ضعف و ناتوانی کے باعث میرا سارا وجود ایک تار سا بن کے رہ گیا ہے، اور اب جو میرے آنسو ٹپک رہے ہیں، میں انہیں اس تار میں (موتیوں کی طرح) پرونے میں مصروف ہوں- آنسوؤں کو، جو غم محبت یا دوست کے فراق میں بہائے جا رہے ہیں، موتیوں سے اور اپنے ناتواں جسم کو دھاگے سے تشبیہ دی ہے جس میں موتی پروئے جاتے ہیں-

بابوے تو جولان سبک خیزی شوقم در کوے تو مہمان گراں پائی خویشم

لغت : جولان: اچھل کود-- سبک خیزی: تیز رفتاری-- گراں پائی: تھکاوٹ کے سبب پاؤں کا بوجھل ہو جانا--

ترجمہ : میں تیری خُوشبو کے سلسلے میں اپنے شوق کی تیز رفتار اچھل کود ہوں- یعنی جہاں جہاں تیری خُوشبو پہنچتی ہے میں بڑے شوق سے تیز رفتاری کے ساتھ وہاں پہنچتا ہوں، لیکن جب تیری گلی میں پہنچتا ہوں تو اپنی گراں پائی کا مہمان بن جاتا ہوں- یعنی میرے پاؤں پھر آگے کو نہیں اٹھتے- نظیری نے یہی بات دُوسرے انداز میں اور خُوب کہی ہے:

پایم بہ پیش ازسر ایں کو نمی رود یاراں خبردہید کہ ایں جلوہ گاہ کیست

(صوفی مرحوم نے ایک تو یہ شعر غالب سے منسوب کیا ہے دُوسرے "ایں کو" کی بجائے "کویش" لکھا ہے جو غلط ہے)-

عرض ہنرم زرد کند روے حریفاں مہتاب کف دست تماشائی خویشم

لغت : عرض ہنر: ہُنر کا اظہار، ہُنر کی نمائش-- دست تماشائی: مُراد ہُنرمند ہاتھ--

ترجمہ : میرے عرض ہُنر سے میرے حریفوں (مدمقابل، برابر کے لوگ، رقیب وغیرہ) کے چہرے کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے (چہرے کا رنگ اُڑ جانا ہے جو ڈرنے کی علامت ہے)- میں گویا اپنے ہنرمند ہاتھ کی ہتھیلی کا ماہتاب ہوں- گویا میرے ہنرمند ہاتھ میں مہتاب کی سی چمک ہے جو میرے حریفوں کے چہرے زرد ہونے کا باعث بنتی ہے، وہ اس کے مقابلے میں خُود کو کمتر سمجھنے لگتے ہیں-

غالب زجفاے نفس گرم چہ نالی پندار کہ شمع شب تنہائی خویشم

لغت : چہ نالی: کیا روتا ہے، کیا شکوہ کرتا ہے-- پندار: تو سمجھ--

ترجمہ : اے غالب! تو اپنے گرم سانسوں کی سختی کا کیا گلہ شکوہ کرتا ہے تو یہ سمجھ لے کہ میں اپنی شب تنہائی کی خُود آپ ہی شمع ہوں- یعنی شمع تنہا ہے اور جل رہی ہے، آنسو (موم کے وہ قطرے جو اس سے گرتے ہیں) بہا رہی ہے، لیکن خاموش ہے- گویا اسے دیکھ کر تُم بھی خُود میں اس جیسی کیفیت پیدا کرو یعنی گرم سانسوں کی جفا کا شکوہ کرنے کی بجائے صبر اور تحمل کو اپنا شیوہ بناؤ-

---

غزل #14

گم گشتہ بکوے تو نہ دِل بلکہ خبر ہم در لرزہ نے خوے تو نہ دم بلکہ اثر ہم

لغت : گم گشتہ: گم ہو گیا، کھو گیا ہے-- لرزہ: کپکپی، تھرتھراہٹ-- دم: سانس، مُراد آہ--

ترجمہ : تیرے کوچے میں نہ صرف ہمارا دِل ہی گم ہوا ہے بلکہ اس کی خبر تک بھی نہیں مل رہی، اور تیری (تند) خوئی کی وجہ سے نہ صرف ہماری آہ پر کپکپی طاری ہے بلکہ اس کا اثر بھی کپکپا رہا ہے- محبوب کی وجہ سے اس کے کوچے میں بھی ایک خاص کشش ہے جس پر عاشق اپنا دِل فدا کرتا ہے- محبوب اتنا تند خو ہے کہ اگر عاشق اس تند خوئی پر آہ بھی کرنا چاہے تو آہ ڈر کے مارے باہر ہی نہیں آتی-

یارب چہ بلائی کہ دم عرض تمنا اجزاے نفس می خزد ازبیم تو درہم

لغت : یارب: شعر کے سیاق وسباق کے حوالے سے یہ لفظ محاورے کے طور پر استعمال ہوا ہے، یعنی توبہ ہے، حیرت اور تعجب کے اظہار کے طور پر-- می خزد، درہم: آپس میں یا ایک دُوسرے میں گھس جاتے ہیں، خلط ملط ہو جاتے ہیں--

ترجمہ : توبہ ہے (دہائی ہے)، تو (یعنی محبوب) کیا بلا ہے کہ تیرے سامنے اپنی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے ہمارے سانس کے اجزا بکھر کر ایک دُوسرے میں خلط ملط ہو جاتے ہیں، یعنی ڈر کے مارے ایک دُوسرے میں چھپنے کی کوشش کرتے ہیں- گویا عاشق اس کے سامنے اظہار تمنا

کرنا چاہے تو اس کا سانس ہی ڈر کے مارے رک جاتا ہے--

در آئنہ باخویش طرف گشتہ ای امروز ہاں تیغ نگہدار و بینداز سپر ہم

لغت : طرف گشتہ ای: تو مدمقابل ہوا ہے-- نگہدار: دھیان رکھ (میان میں بند کر لے)-- بینداز: گرا دے یعنی ایک طرف رکھ دے--

ترجمہ : آج تو آئینے میں خُود اپنا حریف یعنی مدمقابل بنا ہے- ہاں ذرا احتیاط کر، تلوار کو میان میں رکھ اور ڈھال بھی رکھ دے- یعنی آئینے میں اپنا حُسن دیکھ کر محبوب خُود پر ہی لٹو ہو جائے گا اور یوں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑے گا- غالب ہی کے بقول:

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے صاحب کو دِل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

اس موضوع پر اکثر فارسی و اردو شعرا نے اظہار خیال کیا ہے- مثلاً سعدی کہتا ہے:

جرم بیگانہ نباشد کہ تو خُود صورت خویش گر در آئنہ بینی برود دِل زبرت

بقول فیضی!

مبیں بسیار در آئنہ، آں بہ کہ از خود ہم حجابے کردہ باشی

عرفی

زہن خویش ببوسند و لب خویش مکند چوں در آئنہ بینند بتاں صورت خویش

ابوطالب کلیم کاشانی

آئنہ ایست جام وتو حیران خویشتن ساغر ازآں زکف نہ نہی مے گسار من

دیدیم کہ مے مستی اسرار ندارد رفتیم و بہ پیمانہ فشردیم جگر ہم

لغت : مستی اسرار: بھیدوں کی مستی (اسرار جمع سر بمعنی راز، بھید) یعنی عرفان کی مستی-- فشردیم: ہم نے نچوڑ دیا--

ترجمہ : ہم نے دیکھا یعنی محسوس کیا کہ شراب میں معرفت ایزدی کا سرور نہیں ہے، اس لئے ہم نے اپنا جگر بھی نچوڑ کر پیمانے میں ڈال دیا- گویا مستی عرفان یا عرفان کا کیف و سرور حاصل کرنے کے لئے خُون جگر پینے کی ضرورت ہے، بڑے دکھ اٹھانے پڑتے ہیں خُود کو اس محبوب حقیقی کی ذات میں فنا کرنا پڑتا ہے-

اے نالہ نہ تنہا شب غم گردِ رہ تست شبگیر ترا مشعلہ داراست سحر ہم

لغت : شبگیر: رات کا آخری حصہ، صُبح سے پہلے رات کا سفر-- شعلہ دار: وہ شخص جو مشعل جلا کر رات کا سفر کرنے والوں کے لئے روشنی کا سامان کرتا ہے--

ترجمہ : اے میرے نالہ و فریاد صرف شب غم ہی تیرے راستے کی گرد نہیں ہے بلکہ صُبح بھی تیرے سفر کی مشعلہ بردار ہے- مطلب یہ کہ عاشق جب شب غم میں نالہ و فریاد کرتا ہے تو اس رات کی سیاہی (جسے گرد راہ کہا ہے) کے علاوہ طلوع صُبح اور اس کی روشنی کی امید بھی شامل ہوتی ہے-

با گرمی داغ دِل ما چارہ زبون است پروانہ ایں شمع بود پنبہ مرہم

لغت : زبوں: عاجز، بے بس-- پنبہ: روئی، مرہم کا پھاہا--

ترجمہ : ہمارے داغ دِل کی گرمی دور کرنے کے لئے جو بھی چارہ کیا جاتا ہے وہ بے بس یعنی بیکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ گویا مرہم کا پھاہا اس شمع کا پروانہ ہے۔ داغ دِل کو شمع سے اور مرہم کے پھاہے کو اس شمع کے پروانے سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ کہ داغ دِل میں اتنی شدید حدت وگرمی ہے کہ اس پر جو بھی پھاہا رکھا جاتا ہے وہ پروانے کی مانند جل جاتا ہے، یوں چارہ گری کسی کام نہیں آتی۔ میر تقی میر کے بقول:

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا　　دیکھا اس بیماری دِل نے آخر کام تمام کیا

عرفی

ازاں بہ درد دگر ہر زماں گرفتارم　　کہ شیوہ ہائے ترا باہم آشنائی نیست

فغانی

ہزاراں چارہ ضایع گشت ویک دردم نشد ساکن　　کنوں درد دگراز پہلوے ہرچارہ اے دارم

تاحسن بہ بے پردگی جلوہ صلا زد　　دیدیم کہ تارے زنقاب است نظر ہم

لغت : صلازد: دعوت دی، اعلان کیا۔۔ دیدیم: ہم نے دیکھا یعنی محسوس کیا۔۔

ترجمہ : جب حُسن نے اپنے جلوے کی بے پردگی کا اعلان کیا، یعنی محبوب اب اپنا نظارہ پردے کے بغیر کرائے گا تو ہم نے دیکھا (محسوس کیا) کہ خُود ہماری نظر اس کے نقاب کا ایک تار بن کے رہ گئی ہے۔ یعنی محبوب کے چہرے سے نقاب اٹھنے پر عاشق کی نظریں حُسن کی تاب نہ لا سکیں۔ غالب ہی کے لفظوں میں :

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا　　مستی سے ہر نگہ تیرے رُخ پر بکھر گئی

چون است کہ در عرصہ دہر اہلِ دلے نیست　　در بحر کف و موج وحباب است وگہر ہم

لغت : چون است: کیا وجہ ہے، کیوں۔۔ عرصہ: میدان۔۔ عرصہ دہر: مُراد دُنیا۔۔

ترجمہ : کیا وجہ ہے کہ دُنیا میں (زمانے میں) کوئی اہلِ دِل نہیں ہے حالانکہ سمندر میں جھاگ بھی ہے موجیں اور حباب بھی ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ موتی بھی ہیں۔ کف، موج اور حباب تشبیہ ہے عام لوگوں سے متعلق، جبکہ گہر سے مُراد اہلِ دِل ہے۔ مطلب یہ کہ دُنیا میں اگر عام لوگ ہیں تو کوئی اہل دِل بھی ہونا چاہئے لیکن وہ نظر نہیں آتا۔

اسکندر وسرچشمہ آبے کہ زلال است　　ما ولب لعلے کہ شراب است وشکر ہم

لغت : سرچشمہ آبے: مُراد آب حیات کا چشمہ۔۔ زلال: صاف اور شیریں پانی۔۔

ترجمہ : ایک سکندر ہے اور میٹھے اور صاف پانی کا سرچشمہ، ایک ہم ہیں اور اس محبوب کے لب لعل جو شراب بھی ہیں اور شکر بھی۔ سکندر، خضر کے ہمراہ آب حیات کی تلاش میں نکلا تھا تاکہ اسے حیات جاوید حاصل ہو، لیکن اس کی یہ تمنا پوری نہ ہوئی۔ اس حوالے سے شاعر کا مطلب ہے کہ سکندر کو تو وہ تمنا تھی جبکہ ہماری تمنا اس محبوب کے سرخ ہونٹ ہیں جو شراب کا کام بھی دیتے ہیں اور شیریں بھی ہیں۔ مذکورہ تلمیح کے حوالے سے دُوسرے مصرعے میں بھی تمنا ہی کا اظہار ہو سکتا ہے، یہ نہیں کہ یہ کچھ ہمیں حاصل ہے۔

تنہا نہ من ازشوق تو درخاک تپانم　　نشتر بہ رگ سنگ مزاراست شرر ہم

لغت : تپانم: میں تڑپتا ہوں۔

ترجمہ : صرف میں ہی تیرے عشق کے باعث خاک میں نہیں تڑپ رہا، بلکہ میرے لوح مزار کے اندر جو چنگاری ہے وہ بھی میرے سنگ مزار پر نشتر بن کر جل رہی ہے۔ گویا عاشق اس شوق میں اس قدر بے تاب وبیقرار ہے کہ مٹی میں دفن ہونے کے بعد بھی اس کی یہ

بیقراری جاری ہے بلکہ اس کی اس حالت کے باعث اس کا سنگ مزار بھی بے قرار ہو رہا ہے۔

آں خانہ برانداز بہ دِل پردہ نشین است　　اے دیدہ تو نامحرمی و حلقہ در ہم

لغت : خانہ برانداز: گھر کو تباہ کرنے والا، یعنی گھر یا خاص ٹھکانے سے بے نیاز-- تونامحرمی: تو ناواقف ہے-- حلقہ در: دروازے کی کنڈی--

ترجمہ : وہ گھر سے بے نیاز ذات (خدا) دِل میں پردہ نشین یعنی چھپی بیٹھی ہے- اے آنکھ تو اور حلقہ در بھی اس سے ناواقف ہے یعنی تم اسے نہیں دیکھ سکتے- اس کی ذات کو ظاہری بینائی سے نہیں دیکھا جاسکتا- شاعر نے آنکھ کو حلقہ در سے تشبیہ دی ہے- کنڈی کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ گھر میں کون ہے- کچھ یہی کیفیت آنکھ کی ہے کہ وہ اس محبوب حقیقی کو نہیں دیکھ سکتی-

تابند نقاب کہ کشود است کہ غالب　　رخسارہ بہ ناخن صلہ دادیم و جگر ہم

لغت : بند نقاب کہ: کس کا بند نقاب-- کشود است: کھولا ہے-- رخسارہ: گال، یہاں مُراد دکھ درد--

ترجمہ : غالب! ہمارے ناخن نے کس معشوق کا بند نقاب کھولا ہے کہ ہم نے صلے میں اسے اپنا دکھ درد اور جگر تک دے دیا ہے- مُراد یہ کہ محبوب کا بند نقاب کھولنے پر ہم سب کچھ کھو بیٹھے، یعنی اس کے حُسن کی انتہائی دِل کشی نے ہمیں بیخود کر دیا-

---

غزل #15

جلوہ معنی بہ جیب وہم پنہاں کردہ ایم　　یوسفے در چار سوے دہر نقصان کردہ ایم

لغت : جلوہ معنی: حقیقت کا جلوہ-- چار سوے دہر: زمانے کا چوک-- نقصان کردہ ایم: ہم نے کھو دیا--

ترجمہ : ہم نے جلوہ حقیقت کو وہم و گمان کے گریبان میں چھپا لیا ہے- ہم نے ایک یوسف کو زمانے کے چوک میں کھو دیا ہے- مطلب یہ کہ حقیقت تو بے نقاب یعنی سامنے نظر آنے والی ہے- ہم خُود وہم و گمان کا شکار ہو کر یوں سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہے، اس طرح ہم اپنا یوسف یعنی اپنا گوہر مُراد کھو بیٹھتے ہیں- دراصل حقیقت کے جلوے سے فیضاب ہونے کے لئے گہری بصیرت کی ضرورت ہے-

پشت بر کوہست طاقت، تکیہ تا بر رحمت است　　کار دشوار است و ما بر خویش آساں کردہ ایم

لغت : پشت بر کوہ ست: مضبوط سہارا ہے-- تکیہ: سہارا--

ترجمہ : جب تک ہمیں اس ذات حقیقی کی رحمت کا سہارا اور اس کی پشت پناہی حاصل ہے، ہم مضبوطی سے برقرار و قائم ہیں- یہ کام مشکل تھا جسے ہم نے خُود پر آسان کر لیا ہے- گویا ہم (انسان) اپنی لغزشوں اور گناہوں کی وجہ سے، روز حساب سے خوف زدہ تھے، لیکن جب ہم نے اس رحیم و کریم کی رحمت کا سہارا لیا تو ہمارا یہ خوف جاتا رہا، یعنی ہمارا مشکل کام آسان ہو گیا-

رنگہا چوں شد فراہم مصرفے دیگر نہ داشت　　خلد را نقش و نگار طاق نسیاں کردہ ایم

لغت : مصرفے دیگر: کوئی اور استعمال-- طاق نسیاں: ایسی اُونچی جگہ جہاں آدمی کوئی چیز رکھ کر بھول جائے--

ترجمہ : جب بہت سے رنگ فراہم ہو گئے تو ان کا کوئی اور استعمال نظر نہ آیا، چنانچہ ہم نے جنت کی ان رنگینیوں کو اپنے طاق نسیاں کا نقش و نگار بنا لیا- یعنی جنت میں بے پناہ رنگینیاں ہیں، جن کا انسان کو بظاہر کوئی مصرف نظر نہیں آتا، بجز اس کے کہ وہ انہیں کسی طاق پر رکھ کر

بھول جائے۔ جنت کی رنگینیوں یا انتہائی دلکش مناظر کی کثرت کی بات کی ہے۔

نالہ را از شعلہ آئین چراغاں بستہ ایم گریہ را از جوش خُوں تسبیح مرجاں کردہ ایم

لغت : آئین بستہ ایم: سجالیا ہے-- مرجاں: چھوٹا سرخ سمندری موتی، مونگا--

ترجمہ : ہم نے اپنے نالہ وفریاد سے ایک چراغاں سجالیا اور اپنی گریہ وزاری کو جوش خُون کے باعث یعنی اپنے خُونیں آنسوؤں کو مرجان کی تسبیح بنالیا ہے۔ اپنی شدت جذبات کو ان دو تشبیہوں سے واضح کیا ہے، نالہ وفریاد کو چراغاں سے اور خُونیں آنسوؤں کو مرجان کی تسبیح سے۔

از شرر گل در گریبان نشاط افگندہ اند خندہ ہا بر فرصت عشرت پرستاں کردہ ایم

لغت : افگندہ اند: انہوں نے یعنی قضاوقدر نے ڈالے ہیں-- عشرت پرستاں: عیش ونشاط کے شیدائی--

ترجمہ : قضاوقدر نے ہمارے عیش ونشاط کے گریباں میں چنگاریوں کے پھُول رکھے ہیں، یعنی قدرت کی طرف سے عطا کردہ غموں میں بھی ہمارے لئے عیش کا سامان ہے اور ہمیں ان عیش پرستوں کی خُوشیوں پر (جو سراسر عارضی ہیں) ہنسی آتی ہے۔ غالب لذت غم سے سرشار رہتے ہیں، اپنی اسی کیفیت کی عکاسی اس شعر میں کی ہے۔ اردو میں اس طرح اظہار خیال کیا ہے :

شادی سے گذر کہ غم نہ ہووے اردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے

بقول فانی

غم بھی گذشتنی ہے، خُوشی بھی گذشتنی کرغم کو اختیار کہ گذرے تو غم نہ ہو

مے گساراں قحط وما بے صبر، عشرت مفت کیست؟ بادہ ما تاکہن گردید ارزاں کردہ ایم

لغت : مے گساراں: مے گسار کی جمع، شراب پینے والے-- کہن گردید: پرانی ہوگئی-- ارزاں: سستی-- عشرت مفت کیست؟: کون ہے جو اس مفت کی عشرت سے لطف اٹھائے--

ترجمہ : بادہ نوشوں کا قحط یعنی کمی ہے (کہیں نہیں ملتے) اور ہم ٹھہرے بے صبر (شراب لئے بیٹھے اور شراب پینے والوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں) کون ہے جو اس مفت کے عیش سے لطف اٹھائے۔ چونکہ ہماری شراب (اسی انتظار میں) پرانی ہوگئی ہے اس لئے ہم نے اسے سستا کر دیا ہے، حالانکہ شراب جتنی پرانی ہو اتنی مہنگی ہو جاتی ہے۔ اس شعر میں شراب یقیناً استعارہ ہے غالب کے کلام کا جس کی طرف لوگ توجہ نہیں دے رہے۔ اپنی ایک غزل کے مطلع میں انہوں نے یہی بات کس قدر واضح صورت میں کہی ہے کہ دیکھیں میرے دیوان کے مطالعے سے کون سرمست سخن ہوتا ہے، یہ شراب خریدار کے قحط کی وجہ سے پرانی ہو جائے گی :

تاز دیوانم کہ سرمست سخن خواہد شدن ایں مے از قحط خریدارے کہن خواہد شدن

زاہد از ماخوشہ تاکے بچشم کم مبیں ہی نمی دانی کہ یک پیمانہ نقصان کردہ ایم

لغت : خوشہ تاکے: انگوروں کا گچھا-- بچشم کم مبیں: حقارت کی نظر سے نہ دیکھ--

ترجمہ : اے زاہد تو ہمارے انگوروں کے گچھے کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھ، کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم نے اپنے ایک پیمانے کا نقصان کر لیا ہے۔ یعنی اس گچھے سے ہم نے شراب کا ایک جام تیار کر لینا تھا جو ہم نے تجھے پیش کیا ہے، لیکن تو ہے کہ اسے حقارت کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔

رازما از پردہ چاک گریباں بازجوی نامہ شوق تو باز از طرف عنواں کردہ ایم

لغت : بازجوی: تلاش کر، سمجھ لے، پالے، جان لے-- باز: کھولنا--

ترجمہ : تو ہمارے پھٹے ہوئے گریبان کے پردے سے ہمارا راز پالے، ہم نے تیرے نامہ شوق کو عنوان کی طرف سے کھولا ہے۔ یعنی جس طرح دیوانے کے چاک گریباں سے اس کی دیوانگی کا پتہ چل جاتا ہے اسی طرح ہم نے تجھے جو نامہ شوق لکھا ہے اس کے عنوان ہی سے اصل مضمون کا پتہ چل جائے گا، کہ اس کی پریشاں صورت ہماری حالت واضح کردے گی جس (حالت) کی تفصیل آگے چل کر لکھی ہے۔

حیف باشد خارہا در راہ مہماں ریختن با خیالش شکوہ از بیداد مژگاں کردہ ایم

لغت : حیف باشد: افسوس کی بات ہوگی-- ریختن: گرانا، بچھانا، بکھیرنا--

ترجمہ : کسی مہمان کی راہ میں کانٹے بکھیرنا کوئی اچھی بات نہیں، ہم نے اس کے تصور سے اس کی پلکوں کے جور وستم کا شکوہ کیا ہے۔ محبوب کی پلکوں کو کانٹوں سے تشبیہ دی ہے۔ عاشق تصور ہی تصور میں محبوب کے ساتھ باتوں میں مشغول ہے۔ اسی دوران میں محبوب کی تیکھی پلکیں اسے یاد آجاتی ہیں جن کی دِل کشی عاشق پر گویا ستم ڈھاتی ہے۔ گویا محبوب کا تصور ایک مہمان ہے اور ان پلکوں کی یاد کانٹوں کی مانند ہے جو اس مہمان یعنی تصور محبوب کی راہ میں کانٹے بکھیر رہی ہے۔

حق شناس صحبت بیتابی پروانہ ایم گرچہ مشق نالہ با مرغ سحر خواں کردہ ایم

لغت : حق شناس: حق پہچاننے والا-- مرغ سحرخواں: صُبح سویرے چہچہانے (آہ وفریاد کرنے) والا پرندہ--

ترجمہ : اگرچہ ہم نے مرغ سحرخواں کے ساتھ نالہ وفریاد کی مشق کی ہے تاہم ہم پروانے کی بیقراری کی صحبت کا حق بھی پہچانتے ہیں۔ صُبح کے وقت پرندوں کا چہچہانا ایک طرح سے دکھ بھری فریاد ہے جس سے عاشق، جو خود غم محبت کا شکار ہے، بیقرار ہو جاتا ہے، دُوسری طرف پروانہ ہے جو شمع پر جلنے کے لِئے تڑپتا ہے۔ عاشق پر بھی چونکہ صُبح وشام یہی کیفیات گذرتی ہیں اس لِئے وہ ان کے درد سے آگاہ اور ان کا حق شناس ہے۔

می دہد چشمش بیک پیمانہ ہرمے خوار را عشوہ ساقی بکار کفر وایماں کردہ ایم

لغت : بیک پیمانہ: ایک ہی پیمانے میں-- عشوہ: ناز وادا، آنکھ کی ادائیں، کرشمہ--

ترجمہ : اس ساقی (مُراد محبوب حقیقی جو خالق کائنات ہے) کی آنکھ ہر مے خوار کو ایک ہی پیمانے سے بھر بھر کر شراب دیتی ہے۔ ہم نے ساقی کی اس عشوہ گری کو کفر اور ایمان کے معاملے میں اپنا لیا ہے۔ یعنی خالق کائنات کی نظروں میں مومن وکافر سب برابر ہیں۔ وہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے۔ چنانچہ ہم نے بھی یہی روش اختیار کی ہے اور سب اِنسانوں کو، بلا تفریق مذہب وملت، ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔

غالب از جوش دم ما تربتش گلپوش باد پردۂ ساز ظہوری را گل افشاں کردہ ایم

لغت : تربتش: اس کی قبر-- گل پوش: پھُولوں سے لدی ہوئی-- پردہ ساز: ساز کا راگ، مُراد شاعری-- گل افشاں: پھُول بکھیرنے والا--

ترجمہ : اے غالب ہمارے دم کے جوش سے اس (یعنی ظہوری) کی قبر پھُولوں سے لدی رہے۔ ہم نے اس کے پردہ ساز کو گل افشاں کردیا ہے۔ شاعری میں ظہوری کی پیروی کرنے سے متعلق غالب نے پہلے بھی چند اشعار کہے ہیں۔ اس شعر میں بھی اس پیروی میں اپنی کامیابی پر اظہار فخر کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے اس کے رنگ وطرز شاعری کو چمکایا ہے اور پھر یہ دعا کی ہے کہ خدا کرے میری اس شاعرانہ گل افشانی (ایسے اشعار جو پھُولوں کی طرح ہیں) سے اس (ظہوری) کی قبر پھُولوں سے لدی رہے۔

غزل #16

ہم بہ عالم زاہل عالم برکنار افتادہ ام　　چوں امام سبحہ بیروں ازشمار افتادہ ام

لغت : امام سبحہ: تسبیح کا وہ لمبا دانہ جو گنتی میں نہیں آتا-- ازشمار افتادہ ام: میں گنتی میں نہیں آتا-- برکنار افتادہ ام: ایک طرف پڑ گیا یعنی بے تعلق ہو گیا ہوں--

ترجمہ : میں اس دُنیا میں ہوتے ہوئے بھی اہلِ دُنیا سے الگ تھلگ اور بے تعلق ہوں- میری حالت امام سبحہ کی سی ہے جو کسی گنتی میں نہیں آتا- مطلب یہ کہ میں ایک حقیقت شناس اِنسان ہوں، اس لِئے دُنیا میں رہتے ہوئے بھی خود کو اس سے بے تعلق رہتا ہوں- حافظ نے خُوب کہا ہے :

غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود　　ز ہر چہ رنگ تعلق پذیرد، آزاداست

حافظ نے ایک اور شعر میں یہی بات ذرا بدل کر کی ہے :

گدائے کوے تواز ہشت خلد مستغنی ست　　اسیر عشق تو ازہر دو عالم آزاداست

ریزم ازوصف رخت گل راشرر درپیرہن　　آتش رشکم، بجان نوبہار افتادہ ام

لغت : ریزم شرر درپیرہن: لباس میں چنگاریاں ڈالتا یعنی بے چین کرتا ہوں--

ترجمہ : میں تیرے چہرے کے حُسن ودل کشی کی تعریف کر کے پھُول کے لِئے بیقراری کا سامان کرتا ہوں، میں ایسی آتش رشک ہوں جو نو بہار کی جان کو جلا رہی ہے- یعنی عاشق، محبوب کے چہرے کے حُسن وشگفتگی کی بات جب پھُول سے کرتا ہے تو نہ صرف پھُول بلکہ پورا چمن آتش رشک میں جلنے لگتا ہے جیسے موسم بہار ہی جل رہا ہو- حُسن محبوب کی تعریف کئی شعرا نے مختلف انداز میں کی ہے- کلیم!

حسن اگراین است ناصح ہمچوما خواہد شدن　　چوب تر آخرباتش آشنا خواہد شدن

جامی :

درچمن دوش بہ بوے تو گذر می کردم　　قدح لالہ پر از خُون جگر می کردم

سعدی :

ہر کس کہ دید رویے تو بوسید چشم من　　کارے کہ کرد دیدۂ من لاجواب کرد

فغاں دہلوی :

زور منظور نظر تو تو فغاں رکھتا ہے　　میں تو بندہ ہوں تیری چشم کی بینائی کا

می فشانم بال و در بند رہائی نیستم　　طائر شوقم بدام اِنتظار افتادہ ام

لغت : می فشانم: میں پھڑ پھڑاتا ہوں-- بند رہائی: آزاد ہونے کی فکر--

ترجمہ : میں جو اپنے بال وپر پھڑ پھڑا رہا ہوں تو یہ اس لِئے نہیں ہے کہ میں آزاد ہونے کی فکر میں ہوں، بلکہ میں تو طائر عشق ہوں اور دام اِنتظار میں پڑا ہوں، یعنی میں صیاد (محبوب) کی قید میں رہنے کے لِئے بڑی بیقراری کا اظہار کر رہا ہوں- نظیری نے یہی بات ذرا واضح انداز میں کی ہے :

نالہ ازبہر رہائی نکند مرغ اسیر　　خورد افسوس زمانے کہ گرفتار نبود

کاروبار موج بابحراست خودداری مجوی　　درشکست خویشتن بے اختیار افتادہ ام

لغت : کاروبار: مُراد تعلق، واسطہ-- مجوی: مت تلاش کر، مت سوچ-- شکست خویشتن: اپنی ٹوٹ پھوٹ--

ترجمہ : لہروں کا تعلق سمندر سے ہے اس لِئے تو خودداری کے بارے میں مت سوچ، میں اپنی ٹوٹ پھوٹ میں بے اختیار ہوں- شاعر نے خُود کو لہر سے تشبیہ دی ہے- سمندر میں لہریں اٹھتی اور ٹوٹتی رہتی ہیں جیسے وہ خُود کو برقرار یا اپنے وجود کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہی ہوں، لیکن ان کے لِئے خُود کو محفوظ رکھنا ممکن نہیں ہوتا- عمومی طور پر شعر کا مطلب یہ ہے کہ یہ کائنات ایک سمندر ہے اور انسان کی زندگی اس کی ایک لہر ہے جو ذرا سی دیر کے لِئے پانی پر ابھرتی اور پھر سمندر ہی میں ڈوب جاتی ہے- یعنی وہ اپنے اصل مرکز میں مدغم ہونے کے لِئے اپنی بیقراری کا مظاہرہ کرتی ہے-

سربسر میناست اجزایم چوکوہ، اماہنوز　　برنمی خیزم زبس سنگیں خمار افتادہ ام

لغت : اجزایم: میرے جسمانی اعضا-- سنگین خمار: بھاری یعنی گہرا یا بے حد خمار (نشہ ٹوٹنے کی حالت)--

ترجمہ : میرے اعضا سراسر شراب کی صراحی (شیشہ) کی طرح ہیں- یعنی نرم و نازک اور ہلکے، لیکن میں ابھی تک کچھ اتنے سنگین خمار میں پڑا ہوا ہوں کہ میرا جسم پہاڑ کی طرح اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا- میخوار کا جب نشہ ٹوٹنے لگتا ہے تو اس کا جسم بری طرح سے ٹوٹنے لگتا ہے- شاعر نے اپنے خمار کی اس حالت کو پہاڑ سے تشبیہ دی ہے- گویا وہ اتنے شدید اور بھاری خمار کا شکار ہے کہ اٹھنے سے عاجز ہے-

ہر شکست استخوانم خندہ دنداں نماست　　راز غم را بخیہ اے بر روے کار افتادہ ام

لغت : استخوانم: میری ہڈیاں-- خندہ دنداں نما: ایسی ہنسی جس سے دانت نظر آنے لگیں، قہقہہ-- بخیہ: پکا ٹانکا--

ترجمہ : میری ہڈیوں کی ہر ہار کی ٹوٹ پھوٹ، خندہ دنداں نما کی طرح ہے، گویا میں اپنے راز غم کو چھپانے کے لِئے ٹانکے کا کام دے رہا ہوں- اپنے انتہائی غم واندوہ کی بات کی ہے- ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ کو خندہ دنداں نما سے اور اس خندہ کو بخیہ سے تشبیہ دی ہے- مطلب یہ کہ میں اپنے غم واندوہ کو ہنس کر ٹال دیتا اور یوں ان کی پردہ پوشی کرتا ہوں-

ہم زمن طرز آشنائے عشق بازاں گشتہ ای　　ہم ز تو عاشق کشاں را راز دار افتادہ ام

لغت : طرز آشنا: طور طریقوں سے واقف-- عشق بازاں: عشق کا کھیل کھیلنے والے، عاشق-- عاشق کشاں: عاشق کش کی جمع، عاشقوں کو مارنے والے--

ترجمہ : تو میری وجہ سے عاشقوں کے طور طریقوں سے واقف ہو گیا ہے اور میں تیری وجہ سے عاشق کشوں کا راز بن گیا ہوں- محبوب نے تو عاشق کی بدولت عشق میں گذرنے والی کیفیات سے آگاہی پائی جبکہ عاشق نے محبوب کا یہ انداز جان لیا کہ عشاق پر کس طرح جور و ستم کیا جاتا ہے-

تاز مستی می زنی بر تربت اغیار گل　　خویشتن راہمچو آتش در مزار افتادہ ام

لغت : می زنی: تو مارتا یعنی چڑھاتا ہے-- اغیار: غیر کی جمع مُراد رقیب--

ترجمہ : جب تو مستی کے عالم میں رقیبوں کی قبروں پر پھُول چڑھاتا ہے تو میں (اس رشک کی بنا پر) اپنی قبر میں آگ کی طرح ہو جاتا ہوں، یعنی اس رشک کے سبب جل جل جاتا ہوں-

یک جہاں معنی تنو منداست از پہلوے من　　چوں قلم ہر چند در ظاہر نزار افتادہ ام

لغت : یک جہاں معنی: معنی کی ایک دُنیا-- تنومند: قوی، طاقتور-- نزار: کمزور، نحیف، پتلا دبلا--

ترجمہ : اگرچہ میں دیکھنے میں قلم کی طرح نحیف ونزار ہوں، لیکن میرے پہلو یعنی میرے باعث معانی کی ایک دُنیا مضبوط وقوی ہوئی ہے- غالب نے اپنے شاعرانہ افکار کی عظمت کا ذکر کیا ہے- اپنی شاعری میں نئے سے نئے موضوع ومعانی لاکر گویا شعروسخن کی دُنیا کو تقویت عطا کی ہے، اگرچہ ظاہری طور پر وہ لاغر ہے-

جاں بہ غم می بازم ومی نالم ازجور سپہر وہ کہ ہم بدنقشم وہم بدقمار افتادہ ام

لغت : می بازم: میں ہار دیتا ہوں-- می نالم: فریاد کرتا ہوں-- وہ: تعجب کا لفظ-- بدنقشم: میں بدنقش یعنی ایسا جواری ہوں جس کا کوئی داؤ اچھا نہ پڑے، بدقسمت-- بدقمار: بُرا جواری جو ہارنے پر چیخے--

ترجمہ : میں خُود اپنی جان غم میں ہار دیتا ہوں لیکن آسمان کے جور وستم کے ہاتھوں فریاد کرتا ہوں- میں گویا ایک بدقسمت جواری ہوں، ایسا جواری جو ہارنے پر چیخ پکار بھی (رونا دھونا) کرتا ہے- مطلب یہ کہ میں نے خُود اپنی جان غم عشق میں ہار دی لیکن ذمہ داری آسمان پر ڈال کر اس کا شکوہ کر رہا ہوں-

کشتی بے ناخدایم، سرگذشت من مپرس ازشکست حویش بر دریا کنار افتادہ ام

لغت : ناخدا: ملاح-- مپرس: مت پوچھ--

ترجمہ : تو میری سرگذشت مت پوچھ، میں ایک ایسی کشتی ہوں جس کا کوئی ملاح نہیں ہے اور جو ٹوٹ کر کنارے آلگی ہے- زندگی میں اپنی بے بسی اور بدنصیبی کو بے ملاح کشتی کے استعارے میں بیان کیا ہے-

ناتوانی محو غم کردست اجزاے مرا در پرند نالہ نقش زرنگار افتادہ ام

لغت : اجزاے مرا: یعنی میرا اعضا-- پرند سادہ: ریشمی کپڑا-- نقش زرنگار: سنہری بیل بوٹے--

ترجمہ : ناتوانی کے باعث میرے جسمانی اعضا غم میں ڈوبے رہتے ہیں، گویا میری ناتوانی کے باعث میرے جسمانی اعضا غم میں ڈوبے رہتے ہیں، گویا میری یہ کیفیت ہے جیسے نالہ وفریاد کے ریشمی لباس پر سنہری بیل بوٹوں کی کشیدہ کاری کی گئی ہو- یعنی ریشمی لباس پر جس طرح سنہری بیل بوٹوں کی چمک نمایاں ہوتی اور اپنے وجود کا پتا دیتی ہے، اسی طرح میرے نالہ وفریاد سے میرے وجود کا پتہ چلتا ہے- سراپا غم ہونے کے باعث پتہ چل جاتا ہے کہ میں ایک عاشق ہوں-

رفتہ از خمیازہ ام برباد ناموس چمن چاک اندر خرقہ صُبح بہار افتادہ ام

لغت : خمیازہ: انگڑائی-- چاک: شگاف، پھٹا ہوا--

ترجمہ : میری انگڑائی سے چمن کی عزت وناموس برباد ہو کر رہ گئی ہے، میں گویا صُبح بہار کی گدڑی میں ایک چاک واقع ہوا ہوں- انگڑائی سے مُراد نشہ اترنے کی حالت یا عام ضعف وسستی ہے- کہنا یہ چاہا ہے کہ میری غمزدگی وافسردگی ایسی ہے کہ جس سے چمن اور چمن کی صُبح بہار بھی افسردہ ہو گئی ہے- اپنی انتہائی افسردگی کی بات کی ہے-

ازروانی ہاے طبعم تشنہ خُون است دہر آبم آب اما توگوئی خُوشگوار افتادہ ام

لغت : روانی ہاے طبعم: میری طبع کی روانیاں، شاعری میں طبع کی روانی-- تشنہ خوں: خُون کا پیاسا--

ترجمہ : (شعروسخن میں) میری طبع کی روانی دیکھ کر ایک عالم میرے خُون کا پیاسا ہو گیا ہے- میں گویا پانی ہوں لیکن ایسا پانی جو خُوشگوار ہے- یعنی جس طرح خُوشگوار پانی کو لوگ مزے لے لے کر پیتے ہیں اسی طرح میری شاعری میں بھی ایک خاص لطف ہے- "خون کا پیاسا" سے دو مطلب نکل سکتے ہیں، ایک تو دشمن ہونا، دُوسرے، شعر چونکہ خُون جگر کے بغیر تخلیق نہیں ہوتا اس لئے مُراد یہ ہو گی کہ میری شاعری پڑھنے

والے گویا میرے خُون کے پیاسے ہیں۔

ایں جواب آں غزل غالب کہ صائب گفتہ است "در نمود نقشہا بے اختیار افتادہ ام"

لغت : جواب: مُراد کسی دُوسرے شاعر کی کہی ہوئی غزل کی بحر اور ردیف و قافیہ میں غزل کہنا-- نمود: اظہار، نمایش-- نقشہا: مُراد رنگ رنگ کے افکار و مضامین--

ترجمہ : غالب یہ غزل جو میں نے کہی ہے- یہ صائب (صائب تبریزی مغلیہ دور کا مشہور شاعر) کی اس غزل کے جواب میں ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ میں نقوش کے اظہار میں بے اختیار واقع ہوا ہوں- یعنی میرے ذہن میں جو رنگین مضامین و افکار آتے ہیں میں انہیں بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا، یا وہ افکار مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں انہیں شعری صورت میں ظاہر کروں- صائب کا پورا شعر یوں ہے :

در نمود نقشہا بے اختیار افتادہ ام مہرہ مومم بدست روزگار افتادہ ام

غزل #17

سوخت جگر تا کجا رنج چکیدن دہیم رنگ شو اے خُون گرم تا بپریدن دہیم

لغت : چکیدن: ٹپکنا-- پریدن: اڑنا--

ترجمہ : ہمارا تو جگر ہی جل گیا ہے، کب تک اسے ٹپکنے (یعنی آنکھوں سے ٹپکنے) کا دکھ دیتے رہیں- اے ہمارے خُون گرم تو رنگ کی صورت اختیار کر جا تا کہ ہم ایک ہی بار اڑا دیں- یعنی بار بار ٹپکنے کے دکھ سے ایک ہی بار نجات حاصل کر لیں-

عرصہ شوق ترا مشت غباریم ما تن چو بریزد زہم، ہم بہ تپیدن دہیم

لغت : عرصہ شوق: میدان عشق-- بریزد زہم: ریزہ ریزہ ہو کر گر جائے-- تپیدن: تڑپنا--

ترجمہ : ہم تیرے عرصہ شوق یا منزل شوق کے مشت غبار ہیں (ہماری حیثیت ایک مٹھی بھر غبار کی ہے)- جب تیرے عشق میں ہمارا جسم خاک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے تو ہم اس میں تڑپ پیدا کر دیتے ہیں، یعنی ہم اپنی یہ خاک (ریزہ ریزہ جسم) اڑا دیتے یا پھیلا دیتے ہیں-

جلوہ غلط کردہ اند، رُخ بکشا تا ز مہر ذرہ و پروانہ را مژدہ دیدن دہیم

لغت : غلط کردہ اند: لوگوں نے غلط تصور کیا ہے-- رخ بکشا: چہرے سے نقاب اٹھا دے-- دیدن: دیکھنا، صحیح جلوہ--

ترجمہ : (محبوب حقیقی سے خطاب ہے) اِنسانوں نے تیرے جلوے کا غلط تصور کیا ہے، تو (اے محبوب حقیقی) اپنے چہرے سے نقاب اٹھا دے تا کہ مُحبت سے ذرے اور پروانے دونوں کو صحیح جلوہ دیکھنے کی خُوشخبری دیں- چونکہ تصور غلط ہے اس لئے ذرہ آفتاب کا اور پروانہ شمع کا شیدائی ہے اگر صحیح تصور ہو تو یہ جو مختلف افراد و اقوام میں رائج تصور ہے وہ ختم ہو جائے، صحیح تصور اس ذات کے بے نقاب چہرے سے ہو سکتا ہے- معلوم ہوتا ہے غالب نے عرفی کی اس غزل سے متاثر ہو کر یہ شعر کہا ہے جس کا مطلع ہے :

حرم جویاں درے را می پرستند قفیہاں دفترے را می پرستند

سات اشعار پر مشتمل عرفی کی یہ غزل موضوع کے لحاظ سے مسلسل غزل بن گئی ہے- دو ایک شعر

از آں دعویٰ بہ شیخ و برہمن ماند کہ ہر یک داورے را می پرستند

برافگن پردہ تامعلوم گردد کہ یاراں دیگرے را می پرستند
سبزۂ ما در عدم تشنہ برق بلاست در رہ سیل بہار شرح دمیدن دہیم

لغت : سبزہ ما: مُراد ہمارا وجود-- دمیدن: اگنا، پھلنا پھُولنا--

ترجمہ : ہمارا سبزہ عدم میں برق بلا (مصیبتوں کی بجلی) کا پیاسا ہے۔ ہم بہار کے سیلاب کی راہ میں اسے پھلنے پھُولنے کی تفصیل بتائیں۔ مطلب یہ کہ اِنسان کا وجود گویا ایک سبزہ ہے جو عدم (نیستی) کی خاک سے پھوٹتا ہے اور بہار کی آمد پر خُوب پھلتا پھُولتا ہے لیکن خزاں آنے یعنی برق بلا گرنے سے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ گویا اِنسان کی ہستی، عدم سے وجود میں آکر کچھ عرصہ خُوب پھلتی پھُولتی ہے لیکن آخر فنا ہو جاتی ہے۔ اِنسان فانی ہے۔

بو کہ بہ مستی زنیم بر سر و دستار گل تا مے گلفام را مزد رسیدن دہیم

لغت : بو: بود کا مخفف، ممکن ہے، شاید-- زنیم: ہم سجائیں-- مے گلفام: سرخ پھُول (گلاب) کے رنگ کی یعنی سرخ شراب-- مزد: اجرت، مُراد داد-- رسیدن: پہنچنا--

ترجمہ : ممکن ہے (ہمیں چاہئے) کہ ہم عالم مستی میں اپنے سر اور دستار پر پھُول سجائیں تاکہ اس طرح شراب سرخ کے پہنچنے یعنی نشے کی داد دے سکیں۔ سر اور دستار پر پھُول سجانا سے مُراد بہت خُوشی اور عیش و نشاط کا اظہار کرنا ہے۔

بر اثر کوہکن نالہ فرستادہ ایم تاجگر سنگ را ذوق دریدن دہیم

لغت : کوہ کن: پہاڑ کھودنے والا، یعنی فرہاد جس نے کوہ بیستوں کھودا تھا-- اثر: نشان، نقش قدم کے لئے-- دریدن: پھٹنا--

ترجمہ : ہم فرہاد کے لئے نالہ و فریاد کر رہے ہیں تاکہ ہم پتھر کے جگر کو پھٹنے کا ذوق دیں۔ یعنی اسے اپنے پھٹنے میں لذت محسوس ہو۔ فرہاد نے کوہ بیستون کاٹ کر دودھ کی نہر بہائی اور اپنے اسی تیشے سے خُود کو ہلاک کر لیا۔ مطلب یہ کہ ہم فرہاد کے غم میں نالہ و فریاد کر رہے ہیں تاکہ پتھر کا دل، احساس رحم سے، پھٹ جائے اور اسے فرہاد پر اپنے ستم ڈھانے کا بھی احساس ہو جائے۔

شیوہ تسلیم ما بودہ تواضع طلب درخم محراب تیغ تن بہ خمیدن دہیم

لغت : شیوہ تسلیم: کسی کی رضا پر راضی ہونے کا انداز-- تواضع: عاجزی، انکسار-- تن بہ دہیم: راضی ہو جائیں-- خمیدن: جھکنا--

ترجمہ : ہمارا شیوہ تسلیم تواضع کا طالب ہے، چنانچہ جب ہم تلوار کے محراب میں خم دیکھتے ہیں تو ہم جھکنے پر تیار ہو جاتے ہیں، یعنی ہم اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ گویا۔ "سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے"۔

دامن از آلودگی سخت گراں گشتہ است وہ کہ در آرد ز پا، بہ کہ بہ چیدن دہیم

لغت : گراں گشتہ: بوجھل یا بھاری ہو گیا ہے-- در آرد زپا: پاؤں سے گرا دے، عاجز کر دے-- بہ: اچھا ہو گا-- چیدن: چننا، مُراد اٹھانا-- آلودگی: گناہ، لغزش--

ترجمہ : ہمارا دامن آلودگیوں کے باعث بہت ہی بھاری ہو چکا ہے، بہت ہی افسوس کی بات ہو گی اگر ہماری یہ گراں دامنی ہمیں گرا دے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم دامن اٹھالیں۔ یعنی لغزشوں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔

خیز کہ راز دروں در جگر نے دمیم نالہ خُود را ز خویش داد شنیدن دہیم

لغت : خیز: اٹھ-- نے: بانسری-- دمیم: ہم پھونکیں، بھر دیں-- شنیدن: سُننا--

ترجمہ : اٹھ کہ ہم اپنا راز دِل بانسری کے جگر میں پھونک دیں اور یوں اپنے ہی نالہ کو اپنی طرف سے سننے کی داد دیں۔ یعنی نے میں راز

پھوٹنے سے گویا اس میں سے فریاد ابھرے گی جو گویا ہمارے ہی درد دل کا نتیجہ ہوگی۔ اس (نے) کی پرسوز آواز سن کر ہم جب داد دیں گے تو یہ دراصل ہم اپنے ہی نالہ و فریاد کی داد دے رہے ہوں گے۔

غالب از اوراق مانقش ظہوری دمید "سرمہ حیرت کشیم دیدہ بدیدن دہیم"

لغت : اوراق: جمع ورق، مراد اشعار-- دیدن: دیکھنا--

ترجمہ : اے غالب! ہمارے اشعار سے ظہوری کا رنگ (طرز شعر گوئی) ٹپکتا ہے، ہم (شاعری میں اس پیروی پر) اپنی کامیابی کو آنکھوں میں حیرت کا سرمہ لگا کر دیکھ رہے ہیں۔ ظہوری کی پیروی پر اپنی کامیابی اور حیرانی کی بات کی ہے۔ ظہوری کا پورا شعر یوں ہے :

از دم تیغے مگر تن بہ تپیدن دہم سرمہ حیرت کشم دیدہ بدیدن دہم

ظہوری نے صیغہ واحد متکلم استعمال کیا ہے۔

غزل #18

بود بدگو سادہ با خود ہم زبانش کردہ ام از وفا آزردنت خاطر نشانش کردہ ام

لغت : بدگو: برا کہنے والا، برائی کرنے والا (رقیب)-- ہم زبان: ہم نوا-- آزردنت: تیرا آزردہ ہونا-- خاطر نشانش کردہ ام: میں نے اس کے دل میں (یہ بات) بٹھادی ہے--

ترجمہ : میری برائیاں (چغلیاں) کرنے والا یعنی رقیب بڑا سادہ دل تھا، میں نے اسے اپنا ہم نوا بنالیا ہے اور اس طرح اس کے دل میں یہ بات بٹھادی ہے کہ تو یعنی محبوب وفاؤں سے آزردہ ہوتا ہے۔ یعنی عاشق نے اس کی اس سادگی سے فائدہ اٹھا کر اسے محبوب سے بدظن کردیا ہے اب وہ نہ محبوب سے محبت کرنے کی خواہش رکھے گا اور نہ عاشق کو برا بھلا کہے گا۔

بر امید آں کہ اختر درگذر باشد مگر ہرزہ می گویم کہ برخود مہربانش کردہ ام

لغت : درگذر باشد: گذر جائے گا، بدل جائے گا-- ہرزہ می گویم: فضول اور بیکار بات کرتا ہوں--

ترجمہ : اس امید پر کہ میرا ستارہ شاید کبھی بدل جائے (اب برا ہے، اچھا ہو جائے) میں یہ بیکار قسم کی بات کرتا رہتا ہوں کہ میں نے اسے (محبوب) اپنے اوپر مہربان کرلیا ہے۔ یعنی وہ مہربان تو نہیں ہے لیکن میں دل کو تسلی دینے کی خاطر ایسا کہتا رہتا ہوں، مطلب یہ کہ شاید کبھی وہ مہربان ہو جائے۔

گوشہ چشمش بہ بزم دل ربایاں بامن است وقت من خوش باد کزخود بدگمانش کردہ ام

لغت : دل ربایاں: دل ربا کی جمع، دل اڑانے والے یعنی حسین-- وقت من خوش باد: خدا کرے میرا وقت اچھا رہے--

ترجمہ : حسینوں کی محفل میں میرے محبوب کا گوشہ چشم (توجہ) میری طرف ہے۔ خدا کرے میرا وقت اچھا رہے کہ میں نے اسے اپنے بارے میں بدگمان (غلط فہمی کا شکار) کرلیا ہے۔ یعنی عاشق کی نظریں دوسرے حسینوں پر لگی ہیں، یوں وہ اپنے محبوب کی طرف متوجہ نہیں۔ محبوب یہ سمجھ کر کہ عاشق اس سے مایوس ہو کر اس سے ہٹ رہا ہے، وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جو عاشق کی خوش نصیبی ہے۔

جاں بتاراج نگاہے دادن از عجزم شمرد آں کہ منع ربط دامن بامیانش کردہ ام

لغت : عجزم: میری عاجزی-- شمرد: سمجھا-- منع: مراد ختم کردیا--

ترجمہ : میں تو اس کی ایک نگاہ پر جان دینے والا تھا لیکن اس نے میرے اس عمل کو میری عاجزی اور کمزوری پر محمول کر لیا، چنانچہ میں نے اس کی کمر سے اپنے دامن کا تعلق ختم کر لیا ہے۔ یعنی میرا جو اس سے بے حد ربط تھا وہ میں نے اس کی اس سوچ پر ختم کر دیا ہے، قطع تعلق کر لیا ہے۔

دل زجوش گریہ گر بر خویشتن بالد رواست　　قطرہ اے بود است و بحر بیکرانش کردہ ام

لغت : برخویشتن بالد: خود پر فخر کرے -- رواست: جائز ہے، بجا ہے -- جوش گریہ: بہت آنسو بہانا --

ترجمہ : اگر ہمارا دل (محبت میں) اپنے جوش گریہ پر فخر کر رہا ہے تو یہ بجا ہے، کیونکہ وہ (دل) ایک قطرہ تھا جسے ہم نے بے کراں (بہت وسیع) سمندر بنا دیا ہے۔

در حقیقت نالہ اے از مغز جاں روئیدہ است　　کز برائے عذر بیتابی زبانش کردہ ام

لغت : روئیدہ است: پھوٹا ہے، ابھرا ہے --

ترجمہ : در حقیقت یہ ایک نالہ ہے جو میری جان کے مغز یعنی گہرائی سے ابھرا ہے اور جسے میں نے اپنی بیقراری چھپانے کے بہانے زبان بنا لیا ہے۔ یعنی میں جو اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لئے فریاد و فغاں کرتا ہوں تو یہ دراصل میری زبان سے نہیں ہے۔ (میرے منہ میں زبان نہیں ہے) بلکہ یہ نالہ ہے جو میری جان کی گہرائی سے ابھرا ہے۔

بدگمان و نکتہ چین و عیب جویش دیدہ ام　　امتحانے چند صرف امتحانش کردہ ام

لغت : عیب جویش: اسے، دوسروں میں عیب نکالنے والا -- امتحان: آزمانا، آزمائش --

ترجمہ : میں نے اسے یعنی اپنے محبوب کو (دوسروں سے) بدگمان ہونے والا، دوسروں پر نکتہ چینی کرنے والا اور عیب جو پایا ہے۔ میں نے اس کی یہ عادت آزما دیکھی ہے اور اس امتحان یعنی آزمانے میں میں نے اسے کئی بار آزمایا ہے۔ گویا یہ بات مکمل طور پر تصدیق شدہ ہے کہ وہ بدگمان وغیرہ ہے۔

در تلاش منصب گل چینی ام دارد ہنوز　　آں کہ ساقی را بہ مستی باغبانش کردہ ام

لغت : منصب: عہدہ -- گل چینی: پھول چننا، توڑنا --

ترجمہ : اس (محبوب) نے ابھی تک گل چینی کے منصب کی تلاش میں مجھے مصروف رکھا ہے، یعنی اس محبوب نے مصروف رکھا ہے (اس) کے لئے مستی میں میں نے ساقی کو اس کا باغباں بنایا تھا۔ باغباں سے مراد محافظ یعنی عاشق، محبوب کو پوری طرح بدمست بنا کر اس کے چمن حسن سے گل چینی کا خواہاں ہے لیکن محبوب اسے اس کا موقع ہی نہیں دے رہا اور یوں عاشق مذکورہ منصب کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ گویا بے حد شراب نوشی پر بھی محبوب پر مستی طاری نہیں ہو رہی جس سے عاشق فائدہ اٹھا سکے۔

جوہر ہر ذرہ از خاکم شہید شیوہ ایست　　وائے من کز خود شمار کشتگانش کردہ ام

لغت : کشتگانش: اس یعنی محبوب کے ہاتھوں مارے یا قتل کئے ہوئے --

ترجمہ : میری خاک کے ہر ذرے کا جوہر (اصل، یعنی ذرہ) اس کے ناز و ادا کا شہید ہے، لیکن افسوس ہے مجھ پر کہ میں نے اسے اپنے (یعنی محبوب کے اپنے) کشتگان ناز یعنی عاشقوں کی گنتی پر لگا رکھا ہے۔ ظاہر ہے اس صورت میں وہ بھلا مجھے کب خاطر میں لائے گا۔

تا نیارد خوردہ بر بدمستی دوشم گرفت　　بوسہ را در گفتگو مہر دہانش کردہ ام

لغت : نیارد خوردہ: نکتہ چینی نہ کرے -- بدمستی دوشم: میری کل رات کی بدمستی --

ترجمہ : اس خاطر کہ وہ (محبوب) میری گذشتہ رات کی بدمستی پر کوئی نکتہ چینی نہ کرے، میں نے باتوں باتوں میں اس کا منہ چوم لیا، گویا اس طرح میں نے اس کے منہ پر مہر لگادی ہے۔

در طلب دارم تقاضایے کہ گوئی درخیال　　بوسہ تحویل لب شکر فشانش کردہ ام

لغت : تحویل: سپرد کرنا-- لب شکر فشانش: اس کے شکر بکھیرنے والے ہونٹ، یعنی شیریں لب--

ترجمہ : اس کے شیریں ہونٹوں سے بوسہ حاصل کرنے کی خواہش دِل میں کچھ اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ لگتا ہے جیسے میں نے بوسے کو اس کے شیریں ہونٹوں کے سپرد کردیا ہے، یعنی ان لبوں کا بوسہ لے ہی لیا ہے۔ اگلی غزل کا مطلع بھی کچھ اسی موضوع کا حامل ہے۔

غالب از من شیوہ نطق ظہوری زندہ گشت　　از نوا جاں درتن ساز بیانش کردہ ام

لغت : شیوہ نطق: زبان کا انداز، انداز بیان (شاعری میں)-- نوا: نغمہ، مُراد شاعرانہ نغمے، شاعری--

ترجمہ : اے غالب! میری وجہ سے ظہوری کا طرز بیان زندہ ہوگیا ہے۔ یعنی میرے شاعرانہ نغموں نے اس کے سازبیان (یعنی شاعری) میں ایک روح پھونک دی ہے۔ اس شعر میں اپنی بھی اور ظہوری کی شاعری کو بھی سراہا ہے۔ جیساکہ گذشتہ غزلوں میں ملاحظہ ہوا، غالب نے مغلیہ دور کے کئی ایک شعرا، بالخصوص ظہوری اور نظیری وعرفی، کی غزلوں کے جواب میں غزلیں کہی ہیں اور ان شعرا کی پیروی کی ہے۔

غزل #19

می ربایم بوسہ وعرض ندامت می کنم　　اختراعے چند در آداب صحبت می کنم

لغت : می ربایم بوسہ: میں اس کا بوسہ چرا تا یعنی چپکے سے لے لیتا ہوں-- عرض: اظہار-- اختراعے: چند ایجادیں، چند جدتیں--

ترجمہ : میں چپکے چپکے محبوب کا بوسہ لے لیتا ہوں اور پھر اس سے اپنی شرمندگی کا اظہار کرتا ہوں (یعنی معذرت کرتا ہوں کہ غلطی ہوگئی، معاف کردے) اس طرح میں آداب صحبت میں چند جدتیں پیدا کر رہا ہوں۔ کسی غلطی کا اعتراف کرکے معذرت کرلینا بھی آداب صحبت کا حصّہ ہے لیکن عاشق نے اس کا نیا انداز نکالا ہے۔

ناتوانم، برنتابم صدمہ، لیک ازفرط آز　　تا در آویزد بمن اظہار طاقت می کنم

لغت : برنتابم: میں برداشت نہیں کرتا (کرسکتا)-- فرط آز: حرص کی کثرت-- در آویزد: الجھ جائے، چمٹ جائے--

ترجمہ : اگرچہ میں ناتواں ہوں اور کوئی صدمہ برداشت نہیں کرسکتا لیکن کثرت حرص کے باعث میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتا ہوں تاکہ وہ مجھ سے چمٹ جائے۔ گویا محبوب کا عاشق کے ساتھ چمٹنا یا الجھنا عاشق کے لئے تکلیف کا باعث تو ہوگا لیکن عاشق اس تکلیف کو برداشت کرلے گا اور اسے اپنی ناتوانی کا احساس نہ ہوگا۔

گوئی از دشواری غم اندکے دانستہ است　　می کشد بے جرم ومی داند مرُوّت می کنم

لغت : اندکے: تھوڑا، کسی قدر-- می کشد: قتل یا ہلاک کرتا ہے-- مرُوّت: لحاظ، احسان--

ترجمہ : معلوم ہوتا ہے وہ (محبوب) غم کی دشواریوں سے کسی قدر آگاہ ہوگیا ہے، چنانچہ وہ مجھے میرے کسی جرم کے بغیر ہی قتل کرتا اور یوں سمجھتا ہے کہ وہ مجھ پر احسان کر رہا ہے۔ یعنی عاشق غموں میں مبتلا ہے، محبوب اسے قتل کرکے ان غموں سے نجات دلا رہا ہے۔ گویا یہ عاشق پر اس کا احسان ہے۔

در تپش ہر ذرہ از خاکم سویدائے دِل است ہر چہ از من رفت ہم بر خویش قسمت می کنم

لغت : سویدائے دل: دِل پر ایک سیاہ تل-- قسمت می کنم: تقسیم کرلیتا ہوں--

ترجمہ : تڑپ میں میری خاک کا ہر ذرہ گویا دِل پر ایک سیاہ تل ہے- چنانچہ جو کچھ میں نے کھویا ہے اسے پھر اپنے آپ میں تقسیم کر لیتا ہوں- مطلب یہ کہ عشق کی تڑپ میں زندگی کھو دی اور خاک ہو گئے لیکن یہ تڑپ اب بھی برقرار ہے چنانچہ میری خاک کا ہر ذرہ ایک طرح سے سویدائے دل ہے یعنی ہر ذرہ تڑپتا ہوا دِل ہے' یوں میں نے اپنی کھوئی ہوئی چیز کو دوبارہ پالیا ہے-

غافلم زآں پیچ و تاب غصہ کز غم در دل است دل شگاف آہے بہ امید فراغت می کنم

لغت : غصہ: گھٹن' بیحد رنج و غم-- دل شگاف آہے: دِل کو چیر دینے والی ایک آہ--

ترجمہ : میں اپنے دِل میں' غم کی وجہ سے پیدا ہونے والے رنج والم کے پیچ و تاب سے بے خبر ہوں' اسی لئے اس امید پر دِل شگاف آہیں بھر رہا ہوں کہ مجھے ان کی بدولت سکون ملے گا- مطلب یہ کہ ایسی آہیں تو اور بھی بیتابی و بیقراری کا باعث بنیں گی لیکن میں بیخبری میں ایسا کئے جارہا ہوں-

سنگ و خشت از مسجد ویرانہ می آرم بہ شہر خانہ اے در کوے ترسایاں عمارت می کنم

لغت : مسجد ویرانہ: غیر آباد مسجد' جہاں نمازی کم یا نہیں ہوتے-- می آرم: میں لاتا ہوں-- ترسایاں: ترسا کی جمع' آتش پرست-- عمارت می کنم: میں تعمیر کرتا ہوں--

ترجمہ : میں غیر آباد مسجد سے پتھر اور اینٹیں اٹھا کر لاتا ہوں اور آتش پرستوں کے کوچے میں ایک گھر تعمیر کرتا ہوں- یعنی مسجد میں نمازی نہیں ہیں- یا اس میں کوئی رونق نہیں جبکہ آتش پرستوں کا کوچہ پوری طرح آباد ہے- اس شعر میں ویرانہ اور عمارت میں صنعت تضاد ہے-

کردہ ام اِیمان خود را دست مزد خویشتن می تراشم پیکراز سنگ وعبادت می کنم

لغت : دست مزد: ہاتھوں کی محنت مزدوری-- می تراشم: میں تراشتا ہوں-- پیکر: جسم' مُراد بت--

ترجمہ : میں نے اپنے اِیمان کو اپنے ہاتھوں کی مزدوری بنالیا ہے' چنانچہ میں پتھر تراش کر بت بناتا اور اس کی عبادت کرتا ہوں- مطلب یہ کہ اپنے معبود کا قرب میسر ہو- اس پر ایمان لانے میں ایک خاص جذبہ دل میں پیدا ہوتا ہے- یہ جو اپنے ہاتھوں سے بت تراشتا ہے' اس کا قرب تو حاصل ہے- دُوسرے لفظوں میں اس بت پرستی کے پردے میں میں اس ذات حقیقی کی عبادت کرتا ہوں-

چشم بد دور اِلتفاتے در خیال آوردہ ام ہر چہ دشمن می کند' بادوست نسبت می کنم

لغت : التفاتے: ایک توجہ' مہربانی--

ترجمہ : خدا نظر بد سے بچائے' میرے ذہن میں محبوب کی مہربانی و توجہ کا ایک تصور پیدا ہوا ہے' اور وہ یہ کہ جو سلوک دشمن (رقیب) میرے ساتھ روا رکھتا ہے میں اسے دوست یعنی محبوب سے منسوب کرلیتا ہوں- یعنی رقیب کی جفا (عاشق) سے دشمنی محبوب ہی کی وجہ سے ہے' اس لئے اس دشمنی کو محبوب کا التفات سمجھ لیتا ہوں-

دست گاہ گل فشانی ہاے رحمت دیدہ ام خندہ بر بے برگی توفیق طاعت می کنم

لغت : دست گاہ: مُراد سامان' دولت و ثروت-- بے برگی: بے سروسامانی--

ترجمہ : میں نے رحمت ایزدی کی گل افشانیوں کی ثروت و دولت کی فراوانی دیکھی ہے' جس کی بنا پر مجھے طاعت و عبادت کی توفیق کی بے سروسامانی پر ہنسی آتی ہے- یعنی خدائے پاک رحیم و کریم ہے- اس کی رحمتیں ہر کسی پر ہیں لیکن جو لوگ محض اپنی عبادت کے زعم میں اس

کی رحمتوں کے طالب ہیں، وہی ان سے محروم رہتے ہیں- بے برگی سے محرومی مُراد ہے-

زنگ غم زآئینۂ دِل جز بہ مے نتواں زدود دردم از دہراست و با ساقی شکایت می کنم

لغت : نتواں زدود: نہیں مٹایا جاسکتا-- دردم: میرا دکھ-- ازدہراست: زمانے کا دیا ہوا--

ترجمہ : آئینہ دِل سے غم کا زنگ شراب کے بغیر نہیں مٹایا جاسکتا- میرا دکھ تو زمانے کا دیا ہوا ہے لیکن میں شکایت ساقی سے کرتا ہوں- دکھوں کا باعث تو دُنیاوی مسائل ہیں لیکن چونکہ ساقی شراب نہیں پلا رہا کہ اس سے ان دکھوں کا احساس ختم ہو جائے اس لئے ساقی سے شکوہ کیا جارہا ہے-

غالبم غالب ہم آئیں برنتابم درسخن بزم برہم می زنم چندانکہ خلوت می کنم

لغت : غالبم: میں غلبے والا ہوں، دُوسروں پر مجھے غلبہ حاصل ہے-- ہم آئیں: ہم نوا، مُراد دُوسرے شاعر-- برنتابم: میں برداشت نہیں کرتا-- چندانکہ: جس قدر--

ترجمہ : اے غالب! اپنی شاعری کے لحاظ سے میں دُوسرے شعرا پر بھاری ہوں- میں شاعری میں اپنا کوئی ہمنوا برداشت نہیں کر سکتا- میں جس قدر خلوت اختیار کرتا ہوں اسی قدر محفل کو درہم برہم کر دیتا ہوں- شاعری میں اپنی انفرادیت کی بات کی ہے- یہ انفرادیت گویا اس کی تنہائی (خلوت) ہے- چنانچہ وہ جس قدر انفرادیت کا شاعری میں اپنی الگ راہ کا مظاہرہ کرتا ہے، اتنا ہی دُوسرے شعرا کی شاعری اس کے آگے ماند پڑ جاتی ہے- خلوت یعنی انفرادیت اور بزم سے مُراد دُوسرے شعرا ہیں- خلوت اور بزم میں صنعت تضاد ہے-

---

غزل #20

صُبح شد، خیز کہ روداد اثر بنمایم چہرہ آغشتہ بہ خُوناب جگر بنمایم

لغت : خیز: اٹھ-- روداد اثر: جو کچھ بیتی ہے اس کا ماجرا-- آغشتہ: بھرا ہوا، لتھڑا ہوا-- خوناب: خالص خُون، خُون کے آنسو--

ترجمہ : صُبح طلوع ہو گئی ہے، اٹھ کہ اب میں تجھے اپنی وہ حالت و کیفیت دکھاؤں جو شب ہجر میں مجھ پر گذری ہے، یعنی تجھے اپنا چہرہ دکھاؤں جو جگر کے خُوناب سے لتھڑا پڑا ہے- گویا عاشق شب ہجر میں مسلسل خُون کے آنسو بہاتا رہا ہے-

پنبہ یکسو نہم ازداغ کہ رخشد چوں روز آخرے نیست شبم را کہ سحر بنمایم

لغت : پنبہ: روئی، پھاہا-- رُخشد: چمکے-- آخرے: کوئی آخر، اختتام، ختم ہونے کی حالت--

ترجمہ : میں اپنے زخم سے پھاہا اُتار کر ایک طرف رکھ رہا ہوں تاکہ اس (زخم) میں دِن کی سی روشنی پیدا ہو- (وہ دِن کی طرح روشن ہو)، اس لئے کہ میری رات (شب فراق) کے ختم اور دِن طلوع ہونے کی کوئی توقع نہیں ہے- مطلب یہ کہ غم کا وقت طویل ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ خُوشی کی مدت عارضی ہوتی ہے- بقول اقبال :

مہینو صل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

خویشتن را دگر از گریہ نگہداشت بہ زور جگر خستہ خُود آں بہ کہ دگر بنمایم

لغت : جگرخستہ: زخمی جگہ-- نگہداشت بہ زور: طاقت سے یا زبردستی روکے رکھا، ضبط کئے رکھا--

ترجمہ : میرے جگرخستہ نے خُود کو ایک مرتبہ پھر گریہ وزاری سے بزور روکے رکھا (گریہ ضبط کی)، اب بہتر یہی ہے کہ میں اس جگرخستہ کو

کسی اور صورت میں ظاہر کروں۔ مطلب یہ کہ میں کب تک گریہ کو ضبط کرتا رہوں گا ضروری ہے کہ اب اظہار غم کی کوئی اور صورت نکالوں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا ہو۔

حد من نیست کہ بنمایمش، آرے از دور بامن آ تا سر آں راہگذر بنمایم

لغت : حد من نیست: میرے بس کی بات نہیں -- بنمایمش: میں تجھے وہ (رہگذر محبت) دکھاؤں --

ترجمہ : یہ بات میرے بس میں نہیں ہے کہ راہ محبت میں جو کچھ (عاشق پر) گذرتی ہے وہ میں تجھے دکھا سکوں ہاں تو میرے ساتھ چل تاکہ میں تجھے دور سے اس رہگذر کا آغاز دکھادوں نشان دہی کردوں کہ یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی اس کے آغاز ہی سے دشواریاں یا رنج والم شروع ہو جاتے ہیں، آگے بڑھ کر ان میں کتنا اضافہ نہ ہوتا ہوگا۔

می کند ناز، گماں کردہ کہ خط دیر دمد خیز تا شعبدہ جذب نظر بنمایم

لغت : خط: چہرے پر نمودار ہونے والا سبزہ -- دیر دمد: دیر سے پھوٹے یا اگے گا -- شعبدہ: انوکھی بات --

ترجمہ : وہ ناز وادا دکھا رہا ہے اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ اس کے چہرے پر سبزہ کچھ دیر یا مدت کے بعد نمودار ہوگا۔ تو اٹھ (آ) تاکہ میں تجھے اپنے جذب نظر کا شعبدہ دکھاؤں۔ معشوق تو غلط فہمی کا شکار ہے جبکہ عاشق کو وہ سبزہ پوری طرح نظر آرہا ہے۔

آتش افروختہ وخلق بحیرت نگراں رخصتے دہ کہ بہ ہنگامہ ہنر بنمایم

لغت : آتش افروختہ: اس نے آگ جلا رکھی ہے، مراد آتش حسن -- رخصتے دہ: اجازت دے --

ترجمہ : اس محبوب کا حسن گویا آتش افروختہ (بھڑکتی آگ) ہے اور لوگ (اس کے حسن کی اتنی چمک دمک کے باعث) اسے حیرت سے دیکھ رہے ہیں، گویا ایک ہنگامہ برپا ہے۔ مجھے اجازت دے کہ میں اس ہنگامے میں اپنا ہنر دکھاؤں۔ یعنی لوگ تو دیکھ کر حیرت زدہ ہیں، یہ تو کوئی بات نہیں ہنر تو یہ ہے کہ اس کی اس بھڑکتی آگ میں جل جانا چاہئے (اس پر فدا ہو جانا چاہئے)

چوں بہ محشر اثر سجدہ ز سیما جویند داغ سودائے تو ناچار ز سر بنمایم

لغت : سیما: پیشانی -- جویند: تلاش کریں، دیکھیں --

ترجمہ : جب روز محشر لوگوں کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان دیکھے جائیں گے تو مجھے مجبوراً اپنے سر میں تیری محبت کا پوشیدہ داغ دکھانا پڑے گا۔ خدا سے خطاب ہے۔ مطلب یہ کہ اگرچہ میں ظاہری عبادت کا پابند نہیں ہوں لیکن تیری ذات اقدس سے مجھے بے حد محبت عقیدت ہے۔

دل ربایانہ بہ زنداں ہمہ روزم گذرد بس کہ خود را بتو از روزن در بنمایم

لغت : دل ربایانہ: محبوب کا سا انداز، پیارا انداز -- زنداں: قید خانہ --

ترجمہ : زنداں میں میرا تمام دن ربایانہ انداز میں گذرتا ہے، تاکہ میں روزن در سے خود کو تجھے دکھاتا رہوں۔ مراد یہ کہ میں زنداں میں ایسی دلچسپ حرکتیں کرتا ہوں کہ محبوب روزن در سے انہیں دیکھ کر میری طرف متوجہ ہو جائے۔

بر رقم سنج یسار تو زنم بانگ بہ حشر کش رضانامہ خوں ہائے ہدر بنمایم

لغت : رقم سنج: تحریر کرنے والا، مراد یعنی انسانوں کے گناہ وثواب لکھنے والے فرشتے، کرامن کاتبین -- یسار: بایاں، بائیں کندھے کا فرشتہ (منکر) جو گناہ لکھتا ہے -- خوں ہائے ہدر: ضایع ہو جانے والے خون، جنہیں توجہ کے لائق نہ سمجھا جائے -- کش: کہ اسے --

ترجمہ : میں قیامت کے روز (اے خدا) تیرے گناہ نویس فرشتے کو پکاروں گا اور اسے رائیگاں جانے والے خون کے راضی نامے دکھاؤں گا۔

یعنی مذکورہ فرشتے نے میری خطائیں تو لکھ لیں لیکن میں نے محبت میں جو اپنا خون بہایا جس کا کوئی صلہ نہ ملا' اس پر توجہ نہیں دی اور اسے میری برائی کے طور پر لکھ لیا جبکہ یہ سب کچھ محبوب کی مرضی سے ہوا۔

غالب ایں لعب بہ گل مہرہ رضا جوئی تست تو خریدار گہر باش، گہر بنمایم

لغت : لعب: کھیل-- گل مہرہ: مٹی کا مہرہ--

ترجمہ : اے غالب، مٹی کے مہروں کے ساتھ میرا کھیل یا شغل صرف تیری خوشنودی کی خاطر ہے، ورنہ اگر تو موتی کا خریدار ہو تو میں تجھے موتی دکھا سکتا ہوں۔ مطلب یہ کہ کسی بھی اہلِ ہنر کو بعض مرتبہ' ماحول کی ناسازگاری کے باعث' اپنے مقام بلند سے نیچے آنا پڑتا ہے۔ تاہم اگر اس کے ہنر کے قدردان پیدا ہو جائیں تو اس کا یہ ہنر گویا قیمتی موتی ہے۔

غزل #21

تا بہ کے صرف رضا جوئی دلہا باشم فرصتم باد کزیں پس ہمہ خود را باشم

لغت : رضاجوئی: دوسروں کی خوشی کا خیال-- فرصتم باد: خدا کرے مجھے موقع مل جائے--

ترجمہ : میں آخر کب تک دوسروں کے دلوں کی خوشی کا خیال رکھوں (رضاجوئی میں مصروف رہوں)۔ خدا کرے کہ مجھے موقع مل جائے تاکہ اس کے بعد میں پورے طور پر اپنے لئے زندہ رہوں۔ "اپنے لئے زندہ رہوں" یعنی اپنی ذات پر بھی توجہ دوں۔

گاہ گاہ از نظرم مست وغزل خواں بگذر ورنہ برعہدہ من نیست کہ رسوا باشم

لغت : غزل خواں: غزل گاتے ہوئے-- عہدہ: ذمہ داری، منصب--

ترجمہ : کبھی کبھار میرے سامنے سے غزل خوانی کرتے ہوئے گذر، ورنہ یہ صرف میری ہی ذمہ داری (یعنی میرے ہی لئے) نہیں کہ میں تیری محبت میں رسوا ہوتا رہوں، یعنی تیرا بھی کچھ چرچا ہو کہ اس طرح میری رسوائی کا بھی کچھ مداوا ہو جائے۔

سخت جانان تو ورپاس غم استاد خودند شرر از من نہ جہد گر رگ خارا باشم

لغت : سخت جاناں: سخت جان کی جمع مراد عاشق جو محبت میں غم والم اٹھا کر بھی زندہ رہتے ہیں-- نہ جہد: نہ ابھرے، نہ جھڑے-- رگ خارا: سخت پتھر کی رگ--

ترجمہ : تیری محبت میں گرفتار سخت جان (عشاق) اپنے غم محبت کی لاج رکھنے میں ماہر ہیں۔ چنانچہ میں اگر پتھر بھی ہوں تو میری رگوں سے آتش غم کی چنگاریاں نہ جھڑیں گی۔ مطلب یہ کہ غم محبت کو میں پوری طرح ضبط کرنے میں ماہر ہوں۔

با دل چوں تو ستم پیشہ داور نشناس چہ کنم گر ہمہ اندیشہ فردا باشم

لغت : ستم پیشہ: ظالم، جور وستم کرنے والا-- داور نشناس: خدا کو نہ ماننے والا، خدا کا خوف دل میں نہ رکھنے والا-- اندیشہ فردا: آنے والے کل یعنی قیامت کا خیال--

ترجمہ : میں تجھ ایسے ستم پیشہ اور خدانشناس (محبوب) کے ساتھ کیونکر نپٹ سکتا ہوں، اب اگر میں سراسر اندیشہ فردا بن جاؤں یعنی یہ خیال کروں کہ قیامت کے دن مجھ پر تیرے جور وستم کا حساب لیا جائے گا تو وہ بھی بے سود ہے اس لئے کہ تو تو ہے ہی خدانشناس، تو ان باتوں کا کیا اثر لے گا کیا ڈرے گا۔

حسرت روے ترا، حور تلافی نکند از تو آخر بچہ امید شکیبا باشم

لغت : تلافی نکند: کمی پوری نہ کرے گی، بدلہ یا عوض نہ بنے گی-- شکیبا: صبر کرنے والا--

ترجمہ : تیرے چہرے (کو دیکھنے) کی حسرت، حور کا چہرہ دیکھنے سے بھی پوری نہ ہوگی، پھر بھلا میں کس امید پر تیرے دیدار کے سلسلے میں صبر سے کام لوں- گویا حور کے حُسن میں وہ دِل کشی نہیں جو تیرے حُسن اور ناز و ادا میں ہے-

ہوش پرکار کشاے ورق بے خبری است گم شوم درخود و درنقش توپیدا باشم

لغت : پرکار کشا: نقش و نگار دینے والا--

ترجمہ : ہوش ہی بے خبری کے ورق کو نقش و نگار سے آراستہ کرتا ہے- میں خود میں کھو جاتا اور تیرے نقش میں ظاہر ہوتا ہوں- یعنی اپنے احساس کی بیداری کے باعث میں خُود سے بے خبر ہو کر ذات حق میں ابھرا ہوں- گویا یوں بجز حق کے میرے وجود کی کوئی حیثیت و حقیقت نہیں ہے-

باچنیں طاقتم آیا کہ بریں داشت کہ من طرف فتنہ دلہاے توانا باشم

لغت : باچنیں طاقتم: مجھے اس طاقت (ناتوانی) کے ہوتے ہوئے-- کہ: کس نے-- بریں داشت: مجھے اس پر آمادہ کیا، اکسایا-- طرف: مقابل--

ترجمہ : میری اس ضعیف طاقت کے ہوتے ہوئے آخر کس نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا یا اکسایا کہ میں توانا دلوں کے فتنے کا مقابل بنوں (ان کا مقابلہ کروں)- یعنی میں اپنی تمام تر ناتوانی کے باوجود تیرے غمہاے محبت برداشت کرنے میں بڑے بڑے تواناؤں کا حریف اور مدمقابل بن سکتا ہوں- "کس نے" کا اشارہ محبوب کی طرف ہے-

درکنارم خز وزآلائش دامن مہراس تاب آں کو کہ ترا یابم و خُود راباشم

لغت : درکنارم: میرے پہلو میں-- خز: سما-- مہراس: مت ڈر-- کو: کہاں--

ترجمہ : تو میرے پہلو میں آ کر سما جا اور میرے دامن کی آلودگی سے مت ڈر- مجھ میں اتنی طاقت کہاں کہ میں تجھے پا کر خُود کو برقرار رکھ سکوں یا خود میں رہ سکوں- تیرے اس طرح سما جانے سے میں اپنے آپ میں نہ رہوں گا-

ہمچو آں قطرہ کہ برخاک فشاند ساقی دورم از کنج لبت گرہمہ صہباباشم

لغت : فشاند: بکھیر تا گرا تا ہے-- کنج لبت: تیرے ہونٹوں کا گوشہ--

ترجمہ : اگر میں سراسر شراب بھی ہوں تو بھی تیرے ہونٹوں کے گوشے سے دور ہوں، یعنی میں بالکل اس قطرہ شراب کی طرح ہوں جسے ساقی زمین پر گرا دیتا ہے- مطلب یہ کہ جب تک تو مجھے قبول نہ کرے، میری زندگی بیکار ہے-

قبلہ گم شدگان رہ شوقم غالب لاجرم منصب من نیست کہ یکجا باشم

لغت : گم شدگاں: گم شدہ کی جمع، راستہ بھولے ہوئے-- لاجرم: بلاشبہ، بے شک، یقیناً-- قبلہ: مُراد رہنما--

ترجمہ : اے غالب! میں راہ عشق میں بھٹک جانے والوں کا قبلہ یعنی راہنما ہوں، بلاشبہ میرا یہ منصب نہیں کہ میں ایک جگہ ٹک کے رہوں- "منصب نہیں" سے مُراد مناسب نہیں ہے- رہنما کا کام بلکہ فریضہ ہے کہ وہ راستہ بھولے ہوؤں کو صحیح راستے پر لائے- گویا غالب عشق میں ایسے مقام پر ہے جہاں وہ عشق کے مارے ہوؤں کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں صحیح جذبہ عشق سے آگاہ کرے-

غزل #22

دگر نگاہ ترا مست ناز می خواہم حساب فتنہ ز ایام باز می خواہم

لغت : دگر: ایک مرتبہ پھر، دوبارہ-- ایام: جمع یوم، دن، مُراد زمانہ--

ترجمہ : میں ایک مرتبہ پھر تیری نگاہوں کو ناز و ادا میں مست دیکھنے کا آرزومند ہوں تاکہ اس طرح میں زمانے سے اس کے فتنوں کا حساب لے سکوں، بازپرس کر سکوں- مطلب یہ کہ میری خواہش ہے کہ تو ایک مرتبہ پھر مجھے نظر التفات سے دیکھے تاکہ میں زمانے کے ہاتھوں اٹھائے ہوئے دکھوں کو بھول جاؤں-

وفا خوش است اگر داغ ہم فنی نبود زبانہ ہاے سمندر گداز می خواہم

لغت : داغ ہم فنی: ایک ہی فن کے ہونے یا حریف یا رقیب کا داغ-- زبانہ: شعلہ، لپٹ، بھڑک-- سمندر: آگ میں رہنے والا کیڑا-- سمندر گداز: سمندر کو پگھلا دینے والا--

ترجمہ : وفا ایک اچھی بات یا عمل ہے، بشرطیکہ کسی رقیب کا داغ دل پر نہ ہو- میں تو ایسے شعلوں کا خواہشمند ہوں جو سمندر کو بھی جلا پگھلا دے- مطلب یہ کہ وفا اسی صورت میں اچھی ہے کہ ہماری محبت میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو اور چونکہ آتش عشق میں سمندر بھی میرا رقیب ہو گا، اس لئے میں ایسی نیز آتش چاہتا ہوں جو سمندر کو بھی جلا ڈالے-

گذشتم از گلہ در وصل، فرصتم بادا زبان کوتہ و دست دراز می خواہم

لغت : فرصتم بادا: خدا کرے مجھے موقع ملے-- زبان کوتہ: کوتاہ، چھوٹی یا کم بولنے والی زبان-- دست دراز: لمبا ہاتھ، مُراد ایسا ہاتھ جس میں آگے بڑھنے کی جرات ہو--

ترجمہ : میں نے وصل میں گلہ و شکوہ کا معاملہ ختم کر دیا ہے- خدا کرے مجھے اب ایسا موقع ملے کہ میری زبان تو کوتاہ یا کم گو ہو اور ہاتھ دراز ہوں- یعنی میں وصل میں گلے شکوے تو نہ کروں البتہ مجھ میں اتنی جرات ہو کہ میں اپنے ہاتھ محبوب تک بڑھا سکوں-

گرفتہ خاطر از اسباب و سرخوشی باقی ست ترانہ اے کہ نگنجد بہ ساز می خواہم

لغت : گرفتہ خاطر: دل اکتایا گیا-- سرخوشی: بے حد خوشی-- نگنجد: نہ سمائے--

ترجمہ : دنیوی سرخوشی کے اسباب سے دل اکتایا گیا ہے تاہم ابھی سرور و مسرت باقی ہے- میں ایک ایسے نغمے کا خواہشمند ہوں جو ساز میں نہ سمائے یعنی ساز کا محتاج نہ ہو- مطلب یہ کہ میں ایسی مسرت و شادمانی کا خواہشمند ہوں جو کسی وسیلے اور سبب کے بغیر حاصل ہو- اسباب و وسائل کی محتاجی خوشیوں کو بے مزہ کر دیتی ہے-

دوئی نہ ماندہ و من شکوہ سنجم، اینت شگفت میانہ تو و خویش امتیاز می خواہم

لغت : دوئی: دو ہونا-- شکوہ سنجم: میں شکوے کر رہا ہوں-- اینت شگفت: یہ بھی عجیب بات ہے-- امتیاز: فرق، جدا جدا ہونا--

ترجمہ : ہم دونوں میں کوئی فرق نہیں رہا (ہم دونوں ایک ہیں) لیکن یہ عجیب بات ہے کہ میں پھر بھی گلے شکوے کر رہا ہوں- میں تجھ میں اور خود میں امتیاز کا خواہشمند ہوں- یعنی محبوب سے اس یگانگت کے باوجود عاشق چاہتا ہے کہ اس کی انفرادیت برقرار رہے-

بروں میا کہ ہم از منظر کنارہ بام نظارہ اے ز درنیم باز می خواہم

لغت : میا: مت آ-- منظر کنارہ بام: چھت کے کنارے کو-- درنیم باز: ادھ کھلا دروازہ--

ترجمہ : (اے محبوب) تو باہر مت آ، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ چھت کی نظارہ گاہ (جہاں محبوب کھڑے ہو کر نیچے دیکھتا ہے) سے تجھے اس طرح دیکھوں جیسے کسی ادھ کھلے دروازے میں (کھڑے) کسی کو دیکھا جاتا ہے۔ یعنی عاشق کے لئے یہ نظارۂ محبوب زیادہ دل کشی کا باعث ہے۔

چو نیست گوش حریفاں سزاے آویزہ ہماں نسفتہ گہر ہاے راز می خواہم

لغت : سزاے آویزہ: بندے کے لائق (کانوں کی بالی)-- نسفتہ: ان چھدے، نہ پروئے ہوئے--

ترجمہ : چونکہ میرے حریفوں کے کان کسی بالی کے لائق نہیں ہیں۔ اس لئے میں رازِ شعر و سخن کے ایسے موتی چاہتا ہوں جو چھدے ہوئے نہ ہوں۔ بالواسطہ اس بات کا شکوہ ہے کہ لوگ میرے کلام کو سننے اور سمجھنے پرکھنے کی اہلیت سے محروم ہیں، اس لئے ان کو اپنے شعر سنانا بے فائدہ بات ہوگی۔

زمانہ خاک مرا درنظر نمی آرد زنقش پاے تواش سرفراز می خواہم

ترجمہ : زمانہ میری خاک کو نظر میں نہیں لاتا (اہمیت نہیں دیتا)، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ وہ (خاک) تیرے نقش پا کے طفیل سربلندی حاصل کر لے۔ یعنی جب لوگ میری خاک (قبر) پر تیرے نقش پا دیکھیں گے تو وہ سمجھیں گے کہ یہاں کوئی اہم شخصیت دفن ہے جس کی قبر دیکھنے کے لئے ایسا حسین چل کر آیا ہے۔

ہمیں بس است کہ میرم ز رشک خواہش غیر زعرض ناز ترا بے نیاز می خواہم

لغت : بس است: کافی ہے-- میرم: میں مروں، مرجاؤں-- عرض: اظہار--

ترجمہ : میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے ناز و ادا کے اظہار سے بے نیاز ہو جائے، تاکہ رقیب کو کہیں اس اظہار سے تیری خواہش پیدا نہ ہو۔ اس صورت میں (خواہش پیدا ہونے پر) میرے لئے یہی کافی ہوگا کہ میں رشک سے جان دے دوں۔ گویا عاشق نہیں چاہتا کہ کوئی اور بھی اس کے محبوب کی طرف مائل ہو۔

وکیل غالب خونیں دلم سفارش نیست بہ شکوہ تو زباں را مجاز می خواہم

ترجمہ : میں خونیں دل (جس کا عشق کے باعث دل خون ہو چکا ہو) غالب کا خود وکیل ہوں، مجھے کسی سفارش کی ضرورت نہیں۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میری زبان کو تیرا شکوہ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ یعنی کسی نہ کسی طرح تجھ سے کوئی تعلق رہے۔

غزل #23

زمن حذر نہ کنی گرلباس دیں دارم نہفتہ کافرم و بت درآستیں دارم

لغت : حذر نہ کنی: تو پرہیز نہ کر، مجھ سے دور نہ رہ-- نہفتہ: چھپا ہوا، باطن میں--

ترجمہ : اگر میں نے بظاہر دین کا لباس پہن رکھا ہے تو تو مجھ سے احتیاط نہ برت (اجتناب نہ کر)، کیونکہ میں تو بباطن ایک کافر ہوں اور میری آستین میں بت رکھا ہے۔ یہ ایک طرح سے ان نام نہاد ملاؤں اور زاہدوں پر بالواسطہ طنز ہے، جن کا کردار ان کی گفتار سے بالکل مختلف ہے بقول حافظ :

واعظاں کایں جلوہ در محراب و منبر می کنند چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

غالب کے شعر میں محبوب سے شوخی کا بھی انداز ہے۔

زمردیں نبود خاتم گدا دریاب کہ خُود چہ زہر بودکاں تہ نگیں دارم

لغت : زمردیں: زمرد کی بنی ہوئی-- خاتم: انگوٹھی-- دریاب: پالے، جان لے-- نگیں: انگوٹھی کا نگینہ--

ترجمہ : ایک گدا کی انگوٹھی زمرد (سبز رنگ کا قیمتی پتھر) کی بنی نہیں ہوتی، تو یہ جان لے کہ میری اس انگوٹھی کے نگینے کے نیچے کیسا زہر چھپا ہوا ہے- زہر بھی سبز رنگ کا ہوتا ہے، مُراد یہ ہو سکتی ہے کہ میری انگوٹھی کا نگینہ درحقیقت میرے غم والم کا آئینہ دار ہے-

اگر بہ طالع من سوخت خرمنم چہ عجب عجب زقسمت یک شہر خوشہ چیں دارم

لغت : بہ طالع من: میرے مقدر میں، میری بدنصیبی سے-- سوخت: جل گیا-- خرمنم: میرا کھلیان (غلے کا ڈھیر)--

ترجمہ : اگر بدقسمتی سے میرا کھلیان جل گیا ہے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے (کوئی بات نہیں)، تعجب تو اس بات پر ہے کہ ایک شہر میرا خوشہ چیں ہے- شاعر نے اپنی انتہائی بدنصیبی کو تعجب کی بات قرار نہیں دیا بلکہ حقیقت میں اس بات کو تعجب خیز کہا ہے کہ ایک دُنیا اس کے افکار سے استفادہ کر رہی ہے-

نشستہ ام بگدائی بہ شاہراہ و ہنوز ہزار دزد بہر گوشہ درکمیں دارم

لغت : بگدائی: بھیک مانگنے کے لِئے-- دزد: چور-- درکمیں: گھات میں--

ترجمہ : میں بھیک مانگنے کی خاطر شاہراہ پر بیٹھا ہوا ہوں اور اس صورت میں بھی ہزاروں چور ہر طرف میری گھات میں بیٹھے ہوئے ہیں- مطلب یہ کہ میری زندگی تو دُکھوں میں گذر رہی ہے لیکن ادب کے چور میرے افکار کی دولت لوٹنے کے درپے ہیں-

ز وعدہ دوزخیاں رافزوں نیازارند توقع عجب از آہ آتشیں دارم

لغت : فزوں: افزوں، زیادہ-- نیازارند: زیادہ اذیت نہ دیں گے--

ترجمہ : قدرت کے وعدے کے مطابق دوزخیوں یعنی گنہگاروں کو ان کے گناہوں سے زیادہ عتاب نہیں دیا جائے گا، لیکن میں اپنی آہ آتشیں سے عجب توقع رکھے ہوئے ہوں- اپنی گنہگاری کے باعث اپنی آہ آتشیں میں جلنے کی بات کی ہے- مطلب یہ کہ میرے لِئے تو یہ آگ، آتش دوزخ کی مانند ہے، پھر بھلا میرے لِئے بعد از مرگ اس سے زیادہ، عذاب کیا ہو گا، یہ بات میرے لِئے تعجب کا باعث بنی ہوئی ہے-

ترا نہ گفتم اگر جان وعمر، معذورم کہ من وفاے تو با خویشتن یقیں دارم

لغت : معذورم: میں ناچار ہوں--

ترجمہ : (اے محبوب) اگر میں نے تجھے اپنی جان اور عمر (یعنی زندگی) نہیں کہا تو میں معذور ہوں، اس لِئے کہ مجھے یقین ہے کہ تو میرے ساتھ وفا کرے گا- یعنی تجھے اپنی جان اور زندگی نہ کہنے میں یہ امر مانع ہے کہ یہ دونوں وفا نہیں کرتیں- (فانی ہونے کے باعث انہیں بے وفا کہا ہے)-

بہ مطلعم بود آہنگ زلہ بندی مدح زقحط ذوق غزل خویش را بر ایں دارم

لغت : مطلعم: میرا یعنی میرے شعر کا مطلع، غزل کا شروع کا شعر-- آہنگ: ارادہ-- زلہ بندی: دسترخوان سے بچے ہوئے ریزوں کا چننا--

ترجمہ : چونکہ آج غزل کا ذوق لوگوں میں نہیں رہا (اس ذوق کا قحط ہے) اس لِئے میرا یہ ارادہ ہے کہ میں (پھر) ایک مطلع لکھوں اور اس میں اپنے افکار کے ریزے چن کر مدح (یہاں مُراد منقبت ہے) کا رنگ بھروں- اس غزل کا ایک مطلع شروع میں آیا ہے- یہ دُوسرا مطلع ایک

طرح سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت کی طرف گریز کا رنگ لئے ہوئے ہے۔

طلوع قافیہ در مطلع از جبیں دارم بہ ذکر سجدہ شہ حرف دِل نشیں دارم

لغت : شہ: شاہ کا مخفف، یہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُراد ہیں--

ترجمہ : میں نے اس مطلع میں لفظ "جبین" (پیشانی) کو بطور قافیہ کے استعمال کیا چاہے، اس لئے کہ میں شاہ (حضرت علی کرم اللہ وجہ) کے سامنے سجدہ نیاز پیش کرنے کا خواہاں ہوں جن کا ذکر میرے لئے دِل نشیں لفظ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (اگلے شعروں میں منقبت ہے)۔

علی عالی اعلیٰ کہ در طواف درش خرام بر فلک و پائے بر زمیں دارم

لغت : عالی اعلیٰ: بلند مرتبہ-- خرام: رفتار، چلنا، چال--

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی بلند مرتبہ ہستی ہیں کہ جن کے در مبارک کا طواف کرتے ہوئے میرے پاؤں تو زمین پر ہوتے ہیں، جبکہ چال میں آسمان پر رہا ہوتا ہوں۔ یعنی ان سے عقیدت و وابستگی کی بنا پر میرا ذہن فخر سے سرشار ہوتا ہے۔

از آں چہ بر لب او رفتہ در شفاعت من فسانہ اے بہ لب جوے انگبیں دارم

لغت : جوے انگبیں: شہد کی ندی--

ترجمہ : میری شفاعت کے بارے میں جو کچھ ان کے لبوں پر آیا ہے، اس سے متعلق جوے انگبیں کے کنارے میں ایک داستان لئے ہوئے ہوں۔ مطلب یہ کہ جنت کا شہد اس کے مقابلے میں محض ایک داستان ہے۔

بہ دشمناں زخلاف و بہ دوستاں زحسد بحکم مہر تو با روزگار کیں دارم

لغت : بحکم مہر تو: تیری محبت کے باعث (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت و محبت کے باعث)--

ترجمہ : آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کے باعث میں زمانے سے کینہ رکھتا ہوں، دشمنوں سے ان کی آپ سے مخالفت کے باعث اور دوستوں سے ان کی آپ سے محبت و عقیدت کے حسد کے باعث۔ یعنی دشمنوں کو آپ کی مخالفت کے باعث برداشت نہیں کر سکتا اور دوستوں کو آپ سے جو بے پناہ عقیدت و محبت ہے اس کا مجھے حسد ہے۔

بہ کوثر از تو کرا ظرف بیش، قسمت بیش بہ بادہ خوے کنم عقل دوربیں دارم

لغت : کرا: کسے، جس کسی کا-- خوے کنم: عادت ڈال رہا ہوں--

ترجمہ : جس کسی کا جتنا ظرف ہو گا کوثر میں اسے آپ کی طرف سے اتنی ہی شراب (شراب طہورہ) ملے گی، چونکہ میں دوربیں عقل کا مالک ہوں یعنی دور اندیش ہوں، اسی لئے شراب نوشی کی عادت پیدا کر رہا ہوں (تاکہ وہاں زیادہ سے زیادہ شراب ملے)۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساقی کوثر کہا گیا ہے۔ اسی حوالے سے ایسا کہا ہے۔

جواب خواجہ نظیری نوشتہ ام غالب "خطا نمودہ ام و چشم آفریں دارم"

اے غالب: میں نے خواجہ نظیری کی غزل کے جواب میں یہ غزل کہی ہے اگرچہ میں نے خطا کی ہے (یعنی ایسے استاد کی غزل کا جواب لکھنا ایک طرح سے گستاخی ہے)، لیکن اس کے ساتھ میں شاباش کی توقع بھی رکھتا ہوں، یعنی بہت خوب غزل کہی ہے۔ دُوسرا مصرع نظیری کا ہے۔ اس کی متعلقہ غزل کا مطلع ہے۔ :

ہمیشہ گریہ تلخے در آستیں دارم بہ نرخ زہر فروشم گر انگبیں دارم

اور مطلوبہ شعر یوں ہے :

مرابہ سادہ دلی ہاے من تواں بخشید خطا نمودہ ام وچشم آفریں دارم

غزل #24

بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانیم قضابہ گردش رطل گراں بگردانیم

لغت : قاعدہ آسمان: آسمان کا دستور-- بگردانیم: بدل دیں-- رطل گراں: شراب کا بڑا پیالہ--

ترجمہ : (اے محبوب) تو آکہ ہم آسمان کے دستور میں تبدیلی لائیں (بدل ڈالیں) اور قضا یعنی قضاوقدر کے دستور کو رطل گراں کی گردش سے بدل ڈالیں- گویا آسمان کی گردش سے انسانوں کی تقدیر وابستہ ہے- یعنی ہم دونوں ایک ایسی دُنیا وجود میں لائیں جو ہمیں پسند ہو- غالب کی یہ غزل موضوع کے لحاظ سے مسلسل غزل اور خاصی مشہور ہے- اس میں عام ڈگر سے ہٹ کر اظہار خیال ہے- تاہم اپنا یہ خیال غلط نہ ہوگا کہ غالب نے اس ضمن میں حافظ شیرازی سے استفادہ کیا ہے- اس کا مشہور مطلع ہے :

بیا تاگل بر افشانیم ومے درساغر اندازیم فلک راسقف .شگافیم وطرح نو دراندازیم

زچشم و دل بتماشا تمتع اندوزیم زجان وتن بہ مدارا زیاں بگردانیم

لغت : تمتع اندوزیم: ہم فائدہ یعنی لطف اٹھائیں-- مدارا: صلح، آؤ بھگت-- زیاں: نقصان، مراد غم واندوہ--

ترجمہ : اس منظر سے ہم دونوں اپنے دِل اور آنکھوں کے ذریعے لطف اٹھائیں، یعنی ہمارے دِل اور آنکھیں لطف اندوز ہوں، اور ہمارے جسم وجان کو جو رنج وغم پہنچے ہیں ان کی تلافی آپس کی صلح صفائی اور آؤ بھگت سے کرلیں- یعنی جب ہم پیار اور محبت سے باہم مل بیٹھیں گے تو ہمارے سارے رنج وغم دور ہو جائیں گے-

بہ گوشہ اے بنشینیم و درفراز کنیم بہ کوچہ برسر رہ پاسباں بگردانیم

لغت : فراز کنیم: بند کرلیں-- پاسباں: چوکیدار، محافظ-- بگردانیم: مقرر کردیں--

ترجمہ : ہم گھر کے ایک گوشے میں بیٹھ جائیں اور دروازہ بند کرلیں اور گلی میں چوکیدار مقرر کردیں- تاکہ ہماری اس خلوت میں کوئی مداخلت کرنے کی کوشش نہ کرسکے-

اگر زشحنہ بودگیر و دارنندیشیم وگر ز شاہ رسد ارمغاں بگردانیم

لغت : نندیشیم: نہ اندیشیم، ہم خوف نہ کریں، کوئی پروانہ کریں-- ارمغاں: تحفہ-- گیردار: پکڑ دھکڑ، گرفت--

ترجمہ : اگر کوتوال کی طرف سے کوئی گرفت یا پرسش ہو تو ہم کوئی پروانہ کریں، بے خوف رہیں، اور اگر بادشاہ کی طرف سے بھی ہمیں کوئی تحفہ آئے تو لوٹادیں- یعنی ہماری اس خلوت میں مخل ہونے کی کوئی بھی صورت پیدا نہ ہونے دیں-

اگر کلیم شود ہم زباں سخن نہ کنیم وگر خلیل شود میہماں بگردانیم

لغت : کلیم: کلام کرنے والا، کلیم اللہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب جنہوں نے کوہ طور پر خدا سے باتیں کی تھیں-- خلیل: دوست، خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب جو بڑے مہمان نواز تھے--

ترجمہ : اگر کلیم اللہ بھی ہم سے باتیں کرنا چاہیں تو ہم ان سے بات نہ کریں اور اگر خلیل اللہ بھی مہمان ہونا چاہیں تو ہم انہیں واپس بھیج

دیں۔

گل افگنیم و گلابے بہ رہ گذر پاشیم مے آوریم وقدح درمیاں بگردانیم

لغت : افگنیم: ہم ڈالیں، چھڑکیں-- پاشیم: چھڑکیں-- بگردانیم: ہم گردش میں لائیں-- گلاب: گل، آب یعنی آب گل، عرق گل--

ترجمہ : ہم گل پاشی کریں اور راستے میں گلاب چھڑکیں، پھر شراب لائیں اور جام کو گردش میں لائیں، یعنی باہم مل کر پئیں، کبھی جام تیرے ہاتھ میں ہو، کبھی میرے ہاتھ میں۔

ندیم ومطرب وساقی زانجمن رانیم بہ کاروبار زن کارداں بگردانیم

لغت : رانیم: ہم نکال دیں-- زن کارداں: کام سے واقف، تجربہ کار-- بگردانیم: مقرر کردیں-- مطرب: مغنی، موسیقار-- ندیم: ساتھی، ہم مشرب--

ترجمہ : ہم اپنی اس محدود سی محفل سے ندیم ومطرب اور ساقی کو نکال دیں اور کام کاج کے لئے ایک ایسی عورت مقرر کردیں جو اس طرح کی صحبتوں کے آداب واسرار سے پوری طرح آگاہ ہو۔

گہے بہ لابہ سخن با ادا بیامیزیم گہے بہ بوسہ زباں در دہاں بگردانیم

لغت : لابہ: خوشامد-- بیامیزیم: ہم ملائیں-- گہے: گاہے، کبھی--

ترجمہ : کبھی ہم خوشامد سے اپنی باتوں میں ادائیں ملادیں یعنی خوشامد کی باتوں میں خاص ادائیں اختیار کریں اور کبھی (بے تکلف ہو کر) ایک دوسرے کا منہ چوم لیں اور پھر چٹخارے لیں (زباں در دہاں گردانیدن، چٹخارے لینا)۔

نہیم شرم بیک سو وباہم آویزیم بہ شوخے کہ رخ اختراں بگردانیم

لغت : نہیم: ہم رکھ دیں-- باہم آویزیم: ہم باہم لپٹ جائیں--

ترجمہ : پھر ہم شرم وحیا ایک طرف رکھ دیں اور کچھ اس شوخی اور بے باکی کے ساتھ آپس میں لپٹ جائیں کہ (ہمارا یہ منظر دیکھ کر) ستارے بھی اپنا منہ موڑ لیں۔

زجوش سینہ سحررا نفس فرو بندیم بلائے گرمی روز از جہاں بگردانیم

لغت : فروبندیم: ہم بند کردیں، روک دیں--

ترجمہ : (جوش محبت کے سبب) ہمارے سینے میں سانس کچھ اس انداز میں اچھلے یا اچھل رہا ہو کہ اس سے صبح کا سانس رک جائے اور دنیا سے دن کی گرمی کی بلا ٹل جائے۔ "صبح کا سانس رک جائے" یعنی صبح کی ہوا بند ہو جائے، مطلب یہ کہ صبح طلوع نہ ہو اور یوں سورج کی گرمی کی مصیبت ٹل جائے۔ دوسرے لفظوں میں ہم وصل کی شب کو اتنا طویل کردیں کہ طلوع صبح کا امکان نہ رہے۔

بہ وہم شب ہمہ را درغلط بیندازیم زنیمہ رہ رمہ را با شباں بگردانیم

لغت : رمہ: ریوڑ-- زنیمہ رہ: آدھے راستے سے-- شبان: گڈریا، چرواہا--

ترجمہ : ہم سب لوگوں کو رات کی غلط فہمی میں ڈال دیں، یعنی ہماری شب وصل کچھ ایسی طویل ہو کہ دوسروں کو بھی یہ شبہ ہونے لگے کہ ابھی رات باقی ہے، چنانچہ چرواہے کو بھی آدھے راستے ہی سے لوٹنا پڑ جائے۔ چرواہا صبح سویرے بھیڑ بکریوں کا ریوڑ لے کر نکلتا ہے۔ وہ بھی اس غلط فہمی میں کہ ابھی رات ہے، آدھے راستے ہی سے لوٹ جائے گا۔

به جنگ باج ستاناں شاخساری را تہی سبد ز درگلستاں بگردانیم

لغت : باج: خراج (ٹیکس)-- باج ستاناں شاخسار: باج ستاں کی جمع، شاخوں سے باج لینے والے، مُراد باغبان، یعنی پھُول چننے والے-- سبد: ٹوکری-- بہ جنگ: مُراد سختی سے--

ترجمہ : ہم صبح کے وقت پودوں کی ٹہنیوں سے پھُول چننے والوں کو سختی سے روک دیں اور یوں انہیں خالی ٹوکری کے ساتھ گلستاں کے دروازے ہی سے واپس بھیج دیں- گویا رات کے تصور میں وہ (باغبان) لوٹ جائے-

بہ صلح بال فشانان صبحگاہی را زشاخسار سوے آشیاں بگردانیم

لغت : بال فشاناں: بال فشاں کی جمع، پر پھڑپھڑانے والے، پرندے--

ترجمہ : صبح سویرے جو پرندے اپنے گھونسلوں سے نکل کر شاخوں پر آبیٹھے ہوں انہیں پیار محبت سے صلح و آشتی کے ساتھ واپس ان کے گھونسلوں کی طرف بھیج دیں- اس سے پہلے شعر میں باغبانوں کے لِئے سختی یا سخت برتاؤ کی بات کی ہے اور پرندوں کے معاملے میں صلح و آشتی سے کام لیا ہے تاکہ ان کا دِل رکھا جاسکے-

زحیدرریم من وتو زما عجب نبود گر آفتاب سوے خاوراں بگردانیم

لغت : زحیدریم: ہم دونوں حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وابستہ ہیں، یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے-- خاوراں: مشرق--

ترجمہ : ہم دونوں حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وابستہ یا ان کے پیروکار ہیں، اگر ہم سورج کو مشرق کی طرف پھیر دیں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی- یعنی سورج پھر مشرق کا رخ کرلے- کہا جاتا ہے کہ ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کی ران پر سر رکھے سو رہے تھے، ہاتھ کے اشارے سے سورج کو مشرق کی طرف لوٹا دیا تھا-

بہ من وصال تو باور نمی کند غالب بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانیم

لغت : باور نمی کند: یقین نہیں کرتا--

ترجمہ : غالب کو ہم دونوں کے وصل کا یقین نہیں آتا، آ کہ ہم مل کر آسمان کا دستور ہی بدل ڈالیں- یعنی عاشق و معشوق کے ملاپ میں آسمان کی گردش آڑے آتی ہے جس کی وجہ سے یہ ملاپ ایک مشکل بات ہو جاتی ہے، اسی لِئے یہ کہا کہ ہم اس کی گردش کا دستور ہی بدل ڈالیں-

---

غزل #25

رفت برما آنچہ خُود ما خواستیم وانیہ از سلطان بہ غوغا خواستیم

لغت : آنچہ: جو کچھ-- خواستیم: ہم نے چاہا-- وانیہ: خواہش، آرزو، تمنا، حاجت--

ترجمہ : ہم پر وہی کچھ گذری جس کی ہم نے تمنا کی تھی، ہم نے شور و غوغا کر کے بادشاہ سے اپنی حاجت و ضرورت چاہی- مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی رضا و رحمت سے ہر کسی کو عطا کرتا ہے، کوئی اس سے اپنے حق کا تقاضا نہیں کر سکتا- ہم نے اپنی خواہشات پوری کرنے کا تقاضا کیا، جو پوری نہ ہوئیں، اس طرح ہم خُود ہی اپنی اس محرومی کے ذمہ دار ٹھہرے-

دیگراں شستند رخت خویش وما تری دامن ز دریا خواستیم

لغت : شستند: انہوں نے دھوڈالا-- رخت: لباس، سامان--

ترجمہ : دُوسروں یعنی اور لوگوں نے اپنا لباس سمندر کے پانی سے دھولیا (اور یوں وہ پاک صاف ہو گئے) جبکہ ہم نے اس (سمندر) سے محض دامن کی تری چاہی- دامن کی تری سے مُراد آلودہ دامن ہونا ہے- یعنی جو کچھ ہوا آلودگیاں وغیرہ اس کے باعث ہم خُود ہیں، کسی اور کا کوئی قصور نہیں-

دانش و گنجینہ پنداری یکیست حق نہاں داد آں چہ پیدا خواستیم

لغت : گنجینہ: خزانہ، مال و دولت-- پنداری: تو سمجھ لے-- نہاں: خفیہ، پوشیدہ-- پیدا: ظاہر--

ترجمہ : تو عقل و دانش اور مال و دولت کو ایک ہی سمجھ لے (دونوں اس ذات پاک کا عطیہ ہیں)، ہم نے جو کچھ ظاہر مانگا تھا حق تعالیٰ نے وہ ہمیں خفیہ طور پر عطا کیا- عقل و دانش نظر نہیں آتی، اس لحاظ سے یہ اس ذات کا مخفی عطیہ ہے جبکہ مال و دولت، نظر آنے کی بنا پر، ظاہری عطیہ ہے- یعنی ہمیں علم و حکمت سے نوازا گیا، گو دولت سے محروم رہے-

چوں بہ خواہش کارہا کردند راست خویش را سرمست و رسوا خواستیم

لغت : کردند راست: انہوں نے یعنی قضاوقدر نے ٹھیک کیا--

ترجمہ : چونکہ قضاوقدر نے ہر انسان کی خواہش کے مطابق کاموں کو درست کیا یا ترتیب دیا، اس لئے ہم نے اس سے اپنے لئے مستی اور رسوائی کی خواہش کی جو پوری ہو گئی- یعنی جب ہم نے خُود ہی ایسی خواہش کی ہے تو پھر قدرت کا شکوہ کس لئے؟

غافل از توفیق طاعت کاں عطاست مزد کار از کارفرما خواستیم

لغت : کاں: کہ آں، کہ وہ-- مزد: اجرت-- کارفرما: کام کا حکم دینے والا، مُراد اللہ تعالیٰ--

ترجمہ : ہم اس بات سے غافل رہے کہ اطاعت کی توفیق تو ایک عطیہ ایزدی ہے، چنانچہ ہم نے اپنی اس اطاعت کی اجرت اس کارفرما (خدا) سے چاہی- مطلب یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی جو بھی اطاعت و عبادت کرتا ہے وہ اس کی توفیق سے اور اس کی خُوشنودی کی خاطر کرتا ہے، اگر اس کے بدلے میں وہ جنت کا تقاضا کرے یا اس کی آرزو کرے تو یہ غلط ہے، یہ تو اجرت ہو گی جبکہ اطاعت کی قبولیت اور اس کا صلہ ملنا اس ذات حق کی نوازش ہے-

گر گنہ گاریم واعظ گو مرنج خواجہ را در روضہ تنہا خواستیم

لغت : مرنج: ناراض مت ہو-- خواجہ: مُراد سرور کائنات، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-- روضہ: باغ، یعنی جنت--

ترجمہ : اگر ہم گنہگار ہیں تو واعظ سے کہو کہ وہ ہم سے ناراض نہ ہو، ہم تو باغ جنت میں صرف خواجہ کونین کے دیدار کے آرزومند تھے- یعنی ہمیں ویسے جنت میں جانے کی کوئی آرزو نہیں، اس لئے واعظ کی ہم سے ناراضی بجا ہے-

سینہ چوں تنگ است، پرخوں بود دل دیدہ خُوننابہ پالا خواستیم

لغت : خوننابہ پالا: خالص خُون سے لتھڑا ہوا، لتھڑی ہوئی-- تنگ است: بے حد غموں سے پُر ہے--

ترجمہ : چونکہ ہمارے سینے میں غموں کا دباؤ ہے جس کے نتیجے میں ہمارا دل پر خُون ہو کے رہ گیا ہے، اس لئے ہم نے اپنی آنکھوں کو خُون آلود ہونے کی خواہش کی- یعنی ہماری آنکھوں سے خُون کے آنسو رواں ہو جائیں تاکہ یوں ہمارے غموں کا دُکھ دور ہو جائے-

رفت و باز آمد ہما در دام ما باز سر دادیم و عنقا خواستیم

لغت : باز آمد: پھر آ گیا-- باز سر دادیم: ہم نے اسے پھر چھوڑ دیا-- عنقا: ایک فرضی پرندہ جس کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں، یعنی نظر

نہیں آتا-- مُراد ذات الٰہی: جو نظر نہیں آتی--

ترجمہ : ہما ہمارے جال سے نکل گیا تھا، وہ پھر آگیا، لیکن ہم نے اسے پھر چھوڑ دیا اور عنقا کی خواہش کی یا عنقا کو اپنا اسیر دام کرنے میں لگ گئے۔ مطلب یہ کہ ہمیں ہما (مُراد دنیوی مال و دولت) کی کوئی خواہش نہیں ہے، ہم تو اس ذات باری کے عاشق و طالب ہیں۔

ہم بہ خواہش قطع خواہش خواستند عذر خواہش ہائے بیجا خواستیم

ہم سے محبوب نے خواہش کی کہ ہم اپنی خواہش ختم کر لیں چنانچہ ہم نے اس سے اپنی بے جا خواہشوں کی معذرت چاہی۔ گویا ہمارے معذرت یا عذر چاہنے میں بھی تو ایک طرح سے ایک خواہش کا اظہار ہے۔

قطع خواہشہا زما صورت نداشت ہمت از غالب ہمانا خواستیم

لغت : قطع خواہشہا: خواہشوں کا ختم کرنا-- ہمانا: گویا--

ترجمہ : اپنی خواہشات کو ختم کرنا ہمارے بس کی بات نہ تھی، یوں سمجھو کہ ہم نے اس سلسلے میں غالب سے ہمت چاہی۔ گویا غالب میں خواہشات پر قابو پانے کی ہمت ہے۔

غزل #26

اگر بر خود نمی بالد زغارت کردن ہوشم مراد را ازچہ دشوار است گنجیدن در آغوشم

لغت : بر خود نمی بالد: خُود پر فخر یا ناز نہیں کرتا-- گنجیدن: سمانا--

ترجمہ : اگر وہ (محبوب) میرے ہوش و حواس لوٹنے پر، خُود پر ناز نہیں کرتا تو پھر اس کے لئے میری آغوش میں سمانے (آنے) میں کیا دشواری ہے۔ عاشق کے ہوش و حواس لوٹنا لائق فخر بات ہے لیکن اگر محبوب اس معاملے میں سادہ طبع ہے تو اسے عاشق کی آغوش میں بلا تامل آجانا چاہئے۔

نیم دربند آزادی، ملامت شیوہ ہا دارد شنیدم جامہ رنداں ترا عیب است، می پوشم

لغت : نیم: میں نہیں ہوں-- ملامت: لعنت، لعن طعن-- شیوہ ہا: کئی انداز، طور--

ترجمہ : میں (دنیوی رسموں کی) پابندی سے آزاد نہیں ہوں، ملامت کے کئی انداز ہیں، میں نے سنا ہے کہ تو رندوں کا لباس پسند نہیں کرتا، تیرے نزدیک وہ عیب ہے، تو لے میں نے وہی لباس پہن لیا ہے۔ مطلب یہ کہ مجھے علم ہے کہ میں کوئی غیر معمولی بات کروں گا تو مجھے ملامت کا نشانہ بنایا جائے گا لیکن محبوب کی خاطر اگر میں ملامت کا نشانہ بنتا ہوں تو میرے لئے اس میں خاص لطف ہے۔

نیرزم ہیچ چوں لفظ مکرر، ضائعم ضایع مگر کزلک کشد دست نوازش بر سر و دوشم

لغت : نیرزم ہیچ: میں کسی لائق نہیں ہوں-- کزلک: چاقو جس سے غلط لفظ کھرچتے ہیں، لفظ تراش--

ترجمہ : میں دوبارہ لکھے ہوئے لفظ (جسے کھرچ دیا جاتا ہے) کی طرح کسی لائق نہیں ہوں، بیکار ہوں، بالکل بیکار، شاید کزلک کا دست نوازش میرے سر اور کندھے پر چلے (اور مجھے مٹا دے)۔ اپنی زندگی کو بیکار کہا ہے جو کسی لائق نہیں۔ کزلک سے مُراد خالق ہے۔ یعنی وہ خالق مجھے لفظ مکرر کی طرح مٹا دے تو، میری اس صورت حال کے باعث، میرے لئے یہ کہیں بہتر ہو گا۔

خدایا زندگی تلخ است گر خود نقل وے نبود دلے دہ کز گداز خویش گردد چشمہ نوشم

لغت : گداز: پگھلنا-- چشمہ نوشم: میرا چشمہ نوش، یعنی شراب--
نقل :وہ میٹھی چیز جو نشہ کے بعد ذائقہ تبدیل کرنے کی خاطر کھائی جاتی ہے--
ترجمہ : یاالٰہی! زندگی شراب اور نقل کے بغیر تلخ ہے- تو کوئی ایسا دِل ہی عطا کر دے جو پگھل کر میرے لِئے چشمہ نوش یعنی شراب بن جائے؟یعنی کسی طرح تو زندگی کی تلخیاں دور ہوں-

مرنج ازوعدہ وصلے کہ بامن درمیاں آری کہ خواہد شد بذوق وعدہ دیگر فراموشم

لغت : مرنج: مت گھبرا، مت جھجک-- درمیاں آری: جو تو کرتا ہے--
ترجمہ : تو جو مجھ سے وصل کا وعدہ کر رہا ہے، اس سے مت گھبرا، اس لِئے کہ تیرے دُوسرے وعدے کی لذت میں مجھے تیرا یہ (پہلا) وعدہ بھول جائے گا- مطلب یہ کہ تو وعدہ پورا کریا نہ کر محض وعدے پہ وعدہ ہی کئے جا تاکہ مجھے سرور لذت حاصل ہوتی رہے-

گرامشب میرم و درہفت دوزخ سرنگوں غلتم ہماں دانم کہ غرق لذت بیتابی دوشم

لغت : میرم: میں مرجاؤں-- سرنگوں غلتم: میں الٹے سر تڑپوں-- ہفت دوزخ: مُراد دوزخ کے سات طبقے--
ترجمہ : اگر میں آج رات مرجاؤں اور دوزخ میں سرنگوں تڑپوں تو میں یہی سمجھوں گا کہ میں کل رات والی بے تابی کی لذت میں ڈوبا ہوا ہوں- یعنی شب ہجر میں تڑپنے سے مجھے جو لذت ملی ویسی ہی لذت اب مجھے دوزخ میں ملے گی-

بخندم بر بہار و روستائی شیوہ شمشادش زگل چینان طرز جلوہ سرو قبا پوشم

لغت : بخندم: میں ہنستا ہوں-- روستائی شیوہ: گنوار، دیہاتیوں کے سے طور طریقوں والا-- سرو قبا پوش: قبا پہننے والا سرو یعنی محبوب--
ترجمہ : مجھے بہار اور اس کے گنوار یعنی بے ڈھنگے قسم کے شمشاد (درخت) پر ہنسی آتی ہے، اس لِئے کہ میں تو اس سرو قبا پوش کے جلوے کے انداز کا ایک گل چین ہوں- یعنی میرے لِئے باغ و بہار کے نظارے کی نسبت اس محبوب کا نظارہ کہیں زیادہ دِل کش ہے-

بہار گلشن کوے توام مسپار درخاکم چراغ بزم نیرنگ توام مپسند خاموشم

لغت : مسپار: مت سپرد کر، مت ڈال-- مپسند خاموشم: میرا بجھا ہونا اچھا نہ سمجھو--
ترجمہ : میں تیرے کوچے کے گلشن کی بہار (رونق) ہوں، مجھے تو خاک کے سپرد مت کر (خاک میں نہ ملا)، میں تیری دِل فریب محفل کا چراغ ہوں تو یہ پسند نہ کر کہ میں بجھا ہوا رہوں- مطلب یہ کہ محبوب کے حسن و دلکشی کی رونق عشق ہی کے ذوق نظر کے باعث ہے اگر اس کا کوئی چاہنے والا نہیں تو اس کا سب حسن و جمال ایک بیکار سی شے بن کے رہ جاتا ہے-

اداے مے بہ ساغر کردنت نازم زہے ساقی بیفشاں جرعہ برخاک وزمن بگذر کہ مدہوشم

لغت : زہے: کیا کہنے، بہت خُوب-- بیفشاں جرعہ: ایک گھونٹ گرادے-- زمن بگذر: میرا خیال نہ کر--
ترجمہ : میرے ساقی بہت خُوب، میں تیری ساغر میں شراب انڈیلنے کی ادا پر قربان جاؤں (بہت ہی دلکش ادا ہے)- تو ایک گھونٹ (سی قدر) شراب زمین پر گرادے، اور میرے بارے میں مت سوچ، کیونکہ میں تو (تیری اس ادا پر ہی) مدہوش ہو گیا ہوں-

مرنج ازمن اگر نبود کلامم راصفا غالب خمستان غبارم سربسر دردے ست سرجوشم

لغت : خمستان غبارم: میں غبار کا خمستان (جہاں شراب کے مٹکے پڑے ہوں)-- درد: تلچھٹ جام کے نیچے بچی ہوئی میلی شراب--
سرجوش: مُراد بہترین شراب--
ترجمہ : اے غالب! اگر میرے کلام میں کوئی صفائی نہیں ہے تو تو اس پر رنجیدہ خاطر نہ ہو، میں تو خمستان غبار ہوں میری شراب کا سرجوش

بھی تلخیٔ ہے۔ یعنی میری زندگی تو تلخیوں میں گذر رہی ہے، پھر بھلا میرے کلام میں تازگی، دلکشی کیونکر ہو سکتی ہے، بالواسطہ اپنی تلخ زندگی کی بات کی ہے۔

غزل #27

وحشتے در سفر از برگ سفر داشتہ ایم توشہ راہ دلے بود کہ برداشتہ ایم

لغت: برگ سفر: سفر کا سامان، زادراہ -- توشہ راہ: سامان سفر، زادراہ --

ترجمہ: ہمیں سفر میں زادراہ سے بڑی وحشت رہی ہے، چنانچہ ہمارا سامان سفر ایک دِل تھا جسے ہم نے اٹھالیا ہے۔ مطلب یہ کہ زندگی کے سفر میں ہم نے مختلف دنیوی بوجھ نہیں اٹھائے۔ یعنی علائق دنیوی سے زیادہ رغبت نہیں رکھی، فقط دِل کو اپنا رفیق سفر بنایا ہے۔

لغزد از تاب بناگوش تو مستانہ وما تکیہ بر پاکی دامان گہرداشتہ ایم

لغت: لغزد: کپکپاتا ہے، جھومتا ہے -- تاب: چمک -- بناگوش: کان کی لو جس میں چھید کر کے عورتیں بندا لیتی ہیں --

ترجمہ: تیرے کان کا بندا (موتی) میرے کان کی لو کی چمک دمک دیکھ کر مستانہ وار جھوم رہا ہے، جبکہ ہم اس کی پاک دامنی پر اعتماد کئے ہوئے ہیں۔ یعنی ہم تو اسے بڑا پاکدامن (اس میں موتی کی چمک کی طرف بھی اشارہ ہے) سمجھتے تھے لیکن اب پتہ چلا کہ وہ بھی تیرے حسن کا شیدائی ہے۔ بندا عموماً ہلتا رہتا ہے لیکن شاعر نے اس کی علت یہ بتائی ہے کہ وہ محبوب کے حسن سے مست ہو کر ہل رہا ہے۔ اس بنا پر یہ شعر صنعت حسن تعلیل کا شعر ہے۔

زخم ناخوردہ ما روزی اغیار مکن کان بہ آرایش دامان نظر داشتہ ایم

لغت: زخم ناخوردہ: وہ زخم جو ابھی نہیں لگا -- کان: کہ آن، کہ وہ، کہ اسے --

ترجمہ: ہم نے تجھ سے جو زخم ابھی نہیں کھایا اس سے تو غیروں کو مستفید نہ کر، اس لئے کہ ہم نے اس زخم ناخوردہ کو دامان نظر کی آرایش کے لئے رکھا ہے۔ یعنی تیری محبت میں ہمیں جو زخم ابھی نہیں لگے، انہیں دیکھ کر ہماری نظروں کو مسرت ہوگی، اس لئے ہم چاہیں گے کہ وہ زخم بھی ہمیں ہی لگیں تاکہ کوئی رقیب ان سے لطف نہ اٹھا سکے۔

نالہ ما گم نکند راہ لب از ظلمت غم جاں چراغے است کہ بر راہ گذر داشتہ ایم

لغت: ظلمت: تاریکی --

ترجمہ: اس خاطر کہ غموں کی تاریکی میں ہمارا نالہ ہونٹوں کا راستہ نہ بھول جائے ہم نے اپنی جان کو چراغ بنا کر اس کی راہ گذر میں رکھ دیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہماری زندگی غم والم کا شکار ہے۔ ہم نالہ وفریاد کرتے ہیں تو اس سے ان غموں کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جاتا ہے، اب ڈر اس بات کا ہے کہ ہم کہیں اس نالہ وفریاد کا موقع ہی نہ کھو دیں۔

تو دماغ از مے پرزور رسانیدہ وما بر درمیکدہ خشتے تہ سرداشتہ ایم

لغت: تو دماغ رسانیدہ: تو نے سرور حاصل کر لیا -- خشتے: ایک اینٹ، اینٹ --

ترجمہ: تو نے تو پر زور (تیز) شراب پی کر لطف وسرور اٹھالیا، لیکن ہم ہیں کہ میخانے کے دروازے پر سر کے نیچے اینٹ رکھے ہوئے پڑے ہیں۔ یعنی ہمیں شراب ملنا تو دور کی بات ہے، ہمیں میخانے میں داخل ہونے کے بھی لائق نہیں سمجھا گیا۔

جاگر فتن بہ دِل دوست نہ اندازہ ماست تو ہماں گیر کہ آہیم و اثر داشتہ ایم

لغت : نہ اندازہ ماست: ہمارے بس کی بات نہیں-- توہماں گیر: تو یہی سمجھ لے--

ترجمہ : محبوب کے دِل میں جگہ پانا ہمارے بس کی بات نہیں، تو بس یہی سمجھ لے کہ ہم ایک آہ ہیں جس کا اثر ہوتا ہے- محبت میں ہمارا جذبہ کچھ اس حد تک گزر گیا ہے کہ وہ آہ کی صورت اختیار کر گیا ہے- چنانچہ توقع ہے کہ ہماری یہ آہ کبھی تو دوست کے دِل پر اثر کرے گی اور وہ ہماری طرف متوجہ ہو گا-

مژہ تاخون دِل افشاند، ز ریزش۔ استاد ماتم طالع اجزاے جگر داشتہ ایم

لغت : افشاند: بہایا-- زریزش: بہانے سے-- استاد: رک گئی، گئیں--

ترجمہ : ہماری پلکوں نے جب ہمارے دِل کا خُون بہالیا تو وہ (مزید خُون بہانے سے) رک گئیں، چنانچہ اب ہم اپنے جگر کے اجزا کے نصیب (بدقسمتی) کا ماتم کر رہے ہیں- مطلب یہ کہ محبت میں خُون کے آنسو بہانا ایک بنیادی بات ہے اور عاشق کے لِئے اس میں سرور و لذت ہے، لیکن ہم پوری طرح نہ بہا سکے (دل کا خُون تو بہہ گیا، جگر کا نہ بہا) جس کا ہمیں دُکھ ہے-

داغ احسان قبولی ز لئیمانش نیست ناز بر خرمی بخت ہنر داشتہ ایم

لغت : احسان قبولی: قبول کرنے کا احسان-- لئیمانش: اس (ہنر) کے کور ذوق، لئیم لئیم کی جمع، کمینے، پست فطرت لوگ، ہنر کے حوالے سے کور ذوق لوگ مُراد ہیں-- خرمی: تازگی و شگفتگی--

ترجمہ : جو کور ذوق لوگ ہیں وہ ہمارے ہنر (فن شاعر، شعر) کو پسند نہیں کرتے- ہمیں اپنے اس ہنر کی خرمی بخت پر ناز ہے کہ اسے ان لوگوں کی پسند کے احسان کا زخم یا دھبا نہیں لگا- اپنی شاعری کی اہمیت و فضیلت کی بات کی ہے جس (شاعری) کا سمجھنا کور ذوقوں کے بس کی بات نہیں-

پیش ازیں مشرب ما نیز سخن سازی بود لختے از خُوش دلی غیر خبر داشتہ ایم

لغت : مشرب: مسلک، طور طریقہ-- سخن سازی: باتیں کرنا، سخن طرازی-- لختے: کسی قدر--

ترجمہ : اس سے پہلے ہمارا مشرب بھی باتیں بنانا اور گھڑنا تھا، اب اس سلسلے میں ہمیں رقیب کی خُوشدلی کے بارے میں کچھ کچھ پتہ چلا ہے- مطلب یہ کہ محبوب کی وقتی توجہ کے بارے میں ہم خُوب باتیں گھڑا کرتے تھے (جن میں گویا حقیقت نہ تھی) اب رقیب جو خُوش ہے تو جلد ہی اس کی غلط فہمی دور ہو جائے گی- نظیری نے خُوب کہا ہے :

چو می بینم کسے از کوے او دلشاد می آید فریبے کز وے اول خوردہ بودم، یاد می آید

وا رسیدیم کہ غالب بہ میاں بود نقاب کاش دانیم کہ از روے کہ برداشتہ ایم

لغت : وا رسیدیم: ہم نے جان لیا-- از روے کہ: کس کے چہرے سے--

ترجمہ : غالب! ہم نے یہ تو جان لیا کہ (ہمارے اور اس کے) درمیان ایک پردہ حائل تھا، کاش ہم یہ بھی جان لیں کہ ہم نے کس کے چہرے سے یہ پردہ اٹھایا ہے- یہ یعنی عاشق اور محبوب کے درمیان پردہ کس طرح اٹھایا- مسئلہ وحدت الوجود کی طرف اشارہ ہے- عاشق، محبوب (محبوب حقیقی) سے الگ نہیں، دونوں کے درمیان جو پردہ حائل ہے وہ دراصل مادی مظاہر ہیں- دُوسرے لفظوں، بلکہ غالب ہی کے لفظوں میں :

اصل شہود و شاہد مقصود ایک ہے

غزل #28

خودرا ہمی بہ نقش طرازی علم کنم تا با تو خُوش نشینم ونظارہ ہم کنم

لغت : نقش طرازی: مصوری-- علم کنم: میں مشہور کرتا ہوں--

ترجمہ : میں خُود کو مصوری کے فن میں مشہور کر رہا ہوں تاکہ (اس بہانے) میں تیرے پاس خُوش خوش بیٹھوں اور تیرا نظارہ بھی کرتا رہوں- غالب نے یہی بات اردو میں بھی کی ہے :

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لِئے ہم مصوری تقریب کچُھ تو بہر ملاقات چاہیئے

خواہی فراغ خویش بیفزاے برستم تا در عوض ہماں قدر ازشکوہ کم کنم

لغت : بیفزاے: بڑھادے-- فراغ: سکون، آرام--

ترجمہ : (اے محبوب!) اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا وقت سکون سے گذرے تو تو مجھ پر اپنے ستم بڑھاتا جا تاکہ اس کے عوض میں اسی قدر شکوہ کم کروں- یعنی جتنے تیرے ستم بڑھتے جائیں گے، اتنا ہی مجُھے شکوہ کرنے کا موقع کم ملے گا-

قاتل بہانہ جُو و دعا بے اثر، بیا کز گریہ آبگیری تیغ ستم کنم

لغت : بہانہ جُو: بہانے تلاش کرنے والا-- آبگیری تیغ: تلوار کو آبدار یعنی تیز بنانا--

ترجمہ : میرا قاتل بہانہ جُو ہے اور میری دعا بے اثر ہے- آ کہ ہم اپنی گریہ وزاری سے اس کی تلوار کو تیز کردیں- یعنی محبوب مجُھے قتل نہیں کر رہا اور اس سلسلے میں مختلف بہانے ڈھونڈ رہا ہے، ادھر اپنی دعا ہے تو وہ بے اثر ثابت ہو رہی ہے- اب یہی صورت رہ گئی ہے کہ میں خُوب گریہ وزاری اور اپنے ان آنسوؤں سے اس کی تلوار کی تیزی کا سامان کروں، شاید اس طرح وہ میرے قتل پر تیار ہو جائے-

طفل است وتندخوی ببینم چہ می کند رامم ولے بہ عربدہ دانستہ رم کنم

لغت : طفل: بچہ-- تندخوئی: سخت مزاج، ضدی-- رامم: میں مطیع ہوں-- بہ عربدہ: لڑ جھگڑ کر، بگڑ کر-- دانستہ: جان بوجھ کر-- رم کنم: بھاگتا ہوں--

ترجمہ : وہ (محبوب) گویا ابھی بچہ ہے (نادان) اور ضدی ہے، کیا جانیے وہ کیا کرے- میں اس کا مطیع تو ہوں لیکن (اس کی اسی عادت کی وجہ سے) اس سے بگڑ کر دور بھاگتا ہوں-

گردوں وبال گردن من ساخت مدتے ست کو دست تابہ گردن دلدار خم کنم

لغت : وبال: مصیبت-- ساخت: بنادیا، کردیا-- کو: کہاں-- خم کنم: میں ڈالوں--

ترجمہ : مدت ہو چلی ہے کہ آسمان نے میرے ہاتھوں کو میری گردن کے لِئے مصیبت بنا رکھا ہے، اب ایسا ہاتھ کہاں سے لاؤں جو اس محبوب کی گردن میں (پیار سے) ڈال سکوں- ہاتھوں کا گردن کے لِئے وبال ہونا گویا مصیبتوں میں گھرے ہونے کی علامت ہے- ہاتھوں کو اپنے لِئے وبال گردن کہہ کر محبوب کی گردن کے لِئے پیار کے ہاتھوں کی بالواسطہ آرزو کی ہے-

یارب بہ شہوت وعصمم اختیار بخش چنداں کہ دفع لذت وجذب الم کنم

لغت : شہوت: ہوس، غیر معمولی خواہش-- چنداں کہ: اتنا کہ-- جذب الم: غم برداشت کرنا یا دِل میں سمیٹے رکھنا--

ترجمہ : یارب! مجھے تو اس محبوب کے غیظ و غضب پر اس حد تک اختیار عطا کر کہ میں لذت کو دور کر دوں اور غم والم کو دِل میں سمیٹ لوں- یعنی میرا محبوب ہر وقت غیظ و طیش کے عالم میں رہتا ہے- میں اس سے لذت اندوز ہونے کی کوشش تو کرتا ہوں لیکن ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، کب تک اس ظلم و ستم سے لذت حاصل کروں گا، مجھے یہ اختیار مل جائے تاکہ ان دونوں (لذت اور غم) سے نجات پا سکوں-

تا دخل من بہ عشق فزوں تر بود ز خرج خواہم کہ از تو بیش کشم ناز و کم کنم

لغت : دخل: آمدنی-- خرج: خرچ-- بیش کشم ناز: زیادہ ناز برداری کروں--

ترجمہ : اس خاطر کہ عشق میں میری آمدنی، خرچ سے کہیں زیادہ ہو، میری خواہش ہے کہ اب میں تیری ناز برداری زیادہ کروں اور اس طرح اپنے غم کم کروں- گویا محبوب کی ناز برداری عاشق کی ایک طرح سے آمدنی ہے جبکہ محبت کے غم والم میں وہ ناز برداری کی لذتیں خرچ کر دیتا ہے- یعنی ناز برداری کی جتنی لذتیں بڑھیں گی اتنا ہی یہ غم کم ہونگے- دُوسرے لفظوں میں محبوب جس قدر عاشق کو دلداری کے موقعے دے گا اسی قدر اس کی خُوشیاں بڑھیں گی-

غلتد دلم بہ مشک زفیض ہوائے زلف قانون فن غالیہ سائی رقم کنم

لغت : غلتد دلم: میرا دِل لوٹتا ہے-- غالیہ سائی: عطر یا خُوشبو پیسنے (بنانے) کا عمل--

ترجمہ : میرا دِل محبوب کی خُوشبودار زلفوں کی ہوا کے طفیل گویا مشک میں لوٹنے لگتا ہے- میں غالیہ سائی کے فن کا دستور تحریر کر رہا ہوں- اپنی شاعری کی بات کی ہے- مطلب یہ کہ ان زلفوں کی یہ خُوشبو و کیفیت دِل پر کچھ اس انداز سے طاری ہوتی ہے کہ وہ شعر گوئی کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اس لحاظ سے میری شاعری ایک طرح سے فن غالیہ کی اصول نویسی ہے-

خشک است کشت شیوہ تحریر رفتگاں سیرابش از غم رگ ابر قلم کنم

لغت : کشت: کھیتی-- رفتگاں: رفتہ کی جمع، مُراد گذرے یا پہلے لوگ، ادیب و شعرا، شعرائے متقدمین--

ترجمہ : ماضی کے شعرا (متقدمین) کی شاعری کی کھیتی خشک ہو چکی ہے، میں اپنے قلم کی رگ ابر کی نمی سے اسے سیراب کر رہا ہوں- یعنی ان شعرا کی طرز شعر گوئی میں وہ جان نہیں رہی، تاہم میں اپنے اسلوب شعر سے ان کے کلام میں جان ڈال رہا ہوں-

غالب بہ اختیار سیاحت زمن مخواہ کو فتنہ اے کہ سیر بلاد عجم کنم

لغت : سیاحت: سفر-- مخواہ: مت چاہ، توقع نہ رکھ-- بلاد: جمع بلد، شہر-- عجم: مُراد ایران و توران--

ترجمہ : غالب! تو مجھ سے سیاحت کے اختیار و ارادہ کی توقع نہ رکھ، ایسا کون سا کوئی ہنگامہ ہے جس کی خاطر میں بلاد عجم کی سیاحت کو نکل جاؤں- مطلب یہ کہ جب میرا کوئی خاص مقصد نہیں ہے تو میں کیوں وطن سے دوری اختیار کروں- اس میں وطن سے محبت کا بالواسطہ اظہار ہے-

---

غزل #29

نشاط آرد بہ آزادی ز آرایش بریدن ہم گلم بر گوشہ دستار زد دامن زچیدن ہم

لغت : نشاط آرد: خُوشی لاتا ہے-- ز آرایش بریدن: آرائش یا سجاوٹ سے قطع تعلق کر لینا-- دامن چیدن: دامن اٹھا لینا--

ترجمہ : آراستگی سے قطع تعلق کر لینا بھی آزادی میں خوشی و مسرت کا باعث بنتا ہے، چنانچہ جب میں نے پھولوں سے اپنا دامن اٹھالیا تو میرے اس عمل نے گویا میری دستار پر پھول سجا دیئے۔ آرائش سے مراد دنیوی لذتیں ہیں۔ مطلب یہ کہ اپنی آزاد منشی کی بنا پر میں نے دنیوی لذتوں سے جو کنارہ کشی کی تو خود وہ میرے لئے لذت کا باعث بن گئی۔

بیا لطف ہوا بنگر کہ چوں موج مے ازمینا　　گل ازشاخ گلستے جلوہ گر پیش از دمیدن ہم

لغت : ازشاخ گلستے: ازشاخ گل است، پھولوں کی ٹہنی سے ہے۔۔ دمیدن: اگنا، پھوٹنا، کھلنا۔۔

ترجمہ : ذرا ہوا کی لطافت ملاحظہ ہو کہ پھول کھلنے سے پہلے ہی شاخ کے اندر بالکل اسی طرح جلوہ گر (نظر آرہا) ہے جس طرح شراب صراحی کے اندر موج کی صورت میں (یعنی جوش مارتے ہوئے) نظر آتی ہے۔ پر لطف ہوا کی بڑی دل کش اور نادر تصویر کشی ہے۔

دلاخوں گشتی و گفتی کہ ہے گردید کار آخر　　مشو افسردہ غافل عالمے دارد چکیدن ہم

لغت : مشو: مت ہو۔۔ عالمے دارد: ایک کیفیت رکھتا ہے۔۔ چکیدن: ٹپکنا۔۔

ترجمہ : اے دل تو خون ہو گیا اور تو پکار اٹھا کہ افسوس اپنا کام تمام ہو گیا۔ اے غافل تو افسردہ نہ ہو اس لئے کہ اس طرح (خون بن کر) ٹپکنے میں بھی ایک کیفیت و لذت ہے۔ عاشق کے دل کا غم محبت میں خون ہو کر ٹپکنا اس (عاشق) کے لئے خاص سرور و لذت کا باعث بنتا ہے۔

نہ از مہراست گر برداستانم می نہد گوشے　　ہماں از نکتہ چینی خیزدش ذوق شنیدن ہم

لغت : می نہد گوشے: وہ کان دھرتا ہے، توجہ دیتا ہے۔۔ شنیدن: سننا۔۔

ترجمہ : وہ محبوب اگر میری داستان غم پر کان دھر رہا ہے تو یہ محبت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس میں داستان سننے کا ذوق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس داستان پر نکتہ چینی کرے۔ گویا وہ بڑا نکتہ چیں ہے، اسے نکتہ چینی کا کوئی بہانہ ملنا چاہئے۔

چہ پرسی کز لبت وقت قدح نوشی چہ می خواہم　　ہمیں بوسیدنی چوں مست تر گردی مکیدن ہم

لغت : چہ پرسی: تو کیا پوچھتا ہے۔۔ بوسیدنی: چومنا۔۔ مکیدن: چوسنا۔۔

ترجمہ : (اے محبوب) تو مجھ سے یہ کیا پوچھتا ہے کہ میں تیری بادہ نوشی کے موقع پر تیرے لبوں سے کیا چاہتا ہوں۔ (تو سن لے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ) اس وقت میں تیرے ہونٹوں کو چوم لوں اور جب تو پی کر بد مست ہو جائے تو انہیں چوسنے لگوں۔

بہ بالینم رسیدستی، زہے بیکس نوازی ہا　　فدایت یک دو دم عمر گرامی وا رسیدن ہم

لغت : بہ بالینم: میرے سرہانے پر۔۔ رسیدستی: تو پہنچا ہے۔۔ فدایت: تیرے قربان۔۔ وارسیدن: آنا، پہنچنا۔۔

ترجمہ : تو میرے سرہانے آیا ہے زہے نصیب تو نے بڑی بیکس نوازی کی۔ میری عمر عزیز کے جو دو ایک لمحے باقی ہیں وہ بھی تیری اس آمد پر قربان ہوں۔ محبوب، عاشق کی مزاج پرسی کے لئے اس کے یہاں گیا ہے، عاشق کے لئے یہ بے حد مسرت و شادمانی اور خوش بختی کی بات ہے، اسی لئے وہ اپنی بقایا زندگی اس پر نثار کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

سرت گردم شکار تازہ گر ہردم ہوس داری　　بہر بندم رہا می کن بقدر یک رمیدن ہم

لغت : سرت گردم: تیرے قربان جاؤں۔۔ رمیدن: بھاگنا۔۔ بقدر یک رمیدن: یعنی جال سے آزاد ہو کر تھوڑی دور تک بھاگنا۔۔

ترجمہ : تیرے قربان جاؤں اگر تجھے ہر لمحہ ایک نیا شکار اسیر کرنے کی خواہش ہے یعنی اگر تو صرف میری اسیری پر مطمئن نہیں) تو پھر ایسا کر کہ مجھے ہی ایک بار شکار کر کے پھر چھوڑ دے اور جب میں ذرا سا بھاگ لوں، یعنی تھوڑی دور نکل جاؤں، تو تو پھر مجھے پکڑ لے۔ گویا اس طرح اسیری اور آزادی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا جو تیرے نت نئے شکار کرنے کا شوق پورا کر دے گا اور یوں میری بھی خواہش اسیری کی تسکین کا

سامان ہو گا۔

زتیغت منت زخمے ندارم خویش را نازم　　کہ حسرت غرق لذت دارد م از لب گزیدن ہم

لغت : لب گزیدن: ہونٹ کاٹنا جو حسرت ویاس کی علامت ہے (گ پر پیش ہے)--

ترجمہ : میں تیری تلوار کے ہاتھوں لگنے والے کسی زخم کا احسان مند نہیں ہوں (یعنی تیری تلوار کا شرمندہ احسان نہیں ہوں)، مجھے خود پر فخر ہے کہ تیرے ہاتھوں قتل نہ ہونے کی حسرت مجھے اپنے ہونٹ کاٹنے کی لذت میں غرق رکھتی ہے۔ گویا اس حسرت میں بیٹھے لبوں کو کاٹتے رہنا بھی میرے لئے لذت کا سامان کرتا ہے۔

ادب آموزیش در پردہ محراب می بینم　　نخست از جانب حق بودہ انداز خمیدن ہم

لغت : ادب آموزیش: اس کا یعنی خدا کا ادب سکھانے کا ڈھنگ-- خمیدن: جھکنا--

ترجمہ : سب سے پہلے خود حق تعالیٰ کی طرف سے جھکنے کا انداز ظاہر ہوا۔ چنانچہ میں اس کی ادب آموزی کے ڈھنگ کو محراب کے پردے میں دیکھتا ہوں۔ مسجد کی محراب میں جھکاؤ ہوتا ہے۔ نمازی محراب کی طرف رخ کر کے سجدہ کرتے ہیں۔ گویا حق تعالیٰ نے اس انداز میں ہماری ادب یعنی جھکنے اور سجدہ کرنے کی تربیت کی (ہمیں اس کا سبق دیا)۔

چہ خیزد گر نقابے از میاں برخاست، کو تسکیں　　کہ می بینم نقاب عارض یار است دیدن ہم

ترجمہ : اگر نقاب درمیان سے اٹھ گیا ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے (تو پھر کیا ہوا)، اس لئے کہ تسکین کہاں ہے؟ (یعنی پھر بھی تسکین کا کوئی سامان نہیں)، کیونکہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا دوست کو دیکھنا بھی اس کے چہرے کے نقاب کا باعث بن رہا ہے۔ غالب ہی کے بقول :

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا　　مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی

نخواہد روز محشر داد خواہ خویش عالم را　　بتو بخشید ایزد شیوہ ناز آفریدن ہم

لغت : نخواہد: نہیں چاہتا-- بتو بخشید: تجھے عطا کیا ہے-- ناز آفریدن: نت نئے ناز کرنے کا انداز--

ترجمہ : خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ روز قیامت بھی اہل دنیا اس سے انصاف کے طالب ہوں، اس لئے کہ اس نے ناز آفرینی کا شیوہ بھی تجھے عطا کر رکھا ہے۔ یعنی قیامت کے روز اہل عالم محبوب کے ہاتھوں خدا سے انصاف کے طالب ہوں گے، جبکہ وہاں بھی ان کی فریاد (جو وہ محبوب کے ہاتھوں دنیا میں کرتے رہے) نہیں سنی جائے گی کیونکہ خدا نے ناز وادا کے تمام امور کا مختار کل محبوب ہی کو بنایا ہے۔

دل از تمکیں گرفت و تاب وحشت نبودم غالب　　نگنجد در گریبان من از تنگی دریدن ہم

لغت : تمکین: وضعداری، خودداری-- دل گرفت: دل افسردہ ہو گیا-- نبودم: نہ بودام، مجھے نہیں ہے-- نگنجد: نہیں سماتا-- دریدن: پھٹنا، چاک ہونا--

ترجمہ : غالب! دل تمکنت و وضعداری سے اب افسردہ ہو گیا ہے اور وحشت کی تاب (برداشت) نہیں رہی۔ اب تو تنگی کی بنا پر چاک بھی میرے گریبان میں نہیں سماتا۔ یعنی میں نے عشق میں ایک مدت تک ضبط سے کام لیا اور یوں اپنی تمکنت برقرار رکھی اور وحشت و جنون کے اظہار سے پرہیز کیا، لیکن اب معاملہ برداشت سے باہر ہو گیا ہے اور میرا گریبان اس حد تک تنگ ہو گیا ہے کہ اس میں چاک ہونے کی بھی گنجائش نہیں رہی۔

غزل #30

آنم کہ لب زمزمہ فرسائے ندارم در حلقہ سوہاں نفساں جائے ندارم

لغت : آنم: میں وہ ہوں-- لب زمزمہ فرسا: نغمے الاپنے والے ہونٹ-- سوہان: ریتی-- سوہاں نفساں: ریتی جیسا سانس (جو حلق کو کاٹتا ہو) رکھنے والے، آہ و فریاد کرنے والے--

ترجمہ : میں ایک ایسا انسان ہوں جسے نغمے الاپنے والے ہونٹ نصیب نہیں ہوئے، (یہی وجہ ہے کہ) سوہاں نفس لوگوں کے حلقے میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں- یعنی میں عشق میں ضبط سے کام لیتے ہوئے آہ و فغاں سے پرہیز کرتا ہوں، اسی لئے مذکورہ لوگوں میں میرا شمار نہیں ہوتا-

خاموشم و در دِل زملالم اثرے نیست سر جوش گداز نفسم، لائے ندارم

لغت : زملالم: مجھے ملال کا-- سرجوش: صراحی میں پڑی شراب کی اُوپر کی تہ جس میں جوش ہوتا ہے-- لائے: لایعنی تلچھٹ، شراب کا میل جو صراحی کے نیچے بیٹھ جاتا ہے--

ترجمہ : میں خاموش ہوں اور میرے دِل پر رنج و ملال کا کوئی اثر نہیں ہے، میں سانس کے گداز (پگھلاہٹ) کا سرجوش ہوں، مجھ میں تلچھٹ نہیں ہے- یعنی میرا سانس ضبط سے گداز ہو چکا ہے- عاشق غم محبت میں بھی فریاد نہیں کر رہا، ضبط سے کام لے رہا ہے- اس طرح اس نے ضبط نفس اور وسعت قلب سے کام لیا ہے-

خود رشتہ زند موج گہر گرچہ من اکنوں جز رعشہ بدستہ گہر آمائے ندارم

لغت : رشتہ: دھاگا-- رعشہ: کپکپی، تھرتھراہٹ-- دست گہر آما: موتی پرونے والا ہاتھ--

ترجمہ : اگرچہ میرے موتی پرونے والے ہاتھوں میں اب کپکپی کے سوا کچھ نہیں ہے، تاہم موج گہر (موتیوں کی چمک کی لہر) خود ہی موتیوں میں دھاگہ ڈال رہی ہے- بڑھاپے کے باعث اپنے اعصاب کی کمزوری کے باوجود ذہن میں افکار کے موتی چمکنے کی بات کی ہے- اردو میں اپنے ضعف کی بات یوں کی ہے :

مضمحل ہو گئے قویٰ غالب اب عناصر میں اعتدال کہاں

لرزد زفرو ریختش خامہ درانشا آں نیست کہ حرفے جگر آلائے ندارم

لغت : لرزد: کانپتا ہے-- زفرو ریختش: اس یا ان کے ٹپکنے سے-- درانشا: لکھتے وقت-- حرف جگر آلائے: خُون جگر سے آلودہ باتیں، یعنی غم واندوہ سے پر افکار--

ترجمہ : یہ بات نہیں کہ میرے دِل میں غم والم کے حامل افکار نہیں ہیں یا ان کے اظہار کے لئے میرے پاس پر از غم واندوہ الفاظ نہیں ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جب میں لکھنے لگتا ہوں تو ایسے افکار کے ٹپکنے یعنی اظہار سے قلم کانپنے لگتا ہے- اپنے غم واندوہ سے پر اشعار کی بات کی ہے-

ناز تو فراواں بود و صبر من اندک تو دست و دلے داری و من پائے ندارم

لغت : فراواں: بکثرت، بہت-- اندک: تھوڑا-- پائے ندارم: میرے پاؤں یعنی پائے استقلال نہیں ہیں--

ترجمہ : تیرے ناز و ادا کی کثرت ہے جبکہ مجھ میں صبر تھوڑا ہے- تیرا ہاتھ اور دِل ہے جبکہ میرے پاؤں ہی نہیں ہیں- مطلب یہ کہ مجھ پر اب ضعیفی کا غلبہ ہے جس کی بنا پر صبر میں کمی آگئی ہے اور پائے استقلال بھی نہیں رہا، ادھر تو (محبوب) ہے کہ تیرے ناز و ادا بڑھتے ہی چلے جا

رہے ہیں۔ بقول شاعر:

میں تو وہی نہیں رہا ۔ ہاں مگر وہی ہے تو

بگذار کہ ازراہ نشیناں تو باشم ۔ پاے کہ شود مرحلہ پیماے ندارم

لغت : بگذار: اجازت دے -- پاے مرحلہ پیما: مرحلے یعنی منزلیں طے کرنے والے پاؤں --

ترجمہ : تو مجھے اجازت دے کہ میں تیرے راہ نشینوں میں شامل ہو جاؤں، اس لئے کہ میرے پاؤں اب وہ نہیں رہے کہ مرحلہ پیمائی کر سکیں۔ یعنی تیری راہ محبت میں اب مرحلے پہ مرحلے طے کرنا میرے بس کی بات نہیں رہی۔

خاشاک مرا تاب شرر چہرہ فروزاست ۔ درجلوہ سپاس ازچمن آراے ندارم

لغت : تاب شرر: چنگاری کی چمک -- چہرہ فروز: چہرے کو چمکانے والی -- خاشاک: راکھ -- سپاس: شکریہ، تشکر -- چمن آرا: چمن کو سجانے والا، مراد خدا --

ترجمہ : میری خاشاک کی تاب شرر، چہرہ فروز ہے۔ جلوے کے سلسلے میں چمن آرائے عالم کا ممنون نہیں ہوں۔ یعنی اگرچہ میرا جسم اب ضعف ونقاہت کا شکار ہے تاہم ابھی تک اس میں عشق ومحبت کی چنگاریاں موجود ہیں، جن کی وجہ سے میری راکھ (نحیف جسم) میں چمک ہے۔ گویا عشق کی تب وتاب عارضی نہیں ابدی ہے جو ہنوز قائم وبرقرار ہے۔

بے بادہ خجالت کشم ازباد بہاری ۔ صبح است و دم غالیہ انداے ندارم

لغت : خجالت کشم: میں شرمندہ ہوتا ہوں -- دم غالیہ انداز: خوشبودار سانس --

ترجمہ : شراب کے بغیر (نہ ہونے کے باعث) میں بادبہاری (موسم بہار کی ہوا) سے شرمندہ ہو رہا ہوں، اس لئے کہ صبح کا وقت ہے اور میرا سانس خوشبو سے محروم ہے۔ یعنی موسم بہار کی صبح کے وقت جب پھول کثرت سے کھلے ہوئے ہیں اور چمن ہوا چلنے کے سبب خوشبو سے مہک رہا ہے، میں شراب میسر نہ ہونے کی وجہ سے بجھے دل کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ شراب مل جاتی تو میرا سانس بھی معطر ہو جاتا یوں مجھے بادبہار سے شرمسار نہ ہونا پڑتا۔

واعظ دم گیراے خود آرد بہ مصافم ۔ گوئی دل خود کامہ خود راے ندارم

لغت : دم گیراے خود: اپنا رکا ہوا سانس -- بہ مصافم: مجھ سے الجھنے کے لئے -- دل خود کامہ خودراے: ایسا دل جو پختہ ارادے اور عقیدے کا حامل ہو۔

ترجمہ : واعظ اپنے رکے اور اکھڑے ہوئے سانس کے ساتھ مجھ سے الجھنے کے لئے کچھ اس طرح آیا ہے جیسے میرا دل پختہ ارادے اور عقیدے سے محروم وخالی ہے۔ یعنی وہ مجھے کیا سمجھائے گا کہ اس کی تو اپنی حالت غیر ہو رہی اور زبان لڑکھڑا رہی ہے جیسے اس کا اپنا عقیدہ کمزور ومتزلزل ہے۔

غالب سروکارم بہ گدائی بہ کریم است ۔ گر وایہ من دیر رسد وای ندارم

لغت : سروکارم: میرا واسطہ -- وایہ: آرزو، خواہش -- وای ندارم: مجھے افسوس نہ ہوگا --

ترجمہ : غالب، گدائی میں میرا واسطہ اس ذات کریم سے ہے، لہٰذا اگر میری آرزو وخواہش پوری ہونے میں دیر لگتی ہے تو مجھے اس کا افسوس نہ ہوگا۔ یعنی اپنے مقصد وخواہش کے حصول کے لئے خدائے کریم کے در کا سوالی ہوں۔ اگر وہ میری خواہش دیر سے پوری کرتا ہے (ضرور پوری کرے گا) تو اس میں یقیناً کوئی مصلحت ہوگی پھر میں کس لئے ہائے وائے کرتا پھروں۔

غزل #31

در وصل دِل آزاری اغیار ندانم دانند کہ من دیدہ ز دیدار ندانم

لغت : دیدہ زدیدار ندانم: میں آنکھوں میں اور دیدار دوست میں فرق نہیں سمجھتا--

ترجمہ : وصل دوست میں مجھے رقیبوں کی دِل آزاری کا خیال نہیں رہتا- سب کو معلوم ہے کہ میں آنکھوں میں اور دوست کے دیدار میں کوئی فرق نہیں سمجھتا- یعنی عاشق، محبوب کے وصل میں اس حد تک محو نظارہ ہو جاتا ہے کہ اسے احساس تک نہیں رہتا کہ اس کی اس محویت سے رقیبوں کی دِل آزاری کا سامان ہو گا-

طعنم نہ سزد، مرگ زہجراں نشناسم رشکم نہ گزد، خویشتن از یار ندانم

لغت : طعنم نہ سزد: مجھے طعنہ دینا مناسب نہیں-- نہ گزد: نہیں کاٹتا نہیں ستاتا--

ترجمہ : مجھے طعنہ دینا مناسب نہیں، اس لِئے کہ میں موت اور ہجر میں کوئی فرق نہیں سمجھتا- مجھے (وصل میں) رشک تنگ نہیں کرتا کیونکہ میں خُود میں اور دوست میں کوئی فرق نہیں سمجھتا- گویا وصل میں عاشق پر اس بات کا رشک طاری نہیں ہوتا کہ محبوب کی توجہ رقیب کی طرف ہے-

پرسد سبب بیخودی ازمہر ومن ازبیم در عذر بخوں غلتم وگفتار ندانم

لغت : پرسد: پوچھتا ہے-- بیم: خوف-- بخوں غلتم: خُون میں تڑپنے لگتا ہوں--

ترجمہ : محبوب لطف ومحبت سے مجھ سے میری بیخودی کا سبب پوچھتا ہے اور میں خوف کے مارے معذرت کے طور پر خُون میں تڑپنے لگتا ہوں اور میری زبان سے کوئی بات نہیں نکلتی- یعنی محبوب، عاشق کے پاس آیا ہے- اس کی اس آمد سے عاشق پر بے خودی طاری ہو جاتی ہے- جب محبوب محبت سے اس (بیخودی) کا سبب پوچھتا ہے تو عاشق بولنے سے عاری ہو کر، اس خیال سے کہ وہ ابھی آیا ہے اور ابھی چلا جائے گا خُون میں تڑپ کر یا بے حد بیقراری کے ساتھ اس سے معذرت کر لیتا ہے، کچھ نہیں بتاتا-

بوسم بخیالش لب وچوں تازہ کندجور . از سادگیش بے سبب آزار ندانم

لغت : بوسم: میں چومتا ہوں-- بخیالش لب: خیال میں اس کے لب-- بے سبب آزار: جو کسی کو بلاوجہ تکلیف نہ پہنچائے--

ترجمہ : میں خیال ہی خیال میں اس کے ہونٹ چومتا ہوں اور جب وہ مجھ پر کوئی نیا ستم ڈھاتا ہے تو میں اپنی سادگی کی بنا پر اسے بے سبب آزار نہیں سمجھتا- یعنی وہ تو بلاوجہ ستم ڈھاتا ہے لیکن میں یہ سمجھ کر کہ میں نے چونکہ خیالوں میں اس کے ہونٹ چومے ہیں گویا گستاخی کی ہے اس لِئے وہ بے سبب آزار نہیں ہے- یہ میری سادگی ہے-

ہر خوں کہ فشاند مژہ در دِل فتدم باز خود را بہ غم دوست زیاں کار ندانم

لغت : فشاند: ٹپکاتی ہے-- زیاں کار: نقصان اٹھانے والا--

ترجمہ : میری پلکیں جو بھی خُون ٹپکاتی ہیں وہ پھر میرے دِل میں آگرتا ہے- اس بنا پر میں غم دوست میں خُود کو زیاں کار نہیں سمجھتا- یعنی میں آنسوؤں پر آنسو بہاتا ہوں- جس پر مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں نے یہ آنسو پھر سے اپنے دِل میں ڈال لِئے ہیں اور اس طرح میرا کوئی نقصان نہیں ہوا-

آویزش جعد از تہ چادر بردم دل آشفتگی طرہ بدستار ندانم

لغت : آویزش جعد: چوٹی کا الجھاؤ، گھنگھریالی چٹیا-- آشفتگی طرہ: طرہ کی پریشانی، یعنی بکھرے بال--

ترجمہ : میرا دِل تو محبوب کی چادر کے نیچے گھنگھریالے بالوں والی چوٹی چھین رہی ہے، میں دستار میں کسی طرہ پریشان کو نہیں جانتا- دستار کا طرہ پریشان تو سامنے نظر آتا ہے، اس کی اپنی دِل کشی ہے لیکن محبوب کی چادر کے نیچے نقاب میں جو چوٹی نظر آرہی ہے وہ کہیں زیادہ دلکش ہے-

بوے جگرم می دہد ازخود سرہر خار شدپاے کہ در راہ وے افگار ندانم

لغت : شدپاے کہ: کس کے پاؤں ہوئے ہیں-- افگار: زخمی--

ترجمہ : ہر کانٹے پر جو خُون لگا ہوا ہے اس سے میرے جگر کی بو آرہی ہے- محبوب کی راہ میں کس کے پاؤں زخمی ہوئے ہیں، مجھے نہیں معلوم، یعنی بالواسطہ یہ کہا ہے کہ اس کی راہ میں صرف میرے ہی پاؤں زخمی ہوئے ہیں-

زخم جگرم بخیہ و مرہم نہ پسندم موج گہرم جنبش و رفتار ندانم

لغت : زخم جگرم: میں زخم جگر ہوں (ایک طرح سے)-- بخیہ: ٹانکا-- موج گہرم: میں موتیوں کی لہر ہوں--

ترجمہ : میں (ایک طرح سے) زخم جگر ہوں، اس لِئے بخیہ اور مرہم پسند نہیں کرتا- میں گویا موج گہر ہوں اس لِئے حرکت اور رفتار سے ناواقف ہوں- جگر کے زخموں کو ٹانکا لگنا یا ان پر مرہم لگانا ممکن نہیں ہے- اسی طرح آب گہر (موتیوں کی چمک) میں کوئی حرکت اور رفتار نہیں ہوتی- گویا مولانا حالی کے لفظوں میں "ایسا ہی میرا حال ہے، کسی کو میرے درد کی خبر نہیں اور نہ ہی میرے کمال کی اطلاع ہے"

نقد خردم، سکہ سلطان نہ پذیرم جنس ہنرم، گرمی بازار ندانم

لغت : نقد خردم: میں عقل ودانش کی نقدی (سرمایہ) ہوں-- نہ پذیرم: میں قبول نہیں کرتا-- گرمی بازار: کسی چیز یا جنس کا بازار (مارکیٹ) میں بہت فروخت ہونا--

ترجمہ : میں عقل ودانش کا سرمایہ ہوں، سلطان کا سکہ قبول نہیں کرتا، میں جنس ہنر ہوں اس لِئے گرمی بازار سے بے خبر ہوں- یعنی عقل ودانش کو دولت سے نہیں خریدا جاسکتا اور جنس ہنر کی جو قدر ہونی چاہئے، وہ نہیں ہوتی-

غالب نبود کوتہی از دوست ہمانا زانساں دہدم کام کہ بسیار ندانم

لغت : کوتہی: کوتاہی، سستی-- ہمانا: گویا-- زانساں: اس طرح سے-- دہدم کام: میری آرزو پوری کرتا ہے--

ترجمہ : غالب! دوست کی طرف سے کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوتی- گویا وہ میری خواہشیں کچھ اس طرح پوری کرتا ہے کہ مجھے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ اس نے مجھے بہت کچھ دے دیا ہے- دوست سے مُراد محبوب حقیقی خدا تعالیٰ ہے-

---

غزل #32

درہر انجام محبت طرح آغاز افگنم مہر بردارم ازو تاہم بر او باز افگنم

لغت : طرح آغاز افگنم: آغاز کی بنیاد ڈالتا ہوں-- بردارم ازو: اس سے اٹھ لیتا یعنی ختم کرلیتا ہوں--

ترجمہ : میں اپنی محبت کے ہر انجام پر پھر سے آغاز کی بنیاد رکھتا ہوں- میں اس سے قطع تعلق کرلیتا ہوں تاکہ پھر سے اس کے ساتھ محبت کا

تعلق قائم کرلوں- یعنی بار بار محبوب سے محبت کرنے، پھر چھوڑ دینے میں میرے لئے ایک خاص لطف ہے-

در ہوائے قتل سر بر آستانش می نہم تا بہ لوح مدعا نقش خدا ساز افگنم

لغت : درہوائے قتل: قتل ہونے کی خواہش میں-- لوح مدعا: مقصد کی تختی-- نقش خداساز: وہ بات جو لوح محفوظ پر نقش ہو چکی ہے، مقدر میں لکھی جاچکی ہے--

ترجمہ : میں محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے کی خواہش میں سر اس کے آستاں پر رکھتا ہوں، تاکہ میں اپنے اس مقصد و آرزو کی لوح پر نقش خداساز بنا سکوں- یعنی محبوب کو اپنے قتل کا ذمہ دار نہ ٹھہراؤں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرے مقدر میں ایسا لکھا تھا-

لاف پرکاری ست صبر روستائی شیوہ را خواہش کاندر سواد اعظم نازا فگنم

لغت : لاف پرکاری: چالاکی، ہشیاری کی ڈینگ-- روستائی شیوہ: جس کے طور طریقے دیہاتیوں یعنی گنواروں کے سے ہوں-- کاندر: کہ اندر-- سوادا عظم: بڑا شہر--

ترجمہ : صبر ایک روستائی شیوہ ہے جو اپنی ہشیاری کی ڈینگیں مارتا ہے- میں چاہتا ہوں کہ اسے (صبر کو) محبوب کے نازوادا کے بڑے شہر میں رکھ دوں- یعنی محبوب کے نازوادا پر عاشق صبر سے کام لے یہ کیونکر ممکن ہے، وہ تو اس کے غمزہ وعشوہ میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ اسے اپنا ہوش نہیں رہتا اگر وہ صبر سے کام لیتا ہے تو بقول سعدی، وہ عاشق ہی نہیں ہے :

دلے کہ عاشق وصابر بود مگر سنگ است زعشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ است

صعوہ من ہرزہ پروازست، بوکز فرط مہر بیخودش در آشیان چنگل باز افگنم

لغت : صعوہ: مولا، مرادل-- ہرزہ پرواز: فضول اڑنے والا-- بو: سود، ہو سکتا ہے-- چنگل باز: باز کا پنجہ--

ترجمہ : میرا مولا (دل) فضول اور بیکار اڑتا رہتا ہے- ممکن ہے میں اسے بڑی محبت پیار سے (کسی دن) بیخودی کی حالت میں باز کے پنجے کے آشیانے میں رکھ دوں- (باز کے سپرد کردوں)- گویا عاشق کا دل الٹی سیدھی سوچوں میں ہر وقت کھویا رہتا ہے- بہتر ہے اسے محبوب کے حوالے کردوں- یعنی ان سوچوں کی بجائے وہ محبوب کی محبت میں کھویا رہے-

بے زبانم کردہ ذوق التفات تازہ اے لاجرم شغل وکالت را بہ غماز افگنم

لغت : التفات تازہ اے: ایک نئی توجہ، تازہ لطف ومہربانی-- لاجرم: بلاشبہہ، یقیناً-- غماز: چغل خور، طعنہ زن، رقیب--

ترجمہ : مجھے محبوب کے التفات تازہ کی جو لذت میسر آئی ہے اس نے مجھے خاموش کردیا ہے- بلاشبہ میں نے یہ کام اب غماز کے سپرد کردیا ہے- یعنی محبوب نے عاشق کو نظر التفات سے دیکھا ہے- اس سے پہلے عاشق کا دل گلوں شکووں سے پر تھا لیکن اب وہ شکوے خاموش یعنی ختم ہو گئے- اب رقیب یہ گلے شکوے کرتا پھرے-

ہر قدر کز حسرت آبم در دہن گردد ہمی ہم زاستغنا بروے بخت ناساز افگنم

لغت : آبم در دہن گردد: پانی میرے منہ میں آرہا ہے-- استغنا: بے نیازی-- ناساز: ناموافق--

ترجمہ : حسرتوں کے باعث جس قدر بھی پانی میرے منہ میں آرہا ہے، میں اسے بھی، اپنی بے نیازی کی بنا پر، اپنے ناموافق بخت (بدنصیبی) پر ڈال دیتا ہوں- یعنی جب میرے حسرت وارمان پورے نہیں ہوتے تو میں صبر اور بے نیازی سے کام لیتا ہوں اور دل کو سمجھاتا ہوں کہ مقدر میں ایسا ہی لکھا تھا، اس لئے کسی گلے شکوے یا قسمت کو رونے کی ضرورت نہیں-

مردم از افسردگی ہنگام آں آمد کہ باز رستخیزے در دل ازخوں کردہ بگداز افگنم

لغت : مردم: میں مرگیا-- ہنگام: وقت، موقع-- رستخیزے: کوئی قیامت-- بگدازا فگنم: میں پگھلادوں--

ترجمہ : افسردگی کے ہاتھوں میں مرا جارہا ہوں- اب وہ وقت پھر آگیا ہے کہ میں خُون سے دِل میں ایک قیامت برپا کر کے اسے پگھلادوں- یعنی عشق کی گرمی کے بغیر میری زندگی افسردگی و بے کیفی کا شکار ہے، میری خواہش ہے کہ گرمی عشق پھر پیدا ہو تاکہ اس افسردگی سے نجات ملے-

ہم زبانم با ظہوری مطلعے کو تا ز شوق باجرس درنالہ آوازے بر آواز ا فگنم

ترجمہ : میں ظہوری کا ہم زبان ہوں، نیا مطلع (غزل کا پہلا شعر) کہاں ہے تاکہ میں شوق سے نالہ میں جرس کی آواز پر آواز پیدا کروں- اپنی غزلیات میں، جیساکہ پہلے لکھا جاچکا ہے، غالب نے دُوسرے شعرا کی نسبت ظہوری کی زیادہ پیروی کی اور اس کی غزلوں کے جواب میں غزلیں کہی ہیں چنانچہ یہ غزل بھی ظہوری ہی کے رنگ میں اور اس کی غزل کا جواب ہے-

غالب نے اسے کاروان شعر کا قافلہ سالار کہا ہے- جرس کارواں اس کی شاعری ہے- گویا وہ چاہتا ہے کہ ظہوری کی غزل کے مطلع پر وہ بھی غزل کہے اور یوں اس کی ہمنوائی کا شرف حاصل کرے- ظہوری کی غزل کا مطلع ہے :

طے نشد زاہ حرم خُود را بپرواز ا فگنم باجرس در نالہ آوازے برآواز ا فگنم

نامہ برگم شد، در آتش نامہ راباز ا فگنم چوں کبوتر نیست، طاؤسے بپرواز ا فگنم

لغت : بازا فگنم: پھرڈال دوں-- طاؤسے: ایک یا کوئی مور--

ترجمہ : نامہ بر کہیں گم ہوگیا ہے، لہٰذا میں (محبوب کے نام) خط کو آگ میں ڈال دیتا ہوں، چونکہ کوئی کبوتر (جس کے ذریعے خط بھیجا جائے) میسر نہیں ہے اس لیے میں مور ہی کو اڑا دیتا ہوں- خط کو آگ میں ڈالنے کو مور کے اڑانے سے تشبیہ دی ہے جو ایک انوکھی تشبیہ ہے-

ازنمک جاں درتن طرز نکویاں کردہ ام زیں سپس در مغز دعویٰ شور اعجاز ا فگنم

لغت : طرز نکویاں: ان شعرا کا اسلوب و طرز شعر گوئی جو خُوش گو ہیں-- زیں سپس: اس کے بعد سے-- اعجاز: معجزہ--

ترجمہ : میں نے اپنے کلام کی نمکینی سے خُوش کلام (عمدہ قسم کی شاعری کرنے والے) شعرا کے طرز بیان میں ایک نئی روح پھونک دی ہے- اس کے بعد سے میں دعویٰ کے مغز میں اعجاز کا ہنگامہ برپا کردوں گا- یعنی میرے اشعار گویا معجزہ ہیں- میں ان اشعار کے ذریعے شاعری کے دعوے میں ہنگامہ پیدا کردوں گا- میری شاعری کی عظمت کے چرچے ہوں گے-

رنجہ دارد صورت اندیشہ یاراں مرا مفت من کائینہ خودرا زپرواز ا فگنم

لغت : رنجہ دارد: تکلیف دیتا ہے-- مفت من: میرا کیا جاتا ہے-- کائینہ: کہ آئینہ--

ترجمہ : مجھے دوستوں کی سوچ اور فکر کے انداز پر کوفت ہوتی ہے- اگر میں اپنے آئینے کو پرواز سے ہٹالوں تو میرا کیا جائے گا- غالباً یہ مُراد ہے کہ میں ان کی غلط سوچوں پر توجہ ہی نہ دوں، میرا کیا بگڑ جائے گا- (؟)

ترک صحبت کردم و دربند تکمیل خودم نغمہ ام جاں گشت خواہم درتن ساز ا فگنم

ترجمہ : میں نے دوستوں کی صحبت چھوڑ دی ہے اور اب اپنی تکمیل کی فکر میں ہوں- میرا نغمہ، روح بن گیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اسے ساز کے جسم میں ڈال دوں- نغمہ سے مُراد شاعری ہے- شاعر کی خواہش ہے کہ جس طرح ساز سے نغمہ نکلے تو سننے والے اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اسی طرح اس کی شاعری عام لوگوں تک پہنچے اور وہ اس سے لطف اندوز ہوں-

تا ز دود، اہل نظر چشمے توانند آب داد رخنہ در دیوار آتش خانہ راز ا فگنم

لغت : تا ز دود: تاکہ دھوئیں سے-- رخنہ: سوراخ، دراڑ--

ترجمہ : میں آتش خانہ راز کی دیوار میں سوراخ ڈال رہا ہوں تاکہ اس میں سے جو دھواں نکلے اس سے اہل نظر اپنی آنکھوں کو روشن کر سکیں- آتش خانہ راز سے مُراد شاعر کا دِل ودماغ ہے- جن میں ایسے ایسے افکار موجود ہیں یا چھپے ہوئے ہیں جن سے زندگی کے فلسفے پر روشنی پڑتی ہے اور یوں وہ اہل نظر کے فکر وخیال کو روشن کرنے کا باعث بنتے ہیں-

بگسلم بندو دہم اوراق دیواں رابباد خیل طوطی اندریں گلشن بہ پرواز افگنم

لغت : بگسلم: میں توڑتا ہوں-- بند: مُراد کتاب کا شیرازہ-- خیل: لشکر--

ترجمہ : میں اپنے دیوان کا شیرازہ توڑ کر اس کے ورق ہوا میں اڑا دیتا ہوں- میرا یہ عمل گویا ایسا ہو گا کہ اس گلشن میں میں طوطیوں کا لشکر اڑا رہا ہوں- یعنی میرے اشعار میں گویا نغمے بھرے ہیں اور جب میرے دیوان کے اوراق ہوا میں اڑیں گے تو ایسا لگے گا جیسے خُوش الحان پرندے ہوا میں اڑ رہے ہیں-

غالب از آب وہوائے ہند بسمل گشت نطق خیز تا خود را بہ اصفہان وشیراز افگنم

لغت : بسمل گشت: زخمی ہو گئی-- خیز: اٹھ، چل-- نطق: زبان--

ترجمہ : غالب! ہند کی آب وہوا یعنی فضا میں رہ کر زبان (بولنے کی طاقت) بسمل ہو رہی ہے- اٹھ، اصفہان اور شیراز کی طرف چل- اصفہان اور شیراز دونوں ایران کے مشہور شہر ہیں- مطلب یہ کہ یہاں تو میری شاعری، لوگوں کی کم فہمی کے باعث، بے قدری کی شکار ہے، کم از کم وہاں کے لوگ (اہل ایران) تو اس کی صحیح داد دیں گے-

ردیف-ن

غزل #1

اے زساز زنجیرم درجنوں نوا گر کن بندگر بدیں ذوق است پارہ گراں ترکن

لغت : اے: مُراد اے خدا تعالیٰ-- نواگر: نغمہ الاپنے والا، مُراد فریادی-- پارہ: پارہ اے، کسی قدر-- گراں تر: مزید بوجھل--

ترجمہ : اے خدا تو نے مجھے جنون شوق سے نوازا ہے تو مجھے زنجیر کے ساز سے نواگر بنا دے- اگر اس زنجیر میں اس قدر ذوق ہے تو اسے کسی قدر مزید بوجھل بنا دے- (اس ساری غزل میں خدا سے خطاب اور اس سے اپنے دکھوں کا اظہار ہے)- دیوانے کو زنجیر پہنائی جاتی ہے- اس کی جھنکار کو "نوا" کہا ہے- مطلب یہ کہ مزید زنجیر سے میرا دیوانگی کا شوق بڑھے گا اور اس سے کیف آور نغمے ابھریں گے- یعنی غالب کے اشعار گویا عشق وشوق کے نغمے ہیں-

فیض عیش نوروزی جاودانہ خُوش باشد روزمن ز تاریکی با شبم برابر کن

لغت : عیش نوروزی: خُوشی کا دن-- نوروز: ایرانیوں کے سال کا پہلا دِن جو موسم بہار میں آتا ہے- اس دِن ایرانی جشن مناتے ہیں-- جاودانہ: ہمیشہ کے لئے--

ترجمہ : عیش نوروزی کا فیض جاودانہ ہو تو دِل کو بھاتا ہے- تو میرے دِن کو تاریکی کے لحاظ سے میری رات کے برابر کر دے- گویا شاعر غم

و آلام کا شکار ہے، جس کے باعث اس کا دِن بھی رات کی مانند تاریک ہے لیکن اس کے لئے اس غمگینی میں بھی ایک لطف و راحت ہے، اسی لئے اُسے "عیش نوروزی" کہا ہے۔

زانچہ دِل زہم پاشد لب چہ طرف بربندد یا مجال گفتن دہ یانہ گفتہ باور کن

لغت : زآنچہ: اس چیز سے-- دل زہم پاشد: دِل جو کچھ چھڑکتا ہے (دل سے جو کچھ ابھرتا ہے)-- چہ طرف بربندد: کیونکر عہدہ برآ ہو سکتا ہے-- نہ گفتہ باور کن: میری ان کہی بات پر یقین کرلے--

ترجمہ : جو کچھ میرے دِل سے ابھرتا ٹپکتا ہے، ہونٹ ان سے کیونکر عہدہ برآ ہو سکتے ہیں، یعنی ہونٹ پورے طور پر دِل کی ترجمانی نہیں کر سکتے، اے مولا! تو یا تو مجھے کچھ کہنے کی قدرت وطاقت عطا فرمایا پھر میری ان کہی بات (یعنی جو دِل میں ہے) پر یقین کرلے۔ یعنی میں اگر اپنے دُکھ بیان نہیں کر سکتا تو تو دلوں کے بھید جانتا ہے، اس لئے تو ہی میری دادرسی فرما۔

در رسائی سعیم عقدہا پیاپے زن در روانی کارم فتنہ ہا شناور کن

لغت : در رسائی سعیم: میری کوشش کی کامیابی کی راہ میں-- عقدہا: گرہیں، رکاوٹیں-- پیاپے: مسلسل-- در روانی کارم: میرے کاموں کے جاری رہنے میں-- شناور: تیرنے والا--

ترجمہ : میری کوششوں کے راستے میں مسلسل رکاوٹیں ڈالتا رہ اور میرے کاموں کی روانی میں وہ زور پیدا کردے کہ اس میں فتنے تیرنے لگیں۔ یعنی میرے ہر کام میں مسلسل الجھنیں اور رکاوٹیں ڈالتا چلا جا۔ گویا شاعر کے ساتھ یہ سب کچھ بیت رہی ہے اور وہ اس انداز میں بالواسطہ خدا سے شکوہ کناں ہے۔

اے کہ از تومی آید خس شرر فشاں کردن زخم راز خُوننابش بخیہ را پر آذر کن

لغت : از تومی آید: تو کر سکتا ہے-- پر آذر کن: آگ سے بھردے-- شرر فشاں: چنگاریاں بکھیرنے والی--

ترجمہ : اے خدا! تو جو خس کو شرر فشاں کر سکتا ہے تو میرے زخم سے (زخموں سے) رسنے والے خالص خُون کو اس قدر پر آتش کردے کہ اس سے زخموں کے ٹانکے جل جائیں۔ یعنی میرے زخموں کے اچھے ہونے کی کوئی امید نہ رہے۔

خوے سرکشم دادی، عجز رشک نہ پسندم سینہ من ازگرمی تابہ سمندر کن

لغت : خوے سرکش: باغیانہ فطرت-- تابہ: تو-- سمندر: آگ میں رہنے والا کیڑا--

ترجمہ : تو نے مجھے سرکش فطرت دی ہے (جس کی وجہ سے) میں رشک کی کسی عاجزانہ کیفیت کو پسند نہیں کرتا۔ تو میرے سینے میں اتنی گرمی پیدا کردے کہ وہ سمندر کے لئے تپتا ہوا توا بن جائے۔ یعنی حالت رشک کو گوارا نہ کرنے کی بنا پر یہ کہا ہے کہ چونکہ میں بھی غم کی آگ میں زندگی گذار رہا ہوں اور سمندر بھی آگ میں رہ رہا ہے اور یہ بات رشک کا باعث بنتی ہے، اس لئے تو میرے سینے میں ایسی آگ بھڑکادے جو سمندر کو بھی جلادے۔

"کن" بپارسی گفتی ساز مدعا کردم ہم بخویش در تازی گفتہ را مکرر کن

لغت : "کن": قرآنی تلمیح، جب اللہ کسی چیز کو فرماتا ہے۔ "ہوجا"، تو وہ ہو جاتی ہے (کن فیکون) فارسی میں فعل امر بمعنی "کر"-- تازی: عربی زبان-- سازمدعا: خواہشوں کا سازوسامان--

ترجمہ : تو نے "کن" کا لفظ فارسی میں (بمعنی کر) فرمایا ہے، چنانچہ میں نے خواہشوں کا سازوسامان اکٹھا کرلیا۔ اب تو خُود ہی عربی زبان میں کن (ہوجا) کا لفظ فرمادے (یعنی میں نے دِل میں بے پناہ خواہشیں پیدا کرلی ہیں۔ اب تو (کن: ہوجا) کے حوالے سے میری ان خواہشات کو پوری کرنے کا بھی کوئی سامان کردے۔ اردو میں یوں کہا ہے :

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے　　بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

زیں درونہ کاویہا گوہرم بکف نامد　　خدمتے معین شد، اجرتے مقرر کن

لغت : درونہ کاویہا: اندر یعنی سینے کو کریدنے کی حالتیں، مُراد شاعر کی ذہنی کاوش-- نامد: نہیں آیا--

ترجمہ : میں نے اپنے دِل ودماغ کو بہت کریدا لیکن میری اس کاوش یا جان کاہی کے باوجود کوئی موتی (گوہر مقصود) میرے ہاتھ نہ آیا- تو نے مجھے ایک خدمت پر مقرر کر دیا- اب اس (خدمت) کی اجرت کا بھی تعین کر دے- یعنی شاعری میں اپنے دِل ودماغ سے بہت کام لیا لیکن حاصل کچھ نہ ہوا، اس کا مجھے کچھ اجر ملنا چاہیئے-

از دروں روانم را در سپاس خویش آور　　وزبروں زبانم را شکوہ سنج اختر کن

لغت : روانم: میری روح-- شکوہ سنج اختر: ستارے یعنی نصیب کا گلہ شکوہ کرنے والا--

ترجمہ : تو (اے رب کریم) اندر سے (یعنی سینے میں) میری روح کو اپنا شکر گزار بنا دے، جبکہ باہر سے میری زبان کو شکوہ سنج اختر بنا دے- یعنی دلی طور پر میں تیرا شکر گزار رہوں، اگرچہ بظاہر اپنی قسمت ناموافق کے ستارے کا گلہ کرتا رہوں-

بخشش خداوندی گر فراخور ظرف است　　ہم بہ ہوش بیشی دہ ہم بہ مے توانگر کن

لغت : فراخور ظرف: حوصلے کے مناسب، مطابق-- توانگر: مال دار--

ترجمہ : اگر خدائی بخشش (یعنی تیری بخشش) ہر کسی کے ظرف وحوصلہ کے مطابق ہے تو تو پھر میرے ہوش میں بھی اضافہ فرماتا چلا جا اور شراب سے بھی مجھے توانگر کرتا چلا جا یعنی مجھے زیادہ سے زیادہ شراب ملتی رہے اور زیادہ سے زیادہ پینے کے باوجود میرے ہوش وحواس برقرار رہیں-

بہر خویشتن غالب ہستیی تراشیداست　　قہرمان وحدت را درمیانہ داور کن

لغت : تراشیداست: تراش لیا ہے-- قہرمان: جابر وقاہر حکمراں-- قہرمان وحدت: مُراد شان وحدت کا جلال وشکوہ-- داور: منصف--

ترجمہ : غالب نے اپنے لئے ایک وجود تراش لیا ہے- تو اپنے قہرمان وحدت کو اس سلسلے میں منصف بنا لے- یعنی اپنی شان توحید کے جلال وشکوہ کو اس بات کا منصف بنا لے کہ میں نے جو یہ دعویٰ کیا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے-

---

غزل #2

اس غزل کے بارے میں حالی لکھتے ہیں (ملاحظہ ہو یادگار غالب) ذیل کی غزل نواب مصطفیٰ خان مرحوم کے مکان پر جو مشاعرہ ہوتا تھا اس میں پڑھی گئی تھی- چونکہ دلی کے تمام نامور شعرا کا جو وہاں فارسی، غزلیں لکھ کر لے جاتے تھے، مرزا نے اس غزل میں ذکر کیا ہے اور غزل بھی نہایت فصیح ہے، اس لئے بطور یادگار ساری غزل یہاں نقل کی جاتی ہے-

ہا پری شیوہ غزالان و زمردم رم شاں　　دل مردم بخم طرہ خم در خم شاں

لغت : ہا: واہ، کیا کہنے، زہے-- پری شیوہ غزالاں: پریوں کے سے انداز والے ہرن یعنی محبوب، حسین-- رم شاں: ان کا دوڑنا، دور رہنا--

ترجمہ : واہ وا، کیا کہنے ہیں ان پری شیوہ غزالوں کے اور لوگوں سے ان کے اس فرار کے۔ لوگوں کے دِل ان کی پر پیچ (گھنگھریالی) زلفوں میں اٹکے ہوئے ہیں۔ ہرن، آدمی کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ حسینوں کو چونکہ ہرن سے تشبیہ دی ہے، اس لِئے لوگوں سے ان کی دوری کو، جس میں بے نیازی ہے، بھاگنے کا نام دیا ہے۔

کافرانند جہاں جوی کہ ہرگز نبود طرہ حور دِل آویزتر از پرچم شاں

لغت : کافرانند: وہ کافر ہیں، وہ حسین ہیں -- جہاں جوی: دُنیا کی تلاش و جستجو کرنے والے -- پرچم: مُراد زلفیں --

ترجمہ : یہ وہ حسین ہیں جو جہاں جو ہیں اور جن کی زلفوں کے مقابلے میں حور کی زلفیں قطعاً دِل آویز نہیں ہیں۔ یعنی ان کی زلفیں حوروں کی زلفوں سے کہیں زیادہ دِل کش ہیں۔

آشکارا کش و بدنام ونکونامی جوی آہ ازیں طائفہ واں کس کہ بود محرم شاں

لغت : آشکارا کش: علانیہ ہلاک کرنے والے -- نکونامی جوی: نیک نامی کے خواہشمند -- محرم شان: ان کا واقف حال، جس کا ان سے واسطہ پڑے --

ترجمہ : یہ لوگوں (عشاق) کو کھلے بندوں ہلاک کرنے والے اور اس سلسلے میں بدنام ہیں، لیکن پھر بھی اپنی نیک نامی کے خواہشمند ہیں۔ توبہ یہ کیسے (ظالم) لوگ ہیں اور وہ جو ان کے محروم ہیں (جن کو ان سے واسطہ پڑتا ہے) کس قدر مظلوم ہیں۔

رشک برتشنہ تنہا رو وادی دارم نہ بر آسودہ دلان حرم و زمزم شاں

لغت : تشنہ تنہا رو وادی: وادی میں پیاسا اور تنہا چلنے والا -- آسودہ دلان حرم: وہ لوگ جو حرم میں بڑے سکون و آرام سے رہ رہے ہیں -- زمزم شاں: ان کا آب زمزم --

ترجمہ : مجھے حرم کے آسودہ دلوں اور ان کو میسر آب زمزم پر کوئی رشک نہیں آتا، مجھے تو اس شخص پر رشک آتا ہے جو وادی میں پیاسا اور تنہا چلا جا رہا ہے۔ بالواسطہ سخت کوشی سے اپنی رغبت کی بات کی ہے۔

بگذر ازخستہ دلانے کہ نہ دانی، ہشدار خستگانند کہ دانی و نداری غم شاں

لغت : بگذر: چھوڑ دے، جانے دے -- خستہ دلاں: زخمی دِل لوگ، مصیبت زدہ -- ہشدار: احتیاط کر، خبردار رہ -- خستگانند: آفت زدہ ہیں -- ترجمہ : بقول حالی ---- ان مصیبت زدوں کو جانے دے جن کو تو نہیں جانتا، مگر خبردار رہ کہ بہت سے ایسے آفت زدہ ہیں جن کو تو جانتا ہے مگر ان کا کچھ غم تجھ کو نہیں۔

داغ خُون گرمی ایں چارہ گرانم، گوئی آتش است آتش اگر پنبہ وگر مرہم شاں

لغت : خوں گرمی: خُون کا جوش، محبت کی گرم جوشی -- پنبہ: روئی، پھاہا --

ترجمہ : مجھے تو ان چارہ گروں کی ہمدردی و محبت کی گرمی نے گویا جلا ڈالا ہے۔ یوں سمجھو کہ ان کا پھاہا ہو یا مرہم (جو وہ میرے زخموں پر لگائیں)، میرے لِئے دونوں آگ ہیں، آگ۔ گویا ان چارہ سازوں کی چارہ سازی بھی آگ کا کام دے رہی ہے۔

اے کہ راندی سخن ازنکتہ سرایان عجم چہ بما منت بسیار نہی از کم شاں

لغت : راندی سخن: تو نے بات کی ہے -- نکتہ سرایان عجم: ایران کے نکتہ گو شعرا -- ازکم شاں: ان کی کم تعداد --

ترجمہ : تو نے جو ایران کے نکتہ سرا (گہرے افکار والے) شاعروں کی بات کی ہے تو اس طرح تو ان کی کم تعداد کے ذکر سے ہم پر زیادہ احسان کیا دھر رہا ہے؟ یعنی خاص خاص شعرا کا ذکر کر کے ان کی عظمت کو زیادہ اچھالا جا رہا ہے، جیسے اپنے وطن میں ایسے شعرا کم ہیں۔

ہندرا خُوش نفسانند سخنور کہ بود باد در خلوت شاں مشک فشاں ازدم شاں
مومن ونیرو صہبائی وعلوی وانگاہ حسرتی اشرف و آزردہ بود اعظم شاں

لغت : خوش نفساں: خُوش گو-- مشک فشاں: خُوشبو بکھیرنے، پھیلانے والی-- وانگاہ: اور پھر، نیز--
ترجمہ : ہند میں ایسے ایسے خوشگوار شعرا ہیں کہ جن کے سانس سے ہوا ان کی خلوت کو مشک فشاں کر دیتی ہے (گویا ان کے سانس معطر ہیں)- مولانا حالی نے اگلے شعر میں مذکور، شعرا کا تعارف کرایا ہے-

مومن یعنی حکیم مومن خان مومن جن کے دیوان اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں موجود ہیں- نیر یعنی نواب ضیاء الدین احمد خان رئیس دہلی، جن کا کلام دونوں زبانوں میں بقدر معتدبہ موجود ہے مگر کوئی دیوان مرتب نہیں ہوا- صہبائی، مولانا امام بخش صہبائی جن کی نظم و نثر فارسی اور دیگر رسائل اور شروح تین جلدوں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں- علوی، مولانا عبداللہ خان علوی استاد مولانا صہبائی جن کی نظم و نثر فارسی چھپ چکی ہے اور عربی میں بھی ان کے قصاید موجود ہیں- حسرتی، نواب مصطفیٰ خان رئیس جہانگیر آباد، جن کے دیوان اردو و فارسی دونوں زبانوں میں چھپ چکے ہیں اور اس کے سوا "سفرنامہ حج" "تذکرہ گلشن بے خار" اور رقعات فارسی بھی ان کی تصانیف سے شائع ہو چکی ہیں- آزردہ، مفتی محمد صدرالدین خان آزردہ جن کا کلام اردو، فارسی اور عربی تینوں زبانوں میں موجود تھا مگر افسوس اس میں سے بہت کچھ ضائع ہو گیا ہے لیکن بعض مذہبی رسالے، جو ان سے یادگار ہیں، شائع ہو چکے ہیں- غالب نے حسرتی اور آزردہ کو بلند مرتبہ اور اعلیٰ پائے کے شاعر کہا ہے-

غالب سوختہ جاں گرچہ نیرزد بشمار ہست دربزم سخن ہم نفس وہمدم شاں

لغت : نیرزد بشمار: کسی گنتی میں نہیں آتا، کسی شمار کے لائق نہیں--
ترجمہ : اگرچہ سوختہ جاں غالب (ان شعرا کی موجودگی میں) کسی شمار کے لائق نہیں، تاہم اس محفل شعر میں وہ ان کا ہم نفس اور ہم دم ہے- گویا ان بزرگ شخصیتوں کے مقابلے میں خُود کو کمتر درجے کا شاعر کہا ہے-

---

غزل #3

جنوں مستم بہ فصل نوبہارم می تواں کشتن صراحی برکف وگل در کنارم می تواں کشتن

لغت : می تواں کشتن: مارا جا سکتا ہے، قتل کیا جا سکتا ہے-- گل: پھول یعنی محبوب--
ترجمہ : میں مست جنون و دیوانگی ہوں، مجھے موسم بہار میں مارا جا سکتا ہے اور وہ اس صورت میں کہ شراب کی صراحی ہتھیلی پر ہو اور پھول میری آغوش میں ہوں- موسم بہار میں جنون میں اضافہ ہو جاتا ہے- اسی حوالے سے یہ کہنا چاہا ہے کہ موسم بہار میں یہ چیزیں شراب اور محبوب میسر ہوں (محبوب میری آغوش میں ہو) تو میں خُود کو قربان کر سکتا ہوں-

گر فتم کے بہ شرع ناز زارم می تواں کشتن بہ فتوائے دِل امید وارم می تواں کشتن

لغت : گر فتم: میں نے مانا-- کے: کب-- زارم می تواں کشتن: مجھے خُوب یا سخت حالت میں قتل کیا جا سکتا ہے--
ترجمہ : میں نے تسلیم کر لیا کہ مجھے حسن کی ناز و ادا کی شرع کے مطابق کب قتل کیا جا سکتا ہے، وہ یہ کہ (میرے اس قتل کا) فتویٰ میرے امیدوار دِل سے لیا جائے- گویا ناز حسن پر جان نثار کرنے کا جواز یہ بنتا ہے کہ میرا اپنا دِل اس (جاں نثاری) کی آس لگائے بیٹھا ہے-

به جرم ایں کہ در مستی بپایاں بردہ ام عمرے　　بکوے مے فروشاں در خمارم می تواں کشتن

ترجمہ : اس جرم میں کہ میری ایک عمر مستی میں گذری ہے، مجھے حالت خمار میں، شراب فروشوں کے کوچے میں مارا جاسکتا ہے۔ یعنی عمر بھر نشے کے عادی کے لئے خمار کی حالت بھی ایک طرح سے موت ہے اور یہی اس کی سزا ہے۔

بہ ہجراں زیستن کفراست خونم را دیت نبود　　چراغ صبحگاہم، آشکارم می تواں کشتن

لغت : زیستن: جینا-- دیت: خوں بہا--

ترجمہ : ہجر میں زندگی بسر کرنا کفر ہے، میرے قتل کا کوئی خوں بہا نہیں ہے۔ میں صبح کے وقت کا چراغ ہوں۔ مجھے علانیہ بجھایا جاسکتا ہے۔ ہجر و فراق میں زندگی بسر کرنے کو کفر کے علاوہ صبح کے چراغ سے تشبیہ دی ہے۔ چراغ بجھانے یا اس کی موت کا کوئی خوں بہا نہیں ہوتا۔ اسی طرح فراق زدہ عاشق کی زندگی گویا موت کے برابر ہے، جس کا کوئی خوں بہا نہیں ہو سکتا۔

تغافل ہائے یارم زندہ دارد، ورنہ در بزمش　　بہ جرم گریہ بے اختیارم می تواں کشتن

ترجمہ : میرے محبوب کے تغافل (جان بوجھ کے غافل بننا) نے مجھے زندہ رکھا ہوا ہے۔ ورنہ مجھے اس کی بزم میں میری بے اختیار گریہ وزاری کے جرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔ گویا محبوب اپنے عاشق کی حالت سے آگاہ ہے لیکن دانستہ غفلت سے کام لے رہا ہے اور عاشق اس کے اس انداز سے واقف ہونے کے باعث زندہ ہے، ورنہ اس کی گریہ وزاری کی سزا کے طور پر اس کا قتل ہو سکتا ہے۔

جفا بر چوں منے کم کن کہ گر کشتن ہوس باشد　　بذوق مژدہ بوس وکنارم می تواں کشتن

لغت : چوں منے: مجھ جیسے--

ترجمہ : تو مجھ جیسے (عاشق پر) جور و ستم کم کر، مت کر۔ تاہم اگر تجھے اس بات کی ہوس ہے کہ تو مجھے مار دے تو پھر بوس وکنار کے ذوق کی خوشخبری سے مجھے مارا جاسکتا ہے۔ مجھ پر جفا کی کیا ضرورت ہے، میں تو بوس وکنار کی خوشخبری کی لذت ہی سے مارا جاؤں گا۔

بیابر خاک من گر خود گل افشانی روا نبود　　بباد دامنے شمع مزارم می تواں کشتن

ترجمہ : (اے محبوب) تو میری قبر پر آ اور اگر تو میری قبر پر پھول چڑھانا مناسب نہیں سمجھتا تو نہ سہی تو اپنے دامن کی ہوا سے میرے مزار کی شمع بجھا جاسکتا ہے۔ یعنی اگر مجھ بدنصیب عاشق کی قبر پر پھول نہیں چڑھانے تو اس پر شمع بھی کیوں جلی رہے۔

منت معذور دارم لیکن اے نامہرباں آخر　　بدیں جان ودل امیدوارم می تواں کشتن

لغت : منت: میں تجھے-- معذور دارم: معذور سمجھتا ہوں--

ترجمہ : میں تجھے معذور و ناچار سمجھتا ہوں لیکن اے میرے نامہرباں (محبوب) آخر مجھے میری اس امیدوار جان و دل کی بنا پر تو قتل کیا جاسکتا ہے۔ گویا عاشق اپنے قتل ہونے کی آس لگائے بیٹھا ہے۔ محبوب اگر کسی اور وجہ سے اسے قتل نہ کرنے میں معذور ہے تو عاشق کی اس آس پر تو اسے قتل کر سکتا ہے۔

بخون من اگر ننگ است دست و خنجر آلودن　　نوید وعدہ اے کز انتظارم می تواں کشتن

لغت : ننگ است: باعث شرمندگی یا بدنامی ہے-- آلودن: لتھیڑنا، آلودہ کرنا-- نوید: خوشخبری--

ترجمہ : (اے محبوب) اگر میرے خون سے تیرا اپنے ہاتھوں اور خنجر کو آلودہ کرنا تیرے لئے باعث ننگ ہے تو تو قتل کے وعدے کی خوشخبری ہی دے دے کہ اس طرح انتظار میں مجھے مارا جاسکتا ہے۔ یعنی تو اگر مجھے قتل کرنا گوارا نہیں کرتا تو وعدہ ہی کر چھوڑ کہ اس طرح میں انتظار ہی میں چل بسوں گا۔ عربی ضرب المثل ہے کہ انتظار، موت سے شدید تر ہے۔ (الانتظار اشد من الموت)۔ گویا اس طرح محبوب پر بھی کوئی

حرف نہ آئے گا اور عاشق کی خواہش قتل بھی پوری ہو جائے گی۔

خدایا ازعزیزاں منت شیون کہ برتابد جدا از خانماں دور از دیارم می تواں کشتن

لغت : منت شیون: موت پر ماتم کرنے کا احسان-- کہ برتابد: کون برداشت کرے--

ترجمہ : اے خدا! میری موت پر میرے عزیزوں کی گریہ وزاری اور ماتم کا احسان کون برداشت کر سکے گا۔ مناسب یہی ہے کہ مجھے اپنے خاندان اور وطن سے دور موت آجائے (مجھے خاندان اور وطن سے دور مارا جاسکتا ہے)۔ اردو میں اسی خیال کا اظہار یوں کیا ہے :

مارا دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی شرم

پس ازمردن اگر بہر من آسایش گماں داری سرت گردم بہ تصدیع خمارم می تواں کشتن

لغت : مردن: مرنا، موت-- گماں داری: تجھے خیال یا احساس ہو-- سرت گردم: تیرے قربان جاؤں-- تصدیع: تکلیف، اذیت--

ترجمہ : اگر تجھے یہ گمان ہے کہ موت کے بعد مجھے کوئی سکھ چین نصیب ہو گا تو تیرے قربان جاؤں، مجھے خمار کی اذیت میں مارا جاسکتا ہے۔ یعنی خمار کی حالت یا اذیت موت سے شدید تر ہے اس سے میں سکھ چین سے محروم رہوں گا اور شراب نہ ملنے کے باعث ایک مستقل عذاب کا شکار رہوں گا۔

گرفتم یار باشد بے نیاز از کشتنم غالب بدرد بے نیازی ہاے یارم می تواں کشتن

لغت : گرفتم: میں نے مان لیا-- از کشتنم: میرے قتل کرنے سے--

ترجمہ : غالب! میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرا محبوب مجھے قتل کرنے کے سلسلے میں بے نیاز ہے، (کوئی توجہ نہیں دے رہا)، تو میں اس کی انہی بے نیازیوں کے دُکھ کے ہاتھوں مارا جاسکتا ہوں۔ یعنی اگر وہ مجھے قتل نہیں کرنا چاہتا تو اس سلسلے میں اس کی بے نیازی ہی میرے لئے ایک طرح سے موت کا سامان ہے۔

غزل #4

زہے باغ وبہار جاں فشاناں غمت چشم وچراغ رازداناں

لغت : جاں فشاناں: جان نثار کرنے والے، عاشق-- چشم وچراغ: نہایت عزیز--

ترجمہ : کیا کہنے ہیں (تیرے حسن کے کہ) وہ جاں نثار عاشقوں کے لئے باغ وبہار ہے۔ (تجھے دیکھ کر ان کا دل شگفتہ ہو جاتا ہے) اور تیرا غم رازدانوں کا چشم وچراغ ہے۔ یعنی انہیں تیرا غم بہت عزیز ہے جسے وہ اپنے دل میں چھپائے رکھتے ہیں۔

بصورت اوستاد دِل فریباں بہ معنی قبلہ نامہرباناں

لغت : بصورت: دیکھنے میں، ظاہری طور پر، صورت کے لحاظ سے-- بہ معنی: باطن میں-- دل فریباں: دِل فریب کی جمع، بے حد حسین--

ترجمہ : صورت (ظاہری حسن) کے لحاظ سے تو دِل فریبوں کا استاد ہے۔ یعنی حسن میں سب سے بڑھ کر ہے اور باطن میں تو نامہربانوں کا قبلہ ہے۔ یعنی بڑا ہی نامہربان ہے۔ اور ستم پیشہ حسین تجھے اپنا قبلہ وکعبہ جانتے ہیں۔

چمن کوے ترا ازرہ نشیناں ختن بوے ترا از باد خواناں

لغت : ختن: جہاں کے ہرنوں کا خُوشبودار نافہ مشہور ہے-- بادخواناں: خُوشامد یا تعریف کرنے والے--

ترجمہ : چمن تیرے کوچے کے راہ نشینوں میں سے ہے اور ختن تیرے مدح خوانوں میں سے ہے- یعنی تیرے حسن کی شگفتگی و تازگی کے آگے چمن کی شگفتگی کی کوئی حیثیت نہیں، اسی طرح ختن کی مشک تیری خُوشبو کے آگے ہیچ ہے-

بلایت چہرہ بامشکینہ مویاں ادایت چیرہ برنازک میاناں

لغت : بلایت: یعنی تیرے حسن کی بلا-- مشکینہ مویاں: خُوشبودار زلفوں والے-- چیرہ: غالب--

ترجمہ : تیرا حسن مشکینہ موحسینوں کے لِئے گویا بلا ہے یعنی ان کا حسن تیرے حسن کے آگے ماند ہے اور تیری ادائیں نازک کمر حسینوں پر غالب ہیں-

عمت را بختیاں زنار بنداں گلت را عندلیباں بید خواناں

لغت : بختیاں: بختی کی جمع، بخت (بوخت) کرنے والے، بت پرست بختی نامی بت کی پوجا کرنے والے-- بید خواناں: بید خوان کی جمع، وید، ہندوؤں کی مقدس کتاب پڑھنے والے--

ترجمہ : بختی (ب پر پیش) تیرے غم کے زنار بند ہیں (زنار وہ مقدس دھاگہ جو ہندو گلے میں ڈالے رکھتے ہیں) اور بلبلیں تیرے گل (یعنی حسن) کے حضور وید خوانی کرتی ہیں-

وصالت جاں توانا ساز پیراں خیالت خاطر آشوب جواناں

لغت : جاں توانا ساز: جان کو توانائی دینے والا-- خاطر آشوب: دِل پریشان کرنے والا--

ترجمہ : تیرا وصل بوڑھوں کی جان کو توانائی سے نوازتا ہے جبکہ تیرا خیال جوانوں کے دلوں میں آشوب کا باعث بنتا ہے-

دل دانش فریبت را بہ گردن وبال رونق جادو بیاناں

لغت : دانش فریبت: تیرا عقل و دانش کو فریب دینے والا-- وبال: مصیبت، قہر-- جادو بیاناں: جادو بیان کی جمع، وہ لوگ جن کی باتوں میں بڑا اثر ہے--

ترجمہ : تیرے دانش فریب دِل کی گردن پر جادو بیانوں کی رونق کی تباہی کا سامان فراہم ہے- مطلب یہ کہ تیرے دِل میں جو دانش فریب خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کے آگے بڑے بڑے جادو بیانوں کی جادو بیانی ہیچ ہو کر رہ جاتی ہے-

غم دوزخ نہیبت را بدامن گداز زہرہ آتش زباناں

لغت : غم دوزخ نہیبت: تیرا، دوزخ کو خوف دلانے والا غم-- گداز زہرہ: پتے کا پانی ہو جانا-- آتش زباناں: وہ لوگ جن کی گفتگو میں بڑی گرمی ہو--

ترجمہ : تیرے غم، جس سے دوزخ بھی خوف کھائے، کے دامن میں آتش زبانوں کا پتا پانی ہو کر (پگھل کر) پڑا ہے- یعنی تیرے غم محبت میں وہ گرمی ہے کہ بڑے بڑے آتش زبان بھی اس سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں-

میانت پائے لغز موشگافاں دہانت چشم بند نکتہ داناں

لغت : میانت: تیری کمر-- موشگافاں: بڑے بڑے نکتہ رس یا بال کی کھال اتارنے والے-- پائے لغز: پاؤں کے لغزش کھانے کا باعث--

ترجمہ : تیری کمر بڑے بڑے موشگافوں کے پاؤں کی لغزش کا باعث بنتی ہے جبکہ تیرا دہن دیکھ کر نکتہ دانوں کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ محبوب کی بہت نازک کمر اور بہت چھوٹے منہ کی بات کی ہے۔

بقول شاعر!

میاں سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے کہاں ہے، کس طرف کو ہے کدھر ہے

دل از داغت بساط گل فروشاں تن از زخمت ردائے باغباناں

لغت : ردا: چادر-- بساط: چٹائی--

ترجمہ : تیرے داغ محبت کی وجہ سے دِل کی کیفیت کچھ ایسی ہے جیسے پھول بیچنے والوں نے پھولوں کی چٹائی بچھا رکھی ہو، جبکہ جسم تیرے زخم محبت کی وجہ سے باغبانوں کی چادر دکھائی دیتے ہیں۔ محبت میں داغوں اور زخموں کی کثرت کی بات کی ہے۔

سگ کوے ترا درکاسہ لیسی لب پر دعوی شیریں دہناں

لغت : کاسہ لیسی: پیالہ چاٹنے کا عمل--

ترجمہ : تیری گلی کے کتے کے ہونٹ پیالہ چاٹتے چاٹتے اتنے شیریں ہو جاتے ہیں کہ وہ شیریں دہن ہونے کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔

سرراہ ترا درخاک روبی نسیم پرچم گیتی ستاناں

لغت : خاک روبی: خاک صاف کرنا-- نسیم پرچم: جھنڈے کی ہوا-- گیتی ستاناں: گیتی ستاں کی جمع، دُنیا کو فتح کرنے والے، حکمران، فرمان روا، فاتح--

ترجمہ : بڑے بڑے فاتحوں کے پرچم ہلنے سے پیدا ہونے والی ہوا تیرے راستے کے گرد و غبار کو اڑا کر تیری رہگذر کی صفائی کا سامان کرتی ہے۔

بہ پشتی بانی لطف توامید قوی ہمچوں نہاد سخت جاناں

لغت : پشتی بانی: سہارا، مدد، تعاون-- نہاد: فطرت، طبیعت--

ترجمہ : تیرے لطف و نوازش کی مدد سے امید، سخت جان لوگوں کی طبیعت کی مانند قوی ہو جاتی ہے۔ (سخت جان، جو بڑے بڑے دُکھوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں)۔ اس شعر میں گویا خدا سے خطاب ہے اور اگلے شعر میں بھی۔

بہ بالادستی عفو تو عصیاں زبوں، ہمچو نشست ناتواناں

لغت : بالادستی: زبردست ہونا-- عفو: معافی، بخشش-- عصیاں: گناہ-- زبوں: لاغر--

ترجمہ : تیری خطا بخشی کچھ اس حد تک زبردست و طاقتور ہے کہ گناہ اس کے آگے یوں زبوں نظر آتا ہے جیسے کوئی لاغر کمزور انسان اپنی ناتوانی سے عاجز آ کر بیٹھ رہا ہو۔

زناحق کشتگاں راضی بجانت کہ غالب ہم یکے باشد از آناں

لغت : ناحق کشتگاں: جو ناحق مارے گئے ہوں، یا جنہوں نے بلاوجہ جان دے دی ہو--

ترجمہ : تو ناحق مارے گئے لوگوں سے اس لئے دِل و جان سے خُوش ہے کہ غالب بھی ان میں سے ایک ہے۔ خُود کو محبت میں ناحق کشتہ قرار دیا ہے۔

غزل #5

طاق شد طاقت زعشقت برکراں خواہم شدن　　مہرباں شو ورنہ برخود مہرباں خواہم شدن

لغت : طاق شد: جواب دے گئی، ختم ہو گئی ہے-- برکراں: کنارہ پر، کنارہ کشی--

ترجمہ : تیرے عشق میں میری طاقت جواب دے گئی ہے- اب میں اس (عشق) سے کنارہ کشی اختیار کرلوں گا- تو مجھ پر مہرباں ہو جا ورنہ میں خود اپنے پر مہربان ہو جاؤں گا- یعنی عشق سے، جو سراسر دکھوں اور مصائب کا باعث ہے، کنارہ کشی کرلینا خود پر مہربان ہونا ہے- محبوب اگر مہربان نہیں ہوتا، رحم نہیں کرتا تو عاشق خود پر ترس کھالے-

خاروخس ہرگہ در آتش سوخت آتش می شود　　مردم از ذوق لبت چنداں کہ جاں خواہم شدن

لغت : ہرگہ: ہرگاہ، جب بھی، جب-- چنداں: اس قدر--

ترجمہ : خاروخس (کانٹے، تنکے) جب آگ میں جل جاتے ہیں تو وہ آگ ہی کی صورت ہو جاتے ہیں- میں تیرے لبوں کی لذت یا ذوق سے کچھ اس حد تک بے جان ہو گیا ہوں کہ سراپا جان بن جاؤں گا- پہلے مصرعے میں مثال دے کر گویا خود کو تنکے سے اور محبوب کے ہونٹوں کے ذوق کو آتش سے تشبیہ دی ہے- اس شعر میں صنعت تمثیل آگئی ہے-

درتب اند از تاب رشک طاقت نظارہ ام　　خوش بیا کامشب بہشت دشمناں خواہم شدن

لغت : درتب اند: آگ میں ہیں، جل رہے ہیں-- تاب: قوت برداشت-- کامشب: کہ امشب کہ آج رات--

ترجمہ : مجھ میں جو تیرے نظارہ حسن کی تاب وطاقت ہے، میرے دشمن (رقیب) اس پر رشک کی وجہ سے گویا آگ میں جل رہے ہیں- تو خوشی سے آکہ آج رات میں تیرے نظارے سے جل جاؤں گا اور یوں ان کے لئے بہشت بن جاؤں گا (ان کے لئے بہشت کا سامان کردوں گا)- دوسرے لفظوں میں عاشق کا جلنا رقیبوں کے لئے بڑی خوشی کا باعث ہو گا-

محو گشتم در تغافل بر نتابم التفات　　گر بہ چشمم جا دہی خواب گراں خواہم شدن

لغت : برنتابم: میں برداشت نہیں کرسکتا-- بہ چشمم: مجھے آنکھوں میں-- خواب گراں: گہری نیند--

ترجمہ : (اے محبوب) میں تو تیرے تغافل (جان بوجھ کر غفلت کا اظہار کرنا) میں مست ہوں، میں تیری توجہ اور مہربانی کی تاب نہیں لاسکتا اگر اب تو مجھے اپنی آنکھوں میں بھی جگہ دے گا- تو مجھے وہاں (یعنی آنکھوں میں) بھی گہری نیند آجائے گی- گویا محبوب کے تغافل میں عاشق کی جو محویت تھی وہ محبوب کے التفات پر بھی برقرار رہے گی-

آبم از شرم وفا و از خودم پا در گل است　　تانہ پنداری کہ از کویت رواں خواہم شدن

لغت : پادر گل است: پاؤں دلدل میں ہیں، مراد پھنسا ہوا، مجبور-- آبم: میں پانی پانی ہو گیا ہوں-- نہ پنداری: تو خیال نہ کرے، نہ سمجھے-- کویت: تیرا کوچہ--

ترجمہ : میں اپنی وفاداری پر شرمندہ ہوں اور اس شرمندگی کے باعث پانی پانی ہو گیا ہوں اور خود ہی اس دلدل میں پھنس کے رہ گیا ہوں- تاہم تو کہیں یہ خیال نہ کرنا کہ میں تیرے کوچے سے چلا جاؤں گا- گویا عاشق کی وفاداری اس کی ایک مجبوری ہے جس سے وہ بچ نہیں سکتا یا قید وفا سے نکلنا بھی چاہے تو نہیں نکل سکتا-

پیش خود بسیارم وبسیار مشتاق توام　　تاکجا صرف گداز امتحاں خواہم شدن

لغت : بسیارم: میں بہت ہوں، بھاری بھرکم ہوں-- بسیار: بہت-- صرف گداز امتحان: آزمایش کی پگھلاہٹ میں خرچ یعنی ختم ہونا--

ترجمہ : میں خُود بھی بھاری بھرکم ہوں اور اسی قدر تیرا مشتاق بھی ہوں، دیکھیں کب تک میں اس آزمایش کے گداز میں صرف ہوتا چلا جاؤں گا- یعنی تیرے عشق کی گرمی میں پگھل رہا ہوں اور عشق کی اس آزمایش پر پورا اترنے کے لئے ختم بھی نہیں ہونا چاہتا-

گرم باد از نغمہ بزم دعوت بال ہما ساز آواز شکست استخواں خواہم شدن

لغت : گرم باد: اللہ کرے رونق پر رہے-- ہما: فرضی پرندہ جو ہڈیاں کھاتا ہے اور جس کے پروں کا سایہ مبارک سمجھا جاتا ہے-- شکست استخواں: ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ-- بال ہما: ہما کے پر--

ترجمہ : میری ہڈیاں (عشق میں کھوئے رہنے کے باعث) ٹوٹ گئی ہیں اور ان کی اس ٹوٹ پھوٹ میں ساز کی سی آواز پیدا ہو رہی ہے- اللہ کرے میرے اس ساز کے نغموں سے بال ہما کی دعوت کی بزم رونق پر رہے- یعنی اس کے لئے کوئی سامان فراہم ہو جائے-

باہوس خویش است واز وفا بیگانہ است مہرکم کن ورنہ برخود بدگماں خواہم شدن

لغت : خویش است: اپنا ہے، عزیز ہے--

ترجمہ : حسن ہوس کا عزیز اور وفا سے بیگانہ ہے- تو مجھ سے محبت کم کر دے (ترک کر دے) ورنہ میں خُود پر بدگمان ہو جاؤں گا- یعنی محبوب ہوس پیشہ لوگوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے، جبکہ سچے عاشق کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا- اسی حوالے سے شاعر یعنی عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب تو مجھ سے محبت چھوڑ دے ورنہ میں بھی خُود کو ہوس پیشہ سمجھنے لگوں گا-

بسکہ فکر معنی نازک ہمی کاہد مرا شاہد اندیشہ را موے میاں خواہم شدن

لغت : بس کہ: بہت-- معنی نازک: لطیف افکار (شعروں میں پیش کرنا)-- ہمی کاہد: دبلا کرتا ہے-- اندیشہ: فکر، سوچ-- موے میاں: کمر کا بال، مراد بال کی طرح باریک یعنی نازک کمر--

ترجمہ : میں معنی نازک کی فکر اور سوچ میں بہت ہی دبلا ہوا جا رہا ہوں (یعنی اس میں بہت کھویا ہوں) اگر یہ سلسلہ یونہی جاری رہا تو میں فکر کے محبوب کی کمر کا بال بن جاؤں گا- یعنی جس طرح حسینوں کی کمر نازک اور پتلی ہوتی ہے، اس فکر کی بنا پر میں بھی بے حد پتلا دبلا ہو جاؤں گا--

لذت زخم چوخوں، غالب دراعضامی دود رنج اگر این است راحت راضماں خواہم شدن

لغت : می دود: دوڑتی ہے-- ضماں: ضامن--

ترجمہ : غالب! میرے زخم کی لذت میرے اعضا (جسم کے حصے) میں خُون کی طرح دوڑ رہی ہے اگر رنج و غم اسی کو کہتے ہیں تو پھر میں راحت کا ضامن (ضمانت دینے والا) ہوں- گویا میرے لئے غم سے بڑھ کر اور کوئی راحت نہیں-

---

غزل #6

دل زاں مژہ تیز بیک بار کشیدن دامن بہ درشتی بود از خار کشیدن

لغت : زاں: از آں، اس سے-- درشتی: سختی، زور--

ترجمہ : اس محبوب کی تیکھی پلکوں سے دل ایک دم کھینچ لینا اسی طرح ہے جیسے کانٹے میں الجھے پلو کو زور سے کھینچ لینا کہ اس طرح وہ پھٹ

جاتا ہے- مطلب یہ کہ محبوب کی ان دلکش تیکھی پلکوں سے ایک دم نظر پھیر لینا بہت مشکل ہے- دُوسرے مصرعے میں مثال سے اپنی بات واضح کی ہے- اس طرح اس میں صنعت تمثیل آگئی ہے-

دارم سرایں رشتہ بدانساں کہ ز دیرم تا کعبہ تواں برد بہ زنار کشیدن

لغت : بدانساں: بہ آں ساں، اس طرح سے-- زدیرم: مجھے دیر یا بتکدے سے--

ترجمہ : میں نے کفر کے اس دھاگے کو کچھ اس طرح پکڑ رکھا ہے کہ مجھے زنار (ہندوؤں کا مقدس دھاگا) کے ساتھ کھینچتے ہوئے دیر سے کعبہ تک لے جایا جا سکتا ہے- گویا کفر اور ایمان کے درمیان درحقیقت کوئی فاصلہ نہیں ہے- فارسی کے شاعر تاثیر نے اس فاصلے کو "ایک قدم" کہا ہے :

میان کعبہ وبت خانہ عرصہ یک گام

درخلد ز شادی چہ رود برسرم آید چوں مے نشود بادہ ز بسیار کشیدن

لغت : زشادی: خوشی سے-- چہ رود: کیا گذرے گی، کیا کیفیت طاری ہوگی--

ترجمہ : دیکھیں جنت میں خوشی کے مارے میرا کیا حال ہوتا ہے، کیونکہ وہاں شراب بہت پینے کے باوجود کم نہ ہوگی- شراب سے مُراد شراب طہور (پاک شراب) ہے جو اہل جنت کو برابر ملتی رہے گی- ظاہر ہے ایک میخوار کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے-

حق گویم ونادان بہ زبانم دہد آزار یارب چہ شد آں فتوی بر دار کشیدن

لغت : حق گویم: میں سچ کہتا ہوں، حق بات کہتا ہوں-- بردار کشیدن: سولی پر لٹکانا، منصور کو "اناالحق" کہنے پر سولی پر لٹکایا گیا تھا--

ترجمہ : میں حق بات کہتا ہوں لیکن نادان میری زبان کو تکلیف پہنچا رہا ہے- یارب وہ (حق بات کہنے پر) سولی پر لٹکانے کا فتویٰ کیا ہوا- منصور نے "اناالحق" (میں حق ہوں) کہا اسے سولی پر لٹکا دیا گیا- اب میری حق بات کو نادان لوگ برداشت نہیں کر رہے اور میری زبان کو سزا کا مستحق سمجھتے ہیں، گویا اب میرے لئے مذکورہ فتویٰ ہونے والا ہے یا ہو جائے-

گنجینہ حسن است طلسمے کہ کس از وے چوں عقدہ نیارد گہر از تار کشیدن

لغت : گنجینہ: خزانہ-- طلسمے: ایک ایسا جادو-- عقدہ: گانٹھ، گرہ--

ترجمہ : گنجینہ حسن ایک ایسا طلسم ہے کہ اس سے گرہ کی طرح موتی کو دھاگے سے نہیں نکالا جا سکتا- دھاگے میں گرہ پڑی ہو یعنی اس میں الجھاؤ ہو تو موتی کا تار سے نکلنا مشکل ہوتا ہے، اسی طرح گنجینہ حسن ایک ایسا طلسم ہے جسے کھول کر دیکھنا ممکن نہیں-

زآسایش دِل گرچہ مرادم دگرے نیست بارے نفس چند بہ ہنجار کشیدن

لغت : مرادم دگرے نیست: میری کوئی اور مُراد نہیں ہے-- بارے: بہرحال، تاہم-- ہنجار: طریقہ، سلیقہ--

ترجمہ : اگرچہ دِل کی راحت و آسایش سے متعلق میری کوئی اور مُراد نہیں ہے، تاہم اتنا تو ہو کہ چند سانس طریقے سے لئے جا سکیں- یعنی زندگی کے جو چند سانس ہیں وہ ڈھنگ کے ہوں، ان سے تکلیف کا کوئی سامان نہ ہو-

ازبس کہ دِل آویز بود جادہ راہش زحمت دہدم پاے ز رفتار کشیدن

لغت : ازبس کہ: بہت زیادہ-- جادہ راہش: اس کے راستے کی پٹڑی، روش، ڈگر-- پاے ز رفتار کشیدن: چلتے چلتے رک جانا، ٹھہر جانا-- زحمت دہدم: مجھے تکلیف پہنچاتا ہے--

ترجمہ : محبوب کے راستے کی ڈگر کچھ اس قدر دِل آویز ہے کہ میرے لئے وہاں رکنا تکلیف کا باعث بنتا ہے- یعنی میرا جی چاہتا ہے کہ میں

اس پٹڑی پر چلتا رہوں۔

از مطلع تابندہ نہم پارہ لعلے در رشتہ دم گوہر شہوار کشیدن

لغت : مطلع: غزل کا پہلا شعر-- تابندہ: روشن-- نہم: میں رکھتا ہوں--دم: وقت--گوہر شہوار کشیدن: قیمتی موتی پرونا--

ترجمہ : دھاگے میں قیمتی موتی پروتے پروتے (پروتے وقت) میں لعل کے ٹکڑے جیسا ایک روشن مطلع اس (دھاگے) میں پرو رہا ہوں۔ گویا اس غزل کے باقی اشعار گوہر شہوار ہیں اور اب دُوسرا مطلع کہہ کر شاعر ان میں لعل کا اضافہ کر رہا ہے۔

دریاب کہ با ایں ہمہ آزار کشیدن لب می گزم ازکار بہ زنہار کشیدن

لغت : دریاب: پالے، جان لے-- آزار کشیدن: دُکھ تکلیف اٹھانا-- می گزم: کاٹتا ہوں--ازکار بہ زنہار کشیدن: کسی کام سے تنگ آ کر پناہ مانگنا--

ترجمہ : جان لے کہ میں تیرے اتنے جور و ستم اٹھانے کے باوجود، ان سے پناہ مانگتے ہوئے بھی دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹتا ہوں۔ یعنی تیرے ان جور و ستم کے باوجود مجھے پناہ مانگنے میں بھی دُکھ ہوتا ہے مجھے ان سے لذت حاصل ہوتی ہے۔

جان ،ام وداغم کہ پس ازمن زکہ خواہی خجلت زگراں جانیے اغیار کشیدن

لغت : گراں جانیے اغیار: غیروں یعنی رقیبوں کی سخت جانی-- خجلت: خجالت، شرمندگی، ندامت--داغم: مجھے رشک ہے--

ترجمہ : میں نے تو جان دے دی ہے لیکن مجھے اب یہ رشک ستائے جا رہا ہے کہ میرے بعد وہ کون ہو گا جو رقیبوں کی سخت جانی دیکھ کر ندامت و شرمندگی کا شکار ہوا کرے گا یعنی میں نے تو تیری محبت میں جان دے دی ہے لیکن رقیب ایسے سخت جان ہیں کہ ان پر تیری محبت کا کوئی اثر نہیں۔ میرے بعد کون سچا عاشق آئے گا جو ان کی یہ حالت دیکھ کر شرمندہ ہو گا۔

مشتاق قبولم من ودل تاب نیارد آرے زلب نازک دلدار کشیدن

ترجمہ : میں تو قبول (کسی بات کو ماننا) کا مشتاق ہوں لیکن میرے دِل میں اتنی تاب وطاقت نہیں ہے کہ وہ دِل دار کے ہونٹوں سے "ہاں" کا لفظ نکلوائے۔ یعنی اگرچہ میری خواہش ہوتی ہے کہ میں محبوب سے اپنی کسی بات کا جواب "ہاں" میں سنوں لیکن میرا دِل اس کے نازک ہونٹوں کو اس کی زحمت دینا برداشت نہیں کرتا۔

من کافر زنہاری شاہم بمن ارزد مے در رمضاں برسر بازار کشیدن

لغت : کافر زنہاری: وہ کافر جسے پناہ حاصل ہو--بمن ارزد: مجھے زیب دیتا ہے--

ترجمہ : میں بادشاہ کا کافر زنہاری ہوں، اس لئے رمضان کے مہینے میں سرعام شراب پینا مجھے زیب دیتا ہے۔

فرجام سخن گوئی غالب بتو گویم خون جگر است ازرگ گفتار کشیدن

لغت : فرجام: اچھا صلہ، نتیجہ--

ترجمہ : میں تجھے غالب کی شاعری یا سخنوری کے صلے کے بارے میں بتاؤں؟ (کہ وہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ) اپنی رگ گفتار سے گویا خُون جگر پینا ہے۔ یعنی شاعری کوئی آسان کام نہیں، اس میں شاعر کو اپنا خُون جگر پینا پڑتا ہے۔ بقول میر تقی میر!

ہم کو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب ہم نے درد وغم جمع کئے کتنے تو دیوان ہوا

حالی!

خشک سیروں تن شاعر میں لہو ہوتا ہے تب نظر آتی ہے اک مصرع تر کی صورت

ابوطالب کلیم!

می نہم در زیر پائے فکر کرسی از سپہر تا بکف می آورم یک معنی برجستہ راہ

غزل #7

رشک سخنم چیست نہ شہد ہوس است ایں تلخابہ سرجوش گداز نفس است ایں

لغت : تلخابہ: کڑواپانی-- سرجوش: جھاگ، میل-- گداز: پگھلاہٹ--

ترجمہ : میری شاعری پر رشک کس لئے؟ یہ کوئی ہوس کا شہد نہیں ہے- (یعنی یہ ایسی چیز نہیں جس کی ہوس کسی کے لئے شہد کی سی مٹھاس کا باعث بنے- یہ تو گداز نفس کے سرجوش کا کڑواپانی ہے- یعنی شاعر کو بڑی تلخیوں سے گذرنا پڑتا ہے- اس شعر میں وہی بات بدل کر کہی ہے جو غزل 6 کے مقطع میں کہی ہے-

اے نالہ جگر درشکن دام میفشاں سرمایہ آرایش چاک قفس است ایں

لغت : جگر میفشاں: جگر کا خُون نہ بہا-- شکن دام: جال کے حلقے-- چاک قفس: پنجرے کی سلاخوں کے درمیان سوراخ--

ترجمہ : اے نالہ تو اپنا خُون جگر جال کے حلقے ہی میں نہ بہادے- یہ (خون جگر) تو چاک قفس کی آرایش کا سرمایہ ہے (اسے وہاں بہاؤں گا) یعنی جال گویا اسیری کا آغاز ہے، اصل مقام اسیری تو قفس ہے- اگر میں (مرغ اسیر) نے اپنا نالہ و فریاد جال پر ہی ختم کر دیا تو قفس کے لئے تو کچھ بھی نہ بچے گا-

قسم، بکنارم خز و تن زن کہ دریں وقت ہرگز نہ شناسم کہ چہ بود و چہ کس است ایں

لغت : خز: پسمینہ، ریشم-- تن زن: خاموش ہو جا-- چہ بود: کیا تھا--

ترجمہ : میں مست ہوں اور میری آغوش میں ریشم ہے- تو خاموش ہو جا، میں اس عالم میں بالکل نہیں پہچان رہا کہ یہاں کیا تھا اور یہ کون ہے- گویا محبوب، عاشق کی آغوش میں ہے اور اس بنا پر اس پر مستی کا عالم طاری ہے اور یوں وہ اپنے دائیں بائیں یا ماحول سے بالکل بے خبر ہے-

واعظ سخن از توبہ مگویں کہ پس از مے دست و دہنے آب کشیدیم بس است ایں

ترجمہ : اے واعظ! تو توبہ کی بات نہ کر، کیونکہ شراب پینے کے بعد ہم نے اپنے منہ دھو لئے ہیں اور (توبہ کے سلسلے میں) اتنا ہی کافی ہے- یعنی مکمل طور پر توبہ سے تو ہم شراب سے محروم ہو جائیں گے- گویا بقول شاعر:

رات کو خُوب ہی پی صبح کو توبہ کر لی رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

تقویٰ، اثرے چند بہ عمر دگرست اش نازم مے بیغش چہ بلا زود رس است ایں

لغت : مے بے غش: خالص شراب-- بہ عمر دگر: دُوسری زندگی (بعد از قیامت کی زندگی)--

ترجمہ : تقویٰ؟ (تقویٰ کچھ ایسی کیفیت ہے) جس کے چند اثرات دُوسری زندگی سے وابستہ ہیں- (اس کا اثر آگے چل کر ظاہر ہو گا)- مجھے تو آلودگی سے پاک شراب پر ناز ہے کہ وہ کس قدر زود رس یعنی جلد مل جانے والی ہے اور یہیں اس دُنیا میں میسر آجاتی ہے-

باغیر نہ شائی و بما نیز نیرزی لیک آن گل وخار آمد و نسرین و خس است ایں

لغت : نہ شائی: شایاں یا لائق نہیں ہے-- نیرزی: مناسب یا لائق نہیں ہے--

ترجمہ : نہ تو تو رقیب کے شایان ولائق ہے اور نہ ہمارے ہی لئے مناسب وسزاوار ہے (یعنی رقیب اور ہم تیری شان کے شایاں نہیں ہیں، اس لئے کہ) تیرا اور رقیب کا ساتھ ایسا ہی ہے جیسے پھول اور کانٹے کا ساتھ ہو اور ہمارا اور تیرا ساتھ ایسا ہی ہے جیسے نسرین اور خس کا ہو- رقیب کو کانٹے سے اور خود کو خس سے تشبیہ دی ہے-

لب برلب دلبر بنہم وجاں بسپارم ترکیب یکے کردن صد ملتمس است ایں

لغت : جاں بسپارم: جاں دے دوں-- صد ملتمس: سیکڑوں التماسیں--

ترجمہ : میں اپنے ہونٹ محبوب کے ہونٹوں پر رکھوں اور پھر جان دے دوں- سیکڑوں التماسوں کو مرکب کرکے ایک التماس کی صورت دینا یہی ہے- یعنی اس حالت میں جان دے دینا سو التماسوں کی ایک التماس ہے، بہت بڑی التماس ہے-

شورے ست ز خواباندن جمازہ بمنزل امانہ بہ دم سازی بانگ جرس است ایں

لغت : خواباندن: سلانا-- جمازہ: تیز دوڑنے والی اونٹنی-- دم سازی: مل کر گانے کی حالت یا گانے میں ساتھ گا کر آس دینا-- بانگ جرس: قافلے کی روانگی کے موقع پر گھنٹی کی آواز--

ترجمہ : (میں نے جو) منزل پر اپنی جمازہ کو سلا دیا ہے تو اس پر ایک شور مچ گیا ہے، کیا یہ بانگ جرس کی دم سازی کے لئے نہیں ہے؟ گویا یہ شور ایک طرح سے بانگ جرس کی کیفیت لئے ہوئے ہے-

داغ دِل غالب بہ دوا چارہ پذیراست ایں راچہ کنم چارہ کہ مشکیں نفس است ایں

لغت : چارہ پذیر: علاج کے لائق، جس کا علاج ممکن ہے-- مشکیں: سیاہ--

ترجمہ : غالب دِل کے داغ کا علاج دوا سے ممکن ہے، لیکن اس کا کیا علاج کروں کہ اس کا داغ سیاہ نفس ہے (اس کا علاج ممکن نہیں)--

---

غزل #8

بس کہ لبریز است زاندوہ تو سرتاپائے من نالہ می روید چو خارماہی ازاعضائے من

لغت : می روید: پھوٹتا ہے، اگتا ہے--

ترجمہ : میرا سراپا (پورا وجود) تیرے غم محبت سے کچھ اس حد تک لبریز ہے کہ میرے نالے میرے اعضا سے مچھلی کے کانٹوں کی طرح پھوٹتے ہیں- مچھلی کا سارا وجود کانٹوں سے پر ہوتا ہے- گویا عاشق کا وجود ان کانٹوں کی طرح چبھنے والے نالوں سے بھرا پڑا ہے- رنج وغم سے پر نالوں کی کثرت کی بات کی ہے-

مست دردم ساز وبرگ انتعاشم نالہ است بے شکستن برنیاید بادہ ازمینائے من

لغت : برگ انتعاشم: میرے ٹھیک (صحت یاب) ہونے یا ہوش میں لانے کا سازوسامان-- بے شکستن: ٹوٹے بغیر-- برنیاید: باہر نہیں آتی--

ترجمہ : میں عشق کے درد وغم میں کھویا ہوا (مدہوش) ہوں، مجھے ہوش میں لانے کا سازوسامان میرے نالے ہیں- گویا میری صراحی ٹوٹے بغیر

اس سے شراب باہر نہیں آتی- دِل کے ٹوٹنے کو صراحی کے ٹوٹنے سے اور نالہ کو شراب سے تشبیہ دی ہے- مطلب یہ کہ میرا دِل ٹوٹنے لگے تو میں ہوش میں آتا ہوں- اس طرح نالے کو ہوش کی نشانی کہا ہے-

فصلے ازباب شکست رنگ انشاکردہ ام می تواں راز درونم خواند از سیماے من

لغت : فصلے: ایک باب، کتاب کا ایک حصہ-- شکست رنگ: رنگ کا اڑنا، یعنی ایک رنگ آنا ایک جانا-- انشاکردہ ام: میں نے تحریر کی ہے-- سیماے من: میری پیشانی--

ترجمہ : میں نے اپنے شکست رنگ کے باب کا کچھ حصہ (اپنے چہرے پر) تحریر کیا ہے- چنانچہ میری پیشانی سے میرے دِل کا راز پڑھا جا سکتا ہے- گویا میرے چہرے کے ایک رنگ آنے ایک رنگ جانے سے میرے دِل کی کیفیت و حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے-

رفتم ازکار و ہماں درفکر صحرا گردیم جوہر آئینہ زانوست خارپاے من

لغت : رفتم ازکار: میں بیکار ہو کر رہ گیا ہوں-- آئینہ زانو: مُراد آئینہ عام طور پر زانو پر رکھ کر دیکھا جاتا ہے--

ترجمہ : میں بے کار و بے بس ہو کر رہ گیا ہوں لیکن ہنوز میں صحرانوردی کی فکر میں ہوں (میرے دِل میں صحرانوردی کا شوق سمایا ہوا ہے)- میرے پاؤں کا کانٹا (جو صحرانوردی کے وقت پاؤں میں رہ گیا تھا اب میرے آئینہ زانو کا جوہر (چمک) بن گیا ہے- مطلب یہ کہ یہ کانٹا مجھے صحرا نوردی کی لذت کا احساس دلا رہا ہے اور اس طرح پھر مجھے صحرانوردی پر اکسا رہا ہے- جوہر آئینہ زانو سے مُراد ہے حالت فکر میں سر زانو پر رکھے ہونا-

دانمش درانتظار غیر و نالم زار زار واے من گر رفتہ باشد خوابش از غوغاے من

لغت : دانمش: میں جانتا ہوں وہ-- نالم: میں زار و قطار رو رہا ہوں-- واے من: افسوس ہے مجھ پر--

ترجمہ : میں یہ جان کر (سمجھ کر) کہ میرا محبوب، رقیب کے انتظار میں ہے، میں زار زار گریہ کر رہا ہوں- افسوس ہے میری اس سوچ پر، اگر میرے اس شور پر اس کی نیند اڑ گئی ہو؟ گویا محبوب سویا ہی رہے تو ٹھیک ہے- ورنہ جاگنے پر وہ پھر رقیب کا منتظر رہے گا جو عاشق کے لئے ایک ناقابل برداشت بات ہے-

بس کہ ہاموں ازتب و تابم سراسر آتش است بر ہوا چوں دود لرزد سایہ در صحراے من

لغت : ہاموں: صحرا، جنگل-- دود: دھواں-- سراسر: پوری طرح--

ترجمہ : میرے عشق کی گرمی کچھ اس حد تک ہے کہ صحرا اس سے سراسر آگ بن گیا ہے، چنانچہ میرے صحرا میں سائے ہوا پر (فضا پر) دھوئیں کی طرح لرز رہے ہیں- گویا سائے اس گرمی سے بچنے کے لئے تڑپتے ہوئے اُوپر کو جا رہے ہیں-

زلف می آراید و از ناز یادم می کند درخم آں طرہ خالی دیدہ باشد جاے من

لغت : می آراید: آراستہ کرتا یا سنوارتا ہے-- یادم می کند: مجھے یاد کر رہا ہے-- خم: پیچ، ٹیڑھ، کجی--

ترجمہ : وہ محبوب اپنی زلفیں سنوار رہا ہے اور اس موقع پر بڑے ناز سے مجھے یاد کر رہا ہے- گویا اس نے اپنی زلفوں کے خم میں میری جگہ خالی دیکھی ہو گی- (اسی پیچ و خم میں مجھے اسیر کرنے کے لئے اس نے مجھے یاد کیا ہو گا)-

خاطر منت پذیر وخوے نازک دادہ ای گر بہ بخشی شرمسارم، ورنہ بخشی واے من

لغت : خاطر منت پذیر: احسان ماننے والا دل-- ور: اور اگر-- خوے نازک: نازک مزاجی--

ترجمہ : (خدا سے خطاب ہے) تو نے مجھے منت پذیر دِل اور اس کے ساتھ نازک طبعی سے نوازا ہے اگر تو بخش دے تو میں شرمسار ہوں گا

اور اگر نہ بخشے تو مجھ پر بہت افسوس ہے۔ یعنی اپنی نازک طبعی اور نازک مزاجی کے باعث مجھے اس بات کا دکھ ہو گا کہ تو نے مجھے نہیں بخشا، جبکہ گناہوں کی سزا میرے لئے شرمندگی کا باعث ہو گی کہ اس کا صدمہ کیسے سہوں گا۔

مدتے ضبط شرر کردم بپاس غم ولے　　خوں چکیدن دارد اکنوں از رگ خارائے من

لغت : بپاس غم: غم کے لحاظ سے-- چکیدن: ٹپکنا-- رگ خارا: سخت پتھر کی رگ، مراد، مضبوط دل--

ترجمہ : میں نے ایک مدت تک بپاسِ غم، شرر کو ضبط کئے رکھا (یعنی اپنی چنگاریاں برسانے والی فریادوں اور آہوں کو روکے رکھا) لیکن اب تو میرے سخت پتھر کی رگ سے خون ٹپکنے والا ہے۔

در ہجوم ظلمت از بس خویش را گم می کند　　قطرہ در دریاست گوئی سایہ در شبہائے من

لغت : ہجوم ظلمت: تاریکی کی کثرت، بے حد تاریکی-- از بس: بہت--

ترجمہ : میری راتوں میں سائے کی وہی کیفیت و حالت ہے جو سمندر میں قطرے کی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ یعنی سایہ بے پناہ تاریکی میں خود کو بڑی طرح کھو بیٹھتا ہے۔ رات کی بے حد تاریکی کی بات کر کے یہ کہنا چاہا ہے کہ اس میں سایہ نظر نہیں آتا۔ دوسرے لفظوں میں رات کی یہ تاریکی خود سائے کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ غالباً اس استعارے سے اپنی بے حد بدنصیبی کا ذکر مقصود ہے۔

حسن لفظ و معنیم غالب گواہ ناطق است　　بر عیار کامل نفس من و آبائے من

لغت : گواہ ناطق: بولتا ہوا گواہ، جسے جھٹلانا ممکن نہیں-- عیار کامل: مکمل کسوٹی، کھرا کھوٹا پرکھنے کا صحیح آلہ--

ترجمہ : اے غالب! میری شاعری کے الفاظ و معانی میں جو حسن و خوبی ہے۔ وہ میرے اور میرے آباو اجداد (بزرگوں) کے عیار کامل پر ایک بولتا ہوا گواہ ہے۔ اپنی شاعری کے حوالے سے اپنی اور اپنے اسلاف کی عظمت اور باوقار ہونے کی بات کی ہے۔

غزل #9

خوش بود فارغ زبند کفر و ایماں زیستن　　حیف کافر مردن و آوخ مسلماں زیستن

لغت : بند کفر و ایماں: کفر اور ایمان کی قید، بندھن الجھیڑا-- زیستن: جینا، زندگی بسر کرنا-- حیف: افسوس-- آوخ: افسوس--

ترجمہ : کفر اور ایمان کی قید یا بندھن سے آزاد رہ کر زندگی بڑے مزے اور سکون سے گذرتی ہے۔ کافر ہونے کی حالت میں مرنا بھی قابل افسوس ہے اور مسلمان رہ کر زندگی بسر کرنا بھی لائق افسوس ہے۔ گویا کفر و ایماں کے الجھیڑے میں پڑ کر انسان حقیقت مطلقہ تک رسائی نہیں پا سکتا البتہ الٹا اپنی زندگی کو تلخیوں کا شکار بنا لیتا ہے۔ فراغت و سکون کی زندگی انہی کو میسر آتی ہے جو اس بکھیڑے سے آزاد ہیں۔ بہت سے شعرا نے اس موضوع پر اپنے اپنے انداز میں بات کی ہے۔ مثلاً وحدی مراغہ ای :

مومن ز دیں برآمد وصوفی زاعتقاد　　ترسا محمدی شد و عاشق ہماں کہ ہست

عرفی :

عاشق ہم از اسلام خراب است و ہم از کفر　　پروانہ چراغ حرم و دیر نداند

خود غالب نے اس سے پہلے یوں کہا ہے :

مقصودما ز دیر وحرم جز جبیب نیست　　ہرجا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد
کفر ودیں چیست جز آلایش پندارِ وجود　　پاک شو پاک کہ ہم کفر تو دین تو شود

جدید ایرانی شاعر دکتر محمد حسین شہریار نے بالواسطہ یہ بات کہی ہے :

بکوے عشق یا قصر شہاں یا کلبہ درویش　　فروغ دوست می خواہی تو خواہ آنجا وخواہ اینجا
شیوہ رندان بے پروا خرام ازمن مپرس　　ایں قدر دانم کہ دشوار است آسان زیستن

لغت : بے پروا خرام: بے پروائی سے راہ زندگی پر چلنے والے-- شیوہ ڈھنگ: انداز، طور-- مپرس: مت پوچھ--

ترجمہ : بے پروا خرام رندوں کے زندگی گذارنے کے ڈھنگ کے بارے میں مجھ سے مت پوچھ- مجھے تو بس اتنا پتہ ہے کہ آسان زندگی (بے پروا خرامی) گذارنا بڑا دشوار ہے- گویا راہ زندگی میں کٹھن مرحلے آتے ہیں، جن کی وجہ سے بے پروا خراموں، یعنی ایسے رندوں کو دکھ اٹھانے پڑتے ہیں-

برد گوے خرمی ازہر دوعالم ہرکہ یافت　　در بیاباں مردن و در قصر و ایواں زیستن

لغت : برد گوے خرمی: خوشی ومسرت کی گیند لے گیا یعنی جیت گیا، کامیاب ہو گیا--

ترجمہ : ہر وہ شخص جو بیاباں میں مرا (یعنی جس نے بے سروسامانی کی زندگی گذاری) لیکن (اپنی زندگی میں) وہ یوں سمجھتا رہا جیسے وہ محل اور ایوان میں زندگی بسر کر رہا ہے، اس نے دونوں عالم سے خوشی کی گیند چھین لی- یعنی وہ دونوں جہانوں میں خوشی ومسرت کے حصول میں کامیاب رہا، یا اسے دونوں جہانوں کی مسرتیں حاصل ہو گئیں-

راحت جاوید ترک اختلاط مردم است　　چوں خضر باید زچشم خلق پنہاں زیستن

لغت : راحت جاوید: ہمیشہ ہمیشہ کا سکون وآرام-- اختلاط: میل ملاپ--

ترجمہ : زندگی میں راحت جاوید اسی صورت میں میسر آسکتی ہے کہ لوگوں سے میل ملاپ ترک کر دیا جائے- گویا خضر کی طرح لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر زندگی بسر کرنی چاہئے- یعنی خضر انسانوں کی نظروں سے پنہاں سکون وراحت کی زندگی بسر کر رہے ہیں- صائب نے اس کے برعکس اور مزے کی بات کی ہے :

بہار عمر ملاقات دوستداران است　　خضرچہ حظ برد ازعمر جاوداں، تنہا
تاچہ راز اندرتہ ایں پردہ پنہاں کردہ اند　　مرگ مکتوبے بود کو راست عنواں زیستن

لغت : کوراست: کہ اس کا ہے-- عنواں: خط کا آغاز، کسی مضمون کی سرخی-- مکتوب: خط، تحریر--

ترجمہ : خدا جانے اس پردے کی تہ میں کیا راز چھپایا گیا ہے (یعنی قدرت نے چھپا رکھا ہے) کہ موت ایک ایسی تحریر ہے جس کا عنوان "زیستن" (زندگی بسر کرنا، زندگی) رکھا گیا ہے- بالواسطہ زندگی کو دکھوں کا مجموعہ کہا ہے اور موت کو ان دکھوں سے آزاد اور سرخروئی کی زندگی قرار دیا ہے-

روز وصل یار جاں دہ ورنہ عمرے بعدازیں　　ہمچوما از زیستن خواہی پشیماں زیستن

ترجمہ : جس روز تجھے محبوب کا وصل میسر آئے اسی روز تو خوشی سے جاں نثار کر دے، ورنہ اس کے بعد سے تو ہماری ہی طرح پشیمانی کی زندگی بسر کرے گا- گویا ہمیں وصل نصیب ہوا، ہم نے جان نہ دی، اور موقع ہاتھ سے نکل گیا- جس کے سبب ہم ہنوز پشیمانی کا شکار ہیں کہ

کیوں اس موقع پر جاں نثار نہ کی۔

با رقیباں ہم فنیم اما بدعوی گاہ شوق　　مردن است ازما و زیں مشتے گراں جاں زیستن

لغت : ہم فنیم: ہم ہم فن یعنی ایک ہی فن یا پیشہ کے ہیں-- مشتے: مٹھی بھر، تھوڑے (لوگ یعنی رقیب)--

ترجمہ : ہم اور رقیب ہم پیشہ و ہم فن ہیں؛ لیکن عشق کے مقام دعویٰ میں (یعنی عشق کے دعوے کے اظہار کے موقع پر) ہم تو جان نثار کر دیتے ہیں جبکہ یہ مٹھی بھر لوگ (ہمارے رقیب) سخت جانی کی زندگی اپنائے ہوئے ہیں۔ گویا عشق کا دعویٰ کرنا آسان ہے۔ ہر کوئی یا رقیب بھی کرلیتا ہے لیکن اس پر عمل کرنے کے لئے بڑی ہمت و جرات درکار ہے۔ جو صرف عاشق کو حاصل ہے۔

برنوید مقدمت صدبار جاں باید فشاند　　برامید وعدہ ات زنہار نتواں زیستن

لغت : نوید مقدمت: تیری آمد آمد کی خوشخبری-- جان باید فشاند: جان نثار کردینی چاہئے-- زنہار: ہرگز--

ترجمہ : تیری آمد آمد کی خوشخبری پر ہمیں جاں فدا کردینی چاہئے، لیکن ہم تیرے وعدے کی امید پر ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ یعنی تیرا وعدہ محض وعدہ ہے، تو اس پر عمل نہیں کرے گا۔ غالب نے یہی بات اردو میں یوں کہی ہے :

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا　　کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

دیدہ گر روشن سواد ظلمت و نور است چیست　　فارغ از اہریمن و غافل زیزداں زیستن

لغت : روشن سواد: جس کی بینائی تیز ہے یعنی جو بُرے بھلے میں تمیز کرسکتی ہے-- اہریمن: اہرمن آتش پرستوں کے مطابق برائیوں کا خدا، یعنی شیطان-- یزداں: نیکیوں کا خدا، خدا--

ترجمہ : اگر آنکھ میں اتنی اہلیت ہے کہ وہ ظلمت (تاریکی) اور نور (روشنی) میں تمیز کرسکتی ہے (ان میں فرق کو جان سکتی ہے) تو پھر یہ شیطان کی طرف سے ہماری بے پروائی و بے نیازی کی اور خدا کی طرف سے غفلت کی زندگی کیا معنی رکھتی ہے۔ (اہرمن گویا ظلمت اور یزداں گویا نور ہے)

ابتذالے دارد ایں مضموں توارد عیب نیست　　نگذرد در خاطر نازک خیالاں زیستن

لغت : ابتذالے: ایک یا خاص پامالی، عامیانہ پن-- توارد: کسی ایک شاعر کے کسی شعر میں بیان کردہ خیال کا کسی دُوسرے شاعر کے شعر میں اتفاقیہ وارد ہونا--

ترجمہ : یہ مضمون کہ نازک خیال لوگوں کے دِل میں جینے یا زندہ رہنے کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک عام سا مضمون ہے، اس لئے اس میں اگر توارد واقع ہو جائے تو یہ کوئی عیب کی بات نہ ہوگی۔

غالب از ہندوستاں بگریز فرصت مفت تست　　در نجف مردن خوش است و در صفاہاں زیستن

لغت : فرصت مفت تست: تجھے موقع میسر آیا ہے-- نجف: عراق کا ایک مشہور شہر جہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون ہیں-- صفاہاں: اصفہاں، ایران کا مشہور شہر--

ترجمہ : اے غالب! تجھے اب موقع میسر آگیا ہے اس لئے تو ہندوستان سے بھاگ جا (ہجرت کر جا)، اس لئے کہ نجف میں مرنا (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے) اور اصفہان میں زندگی بسر کرنا بہت خوش قسمتی کی بات ہے۔

غزل #10

چیست بہ لب خندہ ازعتاب شکستن رونق پروین ز آفتاب شکستن

لغت : چیست: کیا ہے؟ یہ کیا-- عتاب: غصہ، برہمی-- پروین: چھ ستاروں کا جھرمٹ جسے عقد ثریا بھی کہتے ہیں-- رونق: چمک، روشنی--

ترجمہ : یہ کیا کہ (تو نے) برہم ہو کر ہونٹوں کی ہنسی کو ضائع کر دیا- یہ تو ایسا ہی ہے جیسے آفتاب کے ساتھ پروین کی رونق کو بیکار کر دیا جائے- ہونٹوں کی ہنسی کو رونق پروین سے اور برہمی کو آفتاب سے تشبیہ دی ہے-

گرنہ ورق راست ز انتخاب شکستن چیست برخ طرف آں نقاب شکستن

لغت : زانتخاب شکستن: کتاب پڑھنے کے دوران کوئی صفحہ دلچسپ ہو تو قاری اس کے ایک کونے کو دہرا کر دیتا ہے، جو اس صفحے کے انتخاب کی نشانی ہے (یہ اور اگلے دو شعر قطعہ بند ہیں)--

ترجمہ : اگر (کسی کتاب کے) صفحے کو انتخاب کرنے کے موقع پر اسے دہرا کرنا (شکن ڈالنا) مقصود نہیں ہوتا تو پھر تیرے چہرے پر یہ نقاب میں شکن ڈالنا کیا معنی رکھتا ہے- گویا محبوب نے چہرے سے نقاب کو ذرا سرکا دیا ہے جو گویا شکن ڈالنے کی صورت ہے- اس طرح اس کا چہرہ ایک انتخابی صفحہ معلوم ہونے لگا ہے- عاشق اس حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ اے محبوب تو اس شکن کو ہٹا کر اپنا چہرہ پوری طرح سامنے لا کہ ہماری نظروں کے لئے وہی ایک انتخاب ہے-

غازہ برآں روے تابناک فزودن رونق بازار آفتاب شکستن

لغت : غازہ: سرخی-- فزودن: اضافہ کرنا، بڑھانا-- رونق بازار: شہرت و عظمت--

ترجمہ : اس تابناک (روشن، چمکتا ہوا) چہرے پر سرخی کا اضافہ کرنا گویا آفتاب کی رونق بازار کو مات کر دینا ہے- یعنی محبوب کا حسن پہلے ہی بے حد دلکش ہے اس پر غازہ کا اضافہ گویا "یک نہ شد دو شد" والی بات ہے- دلکشی اور چمک آفتاب کی چمک سے بھی بڑھ گئی ہے-

شانہ برآں طرہ سیاہ کشیدن قیمت کالاے مشک ناب شکستن

لغت : شانہ کشیدن: کنگھی کرنا-- کالا: سامان تجارت-- مشک ناب: خالص مشک--

ترجمہ : اور ان سیاہ زلفوں میں کنگھی کرنا ایک طرح سے مشک ناب کے کالا کی قیمت گرانا یا گھٹانا ہے- محبوب کی زلفیں اتنی سیاہ اور خوشبودار ہیں کہ ان کے سامنے مشک ناب کی کوئی حیثیت نہیں-

جوشش سرمستیم زبرق پسندد نیشتر اندر رگ سحاب شکستن

لغت : نیشتر شکستن: نشتر چبھونا-- سحاب: بادل--

ترجمہ : میرے جوش مستی کو یہ بات پسند ہے کہ بجلی بادل کی رگ میں نشتر چبھو دے- بادل کی رگ میں نشتر چبھونے سے مراد بارش کا سامان کرنا، یعنی بارش ہو اور میری سرمستی اور بڑھے-

نیک بود گر بحکم حوصلہ باشد جام بپاے خم شراب شکستن

لغت : نیک بود: اچھی بات ہے-- بحکم حوصلہ: حوصلہ کے مطابق--

ترجمہ : اگر حوصلہ اجازت دے (یعنی اتنا حوصلہ ہو) تو شراب کے پیالے کو شراب کی صراحی کے پاؤں پر ہی توڑ دینا اچھی بات ہے- مطلب

یہ کہ شراب صراحی سے منہ لگا کر یعنی زیادہ سے زیادہ پی جائے اور چونکہ پیالے میں شراب تھوڑی پڑتی ہے اس لئے پیالہ توڑ دیا جائے تو یہ خوب رہے گا۔

شغل ندارد فراق ساقی ومطرب جز قدح و بربط و رباب شکستن

لغت : قدح: پیالہ-- مطرب: گانے والا، مغنی-- بربط: ایک ساز (باجا)-- رباب: سارنگی کی ایک قسم-- شغل ندارد: کوئی کام نہیں-- فراق: یہاں مُراد غیر موجودگی--

ترجمہ : ساقی اور مطرب کی غیر موجودگی میں اس کے سوا اور کیا کام کیا جا سکتا ہے کہ قدح اور بربط و رباب کو توڑ دیا جائے۔ یعنی ساقی اور مطرب کے بغیر ان چیزوں کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے۔

قحط مے ست امشب ازکجا کہ نخواہم شیشہ خالی برخت خواب شکستن

لغت : امشب: آج رات-- قحط: کمی، سخت کمی-- رخت خواب: بستر-- ازکجا: کس لئے--

ترجمہ : آج رات جب کہ شراب کی شدید کمی ہے، پھر بھلا میں یہ کیونکر نہ چاہوں گا کہ خالی صراحی یا بوتل کو اپنے بستر پر توڑ دوں۔ یعنی شراب کے بغیر صراحی کس کام کی، اس کا توڑ دینا ہی مناسب ہے۔

تیغ تو نازد بہ سرفشانی عاشق موج ہمی بالد ازحباب شکستن

لغت : نازد: فخر کرتی ہے-- سرفشانی: سر اڑانا، قتل کرنا-- بالد: پھولے نہیں سماتی، فخر کرتی ہے-- حباب: بلبلا--

ترجمہ : تیری تلوار عاشق کا سر اڑانے پر اسی طرح ناز کرتی ہے جس طرح موج، بلبلے کو توڑ کر فخر کرتی ہے۔ بلبلوں کے ٹوٹنے سے لہروں میں ابھار آتا ہے، جو ایک طرح سے پھولنے کا عمل ہے۔ ہی بالد سے یہ عمل بھی مُراد ہے اور فخر کرنا بھی۔ گویا اس طرح اس شعر میں صنعت ایہام (ذو معنویت) بھی آگئی ہے اور صنعت تمثیل بھی۔

چیست دم وصل جاں ز ذوق سپردن تشنہ لبے را سبو درآب شکستن

لغت : دم وصل: وصل کے موقع پر-- جاں سپردن: جان دے دینا، نثار کر دینا-- سبو: پیالہ--

ترجمہ : وصل کے موقع پر خوشی سے جان دے دینا کیا ہے؟ یہ ایسے ہے جیسے کسی پیاسے کے پیالے کو، پانی سے بھرتے وقت، پانی ہی میں توڑ دیا جائے۔ یعنی عاشق پر وصل میں اتنی خوشی طاری ہو جاتی ہے کہ وہ اس کے لئے ناقابل برداشت بن جاتی ہے، یوں وہ جان دے دیتا اور وصل سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ اس میں بھی صنعت تمثیل ہے۔

ازگل روے تو باغ باغ شگفتن وز خم موے تو فتح باب شکستن

لغت : باغ باغ شگفتن: بہت کھلنا-- خم موے تو: تیری زلفوں کے پیچ-- فتح باب: مُراد آسودگی، آرام و سکون--

ترجمہ : تیرے چہرے کے پھول سے بے حد شگفتگی یا راحت و مسرت حاصل ہوتی ہے جبکہ تیری زلفوں کے پیچ و خم سے آرام و سکون ختم ہوتا ہے۔ پھول کے حوالے سے شگفتن استعمال کیا ہے۔ مطلب یہ کہ محبوب کا چہرہ پھول سے بھی بڑھ کر شگفتہ و تازہ ہے، جسے دیکھ کر عاشق پر ایک پر مسرت کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ گھنگھریالی زلفوں کو دیکھ کر عاشق بیتابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ پیچ و خم کے حوالے سے "فتح باب شکستن" ہے۔

طرہ میارا برغم خواہش غالب چیست دلش را ز پیچ وتاب شکستن

لغت : میارا: مت سجا-- برغم: کے خلاف--

ترجمہ : تو غالب کی خواہش کے خلاف اپنی زلفوں کی آرائش نہ کر، بھلا (زلفوں کے) اس پیچ و خم سے اس کے دِل توڑنے کا کیا مطلب ہے؟ گویا غالب کا دِل محبوب کی زلفوں میں الجھ کے رہ گیا ہے۔ یعنی پہلے ہی وہ زلفیں دلکشی میں کم نہیں ہیں اور اس آرائش سے، ظاہر ہے، ان میں اور دلکشی آجائے گی جو عاشق کا دِل اڑا لے جائے گی۔

غزل #11

خیرہ کند مرد را مہر درم داشتن حیف ز ہمچوں خودے چشم کرم داشتن

لغت : خیرہ: حیران، بھونچکا، پریشان-- درم: ایک سکہ، مُراد مال و دولت-- زہمچوں خودے: اپنے جیسے کسی سے-- چشم کرم: مہربانی کی توقع، امید--

ترجمہ : مال و دولت سے محبت، آدمی کو حیران و بدحواس کر دیتی ہے۔ کسی اپنے جیسے سے مہربانی کی توقع رکھنا افسوس کی بات ہے۔ یعنی جس طرح اِنسان فانی ہے اسی طرح دولت بھی آنی جانی ہے۔ آج کسی کے پاس تو کل کسی کے پاس ہوتی ہے، لہٰذا اس سے مہربانی یا خیر کی توقع رکھنا بیکار ہے۔

وائے زدل مردگی خوے بدانگیختن آہ زافسردگی روے دژم داشتن

لغت : دل مردگی: دِل کا مرنا، مردہ دلی-- خوے بدانگیختن: بُری عادت یا بدمزاجی کا مظاہرہ کرنا-- روے دژم: اترا ہوا چہرہ-- افسردگی: اداسی، اضمحلال، بجھا بجھا سا ہونا، مکدر ہونا--

ترجمہ : مردہ دِل کی حالت میں اِنسان کا بدمزاجی کا مظاہرہ کرنا افسوسناک بات ہے، اسی طرح افسردگی کے عالم میں اس کا چہرہ اترا اترا رہے تو یہ بھی کوئی اچھی بات نہیں۔ مطلب یہ کہ غم و الم کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہئے کہ اس طرح ان کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ غالب ہی کے بقول!

رنج سے خوگر ہوا اِنساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

راز بر انداختن از روش ساختن دیدہ و دل باختن پشت و شکم داشتن

لغت : راز برانداختن: بھید ظاہر کر دینا-- روش ساختن: بناوٹی انداز اختیار کرنا، بناوٹ-- پشت و شکم داشتن: جرات و حوصلہ کا مظاہرہ کرنا-- دیدہ و دل باختن: دیدہ و دل ہارنا، محبت میں دِل دے بیٹھنا--

ترجمہ : بناوٹی انداز (تصنع) اختیار کر کے بھید ظاہر کر دینا، (محبت میں) دیدہ و دل ہار دینا اور پھر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بڑی ہمت و حوصلہ کے مالک ہیں، یہ سب بیکار باتیں ہیں۔ دُوسرے لفظوں میں اگر عاشق محبت میں تصنع سے کام لیتا ہے تو اس کا راز محبت فاش ہو سکتا ہے۔

جوہر ایماں زدل پاک فرا روفتن گردے ازآں درخیال بہر قسم داشتن

لغت : فرا روفتن: صاف یعنی خالی کر دینا (روفتن اصل رفتن، رپر پیش ہے)-- پاک: بالکل، پوری طرح--

ترجمہ : دِل کو جوہر ایمان سے بالکل خالی کر دینا اور محض قسم کھانے کے لئے اس (جوہر ایمان) کی ذرا سی گرد خیال میں رکھنا (رفتن بمعنی جھاڑو سے صفائی کرنا ہے اسی لئے یہاں گرد کا لفظ استعمال کیا ہے)، کوئی اچھی بات نہیں--

تازگی شوق چیست رنگ طرب ریختن چہرہ زخوناب چشم رشک ارم داشتن

لغت : رنگ طرب ریختن: مسرت وشادمانی کا رنگ جمانا-- خوناب چشم: آنکھوں کے خُونیں آنسو-- ارم: بہشت--

ترجمہ : تازگی شوق کیا ہے؟ (وہ ہے) رنگ طرب جمانا اور چہرے کو اپنے خونیں آنسوؤں سے رشک ارم بنانا- (اگلا شعر اس شعر سے مربوط ہے)

باہمہ اشکستگی دم ز درستی زدن . باہمہ دِل خستگی تاب ستم داشتن

لغت : اشکستگی: شکستگی، ٹوٹ پھوٹ-- دم زدن: دعویٰ کرنا-- دل خستگی: زخمی دِل ہونا--

ترجمہ : اِنسان کا تمام تر شکستگی کے عالم میں بھی اپنے پوری طرح ٹھیک ٹھاک ہونے کا دعویٰ کرنا اور تمام تر دِل خستگی کے باوصف جور و ستم برداشت کرنے کی قوت رکھنا گویا یہی تازگی شوق ہے- (اگلا شعر بھی ان شعروں سے مربوط ہے)

درخم دام بلا بال فشاں زیستن باسر زلف دوتا عربدہ ہم داشتن

لغت : خم دام بلا: مصیبت کے جال کا حلقہ-- بال فشاں: اڑتے وقت پرندے کے پر پھڑپھڑانے کی حالت-- زیستن: جینا، زندگی بسر کرنا-- زلف دوتا: بالوں کی دو لٹیں یا دو چوٹیاں-- عربدہ: الجھاؤ--

ترجمہ : دام بلا کے حلقے میں اسیر ہوتے ہوئے بھی، اس سے بے نیاز ہو کر، اڑنے کی حالت میں زندگی بسر کرنا اور (محبوب کی) زلف دوتا سے بھی الجھتے رہنا (اگلے شعر سے مربوط)-

دل چو بجوش آیدے عذر بلا خواستن . جاں چو بیاسایدے شکوہ ز غم داشتن

لغت : خواستن: چاہنا-- آیدے: آئے-- بیاسایدے: آرام وسکون میں ہو--

ترجمہ : دِل جب جوش میں آئے تو دُکھوں مصیبتوں کا شکار ہونے کی خواہش کرنا اور جاں جب آرام وسکوں میں ہو تو غموں کا شکوہ کرنا (یعنی وہ اپنا اثر کیوں نہیں دکھا رہے)، مطلب یہ کہ آسودگی اور سکون سے اِنسان کی افسردگی ہی بڑھتی ہے جو تازگی شوق (جس کا ذکر پہلے آچکا ہے) کے ختم ہونے کا باعث بنتی ہے-

بہر فریب از دیا دام تواضع مچیں دل نہ رباید ہمی تیغ ز خم داشتن

لغت : ریا: مکاری، منافقت-- تواضع: انکسار، عاجزی-- دام مچیں: جال مت بچھا--

ترجمہ : تو منافقت سے کام لیتے ہوئے، دُوسروں کو فریب دینے کی خاطر، تواضع کا جال مت بچھا- (ظاہری انکسار سے کام نہ لے)- تلوار میں اگرچہ خم (جھکاؤ) ہے لیکن وہ کسی کا دِل نہیں موہ سکتی ہے- تلوار کا خم گویا منافقت ہے، اس کا یہ جھکاؤ کسی انکسار کے اظہار کے لئے نہیں ہے- نادر تمثیل ہے-

نقش پے رفتگاں جادہ بود درجہاں ہر کہ رود بایدش پاس قدم داشتن

لغت : نقش پے رفتگاں: جانے والوں (یعنی جو گذر گئے ہیں) کا نقش قدم-- بایدش: اسے چاہئے-- پاس قدم داشتن: قدم کا دھیان رکھنا، احتیاط سے قدم اٹھانا--

ترجمہ : جو لوگ اس دُنیا سے گذر گئے ہیں ان کا نقش قدم دُنیا میں ان لوگوں کے لئے ایک طرح سے راستہ ہے جو بعد میں آتے ہیں- اس لئے ضروری ہے کہ جو کوئی زندگی کی راہ میں چلتا ہے وہ ذرا احتیاط سے قدم اٹھائے- یعنی آج کے اِنسان کے اعمال کا اثر آنے والی نسل یا نسلوں پر بھی پڑتا ہے، اس لئے اسے ہر کام میں احتیاط سے کام لینا چاہئے- گویا وہ اپنے اچھے اعمال چھوڑ کر اس دُنیا سے رخصت ہو-

با نکہ خویشتن چہرہ نیارست شد عشوہ دہد گر حیاست زآئینہ رم داشتن

لغت : چہرہ نیارست شد: اپنی نگاہ کے بھی مقابل نہیں ہو سکتا-- رم داشتن: بھاگ جانا--

ترجمہ : وہ محبوب آئینے میں اپنی نگاہ کے بھی مقابل نہیں ہو سکتا (نگاہ کی تاب نہیں لا سکتا)- اگر وہ حیا کی وجہ سے آئینے سے دور بھی رہنے کی کوشش کرے تو اس کے اس انداز میں بھی ناز و ادا ہے- خُود بقول غالب!

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے صاحب کو دِل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

سعدی :

جرم بیگانہ نباشد کہ تو خُود صورت خویش گر در آئینہ بینی برود دِل زبرت

عرفی :

دہن خویش ببوسند ولب خویش کمند چوں درآئنہ بینند بتاں صورت خویش

اشک چناں بے اثر نالہ چنیں نارسا دیدہ و دل را سزد ماتم ہم داشتن

لغت : سزد: مناسب ہے، لائق ہے--

ترجمہ : ہمارے اشک ہیں تو وہ بے حد بے اثر ہیں اور نالہ و فریاد ہے تو وہ بھی بہت نارسا (بے اثر) ہے- اس صورت میں (ہماری) آنکھوں اور دِل کو چاہئے کہ وہ ایک دُوسرے کا ماتم کریں- گویا دیدہ و دل دونوں کا عمل (آنسو بہانا، نالہ و فریاد کرنا) بے اثر اور بے سود و بیکار ثابت ہو رہا ہے-

خجلت کردار زشت گشتہ بعاصی بہشت باج زکوثر گرفت جبہہ زنم داشتن

لغت : خجلت: شرمندگی، شرمساری-- کردار زشت: بُرا عمل، گناہ گاری-- جبہہ زنم داشتن: پیشانی گیلی ہونے کے باعث (احساس گناہ پر شرمندگی کے نتیجے میں پیشانی پر پسینہ آجانا)-- باج گرفت: خراج وصول کیا--

ترجمہ : گنہگار کی اپنے بُرے اعمال پر شرمساری اس کے لئے گویا بہشت بن گئی- چنانچہ اس کی پیشانی کے پسینے نے کوثر کے پانی سے خراج یعنی خراج تحسین وصول کر لیا- گویا احساس گناہ پر شرمندگی بھی ایک اچھا عمل ہے جسے خدا پسند کرتا اور گنہگار کی بخشش فرما دیتا ہے-

گریہ ام از بیکسی ست بوکہ دریں پیچ و تاب تن بہ روانی دہد نامہ زنم داشتن

لغت : بوکہ: ممکن ہے کہ-- تن بہ روانی دہد: رواں ہونے یا جانے پر راضی ہو جائے--

ترجمہ : میں جو گریہ وزاری کر رہا ہوں تو یہ بیکسی کے باعث ہے- ممکن ہے کہ اس پیچ و تاب (بے قراری) میں نامہ گیلا ہونے کے باعث محبوب تک پہنچنے پر راضی ہو جائے- یعنی میرے آنسوؤں کے سیلاب میں بہ کر نامہ محبوب تک پہنچ جائے-

غالب آوارہ نیست گرچہ بہ بخشش سزا خوش بود از چوں توئی چشم کرم داشتن

ترجمہ : (خدا سے خطاب ہے) اگرچہ غالب آوارہ کسی بخشش کا مستحق نہیں ہے تاہم تیرے جیسی ذات اقدس سے بخشش و کرم کی امید رکھنا ایک اچھی بات ہے-

غزل #12

چہ غم ار بہ جد گرفتی زمن احتراز کردن نتواں گرفت ازمن بہ گذشتہ ناز کردن

لغت : ار: اگر کا مخفف-- بہ جد: کوشش سے، دانستہ، جان بوجھ کر-- احتراز کردن: بچنا، دور رہنا، پہلو تہی کرنا-- گذشتہ: جو کچھ گذر چکا--

ترجمہ : اگر تو نے مجھ سے جان بوجھ کر اور دانستہ پہلو تہی کرلی ہے تو (میرے لئے یہ) غم کی بات نہیں- مجھے اپنے گذرے ہوئے دور محبت پر فخر ہے جو مجھ سے چھینا نہیں جاسکتا- یعنی محبت میں جو زمانہ گذرا وہ ناقابل فراموش ہے-

نگہت بہ موشگافی زفریب رم نخوردن نفسم بدام بافی زسخن دراز کردن

لغت : نگہت: تیری نگاہ-- موشگافی: بال کی کھال ادھیڑنا یا اتارنا، یہاں مراد آنکھوں کے لطیف اشارے-- رم نخوردن: ڈر کر نہ بھاگنا-- بدام بافی: جال بننے میں--

ترجمہ : یہ فریب دینے کی خاطر کہ تیری نگاہ ڈر کر نہیں بھاگ رہی، یعنی تیری نگاہیں سہمی ہوئی نہیں ہیں، وہ (نگاہیں) قسم قسم کی موشگافیاں کیا کرتی تھیں، جبکہ میرا سانس محض باتوں کو طول دینے کی بنا پر طرح طرح کے جال بچھایا کرتا تھا- یعنی وہ دور بھی کیسا تھا جب تیری نگاہوں میں عشوہ و ناز ہوا کرتا تھا اور میں باتوں سے تیرا دل لبھایا کرتا تھا-

تو و درکنار شوقم گرہ ازجبیں کشودن من و بر رخ دو عالم در دل فراز کردن

لغت : گرہ از جبیں کشودن: پیشانی کے شکن ہٹانا-- در دل فراز کردن: دل کا دروازہ بند کرلینا--

ترجمہ : جب تو میری آغوش شوق میں ہوتا اور اپنی پیشانی پر کوئی شکن نہ رہنے دیتا، جبکہ میں اس موقع پر دونوں جہانوں کے رخ پر چہرے پر اپنے دل کا دروازہ بند کرلیا کرتا- یعنی تیرے چہرے پر دلکشی و شگفتگی طاری ہو جاتی، جبکہ میں اس خوش بخت موقع پر خود کو دونوں جہانوں سے بے نیاز کرلیتا- بجز تیرے، میری کسی دوسری طرف توجہ نہ ہوتی-

مژہ را زخوں فشانی بدل است ہم زبانی کہ شمار دم بدامن ستم گداز کردن

لغت : خون فشانی: خون ٹپکانا، خون کے آنسو بہانا-- گداز: پگھلاہٹ، پگھلنا--

ترجمہ : میری خون کے آنسو بہاتی ہوئی (خون سے تر) پلکیں اور میرا دل ایک دوسرے کے ہم زبان ہیں، کیونکہ وہ محبت میں اس طور گداز ہونے کے ستم کا اندازہ، دامن پر پڑے ہوئے خون کے چھینٹوں سے کرسکیں- گویا مجھ پر محبت میں جو کچھ گذرتی اور دل کے گداز کا باعث بنتی ہے اس کا اندازہ میرا دل ہی کرسکتا ہے یا خون ٹپکانے والی میری پلکیں کرسکتی ہیں-

بہ نورد پاس رازت نخجل از غبار خویشم کہ زپردہ ریخت بیروں غم نالہ ساز کردن

ترجمہ : میں تیرا راز محبت چھپائے رکھنے کے سلسلے میں اپنے غبار کے ہاتھوں شرمندہ ہوں کہ اس نے اس غم کو جسے نالہ کے ساز کے اندر رہنا چاہئے تھا، پردہ ساز سے باہر گرادیا-

زغم تو باد شرمم کہ چہ مایہ شوخ چشمی ست زشکست رنگ بر رخ در خلد باز کردن

لغت : چہ مایہ: کس قدر-- شوخ چشمی: بے باکی-- باد: خدا کرے کہ ہو (بود سے قسمیہ)--

ترجمہ : اللہ کرے تیرے غم کے ہاتھوں مجھے شرمسار ہونا پڑے (میں شرمسار ہوں) کہ میری یہ کس قدر بے باکی ہے کہ میرے چہرے کا

رنگ اڑنے سے اس (چہرے) پر گویا جنت کا دروازہ کھل گیا ہے۔ یعنی بجائے اس کے کہ غم سے میرے چہرے کا رنگ اڑ جاتا اس پر رنگینیاں چھا رہی ہیں۔

نفسم گداخت شوقت ستم است گر تو دانی که ز تاب نالہ خوں شد نہ ز پاس راز کردن

لغت : نفسم گداخت: میرا سانس پگھلا دیا ہے-- شوقت: تیرے عشق نے-- تاب نالہ: نالہ--

ترجمہ : تیرے شوق (محبت) نے میرا سانس پگھلا دیا ہے۔ یہ بڑے ستم کی بات ہو گی اگر تو یہ سمجھے کہ (میرا گداز نفس) نالہ کی گرمی سے ہوا ہے، راز محبت کا پاس کرنے سے نہیں۔ یعنی میں نے تو راز محبت کو ضبط کئے رکھا ہے جس کے باعث میرا سانس گداز ہو گیا ہے۔

بفشار رشک بزمت نہ چناں گداخت گلشن که میانہ گل و مل رسد امتیاز کردن

لغت : بفشار: کے دباؤ، کی گھٹن سے-- مل: شراب-- امتیاز کردن: دو چیزوں میں فرق کرنا--

ترجمہ : تیری بزم کے رشک کی بنا پر گلشن کچھ ایسی گھٹن کا شکار ہوا ہے کہ وہ پگھل کے رہ گیا ہے، چنانچہ اب پھول اور شراب میں امتیاز کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ گویا گلشن کے پگھلنے سے پھول کا پگھلنا ظاہر ہے۔ گویا اس طرح وہ (پھول) بھی شراب کی مانند ہو گیا ہے۔

رخ گل زغازہ کاری بہ نگاہ بندد آئیں نرسد بہ خس شکایت ز چمن طراز کردن

لغت : غازہ کاری: سرخی لگانا-- بندد آئین: آئین آراستہ کرتا ہے-- چمن طراز: چمن کو آراستہ کرنے والا، باغبان، مالی-- خس: تنکا--

ترجمہ : پھولوں کا چہرہ اپنی غازہ کاری (سرخ ہونا) کے ذریعے دیکھنے والوں کی نگاہوں کی آرائش کرتا ہے۔ تنکے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ باغبان سے کسی قسم کی کوئی شکایت کرے۔ یعنی سرخ پھولوں کا حسن انسان کو متاثر کرتا ہے۔ جس کی اپنی ایک دلکشی یا خوبصورتی ہے، گو وہ صاف دکھائی نہیں دیتا۔ تاہم اس میں انسانی نظر کا قصور ہے، اس ازلی باغبان (خدا تعالیٰ) کا نہیں کہ اس نے تو ہر شے میں کوئی نہ کوئی یا کسی نہ کسی صورت میں دلکشی رکھی ہے۔

ہمہ تن زشوق چشمم کہ چو دل فشاندہ گردد بہ سرشک، مایہ بخشم زجگر گداز کردن

لغت : ہمہ تن چشم: میں سراسر آنکھ ہوں-- دل فشاندہ گردد: دل (خون ہو کر) ٹپک جائے--

ترجمہ : میں محبت میں سراسر آنکھ بن گیا ہوں کہ جب دل کا خون ٹپک چکتا ہے تو میں اپنے جگر کو پگھلا کر آنسوؤں کے لئے سرمایہ کا سامان کرتا ہوں۔ گویا میری آنکھیں خون ٹپکانے میں مصروف رہتی ہیں، چنانچہ جب دل کا خون ختم ہو جاتا ہے تو جگر کا خون آنسوؤں کی صورت میں ٹپکنے لگتا ہے۔

ہلہ تازہ گشتہ غالب روش نظیری از تو سزد ایں چنیں غزل را بہ سفینہ ناز کردن

لغت : ہلہ: کیا کہنے-- روش نظیری: (مشہور فارسی شاعر) نظیری کا اسلوب شعر، طرز شعر گوئی-- سفینہ: بیاض--

ترجمہ : واہ غالب! تیرے کیا کہنے ہیں، تو نے نظیری کے طرز شعر گوئی کو تازہ کر دیا ہے۔ اس قسم کی (یعنی اس کے جواب میں لکھی ہوئی اس غزل کو بیاض (دیوان، جس میں وہ شامل ہے) پر ناز کرنا چاہئے۔

غالب نے زیادہ تر تو ظہوری کی پیروی کی ہے تاہم مغلیہ دور کے دوسرے شعرا میں اس کے بعد نظیری کا نمبر آتا ہے۔ نظیری کی ایک مشہور غزل کے جواب میں غالب نے یہ غزل کہی ہے اور اس پیروی کی نتیجے میں اپنی غزل کو عمدہ قرار دے کر خود ستائی کی ہے۔ نظیری کی غزل کا مطلع اور مقطع یہ ہے :

مطلع

چہ خُوش است اینہ یکدل سرحرف باز کردن سخن گذشتہ گفتن، گلہ دراز کردن

مقطع

تو بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری بخدا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن

غزل #13

چوں شمع رود شب ہمہ شب دود زسرماں زیں گونہ کرا روز بسر رفت مگرماں

لغت : دود: دھواں-- زسرماں: ہمارے سر سے-- کرا: کس کا--

ترجمہ : شمع کی مانند رات رات بھر ہمارے سر پر دھواں لہراتا رہتا ہے- اس طور کے دِن اور کس کے گذرے ہوں گے جیسے ہمارے دِن گذر رہے ہیں- یعنی غم محبت میں ہم پر جو کچھ گذرتی ہے اور کسی پر نہیں گذرتی ہوگی-

آذر بپرستیم و رخ ازشعلہ نتابیم اے خواندہ بسوے خودازیں راہ گذر ماں

لغت : آذر پرستیم: ہم آگ کی عبادت کرتے ہیں-- رخ نتابیم: منہ نہیں موڑتے، پہلو تہی نہیں کرتے--

ترجمہ : ہم آگ کی پرستش کرتے ہیں (چنانچہ اس بنا پر) ہم شعلوں سے منہ نہیں موڑتے- اے (ذات اقدس) تو نے ہمیں اس راہ گذر (آذر پرستی) سے اپنی طرف بلایا ہے- گویا اس ذات تک پہنچنے کی کئی راہیں ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی (آذر پرستی) ہے- یہ راہ اس ذات ہی نے ہمارے لئے مقرر کی ہے، اس سلسلے میں ہمارے اختیار میں کچھ نہیں- دراصل غالب نے خدا تک رسائی کی کئی راہوں کا بالواسطہ ذکر کرنا چاہا ہے، اس شعر کا مطلب یہ نہیں کہ وہ واقعی آتش پرست تھا-

درعشق تو ضرب المثل راہ روانیم بگذار برہ خفتہ وازبیشہ مبرماں

لغت : ضرب المثل: بس بات کی مثال دی جائے، مثل کی طرح مشہور-- بیشہ: جنگل--

ترجمہ : تیرے عشق میں چلنے والوں کے لئے ہم ضرب المثل بن گئے ہیں- تو ہمیں راہ ہی میں سویا رہنے دے اور جنگل سے باہر نہ لے جا- گویا ہم نے جو راہ عشق اختیار کی ہے اس میں سکون و آرام ہے، اور کسی قسم کے خرخشے نہیں ہیں-

ازبے خردی کوے ترا خلد شمردیم چوں است کہ در کوے تو رہ نیست دگرماں

لغت : بے خردی: نادانی-- خلد شمردیم: خلد سمجھ لیا-- دگر: دوبارہ--

ترجمہ : ہم نے اپنی نادانی سے تیرے کوچے کو خلد سمجھ لیا، اب کیا وجہ ہے کہ ہمیں تیرے کوچے میں دوبارہ آنے کا موقع ہی نہیں مل رہا- گویا خلد تو ایک ایسی جگہ ہے جہاں جانے والا وہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے، واپس نہیں آسکتا- دُوسرے لفظوں میں تیرا کوچہ خلد نہیں ہے، ہم نے نادانی سے ایسا کہہ دیا-

مستیم، بیاتن زن ولب برلب مانہ حاشا کہ بود تفرقہ لب ز شکر ماں

لغت : تن زن: چپ ہو جا-- نہ: رکھ-- حاشا: واللہ-- تفرقہ: فرق--

ترجمہ : ہم مست ہیں تو چپ رہ اور اپنے ہونٹ ہمارے ہونٹوں پر رکھ دے- واللہ! ہم ہونٹ اور شکر میں فرق نہیں کرتے- بالواسطہ

محبوب کے لب شکریں کی بات کی ہے۔ یعنی ہم مست ہیں، جب تو ہمارے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے گا تو ہم سمجھیں گے کہ ہمارے ہونٹوں میں شکر آرہی ہے۔

طول شب ہجراں بود اندر حق ما خاص ازہم نفساں کس نشناسد بہ سحراں

ترجمہ : ہماری شب ہجراں کی درازی ہمارے حق میں خاص ہے چنانچہ ہمارے ہم نفسوں میں سے کوئی بھی صبح کو ہمیں پہچان نہیں پاتا۔ گویا اس درازی شب کے باعث ہماری کچھ عجیب سی حالت ہو جاتی ہے۔

بے وجہ مے آشفتہ وخواریم بداما درمیکدہ از مانہ ستانند اگر ماں

لغت : بے وجہ مے: شراب پئے بغیر-- آشفتہ: پریشان-- بداما: افسوس ہے ہماری زبوں حالی پر-- ازمانستانند: یعنی ہمیں بے خبر نہیں کرتے--

ترجمہ : افسوس ہے ہماری حالت پر کہ ہم شراب پئے بغیر ہی آشفتہ وخوار ہو رہے ہیں، لیکن اگر ہم میکدے میں ہیں تو وہاں کوئی بھی ہمیں اپنے آپ سے بے خبر نہیں کرتا۔ یعنی وہاں شراب نہ سہی کوئی ایسا محبوب ہی ہو (جو نہیں ہے) جس کا حسن دلکش ہمیں محو و مست کر دے۔

از ارزش مابے ہنراں ماندہ شگفتے در بند غم انداختہ گردوں بہ ہنر ماں

لغت : ارزش: قیمت، قدر-- ماندہ شگفتے: حیرت میں ہیں، حیران ہیں--

ترجمہ : ہماری قدر واہمیت کے باعث بے ہنر لوگ حیرت کا شکار ہیں۔ (وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ) آسمان نے ہمارے ہنر ہی کی بنا پر ہمیں غم کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ گویا غم ہی ہمارے ہنر کے نمایاں ہونے کا باعث بنا ہے اور بے ہنر اس بات سے بے خبر ہیں۔

چوں تازگی حوصلہ خویش نداند واندکہ بود نالہ بہ امید اثر ماں

ترجمہ : چونکہ اسے (محبوب کو) یہ احساس نہیں کہ اس میں ہمارا نالہ وفریاد سننے کا کس قدر حوصلہ ہے، اس لئے وہ یہی جانتا ہے کہ ہمارا یہ نالہ وفریاد اس (نالہ) کے اثر کی امید میں ہے۔ یعنی ہم نالہ وفریاد اس امید پر کرتے ہیں کہ ان میں اثر ہو گا۔ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ یہ نہیں محسوس کرتا کہ ہم جو اتنا نالہ وفریاد کر رہے ہیں تو محض اس کی قوت برداشت کی بنا پر کر رہے ہیں۔

غالب چہ زیاں نالہ اگر گرم روی کرد سوزے بہ دِل اندر نہ و داغے بجگر ماں

ترجمہ : غالب! اگر ہمارے نالہ میں گرم روی آگئی ہے، تو کوئی نقصان کی بات نہیں (تو پھر کیا ہوا) تو اس (نالہ) کی کچھ گرمی ہمارے دِل میں اور کچھ تپش ہمارے جگر میں ڈال دے۔

غزل #14

خجل ز راستی خویش می تواں کردن ستم بجان کج اندیش می تواں کردن

لغت : خجل: شرمندہ، شرمسار-- کج اندیش: ٹیڑھی یا بُری سوچ رکھنے والا-- راستی: سچائی--

ترجمہ : ہم اپنی راست بازی سے کج اندیش کو شرمندہ کر سکتے ہیں اور اس طرح اس کی جان پر ستم ڈھایا جا سکتا ہے۔ یعنی ہمارا جو مدمقابل ہے ہم اپنی حقیقت پسندی اور دیانتداری سے اس کو احساس ستم دلا کر اسے اس کی غلط سوچوں سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

چو مزد سعی دہم، مژدہ سکوں خواہد زبوسہ پابہ درت ریش می تواں کردن

لغت : مزد سعی: کوشش یا محنت کا اجر-- مژدہ: خوش خبری-- ریش: زخمی--

ترجمہ : جب میں انہیں (پاؤں کو) محنت کا اجر دیتا ہوں تو وہ سکون کا تقاضا کرتے ہیں- چنانچہ تیرے در پر پاؤں کے بوسے لے کر انہیں زخمی کیا جا سکتا ہے- عاشق، محبوب کی طرف گیا ہے راہ چلنے سے پاؤں کو جو اذیت پہنچی ہے اس کی اجرت یا صلے میں وہ انہیں چومتا ہے لیکن پاؤں اب آرام چاہتے ہیں لہٰذا عاشق در محبوب پر اپنے پاؤں کو چوم چوم کر زخمی کر لیتا ہے تاکہ اسی بہانے وہ محبوب کے دروازے سے نہ ہلے-

دگر بہ پیش وے اے گل چہ ہدیہ خواہی برد مگر بہ گدیہ کفے پیش می تواں کردن

لغت : ہدیہ: تحفہ-- گدیہ: گدائی، بھیک-- کفے: ہتھیلی، ہاتھ--

ترجمہ : اب اے پھول تو اس کے پاس کیا تحفہ لے کر جائے گا؟ ہاں یہی ہو سکتا ہے کہ بھیک کی خاطر اس کے آگے ہاتھ پھیلایا جائے- یعنی محبوب کے حسن و دلکشی کے آگے پھول کے تحفے کی کیا اہمیت و حیثیت ہے، وہ (پھول) تو اس کے سامنے یوں لگتا ہے جیسے اس سے اس کے حسن کی بھیک مانگ رہا ہو-

تو جمع باش کہ مارا دریں پریشانی شکایتے ست کہ باخویش می تواں کردن

لغت : تو جمع باش: تو خاطر جمع رکھ، اطمینان و تسلی رکھ--

ترجمہ : تو خاطر جمع رکھ، اس لئے کہ اس پریشانی میں ہمیں ایک ایسی شکایت کرنا ہے جو صرف اپنی ذات سے کی جا سکتی ہے- یعنی تجھ سے ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے اس لئے تو مطمئن رہ-

سر از حجاب تعین اگر بروں آید چہ جلوہ ہا کہ بہر کیش می تواں کردن

لغت : حجاب تعین: حد بندی کا پردہ-- کیش: مذہب، دین--

ترجمہ : حد بندی کے حجاب سے اگر سر باہر آ جائے تو کیسے کیسے جلوے ہیں جو ہر مذہب میں نظر آ سکتے ہیں- بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ صرف ایک ہی مذہب یا کسی خاص مذہب کی راہ پر چل کر ہی خدا تک رسائی ممکن ہے- شاعر کے مطابق یہ حد بندی ہے- اس سے صرف نظر کیا جائے تو اس ذات کا جلوہ ہر مذہب میں نظر آئے گا- غالب نے اس سے پہلے اور رنگ میں بات کی ہے- چنانچہ اس ضمن میں غزل نمبر 9 کے ایک شعر کی تشریح میں اوحدی اور عرفی وغیرہ کے اشعار ملاحظہ ہوں-

بہر کہ نوبت ساغر نمی رسد ساقی خراب گردش چشمیش می تواں کردن

لغت : بہر کہ: جس کسی تک-- گردش چشمیش: کسی کی آنکھوں کی گردش سے اسے--

ترجمہ : اے ساقی! جس کسی تک ساغر نہیں پہنچتا، اسے کسی کی آنکھوں کی گردش سے مست و مدہوش کیا جا سکتا ہے- محبوب کی مست نگاہی اور عشوہ کی طرف اشارہ ہے جو دیکھنے والوں کو مست کر دیتی ہے- اکثر شعرا نے اس پر اظہار خیال کیا ہے- مثلاً عراقی!

نخستیں بادہ کاندر جام کردند ز چشم مست ساقی وام کردند

محتشم کاشی!

تمام از گردش چشم تو شد کار من اے ساقی ز دست من بگیر ایں جام را کز خویشتن رفتم

سودا

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

میر ممنون

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز　　کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کئے

خرام ناز تو باصحن گلستاں دارد　　رعایتے کہ بہ درویش می تواں کردن

ترجمہ : صحن گلستان میں تیرا نازو ادا سے ٹہلنا کچھ ایسا ہے جیسے کسی درویش سے رعایت کی جارہی ہو- رعایت سے مُراد مہربانی اور احسان ہے- گویا محبوب کا یہ انداز خرام صحن گلستان پر احسان کرنے کے مترادف ہے- صحن گلستان پر اس بات کا احسان ہے کہ اس میں ایسا دلکش خرام ہو رہا ہے-

اگر بقدر وفامی کنی جفا حیف است　　بمرگ من کہ ازیں بیش می تواں کردن

لغت : بمرگ من: میری موت کی قسم--

ترجمہ : اگر تو میری وفا جتنی ہی جفا کرے گا تو یہ افسوس کی بات ہوگی- میری موت کی قسم جفا اس (وفا) سے زیادہ کی جاسکتی ہے- یعنی عاشق وفا جتنی بھی کرے تھوڑی ہے اور محبوب جتنی بھی جفا کرے عاشق کے لئے وہ تھوڑی ہے-

کسے بجو کہ مراو را دریں سفر غالب　　گواہ بیکسی خویش می تواں کردن

لغت : کسے بجو: کسی ایسے کو تلاش کر--

ترجمہ : اے غالب! تو کسی ایسے آدمی کو تلاش کر جسے اس سفر میں ہم اپنی بیکسی کا گواہ بنا سکیں-

---

غزل #15

حیف است قتل گہ زگلستاں شناختن　　شاخ از خدنگ و غنچہ ز پیکاں شناختن

لغت : خدنگ: تیر-- پیکان: نیزے کی انی، برچھی کی انی (نوک)، تیر کی نوک--

ترجمہ : قتل گاہ اور گلستان میں امتیاز کرنا (دونوں کو الگ الگ سمجھنا) اسی طرح شاخ کو تیر سے اور غنچے کو پیکان سے الگ سمجھنا، افسوس کی بات ہے- گویا شاعر کے نزدیک پورا باغ ہی، اپنے حسن و دلکشی اور شگفتگی کے باعث، ایک قتل گاہ ہے- یہاں مُراد انسان کا اس حسن میں محو و مست ہو جانا ہے-

لب دوختم زشکوہ زخود فارغم شمرد　　نشناخت قدر پرسش پنہاں شناختن

لغت : لب دوختم: میں نے ہونٹ سی لئے، بند کرلئے-- شمرد: اس نے سمجھا--

ترجمہ : میں نے شکوہ کرنا چھوڑ دیا لیکن اس نے یہ سمجھ لیا کہ میں اس سے فارغ ہو گیا ہوں، یعنی اس سے دور رہ کر سکون میں ہوں- افسوس کہ وہ پوشیدہ پرسش کی قدر نہ پہچان سکا- گویا خاموشی میں دُکھ مخفی ہے- اگر میں خاموش ہوں تو محبوب کو میرا اندر کا حال پوچھنے میں کیا دقت تھی- دراصل وہ یہ بات نہ سمجھ سکا کہ پرسش پنہاں میں عاشق کو بڑا لطف ملتا ہے-

از شیوہ ہائے خاطر مشکل پسند کیست　　کشتن بجرم درد ز درماں شناختن

لغت : خاطر مشکل پسند: مشکلوں کو پسند کرنے والا دل-- کشتن: مارنا، قتل کرنا--

ترجمہ : یہ کس مشکل پسند دِل یا طبیعت کا خاص شیوہ ہے کہ کسی کو مجرم ٹھہرا کر مار دینا اور پھر درد کو درماں (علاج) سے الگ کوئی چیز سمجھنا۔ گویا عاشق کا درد ہی اس کا علاج تھا۔ محبوب نے اسے، اس درد محبت کے جواب میں، قتل کر دیا اور یہ سمجھا کہ اس قتل سے عاشق کا یہ درد دور ہو جائے گا۔ یہ گویا اس کی مشکل پسندی تھی۔

از پیکرت بساط صفاے خیال یافت وصل تواز فراق تو نتواں شناختن

لغت : پیکرت: تیرا جسم-- بساط: فرش، بستر، تخت-- صفا: چمک--

ترجمہ : تیرے جسم کی موجودگی میں ہماری (محفل کی) بساط کو تخیل کی سی صفا مل گئی ہے۔ اس بنا پر اب ہماری بساط کے ہر گوشے میں تیری غیر موجودگی (فراق) سے تیری موجودگی (وصل) کا احساس ہونے لگا ہے۔ یوں ہمارے لِئے تیرے وصل اور فراق میں کوئی فرق نہیں رہا۔

نازم، دماغ ناز ندانی، زسادگی ست کشتن بہ ظلم وکشتہ احساں شناختن

لغت : نازم: میں ناز کرتا ہوں-- کشتن: مارنا-- کشتہ احسان: احسان کا مارا ہوا، جسے مار کر گویا اس پر احسان کیا ہو--

ترجمہ : میں تیری اس ادا پر ناز کرتا ہوں کہ تجھ میں کوئی غرور و ناز نہیں ہے اور یہ تیری سادگی ہے کہ تو ظلم سے قتل کرتے ہوئے یوں سمجھتا ہے کہ تو نے اس قتل سے مقتول پر احسان کیا ہے۔

یاد آیدم بوصل تو در صحن گلستاں آں جلوہ گل آتش سوزاں شناختن

لغت : یاد آیدم: مجھے یاد آرہا ہے-- آتش سوزاں: جلا دینے والی یعنی بہت تیز آگ--

ترجمہ : مجھے وہ موقع یاد آرہا ہے جب تیرے وصل میں، یعنی تیری موجودگی میں، صحن گلستان میں پھولوں کا نظارہ یوں لگ رہا تھا جیسے آتش سوزاں ہو۔ یعنی ایک تو محبوب کے حسن کی سرخی اور چمک دُوسرے پھولوں کی سرخی اور چمک، گویا معاملہ دو آتشہ ہو گیا۔

خاکے بروے نامہ فشاندیم، مفت تست ناخواندہ صفحہ، حال زعنواں شناختن

لغت : فشاندیم: ہم نے ڈال دی-- مفت تست: تمہارے لِئے آسانی ہے-- ناخواندہ: پڑھے بغیر--

ترجمہ : ہم نے تیرے نام خط لکھ کر اس پر مٹی ڈال دی ہے۔ اب تیرے لِئے یہ آسانی ہے کہ تو (اس خط کا) صفحہ پڑھے بغیر، عنوان ہی سے ہمارا حال جان لے گا۔ یعنی ہمارا بہت بُرا حال ہے۔

مائیم و ذوق سجدہ چہ مسجد چہ بتکدہ درعشق نیست کفر زایماں شناختن

ترجمہ : ہم ہیں اور ذوق سجدہ ہے، اس کے لِئے مسجد یا بتکدے کی کیا ضرورت ہے، یعنی مسجد ہو یا بتکدہ، ہم اس چکر میں نہیں پڑتے، ہمیں تو سجدے سے لذت اٹھانا مطلوب ہے، اس لِئے کہ عشق کفر اور ایمان میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ اس سے پہلے بھی غالب نے یہی خیال یوں پیش کیا ہے :

مقصود ما ز دیر وحرم جز حبیب نیست ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد نیز

کفر و دیں چیست جز آلایش پندار وجود پاک شو پاک کہ ہم کفر تو دین تو شود عرفی!

عاشق ہم از اسلام خراب است وہم از کفر پروانہ چراغ حرم و دیر نداند

دکتر محمد حسین شہریار (جدید شاعر)

بکوے عشق یا قصر شہاں یا کلبہ درویش فروغ دوست می خواہی تو خواہ آنجا و خواہ اینجا

مینا شکستہ وے گلفام ریختہ محوم ہنوز درگل و ریحاں شناختن

لغت : ے گلفام: سرخ رنگ کی شراب، خالص شراب-- ریختہ: گر گئی، بہ گئی-- محوم: میں کھویا ہوا ہوں--

ترجمہ : صراحی ٹوٹ گئی اور یوں ے گلفام بہ گئی- ادھر میں ابھی تک گل (گلاب کا پھول) اور ریحان (نازبو) میں فرق کرنے میں کھویا ہوا ہوں- مراد یہ کہ جب میری طبیعت سرور و نشہ کی کیفیت سے محروم ہے تو پھولوں سے مجھے کیا سرور ملے گا-

لخت دلم بدامن وچاک غمیم بہ جیب اینک سزاے جیب ز داماں شناختن

لغت : لخت دلم: میرے دِل کا ٹکڑا-- اینک: یہی ہے--

ترجمہ : میرے دِل کے ٹکڑے میرے دامن پر جبکہ میرے غموں کے چاک میرے گریباں میں ہیں- جیب اور دامن میں فرق کرنے کی یہی سزا ہوتی ہے- یعنی دِل کے ٹکڑے آنکھوں سے بہ بہ کر دامن پر گرے ہیں- مطلب یہ کہ غم تو غم ہی ہے اس کا اثر خواہ کسی بھی صورت میں ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا-

بگداخت بس کہ از اثر تاب روے تو مہر از شفق بکوے تو نتواں شناختن

لغت : بگداخت: پگھل گیا-- بس کہ: بہت، بے حد-- شفق: وہ سرخی جو شام کے آغاز کے وقت آسمان پر نظر آتی ہے--

ترجمہ : تیرے چہرے کی چمک دمک اور گرمی کے اثر سے آفتاب کچھ اس حد تک پگھل کے رہ گیا کہ تیرے کوچے میں آفتاب اور شفق میں امتیاز کرنا مشکل ہو گیا (امتیاز نہیں کیا جا سکتا)- گویا سورج اس چمک دمک اور تاب رو سے شفق کی صورت اختیار کر گیا ہے- محبوب کے چہرے کی انتہائی چمک اور تاب کی بات باندازِ غلو (غیر معمولی مبالغے میں) کی ہے-

غالب بقدر حوصلہ باشد کلام مرد باید زحرف نبض حریفاں شناختن

ترجمہ : اے غالب! ہر شخص کا کلام اس کے حوصلے کے مطابق ہوتا ہے، چنانچہ حریفوں کی نبض کو ان کی باتوں ہی سے ٹٹولا جانا چاہئے- سعدی نے اس ضمن میں خوب کہا ہے کہ جب تک آدمی بات نہ کرے، اس کے عیب و ہنر چھپے رہتے ہیں-

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

غزل #16

بہ خونم دست و تیغ آلود جاناں بدآموزاں وکیل بے زباناں

لغت : آلود: لتھیڑلی، بھرلی، بھرلیے-- بدآموزاں: بُرا سکھانے، بُرا سبق پڑھانے والے، مراد محبوب کے دست و تیغ--

ترجمہ : میرے محبوب نے میرے خون سے اپنے دست و تیغ آلودہ کر لئے ہیں- گویا یہ بدآموز بے زبانوں (مراد عاشقوں) کے وکیل ہیں- دست و تیغ، بدآموز اس لئے کہ انہوں نے محبوب کو عاشق کے قتل پر آمادہ کیا- بے زبانوں کے وکیل اس بنا پر کہ ان کی وجہ سے عاشق دُکھوں سے نجات پا گیا-

چہ گویم درسپاس بے کسی ہا زہے نامہرباناں مہرباناں

ترجمہ : میں نے اپنی بیکسیوں کے سپاس (تشکر، شکریہ) میں کیا عرض کروں- کیا کہنے ہیں ان نامہربانوں کے جو ہمارے مہربان ہیں- بے کسیوں کو نامہربان کہہ کر اس حوالے سے مہربان کہا کہ وہی آخر انسان کا ساتھ دیتی ہیں-

گراز خود خوشترے سنجیدہ باشند نوازش ہاست باایں بدگماناں

لغت : سنجیدہ باشد: سمجھتے ہیں-- بدگماناں: بدگمان کی جمع، کسی کے بارے میں اچھی رائے نہ رکھنے والے، مراد حسین لوگ--

ترجمہ : اگر یہ بدگمان لوگ کسی کو اپنے سے زیادہ اچھا (حسین) سمجھتے ہیں تو یہ ان کی مہربانی ہے- خوش تر اور بدگماں میں صنعت تضاد (خوش کی ضد بد) ہے-

فغانا مے گساراں دجلہ نوشاں دریغا ساقیاں اندازہ داناں

لغت : دجلہ نوشاں: دجلہ نوش کی جمع، دریا پی جانے والے-- اندازہ داناں: اندازہ دان کی جمع مراد محدود مقدار میں شراب پلانے والے--

ترجمہ : بدقسمتی ہے دریا پی جانے والے (بہت پینے والے) مے خواروں کی اور افسوس ہے اندازے سے پلانے والے ساقیوں پر- گویا ساقی جام دینا کے چکر میں پڑتا ہے جبکہ میخواروں کا ظرف ان پیمانوں سے بے نیاز کھلی مقدار میں شراب کا طالب ہے-

بہار آید بہ حیرت گاہ نازش زبوے گل نفس بر رہ فشاناں

ترجمہ : اس کی حیرت گاہ ناز میں بہار اس طرح آتی ہے کہ اس کی راہ میں پھولوں کی خوشبو سے، سانس بکھیر رہی ہوتی ہے- گویا بہار کو خود پر، پھولوں کی کثرت اور خوشبو کے باعث، بڑا ناز ہے، لیکن محبوب کی خوشبو اسے حیرت زدہ کر دیتی ہے اور اس کی طرف آتے ہوئے اس (بہار) کا گویا سانس پھولنے لگتا ہے-

دم مردن بہ رشکم تنگ گیرد فراخی ہاے عیش سخت جاناں

لغت : رشکم تنگ گیرد: مجھے بے حد رشک آتا ہے، مجھے جذبہ رشک سے (فراخیاں) کھینچ لیتی ہیں--

ترجمہ : مرتے وقت مجھے سخت جان لوگوں کی عیش و نشاط کی فراخیوں (یعنی کثرت، خوب پھیلی ہوئی خوشحالیوں) پر بڑا رشک آتا ہے- مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ میں تو عیش و نشاط کی تمنا میں مرگیا یا معمولی عیش حاصل ہونے کی خوشی میں مرگیا اور یہ لوگ ہیں کہ خوب عیش و نشاط میں کھوئے رہنے کے باوجود زندہ ہیں--

گلے برگوشہ دستار داری خوشا بخت بلند باغباناں

ترجمہ : تو نے اپنی دستار کے ایک طرف پھول سجا رکھا ہے- باغبانوں کی خوش نصیبی کے کیا کہنے ہیں- یعنی جن باغبانوں نے یہ پھول اگایا تھا- ان کی یہ خوش نصیبی تھی کہ وہ پھول تیرے جیسے حسین کے ہاتھ لگا- ورنہ وہ شاخ پر ہی مرجھا جاتا- طالب آملی کا شعر ملاحظہ ہو :

زغارت چمنت بر بہار منت ہاست کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

غمت خونخوار و دلہا بے بضاعت دریغا آبروے میزباناں

لغت : غمت: تیرا غم-- خوں خوار: خون پینے والا-- بے بضاعت: جس کی کوئی پونجی نہ ہو--

ترجمہ : تیرا غم خون پینے والا (خون کا پیاسا) ہے، اور دل ہیں کہ ان کے پلے کچھ بھی نہیں، اس سلسلے میں وہ بے سرمایہ ہیں- افسوس کہ میزبانوں (یعنی دلوں) کی آبرو جاتی رہی-

گذشت از دل، ولے نگذشت از دل خدنگ غمزہ زوریں کماناں

لغت : خدنگ غمزہ: کرشمہ وناز کا تیر-- زوریں کماناں: زوریں کمان کی جمع، جن کی کمانوں میں بہت زور ہے (مُراد حسین لوگ)--
ترجمہ : زوریں کمان حسینوں کے غمزہ کا تیر تو دِل کو چیر کر نکل گیا لیکن اس تیر کی ٹیس دِل سے نہ نکلی، یعنی برقرار رہی۔

نوائے شوق خواہ از بے نوایاں نشان دوست جو از بے نشاناں

لغت : بے نوایاں: بے نوا کی جمع، مُراد خاموش لوگ (بے آواز لوگ)-- بے نشاناں: بے نشان کی جمع، جن کا دُنیا میں کوئی نشان یا مقام نہیں--
ترجمہ : ترانہ شوق (عشق ومحبت کا ترانہ) سے بے نوا لوگ ہی آگاہ ہیں تو انہی سے یہ ہنر حاصل کر اور دوست کا نشان بھی تجھے ان بے نشان لوگوں ہی سے ملے گا۔

بزعمم تا فرود آرد بہ من سر بنخواری بنگرم در ناتواناں

لغت : بزعمم: بہ زعم، میں اس گمان یا خیال میں-- فرود آرد سر: سر نیچا کرے، یعنی توجہ کرے--
ترجمہ : میں اس زعم میں کہ شاید وہ محبوب میری طرف بھی توجہ کرے (دیکھے) میں ناتوانوں کو بڑی حقارت سے دیکھتا ہوں۔ یعنی چونکہ محبوب ناتوانوں کو حقیر نظروں سے دیکھتا ہے اس لئے میں بھی ایسا کرتا ہوں کہ شاید اس طرح وہ مجھے بھی دیکھ لے۔

سبک برخیز زیں ہنگامہ غالب چہ آویزی بدیں مشتے گراناں

لغت : سبک برخیز: جلدی یا تیزی سے اٹھ-- مشتے: مٹھی بھر، چند-- گراناں: مُراد مغرور لوگ--
ترجمہ : اے غالب! تو اس ہنگامے سے تیزی سے اٹھ کھڑا ہو، تو ان مٹھی بھر مغرور اور سرگراں لوگوں سے کیا الجھ رہا ہے۔ یعنی اس دُنیا کے ہنگاموں (چھوٹے بڑے اُونچ نیچ کے بکھیڑوں) سے دامن جھٹک کر ان سے بے نیاز ہو جا۔

غزل #17

تاز دیوانم کہ سرمست سخن خواہد شدن ایں مے از قحط خریداری کہن خواہد شدن

ترجمہ : دیکھیں میرے دیوان سے یعنی میری شاعری پڑھ کر کس پر محویت ومستی طاری ہوگی (یعنی کسی پر طاری نہ ہوگی)۔ یہ شراب (میری شاعری) خریداروں کی بے حد کمی کے باعث پرانی ہو جائے گی۔ اس سے پہلے بھی غالب نے یہی بات یوں کی ہے :

مے گساراں قحط وما بے صبر، عشرت مفت کیست بادہ ماتا کہن گردید ارزاں کردہ ایم

(اس شعر میں بات وہی ہے البتہ دیوان یا شاعری کے لئے شراب کا استعارہ استعمال کیا ہے)

کوکبم را در عدم اوج قبولی بودہ است شہرت شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

لغت : کوکبم: میرا ستارہ-- اوج قبولی: قبولیت کا عروج، بلندی، بے حد مقبولیت--
ترجمہ : میرے ستارہ (ستارہ بخت) کو عدم میں اوج قبول حاصل تھا۔ چنانچہ میری شاعری کی شہرت میرے بعد، یعنی میری موت کے بعد، جب میں عدم میں ہوں گا، ہی ہوگی۔ (اس غزل کے شروع کے چند اشعار میں غالب نے اپنی شاعری کی عظمت واہمیت کی بات کی ہے)۔

ہم سواد صفحہ مشک سودہ خواہد ریختن ہم دواتم ناف آہوے ختن خواہد شدن

لغت : سواد: سیاہی-- مشک سودہ: پسی ہوئی مشک، مشک کا سفوف-- بیختن: چھن کر گرنا--

ترجمہ : میرے صفحے کی سیاہی یعنی میری تحریر سے بھی مشک چھن کر گرے گی جبکہ میری دوات بھی ختن کے ہرن کی ناف بن جائے گی- ختن کے ہرنوں کی ناف سے مشک نکلتی ہے- یعنی میرے کلام کی شہرت مشک کی خوشبو کی طرح پھیل جائے گی-

مطرب از شعرم بہر بزمے کہ خواہد زدنوا　　چاکہا ایثار جیب پیرہن خواہد شدن

ترجمہ : جس محفل میں بھی کوئی مطرب (مغنی، گانے والا) میرے اشعار گا کر سنائے گا، تو سننے والوں کے لباس کے گریبان، چاک کی نذر ہو جائیں گے، یعنی سننے والوں پر اتنی مستی طاری ہو گی کہ وہ اپنے گریبان چاک کر لیں گے-

حرف حرفم در مذاق فتنہ جا خواہد گرفت　　دستگاہ ناز شیخ و برہمن خواہد شدن

ترجمہ : میرے کلام کا ہر ہر حرف (لفظ) مذاق سخن رکھنے والوں کے لئے گویا ایک فتنہ (ہنگامہ) بن جائے گا اور شیخ و برہمن دونوں کے لئے ناز کا سرمایہ بنے گا- گویا یہ لوگ میرے کلام پر ناز کریں گے-

ہے چہ می گویم اگر این است وضع روزگار　　دفتر اشعار باب سوختن خواہد شدن

لغت : وضع روزگار: زمانے کی صورت حال-- دفتر: بیاض، دیوان--

ترجمہ : ارے، یہ میں کیا کہہ رہا ہوں (یعنی اپنے کلام کی تعریفوں کے پل باندھ رہا ہوں)- اگر زمانے کی صورت حال یہی ہے تو یہ دفتر اشعار تو جلائے جانے کے لائق ہو جائے گا- یعنی لوگوں کی کور ذوقی اور میرے کلام سے بے اعتنائی کا اگر یہی عالم رہا تو میری شاعری گویا ایک جلا ہوا سرمایہ ہو گی-

آں کہ صور نالہ از شور نفس موزوں دمید　　کاش دیدے کایں نشید شوق فن خواہد شدن

لغت : صور نالہ: آہ و فریاد کی آواز-- موزوں: مراد بڑی ٹھیک ٹھاک سر تال-- نشید: نغمہ--

ترجمہ : وہ شخص جس کے پر شور سانس سے آہ و فریاد بھی موزوں ہو کر باہر آتی تھی- کاش وہ یہ دیکھتا کہ ایک دن یہ نغمہ شوق (شاعری) صنعت گری کی صورت اختیار کر جائے گا- یعنی شاعری محض لفظوں کا کھیل بن جائے گی، اس میں نازک خیالی اور دلی جذبات کا عکس بالکل نہ ہو گا اور زوال کی یہ صورت حال غالب جیسے شدید جذبوں اور نازک خیال شاعر کو کس قدر افسردہ کرے گا-

کاش سنجیدی کہ بہر قتل معنی یک قلم　　جلوہ کلک و رقم، دار و رسن خواہد شدن

لغت : سنجیدے: وہ اندازہ کرتا، اسے اندازہ ہوتا-- دار: سولی-- رسن: رسی-- یک قلم: پوری طرح--

ترجمہ : کاش اس شخص (غالب) کو یہ اندازہ ہوتا کہ معنی کے مکمل قتل (یعنی پوری طرح) ختم کرنے کے لئے قلم اور تحریر کا نظارہ، دار و رسن کی صورت اختیار کر جائے گا- گویا شاعری میں فکر اور معانی کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ لفظوں کا کھیل بن کر ہنگامہ آرائی کی صورت اختیار کر لے گی-

چشم کور آئینہ دعوی بکف خواہد گرفت　　دست شل مشاطہ زلف سخن خواہد شدن

لغت : چشم کور: اندھی آنکھوں والا، کور ذوق-- دست شل: بے جان ہاتھ-- مشاطہ: عورتوں کی زلفوں کی آرائش کرنے والی--

ترجمہ : کور ذوق لوگ (اندھی آنکھیں) سخن کے دعوی کا آئینہ ہاتھ میں لے لیں گے، اور بے جان ہاتھ عروس شعر کی زلفوں کی آرائش کریں گے- بات وہی ہے جو پہلے کہی ہے، استعارے بدل گئے ہیں-

شاہد مضمون کہ اینک شہری جان و دل است　　روستا آوارہ کام و دہن خواہد شدن

ترجمہ : شاہد مضمون ومعانی جو آج جان ودل کا شہری (جان و دِل میں رہ رہا) ہے، ایک دیہاتی اور گنوار کی مانند حلق اور دہن میں آوارہ گھومے گا۔ یعنی آج دِل وجان کی گہرائی سے نکلنے والے افکار اور جذبے مستقبل میں معمولی قسم کے لوگوں کے حلق اور زبان تک ہی محدود رہیں گے اور محض لفظوں کا کھیل ہو گا۔

زاغ راغ اندر ہوائے نغمہ بال وپر زناں ہم نوائے پردہ سنجان چمن خواہد شدن

لغت : زاغ راغ: جنگلی کوا-- بال وپر زناں: پر پھڑاتے پھڑاتے ہوئے، ہلاتے ہوئے-- پردہ سنج: پردہ سنجاں کی جمع، نغمہ الاپنے والے--

ترجمہ : جنگلی کوا، نغمہ سرائی کے شوق میں، پر پھڑپھڑاتے ہوئے چمن کے نغمہ الاپنے والوں کا ہمنوا بن جائے گا۔ بڑی نادر تشبیہ ہے۔ جنگلی کوا سے مُراد نام نہاد شاعر جس کی شاعری محض الفاظ کا کھیل ہے اور دلی جذبوں اور افکار سے خالی ہے (چمن کی نغمہ سرا تو صرف بلبل ہے۔ کوا کہاں سے نغمہ سرا بن گیا)۔

شادباش اے دِل دریں محفل کہ ہر جا نغمہ ایست شیون رنج فراق جان وتن خواہد شدن

لغت : شادباش: خُوش رہ-- شیون: نوحہ--

ترجمہ : اے دِل تو اس محفل میں خُوش رہ کیونکہ جہاں بھی کوئی نغمہ ہے وہ جان اور جسم میں جدائی کے دُکھ کا نوحہ بن جائے گا۔ غالباً مُراد یہ ہے کہ اس دُنیا میں جہاں خُوشیوں کے ساتھ غم بھی ہیں زندگی دُکھوں کا احساس کئے بغیر گذار۔

ہم فروغ شمع ہستی تیرگی خواہد گزید ہم بساط بزم مستی پر شکن خواہد شدن

لغت : فروغ: روشنی-- تیرگی: تاریکی-- خواہد گزید: چن لے گی، مُراد بدل جائے گی، اختیار کر لے گی--

ترجمہ : شمع ہستی کی روشنی، تاریکی کی صورت اختیار کر لے گی، جب کہ بزم مستی کی بساط میں شکن پڑ جائیں گے۔ اِنسان فانی ہے۔ آج اگر وہ زندہ ہے اور میخواری کرتا ہے تو کل وہ دُوسری دُنیا میں چلا جائے گا۔ دُنیا کے سب عیش وآرام وغیرہ یہیں دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

از تب وتاب فنا یک بارہ چوں مشتے سپند ہر یکے گرم وداع خویشتن خواہد شدن

لغت : سپند: کلادانہ-- گرم وداع: الوداع کہنے میں مشغول-- سپند: اسپند، کلادانہ جو آگ پر ڈالتے ہی چٹک اٹھتا ہے--

ترجمہ : فنا کی تب وتاب/ گرمی (تڑپ) میں، ہر کوئی اسپند کے دانوں کی طرح خود کو الوداع کہنے میں مصروف ہو گا۔ یعنی جس طرح دانہ اسپند آگ پر پڑتے ہی چٹک جاتا ہے، بعینہٖ اِنسان فنا کی گرمی میں چٹک جائے گا، یعنی اس کی زندگی فنا کی نذر ہو جائے، ختم ہو جائے گی۔

حسن را از جلوہ نازش نفس خواہد گداخت نغمہ را از پردہ سازش کفن خواہد شدن

لغت : خواہد گداخت: پگھل جائے گا-- از پردہ سازش: اس کے ساز کے سروں سے--

ترجمہ : حسن کا سانس اس کے اپنے ہی جلوہ ناز سے گداز ہو جائے گا اور نغمہ کے لِئے اس کے اپنے ہی ساز کے سر کفن بن جائیں گے۔

اس ساری غزل میں "خواہد شدن" کے حوالے سے مختلف صورتوں میں کہیں مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی بات ہوئی ہے اور کہیں دُنیا کی فنا پذیری، فانی ہونے کی۔

دہر بے پروا عیار شیوہ ہا خواہد گرفت داوری خوں در نہاد "ما و من" خواہد شدن

لغت : دہر: زمانہ-- عیار: پرکھ-- داوری: انصاف-- نہاد ما و من: ہم اور میں کا جھگڑا--

ترجمہ : زندگی کے مختلف طریقوں کو پرکھنے کا کام یہ بے پروا زمانہ سنبھال لے گا، جبکہ انصاف "ما و من" کے جھگڑوں میں خُون ہو کر رہ

جائے گا۔

پردہ ہا از روے کار ہمدگر خواہد فتاد خلوت گبر و مسلماں انجمن خواہد شدن

لغت : کار ہمدگر: ایک دُوسرے کا کام-- گبر: آتش پرست، مُراد کوئی بھی غیر مسلم--

ترجمہ : لوگوں کے باہمی کاموں پر سے پردہ اٹھ جائے گا اور گبر اور مسلمان کی اپنی اپنی خلوت (جدا جدا خلوت) ایک انجمن کی صورت اختیار کرلے گی- گویا ہر طرح کے امتیازات مٹ جائیں گے-

ہم بفرقش خاک حرماں ابد خواہند ریخت مرگ عام این بیستوں را کوہکن خواہد شدن

لغت : بفرقش: اس کے سر پر-- حرماں: مایوسی-- بیستوں: وہ پہاڑ جسے کوہکن یعنی فرہاد نے کھودا تھا--

ترجمہ : اور اس بیستون (غالباً مُراد دہر، زمانہ) کے سر پر بھی ہمیشہ ہمیشہ کی مایوسی و ناامیدی کی خاک ڈال دی جائے گی، چنانچہ اس (بیستوں) کے لئے مرگ عام، کوہکن بن جائے گی- گویا جس طرح کوہکن نے بیستوں کو کھود کر اسے ختم کر دیا یا اس کا حلیہ بگاڑ دیا، اسی طرح مرگ عام اس دہر کا وجود ختم کر دے گی-

گرد پندار وجود از رہ گذر خواہد نشست بحر توحید عیانی موجزن خواہد شدن

لغت : پندار وجود: اپنے وجود یا اپنی ہستی کا غرور-- توحید عیانی: واضح توحید یعنی کوئی ثانی نہ رہے گا--

ترجمہ : پندار وجود کی گرد راستے سے ہٹ جائے گی اور توحید عیانی کا سمندر موجزن ہو جائے گا- صرف ذات حق ہی کا وجود رہے گا باقی سب وجود فنا کا شکار ہو جائیں گے-

در تہ ہر حرف غالب چیدہ ام مے خانہ اے تا ز دیوانم کہ سرمست سخن خواہد شدن

لغت : چیدہ ام: میں نے چن دیا یعنی رکھ دیا ہے--

ترجمہ : غالب میں نے (اپنی شاعری کے) ہر ہر لفظ کی تہ میں ایک میخانہ رکھ دیا ہے، دیکھیں، میرے دیوان کے مطالعے سے اب کس کس پر سرمستی و سرشاری طاری ہوتی ہے- اپنی شاعری کو بالواسطہ انتہائی دلکش قرار دیا ہے جس کے پڑھنے سے قاری کو خاص لطف و سرور حاصل ہو گا-

---

غزل #18

سرشک افشانی چشم ترش بیں شہ خُوباں وگنج گوہرش بیں

لغت : سرشک افشانی: آنسو بہانے کی حالت-- شہ خُوباں: حسینوں کا بادشاہ--

ترجمہ : اس (محبوب) کی تر آنکھوں کی اشک فشانی دیکھو- وہ شاہ خُوباں ہے، اسے اور اس کے موتیوں کے خزانے کو دیکھو- محبوب کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں-

ادائے دلستانی رفتہ ازیاد ہوائے جاں فشانی درسرش بیں

ترجمہ : اسے (محبوب کو) اپنی دِل ستانی (دُوسروں کے دلوں کو اڑانا، موہ لینا) کی ادائیں بھول گئی ہیں- اب اس کے سر میں جان قربان کرنے کی خواہش دیکھ- یعنی محبوب اب خُود کسی پر عاشق ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے سر میں بھی جان قربان کرنے کا سودا سمایا ہوا ہے-

بدشت آوردہ رویل است گوئی روا رو در گدایان درش بیں

لغت : روارو: رواروی، بھاگم بھاگی، بھگدڑ--

ترجمہ : یوں لگتا ہے جیسے سیلاب نے جنگل کا رخ کرلیا ہو، ذرا اس کے دروازے کے گداؤں میں مچی ہوئی بھگدڑ تو دیکھ۔ گویا اس کا حسن سیلاب کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے اور ہر دیکھنے والے کو بہا کرلے جارہا ہے۔ اس استعارے سے مُراد غالباً حسن محبوب کی انتہائی دلکشی ہے۔ یا یہ مُراد ہے کہ چونکہ وہ خُود کسی پر عاشق ہوگیا ہے اور اس کی ادائیں ختم ہوگئی ہیں اس لئے اس کے عاشق اب اس سے بھاگ رہے ہیں۔

صفائے تن فزوں تر کردہ رسوا دل ازاندیشہ لرزاں دربرش بیں

لغت : صفائے تن: جسم کی صفائی، چمک-- لرزاں: کانپ رہا ہے-- دربرش: اس کے پہلو میں--

ترجمہ : اس کی صفائے بدن نے اسے کچھ زیادہ ہی رسوا کردیا ہے، چنانچہ اس کے پہلو میں رسوائی کے خوف سے لرزتا ہوا دِل دیکھ۔ یعنی اس کے بدن میں اتنی صفا ہے کہ اس کا لرزتا ہوا دِل تک نظر آرہا ہے۔

بجا ماندہ عتاب وغمزہ وناز متاع نارواے کشورش بیں

لغت : عتاب: غصہ، برہمی-- متاع نارواں: ایسا سکہ جو ملک میں رائج نہ ہو-- بجاماندہ: ایک جگہ پر رہ گیا ہے، دھرے کا دھرا رہ گیا ہے--

ترجمہ : اس کا وہ عتاب معشوقانہ، وہ ناز وادا اور غمزہ وکرشمہ سب دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ اس کی ان اداؤں کی حیثیت اب اس سکے کی سی ہوگئی ہے جو اس کی سلطنت میں رائج نہیں۔

رقیب از کوچہ گردی آبرویافت بکوے دوست، دشمن رہبرش بیں

لغت : کوچہ گردی: کبھی اس کوچے میں کبھی اس کوچے میں ہونا--

ترجمہ : کوچہ گردی سے ہمارے رقیب کی آبرو (ہمارے محبوب کی نظر میں) بڑھ گئی ہے، کیونکہ وہی ہمارا دشمن (رقیب) اس محبوب کی راہنمائی اس کے دوست (جس پر وہ عاشق ہوگیا ہے) کی طرف کررہا ہے۔

زمن آئین غم خواری پسندید بہ شبہا جاے من بربسترش بیں

ترجمہ : اس نے میرا غمخواری کا انداز پسند کیا ہے، لہٰذا اب راتوں کو میرا ٹھکانا اس کے بستر پر دیکھ۔ یعنی چونکہ وہ محبوب خُود کسی پر عاشق ہو گیا ہے اس لئے میری غم خواری اسے اچھی لگی ہے اور اب میں راتوں کو اس کے بستر پر ہوتا ہوں۔

گذشت آں کز غم ما بیخبر بود بخویش از خویش بے پروا ترش بیں

لغت : گذشت: گذر گیا، وہ دِن بیت گئے-- بے پروا ترش: اسے زیادہ بے پروا--

ترجمہ : وہ دِن بیت گئے جب وہ ہمارے غم محبت سے بے خبر تھا، اب تو تو اسے اپنی ذات سے بھی، کہیں زیادہ بے پروا اور بے اعتنا دیکھ۔ پہلے وہ ہم سے بے خبر تھا، اب جب خُود عشق میں مبتلا ہوا ہے، تو اپنے آپ سے بھی بہت بے خبر ہوگیا ہے۔

مہ نوکردہ کاہش پیکرش را بچشم کم ہماں مہ پیکرش بیں

لغت : کاہش: لاغری، کمزوری-- پیکرش: اس کا جسم-- مہ پیکرش: اے ماہ پیکر، اے چاند کے جسم والا--

ترجمہ : کاہش، یعنی عشق کی وجہ سے لاغری، نے اس کے جسم کو ماہ نو (پتلا دبلا پہلے دِن کے چاند کی طرح) بنادیا ہے، لیکن اس حالت میں بھی تو اسے ماہ پیکر دیکھے گا۔ یعنی اس کے جسم کے حسن کی دلکشی کسی نہ کسی صورت میں برقرار ہے۔

چکد در سجدہ خوں از چشم مستش گدازشہائے نفس کافرش بیں

لغت : چکد: ٹپکتا ہے-- گدازش ہا: پگھلاہٹیں--

ترجمہ : جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کی مست آنکھوں سے خُون (کے آنسو) ٹپکتے ہیں- تو ذرا یہ دیکھ کہ اس کے یہ خُونیں آنسو اس کے نفس کافر کی پگھلاہٹیں ہیں- یعنی پہلے وہ ہم پر جور و ستم کرتا اور پروا نہیں کرتا تھا یہ گویا اس کا کافرانہ نفس تھا لیکن اب جب خُود گرفتار عشق ہوا ہے تو اس کے مزاج میں گداز آگیا ہے-

گراز غم بر لبش جا کرد غم نیست زجاں تن زن، لب جاں پرورش بیں

ترجمہ : اگر غم عشق کی بنا پر اس کی جاں اس کے لبوں پر آگئی ہے تو یہ کوئی غم کی بات نہیں- تو جان کی بات چھوڑ (تن زن یعنی بات چھوڑ) تو ذرا اس کے جاں پرور لبوں پر نظر ڈال- گویا اس کے لب اب اس کے محبوب کے لئے جاں پرور ہیں-

خداوندش بخون ما مگیراد بہ بیتابی نگہ بر خنجرش بیں

لغت : خداوندش: خدا اسے-- مگیراد: نہ پکڑے، اس سے باز پرس نہ کرے--

ترجمہ : (عشق کی وجہ سے) بیقراری کی حالت میں اس کی نگاہ اپنے خنجر پر پڑتی دیکھ، ہماری دعا ہے کہ خدا ہمارے قتل کے جرم میں اس کی گرفت نہ کرے- بیقراری یہی ہے کہ میں نے اپنے چاہنے والوں کو اس خنجر سے قتل کیا اور اب خُود مجھ پر یہ نوبت آرہی ہے-

برسم چارہ جوئی پیش غالب شکایت سنج چرخ واخترش بیں

لغت : شکایت سنج: شکوہ کرنے والا-- برسم چارہ جوئی: چارہ جوئی کے انداز میں، یعنی تم کوئی چارہ کرو--

ترجمہ : تو دیکھ کہ اب وہ چارہ جوئی کے انداز میں غالب کے سامنے (بیٹھا) آسمان اور اپنے ستارۂ بخت کا شکوہ کر رہا ہے- یعنی غالب سے کہہ رہا ہے- کہ تم میرے لئے کچھ کرو، آسمان اور ستارے سے کوئی اچھائی کی توقع نہیں-

---

ردیف-و

غزل #1

حق کہ حق است سمیع است فلانی بشنو گر تو خداوند جہانی بشنو

لغت : سمیع است: ایک سننے والا یعنی فریاد یا پکار سننے والا ہے-- فلانی: تو جو فلاں ہے، بالواسطہ محبوب سے خطاب ہے--

ترجمہ : سو تو سن لے کہ اگر تو (محبوب) دُنیا کا مالک ہے تو پھر سن- سمیع، اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے- وہ ہر کسی کی فریاد پکار سننے والا ہے- اسی حوالے سے عاشق، محبوب سے کہتا ہے کہ اگر تجھے مالک جہاں ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر ہماری پکار فریاد پر توجہ دے (سن)

"لن ترانی" بجواب "ارنی" چند وچرا من نہ اینم بشناس و تو نہ آنی، بشنو

لغت : "لن ترانی"، ارنی: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر خدا سے اپنا جلوہ دکھانے کو کہا تھا (ارنی، مجھے جلوہ دکھا) جواب ملا تو نہیں دیکھ سکتا (لن ترانی) قرآنی تلمیح-- نہ اینم: میں یہ (موسیٰ) نہیں ہوں-- نہ آنی: تو وہ (خدا) نہیں ہے--

ترجمہ : (اے محبوب) ارنی کے سوال پر تیرا جواب "لن ترانی" کب تک اور کس لئے؟ سن لے کہ نہ تو میں "یہ" (موسیٰ) ہوں اور نہ تو وہ

(خدا) ہے۔ مطلب یہ کہ تو اپنے عاشق کو کھل کر جلوہ دکھا۔

سوے خُود خوان وخلوت گہ خاصم جا دہ آنچہ دانی بشمار، آنچہ ندانی، بشنو

لغت : خواں: بلا-- بشمار: اندازہ کرلے--

ترجمہ : تو مجھے اپنی طرف (اپنے یہاں) بلالے اور مجھے اپنی خاص خلوت گاہ میں جگہ دے۔ جو کچھ تجھے میرے حال کے بارے میں معلوم ہے اس کا اندازہ کرلے اور جو کچھ تجھے نہیں معلوم وہ مجھ سے سن لے۔

پردہ چندبہ آہنگ نکیسا بسرای غزل چند بہ ہنجار فغانی بشنو

لغت : پردہ: سرتال-- آہنگ نکیسا: قدیم ایران کے ایک مشہور مغنی نکیسا کی لے-- فغانی: مشہور فارسی گوشاعر جسے "سبک ہندی" (طرز ہند، دبستان ہند) کا بانی سمجھا جاتا ہے-- ہنجار: طرز--

ترجمہ : تو نکیسا موسیقار کی لے میں چند سر یعنی نغمے گا اور مجھ سے فغانی جیسے شاعر کے طرز و اسلوب میں غزل سن۔

لختے آئینہ برابر نہ وصورت بنگر پارہ گوش بہ من دار و معانی بشنو

لغت : لختے: تھوڑی دیر کے لئے-- پارہ گوش: کسی قدر کان، توجہ-- صورت: ظاہری حالت-- معانی: باطنی حالت، گہری باتیں--

ترجمہ : تو تھوڑی دیر کے لئے آئینہ اپنے سامنے رکھ لے اور اس میں اپنی صورت دیکھ اور کسی قدر کان میری طرف رکھ یعنی میری طرف توجہ کر اور مجھ سے گہری اور لطیف باتیں سن۔

ہرچہ سنجم بتو زاندیشہ پیری پذیر ہرچہ گویم بتو ازعیش جوانی بشنو

لغت : ہرچہ سنجم: جو کچھ بھی میں سمجھاؤں-- پذیر: قبول کرلے--

ترجمہ : جو کچھ میں تجھے بڑھاپے کے تجربے کے حوالے سے سمجھاؤں، اسے قبول کرلے اور جو کچھ تجھ سے عیش جوانی کے بارے میں یا جوانی کی مسرت و شادمانی کے انداز میں کہوں وہ سن لے۔

داستان من وبیداری شبہای فراق تانہ خسپی وبپاسم نشانی بشنو

لغت : خسپی: تو سوئے-- نشانی: تو نہ بٹھائے--

ترجمہ : میری داستان اور ہجر کی راتوں میں میرا جاگتے رہنا اس خیال سے سن لے تاکہ تو نہ سوئے اور نہ مجھے اپنے پاس بٹھائے۔ بپاسم، اس میں لفظ "پاس" کے معانی، سیاق و سباق کے لحاظ سے، اردو لفظ پاس ہی کے بنتے ہیں۔ خدا معلوم غالب نے یہاں کیونکر یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

چارہ جو نیستم ونیز فضولی نکنم من وآندوہ تو چندانکہ توانی بشنو

لغت : چارہ جو: علاج تلاش کرنے یا چاہنے والا-- فضولی: بیکار یا خواہ مخواہ ضد کرنے والا-- چندانکہ: جس قدر--

ترجمہ : میں چارہ جوئی کا خواہشمند نہیں ہوں اور فضول قسم کی ضد بھی نہیں کرتا، بس یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھ سے میرے ان دکھوں کی بات، جو مجھے تیری محبت میں پیش آئے، جس قدر سن سکے، سن لے۔

زیں کہ دیدی بہ جحیم، طلب رحم خطاست سخنے چند زغمہای نہانی بشنو

لغت : بہ جحیم: میں دوزخ میں ہوں-- غمہای نہانی: چھپے ہوئے غم، اندر کے دکھ--

ترجمہ : یہ تو تو نے دیکھ لیا کہ میں دوزخ میں پڑا ہوں، اس سلسلے میں تجھ سے کسی رحم کی درخواست کرنا خطا سمجھتا ہوں، ہاں اتنا ہے کہ

میرے غمہائے نہانی کے بارے میں کچھ باتیں سن لے۔

نامہ درنیمہ رہ بود کہ غالب جان داد ورق ازہم در و ایں مژدہ زبانی بشنو

لغت : درنیمہ رہ: آدھے راستے ہی میں-- ورق ازہم در: ورق یعنی خط پھاڑ ڈال--

ترجمہ : خط ابھی راستے ہی میں تھا کہ غالب نے جان دے دی- اب تو خط پھاڑ ڈال اور (غالب کے مرنے کی) یہ خوشخبری زبانی سن لے۔

غزل #2

عرض خود برد کہ رسوائی ماخیزد ازو فتنہ خوے است ندانم چہ بلا خیزد ازو

لغت : عرض خود: اپنی آبرو، شہرت (ع ک نیچے زیر)-- خیزد: اٹھتی ہے، پیدا ہوتی، سبب بنتی ہے-- فتنہ خوے: جس کی خصلت ہنگامہ آرائی کی ہو--

ترجمہ : اس نے اپنی آبرو اس لئے کھو دی کہ اس سے ہماری رسوائی کا سامان ہو، وہ (محبوب) بڑا فتنہ پسند ہے، معلوم نہیں وہ کیا کیا مصیبتیں پیدا کرے گا۔

تازیں بے ادبی قہر تو افزوں گردد گلہ سازے ست کہ آہنگ دعا خیزد ازو

لغت : افزوں گردد: بڑھ جائے، اضافہ ہو-- آہنگ دعا: دعا کی لے--

ترجمہ : اس خیال سے کہ میری اس بے ادبی سے تیرے قہر میں اضافہ ہو میں گلہ کر رہا ہوں اور میرا یہ گلہ ایک ایسا ساز ہے جس سے دعا کی لے ابھرتی ہے- یعنی تو مجھ پر جتنے جور و ستم بڑھاتا جائے گا میں اتنی ہی تیرے حق میں دعائیں کروں گا اور میرا گلہ، کسی شکوے کی خاطر نہیں، بلکہ اسی قہر میں اضافے کی خاطر ہے۔

نم اشکے چو بہ خاکم بفشانی ازمہر خاک بالد بخود و مہر گیا خیزد ازو

لغت : بفشانی: تو بہائے-- بالد بخود: خود پر فخر کرتی ہے، پھولتی ہے-- مہر گیا: گیاہ مہر، محبت کی گھاس--

ترجمہ : جب تو میری خاک (قبر) پر اشک محبت بہاتا ہے تو وہ (قبر کی خاک) خود پر فخر کرتی ہے اور اس سے مہر گیا پیدا ہونے لگتی ہے۔

پیش ما دوزخ جاوید بہشت است بہشت باد آباد دیارے کہ وفا خیزد ازو

لغت : باد آباد: خدا کرے وہ ہمیشہ آباد رہے-- دیارے کہ: وہ شہر یا سرزمین جس میں--

ترجمہ : ہمارے لئے دوزخ جاوید ایک بہشت ہے بہشت، خدا کرے وہ سرزمین ہمیشہ ہمیشہ آباد رہے جس میں وفا پیدا ہوتی ہے- دوزخ جاوید سے مراد مسلسل غم والم ہی ہو سکتے ہیں جن کی اذیت کا عادی ہو کر انسان انہیں بھول جاتا ہے- اس سلسلے میں پہلے بھی دوسرے اشعار دیئے گئے ہیں۔

بے نوایان تو درد سر دعوئی ندہند بشکند ساز وفاے کہ صدا خیزد ازو

ترجمہ : تیرے بے نوا (عاشق) محبت میں کسی قسم کے دعوے کا درد سر نہیں دیتے- یعنی اپنی محبت کا دعویٰ کر کے محبوب کے لئے کسی اذیت کا باعث نہیں بننا چاہتے- خدا کرے وفا کا وہ ساز ہی ٹوٹ جائے جس سے ایسی (دعویٰ محبت کی) آواز نکلتی ہو۔

دل بیاراں چہ رہ آورد سفر عرض کند مگر آہے کہ زجور رفقا خیزد ازو

لغت : رہ آورد سفر: سفر کا تحفہ-- عرض کند: پیش کرے--

ترجمہ : ہمارا دل ہمارے دوستوں کے لئے سفر کا کونسا تحفہ پیش کرے، ہاں ایک آہ ہے جو سفر کے ساتھیوں کے جور وستم کے حوالے سے ابھرتی ہے- یعنی اپنوں ہی نے ہم پر ظلم وستم کئے ہیں- غالب نے فارسی اور اردو میں اور بھی اسی مضمون کے اشعار ذرا بدل کر کہے ہیں-

غالب!

گرد بہم شرح ستمہاے عزیزاں غالب رسم امید ہمانا زجہاں برخیزد

غالب!

کہوں کیا خوبی اوضاع ابناے زمان غالب بدی کی اس نے جس سے کی تھی ہم نے بارہا نیکی

سعدی!

کس نیا موخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

بقول عدم ؎

دیکھا جو تیر کھا کے کمینگاہ کی طرف اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

نبھد زیر سرانگشت تو نبضم کہ مرا نیست دردے کہ تمناے دوا خیزد ازو

لغت : نبھد: نہیں ہلتی--

ترجمہ : یہ جو تیری انگلی کے نیچے میری نبض حرکت نہیں کر رہی تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ مجھے کوئی ایسا دکھ نہیں ہے جسے کسی دوا کی ضرورت یا خواہش ہو- اگر "نبھد" (منفی صورت میں) کی بجائے "بنھد" (مثبت صورت میں جیسا کہ صوفی مرحوم کی کتاب میں ہے) ہو تو اس کا مطلب ہو گا کہ کچھ اس انداز میں حرکت کر رہی ہے کہ-

بمشام کہ رسد نکہت زلف سے کہ ہمہ بیخودی باد صبا خیزد ازو

لغت : بمشام کہ: کس کے دماغ میں-- نکہت: خوشبو--

ترجمہ : وہ کون (خوش نصیب) ہے جس کے دماغ میں محبوب کی سیاہ زلفوں کی خوشبو پہنچ رہی ہے کہ یوں لگتا ہے اس خوشبو میں بادصبا کی سی بیخودی طاری ہے- صبح کی ہوا چلنے سے پھول کھلتے ہیں اور ان کی خوشبو پھیلنے لگتی ہے- گویا محبوب کی زلفوں کی خوشبو بادصبا پر بھی مدہوشی طاری کر دیتی ہے-

بوسہ بعداز طلب بوسہ نہ بخشد لذت چوں جوابے کہ بانداز حیا خیزد ازو

ترجمہ : بوسہ طلب کرنے پر اگر ملے تو اس (بوسے) میں وہ لذت نہیں رہتی، یہ بالکل اس جواب کی طرح ہے جس میں حیا کا انداز پایا جاتا ہو- یعنی عاشق کے کسی سوال کا جواب اگر محبوب بانداز حیا دے تو عاشق اس سے لطف اندوز نہیں ہوتا اسی طرح اگر عاشق کے کہنے پر محبوب بوسہ دے تو عاشق کو اس سے کیا لطف حاصل ہو گا-

محوافسوں گر نازیم کہ اورا با ما دور باشے ست کہ آہنگ "بیا" خیزد ازو

لغت : افسوں گر: ساحر، جادوگر-- دور باش: دور رہ-- آہنگ بیا: آجا کی صدا یا دعوت--

ترجمہ : ہم اس ساحرناز کی ناز آفرینیوں میں کھوئے ہوئے، محو و مست ہیں کہ جس کی "دوربا ش" ہمارے ساتھ کچھ اس انداز کی ہے کہ اس آواز میں ایک طرح سے آنے کی دعوت کا پہلو نکلتا ہے۔ گویا محبوب کا انداز کچھ ہے اور عاشق اس کا مفہوم برعکس لیتا ہے۔

دیگر امروز بما برسر جنگ آمدہ است بہ اداے کہ ہمہ صلح و صفا خیزد ازو

ترجمہ : اب وہ پھر ہم سے کچھ اس ادا سے برسرپیکار ہے کہ اس کی اس (اداے جنگ) سے صلح وصفائی پوری طرح ٹپک رہی ہے۔

بلبل گلشن عشق آمدہ غالب ز ازل حیف گر زمزمہ مدح وثنا خیزد ازو

لغت : زمزمہ مدح وثنا: یعنی بادشاہ یا امراو غیرہ کی مدح میں نغمہ سرائی (شعر کہنا) کرنا۔۔

ترجمہ : غالب تو ازل ہی سے گلشن عشق کا بلبل ہے، یعنی اس کی شاعری سراسر عشقیہ ہے۔ اگر وہ مدح وثنا کا نغمہ الاپتا ہے تو یہ افسوس کی بات ہوگی۔

غزل #3

گوئی بہ من کسے کہ ز دشمن رسیدہ کو آن پیر زال ست پے، قد خمیدہ کو

لغت : کو: کون۔۔ پیرزال: بوڑھی عورت۔۔ ست پے: ست رفتار۔۔ قدخمیدہ: جھکے ہوئے جسم والی، مُراد مرد کو درپردہ عورت سے ملانے والی کٹنی یا بھڑوی۔۔

ترجمہ : تو مجھ سے یہ پوچھ رہا ہے کہ دشمن (یعنی رقیب) کی طرف سے جو کوئی آیا ہے وہ کون ہے؟ تو سن کہ وہ ست رفتار اور جھکے ہوئے بدن والی بڑھیا کون تھی؟ یعنی محبوب نے تغافل سے کام لیتے ہوئے پوچھا، عاشق نے فوراً اس پیغام رساں کٹنی کی آمد کا راز فاش کردیا۔

یادت نہ کردہ خصم بعنوان بہ لفظ "دوست" آں نامہ نخواندہ زصد جا دریدہ کو

لغت : یادت: تجھے یاد۔۔ نامہ نخواندہ: وہ خط جو پڑھا نہ گیا۔۔ دریدہ: پھٹا ہوا۔۔

ترجمہ : دشمن (یعنی ہمارے رقیب) نے تجھے (اپنے خط میں) لفظ "دوست" سے بھی یاد نہیں کیا، یعنی خط میں تجھے "دوست" کے لفظ سے خطاب نہیں کیا۔ وہ سو جگہ سے پھٹا ہوا نامہ نخواندہ کہاں ہے؟ خصم اور دوست میں صنعت تضاد ہے۔

رعنا دلت بہ دختر ہمسایہ بند نیست آں مہ رخ بگوشہ ایواں خزیدہ کو

لغت : رعنادلت: تیرا خوش نما زیبادل۔۔ بند نیست: وابستہ نہیں ہے۔۔ خزیدہ: چھپی ہوئی۔۔

ترجمہ : تیرا دل رعنا اگر ہمسائے کی لڑکی سے وابستہ نہیں ہے تو پھر تیرے محل کے کونے میں چھپی ہوئی وہ ماہ رخ کون ہے؟

دوشینہ گل بہ بستر و بالیں نداشتی آں برگ گل کہ در تن نازک خلیدہ کو

لغت : دوشینہ: کل رات۔۔ خلیدہ: چبھی۔۔

ترجمہ : کل رات تیرے بستر اور سرہانے پر جب کوئی پھول نہیں تھا تو پھر وہ جو پھول کی پتی تیرے نازک بدن میں چبھی وہ کیا تھی۔ یعنی بستر پر کوئی پھول تھا ہی تو وہ پتی چبھی۔

کس داوری نہ بردہ ز جورت بدادگاہ آں بے گنہ کہ شاہ زبانش بریدہ کو

لغت : داوری: فریاد، دعویٰ-- زجورت: تیرے ظلم و ستم کے خلاف-- بدادگاہ: عدالت میں-- زبانش بریدہ: اس کی زبان کاٹ دی--

ترجمہ : جب کسی نے تیرے ظلم و ستم کے خلاف عدالت میں (یا بادشاہ کی بارگاہ انصاف) کوئی دعویٰ نہیں کیا تو پھر وہ بے گنہ کون تھا جس کی زبان بادشاہ کے حکم سے کاٹ دی گئی۔

گوئی بہ شحنہ گوی کہ کس را نہ کشتہ ایم آں نعش نیم سوختہ زآتش کشیدہ کو

لغت : شحنہ: کوتوال-- گوی: کہہ دے-- نیم سوختہ: ادھ جلی-- زآتش کشیدہ: آگ سے باہر کھینچی ہوئی--

ترجمہ : تو (اے محبوب) یہ کہتا ہے کہ کوتوال سے کہہ دے کہ ہم نے کسی کو قتل نہیں کیا، تو پھر وہ نیم سوختہ اور آگ سے باہر کھینچی ہوئی نعش کس کی ہے؟

گوئی خمش شوی چو زکویم بدر روی آں دِل کہ جز بنالہ بہیچ آرمیدہ کو

لغت : خمش: خاموش-- بدر روی: تو جائے-- بہیچ آرمیدہ: کسی شے سے تسکین نہیں پاتا--

ترجمہ : تو کہتا ہے کہ "جب تو میرے کوچے سے جانے لگے تو خاموشی سے جانا" (تمہاری بات اپنی جگہ درست) لیکن میں وہ دِل کہاں سے لاؤں جو کسی نالہ و فریاد کے بغیر تسکین ہی نہیں پاتا۔

گوئی دمے زگریہ خُونیں بما بر آر آں مایہ خُون کہ سر دہم ازدل بدیدہ کو

لغت : بمابر آر: ہمارے سامنے لا یعنی بہا-- دمے: کچھ دیر، لمحہ بھر کے لِئے-- آں مایہ: اس قدر-- سر دہم: نکالوں--

ترجمہ : تو کہتا ہے کہ "کچھ دیر یا لمحہ بھر کے لِئے تو ہمارے سامنے خُون کے آنسو بہا"- لیکن اب اس قدر خُون کہاں ہے (کہاں سے لاؤں) کہ وہ دِل سے آنکھوں کے ذریعے بہاؤں- یعنی تیرے غم محبت میں اتنی خُونیں آنسو بہا چکا ہوں کہ دِل میں خُون ہی نہیں رہا-

بشنوکہ غالب ازتو رمیدو بہ کعبہ رفت گفتی شگفتیے کہ بود ناشنیدہ کو

لغت : رمیدہ: بھاگ کر-- شگفتیے کہ: ایسی حیران کن یا انوکھی بات جو-- ناشنیدہ: نہیں سنی گئی--

ترجمہ : ذرا سن کہ غالب تجھ سے بھاگ کر کعبہ کو چلا گیا- تو نے کہا کہ یہ حیران کن بات تو ہم نے سنی ہی نہیں، یہ کیسے اور کب واقع ہوئی- "ذرا سن" سے مُراد ہے- "تو نے سنا ہو گا"-

---

غزل #4

بالم بخویش بس کہ بہ بند کمند تو مردم گماں کنند کہ تنگم بہ بند تو

لغت : بالم بخویش: میں خُود پر فخر کرتا ہوں، خُوشی سے پھُولے نہیں سماتا--

ترجمہ : میں تیرے عشق کی کمند میں رہتے ہوئے خُود پر بڑا ناز کرتا ہوں لیکن لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں تیرے اس بند کمند میں تنگ پڑا ہوں، یعنی اذیت سے دوچار ہوں-

آزادیم نخواہی وترسم کزیں نشاط بالم بخود چنانکہ نگنجم بہ بند تو

لغت : آزادیم: میری آزادی-- ترسم: میں ڈرتا ہوں-- نگنجم: میں نہ سماؤں گا--

ترجمہ : تو مجھے اپنی محبت کے اس بند سے آزاد کرنا نہیں چاہتا اور مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں اس خوشی میں میں اتنا نہ پھول جاؤں کہ تیرے اس بند میں سما ہی نہ سکوں۔

نز خویش ناسپاسی و نز سایہ درہراس گوئی رسیدہ ام بہ دِل درد مند تو

لغت : نز: نہ از کا مخفف-- ناسپاسی: ناشکر گزاری-- ہراس: خوف، ڈر--

ترجمہ : مجھے نہ تو اپنی ذات سے کوئی ناشکر گزاری ہے اور نہ اپنے سایہ ہی سے کوئی خوف ہے، گویا میں تیرے دردمند دل میں پہنچ گیا ہوں۔ اس بنا پر میں کیونکر اپنا ناشکر گزار بن سکتا ہوں۔

رنج قضاست ہمت آساں گذار ما قہر خداست خاطر مشکل پسند تو

لغت : آساں گذار: آسانی سے کام کرنے والی--

ترجمہ : ہماری ہر کام کو آسان سمجھنے اور نہ گھبرانے والی ہمت قضا کے لئے دکھ کا باعث بنی ہوئی ہے، یعنی ایسے انسان سے کیونکر نمٹا جائے، جبکہ تیرا مشکل پسند دل یا تیری مشکل پسند طبیعت گویا قہر خدا ہے۔ صوفی مرحوم نے آساں گداز لکھا ہے، جس کا یہاں مفہوم نہیں بنتا۔

ازما چہ دیدہ ای کہ بما از گداز دل ہمچوں شکر در آب بود نوش خند تو

لغت : نوش خند: میٹھی ہنسی--

ترجمہ : تو نے ہم سے کیا دیکھا ہے کہ ہمارے دل کے گداز کی بنا پر، ہمارے لئے تیری میٹھی ہنسی ایسے ہی ہے جیسے پانی میں شکر ہو۔ گویا ہمارا دل گداز ہو گیا ہے، پگھل کے رہ گیا ہے اور اس میں تیری یہ ہنسی بھی آکر ختم ہو جاتی ہے۔

اے مرگ مرحبا چہ گراں مایہ دلبری چشم بد از تو دور نکویاں سپند تو

لغت : مرحبا: واہ وا، بہت خوب-- گراں مایہ: بہت قیمتی، بیحد قدر و قیمت والی-- سپند: ہرمل، کالا دانہ جسے نظر بد سے بچنے کے لئے آگ میں ڈالتے ہیں-- نکویاں: نکو کی جمع، حسین لوگ، ہستیاں--

ترجمہ : اے موت! مرحبا تو کس قدر گراں مایہ محبوب شے ہے، اللہ تجھے نظر بد سے بچائے، بڑی بڑی حسین ہستیاں تیرا ہرمل ہیں، یعنی وہ ہرمل کی طرح جل کر تجھ پر جان فدا کرتیں اور اس طرح تجھے نظر بد سے بچائے رکھتی ہیں۔ بڑا انوکھا خیال ہے۔

اے کعبہ چوں من ازدل یار اوفتادہ ایست ایں بت کہ اوفتادہ ز طاق بلند تو

ترجمہ : اے کعبہ! یہ بت بھی، جو تیرے بلند طاق سے گرا ہے، میری طرح دوست کے دل سے گرا ہوا ہے۔ کعبہ کو محبوب سے اور بت کو اپنے دل سے تشبیہ دی ہے۔

در رہ گذر بہ پرسش ماگر کشی چہ باک آخر شراب نیست عنان سمند تو

لغت : کشی: تو روکے (عنان کشی، لگام روکے، گھوڑا روکے)-- عنان: لگام-- سمند: گھوڑا--

ترجمہ : اگر تو ہمارا حال چال پوچھنے کی خاطر اپنے گھوڑے کی لگام کو راستے میں روک لے (گھوڑا روک لے) تو کونسی خوف کی بات ہے (کوئی خوف نہیں)۔ تیری یہ عنان کشی آخر شراب کشی (شراب پینا) تو نہیں ہے۔ یعنی شراب پینے میں تو دیر لگتی ہے، جبکہ سرراہ پرسش حال کی اور چل پڑے۔

آں کز تو دِل ربودہ ندانم کہ بودہ است یارب کہ دور باد زجانش گزند تو

لغت : کہ بودہ است: کون تھا-- گزند: دکھ، نقصان-- دل ربودہ: دِل اڑایا یعنی دِل موہ لیا ہے--

ترجمہ : خدا معلوم وہ کون تھا جس نے تیرا دِل موہ لیا، خدا کرے کہ اس کی جان تیرے گزند سے محفوظ رہے۔ گویا وہ شخص تو خُوش نصیب ہے لیکن چونکہ محبوب کو عاشق پر جور و ستم کرنے اور اسے اذیت پہنچانے کی عادت ہے، اس لِئے ممکن ہے کہ وہ اب اپنے اس محبوب کے ساتھ بھی کہیں یہ رویہ اختیار نہ کرے۔ اسی لِئے مذکورہ دعا مانگی ہے۔

ہر گونہ رنج کز تو دراندیشہ داشتم ہم باتو درمباحثہ گفتم بہ پند تو

لغت : ہرگونہ: ہر طرح کا، جو بھی-- دراندیشہ: خیال میں-- درمباحثہ: بات چیت میں، باتوں باتوں میں-- پند: نصیحت--

ترجمہ : میں نے ہر وہ رنج و غم، جو میرے خیال میں تیری طرف سے تھا، باتوں ہی باتوں میں تجھ پر نصیحت کی صورت میں ظاہر کر دیا۔

غالب! سپاس گوی کہ ما از زبان دوست می بشنویم شکوہ بخت نژند تو

لغت : سپاس گو: شکریہ ادا کر، شکر کر-- بخت نژند: بدبختی، بدقسمتی، بدحالی--

ترجمہ : اے غالب! تو شکر ادا کر کہ ہم دوست کی زبان سے تیرے بخت نژند کا شکوہ سن رہے ہیں۔ گویا محبوب کو بھی غالب کی بدنصیبی و بدحالی کا احساس ہو گیا ہے جو غالب کے لِئے خُوشی کا باعث ہے۔

غزل #5

گُستاخ گشتہ ایم غرور جمال کو پیچیدہ ایم سر زوفا گوشمال کو

لغت : کو: کہاں ہے-- پیچیدہ ایم سر: ہم نے سر یا منہ موڑ لیا ہے-- گوشمال: کان اینٹھنا، کان کھینچنا، سزا دینا-- غرور جمال: حسن کا غرور جو محبوب کو ہے--

ترجمہ : ہم گُستاخ ہو گئے ہیں، غرور جمال کہاں ہے، یعنی اسے کیا ہو گیا ہے۔ ہم نے وفا سے منہ موڑ لیا ہے، گوشمال کہاں ہے۔ یعنی ہمیں اپنی اس گُستاخی پر سزا ملنی چاہئے، لیکن اس کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ گویا عاشق چاہتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی بہانے محبوب کے جور و ستم اٹھائے کہ اس میں اس کے لئے لذت کا سامان ہے۔

تاکے فریب حلم، خدارا خدانہ ای آں خوے خشمگیں و ادائے ملال کو

لغت : تاکے: کب تک-- حلم: نرمی، بردباری، خدا کی ایک صفت-- خدارا: خدا کے واسطے-- ادائے ملال: ایسی ادا جس سے اکتاہٹ ظاہر ہو--

ترجمہ : اے محبوب! خدا کے واسطے یہ بتا کہ تو کب تک ہمیں اپنی بردباری کا فریب دیتا رہے گا، تو خدا تو نہیں ہے (کہ تجھ میں حلم کی صفت ہو)۔ تیری وہ غصے اور طیش میں آنے والی طبیعت و خصلت اور جلد اکتا جانے کی ادا کہاں ہے، یعنی انہیں کیا ہوا ہے۔ یعنی تو اپنا یہ رویہ جاری رکھ تاکہ ہم حسب سابق اس سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

برگشتہ ام زمہر ونمی گیریم بہ قہر دارم دوصد جواب ولے یک سوال کو

لغت : برگشتہ ام: میں مڑ گیا ہوں، میں نے روگردانی کی ہے-- نمی گیریم: تو میری گرفت نہیں کرتا--

ترجمہ : میں نے مہر و وفا سے روگردانی کی ہے اور تو اس سلسلے میں سختی سے میری گرفت نہیں کر رہا۔ میرے پاس اس امر کے دو سو جواب ہیں لیکن (ان کے لئے) ایک سوال کہاں ہے۔ یعنی تو اس سلسلے میں کچھ پوچھ تو سہی۔

یا می گسست صحبت و یامی فزود ربط لیکن مرا ملال وترا انفعال کو

لغت : می گسست: ٹوٹ گیا، ختم ہو گیا-- می فزود: بڑھ گیا-- انفعال: شرمساری، شرمندگی--

ترجمہ : یا تو ہمارا باہمی میل جول ہی ختم ہو گیا ہے یا پھر ہم میں باہمی ربط بڑھ گیا ہے (صورت حال کچھ بھی سہی، دیکھنا یہ ہے کہ آخر) مجھے اس پر ملال کیوں نہیں اور تو شرمسار کیوں نہیں۔

خواہی کہ برفروزی وسوزی، درنگ چیست خواہم کہ تیز سوے تو بینم، مجال کو

لغت : برفروزی: تو چمک اٹھے، تیرا حسن بھڑک اٹھے-- سوزی: تو (مجھے) جلادے-- درنگ: دیر، تامل--

ترجمہ : اگر تیری خواہش ہے کہ تیرا حسن چمک بھڑک اٹھے اور مجھے جلادے، تو پھر دیر کس بات کی؟ میں چاہتا ہوں کہ میں تجھے تیز نگاہوں سے دیکھوں (یعنی خوب جی بھر کے دیکھوں) لیکن مجھ میں اس کی مجال کہاں؟

گر گفتہ ایم کشتن وبستن، بما مخند مارا تدارکے بسزا درخیال کو

لغت : کشتن: قتل کرنا-- بستن: باندھنا-- مخند: مت ہنس-- تدارکے بسزا: مناسب چارہ--

ترجمہ : اگر ہم نے تجھ سے اپنے باندھنے اور قتل کرنے کو کہا ہے، تو (ہماری اس بات) پر مت ہنس- ہم میں اس کا مناسب چارہ کرنے کا خیال کہاں ہے؟ یعنی ہم اس کا تدارک کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے، اس لئے ہنس نہیں اور یہ کام کر ڈال-

داغم ز رشک شوکت صنعان ولے چہ سود آں دستگاہ طاعت ہفتاد سال کو

لغت : شوکت صنعان: صنعان کی شان، صنعان ایک بزرگ تھے جن کے سات سو مرید تھے، مشہور شاعر صوفی فرید الدین عطار بھی ان کے مرید تھے، حضرت غوث الاعظم کی بددعا سے ایک آتش پرست لڑکی پر عاشق ہو کر اسلام ترک کر دیا لیکن آخر غیبی ہدایت نے ان کا ہاتھ پکڑا اور پھر مسلمان ہو گئے-- دستگاہ: سرمایہ-- ہفتاد سال: ستر سالہ--

ترجمہ : میں شوکت صنعان کے رشک سے جل رہا ہوں لیکن کیا فائدہ؟ اس لئے کہ اپنے پاس وہ ستر سالہ عبادت وطاعت کا سرمایہ کہاں؟--

من بوسہ جو و تو بہ سخن داریم نگاہ لب تشنہ با گہرچہ شکیبد، زلال کو

لغت : بوسہ جو: بوسہ کا طلبگار-- بہ سخن: باتوں میں-- داریم نگاہ: تو نے مجھے لگائے ہوئے یا الجھائے ہوئے ہے-- شکیبد: صبر کرے، اسے تسلی ہو-- زلال: صاف اور میٹھا پانی--

ترجمہ : میں تو تجھ سے بوسے کا طلبگار ہوں اور تو ہے کہ مجھے باتوں میں لگائے ہوئے ہے- بھلا ایک لب تشنہ (پیاسے) کو آب گہر (موتی کی یعنی دانتوں کی آب، آب، چمک اور پانی دونوں معنوں میں) سے کیا تسلی ہو سکتی ہے، زلال کہاں ہے- محبوب کے دانتوں کی چمک یا آب کو آب گہر سے اور لب شیریں کے بوسے کو زلال سے تشبیہ دی ہے-

دل فتنہ جوی وفرصت تکمیل عشق نیست ہنگامہ سازی ہوس زود بال کو

لغت : فتنہ جو: ہنگاموں کا خواہشمند-- زود بال: فوراً پرواز کر جانے والی--

ترجمہ : اپنا دل تو محبت میں فتنے اور ہنگامے برپا ہونے کا خواہشمند ہے لیکن یہاں تکمیل عشق (عشق مکمل کرنا) کی فرصت ہی نہیں ہے- زود بال ہوس کی ہنگامہ آرائی کہاں ہے، کہ اسی سے یہ کام جلد ہو سکتا ہے-

لب تا جگرز تسنیم سوخت درتموز صاف شراب غورہ وجام سفال کو

لغت : سوخت: جل گیا-- تموز: گرمی-- غورہ: پہلے پک کر تیار ہونے والا انگور-- جام سفال: مٹی کا بنا ہوا جام--
ترجمہ : گرمی میں، پیاس کی وجہ سے، میرے ہونٹ سے لے کر جگر تک جل گئے ہیں، غورہ سے بنی ہوئی صاف شراب اور جام سفال کہاں ہے- یعنی یہ کچھ مل جائے تو میں اپنی پیاس بجھالوں- مٹی کے برتن میں پڑی ہوئی مائع شے (پانی وغیرہ) ذرا ٹھنڈی رہتی ہے، اس لئے جام سفال کہا-

در بادہ طہور غم محتسب کجا در عیش خلد لذت بیم زوال کو

لغت : بادہ طہور: شراب طہور جو جنت میں ملے گی-- محتسب: کوتوال--
ترجمہ : بادہ طہور میں کوتوال کا ڈر خوف کہاں؟ (یعنی نہیں ہے) اور عیش خلد میں زوال کے خوف کی لذت کہاں؟ (یعنی نہیں ہے)- عاشق کے لئے یا عیش و عشرت میں ڈوبے ہوئے انسان کے لئے اس عیش کے ختم ہونے کے خوف میں بھی گویا لذت کا سامان ہے جو خلد میں نہیں اگر لذت کی جگہ آفت ہو تو واضح ہے کہ خوف کی آفت و مصیبت مراد ہے-

غالب بہ شعر کم ز ظہوری نیم ولے عادل شہ سخن رس دریا نوال کو

لغت : عادل: انصاف کرنے-- عادل شاہ: بادشاہ کا نام، ظہوری جس کے دربار کا شاعر تھا-- سخن رس: سخن شناس-- دریا نوال: بے حد سخی، مراد شعر و ادب پرور--
ترجمہ : اے غالب! میں شاعری میں ظہوری سے کسی طرح کم نہیں ہوں لیکن عادل شاہ بادشاہ جیسا سخن شناس اور ادب پرور اور سخی (شعرا کو خوب انعام دینے والا) آج کہاں ہے (جو میری قدر کرے)- والی بیجا پور عادل شاہ یعنی ابراہیم عادل ثانی عادل شاہ (988ھ 1580-1037-1627)- ظہوری اپنی وفات تک کوئی بیس سال اس کے دربار سے وابستہ رہا اور خوب انعامات اور صلے پاتا رہا- چنانچہ "گلزار ابراہیم" کی تصنیف پر اسے چالیس ہزار روپے کا انعام ملا-

---

غزل #5

دولت بہ غلط نبود، از سعی پشیماں شو کافر نتوانی شد ناچار مسلماں شو

لغت : دولت: یہاں مراد خوش نصیبی-- نتوانی شد: (اگر) تو نہیں ہو سکتا-- بہ غلط: غلطی سے، یونہی--
ترجمہ : (غالب کی یہ غزل بھی مشہور ہے) خوش نصیبی یونہی میسر نہیں آتی، تو اس کی خاطر کی جانے والی اپنی کوششوں سے پشیمان ہو جا- تو اگر کافر نہیں ہو سکتا تو بحالت مجبوری مسلمان ہو جا- غالباً یہ مراد ہے کہ کافر ہونے میں دقتوں اور کٹھن مرحلوں سے واسطہ پڑتا ہے، جن سے گذرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں جبکہ مسلمانی گویا سلامتی کی راہ ہونے کے باعث ایک ایسی راہ ہے جس پر آسانی سے چلا جا سکتا ہے- (غالب سے معذرت کے ساتھ) راقم (یزدانی) کو غالب کے نظریہ "از سعی پشیماں شو" سے اختلاف ہے، ہمیں تو یہ کہا گیا ہے کہ

You do Your best, then leave it to God.

(تم اپنی طرف سے پوری کوشش کرو، پھر اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ پر رکھو)- ایک صوفی شاعر نے یہی بات یوں کی ہے :

مالی دا کم پانی پانا بھر بھر مشکاں پاوے
مولا دا کم پھل لانڑا، لاوے یا نہ لاوے

لیکن اپنا تو پختہ یقین ہے کہ مولا کریم محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔

از ہرزہ رواں گشتن قلزم نتواں گشتن جوئی بہ خیاباں رو، سیلی بہ بیاباں شو

لغت : ہرزہ: فضول، یونہی، بیہودہ-- قلزم: سمندر-- جوئی: تو اگر ندی ہے-- سیلی: اگر تو سیلاب ہے--

ترجمہ : بلاوجہ اور فضول قسم کی راہ روی سے سمندر نہیں بنا جا سکتا اگر تو ندی ہے تو پھولوں کی کیاری میں رواں ہو اور اگر تو سیلاب ہے تو بیاباں کی طرف رخ کر۔ یعنی ہر کسی کا یا ہر قطرے کا اپنا اپنا ظرف ہے۔ اسی ظرف کے مطابق اس کی منزل کا تعین ہوتا ہے، جیسے ندی صرف گلستان کے لئے ہے جبکہ سیلاب بیاباں کا رخ کرتا ہے۔

ہم خانہ بہ ساماں بہ، ہم جلوہ فراواں بہ درکعبہ اقامت کن در بتکدہ مہماں شو

لغت : بہ ساماں بہ: سامان کے ساتھ ہی بہتر ہے-- فراواں: بکثرت، بہت-- اقامت کن: قیام کر، ٹھکانا کر--

ترجمہ : گھر میں ساز و سامان ہی ہو تو بہتر ہے، اسی طرح جلووں کی کثرت ہی ہو تو خوب ہے۔ لہٰذا تو کعبے میں تو اقامت اختیار کر جبکہ بت خانے میں مہمان بن۔ بت خانے میں بہت سے بت ہونے کے باعث اسے جلووں کی کثرت کہا ہے اور یہی کثرت گویا ساز و سامان ہے، جبکہ دوسری طرف کعبہ میں صرف اللہ ہی اللہ ہے۔

آوازہ معنی را بر ساز دبستان زن ہنگامہ صورت را بازیچہ طفلاں شو

لغت : آوازہ معنی: باطنی حقیقت کا نغمہ-- ہنگامہ صورت: ظاہر یا صورت آرائی کا ہنگامہ-- بازیچہ اطفال: بچوں کا کھیل (اطفال، طفل کی جمع بمعنی بچے)، کھلونا-- دبستاں: مدرسہ--

ترجمہ : نغمہ حقیقت یا حق کا نغمہ، دبستاں کے ساز پر گا اور اگر صرف ظاہری یا صورت آرائی کا ہنگامہ ہو تو اس کے لئے بچوں کا کھیل کھلونا بن جا۔ اظہار حقیقت یا حق کی اہمیت و مقام کچھ اور ہے جبکہ ظاہری یا صورت آرائی کو بچوں کا کھیل کھلونا سمجھنا چاہئے۔

افسانہ شادی را یکسر خط بطلان کش غمنامہ ماتم را آرایش عنواں شو

لغت : افسانہ شادی: خوشی و مسرت کی داستان یعنی باتیں-- خط بطلان: غلط لفظ پر کھینچے جانے والی لکیر-- غمنامہ: غموں کی کتاب--

ترجمہ : خوشیوں مسرتوں کی داستان پر خط بطلان کھینچ دے، اسے بالکل غلط قرار دے لے، جبکہ غمنامہ ماتم کو عنوان کی سجاوٹ بنا لے۔ یعنی خوشیوں کو اہمیت نہ دے انہیں بھول جا اور غموں سے دل بستگی پیدا کر لے۔ اس سے پہلے بھی غالب نے اس موضوع پر مختلف انداز میں بات کی ہے :

غالب!

شادی سے گذر کہ غم نہ ہووے اردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے

فانی بدایونی

غم بھی گذشتنی ہے، خوشی بھی گذشتنی کر غم کو اختیار کہ گذرے تو غم نہ ہو

گر چرخ فلک گردی سر بر خط فرماں نہ ور گوے زمیں باشی وقف خم چوگاں شو

لغت : چرخ فلک گردی: تو فضا میں گردش کرنے والا ہے-- نہ: رکھ-- ور: واگر کا مخفف، اور اگر-- باشی: تو ہو-- گوے: گیند-- خم چوگاں: چوگان کے بلے کا خم جو اس کے آخر میں ہوتا ہے، اسی خم سے گیند کھینچا جاتا ہے-- گوے زمین: اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ زمین گیند کی طرح گول ہے--

ترجمہ : اگر تو فضا میں گردش کرنے والا سیارہ ہے تو قضاوقدر کے حکم کے آگے اپنا سر تسلیم خم کردے اور اگر تو گوے زمین ہے تو خود کو چوگان کے خم کے لئے وقف کردے۔ مراد یہ کہ تو کسی بھی مقام و مرتبہ کا انسان ہو تسلیم و رضا کو پورے طور پر اپنا شیوہ بنالے۔

آوردہ غم عشقم در بندگی ایزد اے داغ بدل در رو، وز جبہہ نمایاں شو

لغت : آوردہ: لے آیا ہے، مائل کردیا-- بدل در رو: دل کے اندر جا، دل میں داخل ہو جا-- جبہہ: پیشانی--

ترجمہ : غم عشق نے آخر کار مجھے خدائے قدوس کی اطاعت پر مائل کردیا ہے۔ سواے داغ عشق تو اب دل میں داخل ہو جا اور پھر ابھر کر پیشانی سے ظاہر ہو جا۔ پیشانی کا داغ سجدوں یا خدا کی اطاعت کا نشان ہے جسے عرف عام میں "محراب" یا "ماتھے پر محراب" کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ ماتھے پر سجدوں کا نشان خدا کی عبادت و اطاعت کا نشان ہوگا۔

در بند شکیبائی مردم زجگر خائی اے حوصلہ تنگی کن اے غصہ فراواں شو

لغت : شکیبائی: صبر-- جگر خائی: جگر چاٹنا-- غصہ: گھٹن، غم--

ترجمہ : میں صبر و شکیب کے بند یا اس میں کھوئے رہنے میں اپنا جگر چاٹ چاٹ کر مرگیا۔ اے میرے حوصلے تو تنگ ہو جا اور اے غم تو فراواں یعنی زیادہ ہو جا۔ مطلب یہ کہ غموں میں صبر کرنے کے لئے بڑے حوصلے کی ضرورت ہے۔ حوصلہ کم ہونے کی صورت میں انسان غم برداشت کرنے یا اس کے ضبط کی اذیت سے محفوظ رہتا ہے۔ بصورت دیگر یعنی غموں کی کثرت کے باعث صبر و تحمل ممکن نہیں رہتا۔

سرمایہ کرامت کن وانگہ بغارت بر بز خرمن ما برقے، برمزرعہ باراں شو

لغت : کرامت کن: عطا کر، سخاوت کر-- خرمن: کھلیان-- مزرعہ: کھیتی-- وانگہ: اور پھر--

ترجمہ : تو پہلے کوئی سرمایہ عطا کر اور پھر اسے لوٹ لے۔ کھیت پر بارش کی صورت میں برس اور پھر ہمارے کھلیان پکی اور کاٹی ہوئی فصل کے ڈھیر پر بجلی بن کر گر۔ یعنی اسے تباہ کردے غالباً خدا سے خطاب ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہمیں مختلف صورتوں میں غموں کا شکار رکھ، یا پہلے کوئی خوشی عطا کر اور پھر چھین کر غم دے دے۔

جان داد بغم غالب خشنودی روحش را دربزم عزا مے کش در نوحہ غزل خواں شو

لغت : خشنودی: خوشنودی، خوشی، بھلائی-- بزم عزا: ماتم کی محفل-- مے کش: شراب پی--

ترجمہ : غالب نے غم میں جان دے دی، تو اس کی روح کی خوشنودی یا خوشی کی خاطر اس کے ماتم میں برپا ہونے والی بزم میں شراب پی اور اس کے نوحہ میں غزل خوانی کر، یعنی نوحہ کرنے کی بجائے غزل خوانی کر اور بزم میں ماتم کرنے کی بجائے بادہ نوشی کر۔

ردیف-ہ

نوٹ: ہمارے یہاں صیغہ واحد حاضر کے لئے ہائے ہوز والے لفظ کے آگے "ای" لکھنے کی بجائے "ہ" پر ء لکھ دیتے ہیں جو غلط ہے۔ تاہم چونکہ کلیات میں ایسے قافیوں کو ردیف "ہ" میں رکھا گیا ہے اس لئے مجبوراً راقم نے ایسی غزلیات کو ردیف ہ میں لکھا ہے، البتہ شروع کے ایک دو شعروں میں ساتھ "ای" کا اضافہ کردیا ہے اور جہاں "کوئی" یا "ایک" کے معنی آتے ہیں، وہاں ہ پر ء اور نیچے زیر لکھ دیتے ہیں۔ راقم نے اس کی جگہ یعنی ساتھ ہی "اے" کا اضافہ کردیا ہے۔ یزدانی)

غزل #1

می رود خندہ بہ سامان بہاراں زدہ خون گل ریختہ وے بگلستاں زدہ (زدہ اے)

لغت : خندہ زدہ: ہنسی اڑاتے ہوئے، مذاق اڑاتے ہوئے-- مے زدہ: شراب پی کر-- سامان بہار: گلشن میں بہار کی وجہ سے بہت سے پھول کھلے ہونا--

ترجمہ : اس (محبوب) نے گلستان میں بادہ نوشی کی، اس طرح پھول کا خون بہایا اور اب وہ سامان بہار کا مذاق اڑاتے ہوئے جا رہا ہے- یعنی چہرہ محبوب کے حسن کی چمک اس قدر ہے کہ پھولوں کی سرخی اس کے آگے ماند پڑ گئی ہے- یہ گویا سامان بہار لوٹنا اور اس کا مذاق اڑانا ہے-

شور سودائے تو نازم کہ بہ گل می بخشد چاکے از پردہ دل، سر بہ گریباں زدہ

لغت : می بخشد: عطا کرتا ہے-- چاکے: ایک چاک، پھٹے ہونا (پھول کی پتیوں کو چاک کہا ہے)--

ترجمہ : میں تیرے عشق و محبت کی شور انگیزی کے واری جاؤں، کہ وہ پھول کو پردہ دل کی چاک دامانی عطا کرتی ہے اور سر بہ گریباں ہونا (جھکے ہوئے ہونا) سکھاتی ہے- پھول کی پتیاں گویا پھول کا دامن چاک ہونا اور اس کی شاخ کا جھکے ہوئے ہونا گویا سر بہ گریباں ہونا ہے- یہ محبوب حقیقی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ پھول اس کی محبت میں اس کیفیت سے دوچار ہیں-

آہ از بزم وصال تو کہ ہر سو دارد نشتر از ریزہ مینا بہ رگ جاں زدہ

لغت : ہر سو: ہر طرف-- نشتر بہ رگ جاں زدہ: جس یا جن کی جانوں پر نشتر چلا ہے--

ترجمہ : اف، توبہ ہے، یہ تیری بزم وصال بھی کیسی بزم ہے کہ اس میں ہر طرف (عشاق) شراب کی صراحی کے ریزوں (ٹکڑوں) کا نشتر جان پر کھائے پڑے ہیں-

شور اشکے بہ فشار بن مژگاں دارم طعنہ بر بے سروسامانی طوفاں زدہ

لغت : فشار: دباؤ، مراد اندر-- بن مژگاں: پلکوں کی جڑ-- بے سروسامانی: خالی ہاتھ ہونا، کوئی سامان نہ ہونا--

ترجمہ : میری پلکوں کی بن مژگاں کے اندر اشکوں کا ایک ایسا شور برپا ہے (اشکوں کی موجیں اٹھ رہی ہیں) جو طوفان کی بے سروسامانی پر طعنہ زنی کرتا ہے، یعنی سمندر کا طوفان میرے اشکوں کے طوفان کے آگے کچھ بھی نہیں- اردو میں یہی بات یوں کی ہے :

غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوش اشک سے بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفان کئے ہوئے

اندریں تیرہ شب از پردہ بروں تاختہ است مے روشن بہ طرب گاہ حریفاں زدہ

لغت : تیرہ شب: تاریک رات-- بروں تاختہ است: باہر نکلا ہے--

ترجمہ : وہ (محبوب) اس تاریک رات میں ہمارے حریفوں (رقیبوں) کی بزم عیش میں بادۂ روشن نوش کر کے پردے سے باہر آیا ہے-

فرصتم باد کہ مرہم نہ زخم جگراست خندہ بر بے اثری ہائے نمکداں زدہ

لغت : فرصتم باد: اللہ کرے مجھ پر یہ کیفیت رہے-- مرہم نہ: مرہم رکھنے والا، والی--

ترجمہ : نمکدان کی بے اثری پر ہنسی میرے زخم جگر پر مرہم کا کام دے رہی ہے- اللہ کرے مجھ پر یہ کیفیت یعنی بے اثری پر ہنسی طاری رہے- زخموں پر نمک چھڑکا جائے تو ان کی اذیت و تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے- گویا عاشق نے محبت میں ایسے زخم کھائے ہیں کہ نمک بھی

ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

خوش بسرمی دود از ضربت آہم ہرسو چرخ سرگشتہ تر از گوے بچوگاں زدہ

لغت : می دود: دوڑتا ہے-- ضربت: چوٹ-- سرگشتہ تر: زیادہ گردش کرنے والا-- گوے بچوگاں زدہ: چوگان کی چوٹ یا ضرب کھایا ہوا گیند--

ترجمہ : میری آہوں کی ضرب سے آسمان چوگان کی ضرب کھائے ہوئے گیند سے بھی زیادہ تیزی سے یا سرپٹ دوڑ رہا ہے۔ گویا عاشق کی آہوں سے آسمان کی گردش میں تیزی آگئی ہے۔ آسمانی گردش ایک قدرتی امر ہے۔ شاعر نے اس کی علت اپنی آہوں کا اثر بتائی ہے۔ اس لحاظ سے اس شعر میں صنعت حسن تعلیل ہے۔

خوش نوا بلبل پروانہ نژادے دارم شعلہ درخویش زگلبانگ پریشاں زدہ

لغت : خوش نوا: دلکش آواز والی-- پروانہ نژاد: پروانے کی نسل یا خاندان سے-- گلبانگ پریشاں: فریاد پریشاں--

ترجمہ : میرے پاس ایک خوش نوا بلبل ہے جو پروانے کی نسل سے ہے۔ وہ اپنی ہی پریشاں فریاد سے خود پر شعلے گرا کر خود کو جلا لیتی ہے۔ پروانہ شمع کا عاشق ہے۔ وہ اس پر جل مرتا ہے۔ اسی حوالے سے اپنی بلبل (اپنا دل یا خود عاشق کی اپنی ذات) کا ذکر کیا ہے جو خود کو اس طرح جلا لیتی ہے۔

آہ ازاں نالہ کہ تاشب اثرے باز نداد بہم آہنگی مرغان سحرخواں زدہ

لغت : اثرے باز نداد: کوئی اثر نہ دیا یعنی نہ دکھایا-- بہم آہنگی: ہم آہنگ ہو کر، آواز میں آواز ملا کر--

ترجمہ : افسوس ہے ہمارے اس نالہ و فریاد پر جو ہم نے مرغان سحر خواں (صبح کو چہچہانے والے پرندوں) سے ہم آہنگ ہو کر کیا تھا، لیکن رات تک اس نے اپنا کوئی اثر نہ دکھایا۔

چمن ازحسرتیان اثر جلوہ تست گل شبنم زدہ باشد لب دنداں زدہ

لغت : حسرتیان اثر: جن کو اثر کی حسرت رہے-- حسرتیاں: حسرتی کی جمع، حسرت کرنے والے-- گل شبنم زدہ: جس پھول پر شبنم پڑی ہو-- لب دنداں زدہ: دانتوں میں کاٹے ہوئے ہونٹ--

ترجمہ : چمن تیرے جلوہ حسن کی اثر انگیزیوں کی حسرت رکھنے والوں میں سے ہے۔ شبنم زدہ پھول گویا لب دنداں زدہ ہے۔ حسرت کی حالت میں انسان ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنے لگتا ہے۔ شبنم زدہ پھولوں کو اسی حسرت کی بنا پر لب دنداں زدہ سے تشبیہ دی ہے۔

خاک درچشم ہوس ریز، چہ جوئی از دہر بارگاہے بہ فراز سر کیواں زدہ

لغت : خاک ریز: مٹی ڈال-- چہ جوئی: تو کیا مانگتا ہے-- بہ فراز سر کیواں: ستارہ کیواں (ساتویں آسمان پر ستارہ زحل) سے بھی بلند-- بارگاہ: مقام و مرتبہ--

ترجمہ : تیرا مقام تو کیواں سے بھی کہیں اوپر ہے، تو زمانے سے کیا مانگتا ہے، تو اپنی اس ہوس کی آنکھوں میں خاک ڈال۔ یعنی دنیا کی حرص و ہوس انسان کی شان کے خلاف ہے، اس کا مقام تو آسمانوں سے بھی پرے ہے۔

بہ نگر موج غبارے و زغالب بگذر اینک آں دم زہوا داری خوباں زدہ

لغت : بگذر: گذر جا یعنی چھوڑ دے-- اینک: یعنی اور وہ بھی-- ہوا داری: خیر خواہی، دوست داری--

ترجمہ : تو گرد کی لہر کو دیکھ اور غالب کی بات چھوڑ، یعنی اس کی ذات کا ذکر نہ کر کہ وہ تو محض ایک موج غبار ہے اور یہ (موج غبار) بھی ایک

سانس ہے جو اس نے حسینوں کی ہواداری میں کھینچا تھا۔ حسینوں کی محبت میں عاشق پر جو کچھ گذری، اس کی بات کی ہے۔

غزل #2

بتے دارم ازاہل دل رم گرفتہ بشوخی دل ازخویشتن ہم گرفتہ

لغت : رم گرفتہ: دور بھاگنے والا-- دل گرفتہ: دل پکڑے ہوئے یعنی آزردہ یا کنارہ کش--

ترجمہ : میرا ایک محبوب جو اہل دل (یعنی محبت کرنے والوں) سے دور بھاگتا ہے، اس کی شوخی نے اسے اپنے آپ سے بھی دل گرفتہ کر دیا ہے، یعنی اس کی شوخی نے اسے اپنی ذات سے بھی کنارہ کش کر دیا ہے۔

زسفاک گفتن چوگل برشگفتہ دریں شیوہ خودرا مسلم گرفتہ

لغت : سفاک: بے رحم، خونی، ظالم-- مسلم گرفتہ: تسلیم شدہ سمجھا ہے--

ترجمہ : اسے سفاک کہو تو وہ پھول کی طرح کھل کھل اٹھتا ہے اور اپنے اس انداز میں وہ خود کو تسلیم شدہ سمجھتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسے اپنے سفاک ہونے پر فخر ہے۔

رگ غمزہ از نیش مژگاں کشودہ سرفتنہ در زلف پرخم گرفتہ

لغت : رگ کشودہ: فصد کھولتا ہے، چیرتا ہے--

ترجمہ : وہ اپنی پلکوں کے نشتر سے غمزہ وادا کی رگیں چیرتا ہے، اور اس نے فتنہ انگیزی اپنی پر پیچ زلفوں سے سیکھی ہے۔ شاعر اپنے محبوب کی مختلف اداؤں کو نادر انداز میں بیان کر رہا ہے۔

برخسارہ عرض گلستاں ربودہ بہ ہنگامہ عرض جہنم گرفتہ

لغت : عرض (ع کے نیچے زیر): عزت، آبرو--

ترجمہ : اس نے اپنے (درخشاں) رخساروں سے گلستان کی آبرو چھین لی ہے اور اپنی ہنگامہ آرائیوں میں دوزخ کو گھیر لیا ہے۔

فسوں خواندہ وکار عیسیٰ نمودہ پری بودہ وخاتم ازجم گرفتہ

لغت : فسوں خواندہ: جادوگری کی ہے، جادو پڑھا یا سحر پھونکا ہے-- کار عیسیٰ: حضرت عیسیٰ کا معجزہ، مسیحائی-- خاتم: انگوٹھی-- جم: حضرت سلیمان (خاتم کے ساتھ جم کا لفظ آئے تو اس سے مراد حضرت سلیمان ہوں گے)۔

ترجمہ : اس نے فسوں خوانی کی اور اعجاز مسیحا دکھایا ہے (حضرت عیسیٰ اپنے دم سے مردے کو زندہ کر دیتے تھے)۔ وہ پری ہے اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ان کی انگوٹھی چھین لی ہے، اشارہ ہے اس دیو کی طرف جس نے مذکورہ انگوٹھی چرائی اور اس سے کچھ کام لیا۔ ان دو قرآنی تلمیحات کے حوالے سے محبوب کی اداؤں کی تصویر کشی کی ہے۔

ز ناز و ادا تن بہ معجر ندادہ بشرم وحیا رخ زمحرم گرفتہ

لغت : معجر: نقاب، برقع-- تن ندادہ: راضی نہیں ہے--

ترجمہ : ایک طرف تو اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے ناز وادا کی بنا پر (یعنی ان کا اظہار کرنے کی خاطر) نقاب اوڑھنے پر راضی نہیں اور دوسری طرف شرم وحیا کے باعث وہ محرم سے بھی منہ چھپاتا ہے۔ (صوفی مرحوم نے معجز- زکے ساتھ- لکھا اور اسی حوالے سے ترجمہ کیا

ہے جو غلط ہے اس لئے کہ دوسرے مصرعے سے معجز یعنی نقاب کی بات واضح ہو جاتی ہے)

دمش رخنہ در زہد یوسف فگندہ غمش گندم ازدست آدم گرفتہ

لغت : دمش: اس کا سانس-- رخنہ فگندہ: خلل ڈالا یا دراڑ ڈالی ہے--

ترجمہ : اس کا سانس حضرت یوسف علیہ السلام کے زہد میں بھی رخنہ ڈالتا ہے، جبکہ اس کا غم حضرت آدم علیہ السلام سے گندم چھین لیتا ہے۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام جیسے انتہائی پاکباز بھی اس کے سامنے اپنے زہد کو بھول جاتے ہیں اور اس کا غم محبت حضرت آدم کے بھی ہاتھوں سے گندم (جس کے کھانے سے وہ جنت سے نکال دیئے گئے تھے) گرا دیتا ہے۔ (ایک پاکستانی مزاح گو شاعر نے "راشنگ" کے عنوان سے کوئی پچپن سال پہلے ایک مزاحیہ نظم کہی تھی۔ دو ایک شعر یاد رہ گئے۔

راشنگ ہونے تو دو یہ زندگانی پھر کہاں ہو گا تب افسوس کیوں جنت میں گیہوں کھا لیا

حضرت آدم علیہ السلام نے ناحق مول یہ جھگڑا لیا۔

گہے طعنہ برلحن مطرب سرودہ گہے خردہ برنطق ہمدم گرفتہ

لغت : طعنہ سرودہ: طعنہ زنی کرتا ہے-- خردہ گرفتہ: نکتہ چینی کرتا ہے-- لحن: سریلی آواز--

ترجمہ : کبھی تو وہ مطرب (گانے والے) کے لحن پر طعنہ زنی کرتا ہے اور کبھی وہ اپنے ساتھی کی زبان یعنی باتوں پر نکتہ چینی کرتا (غلطیاں نکالتا) ہے۔ یعنی اسے ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خامی نظر آتی ہے۔ "طعنہ سرودہ" گویا "لحن" کے حوالے سے کہا یعنی اچھے انداز میں طعنہ زنی کرتا ہے۔

بہ بیداد صد کشتہ برہم نہادہ بہ بازیچہ صد گونہ ماتم گرفتہ

لغت : صد کشتہ: سیکڑوں مقتول-- برہم نہادہ: ڈھیر لگا کر-- بہ بازیچہ: کھیل یا تفریح کی صورت میں--

ترجمہ : اس نے اپنے جور و ستم سے سیکڑوں (عشاق) کو قتل کر کے ان کا ڈھیر لگا رکھا ہے (لاشیں اوپر نیچے رکھ چھوڑی ہیں) اور پھر تفریح کی صورت میں سو قسم کے ماتم کرتا ہے۔

برویش ز گرمی نگہ تاب خوردہ بکویش برفتن صبا دم گرفتہ

لغت : برویش: اس کے چہرے پر-- تاب خوردہ: پیچ و تاب کھاتی ہے-- دم گرفتہ: سانس اکھڑ جاتا ہے-- برفتن: چلنے میں، چلتے چلتے--

ترجمہ : اس کے چہرے پر گرمی سے، نگاہ پیچ و تاب کھاتی ہے جبکہ اس کے کوچے میں چلتے چلتے صبا (پچھلی رات یا صبح سویرے کی ہوا) کا سانس اکھڑا اکھڑا جاتا ہے۔

نیارد زمن ہیچ گہ یاد ہرگز مگر خوے خاقان اعظم گرفتہ

لغت : نیارد یاد: یاد نہیں کرتا-- مگر: شاید-- خاقان اعظم: بڑا بادشاہ (خاقان قدیم میں چین اور ترکستان کے بادشاہوں کا لقب تھا، غالب کی مراد بہادر شاہ ظفر سے ہے)--

ترجمہ : وہ مجھے کبھی بھی اور قطعاً یاد نہیں کرتا، شاید اس میں خاقان اعظم کی سی خصلت پیدا ہو گئی ہے۔ یعنی وہ خود کو ایک عظیم ہستی سمجھتے ہوئے مجھے اس لائق ہی نہیں سمجھتا کہ میرا نام تک لیا جائے۔

ظفر کردم اوست در نکتہ سنجی کہ غالب بہ آوازہ عالم گرفتہ

لغت : ظفر: مراد بہادر شاہ ظفر، مغلیہ دور کا آخری بادشاہ جو خود بھی اردو کا شاعر تھا- اس کے چار دیوان شائع ہو چکے ہیں-- کزدم اوست: کہ اس کی وجہ یا اس کے دم قدم سے ہے-- آوازہ: شہرت-- عالم گرفتہ: ایک دنیا کو پکڑا یعنی (شہرت) دنیا بھر میں پھیل گئی ہے--

ترجمہ : یعنی بہادر شاہ ظفر، جس کے طفیل یا جس کے دم قدم سے، نکتہ آفرینیوں میں غالب کی شہرت دنیا بھر میں پھیل گئی ہے- شاعری میں غالب نے جو نئے نئے افکار پیش کئے اور نکتہ آفرینیاں کی ہیں ان کو بہت شہرت ظفر کی بدولت ملی ہے- اس سے پہلے شعر میں "خاقان اعظم" کے الفاظ غالباً بہادر شاہ ظفر کے لئے استعمال کئے گئے ہیں- اس لحاظ سے وہ شعر گریز (یعنی تعریف یا مدح کی طرف آنا) کا شعر ہے اور مقطع میں بالواسطہ ظفر کی مدح آگئی ہے-

---

غزل #3

گاہے بچشم دشمن وگاہے درآئینہ پرکار عیب جوئی خویشم ہر آئینہ

لغت : پرکار: چالاک-- ہرآئینہ: لازماً، بہرطور، ہرصورت میں-- عیب جو: عیب نکالنے یا تلاش کرنے والا--

ترجمہ : کبھی تو میں دشمن کی آنکھ سے اور کبھی آئینہ میں اپنی (خامیاں کوتاہیاں دیکھتا ہوں)- میں بہرحال اور بہرطور آپ اپنا ایک چالاک عیب جو ہوں- یعنی میں اپنی برائیوں اور خامیوں پر گہری نظر رکھتا ہوں اور آپ اپنا احتساب کرتا ہوں-

حیرت نصیب دیدہ زبیتابی دل است سیماب را حقے ست ہمانا برآئینہ

لغت : سیماب: پارہ، جو بیتاب رہتا یا بیتاب رہتا ہے-- ہمانا: گویا، یقیناً--

ترجمہ : آنکھیں جو حیرت سے دوچار ہیں تو یہ دل کی بیقراری کے باعث ہے- گویا سیماب کا آئینے پر حق ہے- آئینے کے پیچھے پارے کی تہ چڑھی ہوتی ہے اور چونکہ پارہ بیتاب رہتا ہے اس لئے شعرا آئینے کو "حیرت زدہ" باندھتے ہیں- اس شعر میں غالب نے اپنے دل بیتاب کو سیماب سے اور اپنی حیرت زدہ آنکھوں کو (جو حیرت کے باعث کھلی کی کھلی رہ گئی ہیں) آئینے سے تشبیہ دی ہے- یہ شعر تمثیل کا شعر ہے-

تا خود دل کہ جلوہ گر روے یارشد خنجر بخویش می کشد از جوہر آئینہ

لغت : دل کہ: کس کا دل-- جوہر: آئینے کی چمک-- تا: آخر--

ترجمہ : آخر کس کا دل محبوب کے چہرے کی جلوہ گاہ بن گیا ہے کہ آئینہ اپنی چمک کا خنجر خود میں گھونپ رہا ہے- گویا آئینہ، جلوہ یار یعنی محبوب کے چہرے کے عکس کی تاب نہیں لا سکتا، اس نے تو پہلے ہی اپنی چمک کا خنجر اپنے سینے گھونپ رکھا ہے، پھر بھلا اور کون ہے جس کا دل اس محبوب کے چہرے کے نظارے کا مرکز یا مقام بن گیا ہے-

باشد کہ خاکساری ما بر دہد فروغ گوئی سپردہ ایم بہ روشنگر آئینہ

لغت : بردہد فروغ: چمک ابھرے-- روشنگر: آئینہ صیقل یعنی پالش کرنے والا-- باشد: ممکن ہے--

ترجمہ : ممکن ہے ہماری خاکساری (انکسار اور عاجزی) سے ہماری چمک ابھرے- یوں سمجھو کہ ہم نے آئینہ کسی روشنگر کے حوالے کیا ہے- روشن گر آئینے کو خاک یا ماسٹر سے چمکاتے ہیں، اسی حوالے سے اپنی خاکساری اور چمک کے ابھرنے کی بات کی ہے- یعنی ممکن ہے ہماری یہ خاکساری ہمارے لئے خیر و فلاح کا باعث بنے-

محو خودی و داد رقیباں نمی دہی اے بر رخت زچشم تو حیراں تر آئنہ

لغت : محو خودی: تو اپنے آپ میں کھویا ہوا ہے--

ترجمہ : تو اپنے آپ میں کھویا ہوا یا گم ہے اور رقیبوں کی داد نہیں دیتا' ذرا دیکھ کہ آئینہ تیری آنکھوں سے کہیں زیادہ تیرے چہرے پر حیران ہے- محبوب آئینے میں اپنا عکس دیکھ کر حیران ہو رہا ہے' ادھر آئینہ ہے کہ وہ بھی حیرت سے اس کا چہرہ دیکھ رہا ہے لیکن محبوب اس سے بے خبر ہے- غالب ہی کے بقول!

آئنہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

سعدی!

جرم بیگانہ نہ باشد کہ تو خود صورت خویش گردر آئنہ بینی برود دل ز برت

دورت ربودہ ناز بخود ہم نمی رہی تاچند در ہوائے تو ریزد پر آئنہ

لغت : دورت ربودہ: تجھے دور اچک کر لے گیا ہے-- در ہوائے تو: تیری آرزو میں اس میں ہوا کے معنی بھی بنتے ہیں-- ریزد پر: اپنے پر جھاڑے--

ترجمہ : تیرا ناز وادا خود تجھے' تجھ سے اتنی دور لے گیا ہے کہ اب تیری اپنی ذات تک رسائی کا بھی موقع نہیں رہا- آئینہ آخر کب تک تیری ہوا (مراد آرزو' خواہش) میں اڑتا اور اپنے پر جھاڑتا رہے گا- وہی آئینہ دیکھ کر محبوب کے خود میں گم ہونے کی بات ہے-

دردا کہ دیدہ رانم اشکے نماندہ است کاندر وداع دل زند آبے برآئنہ

لغت : دردا: افسوس-- نم اشکے: ایک آنسو کی نمی' قطرہ اشک-- کاندر: کہ اندر--

ترجمہ : افسوس کہ اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی نہیں رہا کہ دل کو "الوداع" کہتے ہوئے اس کا پانی آئینے پر مارا یا گرایا جا سکے- قدیم میں یہ رسم تھی کہ کسی کو الوداع کہنے کے موقع پر' نیک شگون کی خاطر' آئینے پر پانی گرایا جاتا تھا- گویا عاشق کا دل محبوب نے اڑا لیا ہے' اس کا دل لے لیا ہے اور وہ (عاشق) اس موقع پر رو بھی نہیں سکتا-

در ہر نظر برنگ دگر جلوہ می کنی حسنت طلسم و فتنہ وافسوں گر آئنہ

لغت : برنگ دگر: ایک اور انداز میں' نئے انداز میں-- طلسم: جادو' سحر' افسون-- افسوں گر: جادو گر' ساحر' جادو پیدا کرنے والا--

ترجمہ : تو ہر نظر میں ایک نئے انداز سے جلوہ گر ہوتا ہے- تیرا حسن ایک طلسم اور فتنہ ہے اور آئینہ اس طلسم و سحر کو پیدا کرنے والا ہے- یعنی محبوب آئینے میں اپنا حسن دیکھ کر اکڑفوں میں مبتلا ہو جاتا اور یوں فتنہ و ہنگامہ برپا کرتا ہے-

ہریک گدائے بوسہ ونظارہ کسے ست ازجم پیالہ بین و زاسکندر آئنہ

لغت : جم: قدیم ایرانی بادشاہ جمشید' کہتے ہیں اس کے پاس ایک ایسا جام (پیالہ) تھا جس میں سے دنیا کا عکس نظر آتا تھا--

اسکندر: سکندر اعظم' سکندر مقدونی (یونانی) کہتے ہیں سب سے پہلے اس نے آئینہ بنوایا اور اپنے ملک کی سرحدوں پر لگایا تھا تاکہ اگر دشمن کی فوج آئے تو اس میں اس کا عکس نظر آنے پر وہ فوج کو مقابلے کے لئے تیار کر لے- گویا دنیا میں یہ سب سے پہلا راڈار تھا-

ترجمہ : ہر کوئی کسی کے بوسے اور نظارے کا بھکاری ہے- دیکھ لو کہ جمشید کے پاس پیالہ اور سکندر کے پاس آئینہ ہے-

آہن چہ داد غمزہ سحر آفریں دہد غالب بجز دلش نبود در خور آئنہ

لغت : آہن: لوہا-- سحر آفریں: جادو یا طلسم پیدا کرنے والا-- در خور: لائق' مناسب--

ترجمہ : (قافیے کی وجہ سے اس لفظ کا تلفظ در خ، خ پر زبر اور رو کی آواز ختم، ہے)۔
وہاں اس (محبوب) کے سحر آفریں کرشمہ وناز کی کیا داد دے گا اے غالب! سوائے دل کے، اور کوئی آئینہ اسکے لائق ومناسب نہیں ہو سکتا۔
آغاز میں لوہے کو پالش کر کے آئینہ بناتے تھے۔ برسات میں اس کو زنگ لگ جایا کرتا تھا، غالب نے اسی حوالے سے یہ کہا ہے کہ وہ (لوہا) تو خود زنگ کا شکار ہو جاتا ہے، اس لئے محبوب کے لائق نہیں، ہاں عاشق کا دل اس کے لئے مناسب ہے۔

غزل #4

شاہا بہ بزم جشن چو شاہاں شراب خواہ　　زر بے حساب بخش و قدح بے حساب خواہ

لغت : شاہا: اے بادشاہ--

ترجمہ : اس ساری غزل میں بہادر شاہ ظفر غالب کا مخاطب ہے۔ بظاہر یہ غزل اس کی مدح میں ہے لیکن اس میں زیادہ تر اسے مشورے ہی دیئے گئے ہیں جو مدح کا ایک انوکھا انداز ہے۔ اے بادشاہ! تو اپنی بزم جشن میں بادشاہوں کی طرح (ان کی شان کے مطابق) شراب طلب کر، یعنی اس بزم میں شراب کا انتظام ہو، انعام واکرام خوب عطا کر اور بے شمار جام شراب اس میں مہیا کرنے کا حکم دے۔

بزمت بہشت و بادہ حلال است در بہشت　　گر باز پرس رو دہد از من جواب خواہ

لغت : باز پرس: پوچھ گچھ-- رو دہد: واقع ہو یعنی کی جائے--

ترجمہ : تیری یہ محفل (بزم جشن) گویا بہشت ہے اور بہشت میں شراب حلال ہے، لیکن اگر پھر بھی، اس سلسلے میں، کوئی باز پرس ہو تو اس کا جواب دینے کے لئے تو مجھے فرمان دے۔

تو بادشاہ عہدی وبخت تو نوجوان　　برخور ز عمر و باج نشاط از شباب خواہ

لغت : برخور: فائدہ یعنی لذت اٹھا لذت اندوز ہو-- باج نشاط خواہ: عیش ونشاط کا خراج طلب کر۔

ترجمہ : تو اپنے وقت کا بادشاہ ہے اور تیرا نصیبہ نوجوان ہے (تو بہت خوش بخت ہے) تو اپنی زندگی سے لطف اندوز ہو اور جوانی سے عیش ونشاط کا خراج طلب کر (یعنی جوانی سے عیش ونشاط حاصل کر)--

در روزہائے فرخ وشبہائے دل فروز　　صہبا بروز ابر وشب ماہتاب خواہ

لغت : فرخ: مبارک-- دل فروز: دل کو لبھانے والی، روشن--

ترجمہ : ان مبارک دنوں اور دل افروز راتوں میں، یعنی انہیں گذارنے کے لئے، تو روز ابر اور چاندنی راتوں میں شراب کا دور چلنے کا فرمان دے۔

در خور نباشد ارمے گلگوں بہیچ رو　　شربت بجام لعل زقند وگلاب خواہ

لغت : ار: اگر-- بہیچ رو: کسی طور بھی-- مے گلگوں: گلابی یعنی سرخ رنگ کی عمدہ شراب--

ترجمہ : اور اگر شراب سرخ کسی طور بھی مناسب نہ ہو تو تو سرخ جام میں قند اور گلاب کا شربت لانے کا حکم دے۔ یعنی سرخ شراب نہ سہی سرخ جام میں شربت ہی سہی۔

خون حسود در دم شادی شراب گیر　　چوں بادہ ایں بود، دل دشمن کباب خواہ

لغت : حسود: بہت حسد کرنے والا-- دردم شادی: خوشی کے موقع، خوشی کی تقریب میں-- شراب گیر: شراب سمجھ-- کباب خواہ: کباب سمجھ لے، کباب بنالے--

ترجمہ : خوشی کے موقع پر (خوشی کی تقریب میں) تو حاسد کے خون کو شراب سمجھ کر پی جا اور جب شراب یہ (خون حسود) ہوگی تو دشمن کے دل کو کباب بنا کر کھا- شراب اور کباب ایک دوسرے کا تلازمہ ہیں، اسی لئے دونوں کا ذکر کیا-

گل بوے وشعر گوے وگہرپاش وشادباش مستی ز بانگ بربط وچنگ و رباب خواہ

لغت : گل بوے: پھول سونگھ-- شعر گوے: شعر کہ-- گہرپاش: موتی لٹا-- شادباش: خوش رہ--

ترجمہ : تو پھولوں کو سونگھ، شعر خوانی کر، موتی لٹا اور خوش و خرم رہ- بربط، چنگ اور رباب (مختلف ساز) کے نغموں سے مستی کا طالب ہو، یعنی اپنی محفل میں خاص کیف پیدا کرنے کی خاطر ان سازوں کے مستی بھرے نغمے سن-

خون سیاہ نافۂ آہو چہ بو دہد از حلقہاے زلف بتان مشک ناب خواہ

لغت : نافہ آہو: ہرن کا نافہ مراد مشک جو خاص ہرن کے سیاہ خون میں ہوتی ہے-- مشک ناب: خالص مشک--

ترجمہ : نافہ آہو کا سیاہ خون (مشک) کیا خوشبو دے گا، تو حسینوں کی زلفوں کے حلقوں یعنی پر پیچ زلفوں سے خالص مشک حاصل کر- ختن کے ہرنوں کا خوشبودار نافہ مشہور ہے- شاعر کے مطابق اس میں وہ خوشبو نہیں جو حسینوں کی گھنگھریالی زلفوں میں ہوتی ہے، اس لئے خوشبو کی خاطر ان کی طرف توجہ کر-

خواہش ازیں گروہ پری چہرہ ننگ نیست از چشم غمزہ وز شکن طرہ تاب خواہ

لغت : پری چہرہ: پری جیسا چہرہ رکھنے والی، حسینہ یا حسین-- تاب: پیچ وخم--

ترجمہ : ان پری چہرہ حسینوں سے کسی قسم کی خواہش کرنا کوئی شرم کی بات نہیں- تو ان کی دلکش آنکھوں سے غمزہ و کرشمہ اور ان کی پر شکن یعنی گھنگھریالی زلفوں سے پیچ وخم طلب کر- یعنی ان کے ناز وادا، آنکھوں کے کرشموں اور پر پیچ زلفوں کی طرف توجہ کر، ان سے خاص کیف حاصل کر-

از رازہا حکایت ذوق نگاہ گوے از کارہا کشایش بند نقاب خواہ

لغت : کشایش: کھولنے کا عمل-- کشایش بند نقاب: نقاب کشائی، نقاب اٹھوانا--

ترجمہ : اگر راز ونیاز کی باتیں کرنا مقصود ہوں تو (ان حسینوں کی) دلکش نگاہوں کی داستان بیان کر اور اگر کوئی کاموں یعنی مشغلوں کا معاملہ ہو تو کسی حسینہ کی نقاب کشائی کر کہ یہ بہترین مشغلہ ہے- غالب اپنے "بادشاہ سلامت" کو حسینوں سے دل لگانے اور ان سے مختلف صورتوں میں دل لگی کرنے کا مشورہ دے رہا ہے-

ہر چند خواستن نہ سزاوار شان تست قوت ز طالع ونظر از آفتاب خواہ

لغت : خواستن: چاہنا، طلب کرنا، مانگنا-- سزاوار: لائق، مناسب-- طالع: بخت، نصیبہ--

ترجمہ : اگرچہ کوئی چیز طلب کرنا یا کسی چیز کا تقاضا کرنا تیری شان کے لائق نہیں ہے (تیرے شایان شان نہیں ہے)، تاہم تو نصیبے سے قوت اور سورج سے نظر طلب کر- نصیبے سے قوت طلب کرنے سے مراد ہے اپنی مزید خوش بختی کی دعا کر اور سورج کی سی روشن آنکھوں کی آرزو کر-

در تنگناے غنچہ کشایش ز باد جوے در جویبار باغ روانی ز آب خواہ

لغت : تنگنا: تنگ، بند-- جوے: ڈھونڈ-- کشایش: کشادگی، کھلنے کا عمل--

ترجمہ : بند کلی یا کلی کی تنگ جگہ کی کشادگی (کھلنا) ہوا یعنی صبح کی ہوا سے طلب کر اور باغ کی ندی میں پانی کی روانی کا خواہشمند ہو- صبح کی ہوا سے کلیاں کھل کر پھول بنتی ہیں اور باغ کی ندی کے پانی سے پھولوں کے پودے سیراب ہو کر پھول اگاتے ہیں- اسی حوالے سے یہ سب کچھ کہا ہے-

دربرگ وساز گوے نشاط ازبہار بر در بذل و جود بیعت خویش از سحاب خواہ

لغت : گوے بر: گیند لے جا یعنی سبقت لے جا-- بذل: سخاوت-- جود: بخشش، سخاوت--

ترجمہ : عیش ونشاط کے ساز وسامان کے سلسلے میں تو موسم بہار پر سبقت لے جا اور بخشش وسخاوت میں اس حد تک آگے نکل جا کہ بادل بھی تیری بیعت (پیروی) کرے- موسم بہار کو عیش ونشاط کا موسم اور بادل کو بہت سخاوت کرنے والا (خوب پانی برساتا ہے) کہا جاتا ہے- گویا تیرے پاس عیش ونشاط کا اتنا ساز وسامان ہو کہ بہار اس کے آگے ہیچ ہو کر رہ جائے، اسی طرح بادل بھی تیری سخاوت کا مقابلہ نہ کر سکے-

ازشمع طور خلوت خود را چراغ نہ از زلف حور خیمہ خود را طناب خواہ

لغت : چراغ نہ: چراغ رکھ-- طناب: رسی، رسا جس سے خیمہ باندھا جاتا ہے--

ترجمہ : تو طور کی شمع کو اپنی خلوت کا چراغ بنا لے اور اپنے خیمے کے لئے حور کی زلفوں سے طناب کا کام لے-

از آسماں نشیمن خودرا بساط ساز از ماہ نو جنیبت خودرا رکاب خواہ

لغت : نشیمن: آشیانہ، محل-- بساط ساز: فرش بنا لے-- جنیبت: گھوڑا، شاہی گھوڑا--

ترجمہ : تو آسمان کو اپنے محل کا فرش بنا لے اور ماہ نو کو اپنے شاہی گھوڑے کی رکاب بنا لے-

درحق خود دعاے مرا مستجاب داں دربارہ من ازکف خود فتح باب خواہ

لغت : دعاے مستجاب: قبول ہو جانے والی دعا-- فتح باب: دروازے کا کھلنا، مشکلیں حل کرنا--

ترجمہ : تو اپنے حق میں میری دعاؤں کو مستجاب جان اور میرے معاملے میں تو اپنے ہاتھوں سے میری مشکلیں حل کر- یعنی میں تیرے لئے سچے دل سے دعا مانگتا ہوں جو قبول ہو گی-

غالب قصیدہ را بشمار غزل در آر وز شہ بریں غزل رقم انتخاب خواہ

ترجمہ : اے غالب! تو اس قصیدے کو (جو میں نے بہادر شاہ ظفر کی شان میں کہا ہے) قصیدہ نہیں بلکہ غزل میں شمار کر اور بادشاہ سے اس غزل کو انتخاب یعنی پسند کرنے کی خواہش کا اظہار کر-

---

غزل #5

دارم دلے زغصہ گراں بار بودہ برخویشتن زآبلہ چیزے فزودہ اے

لغت : غصہ: گھٹن، دباؤ، غم واندوہ-- گراں بار: بوجھل-- آبلہ: چھالا-- فزودہ: اضافہ کیا ہوا--

ترجمہ : میرا ایک ایسا دل ہے جو غم واندوہ کے بوجھ سے اس حد تک لدا ہوا ہے کہ اگر اس پر ایک چھالا بھی پڑ جائے تو اسے وہ ایک مزید بوجھ سمجھتا ہے- اپنے انتہائی رنج وغم کی بات کی ہے-

دل زاں بلا کزو نفسے برق خرمنے بخت آں چناں کزو اثر مرگ دودہ

لغت : برق خرمنے: کھلیان کو جلا دینے والی بجلی-- اثر: نشان-- دودہ: ایک دھواں--

ترجمہ : (میرا یہ) دل ایک ایسی بلا یعنی مصیبت ہے کہ اس سے ابھرنے والا ہر سانس گویا ایک بجلی ہے جو خرمن (خرمن ہستی) کو جلا دینے والی ہے اور اپنا نصیبہ کچھ ایسا کہ موت کا نشان (موت) اس کے آگے گویا دھواں یا دھوئیں کا سیاہ غبار معلوم ہوتا ہے- اپنی انتہائی بدنصیبی کی بات کی ہے-

ازبہر خویش ننگم و دارم زبخت چشم خود را درآب وآئینہ رخ نانمودہ اے

لغت : چشم دارم: میں امید رکھتا ہوں-- رخ نانمودہ: وہ جس نے چہرہ نہ دکھایا ہو--

ترجمہ : میں اپنی ذات کے لئے باعث ننگ ہوں اور اپنے بخت سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں، گویا میں وہ ہوں جس نے پانی اور آئینے میں اپنا چہرہ نہیں دیکھا- مطلب یہ کہ مجھے پہلے اپنے عملوں پر نظر رکھنی چاہئے پھر قسمت سے کوئی امید رکھنی چاہئے-

گمنام و زہد کیشم وخواہم بمن رسد در رخت خواب شاہ بہ مستی غنودہ

لغت : زہد کیشم: میں زہد پیشہ ہوں، متقی ہوں-- رخت خواب: بستر-- غنودہ: اونگھتا ہوا--

ترجمہ : میں گمنام ہوں اور متقی قسم کا انسان ہوں، میری خواہش ہے کہ شاہ مستی کی حالت میں اونگھتا ہوا میرے بستر میں آجائے-

خواہم شود بہ شکوہ وپیغارہ رام من درگونہ گوں ادا بہ زبانہا ستودہ

لغت : پیغارہ: طعنہ-- رام: مطیع-- ستودہ: تعریف کیا گیا--

ترجمہ : میری خواہش ہے کہ وہ میرے شکووں اور طعنوں سے میرا مطیع ہو جائے، وہ، جس کی مدح وستایش میں بہت سی زبانیں، قسم قسم کے انداز میں، اپنا زور بیان دکھاتی ہیں- گویا جب وہ اپنی اس مدح وستایش پر دھیان نہیں دیتا تو وہ میرے شکووں طعنوں کو کیونکر برداشت کرے گا-

با دین و دانشے چومنے تاچہا کند سجادہ وعمامہ زصنعان ربودہ

لغت : چومنے: میرے جیسا-- چاکند: کیا کچھ کرے گا-- صنعان: ان کا ذکر پچھلی ایک غزل میں آچکا ہے، مراد جنید بغدادی-- ربودہ: چھینا، چھیننے والا--

ترجمہ : وہ (محبوب) جس نے پیر صنعان سے سجادہ اور عمامہ چھین لیا، دیکھیں وہ مجھ ایسے صاحب دین ودانش کے ساتھ کیا کیا کرے گا، کیا سلوک کرے گا- یعنی میرا دین ودانش بھی جنید بغدادی کی طرح (وہ آتش پرست حسینہ پر عاشق ہو کر اسلام سے کچھ عرصہ کے لئے منحرف ہو گئے تھے) لوٹ لیا جائے گا-

بادوستاں مباحثہ دارم ز سادگی درباب آشنایی نا آزمودہ

لغت : ناآزمودہ: جسے نہ آزمایا گیا ہو--

ترجمہ : میں اپنی سادگی کی بنا پر اپنے دوستوں سے ایک ایسی آشنائی ودوستی پر بحث کرتا رہتا ہوں جسے میں نے آزمایا بھی نہیں ہے-

خجلت نگر کہ درحسناتم نیافتند جز روزہ درست بہ صہبا کشودہ

لغت : خجلت: شرمندگی-- حسناتم: میری نیکیاں-- نیافتند: یعنی قضاوقدر نے نہ پایا--

ترجمہ : ذرا میری شرمساری ملاحظہ کر، یعنی کس قدر شرمساری کی بات ہے کہ میری نیکیوں (نیک اعمال) میں اس کے سوا اور کچھ نہ ملا کہ

میں نے ایک درست یعنی صحیح روزہ رکھ کر شراب سے افطار کیا تھا۔

دربزم غالب آے وبہ شعر وسخن گراے خواہی کہ بشنوی سخن ناشنودہ

لغت : گراے: مائل ہو-- ناشنودہ: جو نہ سنا یا نہ سنی گئی ہو، ان سنی--

ترجمہ : اگر تیری یہ خواہش ہے کہ تو ان سنی باتیں سنے تو تو غالب کی محفل میں آ اور شعر وسخن کی طرف مائل ہو- یعنی غالب کی شاعری میں ایسے افکار وخیالات ہیں، جو کسی دوسرے شاعر کی شاعری میں نہیں ہیں-

---

غزل #6

چوں زباں ہالال وجانہا پر زغوغا کردہ (کردی ای) بایدت از خویش پرسید آنچہ باما کردہ (کردہ ای)

لغت : لال: گونگی-- غوغا: شور، ہنگامہ-- بایدت: تجھے چاہئے--

ترجمہ : اے محبوب حقیقی چونکہ تو نے زبانوں کو گنگ کر دیا اور جانوں میں بے قراریوں بے تابیوں کے ہنگامے بھر دیئے ہیں (تو اب تو ہم سے کیا پوچھتا ہے کہ ہم پر کیا گذری)- تجھے چاہئے کہ تو خود اپنے آپ سے پوچھے کہ تو نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے- یعنی کیا ظلم کیا ہے- تقریباً اس ساری غزل میں خدا یعنی محبوب حقیقی، شاعر کا مخاطب ہے-

گرنہ ای مشتاق عرض دستگاہِ حسن خویش جاں فدایت، دیدہ را بہرچہ بینا کردہ (کردہ ای)

لغت : عرض: اظہار، نمایش-- دستگاہ حسن: حسن کی شان-- جان فدایت: تجھ پر جان قربان--

ترجمہ : اگر تو اپنے حسن کی شان کی نمایش کا مشتاق نہیں ہے تو پھر، تجھ پر جان قربان، تو نے آنکھوں کو کس لئے بینائی سے نوازا ہے- قرآن کی رو سے کائنات کی ہر ہر شے میں وہ جلوہ فرما ہے- سعدی نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے :

برگ درختان سبز پیش خداوند ہوش ہر ورقے دفترے ست معرفت کردگاہ

ہفت دوزخ درنہاد شرمساری مضمراست انتقام است ایں کہ با مجرم مدارا کردہ

لغت : نہاد: بنیاد، فطرت، تہ-- مضمر: پوشیدہ-- ہفت دوزخ: مراد دوزخ کے سات طبقے-- مدارا: رعایت یا نرمی--

ترجمہ : شرمساری کی تہ میں سات دوزخ پوشیدہ ہیں- سو تو نے جو گنہگار کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا ہے (اس کی بخشش کی ہے) تو یہ انتقام ہے- یعنی خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے، گناہوں کو بخشنے والا، شاعر کے نزدیک اس کی یہ نرمی گنہگار کو اس بات پر بے حد شرمندہ کر رہی ہے کہ وہ نیک اعمال کی وجہ سے نہیں، خدا کی غفاری کے باعث بخشا گیا ہے اور یہ شرمساری اس کے لئے سات دوزخوں میں جلنے کے برابر ہے- گویا غالب نے خدا کی غفاری پر لطیف طنز کی ہے-

صد کشاد آں را کہ ہم امروز رخ بنمودہ ای مژدہ باد آں را کہ محو ذوق فردا کردہ

لغت : صد کشاد: کھلنے کے سیکڑوں عمل، مراد بے حد خوش بختی--

ترجمہ : وہ انسان بڑا ہی خوش بخت ہے جسے تو نے آج ہی اپنے دیدار سے نوازا ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس سے تو نے کل اپنے دیدار کا وعدہ کیا اور یوں اسے کل کے وعدے کی لذت میں محو کر دیا ہے- کل سے مراد آخرت ہے-

خوبرویاں چوں مذاق خوے ترکاں داشتند　　آفرینش را بر ایشاں خوان یغما کردہ

لغت : خوبرویاں: خوب رو کی جمع، حسین لوگ-- خوے ترکاں: ترکوں کی سی خو خصلت-- آفرینش: خلقت، مراد کائنات-- خوان یغما: لوٹ کا مال--

ترجمہ : حسینوں میں چونکہ ترکوں کی سی خو خصلت تھی، اس لئے تو نے دنیا کو ان کا خوان یغما بنا دیا- یہاں ترک سے مراد تاتاری ہیں جنھوں نے چند صدیاں پہلے بڑے ظلم ڈھائے تھے، اور خوب لوٹ مار کی تھی- حسینوں نے گویا عاشقوں کے دل، اپنے حسن اور ناز و کرشمہ سے، خوب لوٹے، یہ ان کی ایک طرح سے تاتاریوں والی خصلت ہے-

خستگاں را دل بپرسشہاے پنہاں بردہ ای　　با درستاں گر نوازشہاے پیدا کردہ

لغت : خستگاں: خستہ کی جمع، خستہ حال لوگ-- بہ پرسشہاے پنہاں: پوشیدہ انداز میں پوچھ گچھ، یعنی مخفی طور پر خیال رکھا-- پیدا: ظاہر، علانیہ-- درستاں: درست کی جمع، مراد خوشحال، راست باز--

ترجمہ : تو نے اگر خوش حال انسانوں کو اپنی علانیہ مہربانیوں سے نوازا ہے تو خستہ حال انسانوں کے دلوں کو بھی اپنی پوشیدہ پرسشوں نوازشوں سے، جیت لیا ہے، یعنی ہر انسان پر کسی نہ کسی صورت میں نظر کرم فرمائی ہے-

چشمہ نوش است از زہر عتابت کام جاں　　تلخی مے در مذاق ما گوارا کردہ

لغت : چشمہ نوش: شہد کا چشمہ، چشمہ شیریں-- عتابت: تیرا عتاب، غصہ-- کام جاں: حلق--

ترجمہ : تو نے ہمارے ذوق و ذائقہ میں شراب کی تلخی کو گوارا یعنی مرغوب بنا دیا ہے، چنانچہ تیرے عتاب کا زہر ہمارے کام جاں میں چشمہ نوش بن گیا ہے- مطلب یہ کہ شراب تو حرام ہے، جس کا پینا خدا کے عتاب و عذاب کا باعث بنتا ہے، گویا مے خواروں کا شراب کی تلخی گوارا کرنا ایک طرح سے خدا کا اپنے عتاب کو لطف و عنایت میں بدلنا ہے، جسے شاعر نے یوں بیان کیا ہے کہ تیرے عتاب کی تلخی ہمارے لئے چشمہ نوش بن گئی ہے-

ذرہ اے را روشناس صد بیاباں گفتہ ای　　قطرہ اے را آشناے ہفت دریا کردہ

لغت : روشناس: واقف-- گفتہ ای: تو نے کہا ہے-- ہفت دریا: سات سمندر، ہفت قلزم--

ترجمہ : تو نے ایک ذرے کو سیکڑوں بیابانوں کا روشناس کہا ہے، جبکہ ایک قطرے کو ہفت قلزم کا آشنا بنا دیا ہے- یعنی ایک ذرے (مراد انسان، انسانی ہستی) میں سیکڑوں بیابانوں کی وسعت پیدا کر دی ہے، جبکہ ایک قطرے (یہاں بھی انسان ہی مراد ہے) میں سات سمندروں کا سا پھیلاؤ رکھ دیا ہے- یعنی انسان بظاہر ایک ذرہ یا قطرہ ہے، لیکن اس کے دل و دماغ کی وسعتیں لامحدود ہیں-

دجلہ می جوشد ہمانا دیدہ ہا جویاے تست　　شعلہ می بالد مگر در سینہ ہا جا کردہ

لغت : دجلہ: عراق کا مشہور دریا، یہاں مراد سمندر یا دریا-- می بالد: ابھرتا ہے، بھڑکتا ہے--

ترجمہ : ہماری آنکھیں تیری تلاش میں ہیں جبکہ ہمارے سینوں میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں، شاید تو ان میں قیام کئے ہوئے ہے (سمایا ہوا ہے)

جلوہ و نظارہ پنداری کہ از یک گوہر است　　خویش را در پردہ خلقے تماشا کردہ

لغت : پنداری: تو سمجھتا ہے-- گوہر: مراد سلسلہ-- تماشا کردہ ای: نظارہ کر رہا یا دیکھ رہا ہے--

ترجمہ : تیری نظروں میں جلوہ اور نظارہ ایک ہی سلسلے کی دو کڑیاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ تو اپنی مخلوق کے پردے میں آپ اپنا نظارہ کر رہا

ہے۔یعنی کائنات کی ہر شے اور مخلوق میں اس کا جلوہ کار فرما ہے، گویا وہ اس ذریعے سے اپنے آپ کو دیکھ رہا اور اپنا نظارہ کر رہا ہے۔

چارہ در سنگ و گیاہ و رنج با جاندار بود پیش ازاں کایں در رسد، آں را مہیا کردہ

لغت : چارہ: علاج-- رنج: تکلیف، بیماری-- کایں: کہ ایں، کہ یہ-- در رسد: پہنچے، ملے، یعنی آئے-- جاندار: جان والا، جانور اور انسان سب کے لئے استعمال ہوتا ہے--

ترجمہ : چونکہ اب بیماری یا تکلیف میں صرف جاندار مخلوق ہی مبتلا ہوتی ہے اور اس کی دوا پتھر (جمادات) اور گیاہ (نباتات) میں تو نے رکھی ہے، اس لئے (تیری یہ مہربانی ہے کہ) تو نے بیماری سے پہلے ہی اس کی دوا مہیا کر دی۔ سائنس اور فلسفے کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے جمادات (پتھر) وغیرہ کی تخلیق ہوئی پھر نباتات (اگنے والی چیزوں) اور آخر میں حیوانات (یعنی جاندار مخلوق انسان اور حیوان کی)

دیدہ می گرید، زباں می نالد و دل می تپد عقدہ ہا ازکار غالب سربسر وا کردہ

لغت : می گرید: روتی ہیں-- می نالد: نالہ و فریاد کرتی ہے-- می تپد: تڑپ رہا ہے-- عقدہ ہا: گرہیں، مشکلیں-- وا کردہ ای: تو نے کھول یعنی حل کر دی ہیں--

ترجمہ : غالب کی آنکھیں رو رہی ہیں، زباں فریاد کر رہی اور دل تڑپ رہا ہے۔ (یہ تیرا کرم ہے کہ تو نے) اس کی تمام مشکلیں پوری طرح آسان کر دی ہیں، اس کے مسائل کی گرہ کشائی کر دی ہے۔

غزل #7

در زمہریر سینہ آسودگاں نہ اے دل بدیں کہ غمزدہ ای، شادماں نہ (نہ ای)

لغت : زمہریر: سخت سردی-- آسودگاں: آسودہ کی جمع، خوشحال یا آسودہ حال لوگ-- نہ: نہ ای، تو نہیں ہے-- غمزدہ ای: تو غم کا مارا ہے--

ترجمہ : اے دل اگر تو آسودہ حال لوگوں کے سینے کا زمہریر نہیں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو غم کا مارا ہوا ہے، خوش نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ آسودہ حال لوگوں کا دل گویا بالکل سرد ہوتا ہے، اس میں جذبوں اور ولولوں کی تپش نہیں ہوتی۔

اے دیدہ اشک ریختن آئین تازہ نیست خود را ز ما مگیر اگر خوں فشاں نہ (نہ ای)

لغت : اشک ریختن: آنسو گرانا یعنی بہانا-- خوں فشاں: خون بہانے والی--

ترجمہ : اے آنکھ! آنسو بہانا کوئی نیا دستور، نئی بات نہیں ہے، تو اگر خون نہیں بہاتی یعنی خون کے آنسو نہیں بہاتی تو خود کو ہم میں سے مت جان۔ مطلب یہ کہ آنسو تو شروع سے انسان بہاتا چلا آ رہا ہے، لطف تو جب ہے کہ ہماری یا عاشق کی آنکھیں، غم محبت میں، خون کے آنسو روئیں تاکہ ان میں اور عام آنکھوں میں فرق واضح ہو۔

بلبل بہ گوشہ قفس از خستگی منال چوں من بہ بند خار و خس آشیاں نہ

لغت : خستگی: تھکاوٹ، برے حالوں ہونا-- منال: مت فریاد کر-- خار و خس: کانٹے اور تنکے--

ترجمہ : اے بلبل! جب تو میری طرح آشیانے کے خار و خس کی قید میں نہیں جکڑی ہوئی تو پھر گوشہ قفس میں اپنی خستہ حالی پر فریاد نہ کر، چیخ پکار نہ کر۔ شاعر کے نزدیک آشیانے کی زندگی، خار و خس کی بنا پر، پنجرے کی زندگی سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

داغم ز ناکسی کہ بہ تمہید آشتی رنجیدہ ای زغیر و بمن مہرباں نہ

لغت : داغم: مجھے دکھ ہے-- ناکسی: نااہلی، نالائقی-- تمہید: آغاز-- آشتی: صلح، محبت--

ترجمہ : مجھے اپنی ناکسی سے دکھ ہوتا ہے، اس لئے کہ محبت کے آغاز میں تو رقیب سے تو ناراض ہوا ہے لیکن مجھ پر مہربان بھی نہیں ہوا- گویا میں اتنا ہی ناکس ونالائق ہوں کہ اگر مجھ پر تو مہربان نہیں ہوا تو مجھ سے ناراض ہی ہو جاتا-

گوئی یکے ست پیش تو بود ونبود من بامن نشستہ ای و زمن سرگراں نہ

لغت : بود ونبود: ہونا اور نہ ہونا، موجود ہونا اور غیر موجود ہونا، وجود اور عدم-- سرگراں: بوجھل سر، ناراض، بگڑا ہوا--

ترجمہ : تو میرے پاس بیٹھا ہے اور مجھ سے سرگراں نہیں ہے- اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تیرے نزدیک میرا ہونا اور نہ ہونا ایک ہی بات نہیں ہے- یعنی محبوب جب عاشق سے نہیں بگڑتا تو عاشق کے لئے اس کے اس قرب میں کوئی لطف نہیں رہتا، اسی لئے وہ یہ سمجھتا ہے کہ محبوب اس کو ایک طرح سے غیر موجود سمجھتا ہے-

آخر نبودہ ایم در اول خدا پرست با ما ز سادگی ست، اگر بدگماں نہ (نہ ای)

ترجمہ : تو کیا ہم شروع میں خدا پرست نہ تھے؟ تو جو ہم سے بدگماں نہیں ہے، تو یہ تیری سادگی کے باعث ہے-

با خویش در شمار جفا، ہمدم منی باغیر درحساب وفا ہم زباں نہ

لغت : ہمدم منی: تو میرا ساتھی ہے--

ترجمہ : تو اپنی جفائیں شمار کرنے میں میرا ساتھی ہے، جبکہ وفاؤں کی گنتی میں تو غیر (رقیب) کے ساتھ ہم زباں نہیں ہے- گویا محبوب، عاشق پر جفائیں کرتے ہوئے تو اس کی تمناؤں کو پیش نظر رکھتا ہے لیکن رقیب کے ساتھ اتنی وفائیں کرتا ہے کہ اسے ان کی توقع نہیں ہوتی-

دانستہ ای کہ عاشق زارم، گدا نیم دانم کہ شاہدی، شہ گیتی ستاں نہ

لغت : دانستہ ای: تو نے جان لیا ہے-- شہ گیتی ستاں: دنیا کو فتح کرنے والا بادشاہ--

ترجمہ : تو نے (اے محبوب) یہ جان لیا ہے کہ میں تیرا عاشق زار ہوں، کوئی گدا، بھک منگا نہیں ہوں، اور میں یہ جانتا ہوں کہ تو محبوب ہے کوئی فاتح عالم بادشاہ نہیں ہے- گویا عاشق یہ کہنا چاہتا ہے کہ نہ میں کوئی عام آدمی ہوں اور نہ تو کوئی عظیم ہستی، پھر یہ بے رخی کیسی؟ اپنے عاشق سے یہ بے اعتنائی کیوں؟

نازم تلون تو بہ بخت خود و رقیب با او چنیں نبودی و باما چناں نہ ای

لغت : تلون: ایک حالت پر نہ رہنا، رنگ یا انداز بدلنا، غیر مستقل مزاجی--

ترجمہ : میں اپنے اور رقیب کے نصیبے کے سلسلے میں تیری غیر مستقل مزاجی پر ناز کرتا ہوں- تو رقیب کے ساتھ کبھی ایسا نہ تھا (جیسا کہ اب ہے) اور ہمارے ساتھ ویسا نہیں ہے جیسا پہلے کبھی تھا-

با دیدہ چیست کار تو لخت جگر نہ ای در دل چراست جائے تو سوزنہاں نہ

لغت : لخت جگر: جگر کا ٹکڑا-- سوزنہاں: چھپا ہوا یا سینے کا سوز--

ترجمہ : تو ہمارا لخت جگر نہیں ہے، پھر ہماری آنکھوں سے تجھے کیا واسطہ و تعلق؟ تو کوئی سوزنہاں نہیں ہے، پھر تو ہمارے دل میں کیوں سمایا ہوا ہے- یعنی جگر کا خون آنسوؤں کی صورت میں بہتا ہے جس کی بنا پر جگر کا تعلق گویا آنکھ سے ہے- گویا تصویر محبوب، عاشق کی آنکھوں میں ہے جبکہ اس کے دل میں وہ سمایا ہوا ہے-

غالب ز بود تست کہ تنگ است بر تو ہر بر خویشتن ببال اگر درمیاں نہ

لغت : ببال: پھیل-- بود: وجود، ہستی، اپنے وجود کا احساس، انا--

ترجمہ : اے غالب! یہ دنیا جو تجھ پر تنگ ہے تو یہ تیرے اپنے وجود کے احساس کا نتیجہ ہے- اگر تیرا یہ وجود درمیان میں نہ ہو تو تو خود پر جتنا چاہے پھیلتا جا- یعنی اپنے اس وجود کے غرور (انا) کی بنا پر ہی انسان پر زندگی کی تنگیاں گذرتی ہیں، اگر یہ انا نہ ہو تو پورا عالم اس میں سما سکتا ہے-

---

غزل #8

مرز فنا فراغ را مژدہ برگ وسازدہ سایہ بہ مہر واگذار قطرہ بہ بحر بازدہ

لغت : مرز: سرحد، سرزمین، مراد کائنات-- فنا فراغ: فنا ہو جانے والی-- برگ وساز: ساز و سامان-- واگذار: دے دے، حوالے کر دے-- بازدہ: واپس کر دے--

ترجمہ : اس فنا پذیر کائنات کو ساز و سامان کی خوشخبری دے، سایہ سورج کے حوالے کر دے اور قطرہ سمندر کو لوٹا دے، واپس کر دے- سایہ، سورج کے برعکس ہوتا ہے جبکہ قطرے کا تعلق سمندر سے ہے- غالباً یہ کہنا مقصود ہے کہ اس فانی کائنات کا سب ساز و سامان یہیں دھرے کا دھرا رہ جائے گا (کچھ واضح نہیں ہے)

طرہ جیب را زچاک شانہ التفات کش عارض خویش را ز اشک غازہ امتیاز دہ

لغت : طرہ جیب: گریبان کی زلفیں-- شانہ التفات: توجہ و مہربانی کی کنگھی، مراد آرائش کرنے والی کنگھی-- غازہ: سرخی-- غازہ امتیاز: ایسی سرخی جو نمایاں کر دے،-- عارض: گال، رخسار--

ترجمہ : تو اپنے گریبان کی زلفوں کو چاک (پھٹے ہونا) کی کنگھی سے آراستہ کر اور اپنے گالوں کو آنسوؤں کی سرخی سے نمایاں کر- گویا عاشق کے گریبان کا چاک چاک ہونا ہی اس کی سجاوٹ ہے اور اس کے گالوں کی زینت آنسوؤں ہی کی سرخی سے ہے- (جوش جنوں میں گریبان چاک کر لینا اور غم محبت میں آنسو بہانا ہی باعث امتیاز ہے)

داغ بسینہ زیوراست دل بجفا حوالہ کن مے ز شرر گراں تراست سنگ بہ شیشہ سازدہ

لغت : شیشہ ساز: شیشہ بنانے والا-- گراں تر: زیادہ قیمتی-- زیور: آرائش--

ترجمہ : داغ (یعنی دل پہ غم محبت کا زخم) سینے کی آرائش ہے، اس لئے تو دل کو جفا کے سپرد کر دے- شراب، شرر سے زیادہ قیمتی ہے اس لئے تو پتھر کو شیشہ ساز کے حوالے کر دے- پتھر سے شیشہ بھی بنتا ہے اور اس کے باہم ٹکرانے سے چنگاریاں بھی نکلتی ہیں، پھر شیشے سے مراد صراحی بھی ہے- مطلب یہ کہ تو دل پر جفا کی سختیاں جھیل اور پتھر شیشہ ساز کو دے کہ وہ صراحی بنائے جو شراب ڈالنے کے کام آ سکے-

ازنم دیدہ دیدہ را رونق جویبار بخش و زتف نالہ، نالہ را چاشنی گداز دہ

لغت : نم دیدہ: آنکھوں کی تری، یعنی آنسو-- تف: گرمی، تپش-- جویبار: ندی، دریا--

ترجمہ : تو اپنے آنسوؤں سے آنکھوں کو ندی کی سی رونق بخش اور اپنے نالہ و فریاد کی تپش سے نالے کو گداز کی چاشنی دے- یعنی عاشق کی آنکھوں کی شان یہی ہے کہ غم محبت میں ان سے آنسو دریا کی سی روانی سے بہیں جبکہ اس کے نالہ و فریاد میں اتنی گرمی ہو کہ خود نالہ اس میں

پگھل کر رہ جائے۔

شرم کن، آخر اے حیا ایں ہمہ گیرودار چیست؟ خاطر غمزہ باز جو، رخصت ترکتاز دہ

لغت : گیرودار: پکڑ دھکڑ، سخت پابندی-- رخصت ترکتاز: لوٹ مار کی اجازت-- خاطر غمزہ باز جو: غمزہ و کرشمہ کی پھر سے دلداری کر، یعنی پھر سے ناز و ادا شروع کر--

ترجمہ : اے حیا! کچھ شرم کر، آخر یہ گیرودار کیسی ہے؟ تو پھر سے ناز و کرشمہ کی دلداری کر اور اسے (غمزہ کو) لوٹ مار کی اجازت دے۔ اس میں حیا کو مخاطب کیا ہے جس کی بنا پر محبوب کوئی ادا نہیں کرتا اور یوں وہ عاشق کا دل نہیں لوٹتا۔ حیا سے کہا ہے کہ تو محبوب کو ناز و ادا کا مظاہرہ کرنے سے مت روک۔ دراصل حسن کی ساری دل کشی اداؤں سے ہے، اگر یہ نہیں تو حسن بیکار ہے، چنانچہ بقول عرفی!

ز بت نہ گوشہ چشمے نہ چین ابرویے بجیر تم کہ دل برہمن زکف چوں شد

میر تقی میر!

گل ہو، مہتاب ہو، آئینہ ہو خورشید ہو میر اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہے

جدید شاعر احمد ندیم قاسمی!

وہ کشش کچھ اور ہی چیز ہے جسے حسن کہتے ہیں اہل دل نہ جمال عارض و چشم و لب نہ کمال چست قبائی ہے

اے گل تر برنگ و بو ایں ہمہ نازش از چہ رو منت ابر یک طرف، مزد چمن طراز دہ

لغت : نازش: فخر، غرور-- منت: احسان-- مزد: اجرت، حق-- چمن طراز: باغ کی آرائش کرنے والا، باغبان، مالی-- یک طرف: یعنی الگ رہا--

ترجمہ : اے گل تر! تو اپنے رنگ و بو پر کیوں اور کس بنا پر اس قدر نازاں ہو رہا ہے، تیرے اس رنگ و بو پر تو بادل کا جو احسان ہے، وہ الگ رہا (اس کی بات چھوڑ) تو باغبان کی اجرت تو ادا کر۔ یعنی بادل برسنے سے پھولوں میں شگفتگی و تری آتی ہے، جبکہ باغبان کی محنت سے پودے نشوونما پاتے ہیں، اس لئے اس کا حق پہچان۔

یا بہ بساط دلبری عام مکن ادائے لطف یا زنگاہ خشمگیں مژدہ امتیاز دہ

ترجمہ : یا تو تو اپنی دلبری کی بساط پر اپنی ادائے لطف عام نہ کر یا پھر اپنی خشم آلودہ نظروں سے امتیازی شان کی خوشخبری دے۔ یعنی یا تو تو اپنی دلبرانہ اداؤں کو اس قدر عام نہ کر کہ ہر کس و ناکس ان سے لطف اٹھائے یا پھر ایک خشمگیں نگاہ بھی ساتھ ڈال تاکہ وہ جس پر پڑے وہ خود کو ایک خاص شان والا سمجھنے لگے۔ محبوب کی ایسی نگاہ میں ایک ایسا خاص لطف ہے جس سے ہر کوئی بہرہ ور نہیں ہوتا۔

اے تو کہ غنچۂ ترا بحث شگفتن ازبر است سرو کرشمہ بار را درس خرام ناز دہ

لغت : شگفتن: کھلنا-- ازبر: زبانی یاد-- سرو کرشمہ بار: محبوب کا ناز بھرا قد-- غنچہ: کلی، یہاں مراد محبوب کا تنگ دہن-- بحث: مراد ادائیں-- خرام: ٹہلنا، چلنا--

ترجمہ : اے (محبوب)! تیرے غنچہ دہن کو تو کھلنے کی تمام بحث زبانی یاد ہے، یعنی اسے تو ساری ادائیں پوری طرح معلوم ہیں، تو ذرا اپنے نازوں بھرے قد کو بھی تو ناز کے ساتھ خرام کرنے کا درس دے دے، یعنی اسے ناز کے ساتھ خرام کرنا سکھا دے۔

گر بہ غمے کہ خوردہ ام، رخصت اشک و آہ نیست ہم بہ دلے کہ بردہ ای، طاقت ضبط راز دہ

ترجمہ : اگر ان غموں کے ہوتے ہوئے، جو میں نے تیری محبت میں اٹھائے ہیں، مجھے آنسو بہانے اور آہیں بھرنے کی اجازت نہیں ہے، تو پھر

تو کم از کم میرے اس دل کو، جو تو نے چھین لیا ہے، راز ضبط کرنے کی ہمت وطاقت تو دے۔ یعنی عاشق غم محبت کا اظہار آنسو بہا کر اور آہیں بھر کر کرنا چاہتا ہے جو محبوب کو گوارا نہیں، اسی لئے عاشق اس سے مذکورہ ہمت کی درخواست کرتا ہے۔

اے کہ بحکم ناکسی تیرہ زعیش غالبی خیز وز راہ داوری بال ہما بہ کاز دہ

لغت : بحکم ناکسی: نااہلی کی بنا پر-- تیرہ: کدورت کا شکار، ناخوش-- زراہ داوری: انصاف کی رو سے-- کاز: قینچی--

ترجمہ : تو جو اپنی نااہلی اور نالائقی کی بنا پر غالب کی مسرت وشادمانی پر کدورت کا شکار ہے (ناخوش ہے) تو اٹھ اور انصاف کی رو سے ہما کا پر قینچی سے کاٹ دے۔

ہما کے پروں کے سایہ کو مبارک سمجھا جاتا ہے۔ یعنی غالب کو جو عیش ومسرت نصیب ہے تو یہ ہما کے پروں کے سایہ، یا دوسرے لفظوں میں، خدا کے کرم کے باعث ہے۔ اس شعر میں غالب نے گویا اپنے کسی حاسد کو خطاب کیا ہے۔ گویا حاسد کو اگر تکلیف پہنچ رہی ہے تو ہما کے پر کاٹ دے۔ یعنی خوشیاں چھیننے کی کوشش کر دیکھے۔

غزل #9

کیستم؟ دست بمشاطگی جاں زدہ گوہر آمائے نفس از دل دنداں زدہ (زدہ اے)

لغت : کیستم: میں کون ہوں-- مشاطگی جاں: جان کی آرائش-- دست زدہ: مصروف-- گوہر آمائے نفس: نفس یا سانس میں موتی پرونے والا-- دل دنداں زدہ: دانتوں سے چبایا ہوا دل--

ترجمہ : میں کون ہوں؟ (آگے جواب ہے) میں ایک ایسا انسان ہوں جو اپنی روح کی آرائش میں مشغول ہے اور جو اس سلسلے میں دانتوں سے چبائے ہوئے دل یعنی دکھی دل کے موتی کو سانس کے تار میں پرونے والا ہے۔ گویا میں دل کا خون پی پی کر اپنی زندگی کو سنوار رہا ہوں۔

پاس رسوائی معشوق ہمین است اگر وائے ناکامی دست بگریباں زدہ

لغت : پاس: لحاظ، خیال-- دست بگریباں زدہ: ایسا ہاتھ جو گریبان پھاڑ رہا ہو--

ترجمہ : اگر معشوق کی رسوائی کے پاس کا یہی طریقہ ہے (کہ راز محبت میں ضبط سے کام نیا جائے) تو گریبان چاک کرنے والے ہاتھوں کی ناکامی پر افسوس ہے۔ یعنی راز محبت افشا ہونے سے محبوب کی رسوائی کا سامان ہوتا ہے۔ عاشق ضبط نہ کر سکا، گریبان چاک کرنے میں مصروف رہا، اور یوں وہ راز فاش ہو گیا۔ یہ گویا گریباں چاک کرنے والے ہاتھوں کی ناکامی تھی۔

شوق راعربدہ باحسن خود آرا باقی ست من وصد پارہ دلے برصف مژگاں زدہ

لغت : عربدہ: جھگڑا، جنگ-- خود آرا: خود کو سنوارنے والا-- صد پارہ دلے: ایسا دل جس کے سیکڑوں ٹکڑے ہو گئے ہوں--

ترجمہ : عشق کی حسن خود آرا سے جنگ ابھی باقی یعنی جاری ہے۔ میں ہوں اور میرے دل کے سیکڑوں ٹکڑے میری پلکوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ گویا میرے دل کا خون ابھی پلکوں پر آ کر رکا ہوا ہے، اور ابھی خونیں آنسو مزید بہانے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حسن سے عربدہ جاری ہے۔

دل صد چاک نگہ دار بجایش بفرست شانہ اے درخم آں زلف پریشاں زدہ (زدہ اے)

لغت : بجایش بفرست: اسے اس کی جگہ یعنی اس کے مناسب مقام پر پہنچا دے-- نگہ دار: سنبھال کے رکھ-- شانہ اے زدہ: اے

کنگھی کرنے والی، مشاطہ--

ترجمہ : (مشاطہ سے خطاب ہے)- تونے اس محبوب کی گھنگھریالی زلفوں میں کنگھی تو کی ہے (زلفوں کو آراستہ کیا) اب ذرا اپنے دل صد پارہ کو دھیان سے رکھ اور اسے اس کے مناسب مقام پر (یعنی محبوب کی زلفوں میں) پہنچادے- گویا محبوب کی دلکش زلفوں نے مشاطہ کے دل کو بھی بے حد متاثر کیا ہے-

بو کہ درخواب خود آئی وسحر برخیزی ساغر از بادہ نظارہ پنہاں زدہ

لغت : بو: کاش ایسا ہو-- برخیزی: تو بیدار ہو-- ساغر نظارہ پنہاں زدہ: جس نے پوشیدہ طور پر نظارے کی شراب پی ہو--

ترجمہ : کاش کبھی ایسا ہو کہ تو اپنے خواب میں آئے (یعنی خود کو خواب میں دیکھے) اور جب تو صبح کو بیدار ہو تو اس حالت میں بیدار ہو کہ اپنے حسن کے اس نظارہ پنہاں کی شراب کی مستی میں کھویا ہوا ہو- یعنی خواب میں تونے جو اپنے حسن کا نظارہ کیا ہے اس کی بنا پر کیف و سرور کی حالت میں اٹھے-

بہر سرگرمی ما خانہ خراباں باید حسنے از تاب خود آتش بہ شبستاں زدہ

لغت : خانہ خراباں: خانہ خراب کی جمع، برباد گھروں والے-- شبستاں: رات گذارنے کی جگہ، امیروں کے سونے کی جگہ--

ترجمہ : ہم خانہ برباد عاشقوں کی زندگی میں جوش و ولولہ (سرگرمی) پیدا کرنے کے لئے ایک ایسے حسن کی ضرورت ہے جس نے اپنی گرمی اور حدت سے اپنے شبستان کو آگ لگا رکھی ہو- محبوب کے انتہائی درخشاں چہرے کی بات کی ہے-

فارغ از کشمکش عشوہ جنونے دارم پشت پائے بسر کوہ وبیاباں زدہ

لغت : پشت پائے زدہ: جس نے لات ماری ہو، ٹھکرادیا ہو--

ترجمہ : میں محبوب کے عشوہ وناز کی کشمکش سے فارغ ہوں (یعنی میری عشوہ وناز پر کوئی توجہ نہیں)، میرا جنون اس عشوہ محبوب کا پیدا کردہ نہیں ہے، بلکہ وہ ایسا جنون ہے جس نے کوہ وبیابان کو ٹھکرادیا ہے- مطلب یہ کہ میرا جنون بہت وسیع ہے صرف کوہ وبیابان تک ہی محدود نہیں-

حسن در جلوہ گری ہا نکشد منت غیر ہرگل ازخویشتن است آتش داماں زدہ

لغت : نکشد منت غیر: کسی غیر کا احسان نہیں اٹھاتا-- آتش داماں زدہ: وہ آگ جسے دامن سے ہوا دی گئی ہو، یعنی اسے بھڑکایا گیا ہو--

ترجمہ : حسن اپنی جلوہ گریوں میں کسی غیر کا احسان نہیں اٹھاتا، چنانچہ ہر پھول اپنے ہی دامن کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے- پہلے ایک بات کی یا دعویٰ کیا ہے، پھر مثال سے واضح کیا ہے- اس لحاظ سے یہ تمثیل کا شعر ہے- گلاب کا پھول چونکہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے، اس لئے وہ گویا ہوا اور اس کی پتیاں اس کا دامن ہیں جو ہوا دیتی ہیں-

تا چہا مژدہ خوں گرمی قاتل دارد ناوک در رہ دل قطرہ زپیکاں زدہ

لغت : چہا: کیا کیا-- خوں گرمی: جوش-- ناوک: تیر-- قطرہ زدہ: تیز تیز دوڑنے والا--

ترجمہ : دیکھیں اس تیر میں، جو دل کی طرف تیزی سے آرہا ہے، قاتل کے جوش کی کیسی کیسی خوشخبری ہے- یعنی قاتل (محبوب، عاشق کو قتل کرنے پر آمادہ ہے، تیر کی نوک یعنی تیر کا تیزی کے ساتھ آنا قاتل کے اس جوش کا پتہ دے رہا ہے-

خواستم شکوہ بیداد تو انشا کردن قلم از جوش رقم شد خس طوفان زدہ

لغت : انشا کردن: لکھنا-- جوش رقم: تحریر کا جوش-- خس طوفان زدہ: طوفان کا مارا ہوا تنکا--

ترجمہ : میں نے چاہا کہ میں تیرے ظلم و ستم کا شکوہ لکھوں، تو ہوا یہ کہ میرا قلم جوش تحریر میں طوفان زدہ تنکا بن گیا۔ یعنی تیرے ظلم و ستم اتنے ہیں کہ قلم بھی ان کی ہیبت سے طوفان زدہ تنکے کی صورت اختیار کر گیا۔

وائے بر من کہ رقیب از تو بہ من بنماید نامہ واشدہ اے، مہر بعنواں زدہ

لغت : بہ من بنماید: مجھے دکھاتا ہے-- ازتو: تیری طرف سے-- واشدہ: کھلا ہوا--

ترجمہ : میرے لئے کس قدر دکھ کی بات ہے کہ رقیب مجھے تیری طرف سے، اس کے نام آیا ہوا، خط دکھاتا ہے جو کھلا ہوا بھی ہے اور اس پر تیری مہر بھی لگی ہے۔ گویا رقیب اپنے نام محبوب کا یہ خط عاشق کو دکھا کر اسے جلاتا ہے۔

ہدیہ آوردہ ای از بزم حریفاں مارا رخ خوی کردہ زشرم ولب دنداں زدہ

لغت : ہدیہ آوردہ ای: تو تحفہ لایا ہے-- مارا: ہمارے لئے-- رخ خوے کردہ: پسینے سے-- لب دنداں زدہ: ایسے ہونٹ جو دانتوں سے کاٹے ہوئے ہیں--

ترجمہ : شرابور چہرہ تو ہمارے رقیبوں کی محفل سے ہمارے لئے (کیا خوب) تحفہ لایا ہے اور وہ یہ کہ تیرا چہرہ شرم کے مارے پسینے سے تر ہے اور تیرے ہونٹ دانتوں سے کاٹے ہوئے ہیں۔ محبوب کی اس حالت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ رقیبوں نے اس سے کیسا سلوک کیا ہے۔ ہدیہ کا لفظ طنز کے طور پر استعمال کیا ہے۔

بقول مصحفی :

یہ کس کے گھر سے تو شرمندہ ہو کے آیا ہے کہ آج بوندوں سے ساری تری جبیں تر ہے

بقول انور دہلوی :

نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے

عشرت گیاوی :

کہاں سے آئے ہو، اترا ہے چہرہ، خیر تو ہے؟ جبیں پر ہے عرق انفعال، کیا باعث؟

برد در انجمن شعلہ رخانم غالب ذوق پروانہ بے بر زوے چراغاں زدہ

لغت : شعلہ رخاں: شعلہ رخ کی جمع، حسین جن کے چہرے آگ کی طرح روشن ہیں-- برد: لے گیا--

ترجمہ : اے غالب! مجھے میرا اس پروانے کا سا ذوق و شوق، جو چراغ پر جلنے کے لئے اس (چراغ) کی طرف جا رہا ہو، شعلہ رخوں کی محفل میں لے گیا۔ عاشق ایک پروانہ ہے اور حسین چراغ ہیں۔ گویا غالب پروانہ بن کر چراغوں کی محفل میں گیا تاکہ خود کو ان کی آتش محبت میں جلا لے۔

غزل #10

بر دست و پائے بند گرانے نہادہ نازم بہ بندگی کہ نشانے نہادہ (نہادہ ای)

لغت : نہادہ: نہادہ ای، تو نے رکھا ہے-- بندگی: غلامی-- نشانے نہادہ ای: تو نے ایک نشان یعنی امتیاز رکھ دیا ہے--

ترجمہ : تو نے میرے ہاتھ پاؤں پر بھاری زنجیر ڈال دی ہے۔ مجھے اپنی اس غلامی پر فخر ہے کہ اس سے ایک نشان یعنی امتیاز تو مجھے حاصل ہوا۔ قدیم میں غلاموں کو زنجیروں سے باندھ کر رکھتے تھے۔ اسی حوالے سے بات کرتے ہوئے اپنی غلامی پر فخر کیا ہے۔ عاشق کے لئے محبوب کا غلام ہونا بڑی خوش بختی کی بات ہے۔

ایمن نیم زمرگ اگر رستہ ام ز بند دل دوز ناوکے بہ کمانے نہادہ

لغت : ایمن نیم: میں محفوظ نہیں ہوں-- رستہ ام زبند: قید سے آزاد ہوا ہوں-- دلدوز ناوکے: دل کو چیر جانے والا تیر--

ترجمہ : اگر میں تیری قید سے آزاد بھی ہو گیا ہوں تب بھی میں موت سے محفوظ یعنی امن میں نہیں ہوں، اس لئے کہ تو نے اپنی کمان میں ایک دلدوز تیر چڑھا رکھا ہے۔ گویا یہ تیر ایسا ہے کہ اس سے بچنا محال ہے۔

گوہر ز بحر خیزد و معنی ز فکر ژرف بر ما خراج طبع روانے نہادہ

لغت : فکر ژرف: گہری فکر، گہرا تخیل-- طبع رواں: تیز اور ذہین فطرت-- خراج: باج، ٹیکس، ذمہ داری--

ترجمہ : (خدا سے خطاب ہے) موتی سمندر سے ابھرتے ہیں اور گہری فکر و تخیل سے گہرے اور لطیف نکتے پیدا ہوتے ہیں۔ تو نے ہمیں طبع رواں عطا کر کے ہم پر گویا خراج کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ خراج سے مراد ذمہ داری ہے۔ یعنی ایک صاحب طبع رواں شاعر ہر وقت یہی کوشش کرے گا کہ وہ لطیف نکتے پیدا کرے، اور اس کی یہی کوشش گویا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

تادر امید عمر بہ پندار بگذرد ازلطف درحیات نشانے نہادہ

لغت : پندار: خیال--

ترجمہ : (اس میں بھی خالق حقیقی سے خطاب ہے) تو نے (ہماری) زندگی میں لطف کا ایک نشان یعنی پہلو بھی رکھا ہے تاکہ ہماری عمر (لطف) کی امید کے خیال میں بسر ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں انسانی زندگی امیدوں کے بھروسے گذرتی ہے اور اس میں ایک خاص لطف ہے۔ اسی سے یہ ضرب المثل بنی "دنیا بامید قائم" یعنی انسانی زندگی امید پر ہے۔

تاختہ بلا نبود بے گریز گاہ در مرگ احتمال امانے نہادہ

لغت : خستہ بلا: مصیبتوں کا مارا ہو-- گریز گاہ: بھاگنے کی جگہ، یعنی خطروں سے بھاگ کر نکل جانے کی راہ--

ترجمہ : (خالق حقیقی سے خطاب ہے) اس خیال سے کہ مصیبتوں کے مارے ہوئے انسان کے لئے بچ نکلنے کی کوئی راہ پیدا ہو جائے، تو نے موت میں پناہ کا احتمال رکھ دیا ہے۔ یعنی انسان دکھوں مصیبتوں میں گھر کر یہ خیال کرتا ہے کہ موت آنے سے وہ دکھوں سے نجات پا لے گا۔ احتمال سے مراد گمان اور شبہہ ہے، گویا یہ یقینی بات نہیں محض تسلی ہے چنانچہ بقول ذوق :

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

بعض شعرا نے کچھ ایسی ہی بات عشق کے حوالے سے کی ہے مثلاً بقول نعمت خان عالی :

تپیدن، سوختن در خاک و خون غلتیدن و مردن بحمد اللہ کہ درد عاشقی تدبیر ہا دارد

بقول میر :

گھبرا نہ میر عشق میں اس سہل زیست پر جب بس نہ چل سکا تو مرے یار، مر گئے

رازاست گردلے بجفائے شکستہ ای داد است گر سرے بہ سنانے نہادہ

لغت : سنان: برچھی، تیر کی نوک، نیزہ--

ترجمہ : اگر تو نے کسی دل کو جفا یعنی سختیوں سے توڑ کر رکھ دیا ہے تو یہ راز ہے؟ اس کا باعث معلوم نہیں اور اگر تو نے کوئی سر نیزے پر چڑھایا ہے تو کیا انصاف ہے۔ دوسرے مصرعے میں واقعہ کربلا کی طرف اشارہ ہے جس میں دشمن کی فوج نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر نیزے پر چڑھایا تھا۔ غالب کے مطابق یہ کیسا انصاف ہے؟

دوزخ بداغ سینہ گدازے نہفتہ ای قلزم بچشم اشک فشانے نہادہ

لغت : قلزم:۔سمندر۔۔

ترجمہ : تو نے سینے کو گداز کر دینے (پگھلا دینے) والے داغ میں دوزخ چھپا رکھا ہے، جبکہ آنسو بہانے والی آنکھوں میں سمندر بھر دیا ہے۔ یعنی تو نے دل کو جلا دینے والے کچھ ایسے داغ (زخم، ناسور) عطا کئے ہیں کہ دوزخ بھی یوں نہ جلا سکے گا اور آنکھوں میں کچھ ایسے طوفان بھر دیئے ہیں کہ آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتے، مسلسل بہے جا رہے ہیں۔

برہر دلے فسون نشاطے دمیدہ ای بر ہر تنے، سپاس روانے نہادہ

لغت : فسون نشاط: عیش و مسرت کا جادو۔۔ دمیدہ ای: تو نے پھونکا ہے۔۔ سپاس روانے: روح کا احسان۔۔

ترجمہ : تو نے ہر دل میں عیش و مسرت کا ایک جادو پھونک رکھا ہے اور ہر جسم پر روح کا احسان ڈالا ہوا ہے۔ (اس غزل کے بیشتر اشعار کا مخاطب خالق حقیقی ہے۔ کہیں کہیں شاعر نے لطیف طنز سے بھی کام لیا ہے)۔

ہر دیدہ را درے بخیالے کشودہ ای ہر فرقہ را دلے بگمانے نہادہ

لغت : کشودہ ای: تو نے کھول رکھا ہے۔۔ بگمانے: کوئی نہ کوئی وہم۔۔

ترجمہ : تو نے ہر آنکھ کے سامنے تصورات و خیالات کا دروازہ کھول رکھا ہے اور ہر فرقے کے دل میں کوئی نہ کوئی وہم ڈال دیا ہے۔ یعنی ہر فرقے کے لوگ اس خیال و گمان میں مبتلا ہیں کہ وہی صحیح راستے پر ہیں، جبکہ دوسرے فرقے والے غلط راہ پر چل رہے یا کافر ہیں۔

غالب زغصہ مرد، ہمانا خبر نہ داشت کاندر خرابہ گنج نہانے نہادہ

لغت : غصہ: تلخی، بے حد دکھ۔۔ مرد: مر گیا۔۔ ہمانا: گویا کہ۔۔ کاندر: کہ اندر۔۔ خرابہ: ویران جگہ، ویرانہ۔۔ گنج نہانے: ایک پوشیدہ خزانہ۔۔

ترجمہ : غالب غموں دکھوں کا شکار ہو کر آخر مر گیا، گویا اسے اس بات کی خبر ہی نہ تھی کہ (زندگی کے) ویرانے میں ایک پوشیدہ خزانہ بھی رکھا ہوا ہے۔ قدیم میں لوگ اپنا خزانہ کسی ویران جگہ میں لے جا کر چھپا دیتے تھے تاکہ چوروں، ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔ اسی حوالے سے یہ بات کی ہے۔ غالباً یہ کہنا چاہا ہے کہ زندگی میں غم کے علاوہ خوشیاں بھی ہیں۔ انسان کو مایوسیوں کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

ردیف۔ی، ے

غزل #1

س رابر درایں خانہ صد غوغاست پنداری دلے دارم کہ سرکار تمنا ہاست پنداری

لغت : پنداری: تو سمجھے، گویا، لگتا ہے۔۔ سرکار: عدالت، دربار۔۔ نفس: سانس۔۔ غوغا: شور، فریاد۔۔

ترجمہ : یوں لگتا ہے کہ میرے سانس کا کام اس گھر (یعنی دل) کے دروازے پر بے حد فریادیں کرنا ہے۔ مجھے جو دل عطا ہوا ہے وہ گویا تمناؤں اور آرزوؤں کا دربار ہے۔ مطلب یہ کہ میرے دل سے آرزوئیں پھوٹتی ہیں۔ وہ جب پوری نہیں ہوتیں تو میرا سانس بالکل اسی طرح فریادیں کرنے لگتا ہے جیسے کوئی فریادی عدالت یا شاہی دربار کے باہر فریاد کر رہا ہو۔

حباب از فرق عشاق است و موج از تیغ خوبانش　　شہادت گاہ ارباب وفا دریاست پنداری

لغت : حباب: بلبلہ-- فرق: سر-- خوبانش: خوباں، ش، خوب کی جمع، حسین، معشوق ش کا ضمیر دریا سے متعلق ہے-- ارباب: رب کی جمع، بمعنی مالک، کرنے والے--

ترجمہ : معلوم ہوتا ہے کہ سمندر ارباب وفا کی شہادت گاہ (جہاں کسی کو شہید یعنی قتل کیا جائے) ہے، چنانچہ اس میں ابھرنے والے بلبلے گویا عاشقوں یعنی مقتولوں کے سر اور اس کی موجیں حسینوں کی تلواریں ہیں، جن سے عشاق کو قتل کیا گیا ہے۔ نادر تشبیہات ہیں۔

بگوشم می رسد از دور آواز درا امشب　　دل گم گشتہ اے دارم کہ در صحراست پنداری

لغت : بگوشم می رسد: میرے کانوں میں پہنچتی ہے-- درا: گھنٹی، جو قافلے کے کوچ کے وقت بجاتے ہیں--

ترجمہ : آج شب دور سے میرے کانوں میں آواز درا آ رہی ہے، لگتا ہے کہ میرا گم شدہ دل بیاباں میں ہے۔ دل گم گشتہ کا صحرا میں ہونا سے مراد ہے کہ عاشق ہے تو گھر میں لیکن شوق کا جو سودا اس کے سر میں سمایا ہوا ہے، اس کی بنا پر وہ خود کو صحرانوردی میں مصروف سمجھتا ہے۔

ازو باور ندارد دعوی ذوق شہادت را　　نگاہش با رقیب وخاطرش باماست پنداری

لغت : ازو: ازاو، اس سے، اس پر-- باور ندارد: یقین نہیں کرتا-- خاطرش: اس کا دل--

ترجمہ : محبوب کو رقیب کے ذوق شہادت کے دعوے پر یقین نہیں ہے، چنانچہ یوں سمجھو کہ اس کی نگاہیں تو رقیب کی طرف مائل ہیں جبکہ (درپردہ) دل ہمارے ساتھ ہے۔ رقیب محبوب کے سامنے یہ دعوے کر رہا ہے کہ اسے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے کا بڑا شوق ہے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ محبوب رقیب کی فطرت سے آگاہ ہے، اسی لئے اس کے دعوے پر یقین نہیں کرتا جبکہ عاشق کے اس شوق سے آگاہ ہونے کے باعث اس کا دل اس کی طرف متوجہ ہے۔

در و دیوار را در زر گرفت آہ شرر بارم　　شب آتش نوایاں آفتاب انداست پنداری

لغت : در زر گرفت: سنہری کر دیا-- آتش نوایاں: آتش نوا کی جمع، جن کی فریاد میں آگ کی سی گرمی ہو-- آفتاب انداء: دھوپ میں لیٹی ہوئی--

ترجمہ : میری چنگاریاں برسانے والی آہ نے در و دیوار کو سنہری کر دیا ہے۔ آتش نواؤں کی رات بھی دھوپ میں لیٹی ہوتی ہے-- یعنی دھوپ کی طرح روشن ہوتی ہے۔ شرر، آتش اور آفتاب تینوں کی چمک، سنہری ہوتی ہے، اسی حوالے سے یہ کہا کہ آہ شرر بار نے در و دیوار کو سنہری کر دیا یا زریں کر دیا۔

فدایش جاں کہ بہر کشتنم تدبیر ہا دارد　　عتاب من بہ بخت خویشتن بیجاست پنداری

لغت : فدایش جاں: اس پر جان قربان ہو-- بہر کشتنم: میرے قتل کے لئے-- عتاب: ناراضی، برہمی--

ترجمہ : میری جان اس (میرے بخت) پر قربان ہو کہ وہ میرے قتل کی کئی تدبیریں رکھتا ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ اپنے بخت پر میرا عتاب بجا ہے۔ عاشق، محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے میں مسرت محسوس کرتا ہے لیکن جب محبوب ایسا نہیں کرتا تو عاشق اپنے بخت کو برا بھلا کہنے لگتا ہے، حالانکہ بخت کسی اور طرح بھی اس کی یہ تمنا پوری کر سکتا ہے۔

گر ستیم آں قدر کز خوں بیاباں لالہ زارے شد　　خزاں ما بہار دامن صحرا ست پنداری

لغت : گر ستیم: گر ستیم، ہم روے--

ترجمہ : ہم نے اس قدر خون کے آنسو بہائے کہ بیاباں لالہ زار بن گیا، یعنی ہر طرف خونیں آنسوؤں کی سرخی پھیل گئی- گویا ہماری خزاں دامن صحرا کے لئے بہار ہے- اپنی حالت کو خزاں سے اور خونیں آنسوؤں کو بہار سے تشبیہ دی ہے-

جنون الفت ہمچوں خودے دارد، تماشا کن　　شکست صد دل از رنگ رخش پیدا ست پنداری

لغت : ہمچوں خودے: ایک اپنے جیسے-- شکست صد دل: سیکڑوں دلوں کو توڑنا--

ترجمہ : وہ (محبوب) اپنے جیسے کسی حسین کی الفت و محبت کا شکار ہو کر جنون میں مبتلا ہو گیا ہے- ذرا ملاحظہ ہو کہ اس کے اپنے چہرے کے (اڑے ہوئے) رنگ میں سیکڑوں ٹوٹے ہوئے دل نظر آ رہے ہیں- یعنی اس نے اپنے سیکڑوں عاشقوں کے دل جور و جفا سے توڑے اور اب خود دام محبت میں گرفتار ہو گیا ہے-

نوید وعدہ قتلے بگوشم می رسد غالب　　لب لعلش بہ کام بیدلاں گویا ست پنداری

لغت : نوید: خوشخبری-- بگوشم می رسد: میرے کانوں میں پہنچ رہی ہے، آ رہی ہے، گونج رہی ہے-- بہ کام بیدلاں: بے دلوں یعنی عاشقوں کی آرزو پوری کرنے کے لئے-- گویا ست: بول رہے ہیں--

ترجمہ : اے غالب! قتل کے وعدے کی خوشخبری کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی ہے، لگتا ہے کہ اس (محبوب) کے سرخ ہونٹ عاشقوں کی آرزو پوری کرنے کی باتیں کر رہے ہیں- عاشق کو چونکہ محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے کی بڑی خواہش ہوتی ہے، اس لئے جب وہ محبوب کے لب لعلیں ذرا ہلتے دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ محبوب گویا اس کے قتل پر آمادہ ہو رہا ہے اور یہ اس کے لئے خوشخبری ہے-

---

غزل #2

گر نہ نوا ہا سرودے چہ غمستے　　منکہ نیم، گر نبودے چہ غمستے

لغت : چہ غمستے: تو کیا غم ہوتا تو کیا حرج ہوتا-- نیم: میں نہیں ہوں-- نبودے: میں نہ ہوتا--

ترجمہ : اگر میں نغمے نہ الاپتا تو اس میں غم یا حرج کی کیا بات ہوتی، اگر میں نہیں ہوں، اگر میں نہ ہوتا تو کیا ہو جاتا- یعنی میرا ہونا اور نہ ہونا (ہستی اور عدم) یکساں ہے- اردو میں کچھ اور رنگ میں بات کی ہے :

نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا　　ڈبویا مجھ کو "ہونے" نے، نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا

زنگ زدودن نبرد ز آئنہ کلفت　　گر ہمہ صورت زدودے چہ غمستے

لغت : زدودن: مٹانا، اتارنا-- کلفت: تکلیف، مراد، آلایش، کدورت-- زدودے: میں اتار دیتا--

ترجمہ : زنگ اتارنے سے آئینے کی آلودگی نہ گئی- اگر میں اپنی اس ساری (مادی) صورت کو اتار دیتا تو کون سی غم کی بات تھی، تو کیا ہو جاتا- گویا انسانی دل ایک ایسا آئینہ ہے جس پر مادیات کا زنگ لگا ہوا ہے- جب تک یہ زنگ (مادی خواہشات) نہ اتارا جائے اس آئینے کا صیقل ہونا، یعنی تزکیہ نفس ہونا، ممکن نہیں-

گر غم دل بودمے کہ تا دم مردن ہم بخود ازخود فزودمے، چہ غمستے

لغت : بودمے: میں ہوتا-- تادم مردن: مرتے دم تک-- فزودمے: اضافہ کرتا--

ترجمہ : اگر میں غم دل ہوتا اور مرتے دم تک خود ہی اپنے (غم دل) میں اضافہ کرتا رہتا تو کیا حرج ہوتا- گویا غم دل اور اس میں شدت کی خاطر اب دوسروں، ان میں ایک محبوب بھی ہے، کا محتاج ہونا پڑتا ہے-

بخت خود ار بودمے کہ تا بقیامت بے خبراز خود غنودمے، چہ غمستے

لغت : ار: اگر-- غنودمے: میں اونگھتا رہتا--

ترجمہ : اگر میں اپنا نصیبہ ہوتا اور قیامت تک اپنے آپ سے بے خبر ہو کر اونگھتا رہتا، سویا رہتا تو اس میں کون سی خرابی ہوتی- بالواسطہ اپنے بخت خفتہ (سوئے ہوئے نصیبوں) کی بات کی ہے-

نے بہ سخن مزد، نے ستایش، اگر من کشت کدیور درودمے، چہ غمستے

لغت : مزد: اجرت، صلہ-- کدیور: دہقان، مزارع-- درودمے: میں کاٹتا--

ترجمہ : نہ تو شعر و سخن کا کوئی صلہ ہی ہے اور نہ اس کی تعریف و ستایش ہی، لہٰذا اگر میں (شاعر ہونے کی بجائے) مزارع ہوتا اور اپنے مالک (زمیندار) کی فصل کاٹا کرتا تو اس میں کون سے دکھ کی بات ہوتی-

نیست مشامے شمیم جوے اگر من غالیہ چندیں نہ سودمے، چہ غمستے

لغت : شمیم جو: خوشبو تلاش کرنے والا، خوشبو کا خواہشمند-- غالیہ: عطر، خوشبو-- نسودمے: میں نہ پیستا-- مشام: دماغ، سونگھنے کی قوت--

ترجمہ : کوئی ایسا دماغ ہی نہیں ہے جسے خوشبو کی خواہش ہو، اس صورت میں اگر میں غالیہ اس قدر نہ پیستا تو کیا ہو جاتا- غالباً اپنی شاعری کی طرف اشارہ ہے جسے خوشبو کہا ہے اور اپنی اس شعر گوئی کو عطر سازی کا نام دیا ہے- گویا اس کی قدر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا-

چوں در دعویٰ تواں بہ لغو کشودن من بہ ہنر گر کشودمے، چہ غمستے

لغت : در دعویٰ کشودن: دعوے کا دروازہ کھولنا یعنی کسی بات کا دعویٰ کرنا-- بہ لغو: بیہودہ انداز میں--

ترجمہ : جب دعوے کا دروازہ بیہودہ انداز میں کھولا جا سکتا ہے یعنی کسی بیہودہ بات کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے، تو اگر میں یہ دروازہ ہنر سے کھولتا تو اس میں کون سی دکھ یا حرج کی بات تھی- یعنی اگر میں اپنے فن کا دعویٰ کرتا تو میرا یہ دعویٰ بجا ہوتا-

چوں دل یاراں تواں بہ ہزل ربودن من بہ سخن گر ربودمے چہ غمستے

لغت : بہ ہزل ربودن: تمسخر یا ظرافت سے اڑانا، خوش کرنا، موہ لینا، جیتنا--

ترجمہ : جب دوستوں کا دل مزاح و تمسخر سے جیتا جا سکتا ہے تو اگر میں (ان کے دل) شعر و سخن سے جیت لیتا تو کیا حرج ہو جاتا- یعنی میں اپنی شاعری سے ان کے دل خوش کرتا-

گر بہ مثل لال گشتمے کہ سخنہا گفتمے وخود شنودمے چہ غمستے

لغت : لال گشتمے: میں گونگا ہو جاتا-- سخنہا: سخن کی جمع، باتیں-- گفتمے: میں کہتا-- شنودمے: میں سنتا--

ترجمہ : مثال کے طور پر اگر میں گونگا (مشہور) ہو جاتا اور خود ہی باتیں کرتا اور خود ہی سنتا تو یہ کون سے دکھ کی بات تھی-

گر بہ سخن مست گشتمے کہ بہ مستی گفتہ خود را ستودمے چہ غمستے

فت : مست گشتمے: میں مست ہو جایا کرتا-- ستودے: میں تعریف کرتا--

ترجمہ : اگر میں شعر و شاعری میں اتنا مست ہو جاتا کہ عالم مستی میں اپنے ہی کہے ہوئے (اشعار) کی تعریف کیا کرتا تو اس میں کون سی ہرج کی بات تھی-

حیف زعیسیٰ کہ دور رفت وگرنہ معجزہ دم نمودے چہ غمستے

لغت : حیف: افسوس-- معجزہ دم نمودے: پھونک مارنے کا معجزہ دکھاتا--

ترجمہ : افسوس کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دور چلے گئے (یعنی اب نہیں رہے) ورنہ میں بھی اپنے سانس (پھونک) کا معجزہ دکھاتا تو کیا حرج ہوتا- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی طرف اشارہ ہے- وہ پھونک مار کر یا دم پھونک کر مردے کو زندہ کیا کرتے تھے- قرآنی تلمیح ہے- شاعر نے اپنے معجز نما سانس کا دعویٰ کیا ہے-

آہ ز داؤد کاں نماند وگرنہ نالہ بہ لحن آزمودے چہ غمستے

لغت : داؤد: حضرت داؤد جن کی خوش الحانی مشہور تھی، یہ بھی قرآنی تلمیح ہے-- آزمودے: میں آزماتا-- کاں: کہ آں، کہ وہ-- نماند: نہ رہا نہ رہے--

ترجمہ : افسوس کہ حضرت داؤد علیہ السلام نہ رہے وگرنہ میں بھی اپنی فریادوں میں خوش الحانی کا انداز اپناتا تو کیا حرج ہوتا-

قافیہ غالب چونیست پرس زعرفی "گرمن فرہنگ بودے چہ غمستے"

لغت : پرس: پوچھ-- فرہنگ: لغت--

ترجمہ : اے غالب! اگر تجھے کوئی اور قافیہ نہیں مل رہا تو عرفی سے پوچھ لے- اگر میں لغات ہوتا تو اس میں کون سے غم یعنی ہرج کی بات تھی- یہ غزل غالب نے عرفی کی پیروی میں لکھی ہے- دوسرا مصرع عرفی کا ہے- عرفی نے ایک غزل نما قصیدہ بعنوان "در حسب حال خود گوید" لکھا ہے- اس کا مطلع ہے :

گربدل خوش غنودے چہ غمستے بے غم اگر شاد بودے چہ غمستے

اس کا آخری شعر ہے :

قافیہ گر یافتم مکرر بستم گرمن فرہنگ بودے چہ غمستے

(صوفی مرحوم نے کوئی ذکر نہیں کیا)-

غزل #3

دربستن تمثال تو حیرت رقمستے بینش کہ بہ پرکار کشائی علمستے

لغت : تمثال بستن: تصویر یا شبیہ بنانا-- حیرت رقم استے: حیرت نویس ہے، سراپا حیرت ہے -- علمستے: علم استے مشہور ہے-- پرکار کشائی: کسی چیز کا احاطہ کرنا-- بینش: دانائی، بصیرت--

ترجمہ : انسانی بصیرت جو کائنات کی اشیا کا احاطہ کرنے میں شہرت رکھتی ہے، جب تیری صورت کا تصور کرتی ہے تو سراپا حیرت بن جاتی ہے- یہ شعر میں محبوب حقیقی سے خطاب ہو سکتا ہے-

غم را بہ تنومندی سہراب گرفتم خود موج مے از دشنۂ رستم چہ کمستے (کم استے)

لغت : گرفتم: میں نے پکڑا یعنی میں نے سمجھا-- دشنہ: خنجر-- موج مے: شراب کی لہر یعنی شراب--

ترجمہ : میں نے غم کو سہراب کی سی طاقت والا سمجھا لیکن یہ موج مے بھی تو کسی طرح سہراب کے خنجر سے کم نہیں ہے- سہراب اور رستم بیٹا اور باپ تھے (قدیم ایرانی روایت کے مطابق) دونوں مخالف فوجوں سے تعلق رکھتے تھے- ایک جنگ میں باپ (رستم) اور بیٹے میں لڑائی ہوئی- (دونوں کو اپنے اس رشتے کا علم نہ تھا)- سہراب نے رستم کو خوب مارا- بعد میں رستم نے اس پر خنجر چلا کر اسے ختم کر دیا- اس حوالے سے شاعر کے مطابق صرف شراب ہی ایک ایسی چیز ہے جو غم کو ختم کر سکتی ہے-

بیداد بود یکسرہ ہشتن بکمر بر زلفے کہ ز انبوہی دل خم بہ خمستے

لغت : یکسرہ: پورے طور پر، بالکل-- ہشتن: چھوڑنا، لٹکا چھوڑنا-- انبوہی دل: دلوں کی کثرت، ہجوم-- خم بہ خم استے: پیچ در پیچ ہے--

ترجمہ : اس زلف کو، جو دلوں (یعنی عاشقوں کے دلوں) کے ہجوم کے باعث پیچ در پیچ بنی ہوئی ہے (یعنی اس زلف کے پیچ و خم میں عاشقوں کے دل کثرت سے الجھے ہوئے ہیں)، پوری طرح کمر پر لٹکا چھوڑنا بڑے ظلم کی بات ہے- گویا محبوب کی دراز زلفیں عاشقوں پر ستم ڈھاتی ہیں-

خرسندی دل پردہ کشائے اثرے ہست شادم کہ مرا ایں ہمہ شادی بغمستے

لغت : خرسندی: خوشی، مسرت-- پردہ کشا: مراد ظاہر کرنے والی-- شادی: خوشی، شادمانی--

ترجمہ : میرے دل کی خوشی سے پتہ چلتا ہے کہ (محبوب کے دل پر) کچھ اثر ہوا ہے- میں اس بات پر خوش ہوں کہ میری یہ تمام مسرت و شادمانی غم کے باعث ہے- مطلب یہ کہ میں جو غم محبت کا شکار ہو کر بھی خوش ہوں تو میرے اس غم کا اثر ضرور محبوب کے دل پر ہوا ہو گا-

گفتن زمیاں رفتہ و دانم کہ ندانی با من کہ بمرگم ز تو پرسش ستمستے

لغت : زمیاں رفتہ: ختم ہو گیا، سلسلہ ختم ہو گیا-- بمرگم: میری موت میں یعنی نزاع کے وقت--

ترجمہ : بات کرنے یا کچھ کہنے کا تو سلسلہ ہی ختم ہو گیا- ہاں! میں اتنا جانتا ہوں کہ تجھے یہ معلوم نہیں کہ اس موقع پر جب کہ میں نزاع کی حالت میں ہوں، تیرا میری مزاج پرسی کرنا ایک ستم ہے-

ایں ابر کہ شوید رخ گلہائے بہاری از دامن ما پرورش آموز نمستے

لغت : شوید: دھوتا ہے-- پرورش آموز: پرورش پانے والا، درس لینے والا--

ترجمہ : یہ بادل جو موسم بہار کے پھولوں کے چہروں کو دھوتا ہے، وہ ہمارے ہی دامن سے نمی پہنچانے کا سبق لیتا ہے- گویا عاشق کا دامن، غم محبت میں، آنسوؤں کے سیلاب میں ڈوبا ہوا ہے-

در بادیہ از ریزش خونابہ مژگاں رد داد مرا ہر رگ خارے قلمستے (قلم استے)

لغت : بادیہ: بیاباں، جنگل-- ریزش: ٹپکنا-- روداد: داستان--

ترجمہ : میری پلکوں سے جو خون ٹپک رہا ہے (خون کے آنسو ٹپک رہے ہیں)، اس کی وجہ سے بیابان کا ہر ہر کانٹا میری داستان غم لکھنے کی خاطر گویا قلم بن گیا ہے- گویا عاشق صحرانوردی کے دوران، خونیں آنسو بہا کر، ہر رگ خار پر اپنی داستان غم لکھنے میں کھویا ہوا ہے-

زاں ساں کہ نظر خیرہ کند برق جہاں سوز باحرف تمنائے تو، گفتن دژمستے

لغت : زاں ساں: جس طرح سے-- خیرہ کند: تاریک کردیتی ہے-- جہاں سوز: دنیا کو جلادینے والی-- گفتن دژم است: زبان پریشان ہوتی ہے--

ترجمہ : جس طرح جہاں سوز بجلی نظروں کو خیرہ کردیتی ہے، اسی طرح تیری تمنا کی بات کرنا زبان کو پریشان کردیتا ہے- گویا عاشق کے لئے محبوب کی تمنا کا اظہار کرنا اس کے بس کی بات نہیں-

درعہد تو ہنگام تماشاے گل از شرم نظارہ وگل غرقہ خوناب ہمستے

لغت : ہنگام: وقت، موقع-- غرقہ خوناب ہم است: ایک دوسرے کے خون میں ڈوب جاتے ہیں--

ترجمہ : تیرے (حسن کے) دور میں پھولوں کا نظارہ کرتے وقت پھول اور نظارہ دونوں شرم کے مارے ایک دوسرے کے خون میں ڈوب ڈوب جاتے ہیں- یعنی پھولوں کا حسن محبوب کے حسن سے بہت کمتر ہے، پھول کو تو اپنی اس کمتری پر شرم آتی ہے اور نظارے کو اس بات کی کہ میں کسی کمتر حسن کا نظارہ ہوں-

زیں نقش نو آئیں کہ برانگیختہ غالب کاغذ ہمہ تن وقف سپاس قلمستے

لغت : نقش نو آئیں: نئے طرز کا نقش، مراد شاعری میں نیا طرز اختیار کیا ہے-- برانگیختہ: ابھارا ہے--

ترجمہ : غالب نے یہ جو نئے انداز کی نقش گری کی ہے، اس کی وجہ سے کاغذ ہر وقت قلم کا شکریہ ادا کرنے میں مصروف رہتا ہے- اپنی نئے طرز کی شاعری کو کاغذ اور قلم کے لئے باعث امتیاز قرار دیا ہے-

---

غزل #4

اے بہ صدمہ آہے بر دلت زما بارے ایں قدر گراں نبود نالہ اے زبیمارے

لغت : بارے: ایک بوجھ ہے-- گراں: بھاری، بوجھل--

ترجمہ : (اے محبوب) ہماری ایک آہ کے صدمے سے تیرے دل پر ہماری طرف سے ایک بوجھ سا پڑ گیا ہے- لیکن ایک بیمار محبت کا نالہ وفریاد اس قدر تو بوجھل نہیں ہوتا- گویا محبوب اس قدر نازک مزاج ہے کہ عاشق کی ایک آہ بھی برداشت نہیں کرسکتا-

وہ کہ باچنیں طاقت را بر دم تیغ است پاے برنمی تابد رنج کاوش خارے

لغت : دم تیغ: تلوار کی دھار-- برنمی تابد: تاب نہیں لاتا، برداشت نہیں کرتا-- کاوش: چبھن، خلش--

ترجمہ : اس طرح کی طاقت (کم طاقتی) کے ہوتے ہوئے ہمارا راستہ تلوار کی دھار پر ہے (یعنی تلوار کی دھار پر سے گذرنا پڑ رہا ہے) جبکہ اپنی حالت اب ایسی ہے کہ پاؤں ایک کانٹے کی چبھن کی تکلیف بھی برداشت نہیں کرسکتا-

درجنوں بمن ماناست گرز عجز خود گردد نالہ اے کہ برخیزد ازدل گرفتارے

لغت : بمن ماناست: مراد میرے نزدیک--

ترجمہ : وہ نالہ وفریاد جو ایک گرفتار محبت دل سے اٹھتا ہے، میرے نزدیک، اس کے ہوتے ہوئے ایسے دل کا جنوں میں عجز سے خون ہو جانا ہی مناسب ہے- یعنی محبت کا مارا ہوا دل اگر یونہی نالہ وفریاد میں لگا رہتا ہے تو بہتر ہوگا کہ وہ جنوں میں خون ہو کر رہ جائے-

غم چہ در ربود ازما اینک آنچہ بود از ما سینہ اے و اندوہے، خاطرے وآزارے

لغت : در ربود: اڑالیا، اچک لیا، چھین لیا--

ترجمہ : غم محبت نے ہم سے کیا چھینا ہے؟ جو کچھ ہمارے پاس تھا یعنی ایک سینہ، دکھ، ایک دل اور آزار، وہ تو بدستور ہمارے پاس ہے- گویا غم محبت ہمارا کوئی سرمایہ نہیں چھین سکا-

اے فنا درے بکشا بو کہ در تو بگریزد ہم زخلق نومیدے، ہم زخویش بیزارے

لغت : درے بکشا: کوئی دروازہ کھول-- بوکہ: ممکن ہے کہ-- بگریزد: بھاگ جائے، دوڑ آئے--

ترجمہ : اے فنا! تو کوئی دروازہ کھول دے، ممکن ہے کہ لوگوں سے ناامید کوئی انسان اور اپنی ذات سے بیزار کوئی شخص تیری طرف دوڑ آئے- گویا ان دونوں کا علاج فنا یا موت ہی میں ہے- دوسروں سے کوئی امید کرنا ممکن نہیں، اسی طرح جو خود سے بیزار ہے اس کی زندگی کس کام کی-

بہرہ از وجودم نیست، زیں کشش کشودم نیست پا و داغ رفتارے دست وحسرت کارے

لغت : بہرہ: حصہ-- کشودم: مجھے رہائی یا چھٹکارا-- وجود: ہستی، زندگی--

ترجمہ : مجھے اپنے وجود سے کوئی حصہ بھی نہیں ملا (کچھ حاصل نہیں ہوا) اور اس کی کشش سے کسی چھٹکارے کا بھی امکان نہیں- بس ایک پاؤں ہیں تو ان میں چلنے کی طاقت نہیں اور ہاتھ ہیں تو کام کرنے کی حسرت کا شکار ہیں- اپنی بے بسی اور بدنصیبی کی بات کی ہے-

ناز مومن وکافر برچہ دستگاہ آخر سبحہ اے ومسواکے، قشقہ اے و زنارے

لغت : برچہ دستگاہ: کس برتے پر-- سبحہ اے: ایک تسبیح-- قشقہ اے: ایک ماتھے کا ٹیکا-- زنارے: دھاگا جو ہندوؤں کا متبرک دھاگا جو وہ گلے میں ڈالتے ہیں--

ترجمہ : مومن اور کافر آخر کس برتے پر ناز کرتے ہیں- بس یہی کہ مومن کے پاس ایک تسبیح اور مسواک ہے اور کافر کے پاس ایک قشقہ اور زنار ہے- اس موضوع پر شعرا نے اپنے اپنے انداز میں بات کی ہے :

اوحدی مراغی

مومن ز دیں برآمد وصوفی زاعتقاد ترسا محمدی شدو عاشق ہماں کہ ہست

عرفی :

عاشق ہم ازاسلام خراب است وہم از کفر پروانہ چراغ حرم و دیر نداند

خود غالب :

مقصود ما ز دیر وحرم جز حبیب نیست ہرجا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

منوہر توسنی :

شیخ مستغنی بدین وبرہمن مغرور کفر مست حسن دوست را با کفرو ایماں کار نیست

برجنوں صلائے زن، عقل راقفائے زن دادہ ای ز نامردی سربہ بند دستارے

لغت : صلائے زن: دعوت دے-- قفائے زن: ایک تھپڑ مار، اسے پیچھے پھینک-- نامردی: بزدلی، کم ہمتی--

ترجمہ : تو جنون کو دعوت دے، اسے بلا اور عقل کو تھپڑ رسید کر- تو نے اپنی کم ہمتی سے سر کو دستار کی قید میں دے رکھا ہے یعنی سر پر فضیلت کی دستار سجا رکھی ہے- گویا اصل فضیلت جنون میں ہے، یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اپنے مقصد اعلیٰ کے حصول کے لئے ممکن لگن سے

جدوجہد کرنا۔

شوخی شمیمش بیں، جنبش نسیمش بیں　　غنچہ راست آہنگے سرو راست رفتارے

لغت : شمیمش: اس کی خوشبو-- نسیمش: اس کی نسیم، ہوا-- آہنگے: ایک نغمہ--

ترجمہ : ذرا اس کی خوشبو کی شوخی ملاحظہ ہو اور اس کی نسیم کا خرام دیکھو، کہ کلی سے نغمہ ابھر رہا ہے اور سرو میں رفتار آگئی ہے۔ گویا کلی کچھ اس طرح منہ کھولے ہوئے ہے جیسے نغمہ الاپ رہی ہو۔

کاش کاں بت کاشی در پذیردم غالب　　"بندہ توام" گویم گویدم ز ناز "آرے"

لغت : کاں: کہ آں، کہ وہ-- بت کاشی: یعنی بنارس کابت (محبوب)، بنارس ہندوؤں کا ایک مقدس مقام ہے-- درپذیردم: مجھے قبول کر لے--

ترجمہ : غالب! کاش وہ بنارس کی حسینہ مجھے قبول کرلے۔ میں اس سے کہوں کہ "میں تیرا غلام ہوں" اور وہ جواب میں ناز کے ساتھ کہے "ہاں"۔ یعنی تجھے اپنا غلام قبول کرلیا۔

غزل #5

بدیں خوبی خرد گوید کہ کام دل مخواہ از وے　　نکو روے و نکوکار و نکونام است آہ از وے

لغت : کام دل مخواہ: دل کی خواہش یا آرزو نہ چاہ--

ترجمہ : ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے کہ وہ حسین چہرہ ہے، نیکوکار ہے اور نیک نام ہے، عقل مجھ سے کہتی ہے کہ تو اس سے کسی دلی آرزو کی خواہش نہ کر، اس سے اپنی کسی دلی خواہش کا اظہار نہ کر۔ یہ افسوس کی بات ہے۔

نگارم سادہ ومن رند رنگ آمیز رسوایم　　چہ نقش مدعا بندم بدیں روے سیاہ ازوے

لغت : رنگ آمیز: سادہ کی ضد، پرکار، جس نے رنگ آمیزیوں سے اپنی آرائش کی ہو-- چہ نقش مدعا بندم: مراد یہ کہ میں اپنے مقصد ومطالبہ کا تقاضا کیسے کروں--

ترجمہ : میرا محبوب سادہ مزاج ہے جبکہ میں (اس کے برعکس) ایک ہوشیار وپرکار رند ہوں اور رسوائے زمانہ بھی۔ اس صورت میں میں اپنی اس روسیاہی کے ہوتے ہوئے اس سے اپنے کسی مقصد کا تقاضا کیونکر کرسکتا ہوں۔ یعنی میں اپنی اس حالت کی بنا پر اس بات کی جرات ہی نہیں کرسکتا۔

بموج نالہ می روبم غبار ازدامن زینش　　کمیں ہا دیدہ ام غافل نیم در صید گاہ ازوے

لغت : می روبم: میں جھاڑتا ہوں، صاف کرتا ہوں-- زینش: اس کے گھوڑے کی زین-- کمین ہا: کمین کی جمع، کمینگاہیں، جہاں شکاری، شکار کی گھات میں چھپتا ہے-- صید گاہ: شکار گاہ--

ترجمہ : میں نے بہت سی کمین گاہیں دیکھی ہیں، میں اس شکار گاہ میں اس سے غافل نہیں ہوں، چنانچہ میں اپنے نالہ وفریاد کی لہروں ہی سے اس کے گھوڑے کی زین کی گرد صاف کرتا رہتا ہوں۔

جنون رشک رانازم کہ چوں قاصد رواں گردد　　دوم بے خویش وگیرم نامہ اندر نیمہ راہ ازوے

لغت : رواں گردد: روانہ ہوتا ہے-- دوم بے خویش: بیخود ہو کر بھاگتا ہوں--

ترجمہ : میں اپنے جنون رشک پر ناز کرتا ہوں کہ جب نامہ بر (میرا خط لے کر) روانہ ہو جاتا ہے تو میں بے خود ہو کر اس کے پیچھے بھاگتا ہوں اور آدھے راستے ہی میں اسے روک کر اس سے خط لے لیتا ہوں- گویا عاشق کے لئے، کسی اور کا محبوب کی طرف جانا یا اس کا نام لینا بڑے رشک کا باعث بلکہ ناقابل برداشت ہے-

چنانچہ غالب ہی کے بقول!

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

حسرت موہانی!

مجھ سے پوچھا نہ گیا نام ونشاں بھی ان کا جستجو کی کوئی تمہید اٹھائی نہ گئی

فیضی!

خوش دلم گر دیدہ من شد سفید از انتظار کز پی دیدار جاناں دیدہ ہم نا محرم است

بوعلی قلندر!

غیرت از چشم برم روے تو دیدن ندہم گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

بقول شاعر!

می روم زیں کوے وز رشک محبت می روم بسکہ بامن آشنا گشتی زغیرت می روم

غالب!

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے میں اسے دیکھوں؟ بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

چہ سنجم داوری یا سامری سرمایہ محبوبے کہ باشد چوں دل داور زبان داد خواہ ازوے

لغت : سامری سرمایہ: سامری، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا مشہور ساحر جس نے حضرت کی غیر موجودگی میں ایک گوسالہ بنا کر بنی اسرائیل کو گمراہ کیا تھا یہاں مراد، ساحر، جادوگر-- چہ سنجم داوری: انصاف کی کیا توقع رکھوں-- داور: منصف، انصاف کرنے والا--

ترجمہ : میں اس ساحر محبوب کے ہوتے ہوئے یا اس کی موجودگی میں کسی انصاف کی کیا توقع کر سکتا ہوں، جہاں خود منصف کا دل بھی زبان بن کر اس سے داد کا طالب ہونے لگے- یعنی داور بھی اس کے حسن سے بے حد متاثر ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جائے-

زہم دوریم با ایں مایہ نسبت، نامرادی بیں شب تاریک ازما باشدو روے چو ماہ ازوی

لغت : زہم دوریم: ہم ایک دوسرے سے دور ہیں-- باایں مایہ: اس قدر-- نسبت: تعلق، قرب--

ترجمہ : ذرا ہماری (عاشق کی) بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ ہم دونوں (عاشق و محبوب) اس قدر تعلق و قرب کے باوجود ایک دوسرے سے دور ہیں- ہماری رات تاریک ہے جبکہ اس کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہے- گویا یہ دونوں باتیں (شب تاریک اور روے چوماہ) ایک طرح سے باہمی دوری ہے-

شکستن را خدایا ہم بدیں اندازہ قسمت کن دلے از ما وعہدو طرہ وطرف کلاہ ازوے

لغت : شکستن: ٹوٹنا، شکستن دل، دل کا ٹوٹنا، طرہ شکستن، زلفوں کا بل کھانا، عہد شکستن، وعدہ توڑنا اور طرف کلاہ شکستن، ٹوپی ٹیڑھی رکھنا،

شاعر نے ان حوالوں سے شکستن کی بات کی ہے--
قسمت کن: تقسیم کر--
ترجمہ : الٰہی! تو "شکستن" کو بھی اس انداز سے تقسیم کر کہ دل ہمارا ہو (جو ٹوٹے) عہد اس کی طرف سے ہو (وہ وعدہ نہ نبھائے) اسی طرح زلفوں اور طرف کلاہ کا تعلق بھی اس سے ہو (اس کی زلفیں بل کھائیں اور وہ کلاہ ٹیڑھی رکھے جو دلکشی کی علامت ہے)- محبوب کی یہ تینوں کیفیتیں اسی انداز سے عاشق کا دل توڑنے کا باعث بنیں گی-

بتاں را جلوہ نازش بوجد آرد شگرفی بیں برہمن باشد اما دیر گردد خانقاہ ازوے

لغت : شگرفی بیں: عجیب یا حیران کن بات دیکھو-- دیر: بتکدہ--
ترجمہ : یہ حیران کن بات ملاحظہ ہو کہ میرے محبوب کا نظارہ بتوں یعنی دوسرے حسینوں کو بھی وجد میں لاتا ہے- وہ ہے تو برہمن (یعنی کافر) لیکن اس کی وجہ سے بتکدہ، خانقاہ بن جاتا ہے- خانقاہ اس حوالے سے کہا کہ خانقاہ میں صوفیا پر یاد خدا میں وجد و حال طاری ہوتا ہے- چنانچہ اس کافر محبوب کو دیکھ کر دوسرے حسین دیر میں وجد کرنے لگتے ہیں-

شدم غرق شط نظارہ و باغیر در تابم کہ دانم می تراود دعوی ذوق نگاہ ازوے

لغت : شط نظارہ: نظارے کا دریا-- در تابم: میں پیچ و تاب میں ہوں، پیچ و تاب کھا رہا ہوں-- می تراود: ٹپکتا ہے--
ترجمہ : میں تو اس (محبوب) کے دریائے نظارے ہی میں غرق ہو کر رہ گیا (یعنی اس کے نظارہ حسن میں کھو گیا) جبکہ رقیب کے بارے میں پیچ و تاب کھا رہا ہوں، اس لئے کہ مجھے علم ہے کہ اس کی آنکھوں میں ذوق نگاہ کا دعویٰ ٹپک رہا ہے- گویا عاشق تو نظارہ حسن کے آغاز ہی میں کھو گیا جبکہ رقیب کے لئے اس نظارے کی تاب لانا ممکن نہ تھا، چنانچہ اس کی آنکھوں سے محض اس کا دعویٰ جھلک رہا ہے-

نگاہش شرمگیں باشد چو مژگاں سرکش است فرو ماند سپہ دارے کہ برگردد سپاہ از وے آرے

لغت : آرے: ہاں، واقعی-- فرو ماند: عاجز ہو جاتا ہے-- سپہ دار: سپاہ سالار، فوج کا سردار-- برگردد: باغی ہو جاتی ہے--
ترجمہ : جب اس کی پلکیں سرکش ہوں تو اس کی نگاہیں شرم سے دوچار ہو جاتی ہیں، واقعی جب فوج باغی ہو جائے تو سپہ سالار عاجز ہو کے رہ جاتا ہے- صنعت تمثیل کا شعر ہے- نگاہوں کو سپہ دار سے اور پلکوں (ان کی کثرت کی وجہ سے) فوج سے تشبیہ دی ہے-

بہ غالب آشتی کردیم دیگر داوری نبود گزاف دائمی ازما، شراب گاہ گاہ ازوی

لغت : آشتی کردیم: ہم نے صلح کر لی-- دیگر داوری نبود: اب انصاف نہیں ہو گا-- گزاف دائمی: مسلسل بیہودہ باتیں کرنے کا عمل--
ترجمہ : ہم نے غالب سے صلح کر لی ہے- اب انصاف کی بات چھوڑو- وہ تو کبھی کبھار شراب پیئے اور ہماری طرف سے فضول قسم کی باتوں کا سلسلہ مستقل طور پر جاری رہے- گویا یہ صلح ہے، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ وہ اپنا شغل جاری رکھے، ہم اپنا شغل جاری رکھیں گے-

---

غزل #6

نخواہم از صف حوراں ز صد ہزار یکے مرا بس است زخوبان روزگار یکے

ترجمہ : میں لاکھوں حوروں میں سے کسی ایک کی بھی خواہش نہیں رکھتا، میرے لئے تو دنیا کے حسینوں میں سے کوئی ایک حسین ہی کافی

ہے- گویا نونقد، نہ تیرہ ادھار-

سراغ وحدت ذاتش تواں زکثرت جست کہ سائراست در اعداد بیشمار یکے

لغت : وحدت ذاتش: اس یعنی خدا کی ذات کی وحدت-- تواں جست: تلاش کیا جاسکتا ہے-- سائر: چلنے والا-- یکے: ایک یعنی ایک کا عدد--

ترجمہ : وحدت ذات خداوندی کا سراغ (کھوج، پتا) کثرت ہی میں تلاش کیا جاسکتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح ایک کا عدد تمام عددوں میں چلتا ہے یعنی ان میں موجود ہوتا ہے- کائنات کی ہر شے میں محبوب حقیقی کا جلوہ کار فرما ہے- اشیائے کائنات کثرت ہیں اور جلوہ ایک ہی- یہی اس بات کی علامت ہے کہ وہ ذات یکتا و واحد ہے-

کسے کہ مدعی سستی اساس وفاست نشاں دہد ز بناہائے استوار یکے

لغت : سستی: کمزوری، مضبوط نہ ہونا-- اساس وفا: وفا کی بنیاد-- بناہائے استوار: مضبوط بنیادیں-

ترجمہ : جو کوئی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وفا کی بنیاد کمزور یعنی غیر مضبوط ہے، وہ مضبوط بنیادوں میں سے ایک کی نشان دہی کرتا ہے- اس کا یہ دعویٰ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ کسی مضبوط بنیاد کا قائل ہے، اور یہ مضبوط بنیاد بے وفائی ہی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ اس پر پوری طرح یا مضبوطی سے ڈٹا ہوا ہے- سستی اور استوار میں صنعت تضاد ہے-

چگویم از دل وجانے کہ دربساط من است ستم رسیدہ یکے، نا امیدوار یکے

لغت : چگویم: چہ گویم، میں کیا کہوں-- بساط: مراد سرمایہ--

ترجمہ : میں اپنے دل اور اپنی جان کے بارے میں، کہ یہی میرا سرمایہ ہیں، کیا کہوں؟ بس یہی ہے کہ ایک ستم رسیدہ ہے (یعنی جان) اور ایک یعنی دل ناامیدوار ہے- بالواسطہ قضاوقدر کا شکوہ ہے کہ اس نے مجھے کیسے دل وجان عطا کئے-

دو برق فتنہ نہفتند درکف خاکے بلائے جبر یکے، رنج اختیار یکے

لغت : نہفتند: انہوں نے یعنی قضاوقدر نے چھپا رکھے ہیں-- کف خاکے: خاک کی ایک مٹھی، انسان-

ترجمہ : قضاوقدر نے انسان میں دو فتنوں کی بجلی چھپا رکھی ہے- ایک جبر کی مصیبت اور دوسری اختیار کا دکھ- فلسفہ جبر واختیار کی بات کی ہے- یعنی انسان مجبور محض ہے، اس کے اختیار میں کچھ نہیں، جبکہ ذات خداوندی مختار کل ہے- بقول میر تقی میر:

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عبث بدنام کیا

راسخ!

مت کہو مختار ہم سے جبریوں کو تم کہ آہ چشم ودل پر بھی نہ اپنے اختیار اپنا ہوا

دلا منال کہ گویند درصف عشاق ستوہ آمدہ از جور خوے یار یکے

لغت : منال: مت رو، فریاد نہ کر-- ستوہ آمدہ: تنگ آگیا ہے-- جور خوے یار: محبوب کی خصلت وفطرت کا ستم-- یکے: ایک، یعنی فلاں--

ترجمہ : اے دل! تو نالہ وفریاد نہ کر، اس لئے کہ تیرے اس نالہ وفریاد سے عاشقوں کے گروہ میں اس بات کا چرچا ہو گا کہ فلاں اپنے محبوب کی عادت وخصلت کے ستم سے تنگ آگیا ہے اور یہ بات عاشق کی شان کے خلاف ہے کہ وہ تو محبوب کے جور وستم ہی سے لطف اندوز ہوتا ہے-

ز نالہ ام بدلت می رسد ہزار آسیب نہ شد کہ سنگ تو بیروں دہد شرار یکے

لغت : بدلت: تیرے دل میں-- آسیب: دکھ، تکلیف، دھچکا-- نہ شد: ایسا نہ ہوا-- سنگ تو: تیرا پتھر یعنی پتھر جیسا دل-- شرار: چنگاری، مراد اثر--

ترجمہ : میرے نالہ و فریاد سے تیرے دل کو ہزاروں آسیب پہنچے لیکن کبھی ایسا نہ ہوا کہ تیرے پتھر سے کوئی چنگاری ہی ابھر آتی- محبوب کے دل کے لئے پتھر کا اور اثر کرلئے چنگاری کا استعارہ استعمال کیا ہے، یعنی عاشق کی ہزاروں فریادوں کا محبوب کے دل پر کبھی معمولی سا بھی اثر نہ ہوا-

مرو ز آئنہ خانہ کہ خوش تماشاے ست یکے تو محوخودی و چو تو ہزار یکے

لغت : مرو: مت جا-- آئنہ خانہ: ایک ایسا کمرہ جس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے آئینے لگے ہوں جن میں بیشمار عکس نظر آتے ہیں--

ترجمہ : تو (محبوب) آئینہ خانہ سے باہر مت جا کہ یہاں بڑا پیارا منظر ہے- ایک طرف تو تو اپنی ذات میں کھویا ہوا ہے (شیشہ دیکھ کر) اور دوسری طرف تیرے جیسے ہزاروں حسین دکھائی دے رہے ہیں- یعنی وہ سب عکس اسی ایک محبوب کے ہیں، جو عاشق کی نظروں کے سامنے ہیں، جبکہ محبوب اپنے ایک ہی عکس میں محو ہے- (اس موضوع سے متعلق دوسرے شعرا کے بھی بعض اشعار پہلے کہیں نقل کئے گئے ہیں)-

زہے نگاہ سبک سیر و شرم دور اندیش یکے بدزدی دل رفت و پردہ دار یکے

لغت : نگاہ سبک سیر: تیز رفتار یعنی تیز نگاہ-- دور اندیش: دوربین، ہوشیار، آگا پیچھا سوچ کر چلنے والا-- بدزدی دل: دل چرانے کے لئے--

ترجمہ : تیری نگاہ تیز اور دور اندیش شرم کے کیا کہنے ہیں- ایک (نگاہ تیز) تو دل چرانے کے لئے نکلتی ہے اور ایک (شرم و حیا) اس کی پردہ داری کرتی ہے- گویا محبوب کی نگاہوں کی دل آویزی و دل کشی تو دل چھینتی ہے جبکہ اس کی شرم و حیا سے یہ لگتا ہے کہ اس نے دل نہیں چرایا- محبوب کی نگاہوں کی دلکشی پر دو شعر!

بقول شاعر!

تمام از گردش چشم تو شد کار من اے ساقی ز دست من بگیر این جام را کز خویشتن رفتم

سودا!

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

قماش ہستی من یکسر آتش است آتش مراچو شعلہ بود پشت و روے کار یکے .

لغت : قماش: ساز و سامان--

ترجمہ : میری ہستی کا سارا ساز و سامان بس آگ ہی آگ ہے، چنانچہ شعلے کی طرح میری پشت اور میرے وجود کا اگلا حصہ (سینہ) دونوں ایک ہیں- یعنی جس طرح شعلہ صرف آگ ہے، اسی طرح میرا پورا وجود آگ ہی آگ ہے- یہ آگ گویا آتش غم ہے جس نے شاعر کو پوری طرح گھیر رکھا ہے-

چہ شد کہ ریخت زباں رنگ صد ہزار سخن بخوں سرشتہ نوائے ز دل بر آر یکے

لغت : ریخت رنگ : رنگ گرائے، انداز کے جوہر دکھائے-- بخوں سرشتہ: خون میں گندھی ہوئی یعنی بھیگی یا ڈوبی ہوئی-- برآر:

نکال--

ترجمہ : میری زبان نے انداز سخن کے ہزاروں لاکھوں (بکثرت) جوہر دکھائے- تو بھی (کبھی) اپنے دل سے ایسی نوا نکال جو خون میں گندھی ہوئی یعنی ڈوبی ہوئی ہو- نوائے بخوں سرشتہ سے مراد درد بھری آواز ہے-

دم از ریاست دہلی نمی زنم غالب منم زخاک نشیناں آں دیار یکے

لغت : ریاست: رئیس ہونا--

ترجمہ : غالب! میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں دہلی کے رئیسوں میں سے ہوں- میں تو اس سرزمین کے خاک نشینوں میں سے ایک ہوں-

---

غزل #7

اندوہ پر افشانی ازچہرہ عیان استے خوں ناشدہ رنگ اکنوں ازدیدہ روان استے

لغت : پرافشانی: یعنی پرواز کی حالت میں ہونا-- عیان استے: یا عیانستے، عیاں ہے، ظاہر ہے-- خوں ناشدہ: خون ہوئے بغیر-- اندوہ: صدمہ، غم--

ترجمہ : پرواز کرنے کا صدمہ ہمارے چہرے سے ظاہر ہے، یعنی ہم اب پرواز کرنے والے ہیں، چنانچہ خون بنے بغیر ہی ہمارا رنگ اب ہماری آنکھوں سے بہہ رہا ہے- گویا آخری دم ہیں-

غم راست بہ دل سوزی، سعی ادب آموزی انداختگانش را اندازہ نشان استے

لغت : غم راست: غم را است، غم کو ہے-- ادب آموزی: ادب سکھانا-- انداختگاں: انداختہ کی جمع، گرائے ہوئے، محبوب کے غم میں گرائے ہوئے-- دلسوزی: دل جلانا--

ترجمہ : غم، دلسوزی کے ساتھ ساتھ ادب آموزی کی بھی کوشش کرتا ہے- چنانچہ اسی بنا پر اس (محبوب) کے غم عشق میں گرائے ہوؤں کو یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ انہیں کس حد تک جانا گیا ہے-

صدرہ بہ ہوس خود را باوصل تو سنجیدم یک مرحلہ تن دانگہ صد قافلہ جان استے

لغت : صدرہ: سیکڑوں مرتبہ، سو بار-- سنجیدم: میں نے جانچا ہے، پہچانا ہے-- دانگہ: اور پھر--

ترجمہ : میں نے ہوس کے طور پر سیکڑوں مرتبہ خود کو تیرے وصل سے جانچا ہے- (چنانچہ اس ضمن میں) پہلا مرحلہ تو جسم ہے اور پھر روح کے سو قافلے یعنی مرحلے ہیں- مطلب یہ کہ ہوس کے لئے محبوب کا وصل ایک طرح سے جسمانی لذت کا مرحلہ ہے جبکہ عشق کے لئے سراسر روحانی لذتوں کا مرحلہ یعنی سرچشمہ ہے--

ذوق دل خود کامش دریاب زفرجامش ہر حلقہ گل دامش چشمے نگران استے

لغت : دل خود کامش: اس کا اپنی ہی خواہشوں میں کھویا ہوا دل، خود غرض دل-- فرجامش: اس کا انجام، مقصد کی انتہا-- گل دامش: اس کا پھولوں سے ڈھکا ہوا جال--

ترجمہ : تو اس کے خود غرض دل کا ذوق اس کے مقصد کی انتہا سے پالے، سمجھ لے- اس کے گلدام کا ہر حلقہ گویا ایک چشم نگراں کی مانند ہے- گویا وہ اپنے شکار کے پھنسنے کا بڑی بیقراری سے منتظر ہے-

رو تن بخرابی بده تا کار رواں گردد طوفان زده زورق را ہر موج عنان است

لغت : رو: جا-- کار رواں گردد: کام چل پڑے-- زورق: کشتی-- عنان: لگام--

ترجمہ : جا اور اپنے تن کو بربادی کے حوالے کردے تاکہ تیرا کام رواں ہو جائے- (آگے مثال سے بات واضح کی ہے)- طوفان میں پھنسی ہوئی کشتی کے لئے ہر موج گویا لگام کا کام دیتی ہے- صنعت تمثیل آگئی ہے- غالباً یہ مراد ہے کہ خود کو غموں کے سپرد کردے کہ اس طرح تجھے زندگی گذارنے کے ڈھنگ آجائیں گے-

چشمے کہ بما دارد ہم رو بقفا دارد خود نیز رخ خودرا از حیرتیان است

لغت : رو بقفا دارد: پیچھے کی طرف منہ کئے ہوئے ہے، یعنی پیچھے دیکھ رہی ہے-- حیرتیاں: حیرتی کی جمع، حیرت کے مارے ہوئے، حیران--

ترجمہ : اس (محبوب) کی جو آنکھ ہماری طرف لگی ہوئی ہے وہ رو بقفا بھی ہے- وہ خود بھی اپنے چہرے (کے حسن کی دلکشی) پر حیران ہونے والوں میں سے ایک ہے- مطلب یہ کہ محبوب بظاہر عاشق کی طرف دیکھ رہا ہے لیکن درحقیقت وہ پیچھے مڑ کر خود کو دیکھتا جارہا یعنی اپنے حسن میں کھویا ہوا ہے-

جاں باغ وبہار، اما در پیش تو خاکستے تن مشت غبار، اما در کوے تو جان است

لغت : خاکستے: خاک ہے--

ترجمہ : جان ایک طرح سے باغ وبہار ہے، لیکن تیرے سامنے اس کی حیثیت خاک کی سی ہے، جبکہ جسم ایک مشت غبار ہے لیکن تیرے کوچے میں آکر وہ گویا سراسر جان بن جاتا ہے- یعنی عاشق کی جان کیسی ہی شگفتہ و تروتازہ ہو، محبوب کے حسن کی شگفتگی کے سامنے وہ محض خاک ہے جبکہ عاشق کا کوے محبوب میں جانا اس کے جسم میں ایک نئی روح پھونکتا ہے-

راز تو شہیداں را درسینہ نمی گنجد ہر سبزہ دریں مشہد مانا بہ زبان است

لغت : نمی گنجد: نہیں سماتا-- مشہد: شہادت گاہ-- مانا: مانند--

ترجمہ : تیرے شہیدوں کے سینے میں تیرا راز نہیں سماتا یعنی چھپ نہیں سکتا- اس شہادت گاہ کا ہر سبزہ زبان کی مانند ہے- یعنی ہر سبزہ پر شہیدوں کا خون پڑا ہے یا اس سبزے کی تازگی ان کے خون سے ہے، گویا اس طرح تیرا راز آشکار ہو رہا ہے-

ساقی بہ زر افشانی دانم زکریمانی پیمانہ گراں تر دہ گر بادہ گران است

لغت : زرافشانی: دولت لٹانا-- زکریمانی: تو کریموں یعنی سخیوں میں سے ہے (کریماں، جمع کریم، سخی)-- گراں: مہنگی، بھاری-- گراں تر: زیادہ بھاری، زیادہ بڑا--

ترجمہ : ساقی! مجھے علم ہے کہ دولت لٹانے میں تیرا شمار سخیوں میں ہوتا ہے لہٰذا اگر شراب گراں یعنی مہنگی ہے تو پیمانہ اس سے بھی زیادہ بڑا ہونا چاہئے- گویا میخوار بالواسطہ ساقی کی چاپلوسی کر رہا ہے تاکہ وہ اسے زیادہ شراب پلائے-

فیض ازلی نبود مخصوص گروہے را حرفے ست کہ مے خوردن آئین مغان است

لغت : فیض ازلی: مراد قدرت کا کرم-- حرفے ست: محض ایک بات ہے، ایک افسانہ ہے-- مغاں: مغ کی جمع، آتش پرست--

ترجمہ : فیض ازلی کسی خاص جماعت یا گروہ کے لئے مخصوص نہیں ہے- یہ بات کہ شراب نوشی صرف آتش پرستوں کا دستور ہے، محض ایک افسانہ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں- یعنی دوسرے لوگ بھی شراب پی سکتے ہیں (مغوں کے مذہب میں شراب نوشی جائز

ہے)۔

ہم جلوہ دیدارش دردیدہ نگاہستے ہم لذت آزارش درسینہ رواں استے

لغت : لذت آزارش: اس کے جور وستم کی لذت-- رواں: روح--

ترجمہ : اس کے دیدار کا جلوہ آنکھوں کے لئے گویا نگاہ کا کام دے رہا ہے جبکہ اس کے جور وستم کی لذت جسم میں روح بن کر سماتی ہے۔ عاشق کے لئے محبوب کے ظلم وجور میں ایک خاص لذت ہے کہ اسی بہانے وہ عاشق کی طرف متوجہ تو ہوتا ہے اور عاشق کے لئے اس کی یہ توجہ بڑی بات ہے۔

چنانچہ بقول داغ!

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

غالب سرخم بکشا پیمانہ بہ مے در زن آخر نہ شب ماہ است گیرم رمضان استے

لغت : سرخم: صراحی کا ڈھکنا' منہ-- بکشا: کھول-- در زن: چڑھا جا' پی جا-- گیرم: میں مانتا ہوں--

ترجمہ : غالب! تو صراحی کا منہ کھول اور جام میں شراب ڈال کر پی جا۔ میں مانتا ہوں کہ یہ ماہ رمضاں ہے (اس میں شراب نہیں پینی چاہئے) لیکن (یہ بھی تو دیکھ کہ آج) چاندنی رات بھی تو ہے۔ گویا شب ماہتاب میں شراب نوشی کی کچھ اور ہی لذت ہے۔

غزل #8

تابم ز دل برد کافر ادائے بالا بلندے کوتہ قبائے

لغت : تابم برد: مجھے بے تاب کر گیا' میرے (دل کو) بیتاب کر گیا-- کوتہ قبا: کوتاہ قبا: چھوٹی قباوالا' مراد چست لباس--

ترجمہ : ایک کافر ادا' بلند قد اور چست لباس معشوق میرے دل کو بیقرار کر گیا' میرا دل کا چین لے گیا۔ یہ تینوں باتیں ایسی ہیں جن پر عاشق والہ وشیفتہ ہو کر بے قرار ہو جاتا ہے۔

از خوے ناخوش دوزخ نہیبے وز روے دلکش مینو لقائے

لغت : خوے ناخوش: تند مزاجی' اچھی عادت نہ ہونا-- دوزخ نہیبے: دوزخ کے سے خوف والا-- مینو لقائے: جنت کے سے چہرے والا--

ترجمہ : اپنی تند مزاجی کی بنا پر تو وہ (کافر ادا معشوق) دوزخ سے زیادہ پر خوف ہے' جبکہ اپنے حسین ودلکش چہرے کی بنا پر وہ مینو لقا ہے۔ تند مزاجی کے باعث اسے دوزخ کی طرح بھڑکنے والا کہا ہے۔ دوزخ اور مینو میں صنعت تضاد ہے۔

در دیر گیری غافل نوازے در زود میری عاشق ستائے

لغت : دیر گیری: دیر میں باز پرس یا گرفت کرنا-- زود میری: جلد مرنا' آسانی سے جان دے دینا-- عاشق ستائے: عاشق کی تعریف کرنے والا--

ترجمہ : دیر گیری میں تو وہ غافلوں کو نوازنے والا ہے۔ (یہ صفت خدا کی بھی ہے کہ وہ گنہگاروں کی گرفت دیر سے کرتا ہے) جبکہ "زود میری" میں عاشقوں کی تعریف کرنے والا ہے۔ یعنی عاشق چونکہ معشوق پر جلد فدا ہو جاتا ہے اس لئے وہ معشوق کے نزدیک قابل

تعریف ہے۔

زردشت کیشے، آتش پرستے برسم گذارے، زمزم سرائے

لغت : زردشت: یا زرتشت، دونوں طرح ہے، آتش پرستوں کا بانی مذہب جس کا تعلق ایران سے تھا۔ برسم: آتش پرستوں کی عبادت اور زمزم، زمزمہ کا مخفف، زمزمہ وہ مذہبی گیت جو زردشتی اپنی عبادت گاہ میں ہلکے سروں میں گایا کرتے تھے۔۔

ترجمہ : وہ محبوب مذہب زردشت کا پیرو، آگ کی پوجا کرنے والا، زردشتوں کے مذہب کے مطابق عبادت کرنے والا اور زمزمہ سرا ہے۔۔

چوں مرگ ناگہ بسیار تلخے چوں جان شیریں اندک وفائے

لغت : مرگ ناگہ: مرگ ناگاہ، اچانک کی موت۔۔ اندک وفائے: تھوڑی وفا کرنے والا۔۔

ترجمہ : وہ اچانک کی موت کی طرح بڑا ہی تلخ (ناگوار) اور جان شیریں کی طرح تھوڑی وفا کرنے والا ہے۔ جان شیریں اس لئے کہا کہ جان ہر ایک کو عزیز ہے لیکن اس کی مدت تھوڑی ہے۔ بسیار اور اندک میں نیز تلخی اور شیریں میں صنعت تضاد ہے۔ اس ساری غزل میں اس صنعت سے استفادہ کیا گیا ہے۔

درکام بخشی ممسک امیرے در دلستانی مبرم گدائے

لغت : کام بخشی: آرزو پوری کرنا۔۔ ممسک: کنجوس۔۔ مبرم: ڈھیٹ، ضدی۔۔

ترجمہ : وہ (عاشق کی) آرزو پوری کرنے میں تو ایک کنجوس امیر ہے جبکہ دل لینے میں ایک ڈھیٹ، ضدی گداگر ہے۔ جس طرح ایک ڈھیٹ گداگر کا یہ طرز عمل ہے کہ "ہلناتے ہلنا پیسالے کے ہلنا" اسی طرح اس محبوب کا یہ انداز ہے کہ دل لے کر ہی رہتا ہے۔

گستاخ سازے، پوزش پسندے طاقت گدازے، صبر آزمائے

لغت : گستاخ سازے: گستاخ بنانے والا۔۔ پوزش پسند: معذرت یا معافی پسند یعنی قبول کرنے والا۔۔

ترجمہ : وہ اپنے عاشقوں کو گستاخ بنا دینے والا ہے اور (جب وہ معذرت کریں تو ان کی) معذرت قبول کرنے والا، عاشقوں کی طاقت گداز کرنے والا اور صبر آزمانے والا ہے۔

درکینہ ورزی تفسیدہ دشتے در مہربانی بستاں سرائے

لغت : کینہ ورزی: دشمنی اختیار کرنا۔۔ تفسیدہ: تپا ہوا۔۔ بستاں سرائے: ایک مہکتا ہوا باغ۔۔

ترجمہ : کینہ پروری میں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک تپتا ہوا صحرا ہو اور مہربانی میں وہ گویا ایک مہکتا ہوا باغ ہے۔

از زلف پرخم مشکیں نقابے از تابش تن زریں ردائے

لغت : مشکیں: خوشبودار، سیاہ۔۔ زریں ردا: سنہری چادر۔۔

ترجمہ : وہ پیچ در پیچ یعنی گھنگھریالی زلفوں کا جیسے سیاہ نقاب اوڑھے ہوئے ہو، جبکہ اپنے بدن کی چمک دمک کی بنا پر لگتا ہے جیسے اس نے سنہری چادر اوڑھ رکھی ہو۔

درعرض دعویٰ لیلیٰ نکوہے بر رغم غالب مجنوں ستائے

لغت : لیلیٰ نکوہے: لیلیٰ کے نقص نکالنے والا۔۔ بر رغم: مخالفت میں، کے برعکس۔۔

ترجمہ : اپنے حسن کے دعوے میں تو وہ لیلیٰ (کے حسن میں) نقص نکالنے والا ہے جبکہ غالب کی مخالفت میں وہ مجنوں کی تعریف کرنے والا ہے۔ یعنی حسن میں تو وہ خود کو لیلیٰ سے بڑھ کر سمجھتا ہے جبکہ عاشقی میں مجنوں، اس کے نزدیک، غالب سے بڑھ کر ہے۔

غزل#9

بدل زعربدہ جاے کہ داشتی، داری شمار عہد وفاے کہ داشتی، داری

لغت : عربدہ: جھگڑا فساد، لاگ، بیر--

ترجمہ : تیرے دل میں کبھی جو دشمنی اور بیر کا جذبہ تھا وہ آج بھی اسی طرح برقرار ہے، اور جس طرح پہلے تو (اپنے جور وستم کے معاملے میں) باوفا تھا آج بھی اسی طرح ہے- یعنی تیرا ظلم وستم کا انداز برقرار ہے-

بہ لب چہ خیزد از انگیز وعدہ ہاے وفا بدل نشست جفاے کہ داشتی، داری

لغت : چہ خیزد: کیا اٹھتا ہے، ابھرتا ہے--

ترجمہ : تیرے لبوں پر اگر وفا کے وعدے ابھر کر آتے ہیں (تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے، اس لئے کہ) تیرے دل میں جفا کا جو جذبہ کبھی تھا آج بھی وہ قائم ہے-

تو کے زجور پشیماں شدی چہ می گوئی دروغ راست نماے کہ داشتی، داری

لغت : کے: کب-- دروغ راست نما: ایسا جھوٹ جو بظاہر سچ معلوم ہے--

ترجمہ : تو نے اپنے جور وستم سے کب پشیمانی کا اظہار کیا تھا؟ یہ تو کیا کہہ رہا ہے؟ (یعنی بظاہر پشیمانی کا اظہار کر رہا ہے جو غلط ہے، جھوٹ ہے)- تیرا دروغ راست نما آج بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے کبھی تھا-

بہ سینہ چوں دل و دردل چوجاں خزیدی وباز نگاہ مہر فزاے کہ داشتی، داری

لغت : خزیدی: تو سما گیا-- مہر فزا: محبت بڑھانے یا محبت کے جذبوں کو اکسانے والی--

ترجمہ : تو (مجھ عاشق کے) سینے میں دل کی طرح اور دل میں روح کی طرح سما گیا- وہ تیری جذبات محبت کو اکسانے والی نگاہیں، جو کبھی تھیں، آج بھی ویسی ہی ہیں-

عتاب ومہر تو ازہم شناختن نتواں خرد فریب اداے کہ داشتی، داری

لغت : ازہم شناختن: ایک دوسرے میں فرق کرنا-- خرد فریب ادا: عقل کو دھوکہ دینے والی ادا--

ترجمہ : تیرے عتاب (برہمی) اور تیری مہربانی میں فرق نہیں کیا جا سکتا- تیری خرد فریب ادائیں آج بھی پہلے کی طرح برقرار ہیں-

خراب بادہ دوشینہ ای، سرت گردم اداے لغزش پاے کہ داشتی، داری

لغت : بادہ دوشینہ: کل رات کی پی ہوئی شراب-- سرت گردم: تیرے واری جاؤں-- لغزش پا: پاؤں کا لڑکھڑانا--

ترجمہ : تو ابھی تک کل رات کی پی ہوئی شراب کے نشے میں دھت ہے، تیرے واری جاؤں، رات تیرے پاؤں کے لڑکھڑانے کی جو ادا تھی وہ آج بھی ویسی ہی ہے-

بہ کردگار نہ گردیدی وہماں مفسوس حدیث روز جزاے کہ داشتی، داری

لغت : نہ گردیدی: تو متوجہ نہ ہوا، رجوع نہ کیا-- مفسوس: فریب اور مکاری سے-- حدیث: بات--

ترجمہ : (عام لغت میں بمعنی بات، لیکن جب اصطلاح میں ہو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک بات، یہاں پہلے معنی میں ہے) تو نے کردگار (خالق کائنات) کی طرف تو توجہ نہیں کی لیکن تیری روز جزا (قیامت کے دن جو حساب ہوگا) سے متعلق بات یا اس کا ذکر اسی مکر وفریب کے انداز میں ہنوز جاری ہے۔ غالباً کسی نام نہاد ملا پر چوٹ ہے۔

کرشمہ باز نہالے کہ بودہ ای، ہستی بسر ز فتنہ ہوائے کہ داشتی، داری

ترجمہ : تو ایک ناز و کرشمہ کے جوہر دکھانے والا تھا اور آج بھی ہے، اب بھی وہی ہے۔ تیرے سر میں وہی فتنہ انگیزیاں سمائی ہوئی ہیں جو کبھی پہلے سمائی ہوتی تھیں۔ یہاں 'نہالے" کا مطلب واضح نہیں ہو رہا۔ نہال تو پودے کو کہتے ہیں جو تازہ اگا ہوا ہو۔ اس حوالے سے اس سے مراد ایک نوجوان کرشمہ باز (کرشمہ باز نہالے) ہو سکتی ہے۔

ہنوز ناز بہ غمزہ گم نداند کرد ادائے پردہ کشائے کہ داشتی، داری

لغت : گم نداند کرد: نہیں بھول سکتا۔۔ پردہ کشا: راز آشکار کرنے والی۔۔

ترجمہ : ابھی تیرا ناز (ناز حسن) عشوہ و غمزہ کی راہ نہیں بھول سکتا (یعنی تیرے ناز و کرشمہ ابھی ختم نہیں ہوئے)۔ تیری ادائیں اس راز سے پہلے بھی پردہ اٹھایا کرتی تھیں اور آج بھی اٹھا رہی ہیں۔ یعنی محبوب پہلے بھی اپنی اداؤں پر ناز کیا کرتا تھا اور اب بھی کرتا ہے اور اس کے اس ناز کا علم اس کی انہی اداؤں سے ہو جاتا ہے۔

جہانیاں زتو برگشتہ اند گر غالب ترا چہ باک خدائے کہ داشتی، داری

لغت : جہانیاں: جہانی کی جمع، اہل جہاں۔۔ برگشتہ: مخالفت کرنے والے، دشمن۔۔

ترجمہ : اے غالب! اگر اہل جہان تجھ سے برگشتہ ہو گئے ہیں تو تجھے اس کی کیا فکر ہے، کیا ڈر ہے۔ تیرا خدا جو پہلے تھا، آج بھی ہے۔ یعنی دنیا والے تیرے کتنے بھی دشمن ہو جائیں اگر تیرا خدا تجھ سے راضی ہے تو کوئی تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

غزل #10

اگر بشرع سخن درمیاں بگردانی زسوے کعبہ رخ کارواں بگردانی

لغت : درمیاں بگردانی: درمیان میں لائے۔۔ شرع: طریق، راستہ، اصطلاح میں بمعنی راہ حقیقت، یہاں یہی مراد ہے۔۔

ترجمہ : اگر تو شرع کی باتیں درمیان میں لے آئے (یعنی تو ان کا تذکرہ چھیڑ دے) تو تو اپنے اس رویے سے کعبہ کو جانے والے قافلے کا رخ ہی موڑ دے، یعنی اہل قافلہ راستے ہی سے واپس آ جائیں۔ مطلب یہ کہ لوگوں کے نزدیک کعبہ، خانہ خدا ہے جبکہ غالب کا نظریہ یہ ہے کہ وہ تو قبلہ نما ہے، یعنی اصل منزل تو اس سے آگے ہے۔ قبلے کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں۔

بہ نیم ناز کہ طرح جہان نو فگنی زمین بگستری و آسماں بگردانی

لغت : طرح فگنی: تو بنیاد رکھتا ہے۔۔ بگستری: بچھاتا ہے۔۔ بگردانی: گردش میں لاتا ہے۔۔

ترجمہ : تو اپنے (حسن کے) نیم ناز سے ایک نئے جہان کی بنیاد رکھتا ہے، چنانچہ تو زمین کا فرش بچھاتا اور آسمان کو گردش میں لاتا ہے۔ محبوب حقیقی ہی سے خطاب ہو سکتا ہے۔

بیک کرشمہ کہ برگلبن خزاں ریزی بہار را بدر بوستاں بگردانی

لغت : گلبن: جھاڑی، کیاری-- ریزی: تو گرائے، ڈالے-- بگردانی: تو لوٹا دے--

ترجمہ : اگر تو اپنا ایک کرشمہ بھی خزاں کی کیاری پر ڈالے (یعنی تیرے کرشمے کی ایک جھلک بھی اس پر پڑ جائے) تو بہار کو پھر باغ کے دروازے ہی سے لوٹا دے- یعنی تیری چشم کرم سے خزاں زدہ پھولوں اور پودوں میں بھی بہار کی سی شگفتگی و تازگی آجائے-

بہ خاطرے کہ درآئی بجلوہ آرائی بلاے ظلمت مرگ از رواں بگردانی

لغت : بہ خاطرے: جس دل میں-- ظلمت: تاریکی، کلفت-- رواں: روح، جان--

ترجمہ : تو جس دل میں بھی اپنی جلوہ نمائی کے لئے داخل ہو جائے، اس کی جان سے تو موت کی تاریکی کی مصیبت لوٹا دیتا ہے، یعنی روح موت کی اذیت سے نجات پا جاتی ہے- محبوب حقیقی کی کسی دل میں جلوہ آرائی اس انسان کی روح کو زندہ جاوید کر دیتی ہے- جلوہ اور ظلمت میں صنعت تضاد ہے- (اس میں محبوب حقیقی سے خطاب ہے)-

بہ گلشنے کہ خرامی ببادہ آشامی قدح زجوش گل و ارغواں بگردانی

لغت : خرامی: تو ٹہلتا ہے-- بادہ آشامی: شراب پینے کے لئے-- ارغواں: سرخ رنگ کا خوشنما بنفشی پھول جو ڈالئے میں میٹھا ہوتا ہے اور اس کی کلیوں کا عرق شراب کی جگہ پیتے ہیں--

ترجمہ : (اپنے محبوب سے خطاب ہے) تو جس گلشن میں بھی، شراب نوشی کی خاطر، ٹہلتا ہوا آئے، اس (گلشن) کے گل دار غواں کو جام بنا کر گردش میں لے آتا ہے، یعنی گلشن میں ہر طرف ایک مستی سی چھا جاتی ہے-

بکوے غیر روی چوں مرا برہ نگری بہ جبہہ چیں فگنی وعناں بگردانی

لغت : جبہہ: ماتھا، پیشانی-- چین فگنی: شکن ڈال لیتا ہے-- عناں بگردانی: باگ موڑ لیتا ہے--

ترجمہ : کوچہ رقیب کی طرف جاتے ہوئے اگر راستے میں کہیں تیری نظر مجھ پر پڑ جائے تو تو اپنے ماتھے پر شکن ڈال کر اپنی سواری کی لگام ہی موڑ لیتا ہے- اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ وہ عاشق کے نظر آنے کو بدفالی سمجھ کر گھوڑے کا رخ رقیب کے کوچے کی بجائے کسی اور طرف موڑ لیتا ہے-

وفا ستاے شوی چوں مرا بیاد آری بخویش طعنہ زنی و زبان بگردانی

لغت : وفاستا: وفا کی تعریف کرنے والا-- بخویش طعنہ زنی: اپنے آپ کو طعنہ دینے لگتا ہے--

ترجمہ : جب میں (کبھی) تجھے یاد آتا ہوں تو تو میری وفا کی تعریفیں کرنے لگتا ہے اور پھر خود کو طعنے دینے اور کوسنے لگتا ہے اور زبان پھیرنا شروع کر دیتا ہے- یعنی اپنی باتوں کا انداز بدل لیتا ہے- گویا عاشق کے سامنے نہ سہی اس کے پیٹھ پیچھے سہی اس کی وفاؤں کا اسے احساس ہو جاتا ہے، جو بڑی بات ہے-

بہ بیم خوے خودم درعدم بخوابانی بذوق روے خودم درجہاں بگردانی

لغت : بیم: خوف، ڈر-- درعدم بخوابانی: تو عدم کی نیند سلا دیتا ہے-- خودم: تو خود مجھے--

ترجمہ : تو اپنی فطرت و طبیعت (یا تند مزاجی) کے خوف سے تو مجھے عدم کی نیند سلا دیتا ہے (یعنی اس کے خوف سے میں مر جاتا ہوں)، جبکہ اپنے چہرے کے ذوق یعنی اپنے حسن کی جلوہ سامانی کے ذوق میں مجھے دنیا میں گھماتا ہے- اگر یہ محبوب حقیقی کے متعلق ہے تو بیم خو سے مراد اس کا جبار ہونا ہے جس سے انسان خوف کھاتا ہے اور "روے خود" وغیرہ کا مطلب ہوگا کہ کائنات کی ہر ہر شے میں اس کا حسن جلوہ آرا ہے اور عاشق اس کے اس جلوہ سے لطف اٹھاتا ہے-

بہ بذلہ خاطر اسلامیاں بیازاری بجلوہ قبلہ زردشتیاں بگردانی

لغت : بذلہ: خوش طبعی، لطیفہ گوئی، ظرافت-- بیازاری: آزار پہنچاتا ہے، تکلیف دیتا ہے--

ترجمہ : تو اپنی خوش طبعی سے تو اہل اسلام کی دل آزاری کرتا ہے، جبکہ اپنے جلوہ سے آتش پرستوں کے قبلے کا رخ ہی پھیر دیتا ہے۔ گویا اس کا جلوہ ایک آتشیں جلوہ ہے جسے آتش پرست اپنا قبلہ سمجھتے ہوئے اس طرف متوجہ ہو جاتے اور آگ کی عبادت ترک کر دیتے ہیں۔

اجازتے کہ کنم نالہ تاکجا غالب زلب بسینہ سنگم فغاں بگردانی

ترجمہ : مجھے اجازت ہے کہ میں فریاد کروں؟ آخر غالب تو کب تک میرے ہونٹوں پر آیا ہوا نالہ و فریاد میرے تنگ سینے میں لوٹاتا رہے گا۔ بالواسطہ اپنی بات کی ہے کہ آخر میں کب تک اپنی آہ و فغاں کو ضبط کرتا رہوں گا۔

غزل #11

اے موج گل نوید تماشاے کیستی؟ انگارہ اے، مثال سراپاے کیستی؟

لغت : نوید تماشاے کیستی: تو کس کے نظارے کی خوشخبری ہے-- موج گل: پھول کی رنگین لہر، سرخ رنگ-- انگارہ: دہکتا ہوا شعلہ، نہایت سرخ چیز-- سراپا: جسم--

ترجمہ : اے موج گل! تو کس کے نظارے کی خوشخبری ہے، اور کس کے سراپا کی مانند ایک انگارہ ہے۔ گویا عاشق نے چمن میں سرخ پھول دیکھا ہے تو اس کا تصور محبوب کے چہرے اور جسم کی طرف چلا جاتا ہے۔

بیہودہ نیست سعی صبا در دیار ما اے بوے گل پیام تمناے کیستی

ترجمہ : ہمارے علاقے میں صبا کی کوشش (یعنی ہوا کا چلنا) بے کار نہیں ہے، اے پھول کی خوشبو تو کس کی آرزو کا پیام ہے۔ ہوا چلنے سے پھول کی خوشبو پھیلتی ہے۔ عاشق کو اس میں اپنے محبوب کی خوشبو آتی ہے۔

خوں گشتم از تو، باغ وبہار کہ بودہ ای؟ کشتی مرابہ غمزہ، مسیحاے کیستی

لغت : کہ: کس کی-- کشتی: تو نے مار ڈالا-- مسیحا: دم پھونک کر زندہ کرنے والا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا--

ترجمہ : میں تیرے ہاتھوں خون ہو کر رہ گیا ہوں، تو آخر کس کی باغ و بہار ہے، تو نے تو اپنے کرشمہ و غمزہ سے مجھے مار ڈالا ہے، آخر تو کس کا مسیحا ہے؟ محبوب کی تمام تر توجہ رقیب کی طرف ہے اور یہ اس کی خوش بختی ہے جبکہ عاشق بیچارہ تو اس رشک کے باعث اور دوسرے محبوب کے عشوہ و غمزہ کے ہاتھوں مرا جا رہا ہے۔

یادش بخیر تاچہ قدر سبز بودہ ای اے طرف جویبار چمن، جاے کیستی

لغت : یادش بخیر: محاورہ ہے، کسی عزیز وغیرہ کو یاد کرتے بولا جاتا ہے، اس کی یاد خیر سے ہو، وہ ہر بلا سے محفوظ رہے--

ترجمہ : اے باغ کی ندی کے کنارے تو کس کی جگہ (کس محبوب کی سیر کی جگہ) ہے، کہ اس قدر سرسبز و شاداب ہے۔ خدا اسے خوش اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ ظاہر ہے یہ محبوب کے بارے میں ہے۔ اسی کے حسن کی شگفتگی و تازگی نے اس جگہ کو ایسا بنا رکھا ہے۔

ازخاک غرقۂ کف خونے دمیدہ ای اے داغ لالہ نقش سویداے کیستی؟

لغت : دمیدہ ای: تو اگا ہے، پھوٹا ہے-- سویدا: دل پر سیاہ تل-- داغ لالہ: لالہ کے پھول میں ایک داغ سا ہوتا ہے، لالہ سرخ رنگ کا پھول ہے، اس لئے "کف خونے" کہا--

ترجمہ : اے داغ لالہ! تو مٹھی بھر خون میں ڈوبا ہوا خاک سے پھوٹا ہے- (باہر آیا ہے)، تو آخر کس کے دل کا نقش سویدا ہے- لالہ کی اس سرخی اور داغ کو محبوب کے چہرے کی سرخی اور دل پر سیاہ تل کے مشابہ قرار دیا ہے- یعنی ان دونوں چیزوں میں عاشق کو محبوب کا عکس نظر آ رہا ہے-

نشنیدہ لذت تو فرومی رود بدل اے حرف محو لعل شکر خاے کیستی

لغت : نشنیدہ: ان سنی-- فرومی رود: اتر جاتی ہے-- لعل شکر خا: شکر چبانے والے ہونٹ، شیریں ہونٹ-- حرف: لفظ، مراد داستاں--

ترجمہ : اے حرف تو کس کے شیریں ہونٹوں میں کھویا ہوا ہے کہ تجھے سنے بغیر ہی اس کی لذت دل میں اترتی جا رہی ہے- یعنی اس کے شیریں ہونٹوں کی بات سنے بغیر ہی عاشق ایک عجیب لذت سے سرشار ہو جاتا ہے-

با نوبہار ایں ہمہ سامان نازنیست فہرست کارخانہ یغمائے کیستی

لغت : یغما: لوٹ کا مال--

ترجمہ : نوبہار میں تو ناز و کرشمہ کا اتنا سامان نہیں ہے، تو آخر کس کے یغما کے کارخانے کی فہرست ہے- یعنی بہار جیسے موسم میں تو وہ دلکشی نہیں ہے، تو پھر اس نے کس کے حسن کا مال لوٹا ہے؟ یعنی اگر بہار میں کوئی دلکشی ہے تو وہ محبوب کے حسن کی دلکشی ہی کی بنا پر ہے، ورنہ اس کی اپنی کوئی دلکشی نہیں ہے-

درشوخی تو چاشنی پرفشانی است بے پردہ صید دام تپش ہاے کیستی؟

لغت : پرفشانی: پر پھڑپھڑانے کی حالت، بیقراری-- صید: شکار--

ترجمہ : تیری شوخی میں بیقراری کی چاشنی ہے- تو کس کی تپش کے جال کا بے پردہ شکار ہے- شکار جب جال میں پھنستا ہے تو بیقراری کی حالت میں پر پھڑپھڑانے لگتا ہے- محبوب گویا عاشق کے دل کی تپش، جو جال کی صورت میں نہیں ہے (بے پردہ)، کا شکار ہے-

ازہیچ نقش غیر نکوئی ندیدہ ای اے دیدہ محو چہرہ زیباے کیستی؟

لغت : غیر نکوئی: خوبصورتی کے سوا، سوائے حسن کے--

ترجمہ : اے میری آنکھ تو آخر کس کے حسین چہرے میں کھوئی ہوئی ہے کہ اب تجھے کسی نقش میں بھی سوائے حسن و خوبصورتی کے اور کچھ نظر نہیں آتا- عاشق نے محبوب کے حسین چہرے کو کیا دیکھا کہ اب اسے ہر شے حسین و خوبصورت نظر آنے لگی ہے-

بابیچ کافر ایں ہمہ سختی نمی رود اے شب، بمرگ من، کہ تو فرداے کیستی

لغت : بمرگ من: تجھے میری موت کی قسم-- فردا: آنے والا کل، مراد فردائے قیامت بھی ہو سکتی ہے--

ترجمہ : کسی بھی کافر کے ساتھ اتنی سختی روا نہیں رکھی جاتی، اے رات تجھے میری موت کی قسم، یہ بتا کہ تو کس کی فردا ہے- گویا عاشق کی رات گذرنے ہی کا نام نہیں لیتی، اس لحاظ سے اس کے لئے یہ قیامت کی رات ہے- یہ گویا ہجر کی رات ہے- چنانچہ خود بقول غالب!

کب سے ہوں کیا بتاؤں، جہان خراب میں شب ہاے ہجر کو بھی رکھوں گر حساب میں

اور بقول امیر خسرو!

زہے عمر دراز عاشقاں، گر شب ہجراں حساب عمر گیرند

غالب نوائے کلک تو دل می برد زدست تا پردہ سنج شیوہ انشائے کیستی؟

لغت : نوائے کلک: قلم کی آواز-- دل می برد: دل موہ رہی ہے، لبھا رہی ہے-- پردہ سنج: نغمہ الاپنے والا-- شیوہ انشا: لکھنے کا انداز، طرز بیان--

ترجمہ : اے غالب! تیرے قلم کی آواز دل کو لبھا رہی ہے، تو آخر کس کے طرز بیان کا نغمہ الاپنے والا ہے- نوا کے حوالے سے پردہ سنج کہا- شاعری میں اپنے طرز بیان کی خوبی کی بات کی ہے-

---

غزل #12

کافرم گر از تو باور باشدم غمخوارے آزمند التفاتم کردہ ذوق خوارے

لغت : آزمند: لالچی، حریص، تمنائی-- التفات: توجہ، مہربانی--

ترجمہ : تیری طرف سے اگر مجھے کسی غمخواری کا یقین ہو، تو میں کافر ہوں گا، مجھے تو خواری و رسوائی کے ذوق نے تیری التفات کا تمنائی بنا رکھا ہے- گویا عاشق عشق اختیار کر کے رسوا ہونے کا تمنائی ہے، اس سلسلے میں وہ محبوب سے کسی غمخواری کی توقع نہیں رکھتا، بلکہ اس کی توجہ کا آرزومند ہے کہ اس سے اس کی رسوائی کا سامان ہو گا-

از کنار دجلہ آتشخانہ چنداں دور نیست کشتی ما بر شکستن زد، درستاں یارے

لغت : دجلہ: عراق کا مشہور دریا، مراد دریا-- بر شکستن زد: ٹوٹ گئی-- درستاں: درست کی جمع، وہ لوگ جن کی کشتی ٹھیک ٹھاک اور سلامت ہے-- یارے: کوئی مدد--

ترجمہ : دریا کے کنارے سے آتش خانہ کوئی اتنی دور نہیں ہے، اے صحیح سلامت کشتی والو! ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہے (کنارے سے ٹکرا کر) تم ہماری کچھ مدد کرو- یعنی اسے آتش خانے لے چلو تاکہ یہ جلنے کے کام ہی آجائے-

شادباش اے غم زبیم مرگم ایمن ساختی گشت صرف زندگانی، بودگر دشوارے

لغت : شادباش: خوش رہ-- زبیم مرگم: مجھے موت کے ڈر سے--

ترجمہ : اے غم تو خوش رہ کہ تو نے مجھے موت کے ڈر سے نجات دلا دی- اگر میری کوئی دشواری تھی تو وہ زندگی برقرار رکھنے میں صرف ہو گئی- گویا زندگی میں جن شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا وہ ایک طرح سے موت کے برابر تھیں- اب اصل موت سے مجھے بھلا کیا ڈر خوف ہو سکتا ہے-

رشک نبودگر خدنگت جانب دشمن گرفت در دم ساطور پنہان است زخم کارے

لغت : خدنگت: تیرا تیر-- در دم ساطور: خنجر کی دھار میں-- ساطور: خنجر، چھری-- دم: دھار--

ترجمہ : اگر تیرا تیر دشمن کی طرف گیا ہے (تو نے اس کی طرف تیر چلایا ہے) تو میرے لئے اس میں کوئی رشک کی بات نہیں، اس لئے کہ تیرے خنجر کی دھار میں ایک کاری زخم پنہاں ہے- مطلب یہ کہ اگر مجھے تیرے تیر کا زخم نہیں لگا تو نہ سہی تیرا خنجر تو ہے جو مجھے کاری زخم لگا سکتا ہے-

برق از قہرت کباب بے محابا سوزیے مرگ ازلطفت ہلاک دردمند آزاریے

لغت : قہرت: تیرا قہر-- بے محابا سوزیے: بے خوف ہو کر جل جانا-- لطفت: تیری مہربانی، تیری عنات--

ترجمہ : بجلی تیرے قہر سے بے خوف ہو کر جل جانے میں کباب ہو گئی (اس میں جلنے کا ذوق پیدا ہو گیا ہے)- جبکہ موت تیرے لطف سے آزار (ہلاک) کی دردمند ہو گئی ہے- محبوب کا قہر عشاق کو بے محابا (بلا تامل) جلا دیتا ہے، بجلی کے لئے یہ باعث رشک ہے کہ اس میں یہ بے محابا سوزی نہیں ہے، جبکہ محبوب کا لطف و عنایت اپنے دردمند عشاق کا کوئی درد دور کرنے کی بجائے انہیں مزید دکھ پہنچاتا ہے، اور یہ امر موت کو اس پر فریفتہ کرتا ہے- (برق کے حوالے سے بے محابا سوزی اور مرگ کے حوالے سے ہلاک کے لفظ لایا ہے)-

باخرد گفتم "چہ باشد مرگ بعداز زندگی" گفت "ہے خواب گرانے ازپس بیداریے"

لغت : گفتم: میں نے کہا یعنی میں نے پوچھا-- ہے: دیکھو--

ترجمہ : میں نے عقل سے پوچھا کہ "زندگی کے بعد موت کیا ہے"؟ وہ جواب میں بولی- "وہ بیداری کے بعد ایک گہری نیند ہے"- زندگی کو بیداری سے اور موت کو گہری نیند سے تشبیہ دی ہے، ایسی نیند جس سے پھر بیدار نہیں ہوا جا سکتا-

اے دل از مطلب گذشتم، دسگاہت راچہ شد شیونے، شورے، فغانے، اضطرابے، زاریے

لغت : از مطلب گذشتم: میں نے مطلب چھوڑ دیا، مراد تکلف بر طرف-- دسگاہت: تیرا سرمایہ--

ترجمہ : اے دل! تکلف بر طرف، تیرا اتنا بڑا سرمایہ تھا اسے آخر کیا ہوا؟ (سرمایہ یہ ہے) کوئی شیون (نالہ و فریاد)، کوئی شور، کوئی فریاد و فغاں، کوئی بیقراری اور کوئی آہ و زاری- مطلب یہ کہ تو کچھ تو کر-

دارد انداز تسلسل در ضمیرم شوق دوست ہمچو رقص نالہ درکام ولب زنہاریے

لغت : انداز تسلسل: ایک لگاتار انداز-- در ضمیرم: میرے دل میں-- کام: حلق-- زنہاریے: کوئی پناہ چاہنے والا انسان--

ترجمہ : میرے دل میں محبوب کے شوق کا ویسا ہی انداز تسلسل ہے جیسا کہ کسی زنہاری کے حلق اور ہونٹوں میں نالہ و فریاد کا رقص ہوتا ہے- یعنی یہ انداز دبا ہوا بھی ہے اور سہما ہوا بھی کہ اس کا کھل کر اظہار نہیں ہو پاتا، اور لگاتار بھی چل رہا ہے-

دل نفس دزدید وخوں گردید، بخت چشم بیں کش بہ لعل و در توانگر کردہ در افشاریے

لغت : نفس دزدید: سانس چرا لیا یعنی روک لیا-- کش: کہ اش، کہ اسے-- در: موتی-- در افشاریے: موتی بکھیرنے کا عمل، موتی لٹانا--

ترجمہ : دل نے سانس روک لیا اور خون ہو گیا، ذرا آنکھوں کی خوش بختی ملاحظہ ہو کہ موتی لٹانے کے عمل نے انہیں (آنکھوں کو) لعل و گہر سے مالا مال کر دیا- یعنی آنکھوں سے خونیں آنسو خوب بہے-

زلہ بردار ظہوری باش غالب، بحث چیست؟ در سخن درویشی باید نہ دکاں داریے

لغت : زلہ بردار: خوشہ چیں، بچا کھچا کھانے والا-- بحث چیست: بحث کیا ہے، یعنی یہ بحث چھوڑ، یہ باتیں چھوڑ--

ترجمہ : اے غالب! بحث کیسی، یعنی یہ باتیں چھوڑ- تو ظہوری جیسے شاعر کی خوشہ چینی اختیار کر، کیونکہ شاعری میں تو کوئی درویشی ہی کام آتی ہے، کوئی دکان داری نہیں، یعنی شاعری میں سودے بازی نہیں چلتی، اس میں تو سادگی سے کام لینے کی ضرورت ہے، یعنی جس کسی کا انداز پسند آئے وہ انداز اپنا لو- یہ غزل ظہوری کی اس غزل کے جواب میں کہی گئی ہے :

مطلع!

آرزو از یار دارم یاریے کاش می آمد زمن اغیاریے

مقطع!

دونش دل بر خوان وصل ازبیم غیر باظهوری کرد حسرت خواریے

غزل #13

رفت آنکہ کسب بوے تو از باد کردمے گل دیدمے و روے ترا یاد کردمے

لغت : رفت: گیا، وہ وقت گیا، وہ زمانہ لد گیا-- کسب: حاصل کرنا، لینا--

ترجمہ : (یہ تقریباً ساری غزل "واسوخت" کے انداز میں ہے- یعنی عاشق، معشوق سے قطع تعلق کرتے ہوئے جلی کٹی سناتا ہے)- وہ زمانہ لد گیا، یا وہ دن گئے جب میں ہوا سے تیری خوشبو لیا کرتا تھا، اور جب میں پھول دیکھ کر تیرا چہرہ یاد کیا کرتا تھا- یعنی اب مجھے تجھ سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے-

رفت آں کہ گربراہ توجاں دادمے ز ذوق ازموج گرد رہ نفس ایجاد کردمے

لغت : نفس ایجاد کردمے: میں ایک نیا سانس یعنی نئی زندگی حاصل کیا کرتا--

ترجمہ : وہ دور گیا کہ اگر تیری راہ میں میں جان دیتا تو (جان دینے کے اس) ذوق میں راستے کے غبار کی لہروں یعنی اٹھتے ہوئے غبار سے ایک نئی زندگی حاصل کرلیا کرتا تھا-

رفت آں کہ گربت نہ بر نفریں نواختے رنجیدمے و عربدہ بنیاد کردمے

لغت : نفریں: ملامت-- نہ نواختے: نہ نوازتے-- رنجیدمے: میں آزردہ ہو جایا کرتا، ناراض ہو جایا کرتا-- عربدہ بنیاد کردمے: جھگڑا فساد شروع کردیا کرتا--

ترجمہ : وہ دن گئے کہ اگر تیرے ہونٹ مجھے ملامت سے نہ نوازا کرتے تو میں ناراض ہو جایا کرتا اور جھگڑا فساد شروع کردیا کرتا- اس وقت محبوب کی ملامت میں عاشق کے لئے ایک لطف ہوا کرتا تھا، لیکن اب تو بات ہی ختم ہو گئی-

رفت آں کہ قیس را بہ سترگی ستودمے در چابکی ستایش فرہاد کردمے

لغت : قیس: مجنوں کا نام-- سترگی: بزرگی، عظمت-- ستودمے: میں تعریف کیا کرتا، میں سراہتا-- چابکی: پھرتیلاپن-- فرہاد: شیریں کا عاشق، جس نے اس کے عشق میں پہاڑ تک کھودا اور پھر جان دے دی--

ترجمہ : وہ زمانہ لد گیا جب میں قیس کی عظمت کو خوب سراہا کرتا اور چابکی یا اس کی کارگزاریوں کی تعریف کیا کرتا تھا- گویا عاشق کے سر پر عشق کا بھوت سوار تھا جس کی بنا پر وہ مشہور عاشقوں کی تعریف و ستایش کیا کرتا تھا، لیکن اب وہ بھوت اس کے سر سے اتر گیا ہے-

رفت آں کہ جانب رخ وقدت گرفتمے درجلوہ بحث باگل وشمشاد کردمے

لغت : قدت: تیرا قد-- جانب گرفتمے: میں جانب داری کیا کرتا تھا-- شمشاد: سرو جیسا طویل درخت--

ترجمہ : وہ دور گذر گیا جب میں تیرے چہرے اور تیرے قد کی جانبداری کرتے ہوئے گل و شمشاد سے جلوہ نمائی کے سلسلے میں بحث مباحثہ

کیا کرتا تھا۔ یعنی اس وقت عاشق محبوب کے چہرے کو پھول سے زیادہ دلکش و شگفتہ اور اس کے قد کو شمشاد کے قد سے کہیں بہتر سمجھا کرتا تھا۔

رفت آں کہ درادائے سپاس پیام تو ہر گونہ مرغ صد قفس آزاد کردے

لغت : ادائے سپاس: شکریہ ادا کرنا-- ہرگونہ: ہر طرح کے--

ترجمہ : وہ دن گئے جب میں تیری طرف سے آئے ہوئے کسی پیام کے شکرانے میں سیکڑوں پنجروں میں اسیر ہر طرح کے پرندوں کو آزاد کر دیا کرتا تھا۔ گویا اس وقت عاشق کے لئے محبوب کا کوئی پیغام انتہائی خوش بختی کی علامت ہوا کرتا تھا۔

اکنوں خوداز وفائے تو آزارمی کشم رفت آں کہ ازجفائے تو فریاد کردے

لغت : آزارمی کشم: تکلیف یا دکھ اٹھاتا ہوں--

ترجمہ : کبھی وہ وقت تھا جب میں تیری جفا کے ہاتھوں فریاد کیا کرتا تھا لیکن اب تو مجھے تیری وفا سے بھی دکھ ہی پہنچتا ہے۔

بندم منہ زطرہ کہ تابم نہ ماندہ است رفت آں کہ خویش رابہ بلاشاد کردے

لغت : بندم منہ: مجھ پر حلقہ نہ ڈال، مجھے اسیر نہ کر-- تابم: میری طاقت--

ترجمہ : تو مجھے اب اپنی زلفوں میں اسیر کرنے کی کوشش نہ کر، اس لئے کہ اب مجھ میں وہ تاب وطاقت نہیں رہی۔ کبھی وہ وقت بھی تھا جب میں خود کو ایسی مصیبتوں اذیتوں میں مبتلا کر کے بڑی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا کرتا تھا۔ (اب وہ بات گئی)۔

آخربہ دادگاہ دگر اوفتاد کار رفت آں کہ ازتو شکوہ بیداد کردے

لغت : دادگاہ: انصاف کی جگہ، عدالت-- اوفتادکار: واسطہ پڑ گیا ہے--

ترجمہ : اب تو ایک اور ہی دادگاہ سے واسطہ پڑ گیا ہے، وہ دن ہوا ہوئے جب میں تجھ سے تیرے ظلم وجود کا شکوہ کیا کرتا تھا۔ دوسری بارگاہ انصاف، خدا کی عدالت ہی ہو سکتی ہے۔

غالب ہوائے کعبہ بسر جا گرفتہ است رفت آں کہ عزم خلخ و نوشاد کردے

لغت : بسرجاگرفتہ است: سر میں سما گئی ہے-- خلخ ونوشاد: ایران کے دو مقاموں کے نام--

ترجمہ : غالب! اب تو سر میں کعبہ کی آرزو سما گئی ہے، وہ وقت گیا جب میں کبھی خلخ اور نوشاد جانے کا عزم (ارادہ) کیا کرتا تھا۔ گویا دل ودماغ میں بڑی تبدیلی آگئی ہے۔

غزل #14

مژدہ خرمی وبے خللی را مانی ابدی جنت وفیض ازلی را مانی

لغت : خرمی: خوشی، شادمانی-- بے خلل: جس میں کوئی خلل نہ ہو-- مانی: تو ملتا جلتا ہے، مانند ہے--

ترجمہ : تو ایک بے خلل اور مسرت و شادمانی کی خوشخبری کی مانند ہے۔ (ایسی خوشخبری جس میں کوئی خلل نہیں اور سراسر مسرت و شادمانی کی حامل ہے)۔ تو ایک بہشت جاوید اور ازلی فیض کی مانند ہے۔ یعنی تو ابدی جنت اور ایسا فیض ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا سدا جاری رہتا ہے۔

بس کہ ہموارہ دل آویزی و شیریں حرکات سایہ طوبیٰ وجوے عسلی را مانی

لغت : بس کہ: بیحد، بہت-- ہموارہ: ہمیشہ-- دل آویزی: تو دلکش ہے-- طوبیٰ: جنت کا ایک درخت-- جوے عسلی: تو شہد کی ندی ہے، جنت میں شہد کی ندی--

ترجمہ : تو سدا بہت دل آویز ہے اور تیری حرکات بڑی شیریں ہیں- تو طوبیٰ کے سائے اور شہد کی ندی کی طرح ہے- محبوب کے حسن کی دلکشی اور اس کی شیریں حرکات کو طوبیٰ کے سائے سے تشبیہ دی ہے- یہ سایہ نہر میں پڑ رہا اور ہل رہا ہے، اور یہ نہر شہد کی نہر ہے، ظاہر ہے اس میں پڑنے والا سایہ بھی شیریں ہو جائے گا-

جلوہ فرمائی و جاوید نہ مانی بہ کسے سیمیائی وبہشت عملی را مانی

لغت : جاوید نہ مانی: ہمیشہ ساتھ نہیں رہتا-- سیمیائی: تو سیمیا ہے، سیمیا ایک قسم کا جادو ہے جس سے ایسی اشیا نظر آنے لگتی ہیں جن کا اصل میں کوئی وجود نہیں ہوتا--

ترجمہ : تو اپنا جلوہ تو دکھاتا ہے لیکن ہمیشہ کسی کے ساتھ نہیں رہتا- تو ایک سیمیا ہے لیکن عملی بہشت کی مانند ہے- پہلے سیمیا کہا یعنی ایسی چیز جس کا بظاہر کوئی وجود نہیں لیکن جادو کے عمل سے نظر آتی ہے، پھر عملی بہشت کہا یعنی جس کا واقعی وجود ہے-

بہ ستم معنی پیچیدہ نازک باشی اے کہ درلطف رقمہاے جلی را مانی

لغت : معنی پیچیدہ نازک: ایسے معنی یا مضمون جو الجھے ہوئے بھی ہوں (سمجھ نہ آسکیں) اور لطیف بھی ہوں-- رقم ہاے جلی: وہ تحریریں جو موٹے الفاظ میں لکھی گئی ہوں-- لطف: مہربانی، عنایت--

ترجمہ : تو کہ، اپنے لطف و عنایت میں جلی رقم یعنی نمایاں تحریر کی مانند ہے (تیرا لطف و عنایت بڑا نمایاں اور واضح ہے) اپنے جور و ستم کے لحاظ سے تو معنی پیچیدہ نازک ہے- یعنی جتنا لطف واضح ہے اتنا ہی ستم ناقابل فہم ہے- (محبوب حقیقی کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے)

بہ توانائی کوشش نتواں یافت ترا سرخوشی ہاے قبول ازلی را مانی

لغت : توانائی: طاقت، بل بوتا-- قبول ازلی: خدا کی طرف سے قبولیت--

ترجمہ : تجھے کوشش کے بل بوتے پر حاصل نہیں کیا جا سکتا- تو قبول ازلی کی بہت بڑی خوشیوں کی مانند ہے- یعنی تیرا حصول اللہ کی رضا ہی سے ہو سکے تو ہو ورنہ ممکن نہیں- یہ حصول بہت بڑی خوشی ہو گی-

جزبہ چشم ودل والا گہراں جا نہ کنی جلوہ نقش کف پاے علی را مانی

لغت : والا گہراں: والا گہر کی جمع، بلند مرتبہ لوگ-- علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ--

ترجمہ : تو بلند پایہ لوگوں یا عظیم ہستیوں کے چشم و دل کے سوا اور کہیں نہیں سماتا- تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کف پا کے نقش کے جلوے کی مانند ہے- یعنی جس طرح یہ جلوہ ہر جگہ نہیں ہوتا اسی طرح تیرا سمانا بھی صرف بلند مرتبہ لوگوں کے دل و چشم میں ہے اور کہیں نہیں-

بہ دل ہرکہ بچشم تو درآید ناگاہ دارد آں مایہ تصرف کہ ولی را مانی

لغت : آں مایہ: اس قدر-- تصرف: قبضہ، مراد اثر-- ولی: مراد ولی اللہ--

ترجمہ : جو شخص اچانک بھی تیری نظروں میں آجائے تو تو اس کے دل پر اتنا تصرف کرتا ہے کہ اس سلسلے میں تو ولی کی مانند ہوتا ہے- یعنی تیری شخصیت اور تیرے حسن کی دلکشی کچھ اس حد تک ہے کہ تجھے اچانک دیکھنے والا بھی اس سے بے حد متاثر ہوتا ہے-

اے کہ در طالع مانقش تو ہرگز نہ نشست زہرہ حوتی و شمس حملی را مانی

لغت : زہرہ حوتی: توحوت کا زہرہ ہے، زہرہ ستارہ جو برج حوت میں ہوتا ہے-- شمس حملی: حمل کا سورج، سورج برج حمل میں ہوتا ہے--

ترجمہ : اے کہ ہمارے مقدر کے ستارے میں تیرا نقش قطعاً نہ بیٹھا (ہمارے مقدر میں تیری دوستی یا تیرا وصل لکھا ہی نہیں گیا) تو حوت کا زہرہ ہے اور شمس حمل ہے- ان دونوں کا مقدر سے کوئی تعلق نہیں، اسی لئے ایسا کہا-

اندریں شیوہ گفتار کہ داری غالب گر ترقی نکنم، شیخ علی را مانی

لغت : شیوہ گفتار: انداز بیان-- شیخ علی: مراد مغلیہ دور کا مشہور فارسی شاعر علی حزیں، غالب اس سے بھی متاثر ہے--

ترجمہ : اے غالب! تیرا یہ جو (شاعری میں) انداز بیان ہے، اگر میں ترقی نہ کروں تو تو شیخ علی حزیں کی مانند ہے- غالباً مراد یہ ہے کہ غالب سے کوئی اور شخص یا شاعر کہہ رہا ہے کہ اگر میں شاعری میں ترقی نہ کروں تو تو شیخ علی حزیں جیسا شاعر ضرور ہے-

---

غزل #15

اے کہ گفتم نہ دہی داد دل، آرے نہ دہی تا چو من دل بہ مغاں شیوہ نگارے نہ دہی

لغت : مغاں شیوہ نگارے: ایسا معشوق جس کا انداز آتش پرستوں کا سا ہو--

ترجمہ : دیکھ! میں نے تجھ سے کہہ دیا ہے کہ تو اس وقت کسی کے دل کی داد نہ دینا اور تو نہ دے سکے گا جب تک تو میری طرح دل کسی مغاں شیوہ معشوق کو نہیں دیتا- گویا یہ معشوق بڑا بے وفا ہے جبکہ میں نے اس سے بڑی وفا کی ہے، تجھے کسی ایسے معشوق سے واسطہ پڑے تو پھر تو میرے باوفا دل کی داد دے گا-

چشمہ نوش ہمانا نہ تراود ز دلے کش نگیری و در اندیشہ فشارے ندہی

لغت : نہ تراود: نہیں ٹپکتا-- کش: کہ اش، کہ اسے-- فشارے ندہی: اسے بھینچ نہ لے--

ترجمہ : کسی بھی دل سے اس وقت تک شیریں چشمہ نہیں ٹپکتا (نہیں ٹپک سکتا) جب تک تو اسے (دل کو) لے کر اپنے ذہن میں بھینچ نہ لے-

ماہ وخورشید دریں دائرہ بیکار نیند توکہ باشی کہ بخود زحمت کارے ندہی

لغت : نیند: نہیں ہیں-- توکہ باشی: بھلا تو کون ہوتا ہے-- دائرہ: فضاء کائنات--

ترجمہ : چاند اور سورج بھی اس کائنات میں بے کار نہیں ہیں- پھر بھلا تو کون ہوتا ہے کہ خود کو کسی کام کی زحمت ہی نہ دے- مطلب یہ کہ اس کائنات کی ہر ہر شے منشاے ایزدی کے مطابق اپنے متعلقہ فرائض انجام دے رہی ہے- پھر بھلا انسان کیوں فرائض کی انجام دہی میں غفلت برتے- وہ کوشش اور جہد وعمل سے زندگی کے مقاصد پورے کرے-

پاے را خضر قدم سنجی کوے نشوی دوش را قدر گراں سنگی بارے ندہی

لغت : قدم سنجی: راہ چلنا-- خضر: حضرت خضر جو رہنمائی کرنے والے ہیں-- دوش: کندھا-- گراں سنگی: بھاری-- قدر: طاقت، قدرت--

ترجمہ : (اوپر جو انسان سے کہا ہے، اب اس شعر اور اگلے شعروں میں اس کوشش و عمل کی وضاحت کی گئی ہے) تو اپنے پاؤں کو کسی کوچے کی راہ پیمائی (راستہ چلنا) کا خضر نہیں بناتا اور اپنے کندھوں کو کوئی بھاری بوجھ اٹھانے کی ہمت نہیں دیتا۔ مطلب یہ کہ جب تک تو کسی کوچے کی راہ پیمائی کر کے محبت کا گراں قدر بوجھ نہیں اٹھاتا)

سر براہ دم شمشیر جوانے نہ نہی تن بہ بند خم فتراک سوارے ندہی

لغت : دم شمشیر: تلوار کی دھار-- نہ نہی: نہیں رکھتا-- فتراک: چمڑے کے تسمے جو گھوڑے کی زین کے ساتھ لگاتے ہیں تاکہ ان میں شکار یا ضروری سامان باندھا جا سکے--

ترجمہ : تو نہ تو کسی جواں سال (محبوب) کی تلوار کی دھار پر اپنا سر رکھتا ہے اور نہ ہی کسی سوار کے فتراک کے پیچ میں خود کو اسیر کرتا ہے، یعنی کسی شہسوار محبوب کا شکار نہیں ہو جاتا۔

سینہ راخستہ انداز فغانے نہ کنی دیدہ را مالش بیداد غبارے ندہی

لغت : خستہ: زخمی-- مالش: ملنا-- بیداد: ستم، ستم محبت--

ترجمہ : تو فریاد و فغاں کے انداز سے (یعنی نئے نئے انداز سیکھ کر) اپنا سینہ زخمی نہیں کر لیتا اور کسی کی بیداد کے غبار کو آنکھوں میں ڈال کر آنکھیں نہیں ملتا، یعنی محبوب کے ہاتھوں جور و ستم کے غبار کو آنکھوں کا سرمہ نہیں بناتا۔

خوں بذوق غم یزداں نشناسے نخوری دین بہ مہر حق الفت نگذارے ندہی

لغت : یزداں نشناسے: خدا کو نہ پہچاننے والا، خدا کی معرفت سے بے خبر-- حق الفت نگذارے: وہ جو الفت و محبت کا حق ادا نہیں کرتا--

ترجمہ : تو کسی یزداں نشناس کے غم (غم محبت) کی لذت میں اپنا خون جگر نہیں پیتا اور اپنا دین کسی حق الفت ادا نہ کرنے والے (بے وفا محبوب) کی نذر نہیں کرتا۔ مطلب یہ کہ تو ایسے بے وفا محبوب کی محبت میں اپنا دین و ایمان ترک کر کے کافر عشق نہیں بنتا۔

آخرکار نہ پیداست کہ درتن افسرد کف خونے کہ بداں زینت دارے نہ ہی

لغت : پیداست: ظاہر ہے، واضح ہے-- افسرد: بجھ گیا، بیکار ہو گیا-- زینت دارے: کسی سولی کی زینت--

ترجمہ : آخر کیا یہ بات واضح نہیں ہے کہ وہ چلو بھر خون، جو تیرے جسم میں ہے، اور جسے تو کسی سولی کی آرائش نہیں بناتا، ایک وقت آئے گا جب تیرے جسم میں افسردہ ہو کر رہ جائے گا، یعنی بیکار ہو جائے گا۔ گویا اگر تو اپنی زندگی کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کی خاطر سولی کی نذر نہیں کرے گا، جس طرح کہ منصور نے کیا تو تیری ایسی زندگی سراسر بیکار ہو کر ایک دن اپنے انجام کو پہنچ جائے گی۔

حیف گرتن بہ سگان سر کوے نہ رسد وائے گرجان بسر راہگذارے ندہی

ترجمہ : افسوس کی بات ہو گی اگر (تیرا) جسم کسی محبوب کے کوچے کے کتوں تک نہ پہنچے، نیز قابل افسوس یہ امر ہو گا اگر تو اپنی جان کسی (حسین) کی راہ گذر میں قربان نہ کر دے۔ یعنی تجھے کسی محبوب سے اتنی محبت ہونی چاہئے کہ تو اپنا بدن اس کی گلی کے کتوں کی نذر کر دے اور اپنی جاں اس کی رہگذر پر فدا کر دے۔

رہ زنان اجل ازدست تو ناگاہ برند نقد ہوشے کہ بہ سودائے بہارے ندہی

لغت : رہ زنان: رہ زن کی جمع، لٹیرے-- ناگاہ برند: اچانک چھین لیں گے--

ترجمہ : تیرے ہوش و خرد کی نقدی (یعنی زندگی)، جو آج تو کسی بہار (یعنی حسن کی بہار، محبوب) کے جنون کی نذر نہیں کرتا، موت کے

لٹیرے (موت کے فرشتے) تجھ سے (کسی بھی وقت) چھین کر لے جائیں گے، یعنی موت تجھے آلے گی اور پھر (اگلا شعر اس کے ساتھ ہے)۔

بہ خم طرہ حوران بہشت آویزند ناز پروردہ دلے را کہ بہ یارے ندہی

ترجمہ : تیرا وہ نازوں کا پلا ہوا دل جو تو کسی محبوب کو نہیں دے رہا (کسی سے عشق نہیں کر رہا)، بہشت کی حوروں کی زلفوں کے پیچ و خم میں لٹکا دیں گے (لٹکا دیا جائے گا)

گر تنزل نبود، ابر بہاری غالب کہ در افشانی وز افشاندہ شمارے ندہی

لغت : تنزل نبود: تیری شان کے شایاں نہ ہو -- درافشانی: تو موتی لٹاتا ہے -- افشاندہ شمارے نہ دہی: اس نے لٹائے ہوئے موتیوں کو شمار بھی نہیں کرتا --

ترجمہ : اے غالب! اگر یہ بات تیرے شایان شان نہ ہو، تو تو موسم بہار کا بادل ہے کہ تو خوب موتی لٹاتا ہے اور پھر ان لٹائے ہوئے موتیوں کی گنتی بھی نہیں کرتا۔ غالب نے اپنے شعروں کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔

غزل #16

ہم نشیں جان من و جان تو ایں انگیز، ہے سینہ از ذوق آزار منش لبریز ہے

لغت : جان من و جان تو: مجھے اپنی اور تیری جان کی قسم ہے، افسوس، توبہ ہے -- ایں انگیز: یہ آفت -- آزار منش: اس میں ش کا ضمیر محبوب کی طرف ہے (سینہ محبوب) مجھے آزار دیے --

ترجمہ : میرے ہم نشیں! مجھے میری اور تیری جان کی قسم، یہ آفت؟ افسوس ہے، توبہ ہے، اس (محبوب) کا سینہ مجھے آزار پہنچانے کی لذت سے بھرا ہوا ہے۔ توبہ ہے توبہ --

غیر، دانم لذت ذوق نگہ دانستہ است کز پے قتلم بہ دستش داد تیغ تیز، ہے

لغت : دانم: میں جانتا ہوں، مجھے علم ہے -- پے قتلم: میرے قتل کے ہے -- دانستہ است: جان چکا ہے، آشنا ہو چکا ہے --

ترجمہ : میں جانتا ہوں کہ رقیب میرے ذوق نگاہ کی لذت سے آشنا ہو چکا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس نے میرے قتل کے لئے محبوب کے ہاتھ میں تیز تلوار پکڑا دی ہے، توبہ، توبہ یعنی میں مر جاؤں اور یوں میری یہ لذت ختم ہو جائے۔

می چکد خونم رگ ابر است آں فتراک ہاے می تپد خاکم، رم باد است آں شبدیز، ہے

لغت : می چکد: ٹپکتا ہے -- می تپد: تڑپتی ہے -- رم باد: ہوا کی تیزی -- شبدیز: گھوڑا --

ترجمہ : اس کے گھوڑے کا فتراک (زین کے ساتھ بندھے ہوئے تسمے) بادل کی رگ ہے کہ اس میں سے میرا خون (یعنی میں عاشق کہ اس کا شکار ہوں) ٹپک رہا ہے، جبکہ اس کا گھوڑا گویا تیز ہوا ہے کہ جس میں میری خاک تڑپ رہی ہے، تو یہ محبوب شکاری ہے اور عاشق اس کا شکار جسے وہ گھوڑے کے فتراک کے ساتھ باندھ کر لے جا رہا ہے۔

بر سر کوے تو بیخود گشتم از ضعف نیست کشتہ رشکم نیارم دید خود را نیز، ہے

لغت : بیخود گشتم: میرا بے خود ہو جانا --

ترجمہ : میں جو تیرے کوچے میں بیخود ہو کر پڑا ہوں تو یہ کسی ضعف کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ اس لئے ہے کہ میں رشک کا مارا ہوا ہوں

اور تیرے کوچے میں خود کو بھی نہیں دیکھ سکتا، افسوس۔ رشک پر بہت سے اشعار ملتے ہیں۔ خود بقول غالب!

چھوڑا نہ رشک نے کہ تیرے گھر کا نام لوں ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

پھر غالب!

می روم زیں کوے وز رشک محبت می ردم بس کہ بامن آشنا گشتی زغیرت می روم

امیر خسرو!

نخواہد مردہ کس خود۔ اولے من زیں خوشم زیرا زجان خویش در رشکم کہ پہلویت چرا باشد

طالب آملی!

مردم ز رشک چندبہ بینم کہ جام مے لب بربش گذارد وقالب تہی کند

(طالب نے اپنی ذات کے حوالے سے رشک کی بات نہیں کی، تاہم ہے یہ بھی رشک ہی کے متعلق)۔

ننگ باشد چشم بر ساطور و خنجر دوختن غنچہ آسا سینہ اے خواہم جراحت خیز، ہے

لغت : ساطور: چھری -- چشم دوختن: آنکھیں جمائے رکھنا -- جراحت خیز: زخم ابھارنے والا -- غنچہ آسا: کلی کی طرح --

ترجمہ : چھری یا خنجر پر آنکھیں جمائے رکھنا میرے لئے شرم کی بات ہے، میں تو غنچے کی طرح ایک ایسا سینہ چاہتا ہوں جس کے اندر سے زخم ابھریں۔ افسوس۔ جس طرح کلی گویا زخموں سے بھری ہوتی ہے (سرخ پتیاں جو اس میں بند ہوتی ہیں اور کھلنے پر باہر آتی ہیں) اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ خنجر کی بجائے اپنے ہی سینے کے زخم خوری کے جوش سے گھائل ہو جاؤں۔

تیشہ را نازم کہ برفرہاد آساں کرد مرگ خنجر شیرویہ و جاں دادن پرویز، ہے

لغت : شیرویہ: جس نے خسرو پرویز کو ہلاک کیا -- پرویز: خسرو پرویز، شیریں کا شوہر جو شیریں کی موت کی جھوٹی خبر اڑانے سے فرہاد کی موت کا باعث بنا --

ترجمہ : تیشے کی کیا بات ہے کہ اس نے فرہاد پر موت آسان کر دی جبکہ پرویز، شیرویہ کے خنجر سے ہلاک ہوا۔ افسوس کی بات ہے۔ فرہاد شیریں کا عاشق تھا۔ پرویز نے اسے کوہ بیستون کاٹ کر دودھ کی نہر بہانے کو کہا۔ فرہاد نے کام شروع کیا۔ بعد میں مذکورہ جھوٹی خبر سن کر اس نے اسی کلہاڑے سے خود کو ختم کر لیا جس سے وہ کھدائی کر رہا تھا، اس طرح اس کی عزت رہ گئی کہ اسے اپنی ہلاکت کے لئے کسی کا ممنون نہ ہونا پڑا، جبکہ پرویز کو شیرویہ نے مارا جو افسوس کی بات تھی۔

غمزہ را زاں گوشہ ابرو کشاد دیگراست آں خرام توسن و ایں جنبش مہمیز، ہے

لغت : غمزہ: آنکھوں کے اشارے -- توسن: گھوڑا -- مہمیز: گھوڑے کو ایڑ لگانے کی چیز جو سوار کے جوتے سے لگی ہوتی ہے -- کشاد: کھلنا -- خرام: ناز سے چلنا --

ترجمہ : اس محبوب کے گوشہ ابرو سے اس کے غمزے کو کچھ اور ہی کشاد حاصل ہوتی ہے، یعنی اس کا غمزہ خوب کھل کر اپنا اثر دکھاتا ہے۔ توبہ ہے وہ ایڑ کی جنبش اور وہ گھوڑے کا یعنی ناز کے گھوڑے کا خرام۔ غمزہ کو خرام توسن سے اور گوشہ ابرو کو جنبش مہمیز سے تشبیہ دی ہے۔ ایڑ لگانے سے گھوڑا تیز دوڑنے لگتا ہے۔

ریزش خشت از در و دیوار، برگ راحت است خاک را کاشانہ ما کردہ بالیں خیز، ہے

لغت : ریزش: گرنا -- برگ راحت: راحت کا سامان -- بالیں خیز: جہاں سے سرہانے اٹھیں --

ترجمہ : گھر کے در و دیوار کی اینٹوں کا گرنا باعث راحت ہے، آرام کا سامان ہے، ہمارے گھر نے مٹی کو سرہانوں کی صورت دے دی ہے، توبہ یعنی اینٹیں سرہانوں کا کام دے رہی ہیں اور یہ راحت کا سامان ہے۔

گفتم، آرے رونق بازار کسریٰ بشکنی گرم کردی درجہاں ہنگامہ چنگیز، تبے

لغت : رونق بازار بشکنی: تو بازار کی رونق ختم کرے گا-- کسریٰ: مراد قدیم ایران، نوشیروان عادل جو اپنے انصاف کی وجہ سے مشہور ہے۔ کسریٰ قدیم ایران کے بادشاہوں کا لقب بھی ہے--

چنگیز: منگول سردار جس نے 616ھ-1219ء میں اور اس کے بعد اس کے بیٹوں، پوتوں نے ایران کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔

ترجمہ : میں نے اس سے کہا کہ تو نے واقعی دنیا میں چنگیز کا ہنگامہ تو گرم کر دیا، اب یقیناً تو کسریٰ یعنی نوشیرواں کے بازار کی رونق بھی ختم کر دے گا۔ یعنی تیرے جور و ستم کے آگے چنگیز کا ہنگامہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا، اسی طرح اگر تو انصاف کی طرف آئے تو نوشیرواں کو بھی مات کر دے گا۔

غالب از خاک کدورت خیز ہندم دل گرفت اصفہاں، ہے، یزدہے، شیراز ہے، تبریز ہے

لغت : خاک کدورت خیز: ایسی سرزمین جہاں عداوت ہو یا لوگوں کے دلوں میں غبار ہو--

ترجمہ : غالب! ہند کی کدورت خیز سرزمین سے میرا دل اب اچاٹ ہو گیا ہے، ہائے اصفہان کہاں ہے؟ یزد کہاں ہے اور شیراز و تبریز، ہائے افسوس۔ چاروں ایران کے مشہور شہر ہیں۔ گویا غالب کی فارسی شاعری کی ہند میں کوئی قدر نہیں، اس کی قدر ایران ہی میں ہو سکتی ہے۔

غزل #17

خشنود شوی چوں دل خشنود نیابی ترسم کہ زیاں کار کسی، سود نیابی

لغت : خشنود شوی: تو خوش ہو گا-- ترسم: میں ڈرتا ہوں-- زیاں کار کسی: تو نے کسی سے نقصان اٹھایا ہے-- سود نیابی: تو نفع نہیں حاصل کرے گا، نہیں کر سکتا--

ترجمہ : جب تجھے کوئی ایسا دل ملتا ہے جو خوشی سے محروم ہے تو تو خوش ہوتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ تو نے کسی سے نقصان اٹھایا ہوا ہے، تجھے نفع حاصل نہیں ہو سکتا۔ کسی کو غمزدہ حالت میں دیکھ کر خوش ہونا اچھی بات نہیں، اگرچہ خود کسی سے تکلیف ہی کیوں نہ اٹھائی ہو، پھر بھی یہ رویہ اچھا نہیں۔ نفع اور نقصان میں صنعت تضاد ہے۔

از قافلہ گرم روان تو نباشد رختے کہ بہ سیلش شرر اندود نیابی

لغت : گرم رواں: گرم رو کی جمع، تیز رفتاری سے چلنے والے-- رختے کہ: وہ سامان جو-- شرر اندود: چنگاریوں سے آلودہ--

ترجمہ : وہ سامان جو پانی کی لہروں میں تجھے شرر آلود نہیں دکھائی دیتا وہ تیرے تیز رفتار قافلے والوں کا نہیں ہے۔ گرم رفتاری کے حوالے سے شرر آلود کہا۔ یعنی گرم رفتاری سے سامان کو آگ لگنی چاہئے، اگر ایسا نہیں تو وہ تمہارے قافلے کا سامان نہیں ہو سکتا۔

فرقے ست نہ اندک ز دلم تا بدل تو معذوری اگر حرف مرا زود نیابی

لغت : اندک: تھوڑا-- معذوری: تو مجبور ہے-- زود نیابی: جلد نہیں سمجھتا--

ترجمہ : میرے دل اور تیرے دل کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ کچھ کم نہیں ہے۔ اس لئے اگر تو میری بات جلد نہیں سمجھ پاتا تو تو مجبور ہے۔

کہا جاتا ہے۔ "دل کو دل سے راہ ہوتی ہے"۔ اگر عاشق اور محبوب میں یہ راہ نہیں ہے یعنی دونوں طرف سے محبت برابر نہیں ہے تو بات کیونکر بن سکتی ہے۔ محبوب، عاشق کی بات کیونکر سمجھ پائے گا۔

برذوق خدا داد نظر دوختگانیم درسینہ ما زخم نمک سودنیابی

لغت : نظر دوختگانیم: ہم نظریں جمائے ہوئے ہیں (دوختگاں، دوختہ کی جمع)۔۔ نمک سود: جس پر نمک چھڑکا گیا ہو۔۔

ترجمہ : ہم خداداد ذوق پر نظریں جمائے ہوئے لوگوں میں سے ہیں۔ ہمارے سینے میں تجھے کوئی ایسا زخم نظر نہیں آئے گا جس پر نمک چھڑکا گیا ہو۔ مطلب یہ کہ زخم پر نمک چھڑکنے سے عاشق کو لذت ملتی ہے۔ یہ گویا مصنوعی انداز ہے لذت کا، جبکہ ہمیں خدا کی طرف سے ایسے زخموں کی لذت حاصل ہے جن میں بڑا درد ہے۔

دروجد بہ ہنجار نفس دست فشانیم در حلقہ ما رقص دف وعود نیابی

لغت : ہنجار نفس: سانس کا آنا جانا۔۔ دست فشانیم: ہم ہاتھ ہلاتے ہیں (وجد میں جھوم جھوم کر ہاتھ ہلاتے ہیں یعنی رقص کرتے ہیں۔۔

ترجمہ : ہم وجد کی حالت میں جھوم جھوم کر، اپنے سانس کے آنے جانے کے مطابق رقص کرتے ہیں۔ ہمارے حلقے میں تجھے دف وعود (سازوں کے نام) کے ساتھ رقص کرنا نظر نہیں آئے گا، یعنی ہمارا سانس ہی ہمارے لئے ساز ہے جس کی آواز پر ہم رقص و وجد کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں کسی ساز کی ضرورت نہیں ہے۔

درمشرب ما خواہش فردوس نجوئی درمجمع ما طالع مسعود نیابی

لغت : مشرب: مسلک، مذہب۔۔ نجوئی: تجھے نہیں ملے گی۔۔ طالع مسعود: مبارک نصیبہ، خوشبختی۔۔

ترجمہ : تجھے ہمارے مذہب میں جنت کی خواہش نہیں ملے گی اور ہمارے حلقے میں تجھے مبارک نصیبہ کی کوئی بات نظر نہ آئے گی۔ یعنی ہم اگر کوئی اچھا عمل کرتے ہیں تو فردوس کی خواہش رکھے بغیر کرتے ہیں۔ دوسرے مصرعے میں اپنی کم نصیبی کی بات کی ہے۔

در بادہ اندیشہ ما درد نہ بینی درآتش ہنگامہ ما دود نیابی

لغت : بادہ اندیشہ: فکر وخیال کی شراب۔۔ درد: تلچھٹ، جام کے نیچے کی میلی شراب یا میل۔۔ دود: دھواں۔۔

ترجمہ : تجھے ہمارے فکر وخیال کی شراب میں تلچھٹ نظر نہ آئے گی، اور تجھے ہمارے ہنگاموں کی آگ میں کوئی دھواں نہیں ملے گا۔ ہنگاموں کی آگ یعنی جذبوں کی گرمی۔ مطلب یہ کہ ہمارے فکر وخیال اور جذبے سبھی ہر طرح کی آلودگیوں سے پاک ہیں۔

چوں آخر حسن است بما ساز کہ دیگر باہم کششے مانع مقصود نیابی

لغت : آخر حسن است: یعنی حسن کی تازگی ختم ہونے کو ہے۔۔ بماساز: ہم سے موافقت کر۔۔ باہم کششے: باہمی کھینچا تانی۔۔ مانع مقصود: مقصود میں رکاوٹ بننے والی۔۔

ترجمہ : چونکہ تیرا حسن یعنی تیرے حسن کی تازگی و دلکشی اب ختم ہونے کو ہے، اس لئے تو اب ہم سے موافقت کرلے۔ اس طرح ہم میں ایسی کوئی باہمی کھینچا تانی نہ ہوگی جو ہمارے مقصود میں کوئی رکاوٹ بن سکے۔

آں شرم کہ درپردہ گری بود، نداری آں شوق کہ درپردہ دری بود نیابی

لغت : درپردہ گری: پردے میں ہونا، چھپانا۔۔

ترجمہ : اب ایک طرف تو تجھ میں وہ شرم نہیں رہی وہ حجاب نہیں رہا جو عشق کے چھپانے کے لئے ہوتا تھا، دوسری طرف اپنا وہ شوق جس سے راز کے افشا ہونے کا ڈر ہو، نہیں رہا۔ یعنی دونوں طرف سے معاملہ اب صاف ہو گیا ہے۔

غالب بہ دکانے کہ بامید کشودیم سرمایہ ما جز ہوس سود نیابی

لغت : کشودیم: ہم نے کھولی--

ترجمہ : غالب! ہم نے جو دکان کچھ امیدیں لے کر کھولی تھی، اب اس میں ہمارا سرمایہ سوائے سود (منافع) کی ہوس کے اور کچھ نہیں رہا۔ یعنی اپنے پلے صرف ہوس ہی ہوس ہے اور کچھ نہیں ہے۔

غزل #18

سرچشمہ خون است ز دل تابہ زباں، ہائے دارم سخنے باتو وگفتن نتواں، ہائے

ترجمہ : ہائے، افسوس کہ میرے دل سے لے کر زباں تک خون کا ایک چشمہ رواں ہے۔ میں تجھ سے کوئی بات کہنا چاہتا ہوں، لیکن کہہ نہیں سکتا، یعنی کہنے کی طاقت نہیں رہی۔ ہائے افسوس۔ عاشق کے دل پر غم محبت سے جو کچھ گذر رہی ہے، اس کی وجہ سے اس میں طاقت گفتار ہی نہیں رہی۔

سیرم نتواں کرد ز دیدار نکویاں نظارہ بود شبنم و دل ریگ رواں، ہائے

لغت : سیرم نتواں کرد: مجھے تسکین نہیں ہو سکتی-- نکویاں: نکو کی جمع حسین لوگ-- ریگ رواں: اڑتی ہوئی ریت--

ترجمہ : مجھے حسینوں کے دیدار سے تسکین نہیں ہو سکتی۔ نظارہ (یعنی حسینوں کا دیدار) تو گویا شبنم ہے جبکہ میرا دل اڑتی ہوئی ریت ہے، کبھی یہاں کبھی وہاں، ہائے۔ یعنی شبنم کے قطرے اڑتی ہوئی ریت کو کیونکر تر کر سکتے ہیں۔ عاشق کا دل جو شوق و محبت کا بے حد تشنہ ہے اسے ریگ رواں سے تشبیہ دی ہے۔

ذوقے ست دریں مویہ کہ برنعش منستش ہا دل شدہ ہیچ مگوے ہمہ داں، ہائے

لغت : مویہ: گریہ وزاری-- منستش: من است اش، اسے میری (لاش)-- دل شدہ: عاشق--

ترجمہ : میری لاش پر وہ محبوب جس انداز میں گریہ وزاری کر رہا ہے، اس میں ایک خاص کیف و لذت ہے۔ (اور اس کی یہ فریاد و گریہ کچھ یوں ہے کہ) افسوس یہ عشق کا مارا ہوا انسان (یعنی عاشق)، جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں کہتا، کچھ نہیں جانتا، (گویا نادان ہے)؟ ہائے۔

در خلوت تابوت نہ رفت است ز یادم برتختہ در دوختہ چشم نگراں، ہائے

لغت : تختہ در: دروازے کا پٹ، کواڑ-- تابوت: وہ صندوق جس میں مردے کی لاش رکھتے ہیں-- دوختہ چشم نگراں: دیکھتی ہوئی آنکھیں جو دروازے کے پیچھے لگی ہوئی ہیں--

ترجمہ : ہائے! مجھے تابوت کی تنہائی میں بھی اس کی وہ دروازے کے پیچھے لگی ہوئی آنکھیں نہیں بھول رہیں۔ یعنی عاشق کی لاش تابوت میں رکھی جا رہی ہے اور محبوب دروازے کے پیچھے کھڑا غمزدہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اب عاشق کو یہ منظر تابوت میں نہیں بھول رہا۔

اے فتوی ناکامی مستاں کہ توباشی مہتاب شب جمعہ ماہ رمضاں، ہائے

ترجمہ : ہائے! وہاں مستوں کو بادہ نوشی سے روکنے کا فتویٰ بالکل ناکام ہو جائے گا جہاں تو ماہ رمضان میں جمعہ کی رات کا چاند بن کر سامنے آئے گا۔ ایک تو جمعہ یعنی چھٹی کا دن، پھر حسین محبوب کا موجود ہونا (گویا وہ چاند رات ہو گی)، تو اس صورت میں کون ایسا بادہ نوش ہو گا جو

کسی بادہ نوشی سے روکنے کے فتویٰ کی پروا کرے گا۔ غالب شب ماہتاب میں کسی نہ کسی بہانے شراب پیتے ہیں :

پی جس قدر ملے شب مہتاب میں شراب　　اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

با داور ناگفتہ شنو رفت حوالت　　دردے کہ بہ گفتن نہ پذیرفت گراں، ہائے

لغت : داور ناگفتہ شنو: ایسا مصنف جو بغیر کہے فریاد سن لیتا ہے-- گراں: بوجھل--

ترجمہ : اس داور ناگفتہ شنو کے ساتھ تیرے حوالے سے بات ہوئی ہے، یعنی اس سے اپنے ایسے دکھ درد بیان کئے ہیں جن کے بیان کرنے کو اس نے گراں نہیں جانا۔ شعر کچھ واضح نہیں ہے۔ صوفی مرحوم نے "باداور" کی بجائے "یاد آور" لکھا ہے جس کا یہاں کوئی مقام نہیں بنتا۔ پھر ترجمہ وغیرہ بالکل گول کر دیا ہے، صرف شعر نقل کیا ہے۔

از جنت و سر چشمہ کوثر چہ کشاید　　خوں گشتہ دل و دیدہ خونابہ فشاں، ہائے

لغت : چہ کشاید: کیا کھلے گا، کیا تازگی ملے گی-- خوں گشتہ دل: خون ہوا دل-- خونابہ فشاں: خون کے آنسو بہانے والی--

ترجمہ : بھلا غم محبت میں میرے خوں شدہ اس دل اور خون کے آنسو بہانے والی آنکھوں کو جنت اور چشمہ کوثر سے کیا حاصل ہو گا، انہیں وہاں کیا تازگی میسر آئے گی، افسوس، ہائے کچھ بھی میسر نہ آئے گا۔ یعنی عاشق کے لئے تو محبوب کا قرب ہی سب کچھ ہے، جو وہاں میسر نہیں آئے گا۔

در زمزمہ از پردہ و نجار گذشتیم　　رامشگری شوق بہ آہنگ فغاں، ہائے

لغت : زمزمہ: وہ بھجن (مذہبی گیت) جو آتش پرست ہلکی لے میں گاتے ہیں-- پردہ: سُر، لے-- رامشگری: نغمہ سرائی-- پردہ و نجار: سر تال-- گذشتیم: ہم گذر گئے یعنی بے نیاز ہو گئے--

ترجمہ : محبت کا زمزمہ گاتے ہوئے ہم سر تال سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ عشق و محبت کی نغمہ سرائی فریاد و فغاں ہی کی لے اور سر میں ہوتی ہے۔ ہائے۔ گویا عاشق کے لئے اسی فریاد و فغاں میں نغمے کی سی لذت ہے۔

سیماب تنے کز رم برق است نہادش　　گردیدہ مرا مایہ آرامش جاں، ہائے

لغت : سیماب تنے: جس کے جسم میں پارے کی سی بے قراری ہو-- رم برق: بجلی کی سی تیزی-- نہاد: فطرت، طبیعت، خمیر-- مایہ آرامش جاں: جاں کے سکون و آسایش کا وسیلہ، سرمایہ--

ترجمہ : وہ سیماب تن محبوب، جس کے خمیر ہی میں برق رفتاری ہے، میری جان کے سکون و راحت کا سرمایہ و وسیلہ بنا ہوا ہے۔ ہائے۔ رم اور آرامش میں صنعت تضاد ہے۔

غالب بدل آویز کہ در کارگہ شوق　　نقشے ست دریں پردہ بصد پردہ نہاں، ہائے

لغت : بدل آویز: دل سے لپٹ جا-- کارگہ شوق: عشق کا کارخانہ-- دریں: اس میں یعنی اس دل میں--

ترجمہ : اے غالب! تو اپنے دل سے لپٹ جا کیونکہ اس کارگاہ عشق و محبت میں، اس دل میں سیکڑوں پردوں کے اندر پردے میں (پردہ در پردہ) ایک نقش پنہاں ہے۔ ہائے یعنی دل ایک خزانہ ہے جس کے اندر عشق و محبت کے اسرار پوشیدہ ہیں۔ ایک نقش سے مراد محبوب حقیقی ہے۔ جو دل کی گہرائی میں چھپا بیٹھا ہے۔

غزل #19

زاہد کہ و مسجد چہ و محراب کجائی؟ عیداست و دم صبح، مے ناب کجائی؟

لغت : کہ: کون ہے-- چہ: کیا ہے-- کجائی: تو کہاں ہے--

ترجمہ : زاہد کون ہے؟ اور مسجد کیا ہے، اور محراب تو کہاں ہے، یعنی محراب کہاں کی؟ (گویا انہیں کون جانتا ہے)- عید کا دن ہے، صبح کا وقت ہے، اے خالص شراب تو کہاں ہے؟ یعنی عید کے دن تو ہم کھل کر شراب پئیں- آج محراب و مسجد کی بات چھوڑو-

دریا ز حباب آبلہ ہائے طلب تست نورنظر، اے گوہرنایاب، کجائی؟

لغت : آبلہ: چھالا-- گوہرنایاب: وہ موتی جو نہ ملتا ہو یعنی بہت نادر و قیمتی موتی-- حباب: بلبلے--

ترجمہ : تیری طلب و خواہش میں سمندر کے پاؤں میں بلبلوں کے چھالے پڑ گئے ہیں- اے میرے نورنظر اور میرے گوہرنایاب! تو کہاں ہے؟ محبوب سے خطاب ہے سمندر اور حباب کے حوالے سے اپنے محبوب کو گوہرنایاب کہا ہے- اس لحاظ سے یہ صنعت براعۃ الاستہلال ہے- یعنی شعر میں چند ایسی چیزوں کا ذکر کرنا جن کا آپس میں تعلق ہو حباب، دریا اور گوہر-

بوے گل و شبنم نسزد کلبہ مارا صرصر تو کجارفتی وسیلاب کجائی؟

لغت : نسزد: لائق نہیں ہے-- کلبہ: جھونپڑی-- صرصر: طوفانی، ہوا آندھی--

ترجمہ : ہماری جھونپڑی (غم خانہ) پھولوں کی خوشبو اور شبنم کے لائق نہیں ہے (اس میں یہ چیزیں نہیں سجتیں)- اے طوفانی ہوا تو کہاں چلی گئی ہے اور اے سیلاب تو کہاں ہے؟ یعنی ہمارے غم خانے کو ان چیزوں کی ضرورت ہے تاکہ وہ اسے اڑا اور بہالے جائیں-

حشراست وخدا داور وہنگامہ بپایاں اے شکوہ بے مہری احباب، کجائی؟

لغت : داور: منصف، انصاف کرنے والا-- ہنگامہ بپایاں: ہنگامہ ختم ہونے والا ہے--

ترجمہ : حشر یعنی قیامت برپا ہوئی، خدائے داور کی عدالت منعقد ہوئی اور یہ ہنگامہ بھی اب گویا ختم ہونے کو ہے- احباب یعنی دوستوں عزیزوں کی بے مہری کے شکوے تو کہاں ہے؟ مطلب یہ کہ زندگی میں تو ان سے یہ شکوہ نہ کر سکے اور اب روز قیامت خدا کے سامنے یہ بات ی زبان پر نہیں آسکی- بے مہری احباب کا شکوہ ہر کسی کو ہے- چنانچہ بقول سعدی!

کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

حفیظ جالندھری!

دیکھا جو کھا کے تیر کمیں گاہ کی طرف اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

خود بقول غالب!

کہوں کیا خوبی اوضاع ابنائے زماں غالب بدی کی اس نے جس سے کی تھی ہم نے بارہا نیکی

غالب ہی کے بقول!

گر دہم شرح ستمہائے عزیزاں غالب رسم امید ہمانا ز جہاں برخیزد

بہادر شاہ ظفر!

جہاں میں اور تو ڈرتے ہیں غیر سے، لیکن ظفر رہے ہے مجھے آشنا سے خوف وخطر

غالباً طالب یا صائب نے عمومی بات کی ہے :

مرا ز روز قیامت غمے کہ ہست انیست کہ روے مردم عالم دوبارہ باید دید

آں شور کہ گرداب جگر داشت، ندارد اے لخت دل غرقہ بخوناب کجائی؟

لغت : شور: مراد خون کے تھپیڑے، تلاطم-- گرداب: بھنور--

ترجمہ : وہ تلاطم جو جگر کے بھنور میں برپا تھا، اب نہیں رہا، اے خون میں ڈوبے ہوئے دل کے ٹکڑو تم کہاں ہو- مطلب یہ کہ جب تک جگر میں خون کا جوش رہا عاشق خون کے آنسو بہاتا رہا- اب وہ جوش ختم ہونے سے اس کا صرف بجھا ہوا دل خون میں پڑا ہے-

با گرمی ہنگامہ خواہش نہ شکیبم آتش بہ شبستاں زدم اے آب کجائی؟

لغت : نہ شکیبم: مجھے صبر نہیں آتا-- شبستاں: خواب گاہ-- آب: پانی، مراد محبوب--

ترجمہ : خواہشوں کے ہجوم کی گرمی سے مجھے صبر وسکون میسر نہیں ہوا- میں نے اپنی خواب گاہ کو آگ لگا دی- اے پانی تو کہاں ہے- مطلب یہ کہ عاشق اپنے محبوب کے انتظار میں اپنی خواب گاہ کو سجائے بیٹھا تھا- شوق کی گرمی نے آگ بھڑکائی جس سے سجاوٹ کا سامان جل گیا- اب وہ محبوب سے (جسے پانی کہا ہے) کہتا ہے کہ اب تو تو آجا تاکہ یہ آگ ٹھنڈی ہو-

چوں نیست نمک سائی اشکم بہ فغانم کاے روشنی دیدہ بیخواب کجائی؟

لغت : نمک سائی: نمک ملنا-- بہ فغانم: میں فغاں میں ہوں، یعنی فریاد کر رہا ہوں--

ترجمہ : اب جب میرے آنسوؤں میں وہ پہلی سی نمکینی نہیں رہی تو میں فریاد وفغاں کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اے میری بے خواب آنکھوں کی روشنی تو کہاں ہے؟ گویا آنسوؤں کی نمکینی عاشق کی آنکھوں کے لئے روشنی تھی- محبوب کے ہجر اور یاد میں وہ رات رات بھر جاگ کر آنسو بہاتا- اب یہ کیفیت ختم ہو گئی ہے-

غواصی اجزاے نفس دیر ندارد ازدل نہ دمی، داغ جگرتاب کجائی؟

لغت : غواصی: غوطے لگانا، غوطہ زنی-- نہ دمی: تو ابھر نہیں رہا-- نفس: سانس-- جگرتاب: جگر کو روشن کرنے والا--

ترجمہ : سانس کے اجزا میں غوطہ زنی کرتے دیر نہیں لگتی- اے جگر کو روشن کرنے والے داغ تو دل سے ابھر کر نہیں آرہا، تو کہاں ہے؟ یعنی سانس کا سلسلہ دیر تک چلنے والا نہیں ہے، داغ کو دل سے ابھر کر باہر آنا چاہئے تھا لیکن جب ایسا نہیں ہوا تو پھر داغ جگر ہی باہر آکر اپنا کچھ اثر دکھاتا- افسوس کہ ایسا بھی اب نہیں ہو رہا-

شورے ست نوا ریزی تار نفسم را پیدا نہ ای، اے جنبش مضراب کجائی؟

لغت : نوا ریزی: نغمہ سرائی، نغمے ابھرنا-- پیدا نہ ای: تو ظاہر ونمایاں نہیں ہے، نظر نہیں آرہی-- جنبش مضراب: مضراب کا ساز کے تاروں کو چھیڑ کر نغمے ابھارنے کا عمل--

ترجمہ : میرے سانس کے تاروں میں سے نغمے کا شور اٹھ رہا ہے- میرے اس ساز کے تاروں کو چھیڑ کر نغمے ابھارنے والی مضراب تو ظاہر نہیں ہو رہی (نظر نہیں آرہی) تو کہاں ہے؟ مراد یہ ہے کہ دل سے درد بھری آوازیں بلند ہو رہی ہیں- دل گویا ساز ہے جسے مضراب یعنی محبوب نے چھیڑ رکھا ہے لیکن وہ خود کہیں نظر نہیں آرہا-

بنماے بہ گوسالہ پرستاں یدبیضا غالب بہ سخن صاحب فرتاب کجائی؟

لغت : گوسالہ پرستاں: گائے کے بچھڑے کی پوجا کرنے والے، سامری والے گوسالہ کی طرف اشارہ ہے-- ید بیضا: روشن ہاتھ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا، وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتے تو وہ روشن ہوتا اس سے وہ ہر طرح کے سحر وغیرہ کا توڑ کرتے-- صاحب فرتاب: بلند مرتبہ--

ترجمہ : اے غالب! تو کہ شعر وشاعری میں بلند مرتبہ ثابت ہوا ہے، تو کہاں ہے؟ آ اور ان گوسالہ پرستوں (مراد دوسرے شعرا) کو اپنا ید بیضا یعنی کلام دکھا، (تاکہ ان کے کلام کی بے اہمیتی ثابت ہو جائے)- گوسالہ سامری سے متعلق ایک جگہ وضاحت کی جا چکی ہے-

---

غزل #20

دل کہ از من مرترا فرجام ننگ آرد ہمی برسر راہ تو باخویشم بجنگ آرد ہمی

لغت : فرجام: انجام، عاقبت-- ننگ: بدنامی، رسوائی-- باخویشم بجنگ آرد: مجھے خود سے لڑاتا ہے--

ترجمہ : میرا دل جو آخر کار تیری رسوائی و بدنامی کا باعث بن رہا ہے، جب میں تیری طرف آ رہا ہوتا ہوں تو یہی دل مجھے خود اپنے آپ سے لڑاتا ہے- عاشق کا محبوب کی گلی میں جانا اس (محبوب) کی رسوائی کا باعث ہے، لیکن عاشق جب پھر بھی ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اس کا دل اسے برا بھلا کہتا ہے- یعنی تو ادھر کیوں جا رہا ہے-

پنجہ نازک ادایش را نگارے دیگراست خون کند دل را نخست آنگہ پچنگ آرد ہمی

لغت : نگارے: ایک یا خاص سرخی-- نخست: پہلے--

ترجمہ : اس کے نازک ادا پنجے کی سرخی، آرایش کے لئے نہیں ہے، بلکہ وہ کچھ اور ہی شے ہے- (وہ اس طرح کہ) پہلے وہ عاشق کا دل خون کرتا ہے، پھر اسے مٹھی میں لے لیتا ہے (تو یہ وہ سرخی ہے)- گویا اس سے پہلے کہ وہ کسی کا دل موہ لے، اس کے دل کی حالت غیر ہو جاتی ہے-

بوسہ گر خواہی بدیں شنگی بہ پیچید تنگ تنگ عذر اگر باید بمستی، رنگ رنگ آرد ہمی

لغت : شنگی: شوخی-- بہ پیچید تنگ تنگ: بہت ہی پیچ و تاب کھاتا ہے-- رنگ رنگ: طرح طرح کے--

ترجمہ : اگر تو اس سے بوسہ طلب کرے، تو تمام تر شوخی کے باوجود، وہ بہت ہی پیچ و تاب کھانے لگتا ہے اور اگر اسے مستی میں کوئی عذر بھی پیش کرنا پڑے تو وہ طرح طرح کے عذر پیش کرنے لگتا ہے- گویا وہ نہیں چاہتا کہ عاشق اس کے نزدیک آئے-

آنکہ جوید از تو شرم و آنکہ خواہد از تو مہر تقویٰ از میخانہ و داداز فرنگ آرد ہمی

لغت : جوید: تلاش کرتا، طلب کرتا ہے، توقع رکھتا ہے-- داد: انصاف-- فرنگ: انگریز--

ترجمہ : وہ جو تجھ سے کسی شرم وحجاب کی توقع رکھتا یا وہ جو تجھ سے محبت کا طالب ہوتا ہے، وہ گویا میخانے سے تقوے و پرہیزگاری کی اور فرنگ سے انصاف کی توقع رکھتا ہے- یعنی جس طرح میخانے میں تقویٰ کا طالب ہونا بالکل ممکن نہیں اور انگریز سے کسی انصاف کی قطعاً توقع نہیں اسی طرح تجھ (محبوب) سے شرم اور محبت کی توقع رکھنا ممکن نہیں-

بازوے تیغ آزماے داشتی، انصاف نیست کز تو نخستم مژدہ زخم خدنگ آرد ہمی

لغت : بازوے تیغ آزما: تلوار آزمانے والا بازو-- خدنگ: تیر--

ترجمہ : تیرا ہاتھ تو تلوار کی آزمایش کرنے یعنی چلانے والا ہے۔ پھر یہ انصاف نہیں ہے کہ تیری طرف سے میرے نصیبے کو تیر کے زخم کی خوشخبری ملے۔ یعنی جب تو تلوار چلا سکتا ہے تو پھر مجھے تیر سے کیوں زخم لگائے؟ تلوار کا زخم لگا کہ مجھے لذت بھی حاصل ہو۔

گر نہ در تنگی دہان دوست، چشم دشمن است ازچہ رو بر کام جویاں کار تنگ آرد ہمی

لغت : ازچہ رو: تو پھر کس لئے -- کام جویاں: کام جو کی جمع، آرزو تلاش کرنے والے، خواہشمند، آرزومند یعنی عشاق --

ترجمہ : اگر دوست (محبوب) کا دہان اپنے تنگ ہونے کے باعث دشمن کی آنکھ کی طرح نہیں ہے (ویسا تنگ نہیں ہے) تو پھر کس لئے وہ اپنے آرزومندوں (عاشقوں) کی خواہشات پوری کرنے میں تنگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ دشمن کی تنگ چشمی اور محبوب کی تنگ دہانی مشہور ہے اسی حوالے سے "کار تنگ آرد" استعمال کیا ہے۔ محبوب کے دہان تنگ کو دلکش سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ٹال مٹول کرتا ہے۔ بقول فریدالدین عطار نیشاپوری :

کے تواں گفت از دہان تو سخن زانکہ صورت نیست آں جز معنوی

(تیرے دہان کے بارے میں کیونکر کچھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ تو محض ایک معنوی صورت ہے، یعنی اتنا تنگ ہے کہ نظر نہیں آتا)۔

تا در آں گیتی شوم پیش شہیداں شرمسار رنجدو بیہودہ در قتلم درنگ آرد ہمی

لغت : آں گیتی: وہ دنیا، آخرت -- رنجد: وہ بگڑتا ہے -- درنگ آرد ہمی: دیر یا تاخیر سے کام لیتا ہے --

ترجمہ : وہ اس خیال سے کہ اس دنیا (آخرت) میں شہیدوں یعنی عاشقوں کے سامنے مجھے شرمندگی سے دوچار ہونا پڑے، مجھ سے بگڑتا اور میرے قتل میں یونہی (بلاوجہ) تاخیر سے کام لے رہا ہے۔

خواہدم دربند خویش، اما بفرجام بلا حلقہ دام من ازکام نہنگ آرد ہمی

لغت : خواہدم: وہ چاہتا ہے مجھے -- بفرجام: آخرکار -- کام نہنگ: مگرمچھ کا حلق --

ترجمہ : وہ مجھے اپنی قید میں رکھنا چاہتا ہے لیکن آخرکار مصیبت میں وہ، میرے (پھانسنے کے لئے) اپنے جال کا حلقہ مگرمچھ کے حلق سے بنا لیتا ہے۔ ظاہر ہے مگرمچھ کے حلق میں ہونا بہت بڑی مصیبت ہے، اسی لئے محبوب نے عاشق کے لئے اس کا حلقہ دام بنایا ہے۔

ہم چناں دربند سامان مرادش سنجمے گر بجاے شیشہ بخت ازدوست سنگ آرد ہمی

لغت : ہم چناں: اسی طرح -- سنجمے: یعنی سنجم، میں خیال کروں گا، میں سمجھوں گا --

ترجمہ : اگر میرا مقدر محبوب کی جانب سے میرے لئے شیشے کی بجائے پتھر لے آئے تو میں یہ سمجھوں گا کہ یہ بھی میرے محبوب کی آرزو ہی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ گویا محبوب کی طرف سے پتھر بھی میرے لئے بہت کچھ ہے۔ گویا "ہرچہ ازدوست رسد، خوب است"۔ یا یہ کہ :

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

چشم خلقے سرمہ جوے و روے غالب درمیاں در رہش اندیشہ با بادم بجنگ آرد ہمی

لغت : سرمہ جو: سرمے کی طالب، سرمے کی خواہشمند، سرمے کی تلاش میں -- بابادم: ہوا کے ساتھ مجھے -- بجنگ آرد: لڑاتا ہے -- اندیشہ: خیال، تصور --

ترجمہ : بہت سے لوگوں کی آنکھیں سرمے کی تلاش میں ہیں اور غالب کا چہرہ درمیان میں ہے، (وہ درمیان میں کھڑا ہے)، اس (دوست) کی راہ میں چلتے چلتے میرا تصور و خیال مجھے ہوا سے لڑاتا ہے۔ ہوا چلنے سے گرد اڑتی اور آنکھوں میں پڑتی ہے۔ چنانچہ محبوب کے کوچے کی گرد

اس کے چاہنے والوں کی آنکھوں کے لئے سرمہ ہے۔ غالب کو ہوا پر غصہ آرہا ہے کہ وہ یہ مٹی کیوں اڑا رہی ہے جو دوسروں کی آنکھوں کا سرمہ بن رہی ہے جبکہ یہ مٹی اس کے چہرے پر پڑنی چاہئے۔

غزل #21

دیدہ ور آنکہ نہد دل بہ شمار دلبری در دل سنگ بنگرد رقص بتان آزری

لغت : دیدہ ور: بصیرت والا-- تانہد دل: جب دل رکھے، تصور کرنے لگے-- بنگرد: دیکھے-- بتان آزری: آزر کے تراشے ہوئے بت، آزر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا جو اپنے دور کا بہت بڑا بت تراش اور بت پرست تھا (آزری، زکے ساتھ ہے، ذکے ساتھ جیسا کہ صوفی مرحوم کی کتاب میں ہے، غلط ہے کیونکہ آذر، ذال کے ساتھ، بمعنی آگ ہے)--

ترجمہ : صاحب بصیرت و نظر وہی ہے کہ جب وہ دلبری و محبوبی کا تصور ذہن میں لانے لگے تو اسے پتھر کے اندر (یعنی دل میں) بھی بتان آذری رقص کرتے ہوئے نظر آئیں۔ گویا صاحب بصیرت کو پتھر (جس سے بت تراشے جاتے ہیں) میں بھی بت نظر آتا ہے جو پتھر کے حسن کی علامت بنتا ہے۔ اس طرح گویا ہر چیز میں اپنا ایک حسن ہے۔ یا کائنات کی ہر شے میں اپنا ایک حسن ہے۔

فیض نتیجہ ورع از مے و نغمہ یافتیم زہرہ ما بریں افق دادہ فروغ مشتری

لغت : ورع: پرہیزگاری، تقویٰ-- زہرہ: ایک ستارہ جسے رقاصہ فلک بھی کہتے ہیں، روایت کے مطابق یہ قدیم شہر بابل کی ایک حسین رقاصہ تھی جس پر دو فرشتے ہاروت اور ماروت عاشق ہو کر عذاب الٰہی کا شکار ہوئے، انہیں چاہ بابل میں الٹا لٹکا دیا گیا اور وہ رقاصہ آسمان کا ستارہ بن گئی-- مشتری: ایک مبارک ستارہ جو چھٹے آسمان پر ہے--

ترجمہ : ہمیں مے و نغمہ سے وہی فیض حاصل ہوا جو پرہیزگاری و زہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اس افق پر ہمارے ستارہ زہرہ نے، مشتری کی سی چمک اور روشنی دی۔ مے و نغمہ کو افق کہا ہے اور فیض کے لئے مشتری کا استعارہ استعمال کیا ہے۔ یعنی مے و نغمہ ہی کے طفیل ہمارے مقدر چمکے۔

تا نبود بہ لطف و قہر، ہیچ بہانہ درمیاں شکر گرفت نارسا شکوہ شمرد سرسری

لغت : لطف و قہر: کرم اور عذاب-- نارسا: بے اثر-- شمرد: سمجھا، سمجھتا ہے--

ترجمہ : وہ ذات باری اللہ شکر کو بے اثر جانتا اور شکوہ کو سرسری یعنی بے جا سمجھتا ہے، تاکہ اس کے کرم اور عذاب کے لئے کوئی بہانہ یعنی باعث و سبب درمیان میں نہ رہے۔ مطلب یہ کہ خداوند کریم کی ذات اقدس بے نیاز ہے، اس کے کرم اور قہر کا کوئی سبب نہیں ہے۔

اے تو کہ ہیچ ذرہ را جز برہ تو روے نیست در طلبت تواں گرفت بادیہ را بہ رہبری

لغت : روے نیست: توجہ نہیں ہے، رخ نہیں ہے-- در طلبت: تجھے طلب کرنے میں، تجھے تلاش کرنے میں (اس سے پہلے شعر، اس شعر اور اگلے اشعار میں خدا سے خطاب ہے)--

ترجمہ : تیری ذات وہ ذات ہے کہ اس کائنات کے ہر ذرے کا رخ تیرے سوا اور کسی کی طرف نہیں ہے۔ تیری تلاش کے لئے خود بیاباں سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یعنی بیاباں ذروں کی رہنمائی کرتا ہے۔ گویا کائنات کی ہر ہر شے میں اس کا جلوہ کارفرما ہے۔ اسے دیکھنے کے لئے بصیرت کی ضرورت ہے۔ بقول سعدی!

برگ درختان سبز پیش خداوند ہوش ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

ہر کہ دل است دربرش، داغ تو رویدش زدل تا چو بدیگرے دہد باز بری بداوری

لغت : دربرش: اس کے سینے میں-- رویدش زدل: اس کے دل سے ابھرتا ہے--

ترجمہ : جس کسی کے بھی سینے میں دل ہے، تیری محبت کا داغ اس کے دل سے اپنے آپ ابھرتا ہے، تاکہ اگر وہ کسی اور کو دل دے بھی دے تو تو دعویٰ کر کے اس سے واپس لے لے- گویا انسان اگر کسی اور طرف (یا مجازی محبوب کی طرف) مائل ہو جائے تو آخر کار اسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے- مجاز سے حقیقت کی طرف رخ کرتا ہے- صوفیانے مجاز کو حقیقت کا پل قرار دیا ہے- "المجاز قنطرۃ الحقیقت"

بس کہ بہ فن عاشقی غیرت غیر جاں گزاست باتو خوشم کہ جز تو نیست روے بہرکہ آوری

لغت : جان گزاست: جان کو کاٹنے والی ہے، جان کا روگ ہے--

ترجمہ : عاشقی کے ہنر میں غیر کا رشک بہت جاں گزا ہوتا ہے- میں تجھ سے خوش ہوں کہ تو کسی کی طرف بھی رخ اور توجہ کرے تو وہ صرف تیری ہی ذات ہو گی اور کوئی نہیں ہو گا- اس میں وحدت الوجود کی بات کی ہے- مطلب یہ کہ خدا کے عشق میں اس کے کسی شریک کا تصور ناممکن ہے- کائنات کا پورا وجود اسی کا وجود ہے- یعنی صرف اسی کا جلوہ کار فرما ہے-

رشک ملک چہ وچرا چوں بتو رہ نمی برد بیہدہ درہواے تو می پرد از سبک سری

لغت : چہ وچرا: کیا ہے اور کیوں-- بیہدہ: بیہودہ، فضول، یونہی، بے فائدہ-- سبک سری: اوچھاپن، کم حوصلگی، چہ: کیسا ملک (م اور ل پر زبر)، فرشتہ--

ترجمہ : فرشتے کا رشک کیسا اور کیوں؟ (غلط اور فضول بات ہے)، چونکہ اس (فرشتے) کی تجھ تک رسائی نہیں ہو سکتی- اس لئے وہ تیری خواہش میں، اپنی سبک سری کی بنا پر، یونہی اڑ رہا ہے- فرشتوں کے پر ہوتے ہیں، اسی لئے کہا کہ وہ یونہی اڑتا ہے-

حیف کہ من بخوں تپم وز تو سخن رود کہ "تو اشک بدیدہ بشمری نالہ بہ سینہ بنگری"

لغت : حیف: افسوس-- بخوں تپم: خون میں تڑپ رہا ہوں-- وز تو سخن رود: تیرے بارے میں یہ کہا جاتا ہے-- بشمری: تو گنتا ہے--

ترجمہ : افسوس کہ میں تو خون میں تڑپ رہا ہوں اور تیرے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ تو انسان کے آنسو اس کی آنکھوں میں گن لیتا اور اس کا نالہ و فریاد اس کے سینے ہی میں دیکھ لیتا ہے- اللہ تعالیٰ کی ننانویں صفات میں سے یہ دو صفات ہیں- علیم (بہت جاننے والا) اور بصیر (بہت دیکھنے والا)- مطلب یہ کہ تیری ذات تو ہر چیز اور ہر بات (خواہ وہ دل کی ہو) کو پوری طرح دیکھنے اور جاننے والا ہے- پھر میں بھلا کیوں غموں کا بری طرح شکار ہوں- گویا میری طرف توجہ فرما اور ان غموں دکھوں سے مجھے نجات دلا-

کوثر اگر بمن رسد خاک خورم زبے نمی طوبیٰ اگر زمن شود ہیمہ کشم زبے بری

لغت : ہیمہ کشم: میں ایندھن بنالوں-- بے بری: بے ثمری، پھل نہ دینا--

ترجمہ : اگر کوثر (جنت کی ندی) مجھ تک پہنچے تو میں اس کی بے نمی کے باعث اسے خاک سمجھ کر پھانک لوں- اور اگر طوبیٰ (جنت کا ایک درخت) میرا ہو جائے تو اس کے بے ثمر ہونے کی بنا پر میں اس کا ایندھن بنالوں- گویا شاعر کے لئے کوثر و طوبیٰ کی کوئی اہمیت نہیں ہے، یا اسے ان سے کوئی دلچسپی اور خواہش نہیں ہے-

درد ترا بوقت جنگ قاعدہ تہمتنی فکر مرا بزیر زنگ آئینہ سکندری

لغت : قاعدہ تہمتنی: تہمتن کا دستور، انداز، تہمتن، ایران کے مشہور پہلوان رستم کا لقب (تہم، طاقتور، تن، جسم یعنی طاقتور جسم والا، دلاور)-- آئینہ سکندری: اسکندر یونانی کا آئینہ، کہتے ہیں سب سے پہلے اس نے لوہے سے آئینہ بنایا تھا--

ترجمہ : تیرا درد عاشقوں سے جنگ کے موقع پر رستم تہمتن کا سا انداز رکھتا ہے، یعنی اس میں بڑی توانائی ہوتی ہے، جبکہ میرا شعری فکر اس کے زنگ کے نیچے آئینہ سکندری کی مانند روشن اور چمکتا ہے- محبوب حقیقی سے اپنی بے حد وابستگی اور اس حوالے سے اپنے شاعرانہ افکار کو بے حد روشن کہا ہے- درد گویا زنگ ہے اور فکر آئینہ سکندری، اس زنگ کے نیچے شاعرانہ افکار روشن ہیں- اساطیری تلمیحات سے استفادہ کیا ہے-

غالب اگر دم سخن رہ بضمیر من بری تینیم از گداز دل در جگر آتشے چو سیل

لغت : تینیم: بینی ام، تو مجھے دیکھے گا--

ترجمہ : اے غالب! اگر شعر کی تخلیق کے وقت میرے ضمیر تک تیری رسائی ہو تو تو دیکھے گا کہ میرے دل کے گداز کے سبب میرے جگر میں آگ کا ایک طوفان برپا ہے، آگ خوب بھڑک رہی ہے- یعنی شعر کہنا کوئی آسان بات نہیں اس کے لئے دل گداز کرنا پڑتا ہے :

ابو طالب کلیم!

می نہم در زیر پائے فکر کرسی از سپہر تا بکف می آورم یک معنی برجستہ را

رہی میری (جدید ایران شاعر)!

مصیبت نامہ دلہاست دیوانے کہ من دارم ز خون رنگین بود چوں برگ گل اوراق ایں دفتر

میر تقی میر!

ہم کو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب ہم نے درد و غم کتنے کئے جمع تو دیوان ہوا

حالی!

خشک سیروں تن شاعر میں لہو ہوتا ہے تب نظر آتی ہے اک مصرع تر کی صورت

خود غالب کے بقول!

حسن فروغ شمع سخن دور ہے اسد پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی

غزل #22

زبس کہ باتو بہر شیوہ آشناستمے بہ عشق مرکز پرکار فتنہ ہاستمے

لغت : آشناستمے: میں آشنا ہوں--ستمے: است، ام، ے، میں ہوں--

ترجمہ : میں تیرے ہر ناز و ادا سے کچھ اس حد تک آشنا ہوں کہ تیرے عشق کے نتیجے میں میں فتنوں کے پرکار کا مرکز بنا ہوا ہوں- یعنی تیری ہر ادا ایک فتنہ ہے، اور ان سے آشنا ہونے کی بنا پر میں فتنوں یا مصیبتوں میں گھر کے رہ گیا ہوں-

امید گاہ من و ہمچو من ہزار، یکیست ز رشک در صدد ترک مدعا ستمے

لغت : امید گاہ: مرکز امید، یا مرکز توجہ-- درصدد ستمے: ارادہ کر رہا ہوں--

ترجمہ : میری اور میرے جیسے ہزاروں (عاشقوں) کی امید گاہ ایک ہی ہے- میں اس رشک کے باعث کہ اور بھی تجھ سے امیدیں اور آسیں لگائے بیٹھے ہیں، یہ ارادہ کر رہا ہوں کہ میں ترک مقصود و مدعا ہی کر لوں- یعنی چونکہ اس صورت میں تیری توجہ میری طرف خاص نہ ہو گی، اس لئے مناسب یہی سمجھتا ہوں کہ تجھ سے اپنی کسی خواہش کا اظہار نہ کروں-

سخن ز دشمن و غم ہائے ناگوارش نیست ز دوست داغ ستمہائے نارواستمے

ترجمہ : دشمن (رقیب) کے ناگوار دکھوں کی بات چھوڑو، میں تو دوست یعنی محبوب کے ناروا (نامناسب) ستموں کا جلا ہوا ہوں- یعنی رقیب سے مجھے کیا سروکار، اس سے جو کچھ ہوتا ہے، ہوتا رہے، میں تو اپنی بات کرتا ہوں کہ محبوب نے کس قدر ناروا ستم کر کے مجھے مار رکھا ہے-

دیت مگوے وملامت مسنج وفتنہ مگیر چہ شد کہ ہیچ کسم، بندہ خداستمے

لغت : دیت: خون بہا، صلہ-- مسنج: مت سوچ-- فتنہ مگیر: ہنگامہ پیدا نہ کر-- ہیچ کسم: میں ناچیز ہوں--

ترجمہ : تو (اپنے ظلم و جور کے) بدلے یا صلے کی بات نہ کر، اور ملامت کے انداز میں مت سوچ (برے انداز میں مت سوچ) اور ہنگامے برپا نہ کر اگر میں ناچیز ہوں تو کیا ہوا، آخر خدا کا بندہ تو ہوں- غالباً مراد یہی ہے کہ تو یہ مت سوچ کہ تجھے میرے قتل پر کوئی خون بہا دینا پڑے گا یا یہ کہ میں ایک ناچیز انسان ہوں مجھے قتل کیا کرنا، دوسرے انسانوں کی طرح میں بھی ایک بندہ خدا ہوں اس لئے تو اپنا کام کر (مجھے قتل کر)- (واللہ اعلم)

بہ سرمہ غوطہ دہیدم کہ در سیہ مستی زشرمگینی چشمے سخن سراستمے

لغت : غوطہ دہیدم: تم مجھے غوطہ دو-- سخن سراستمے: میں باتیں کئے جا رہا ہوں--

ترجمہ : میں بدمستی کی حالت میں کسی کی شرمیلی آنکھوں کے متعلق باتیں کئے جا رہا ہوں، تم مجھے سرمے میں غوطہ دو، (تاکہ میں چپ ہو جاؤں) سرمہ کھلایا جائے تو اس سے گلا خراب ہو جاتا ہے اور آواز نکلنا مشکل ہو جاتی ہے، اسی لئے کہا کہ مجھے سرمے میں غوطہ دو- مطلب یہ کہ اس عمل سے میں چپ ہو جاؤں گا اور کسی کی شرمیلی آنکھوں کا راز چھپا رہے گا-

ستم نگر کہ بدیں بخت تیرہ اے کہ مراست زبہر فرق عدو سایہ ہماستمے

لغت : بخت تیرہ: تاریک بخت، بدنصیبی-- فرق عدو: دشمن کا سر-- سایہ ہما: فرضی پرندے ہما یہ کا سایہ جو مبارک سمجھا جاتا ہے--

ترجمہ : ذرا ستم ملاحظہ ہو کہ میں اپنی تمام تر تیرہ بختی کے باوجود دشمن کے سر کے لئے ہما کا سایہ بنا ہوا ہوں- مطلب یہ کہ میں خود تو بدنصیب ہوں لیکن اپنے دشمن کے لئے خوش نصیبی کا باعث ہوں اور یہ امر ایک طرح سے بڑا ستم ہے-

چگونہ تنگ توانم کشیدنت بکنار کہ باتو درگلہ از تنگی قباستمے

لغت : چگونہ: کس طرح-- کشیدنت: تجھے کھینچنا، تجھے بھینچنا-- تنگی قبا: تنگ لباس--

ترجمہ : میں تجھے اپنی آغوش میں بھلا کیونکر زور (تنگ) سے بھینچ سکتا ہوں کہ مجھے تو تیری تنگی قبا سے گلہ ہے- یعنی قبا نے پہلے ہی تجھے سخت بھینچ رکھا ہے-

نہ کردہ وعدہ کہ بر عاجزاں ببخشاید؟ امید سنج فغاں ہائے نارساستمے

ترجمہ : کیا اس نے (ذات خداوندی نے) یہ وعدہ نہیں کر رکھا کہ وہ عاجزوں کو بخش دے گا- چنانچہ اسی بنا پر میں اپنی بخشش کے بارے میں آس لگائے ہوئے ہوں، وہ الگ بات کہ میری فریاد و فغاں بے اثر ہے-

بیادہ داغ خودی از رواں فروشستہ ہلاک مشرب رندان پارسا تتمے

لغت : فروشستہ: دھوڈالا ہے-- ہلاک تتمے: میں قربان ہوں، میں قربان جاؤں، واری جاؤں-- خودی: تکبر، غرور، رعونت-- مشرب: مسلک--

ترجمہ : میں رندان پارسا کے اس مسلک کے واری جاؤں کہ انہوں نے شراب سے، اپنی روح سے خودی کا داغ دھوڈالا ہے- گویا ان مذہبی رہنماؤں یعنی نام نہاد ملاؤں کے برعکس جو رعونت و تکبر میں ڈوبے ہوئے ہیں، وہ رند، جو اگرچہ شراب پیتا ہے، کہیں زیادہ پارسا ہے کہ اس میں وہ رعونت نہیں ہے-

بہ ہرزہ ذوق طلب می فزایدم غالب کہ باد درکف وآتش بزیرپا تتمے

لغت : بہ ہرزہ: بے کار، فضول-- می فزایدم: (م کا تعلق ذوق طلب سے ہے، بڑھ رہا ہے-- باد درکف: ہاتھ میں ہوا، خالی ہاتھ، بیکار قسم کی سعی وکوشش-- آتش بزیرپا: پاؤں کے نیچے آگ، انتہائی بیقراری--

ترجمہ : اے غالب! میرا ذوق طلب فضول بڑھ رہا ہے، جب کہ صورت حال یہ ہے کہ میرے ہاتھوں میں ہوا ہے اور میں آتش زیرپا ہوں- یعنی میری کوشش بیکار قسم کی ہے جس کے سبب میں خالی ہاتھ ہوں اور انتہائی بیقراری کا شکار ہوں-

---

غزل #23

دلم درنالہ از پہلوے داغ سینہ تابتے برآتش پارہ اے چسپیدہ لختے ازکبابتے

لغت : سینہ تابتے: سینے کو جلانے والا ہے-- چسپیدہ: چپکا ہوا ہے--

ترجمہ : میرے پہلو میں ایک داغ ہے جس کے سبب میرا سینہ آگ میں جل رہا ہے اور میرا دل اس داغ کی وجہ سے تڑپ رہا اور فریاد کر رہا ہے، گویا صورت حال ایسی ہے کہ میرا دل ایک طرح سے کباب کا ایک ٹکڑا ہے جو انگارے سے چپکا ہوا جل رہا ہے- داغ یعنی محبت کا داغ-

بہارم دیدن و رازم شنیدن برنمی تابد نگہ تادیدہ خونستے و دل تا زہرہ آبتے

لغت : بہارم: میری بہار-- برنمی تابد: برداشت نہیں کر سکتی، تاب نہیں لا سکتی-- زہرہ: پتا--

ترجمہ : میری بہار یہ بات برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی اسے دیکھے اور نہ میرا راز اس امر کی تاب لا سکتا ہے کہ کوئی اسے سنے (یعنی کسی پر وہ فاش ہو)- میری نگاہیں آنکھوں تک خون ہو چکی ہیں اور دل پتے تک پگھل چکا ہے-

ہجوم جلوہ گل کاروانم را غبارستے طلوع نشۂ مے مشرقم را آفتابتے

لغت : کاروانم را: میرے قافلے کے لئے-- مشرقم: میرے مشرق--

ترجمہ : پھولوں کے نظارے کی کثرت میرے قافلے کے راستے کا گویا غبار ہے، جب کہ شراب کے نشے کی تیزی (طلوع) میرے لیئے مشرق سے طلوع ہونے والا آفتاب ہے- غبار قافلے کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے جس سے قافلے کی رفتار سست پڑ جاتی ہے- گویا ہجوم جلوہ گل مجھے آگے بڑھنے سے روکتا ہے (میں اس میں محو ہو جاتا ہوں)- اور نشہ مے کی تیزی کو سورج یا دھوپ کی تیزی سے تشبیہ دی ہے-

فغانم را نوائے صور محشر ہم عنانستے بیانم را رواج شورطوفاں در رکابتے

لغت : صور محشر: قیامت کے دن جو سنکھ (ناقوس، بگل) بجایا جائے گا-- ہم عنان ستے: ساتھی ہے--

ترجمہ : صور محشر کی آواز میری فریاد وفغاں کی ہم عنان ہے (یعنی میری فریاد میں صور محشر کی سی آواز ہے)- جبکہ سیلاب کے تلاطم کا شور میرے بیان کا ہم رکاب ہے (یعنی میرے بیان میں سیلاب کا سا شور ہے)- صور کی آواز سے مردے قبروں میں اٹھ کھڑے ہوں گے- اسی حوالے سے اپنی فغاں کی شدت کی بات اور اسی طرح بیان میں شور رطوفان کی سی بات کی ہے-

ز خاکم نالہ می روید زداغم شعلہ می بالد رسیدی گرد راہستے و دیدی اضطرابستے

لغت : می روید: اگتا ہے، ابھرتا ہے-- می بالد: ابھرتا ہے، نکلتا ہے--

ترجمہ : میری خاک سے نالے ابھرتے ہیں جبکہ میرے داغ (محبت) سے شعلے نکلتے ہیں- دوسرے مصرعے میں "رسیدی" اور "دیدی" واضح نہیں ہیں (شاید اسی بنا پر صوفی مرحوم نے صرف شعر نقل کر دیا ہے اور ترجمہ وغیرہ کچھ نہیں کیا)- رسیدی گرد راہ ہے جبکہ دیدی سراسر اضطراب ہے- رسیدی کے لغوی معنی ہیں تو پہنچا اور دیدی بمعنی تو نے دیکھا-

خطاے سرزد ازبے صبری و شرمندہ ازنازم بحسرت مردن استغناے قاتل را جوابستے

لغت : خطاے سرزد: (مجھ سے) خطا ہو گئی-- مردن: مرنا-- استغناے قاتل: قاتل کی بے نیازی--

ترجمہ : میری بے صبری اور بیقراری، میری خطا تھی، جس کی وجہ سے میں ناز (یعنی محبوب کے حسن ناز) سے شرمندہ ہوں کہ مجھ سے ایسی خطا کیوں سرزد ہوئی- میرا حسرت میں مرجانا ہی قاتل کی بے نیازی کا جواب تھا- یعنی قاتل (محبوب) بے نیاز ہے، اس سے التجا کرنے کی بجائے حسرت ہی میں جان دے دینا میرے لئے مناسب تھا-

دلم صبح شب وصل تو بر کاشانہ می لرزد در و بامم بوجداز ذوق بوے رخت خوابستے

لغت : می لرزد: کانپتا ہے-- کاشانہ: گھر-- در و بام: میرے گھر کے دروازے اور چھتیں--

ترجمہ : تیرے وصل کی شب کی صبح کو میرا دل گھر کو دیکھ کر کانپ رہا ہے اور میرے در و بام بستر کی خوشبو کی لذت کے باعث وجد میں آئے ہوئے ہیں یعنی رقص کر رہے ہیں- گویا شب وصل تو ختم ہو گئی اور صبح طلوع ہو گئی لیکن اس کی لذت سے اور بستر میں محبوب کی جو خوشبو رچ بس گئی تھی، اس کی بنا پر پورا مکان رقص کی حالت میں ہے-

زہے جان ودلم کز ہفت دوزخ یادگار ستے خوشا پا تا سرت کزہشت گلشن انتخابستے

ترجمہ : میرے جان ودل کے کیا کہنے ہیں کہ وہ سات دوزخوں (دوزخ کے سات طبقے ہیں) کی یادگار ہیں اور تیرے سراپا (سر سے پاؤں تک، پورا جسم) کی کیا بات ہے کہ وہ آٹھ گلشنوں (جنت) میں سے چنا ہوا ہے- بہشت کے آٹھ طبقے ہیں- گویا عاشق غم محبت میں اتنا جلتا ہے کہ دوزخ کی آگ یاد آجاتی ہے، جبکہ محبوب اتنا حسین ہے کہ گویا اسے بہشت کے آٹھ طبقوں میں سے منتخب کیا گیا ہے- ہفت اور ہشت میں صنعت عدد ہے-

دلم می جوئی واز رشک می میرم کہ درمستی چرا زاں گوشہ ابرو اشارت کامیابستے

لغت : دلم می جوئی: تو میرا دل تلاش کر رہا ہے-- چرا: کیوں، کس لئے-- اشارت: تیرا اشارہ--

ترجمہ : تو میرے دل کی تلاش و جستجو میں ہے اور میں اس رشک میں مرا جا رہا ہوں کہ آخر اس مستی کی حالت میں بھی تیرے گوشہ ابرو کا اشارہ اتنا کامیاب کیوں ہے؟ گویا عالم مستی میں بھی اس کے غمزہ و کرشمہ میں بڑی تیزی یا کشش ہے-

محبت دربلا اندازہ می جوید مقابل را کتان ہوش را مرجلوہ گل ماہتابستے

لغت : کتان: ایک باریک کپڑا جو، روایت کے مطابق، چاندنی میں پھٹ جاتا ہے--

ترجمہ : محبت، مصیبت میں اپنے برابر کا اندازہ تلاش کرتی ہے (یعنی مصیبتوں سے اسے آزماتی ہے کہ وہ انہیں کس حد تک برداشت کر سکتا ہے)۔ گویا (میرے) کتان ہوش کے لئے گل کا نظارہ، چاندنی کی مانند ہے۔ گل سے مراد محبوب ہے۔

گلویم تشنہ و جان و دلم افسردہ، ہے ساقی　　بدہ نوشینہ داروے کہ ہم آتش، ہم آبستے

لغت : گلویم: میرا حلق -- افسردہ: بجھا ہوا، غم کا شکار -- نوشینہ دارو: شیریں دارو --

ترجمہ : میرا حلق پیاسا ہے، جبکہ میرے دل و جان افسردگی کا شکار ہیں۔ ہاں اے ساقی تو کوئی ایسا شیریں دارو دے کہ جو آگ بھی ہو اور پانی بھی۔ مراد شراب ہی ہے کہ اس سے پیاس بھی دور ہو اور طبیعت میں تازگی بھی آئے۔

سپاس از جاگی خواران استغنائے نازستے　　شکایت از دعا گویان انداز عتابستے

لغت : سپاس: شکریہ -- جاگی خواراں: جام پینے والا -- استغنائے ناز: ناز سے بے نیاز -- انداز عتابستے: انداز برہمی کا ہے --

ترجمہ : ان جام پینے والوں کا شکریہ جو کسی ناز سے بے نیاز ہیں (یعنی وہ میخوار لائق تحسین ہیں جو ہر طرح کے غرور سے دور ہیں) اور شکایت ہے ان دعاگوؤں سے جن کی دعا میں بھی برہمی کا انداز ہے۔ گویا ایسے بدمزاج دعاگوؤں سے میخوار اچھے۔ نام نہاد ملاؤں پر طنز ہے۔ (صوفی مرحوم نے یہ بھی صرف شعر نقل کیا ہے)۔

نگویم ظالمی، اما تو در دل بودہ ای وانگہ　　دلے دارم کہ ہمچوں خانہ ظالم خرابستے

لغت : ظالمی: تو ظالم ہے -- وانگہ: وانگاہ، اور پھر --

ترجمہ : میں یہ تو نہیں کہتا کہ تو ظالم ہے، لیکن تو میرے دل میں رہا ہے اور پھر (یعنی اس کے بعد) میرا دل بالکل اس طرح ہو گیا ہے جس طرح کسی ظالم کا گھر برباد ہو۔ گویا محبوب سے محبت کے بعد دل کی تازگی و شگفتگی ختم ہو کر رہ گئی ہے۔

منال از عمر و ساز عیش کن کز باد نوروزی　　بہ گلشن جلوہ رنگینی عہد شبابستے

لغت : منال: مت نالاں ہو، مت رو، فریاد نہ کر -- باد نوروزی: نوروز کی ہوا، نوروز ایرانی سال کا پہلا دن ہے جو اکیس (21) مارچ کو ہوتا ہے یعنی موسم بہار کا آغاز۔ ایرانی (کم از کم قدیم ایرانی) اس روز جشن مناتے ہیں --

ترجمہ : تو اپنی زندگی کے ہاتھوں نالہ و فریاد نہ کر اور عیش و نشاط کا سامان کر، کیونکہ باد نوروز کے چلنے سے باغ میں عہد جوانی کی سی رنگینی آ گئی ہے۔ ہر طرف پھول کھلنے سے شگفتگی اور تر و تازگی کا منظر ہے بالکل اس طرح جیسے عہد جوانی میں انسان ہوتا ہے۔

طفیل اوست عالم غالبا دیگر نمی دانم　　گر از خاک است آدم پائے نام بوترابستے

لغت : بوتراب: ابو تراب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب --

ترجمہ : اے غالب! میں اور کچھ نہیں جانتا، مجھے تو بس اتنا پتہ ہے کہ یہ کائنات اسی کے طفیل ہے۔ اگر آدم خاک سے ہے تو وہ حضرت ابو تراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کا آخری حصہ یعنی "تراب" ہے۔

انتخاب قطعات غالب (فارسی)

کلیات غالب (فارسی) مطبوعہ نو لکشور، لکھنؤ میں چھوٹے بڑے کل چھیاسٹھ قطعات ہیں، جن میں زیادہ ترمدحیہ ہیں۔ علاوہ ازیں نوحہ وماتم، تاریخ شادی اور مختلف مواقع کی تاریخوں کے حامل ہیں۔ صرف چند قطعات عام مضامین کے حامل ہیں۔ اس انتخاب میں ان چند قطعات کے علاوہ قطعہ "در فتح پنجاب" خاص طور پر شامل کیا گیا ہے، تاکہ قارئین جہاں ایک تاریخی واقعے سے آگاہ ہوں وہاں غالب کی شاعری سے بھی لطف اٹھائیں۔ (17 نومبر 1845ء سے انگریزوں اور سکھوں میں جنگ شروع ہوئی۔ 28 فروری 1846ء کو انگریزوں نے لاہور پر قبضہ کرلیا۔ بعد میں دو ایک معرکے اور بھی ہوئے۔ آخر 29 مارچ 1849ء کو انگریزوں نے دلیپ سنگھ کو معزول کرکے پنجاب پر مکمل قبضہ کرلیا۔

(1)

ساقی چو من پشنگی وا فراسیابیم — دانی کہ اصل گوہر م از دودہ جم است
میراث جم کہ مے بود، اینک بمن سپار — زیں پس رسد بہشت کہ میراث آدم است

لغت : پشنگی: پشنگ کی نسل سے، پشنگ قدیم ایرانی بادشاہ افراسیاب کے باپ کا نام-- افراسیابیم: میں افراد سیابی ہوں-- دودہ جم: جمشید کا خاندان، جمشید قدیم ایران کا ایک بادشاہ جس کا جام (جام جم) بہت مشہور ہے اور جو شراب کا بہت رسیا تھا-- اینک: اب، یہ کہ--
ترجمہ : اے ساقی چونکہ میں پشنگ اور افراسیاب کی نسل سے ہوں، اس لئے تو جانتا ہے کہ میری اصل و نسل جم (جمشید) سے ہے۔ جمشید کی میراث شراب ہے، سو وہ تو اب میرے سپرد کردے۔ اس کے بعد بہشت کی بات ہوگی جو حضرت آدم کی میراث ہے۔ شراب سے اپنے بے حد لگاؤ کو اپنی اصل و نسل کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

(2)

آنم کہ دریں بزم صریر قلم من — در رقص در آوردہ سپہر نہمیں را
رضواں کند از ریزہ کلکم بہ تبرک — پیوند گری نخلہ فردوس بریں را
ہر ناوک اندیشہ کہ ازشت کشادم — بر رہ گذر وحی رہ افتاد کمین را
بر محضر استادی من بسکہ زند مہر — بر خاتم جم سودہ شود نقش نگیں را
باایں ہمہ آرایش گفتار کہ گفتم — از جبہہ مختم نبود فاصلہ چیں را
بخت صلہ مدح وقبول غزلم نیست — تسکیں بچہ بخشم دل ہنگامہ گزیں را

ور بانگ زنی کاں ہمہ دادند بہ حافظ
گویم بمحلش باد ولیکن چہ شدایں را

لغت : صریر قلم: لکھتے وقت قلم کی آواز-- سپہر نمیں: نواں آسمان-- از ریزہ کلکم: میرے قلم کے ریزے سے-- رضواں: بہشت کا داروغہ-- پیوندگری: ایک درخت کی شاخ کو دوسرے درخت کی شاخ سے ملانا-- ازشست کشادم: میں نے (تیر کے) حلقے سے چھوڑا، نشانے کی طرف چلایا-- کمین: گھات-- محضر: وہ کاغذ جس پر شہادتیں لکھی جائیں-- خاتم جم: حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی جس پر اسم اعظم کندہ تھا اور اسکی برکت سے تمام مخلوق (جن وانس، وحوش، پرندے وغیرہ) انکی پیرو تھی-- جبہہ مختم: میرے نصیبے کی پیشانی-- دل ہنگامہ گزیں: ہنگاموں کو پسند کرنے والا-- بخش باد: مراد اسے مبارک رہے-- بانگ زنی: تو پکارے-- چین: شکن، تیوری-

ترجمہ : میں ایک ایسا (شاعر) ہوں کہ اس بزم (دنیا) میں جس کے قلم کی آواز سے نویں آسمان کو بھی وجد آگیا ہے-

رضواں میرے قلم کے ریزے سے، تبرک کے طور پر، فردوس بریں کے درخت کی پیوندگری کرتا ہے-

فکر وخیال کا جو بھی تیر میں نے کمان سے چلایا وہ وحی کی راہ گذر میں اسکی گھات میں بیٹھ گیا- گویا میرے فکر وخیال وحی کی صورت میں آتے ہیں-

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نے میری استادی (فن میں کمال) کے محضر یعنی تصدیق نامہ پر کچھ اس زور سے مہر لگائی ہے کہ اس کے نگین کے نقش گھس گئے ہیں- وہی شاعری میں اپنی فنکارانہ مہارت وکمال کی بات کمال مبالغہ کے ساتھ-

میری اس تمام تر آرایش گفتار (اعلیٰ وعمدہ شاعری) کے باوجود میرے نصیبے کی پیشانی سے تیوری کا کچھ فاصلہ نہیں ہے- یعنی خوش بختی میرے نزدیک تک نہیں پھٹک رہی- اپنے تمام تر کمال کے باوجود میں بدنصیبی کا شکار ہوں-

جب میری غزل یعنی شاعری کی تعریف وقبولیت کے حلے کا بخت ہی نہیں ہے تو میں اپنے اس ہنگامہ پسند دل کو کیونکر تسکیں دوں- یعنی میری شاعری کی تعریف بھی خوب ہو رہی ہے اور اسے قبولیت بھی حاصل ہے لیکن اس کا صلہ خوش بختی کی صورت میں مجھے نہیں مل رہا- ایسی صورت میں دل کو مطمئن کیونکر کر سکتا ہوں-

اور اگر تو یہ پکارے یعنی کہے کہ یہ سب کچھ حافظ (مشہور شاعر حافظ شیرازی) کو عطا ہوا تھا، تو میں جواب میں کہوں گا کہ اسے مبارک رہے لیکن اسے کیا ہوا؟ یعنی اپنی شاعرانہ عظمت کی بات کی ہے کسی خط میں لکھی گئی ایک رباعی میں کہتے ہیں :

گر شعر وسخن بدہر آئین بودے　　دیوان مرا شہرت پرویں بودے

غالب اگر ایں فن سخن دیں بودے　　آں دین را ایزدی کتاب ایں بودے

——اگر دنیا میں شعروسخن ایک آئین ہوتا تو میرے دیوان کو پرویں چھ ستاروں کی لڑی، ثریا کی سی شہرت نصیب ہوتی- غالب، اگر یہ فن شاعری کوئی دین ہوتا تو میرا یہ دیوان ایک خدائی کتاب یعنی آسمانی کتاب ہوتا)

(3)

ہزار معنی سرجوش خاص نطق من است　　کزاہل ذوق دل وگوے از عسل برداست

ز رفتگاں بیکے گر تواردم رو داد　　مداں کہ خوبی آرایش غزل برداست

مراست ننگ ولے فخر اوست کاں بسخن　　بہ سعی فکر رسا جا بداں محل برداست

مبرگمان تواردٗ یقیں شناس کہ دزد　　متاع من ز نہانخانہ ازل برداست

لغت : معنی سرجوش: مراد اعلیٰ افکار ومضامین-- سرجوش: وہ غذا جو ذائقہ چکھنے کے لئے دیگ سے نکالی جائے، نیز بمعنی خلاصہ، صاف)-- نطق: زبان، شاعری-- دل برداست: دل لے لیا ہے، ان کے دل کو بھا گئے ہیں-- گوے: گیند-- عسل: شہد-- رفتگاں:

رفتہ کی جمع، مراد پرانے شعرا-- تواردم: میرا توارد (توارد، ایک ہی مضمون یا خیال کا دو شاعروں کے ذہن میں آنا)-- روداد: واقع ہوا ہے-- مداں: مت جان، مت یہ سمجھ-- ننگ: توہین، ذلت-- کاں: کہ آں، کہ وہ-- فکر سرا: بلند فکر و خیال-- دزد: چور-- متاع من: میرا سرمایہ، مراد میرے افکار و خیالات-- زنہانخانہ ازل: ازل کے خفیہ خانے سے-- برداست: چرا لے گیا--

ترجمہ: ہزاروں اعلیٰ افکار میری نطق (شاعری) کی خصوصیت ہیں جنہوں نے اہل ذوق کا دل لے لیا ہے- (ان کو بے حد پسند آئے ہیں) اور شہد سے بازی جیت گئے ہیں، یعنی انتہائی شیریں ہیں-

اگر گذشتہ شعرا کے ساتھ میرا توارد ہو گیا ہے (ان کے افکار اور میرے افکار ایک ہی نوعیت کے ہیں)، تو تو یہ مت خیال کر کہ اس سے غزل کی آرائش کی خوبی ختم ہو گئی ہے-

میرے لئے تو یہ (توارد) باعث ننگ ہے لیکن اس (شاعر) کے لئے باعث فخر ہے- جس نے شاعری میں اپنی فکر رسا کی سعی و کوشش سے اس مقام کو پالیا ہے- (اس توارد پر اسے فخر ہو سکتا ہے تو (میری شاعری میں) کسی توارد کا گمان نہ کر، یقین جان کہ چور نے میری متاع ازل کے نہاں خانہ سے چرالی ہے-

آخری شعر اس قطعے کی جان ہے- بڑے نادر اور انوکھے انداز میں یہ کہنا چاہا ہے کہ گذشتہ شعرا کے افکار سے میرے افکار و تخیلات کا توارد نہیں ہوا بلکہ یہ افکار ازل کے نہاں خانے میں میرے لئے رکھے گئے تھے جو ان شعرا نے چرالئے-

(4)

فرصت اگرت دست دہد مغتنم انگار ساقی و مغنی و شرابے و سرودے
زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند حق را بسجودے و نبیؐ را بدرودے

لغت: مغتنم انگار: غنیمت سمجھ-- زنہار: خبردار، دیکھو-- فریبند: دھوکہ دیتے ہیں-- دست دہد: ہاتھ لگے، میسر آئے-- سرود: موسیقی--

ترجمہ: اگر کبھی تجھے کوئی فرصت میسر آئے تو ساقی، مغنی اور شراب و موسیقی کو غنیمت سمجھنا یعنی خود کو پینے پلانے اور موسیقی سننے میں مصروف رکھنے کو بہتر جاننا، لیکن خبردار! کبھی ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو اللہ کو تو اپنے سجدوں سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو درود سے فریب دیتے ہیں- یعنی جو لوگ دکھاوے کی خاطر عبادت و درود خوانی کرتے ہیں، وہ درحقیقت فریب کار ہیں اور ان کی یہ ساری عبادت و ریاضت بیکار ہے- ایسے دکھاوے کی عبادت سے شراب و مغنی سے وابستگی کہیں بہتر ہے کہ اس میں دکھاوا اور منافقت نہیں ہے- سب سے بری چیز منافقت ہے جس سے بچنا چاہئے- اس میں نام نہاد ملاؤں پر بھی طنز ہے-

(5)

زاہد زطعنہ برق فسوسم بجاں مریز نسبت مکن بہ زندقہ اے زشت خومرا
گوئی کہ باکلام مجیدت رجوع نیست دل تیرہ شد زکلفت ایں گفتگو مرا
حق است مصحف و بود از روے اعتقاد درعزت کلام الٰہی غلو مرا
ہر صفحہ زاں صحیفہ مشکیں رقم بہ چشم باشد نکوتر از خط روے نکو مرا

شیطاں عدوست لیک ازاں نامہ ہر ورق — بخشد خط اماں زنہیب عدو مرا
دانم کہ امر ونہی بود درکلام حق — سیرابی نمی ست ازآں آبجو مرا
بااین ہمہ کہ درخم وپیچ وغم وتعب — سرگشتہ دارد ایں فلک جنگجو مرا
برخاست است گرد زسرچشمہ حواس — وز حافظہ نماندہ نمی درسبو مرا
"لا تقربوا الصلوۃ" ز نہیم بخاطراست — وز امر یاد ماندہ "کلوا واشربوا" مرا

لغت : برق فسوسم بجاں مریز: (عبارت یوں ہوگی، برق افسوس بجان من مریز، افسوس کی بجلی میری جان پر نہ گرا-- بہ زندقہ اے: کسی شرک والحاد سے-- باکلام مجیدت: تجھے قرآن کریم سے-- تیرہ شد: تاریک ہوگیا-- کلفت: دکھ، تکلیف-- مصحف: قرآن مجید-- غلو: بے حد مبالغہ-- صحیفہ مشکین رقم: خوشبودار تحریر والی کتاب-- خط روے نکو: کسی حسین چہرے کا خط (سبزہ)-- نہیب عدو: دشمن کی دہشت، دشمن کا خوف-- امرونہی: نیک کاموں کا حکم اور برے کاموں سے بچنے کی تلقین یا حکم-- خم وپیچ وغم تعب: الجھاؤ یا الجھیڑوں، غموں اور دکھوں-- "لا تقربوا الصلوۃ": قرآنی آیت کا اقتباس، پوری آیت یوں ہے کہ جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ، یہاں تک کہ جو کچھ تم کہو اس کی تمہیں خبر ہو یعنی تم ہوش میں آجاؤ- سورۃ النساء آیت 43-- زنہیم: از نہی ام، مجھے نہی سے-- بخاطراست: دل میں ہے، یاد ہے-- "کلوا واشربوا": کھاؤ اور پیو، قرآنی آیت کا اقتباس، پوری اس طرح ہے، کھاؤ پیو اور حد سے مت نکلو کیونکہ اللہ تعالی مسرفین کو پسند نہیں کرتا- سورہ الاعراف، آیہ 31، مسرفین، مسرف کی جمع، حد سے تجاوز کرنے والے-

ترجمہ : زاہد تو میری جان پر طعنوں کی بجلی نہ گرا اور مجھے کسی کفر والحاد سے منسوب نہ کر، یعنی مجھے کافر وملحد نہ کہہ-

تو مجھے یہ کہتا ہے کہ "تو کلام مجید سے رجوع نہیں کرتا" (یعنی میں کلام مجید نہیں پڑھتا)، تیری اس بات کی تکلیف وازیت سے میرا دل تاریک ہوگیا ہے- شدید تکلیف دہ اثر پڑا ہے-

قرآن کریم ایک حقیقت ہے اور اس پر اپنے اعتقاد کی بنا پر، میرے نزدیک، کلام الٰہی کی عزت مبالغے سے بھی کہیں زیادہ ہے-

اس خوشبودار تحریر والی کتاب کا ہر ہر ورق میرے لئے کسی حسین چہرے کے خط سے بھی بے حد خوبصورت ودلکش ہے- اس شعر میں "صفحہ" اور "صحیفہ" میں صنعت تجنیس ناقص ہے جبکہ رقم کے حوالے سے لفظ "خط" میں صنعت ایہام آگئی ہے-

اگرچہ شیطان ہمارا دشمن ہے لیکن اس کتاب کا ہر ہر ورق مجھے اس دشمن کے خوف ودہشت سے پناہ کا پروانہ عطا کرتا ہے- اس میں نامہ کے حوالے سے خط میں صنعت ایہام ہے-

مجھے یہ بخوبی علم ہے کہ کلام حق میں امرونہی کی بات ہے، یا حکم ہے، چنانچہ اس ندی سے مجھے نمی کی سیرابی میسر ہے- اس تمام رنج وغم اور خم وپیچ کے ساتھ اس لڑاکے آسمان نے مجھے سرگشتہ (پریشان حال) کر رکھا ہے- میرے حواس کے سرچشمہ سے گرد اٹھنے لگی ہے (سرچشمہ خشک ہوگیا ہے، یعنی حواس اب برقرار نہیں رہے)، اور میرے سبو میں حافظہ کی نمی بھی باقی نہیں رہی، یعنی میرا حافظہ ختم ہوگیا ہے- البتہ نہی کے سلسلے میں تو "لا تقربوا الصلوۃ" میرے دل میں ہے (مجھے یاد ہے) اور امر کے معاملے میں "کلوا واشربوا" مجھے یاد رہ گیا ہے-

غالب کے حافظے کے کیا کہنے- مطلب کے امرونہی یاد رہ گئے، باقی سب احکام حافظے سے خارج ہوگئے-

(6)

اے کہ خواہی کہ بعد ازیں باشم — مخلص صادق الولائے تو، من

گر ترا شیوہ شاہدی بودے کردمے جان و دل فدائے تو، من
ور ترا پیشہ شاعری بودے سودمے چشم و سر ثنائے تو، من
ور ترا پایہ خسروی بودے سفتمے گوہر ثنائے تو، من
چوں ازیں ہا نہ ای مرا چہ ضرور کہ شوم ہرزہ مبتلائے تو، من
راست گویم بہانہ چند آرم ناصح مشفقم برائے تو، من
بسکہ برمال و جاہ مغروری نیستم خوش ازیں ادائے تو، من
چہ کنی ایں فساد سیم و زراست وائے من گربوم بجائے تو، من
بتو ہرگز ندادمے زر و سیم
خواجہ گر بودمے خدائے تو، من

لغت : صادق الولا: الفت و محبت میں سچا-- شاہدی: محبوبی، حسین و محبوب ہونا-- شیوہ: انداز، طور طریقہ-- کردمے: میں کیا کرتا میں کرتا-- سودمے: میں رگڑا کرتا، بچھاتا-- پایہ: مقام، مرتبہ-- خسروی: شاہی، بادشاہوں کا سا-- سفتمے: میں پرویا کرتا-- گوہر ثنا: مدح کے موتی-- ہرزہ: فضول، بیکار، یونہی، خواہ مخواہ-- مبتلائے تو: تیری محبت میں گرفتار، تیری طرف متوجہ-- چند آرم: کیوں کروں-- ناصح مشفقم: میں مہربان نصیحت کرنے والا ہوں-- گربوم: اگر میں ہوں-- ندادمے: نہ دیتا-- بودمے: میں ہوتا-- مخلص: خلوص والا، ریاکاری سے پاک-- خواجہ: یہاں کلمہ خطاب ہے، اے بھائی، او میاں، بھئی--

ترجمہ : اے (فلاں) تو جو یہ چاہتا ہے کہ میں بعد ازیں یا آج سے تیرا مخلص اور صادق الولا بن جاؤں (تو اس سلسلے میں میری یہ چند باتیں سن لے)-

اگر تیرا انداز حسینوں اور محبوبوں جیسا ہوتا تو میں تجھ پر اپنا جان و دل قربان کیا کرتا اور اگر تیرا پیشہ شاعری ہوتا تو میں تیرے پاؤں تلے اپنا سر و چشم رگڑا کرتا (بچھایا کرتا) اور اگر تیرا مقام و مرتبہ شاہانہ ہوتا تو میں تیری مدح و تعریف کے موتی پرویا کرتا یعنی تیری مدح میں عمدہ اشعار کہا کرتا- لیکن چونکہ تجھ میں ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے تو پھر میرے لئے کیا ضروری ہے کہ میں تیری طرف فضول متوجہ ہو جاؤں، یا بیکار تیری محبت میں مبتلا ہو جاؤں- بہانہ کیوں کر کروں یعنی جھوٹ کیوں بولوں، سچ کہتا ہوں کہ میں تیرے لئے ناصح مشفق ہوں- تو اپنے مال و دولت اور جاہ و مرتبہ پر کچھ زیادہ ہی مغرور ہے- میں تیری اس ادا سے خوش نہیں ہوں- تو کیا کر رہا ہے- (یعنی یہ غرور کیوں؟) یہ سب مال و دولت کا فساد ہے- افسوس کی بات ہو گی اگر میں تیری جگہ ہوؤں- (یعنی میں مال و دولت والا ہوؤں اور تیری طرح غرور کروں، تو یہ کوئی اچھی بات نہ ہو گی)-

بھئی! اگر میں تیرا خدا ہوتا تو میں تجھے ہرگز زر و سیم (مال و دولت) عطا نہ کرتا (تاکہ تو اس غرور و تکبر سے محفوظ رہتا)-

(7)

ایا بے ہنر دشمن دیوسار چہ نازی بہ ہنگامہ زور و زر
ز ما باش فارغ کہ ما فارغیم نداریم پروائے ایں شور و شر

تیرا شیوہ - دزدی و ما بینوا
تو بدروے و بدگوی وما کور وکر

لغت : ایا: اے-- دیوسار: شیطان جیسا، بھوت یا جن جیسا، قوی ہیکل، مضبوط جسم والا-- فارغ: آزاد، بے نیاز، مراد بے تعلق-- دزدی: چوری-- بینوا: مفلس، بے سروسامان-- بدروی: برے چہرے والا یعنی بدصورت-- بدگوی: گندی یا بری باتیں کرنے والا-- کور: نابینا-- کر: بہرا-- چہ نازی: تو کیا فخر کرتا ہے--

ترجمہ : اے دیو جیسے طور طریقوں والے بے ہنر دشمن، تو اپنی طاقت اور مال و دولت کے ہنگامے (یعنی کثرت) پر کیا ناز کرتا ہے؟
تو ہم سے فارغ ہو جا، کیونکہ ہم فارغ ہیں (ہم کسی کی طاقت و دولت سے بے پروا ہیں) اس لئے ہمیں کسی کے اس شور شرابے کی پروا نہیں ہے-
تو ایک چور پیشہ آدمی ہے اور ہم ٹھہرے مفلس و بے سروسامان، تو بدصورت بھی ہے اور بدگو بھی، جبکہ ہم نابینا بھی ہیں اور بہرے بھی- (اپنی بے پروائی کی بنا پر ایسا کہا ہے- یعنی نہ تو ہم تیری صورت دیکھنا چاہتے ہیں اور نہ تیری باتوں پر ہمیں کان دھرنے کی خواہش ہے-

(8)

ہوا عبیر نشان است و ابر گوہر بار — جلوس گل بسریر چمن مبارک باد
رباب نغمہ نوازست و نے ترانہ فروش — خروش زمزمہ در انجمن مبارکباد
بہ بزم نغمہ چنگ و رباب ارزانی — بباغ جلوہ سرو وسمن مبارکباد
زشمعہا کہ بکاشانہ کمال برند — فروغ طالع ارباب فن مبارکباد
ز بادہ ہا کہ بہ میخانہ خیال کشند — طلوع نشۂ اہل سخن مبارکباد
فضائے آگرہ جولاں گہ مسیح دمے ست — زمن بہ ہم نفسان وطن مبارکباد
چہ حرف ہم نفساں فرخی زبخت منست — زبخت فرخ من ہم بمن مبارکباد
بمن کہ خستہ و رنجور بودہ ام عمرے — نشاط خاطر و نیروے تن مبارکباد

ہزار بار فزوں گفتم و کم است ہنوز
گورنری بہ جمس تامسن مبارکباد

لغت : عبیرنشاں: خوشبودار-- گوہربار: موتی برسانے والا-- جلوس: بیٹھنا-- بسریر چمن: چمن کے تخت پر رباب: ایک قسم کی سارنگی (ساز)-- نے: بانسری-- ترانہ فروش: ترانے بیچنے والی، یعنی نغمے نکالنے والی-- خروش زمزمہ: نغموں کا شور-- چنگ: ایک قسم کا باجا-- ارزانی: لائق ہے، خوب ہے-- جلوہ: نظارہ-- بکاشانہ کمال: کمال (کامل ہونا) کے محل یا رئیس خانے میں-- فروغ: چمک، روشنی-- طالع: نصیبہ، مقدر-- طلوع: چڑھنا-- جولاں گہ: دوڑنے کی جگہ، گھڑدوڑ کا میدان-- فرخی: زیادتی، خوش بختی-- مسیح دمے: کوئی یا کسی مسیح دم، حضرت عیسیٰ کا سا سانس رکھنے والا، پھونک مار کر مردے کو زندہ کرنے والا-- چہ حرف ہم نفساں: ہم نفسوں کی

بات چھوڑو، ان کی کیا بات کرنا-- بخت فرخ: مبارک نصیبہ-- خستہ و رنجور: رنج و غم اور بیماری کا شکار-- نشاط خاطر: دل کی خوشی-- نیروے تن: جسم کی طاقت-- فزوں گفتم: میں نے بہت کہا-- جمس تامسن: انگریز گورنر کا نام--

ترجمہ : ہوا خوب خوشبو پھیلا رہی اور بادل، موتی برسا رہا ہے، پھول کا چمن میں تخت نشین ہونا مبارک ہو- موسم بہار کی منظر کشی ہے- رباب نغمے بجا رہا اور بانسری ترانے یعنی گیت بیچ رہی ہے- (بانسری سے سریں نکل رہی ہیں)- محفل میں نغموں کا شور مبارک ہو- بزم میں چنگ و رباب کے نغمے ہی مناسب ہیں (بزم میں موسیقی ہی اچھی لگتی ہے)- باغ میں سرو اور سمن (چنبیلی کا پھول) کا نظارہ مبارک ہو-

کمال کے محل میں جو شمعیں لے جائی جاتی ہیں ان سے اہل فن کے نصیبے کا فروغ (روشنی، سرافرازی) مبارک ہو- یعنی جو اہل فن کمال حاصل کرتے ہیں ان کا مقدر چمک اٹھتا ہے-

وہ شرابیں جو وہ خیال کے میخانے میں پیتے ہیں، اہل سخن (شعرا) کو ان (شرابوں) کے نشے کا چڑھنا مبارک ہو- یعنی شعرا اپنے تخیلات میں محو ہو کر جو نئے نئے افکار و معانی تخلیق کرتے ہیں، وہ بہت اچھی بات ہے- خدا کرے وہ مزید ایسی تخلیقات سامنے لائیں- شراب اور میخانے اور نشہ کے استعاروں میں یہ ساری بات کہی ہے- اس طرح (شراب، میخانہ اور نشہ میں) صنعت مراعاۃ النظیر آگئی ہے-

آگرہ (ہندوستان کا مشہور شہر جہاں تاج محل ہے) کی فضا کسی مسیح دم کی جولاں گاہ ہے، میری طرف سے وطن کے ہم نفسوں (ساتھیوں) کو مبارکباد ہو- (یہ شعر اور اس سے پہلا باہم قطعہ بند ہیں) ہم نفسوں کی بات چھوڑو، یہ ساری فرخی میرے نصیبے کے باعث ہے- مجھے اپنے فرخ نصیبے کی مبارکباد خود مجھے ہو-

میں جو ایک عرصہ تک بیمار اور غمزدہ رہا ہوں، مجھے دلی مسرت اور جسم کی طاقت مبارک ہو-

اگرچہ میں نے ہزار مرتبہ سے بھی زیادہ یہ بات کہی ہے کہ جمس تھامسن کو گورنری مبارک ہو، پھر بھی یہ کم ہے-

(9)

بہ آدم زن، بہ شیطاں طوق لعنت سپردند از رہ تکریم و تذلیل
ولیکن در اسیری طوق آدم گراں تر آمد از طوق عزازیل

لغت : طوق: حلقہ، پٹا، وہ حلقہ جو مجرموں کے گلے میں ڈالتے ہیں-- تکریم: عزت و تعظیم-- تذلیل: ذلت، ذلیل کرنا-- عزازیل: شیطان کا اصلی نام-- طوق آدم: مراد عورت--

ترجمہ : آدم کو، اس کی عزت و تعظیم کی خاطر، عورت سے نوازا گیا جبکہ شیطان کی تذلیل کے لئے اسے طوق لعنت پہنایا گیا، لیکن اسیری میں طوق آدم، عزازیل کے طوق سے کہیں زیادہ بوجھل ثابت ہوا-

مختصر لیکن دلچسپ قطعہ ہے- عورت کو طوق کہا ہے- گویا عورت، آدمی کے لئے ایک اچھی خاصی مصیبت ہے- معلوم ہوتا ہے غالب اپنی بیوی سے بہت نالاں تھے- ایک رباعی میں وہ حج کو جاتے ہوئے ایک آدمی پر اپنے رشک کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تو جو بڑی تیزی سے چل رہا ہے تو معلوم ہوتا ہے تیرے گھر میں جھگڑالو بیوی ہے-

(10)

اے کہ گفتی کہ در سخن باشد حاصل جنبش زباں، گفتن

تا ندانی کہ راز دل بادوست جز بہ گفتن نمی تواں گفتن
خامہ را نیز در گزارش شوق ہست دستے بداستاں گفتن
گر قلم ور زبان ترا نہ یکے ست ایں نوشتن شمار و آں گفتن
بقلم ساز و می دہم گفتار تا نگنجد دریں میاں گفتن
زانکہ دانم کزیں خروش لبم ریش گردد ز الاماں گفتن
مشکل افتادہ است درد فراق با مظفر حسین خاں گفتن

لغت : جنبش زباں: زباں کی حرکت، زباں کا ہلنا-- خامہ: قلم-- گزارش شوق: شوق کا اظہار، شوق بیان کرنے کا عمل-- ہست دستے: کامیابی ہے، مہارت ہے-- نہ گنجد: نہ سمائے-- نوشتن: لکھنا-- بقلم ساز: قلم سے موافقت کر-- خروش لبم: میرے ہونٹوں کا شور-- سخن: شعر، بات چیت-- ریش گردد: زخمی ہو جاتا ہے-- گفتن: بولنا، کہنا-- الاماں: پناہ، رحم-- حاصل: نتیجہ، ثمر--

ترجمہ : اے (فلاں) کہ تو نے کہا ہے کہ سخن میں "گفتن" جنبش زباں کا حاصل ہے، تو کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ دوست کے ساتھ راز دل سوائے بولنے کے بیان نہیں کیا جا سکتا- گویا محبوب پر اپنے دل کا راز اپنے چہرے کے تاثرات سے ظاہر کیا جا سکتا ہے- (پہلے دونوں شعر باہم مربوط ہیں)-

قلم کو بھی اظہار و بیان شوق میں داستان کہنے (لکھنے) کی مہارت حاصل ہے- اگر تیرا قلم اور تیری زبان ایک نہیں ہیں تو پھر اسے (قلم کو) "لکھنا" سمجھ اور اس (زبان) کو "بولنا" جان-

تو قلم کے ساتھ موافقت کر لے اور گفتار میں تجھے دے دیتا ہوں تاکہ اس میں کوئی بات نہ سمائے، مراد یہ ہے کہ میں نہ بول سکوں- اگلے شعر میں اس کی وضاحت یوں کی ہے- کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے ہونٹوں کے اس شور (باتیں کرنا، بولنا) سے گفتن یعنی گویائی "الاماں" سے زخمی ہو جاتی ہے- الاماں کہنے سے قوت گویائی کو تکلیف پہنچتی ہے- مظفر حسین خان سے اپنا درد فراق بیان کرنا مشکل ہو گیا ہے-

(11) در فتح پنجاب

1- چوں بر ہزار وہشت صد و چل فزود شش نو شد شمار سال دریں کاخ ششدری
2- ناگہ دریں زمانہ فرخ کہ آفتاب در دلو جاے داشت بہ تربیع مشتری
3- روزے کہ بست و ہفتم ماہ گذشتہ بود واں بود چارشنبہ آخر ز جنوری
4- دشتے کہ برکنارہ دریاے ستلج است گردید جلوہ گاہ دو سد سکندری
5- بستند از دوسو دو سپہ صف بعزم جنگ برخویشتن دمیدہ فسون دلاوری
6- زیں سو بہادران جہاں جوے نامدار استادہ زیر ظل لواے گورنری
7- دریا کشان میکدہ علم و آگہی مشائیان قاعدہ جاہ و سروری

8- ازحق امیدوار بہ فرخندہ طالعی — باخلق سازگار ز پاکیزہ گوہری
9- زاں سو سیہ دلان کج اندیش بدنہاد — درسر فگندہ بادخلاف ازسبک سری
10- داغ جبین دہر ز ناپاک مشربی — روز سیاہ خویشتن ازتیرہ اختری
11- ازمغرب آں رسیدہ بسان سوادشام — ازمشرق ایں دمیدہ چو خورشید خاوری
12- دلہا زتاب کینہ چناں گرم شدکہ کرد — ہر قطرہ خوں بہ مجمرہ سینہ اخگری
13- دانا دلان دادگر انگلند را — بخشیدہ حق زبس کہ بہر شیوہ برتری
14- دارند ہم بہ تیغ زنی زور رستمی — دارند ہم بہ کج کلہی فر قیصری
15- بستند راہ خصم وشکستند فوج خصم — از روے چیرہ دستی و زور غضنفری
16- با دشمنان دولت فرمان دہان شرق — دولت نہ کرد ہمرہی و بخت یاوری
17- لاہوریان ہرزہ ستیز گریز پای — کردند درگریز دخانی و صرصری
18- چل توپ کاں بماندبہ میدان کارزار — باجان آں گریختگان کرد اژدری
19- سرہاے شاں شکستہ بچوگان زبے تنی — تن ہاے شاں فتادہ بمیدان ز بے سری
20- عنوان "فتحنامہ پنجاب" بودہ است — سیماے ایں فتوح کہ فتحے ست سرسری
21- ایں قطعہ بیں کہ کرد اسداللہ خان رقم
روز دوشنبہ و دوم ماہ فروری

لغت : کاخ ششدری: چھ دروازوں والا محل یعنی یہ دنیا، کائنات، چھ اطراف، دائیں، بائیں، آگے، پیچھے اور اوپر، نیچے کو چھ دروازے کہا ہے-- دلو: ڈول، مراد آسمانی برجوں میں سے ایک برج-- بہ تربیع مشتری: مشتری کے چار حصوں میں، مشتری ایک آسمانی سیارہ جس کا سورج سے فاصلہ 775 ملین کلومیٹر ہے- اسے مبارک سمجھا جاتا ہے-- چار شنبہ: چہار شنبہ، بدھوار-- سد سکندری: ذوالقرنین کی بنائی ہوئی ایک مضبوط دیوار جو چینی ترکستان میں واقع ہے-- دمیدہ: پھونکا، پھونک کر-- فسون دلاوری: بہادری کا جادو-- جہاں جوے نامدار: نامور فاتح دنیا، جہاں جوی دنیا کو تلاش کرنے والے-- استادہ: ایستادہ، کھڑے-- ظل لوا: پرچم کا سایہ-- دریاکستان: دریا پی جانے والے، مراد بہت عالم و دانشمند-- مشائیان: جمع مشائی، بمعنی ساتھ چلنے والے، وہ فلسفی جو ایک دوسرے کے پاس جاکر تحصیل علم کیا کرتے تھے-- فرخندہ طالعی: خوش بختی، مبارک نصیبہ-- سازگار: موافق، بنا کر رکھنے والے-- پاکیزہ گوہری: پاک فطرتی-- سیہ دلان: تاریک دل والے، ظالم لوگ-- کج اندیش: ٹیڑھی سوچ رکھنے والے، برا سوچنے والے-- بدنہاد: بدفطرت-- سبک سری: اوچھاپن، حماقت-- ناپاک مشربی: ناپاک مسلک یا مذہب کا ہونا-- تیرہ اختری: سیاہ بختی-- سواد: تاریکی-- خورشید خاوری: مشرقی سورج، روشن سورج-- مجمرہ: انگیٹھی-- اخگری: چنگاری کا سا-- دادگر: انصاف کرنے والے-- زور رستمی: رستم کا سا زور، طاقت-- فرقیصری: قیصر کی سی شان وشوکت، شاہانہ شان وشوکت-- کج کلہی: ٹیڑھی ٹوپی، یہاں، مراد انگریزوں کا ہیٹ ہے-- دخانی: دھوئیں کی طرح، دھوئیں کا

انداز-- صرصری: صرصر یعنی آندھی کا انداز، تیز دوڑنا-- چل: چالیس-- گریختگاں: گریختہ کی جمع، بھگوڑے، شکست خوردہ-- اژدری: اژدہا کا عمل-- سیما: پیشانی--

1- جب ایک ہزار آٹھ سو چھیالیس (1846) کا سنہ یعنی سال آیا تو اس دنیا میں سال کا نئے سرے سے شمار ہوا- یعنی اس سال کا آغاز ہوا-

2- اچانک اس مبارک دور میں جب آفتاب، مشتری سیارے کے برج میں تھا، تو ایک روز، جب مہینے کی ستائیس تاریخ گذر چکی تھی اور وہ ماہ جنوری کا آخری بدھوار تھا-

3- وہ دشت، جو دریائے ستلج کے کنارے واقع ہے، دو سد سکندری کی جلوہ گاہ بن گیا، یعنی وہاں دو فوجوں کا آمنا سامنا ہوا، میدان جنگ بن گیا-

4- دو لشکروں نے جنگ کے ارادے سے دونوں طرف صف بندی کر لی، اور اس طور کہ (دونوں) نے خود پر بہادری و دلیری کا جادو پھونک رکھا تھا-

5- اس طرف جہاں جوے نامدار (انگریز) بہادر تھے جو گورنری کے پرچم کے سائے تلے کھڑے تھے-

6- جو علم و دانش کے میکدہ کے دریا کش تھے (یعنی بہت زیادہ عالم و دانشمند تھے) اور جو جاہ و مرتبہ اور سروری کے دستور کی مشائین تھے-

7- وہ خدا کی طرف سے اپنی خوش بختی کے امیدوار تھے، یہ لوگ اپنی پاکیزہ فطرتی کے باعث عوام کے ساتھ بنا کر رکھنے والے تھے-

8- جبکہ دوسری طرف سیاہ دل، بداندیش اور بدفطرت فوجی (سکھ) تھے جنھوں نے اپنے گھٹیا پن کے باعث سروں میں مخالفت کی ہوا ڈالی ہوئی تھی-

9- اپنی ناپاک مشربی کی وجہ سے وہ زمانے کی پیشانی پر دھبا تھے اور اپنی سیاہ بختی کی بنا پر وہ اپنے لئے تاریک دن تھے-

10- وہ (مخالف فوج) مغرب کی طرف سے اس طرح آئے جیسے شام کی تاریکی ہو، جبکہ وہ (انگریز) مشرق کی طرف سے روشن سورج کی طلوع ہوئے یعنی آئے-

11- دشمنی کی گرمی کے سبب دل اس حد تک گرم ہو گئے کہ خون کا ہر قطرہ سینے کی انگیٹھی میں چنگاری بن گیا-

12- انگلستان کے دانا دل اور انصاف پسند فوجیوں کو حق نے ہر انداز میں برتری عطا کی ہے-

13- ان میں تلوار چلانے میں رستم کا سا زور ہے، جبکہ اپنی ٹیڑھی ٹوپی (ہیٹ) میں وہ شان قیصری رکھنے والے ہیں-

14- انہوں نے اپنے غلبے اور شیرانہ قوت کی بنا پر دشمن کا راستہ بند کر دیا اور اس کی فوج کو شکست دے دی-

15- مشرقی سلطنت کے حکمران دشمنوں کا نہ تو سلطنت نے کوئی ساتھ دیا اور نہ بخت ہی نے کوئی یاوری کی-

16- اہل لاہور نے، جو بیہودہ جنگ کرنے والے اور بھگوڑے قسم کے ہیں، راہ فرار اختیار کرنے میں دھوئیں اور صرصر کا انداز اپنایا یعنی تیزی سے فرار ہو گئے-

17- ان چالیس توپوں نے جو میدان جنگ میں رہ گئی تھیں، ان بھگوڑوں کی جان کے ساتھ اژدہا کا سا سلوک کیا، یعنی انہیں چیر پھاڑ دیا- چنانچہ ان کے بغیر دھڑ کے سر لکڑی سے ٹوٹ گئے جبکہ ان کے سر کے بغیر جسم میدان میں پڑے رہ گئے-

18- اس قطعے کا عنوان "فتحنامہ پنجاب" اس سرسری (معمولی) فتح کی پیشانی ہے (گویا ابھی مزید فتوحات ہوں گی)-

19- یہ قطعہ ملاحظہ کرو جو اسد اللہ خان (غالب) نے سو موار دو فروری کو تحریر کیا ہے-

فارسی رباعیات غالب

(1)

غالب آزادہ موحد کیشم بر پاکی خویشتن گواہ خویشم
گفتی "بہ سخن برفتگاں کسی نرسد" از باز پسیں نکتہ گزاراں پیشم

لغت : آزادہ: ایک آزاد منش (فرقہ پرستی سے آزاد)-- برفتگاں: بہ رفتگاں، مراد گذرے ہوئے شعرا تک-- بازپسیں: آخر میں آنے والے-- نکتہ گزاراں: گہرے اور لطیف نکتے پیش کرنے والے (شعرا)--

ترجمہ : اے غالب! میں ایک آزاد منش اور موحد کیش انسان ہوں- اپنی پاک فطرتی پر خود ہی اپنا گواہ ہوں- تو نے کہا ہے کہ کوئی بھی (آج کا شاعر) شاعری میں گذشتہ دور کے شعرا تک نہیں پہنچا (یعنی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا)-
(چلو، یونہی سہی) میں بہرحال آخر میں آنے والے نکتہ آفرینوں سے آگے ہوں- یعنی آج کے شعرا میں میرا مقام بلند تر ہے-

(2)

غالب بہ گہر ز دودہ زادشم . زاں رو بہ صفاے دم تیغ است دمم
چوں رفت سپہبدی زدم چنگ بہ شعر شد تیر شکستہ نیاگاں قلمم

لغت : بہ گہر: مراد نسل کے لحاظ سے، نسلاً-- دودہ: خاندان-- زاں رو: اسی وجہ سے-- دم تیغ: تلوار کی دھار-- سپہبدی: سپہ گری-- زدم چنگ: میں نے پنجہ مارا یعنی توجہ کی-- نیاگان: اسلاف، پرانے خاندانی بزرگ--

ترجمہ : غالب! میں نسل کے لحاظ سے ایک اچھے اور صاف خاندان کا فرد ہوں: اسی لئے میرا دم (سانس) تلوار کے دم (دھار) کی طرح صاف ہے (تلوار کی دھار چمکتی ہے، اسی لئے اس کی صفا کے حوالے سے اپنے دم صاف کی بات کی)- جب خاندان سے سپہ گری ختم ہو گئی تو میں نے ہاتھ میں قلم پکڑ لیا، چنانچہ میرے اسلاف کا ٹوٹا ہوا تیر میرا قلم بن گیا-

اردو میں غالب کا مشہور شعر ہے :

سوپشت سے ہے پیشہ آبا سپہ گری کچھ شاعری ذریعہ عزت نہیں مجھے

(3)

شرط است کہ بہرضبط آداب ورسوم خیزد بعد از نبیؐ امام معصوم
اجماع چہ گوئی بہ علی باز گرای مہ جاے نشین مہر باشد نہ نجوم

لغت : بہرضبط: برقرار رکھنے کے لئے-- اجماع: کسی مسئلے پر سب کی ایک رائے ہونا--

ترجمہ : لازمی ہے کہ اپنے آداب و رسوم برقرار رکھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام معصوم ان کی جگہ لیں۔ تو اجماع کی کیا بات کرتا ہے، (سیدھی سی بات ہے کہ) آفتاب کا جانشین چاند ہوتا ہے، ستارے نہیں ہوتے، اسی لئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف مائل ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آفتاب سے اور امام معصوم (یہاں مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں) کو چاند سے تشبیہ دی ہے۔

(4)- راہے ست ز عبد تا حضور اللہ خواہی تو دراز گیر و خواہی کوتاہ
ایں کوثر وطوبیٰ کہ نشانہا دارد سرچشمہ وسایہ ایست درنیمہ راہ

لغت : عبد: بندہ-- تاحضور اللہ: خدا کے حضور تک-- درنیمہ راہ: آدھے راستے میں--

ترجمہ : بندے سے خدا کے حضور تک (یعنی انسان کی خدا تک رسائی کے لئے) ایک راستہ ہے۔ اب یہ تیری مرضی ہے کہ تو خواہ طویل راستہ اختیار کرلے اور خواہ چھوٹا راستہ۔ یہ جو کوثر اور طوبیٰ کے نشان ہیں تو یہ (درحقیقت) اس رسائی کے سفر کے آدھے راستے میں سرچشمہ اور ایک سائے کی صورت ہیں۔

گویا اللہ تک رسائی کے لئے کوثر وطوبیٰ کے چکر میں پڑنا دراصل اس راہ کو طویل کرنا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اللہ سے کسی خواہش و مقصود کے بغیر لو لگائی جائے۔

(5)

شرط است بہ دہر در مظفر گشتن اسباب دلاوری میسر گشتن
جامے زشراب ارغوانی باید آں را کہ بود ہوائے خاور گشتن

لغت : در مظفر گشتن: فتحمند ہونے، کامیاب ہونے کے لئے-- دلاوری: دل آوری یعنی دلیری، بہادری-- شراب ارغوانی: سرخ شراب-- خاور گشتن: مشرق بننا، چمکنا روشن ہونا--

ترجمہ : زمانے میں فتحمند ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دلیری و بہادری کے اسباب میسر ہوں۔ اگر کسی کو روشن ہونے کی خواہش ہے تو اس کے لئے سرخ شراب کا ایک جام درکار ہے، ضروری ہے۔ شراب چونکہ سرخ ہے، اسی لئے مشرق کی اور روشن ہونے کی بات کی (مشرق سے سورج کی صورت میں روشنی پھوٹتی ہے)۔ گویا شراب انسان میں جرات بھی پیدا کرتی ہے اور اس کے چہرے کو بھی چمکاتی ہے (لاحول ولا----)

(6)

سائل زگدا بجز ندامت نبرد مرگ از عاشق بجز ندامت نبرد
ازسینہ من کہ قلزم خون دل است جز تیر تو کس جاں بسلامت نبرد

لغت : سائل: سوال کرنے، مانگنے والا-- ندامت: شرمندگی (دوسرے مصرعے میں پھر ندامت آیا ہے جو فنی طور پر غلط ہے، ممکن ہے کوئی اور لفظ ہو۔ واللہ اعلم)-- قلزم: سمندر--

ترجمہ : گدا سے سوال کرنے والے کو سوائے شرمندگی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح موت، عاشق سے بجز شرمندگی کے اور کچھ حاصل نہیں کرپاتی۔ میرے سینے سے، کہ وہ خون دل کا سمندر ہے، کوئی بھی تیرے تیر کے سوا جاں بچا کر نہیں جاسکتا ہے۔

یعنی ایسے سمندر میں جو کوئی کودے گا وہ کہاں بچے گا، ڈوب جائے گا، جبکہ محبوب کا تیر مزید خون بہانے کا باعث بنے گا۔

(7)

ہر چند کہ زشت و ناسزاییم ہمہ در عہدہ رحمت خداییم ہمہ
ور جلوہ دہد، چنانکہ ماییم ہمہ شایستہ نفت و بوریاییم ہمہ

لغت : زشت: برے -- ناسزاییم: ہم نالایق ہیں -- عہدہ: ذمہ داری، -- شایستہ: لائق، اہل -- نفت: مٹی کا تیل --
ترجمہ : اگرچہ ہم سب برے ہیں اور نالائق ہیں، تاہم ہم سب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ذمہ داری میں ہیں (یعنی اس کی رحمت و بخشش کے امیدوار ہیں)، اور اگر وہ اپنا جلوہ دکھائے تو ہم سب، جیسے کہ ہم ہیں، نفت اور بوریے کے لائق ہیں۔
مٹی کا تیل بوریے کو جلا دیتا ہے۔ ہم گویا بوریا ہیں اور اس کا جلوہ نفت ہے، یعنی ہم ایسے خطاکار و نالائق انسان اس کے جلوے کی تاب کیونکر لا سکتے ہیں۔

(8)

آں مرد کہ زن گرفت، دانا نبود ازغصہ فراغتش ہمانا نبود
دارد بہماں خانہ و زن نیست درو نازم بخدا چرا توانا نبود

لغت : زن گرفت: شادی کرلی -- غصہ: رنج وملال، مصیبت -- فراغتش: اسے فراغت یعنی خلاصی، نجات -- نازم بخدا: مجھے خدا پر رشک آتا ہے --
ترجمہ : جس آدمی نے شادی کرلی، وہ دانا انسان نہیں ہے، اس لئے کہ (شادی کے نتیجے میں) اسے، یوں سمجھو، مصائب و آلام سے فراغت نصیب نہ ہوگی۔ مجھے خدا پر رشک آتا ہے کہ یہ ساری کائنات اس کا گھر ہے لیکن اس میں عورت نہیں ہے، پھر بھلا وہ (خدا) توانا کیونکر نہ ہو گا۔ عورت کے ہوتے ہوئے شوہر کو جن مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے ان کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورت کے بغیر آدمی کی زندگی بھی تو بیکار ہے۔

(9)

آن را کہ عطیہ ازل درنظراست ہرچند بلابیش، طرب بیشتراست
فرق است میان من وصنعان درکفر بخشش دگر و مزد عبادت دگراست

لغت : عطیہ: بخشش، انعام -- طرب: خوشی و مسرت، عیش -- صنعان: صنعان کے ایک بزرگ تھے جنہیں شیخ صنعان اور صنعان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے عبادت گزار تھے۔ کسی حسینہ کے عشق میں گرفتار ہو کر اسلام سے منحرف ہو گئے۔ بعد میں پھر اسلام کی طرف آ گئے --
مزد: اجرت --
ترجمہ : جس کی نظر میں ازلی بخشش ہے (یعنی خدا کے کریم و غفار ہونے پر ایمان ہے) ہرچند اس کی مصیبتیں بہت ہوں لیکن اس کے لئے عیش و مسرت کا سامان ان سے کہیں زیادہ ہے۔ میرے اور صنعان کے کفر میں فرق ہے، کیونکہ بخشش کچھ اور۔ چیز ہے اور عبادت کی اجرت کچھ اور جس کا اللہ تعالیٰ کی بخشش پر ایمان کامل ہے وہ مصیبتوں سے نہیں گھبراتا، اس کے لئے مسرت و شادمانی کا بھی سامان ہو جاتا ہے۔ جو

لوگ محض اس لئے خدا کی عبادت کرتے ہیں کہ قیامت کو انہیں حور و کوثر سے نوازا جائے گا تو وہ گویا خود کو اس عبادت کی اجرت کا حقدار سمجھتے ہیں۔ آخر میں شیخ صنعان سے اپنا مقابلہ کرتے ہوئے غالب نے اپنے کفر کو ان سے بہتر قرار دیا ہے اور اس کا باعث وہی عبادت کی اجرت کا مسئلہ ہے۔ یعنی اسے صرف اللہ کی رحمت و بخشش کا سہارا ہے۔

(10)

آں خستہ کہ درنظر بجز یارش نیست　　با سود و زیان خویشتن کارش نیست
طالب ز طلب رہین آثارش نیست　　ہر چند حنا برگ دہد بارش نیست

لغت : خستہ: زخمی، عاشق-- سود و زیاں: نفع اور نقصان-- کارش نیست: اسے کوئی سروکار نہیں-- طالب: مانگنے والا-- رہین: احسان مند-- بارش نیست: اس کا پھل نہیں ہے--

ترجمہ : اس عاشق زار کو، جس کی نظر میں محبوب کے سوا اور کچھ نہیں ہے، اپنے نفع و نقصان سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ طالب اپنی طلب کے نتائج کا احسان مند نہیں ہے۔ اگرچہ حنا کے پتے ہوتے ہیں لیکن اسے پھل نہیں لگتا۔ حنا (مہندی) خوبصورتی یا آرایش کے لئے بہت اچھی چیز ہے، یہ نفع ہے لیکن اس کا پھل یا نتیجہ کوئی نہیں ہے، یہ گویا نقصان ہے۔ اس تشبیہ و استعارہ سے عاشق کی یہ بات واضح کی ہے کہ اسے صرف اپنے محبوب سے واسطہ ہے باقی اس کے لئے سب بیکار ہے۔ (طالب اور طلب بھی یہی ہے)۔

(11)

چرگر کہ ز زخمہ زخم برچنگ زند　　پیداست کہ ازبہر چہ آہنگ زند
درپردہ ناخوشی، خوشی پنہانست　　گازر نہ ز خشم جامہ برسنگ زند

لغت : چرگر: مغنی، گویا، نغمہ خواں-- زخمہ: مضراب-- چنگ: ساز-- پیداست: ظاہر ہے، واضح ہے-- آہنگ: لے، نغمہ، سر-- گازر: دھوبی-- خشم: غصہ، طیش-- ناخوشی: مراد غم، دکھ--

ترجمہ : نغمہ خوان جو مضراب سے ساز پر زخم لگاتا ہے تو واضح ہے کہ وہ کس لئے سر نکالتا ہے۔ کسی دکھ کے پردے میں خوشی پنہاں ہے۔ یہ جو دھوبی کپڑے کو دھوتے وقت پتھر پر مارتا ہے تو یہ کی طیش کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بہت عمدہ تشبیہوں سے کام لیا ہے۔ ساز پر زخم لگانا گویا دکھ کی بات ہے لیکن موسیقار جب نغمہ خوانی کرتا ہے تو اس کی اور سننے والوں کی طبیعت میں ایک عجیب کیف و سرور پیدا ہوتا ہے۔ گویا اس زخم (ناخوشی) کے پردے میں خوشی کا سامان ہے۔ اسی طرح دھوبی کپڑا دھوتے ہوئے پتھر پر مارتا ہے تاکہ وہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔ اس کا کپڑے کو پتھر پر مارنا گویا ناخوشی اور اس کے پیچھے صفائی (خوشی) کی صورت ہے۔ قاری کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے اور وہ یہ کہ اسے دکھوں میں گھبرانا نہیں چاہئے۔ اس سے پہلے غالب یہی بات، دوسرے رنگ میں، رباعی 9 میں کہہ چکے ہیں۔

(12)

باداست غم آں باد کہ حاصل ببرد　　آب رخ ہوشمند وعاقل ببرد
بگذاشتہ ام خمے زصہبا بہ پسر　　کش اندہ مرگ پدر از دل ببرد

لغت : باد: ہوا-- حاصل: پیداوار، پھل، پکی ہوئی فصل-- آب: چمک، سرخی-- کش: کہ اش، کہ وہ اس کا-- اندہ: اندوہ، غم--

ترجمہ : غم ایک ایسی ہوا ہے جو حاصل کو اڑا لے جاتی ہے اور جو صاحب ہوش ودانش کے چہرے کی سرخی ختم کر دیتی ہے۔(اسی لئے) میں نے شراب کا ایک جام بیٹے کے لئے رکھا ہے تاکہ وہ (جام) اس کے دل سے باپ کی موت کا غم دور کر دے۔ غم انسان کو اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس کا علاج غالب کے نزدیک جام شراب میں ہے۔ یعنی مکمل طور پر نہ سہی کچھ دیر کے لئے تو انسان غم سے نجات پا جاتا ہے۔ اردو میں یوں کہا ہے :

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو　　اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہئے

یہی بات خیام کے بقول!

مے خوردن من نہ از برائے طرب است　　نے بہر فساد وترک دین وادب است
خواہم کہ بہ بیخودی بر آرم نفسے　　مے خوردن ومست بودنم زین سبب است

اور بقول حافظ!

شراب تلخ می خواہم کہ مرد افگن بود زورش
کہ تا یک دم بیاسایم ز دنیاو شرر و شورش

(13)

گیرم کہ ز دہر رسم غم بر خیزد　　غمہائے گذشتہ چوں بہم برخیزد
مشکل کہ دہید داد ناکامی ما　　ہر چند کہ فرجام ستم برخیزد

لغت : گیرم: میں مان لیتا ہوں، میں تسلیم کرتا ہوں-- برخیزد: اٹھ جائے، اٹھ جائے گی-- چوں: کیسے، کیونکر-- فرجام: انجام، آخر کار--

ترجمہ : میں یہ مان لیتا ہوں کہ آئندہ دنیا سے غم وآلام کا دستور (رسم) ختم ہو جائے گا لیکن وہ جو سابقہ غم ہیں (یعنی جن میں ہم مبتلا ہیں) وہ کیونکر اٹھ جائیں گے (ختم ہو جائیں گے)۔ یہ بات مشکل ہے کہ تم ہماری ناکامی کی داد دو گے، وہ الگ بات کہ ستم آخر کار ختم ہو جائے گا۔ یعنی آئندہ جو کچھ بھی ہو، بات تو اب کی ہے کہ ہم نے کتنے ستم اٹھائے اور غم وآلام کا شکار ہوئے ہیں۔ اس طرف کون توجہ کرے گا؟ ظاہر ہے کوئی بھی نہیں۔

(14)

جانے ست مرا زغم شمارے، دردے　　اندیشہ فشاندہ خارزارے، دردے
ہر پارہ دل کہ ریزد ازدیدہ من　　یابند نفس ریزہ چو خارے، دردے

لغت : دردے : دکھ　　-- اندیشہ: فکر، گمان، خوف-- فشاندہ: پھیلایا ہے-- پارہ دل: دل کا ٹکڑا-- یابند: اسے پاتے ہیں، اسے ملتے ہیں-- خارزار: کانٹوں کا ڈھیر--

ترجمہ : میری جان غموں دکھوں کا مجموعہ ہے، دکھ کی بات ہے۔ خوف وگمان نے ایک خارزار پھیلا رکھا ہے، دکھ کی بات ہے۔ میرے دل کا

جو بھی ٹکڑا میری آنکھوں سے گرتا ہے اسے کانٹے جیسا سانس کا ٹکڑا سمجھا جاتا ہے (لوگ سمجھتے ہیں)- اپنے انتہائی رنج والم کی بات تشبیہ واستعارہ میں کی ہے-

(15)

بردل ازدیدہ فتح باب است ایں خواب　　باران امیدرا سحاب است این خواب
زنہار گماں مبرکہ خواب است این خواب　　تعبیر ولائے بوتراب است این خواب

لغت : فتح باب: دروازے کا کھلنا-- باراں: بارش-- سحاب: بادل-- زنہار: دیکھو، خبردار (کلمہ تنبیہہ)-- گماں مبر: مت خیال کر-- ولائے بوتراب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کا لقب بوتراب ہے) کی محبت--

ترجمہ : یہ خواب آنکھوں کے راستے دل کا دروازہ کھولنے والا ہے- یہ خواب امید کی بارش کا بادل ہے- زنہار، یہ خیال مت کرنا کہ میرا یہ خواب ایک عام خواب ہے- میرا یہ خواب تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری محبت وعقیدت کی تعبیر ہے- حضرت علی، کرم اللہ وجہہ، سے اپنی بے حد محبت وعقیدت کا اظہار خواب کے حوالے سے کیا ہے-

(16)

بینائی چشم مہرو ماہست این خواب　　پیرایہ پیکر نگاہست ایں خواب
بر صحت ذات شہ گواہست ایں خواب　　بیداری بخت پادشاہست ایں خواب

لغت : پیرایہ: زینت، لباس-- پیکر: جسم، بدن--

ترجمہ : یہ خواب، آفتاب وماہتاب کی آنکھوں کی بینائی ہے- یہ خواب پیکر نگاہ کا لباس وزینت ہے- ذات شاہ کی صحت پر یہ خواب گواہ ہے اور یہ خواب بادشاہ کے بخت کی بیداری ہے- یہ رباعی بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی بیماری سے صحت کے موقع پر کہی گئی-

(17)

ایں خواب کہ روشناس روزش گویند　　چوں صبح مراد دل فروزش گویند
زاں روکہ بروز دیدہ خسروچہ عجب　　گر خسرو ملک نیم روزش گویند

لغت : روشناس: واقف کار-- دل فروزش: اسے، دل کو چمکانے والا، روشن کرنے والا-- زاں رو: اس بنا پر، اس لئے چونکہ-- خسرو: بادشاہ (بہادر شاہ ظفر)-- خسرو ملک نیمروز: اقلیم نیمروز کا بادشاہ، کہتے ہیں حضرت سلیمان ولایت سیستان گئے وہاں پانی سے بھری ہوئی ایک زمین دیکھی- آپ نے جنوں سے فرمایا کہ اس پر مٹی ڈال دو- جنوں نے اس پر مٹی ڈال دی جس کی وجہ سے یہ اقلیم نیروز کے نام سے موسوم ہوئی- بعض کے مطابق جب چین کا بادشاہ وہاں (سیستان) پہنچا تو اس نے دوپہر کے وقت اسے اپنی لشکر گاہ بنالیا، اسی بنا پر یہ نیمروز سے موسوم ہوا، جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ رستم نے دوپہر کے وقت اس ملک کو فتح کیا تھا اس لئے اسے نیروز کہتے ہیں- نیز موسیقی کے ایک راگ کا نام--

ترجمہ : یہ خواب، جسے دن کا روشناس کہا جاتا ہے، صبح مراد کی طرح ہے، جسے دل کو روشن کرنے والا کہا جاتا ہے، تو چونکہ خسرو بادشاہ نے اسے دن کے وقت دیکھا ہے اس لئے اگر اسے اقلیم نیمروز کا بادشاہ کہا جائے تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی- یہ پانچ چھ رباعیان خواب ہی سے

متعلق مختلف انداز میں کہی گئی ہیں- یہ سب رباعیاں بادشاہ بہادر شاہ ظفر ہی سے متعلق ہیں-

(18)

خوابے کہ فروغ دیں ازو جلوہ گراست در روز نصیب شاہ روشن گہراست
پیداست کہ دیدن چنیں خواب بروز تعجیل نتیجہ دعاے سحراست

لغت : فروغ: رونق، روشنی-- روشن گہر: روشن فطرت، روشن نسل-- پیداست: ظاہر ہے-- تعجیل: جلدی، عجلت--

ترجمہ : یہ ایسا خواب ہے جس سے دین کی رونق جلوہ گر ہے، جو دن کے وقت روشن نژادیا روشن فطرت بادشاہ کو نصیب ہوا ہے- واضح ہے کہ اس قسم کا خواب دن کے وقت دیکھنے کا مطلب ہے کہ یہ دعاے سحر (صبح کی دعا) کافی الفور نتیجہ واثر ہے-

(19)

خوابے کہ بود نشان بخت فیروز دیداست بروز شاہ گیتی افروز
فیض دم صبح تاچہ بالیدن داشت کز صبح بہ شہ رسید درنیمہ روز

لغت : بخت فیروز: بامراد نصیبہ، خوش بختی-- شاہ گیتی افروز: زمانے کو روشن کرنے والا بادشاہ-- دم صبح: صبح کا وقت-- بالیدن: ابھرنا، مراد تیزی سے چلنا--

ترجمہ : یہ ایسا خواب ہے جو بخت فیروز کا نشان ہے- شاہ گیتی افروز نے جسے دن کے وقت دیکھا ہے- دم صبح کے فیض میں کس قدر ابھار تھا، یا تیزی تھی کہ وہ صبح سے بادشاہ تک دوپہر ہی کو پہنچ گیا-

(20)

شاہا ہرچند وایہ جوے آمدہ ام دانی کہ چہ مایہ نغز گوے آمدہ ام
رنگم کہ بہار را بروے آمدہ ام آبم کہ محیط را بجوے آمدہ ام

لغت : وایہ جوے: مراد لے کر، کوئی خواہش لے کر-- چہ مایہ: کس قدر، کس حد تک-- نغز گوے: عمدہ شعر کہنے والا-- آمدہ ام: یعنی میں ہوں، میں واقع ہوا ہوں-- رنگم: میں رنگ ہوں--

ترجمہ : اے بادشاہ! اگرچہ میں آرزو و مراد لے کر آیا ہوں، تو جانتا ہے کہ میں کس قدر نغز گو شاعر ہوں- میں گویا رنگ ہوں جو بہار کے چہرے پر چڑھا ہے (بہار میں رنگین پھولوں کے کھلنے کی طرف اشارہ ہے- یعنی میری شاعری ایسی ہے)، میں پانی ہوں جو سمندر کے لئے ندی میں آیا ہے- ندی کا پانی آخر میں سمندر میں جا گرتا ہے- گویا میرے طفیل سمندر کا وجود ہے، یا میری شاعری میں سمندر کے پانی کی سی روانی ہے-

(21)

زاں جا کہ دلم بوہم دربند نبود با ہیچ علاقہ سخت پیوند نبود

مقصود من ازکعبہ و آہنگ سفر جز ترک دیار و زن وفرزند نبود

لغت : زاں جاکہ: چونکہ، اس لئے کہ-- دربند نبود: قید میں نہ تھا، پابند نہ تھا، یعنی شکار نہ تھا، مبتلا نہ تھا-- سخت پیوند: گہرا تعلق یا ربط-- آہنگ سفر: سفر کا ارادہ-- فرزند: اولاد، بیٹا--

ترجمہ : چونکہ میرا دل کسی وہم کا شکار نہ تھا یا وہم میں مبتلا نہ تھا، اس لئے کسی بھی علاقے سے مجھے کوئی گہرا تعلق نہ تھا- کعبہ سے اور ارادہ سفر سے میرا مقصد اس کے سوا کچھ اور نہ تھا کہ میں اپنے وطن سے ہجرت کروں اور اپنے بال بچوں کو چھوڑ آؤں، خیرباد کہہ آؤں-

(22)

درسینہ زغم زخم سنانے دارم چشم و دل خونابہ فشانے دارم

دانی کہ مرا چوں تونمی باید ہیچ اے فارغ ازاں کہ جسم وجانے دارم

لغت : زخم سنانے: برچھی کا زخم-- خونابہ فشانے: خون بہانے یا خون کے آنسو بہانے والے--

ترجمہ : غم کی وجہ سے میرے سینے میں گویا برچھی کا زخم لگا ہوا ہے (شدید غم)- اسی شدید غم کے باعث میرے چشم ودل خونابہ فشاں ہیں- تجھے تو علم ہے کہ مجھے تیرے سوا اور کچھ نہیں چاہئے (تیرے سوا مجھے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں)- میں ہر چیز سے فارغ ہوں، بس اتنا ہے کہ جسم وجان رکھتا ہوں-

(23)

اے آنکہ براہ کعبہ روے داری نازم کہ گزیدہ آرزوے داری

زیں گونہ کہ تند می خرامی، دانم درخانہ زن ستیزہ خوے داری

لغت : نازم: مجھے رشک ہے-- گزیدہ: (گ پر پیش) چنی ہوئی، منتخب، بہت اعلیٰ-- تندی خرامی: تو تیز چل رہا ہے-- زن ستیزہ خوے: لڑاکی بیوی، جھگڑالو بیوی--

ترجمہ : اے فلاں تو جو کعبہ کی طرف جا رہا ہے، مجھے تجھ پر رشک آرہا ہے کہ تیری آرزو ایک اعلیٰ ومنتخب آرزو ہے، لیکن تو جو اتنی تیزی سے چل رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ تیری بیوی ایک لڑاکو یا لڑاکن عورت ہے- گویا اس کا یہ سفر کعبہ بیوی کی ستیزہ خوئی کے سبب ہے- اس میں طنز اور مزاح دونوں آگئے ہیں- دلچسپ ہے- لگتا ہے خود غالب کی زوجہ ستیزہ خو تھی-

(24)

ایں رسم کہ بخشیدہ شاہی ہر سال آید بکفم زخواجہ تاشاں بہ سوال

مانا ست بداں کہ ہرچہ افشاند ابر ازشاخ رسد بہ سبزہ پاے نہال

لغت : بخشیدہ شاہی: شاہی بخشش وعطا، انعام واکرام-- آید بکفم: میرے ہاتھ لگتا ہے، مجھے ملتا ہے-- خواجہ تاشاں: خواجہ تاش کی جمع، وہ کئی غلام یا نوکر جو کسی ایک مالک کی خدمت میں ہوں، اس نسبت کی بنا پر ایک دوسرے کو خواجہ تاش کہتے ہیں-- مانا ست: مانند ہے-- افشاند: بکھیرتا ہے-- سبزہ پاے نہال: درخت کے نیچے اگا ہوا سبزہ--

ترجمہ : یہ جو ہر سال بخشش وعطا کا شاہی دستور چلا آرہا ہے، مجھے خواجہ تاشوں سے مانگنے پر حاصل ہوتا ہے (وہ انعام واکرام مانگنے پر میسر آتا ہے)، یہ تو بالکل اسی طرح ہے جیسے جو کچھ بادل بکھیرتا ہے وہ درخت کے نیچے اگے ہوئے سبزے کو شاخ کی وساطت سے ملتا ہے۔ شاہی دستور کو بادل سے، خواجہ تاشوں کو شاخ سے اور خود کو سبزہ پائے نہال سے تشبیہ دی ہے۔ گویا اس میں تمثیل کی صنعت ہے۔

(25)

خواہم کہ دگر سخن بہ پیغارہ کنم　　تا جان ستم رسیدہ را چارہ کنم
رسم است جواب نامہ، چوں نیست جواب　　باید کہ تو پس دہی ومن پارہ کنم

لغت : پیغارہ: طنز وطعنہ -- چارہ کنم: علاج کروں، کوئی چارہ تلاش کروں -- تو پس دہی: تو (میرا خط) لوٹا دے، واپس کردے -- پارہ کنم: میں پھاڑ ڈالوں --

ترجمہ : میری اب یہ خواہش ہے کہ ذرا طنز وطعنہ کے انداز میں بات کروں، تاکہ اس طرح اپنی ستم رسیدہ جان کے لئے کوئی چارہ کروں۔ یہ دستور ہے کہ کسی کے خط کا جواب دیا جاتا ہے۔ تو جب تیری (محبوب کی) طرف سے کوئی جواب نہیں آرہا تو تو میرا خط واپس کردے تاکہ میں اسے پھاڑ ڈالوں۔ طنز وطعنہ کے انداز میں بات کرنے سے اگرچہ کچھ حاصل نہ ہوگا لیکن دل کی بھڑاس تو نکلے گی۔

(26)

اے جام شراب شادکامی زدہ اے　　در جو ردم ازبلند نامی زدہ اے
یاد آر زمن چوبینی اندر راہے　　تنہا رو خستہ خرامی زدہ اے

لغت : جام زدہ اے: جس نے جام پیا ہے -- شادکامی: خوشحالی، بامرادی -- جور: ستم -- خستہ خرامی زدہ اے: مراد ہلکی چال کا مارا ہوا، جس کی چال میں تھکاوٹ یا تکلیف کا انداز ہے --

ترجمہ : یہ رباعی مولوی اعظم علی کے نام ایک خط کے آغاز میں لکھی گئی (خط 1835ء میں لکھا گیا) تو جس نے خوشحالی وبامرادی کا جام پیا ہے، اور جور میں تو بلند نام واقع ہوا ہے، جب تو کسی راستے میں کسی تنہا چلنے والے اور خستہ خرامی کے مارے ہوئے کو دیکھے تو اس موقع پر مجھے یاد کرلینا۔ اپنی تنہا روی اور خستہ خرامی کی بات کی ہے۔

(27)

امروز شرارہ اے بہ داغم زدہ اند　　نشتر برگ صبر وفراغم زدہ اند
ازکثرت شور عطسہ، مغزم ریش است　　تاعطرچہ فتنہ بر دماغم زدہ اند

لغت : زدہ اند: لگائی گئی ہے -- برگ: سازوسامان -- عطسہ: چھینک -- ریش است: زخمی ہے --

ترجمہ : آج میرے زخم پر ایک چنگاری لگائی گئی ہے (زدہ اند، انہوں نے لگائی ہے، مراد قضاوقدر کی طرف سے ایسا ہوا ہے)۔ گویا میرے صبر اور میری فراغت کی رگ پر نشتر لگایا گیا ہے۔ چھینکوں کے بے حد شور کے باعث میرا دماغ زخمی ہوگیا ہے، خدا معلوم میرے دماغ پر کس فتنے نے عطر لگایا گیا ہے (جو اس قدر چھینکیں آرہی ہیں)۔ اپنی بیماری، بالخصوص شدید زکام کی طرف اشارہ ہے۔

(28)

زیں موے کہ برمیان تست اے بدکیش　　باشد کمرت خجل زبے برگی خویش
آمیزش موے با میانے کہ تراست　　ہمسایگی توانگر است و درویش

لغت : بدکیش: بدمذہب، بددین-- خجل: شرمندہ، شرمسار-- بے برگی: بے سروسامانی، کچھ بھی پاس نہ ہونا-- آمیزش: باہم ملنا، ملاوٹ، ملاپ-- درویش: فقیر--

ترجمہ : اے بددین! اس بال کی وجہ سے، جو تیری کمر پر ہے، تیری کمر اپنی بے برگی کے ہاتھوں شرمسار ہے- تیری کمر اور اس بال کا ملاپ یا ایک جگہ ہونا اسی طرح ہے جیسے کوئی مالدار اور فقیر باہم ہمسایہ ہوں- کمر کو توانگر سے اور بال کو فقیر سے تشبیہ دی ہے- اس طرح اس میں صنعت تضاد آگئی ہے-

(29)

اے آنکہ ترا سعی بدرمان من است　　منعم مکن از بادہ کہ نقصان من است
حیف است کہ بعد من بمیراث رود　　ایں یک دوسہ خم کہ در شبستان من است

لغت : سعی: کوشش-- درمان: علاج-- منعم مکن: مجھے مت روک-- حیف است: افسوس کی بات ہوگی-- بمیراث رود: وراثت میں چلے جائیں، اولاد وغیرہ کو ملیں-- شبستان: خوابگاہ--

ترجمہ : اے فلاں (طبیب؟) تو جو میرے علاج کی کوشش کر رہا ہے، مجھے شراب (یعنی شراب پینے سے) مت روک، اس لئے کہ میرے لئے یہ بات نقصان کا باعث ہوگی- یہ افسوس کی بات ہوگی کہ میرے بعد میرے شبستان میں پڑے ہوئے یہ دو تین مٹکے (شراب) میری بعد کی نسل کو وراثت میں ملیں- اس میں جہاں بالواسطہ اپنی کل جائیداد یا دولت صرف یہ دو تین مٹکے بتائے ہیں، وہاں اس میں ایک طرح سے مزاح بھی ہے- یک دوسہ میں صنعت عدد ہے-

30)

شاہیم زبانہ افسر داغ اورنگ　　داریم بہ بحرو بر ز وحشت آہنگ
مرجان دو روئیم ز ارہ پشت نہنگ　　برکوہ زنیم سکہ ازداغ پلنگ

لغت : زبانہ افسر: شعلے کے تاج والا-- داغ اورنگ: داغ (زخم، دھبا) کے تخت والا-- آہنگ: نغمہ، سُر، لے-- مرجان دو روئیم: ہم دو رخا مرجان ہیں-- مرجان: چھوٹا سرخ سمندری موتی، مونگا-- ارہ: آری-- نہنگ: مگرمچھ-- داغ پلنگ: چیتے کا دھبا، یعنی چیتے کے جسم کے داغ--

ترجمہ : ہم بحرو بر (سمندر اور خشکی) میں اپنی وحشت کے نغمے پھیلاتے ہیں- مگرمچھ کی پیٹھ کی آری سے ہم دو رخ مرجان ہیں (مگرمچھ کی پشت کی آری نے ہمیں دو رخا مرجان بنا رکھا ہے) اور پہاڑ پر ہم داغ پلنگ سے اپنا سکہ بناتے ہیں- عجیب مضمون پیدا کیا ہے- عاشق پر جو گذرتی ہے اور جس طرح مایوسی و ناامیدی کا شکار ہو کر وہ کوہ و دشت کی طرف نکل جاتا ہے، اس کی عکاسی انوکھے انداز میں ہے- نہنگ، مرجان اور بحر میں اور اسی طرح شاہ، افسر، اور رنگ اور سکہ میں صنعت براعۃ الاستہلال ہے، یعنی ان سب چیزوں کا باہمی تعلق ہے، جبکہ بحر

اور بر میں صنعت تضاد ہے۔

(31)

دربزم نشاط خستگان راچہ نشاط از عربدہ پاے بستگاں راچہ نشاط
گرابر شراب ناب بارد غالب ما جام وسبو شکستگاں راچہ نشاط

لغت : خستگاں: خستہ کی جمع، زخمی، غموں کے مارے ہوئے-- چہ نشاط: کیا خوشی-- عربدہ: لڑائی جھگڑا، بدخوئی، بدمستی-- پاے بستگاں: پاے بستہ کی جمع، جن کے پاؤں بندھے ہوئے ہوں-- شراب ناب: خالص شراب-- بارد: برسائے-- جام وسبو شکستگان: جن کے جام وسبو ٹوٹ چکے ہوں-- شکستگان: شکستہ کی جمع--

ترجمہ : عیش ونشاط کی محفل میں بھلا ہم دل جلوں کو کیا خوشی میسر آسکتی ہے، اسی طرح جن کے (یعنی ہمارے) پاؤں بندھے ہوئے ہیں، انہیں عربدہ سے کیا لذت یا مسرت مل سکتی ہے۔ اگر بادل شراب ناب بھی برسائے تو ہمیں اس کی کیا خوشی کہ ہمارے جام وسبو ہی ٹوٹے ہوئے ہیں۔ تشبیہ واستعارہ کے پردے میں اپنی بدنصیبی کی بات کی ہے۔

(32)

در خورد تبر بود درختے کہ مراست خائیدہ آتش است رختے کہ مراست
بے آنکہ تو بدنام شوی، می کشدم ناسازتر از خوے تو بختے کہ مراست

لغت : درخورد تبر: کلہاڑی کے لائق-- خائیدہ آتش: آگ کا چبایا ہوا-- می کشدم: وہ (بخت) مجھے مارتا ہے-- ناسازتر: زیادہ ناموافق--

ترجمہ : میرا جو درخت ہے وہ کلہاڑی کے لائق ہے (اس پر کلہاڑی چلنی چاہئے)، میرا جو بستر ہے وہ آگ کا چبایا ہوا ہے۔ میرا نصیبہ جو تیری فطرت وطبیعت سے بھی زیادہ (میرے حق میں) ناموافق ہے، اس کے بغیر کہ تیری کوئی بدنامی ہو، مجھے مار رہا ہے (گویا بلاجواز مجھے دکھ پہنچا رہا ہے)۔ محبوب کی ستم ڈھانے والی اور بے اعتنائی کی عادت سے بھی زیادہ اپنے نصیب کو برا کہا ہے۔ نیز اپنے رنج ومحن کو پہلے شعر میں بصورت استعارہ بیان کیا ہے۔

(33)

یا رب نفس شرارہ پیزم بخشند یارب مژہ ہاے دجلہ ریزم بخشند
بے سوز غم عشق مبادا زنہار جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

لغت : شرارہ پیز: چنگاریاں بکھیرنے والا-- دجلہ ریز: دریا بہانے والی-- دجلہ: عراق کا مشہور دریا، یہاں بمعنی دریا)-- مبادا: خدا نہ کرے کہ ہو، ہرگز نہ ہو-- بروز رستخیزم: قیامت کے دن مجھے-- بخشند: وہ عطا کریں یعنی قضاوقدر، قدرت--

ترجمہ : یارب! (یا خدا کرے کہ) مجھے چنگاریاں بکھیرنے والا (بہت گرم) سانس عطا ہو، یارب مجھے ایسی پلکیں عطا ہوں جو دریا بہانے والی (یعنی بہت آنسو بہانے والی) ہوں۔ قیامت کے روز مجھے جو جان عطا ہو، خدا کرے کہ وہ غم عشق کے سوز سے قطعاً خالی نہ ہو۔ گرم سانس، سوز عشق کی علامت ہے، اسی طرح بے حد آنسو بہانا بھی۔ شاعر آخرت میں بھی غم عشق سے خالی نہیں رہنا چاہتا کہ اس کے لئے یہی سب

سے بڑی دولت ہے۔

(34)

قانع نیم ار بہشت نیزم بخشند ازبخشش تاچہ چیزم بخشند
امید کہ صرف رونمائے توشود جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

لغت : قانع نیم: میں قناعت نہیں کرتا (نہیں کروں گا)-- تاچہ چیزم: دیکھیں مجھے کیا کچھ-- صرف: خرچ، قربان-- رونما: مراد چہرہ کا دیدار-- ار: اگر--

ترجمہ : اگر (روز قیامت) مجھے بہشت بھی عطا ہوئی تو میں اس پر قناعت نہیں کروں گا۔ اب دیکھیں (اس روز) مجھے قدرت اپنی خاص عنایت وبخشش سے اور کون سی چیز عطا کرتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن جو جان مجھے عطا کی جائے گی، وہ تیری رونمائی (دیدار) پر صرف یعنی قربان ہو جائے گی۔ عاشق کے لئے بہشت وغیرہ کی کوئی اہمیت نہیں، اس کے لئے تو محبوب کا دیدار (خواہ وہ محبوب حقیقی ہو یا محبوب مجاز) ہی سب کچھ ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ غالب نے مسلسل تین رباعیوں (33-34-35) میں چوتھا مصرع ایک ہی رکھا ہے اور تینوں میں مفہوم بدلا ہوا ہے۔ پھر ردیف وقافیہ بھی تینوں کا ایک ہی ہے۔

(35)

او راست اگر ہزار چیزم بخشند اوراست اگر بہشت نیزم بخشند
بر دوست فدا کنم بصد گونہ نشاط جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

لغت : اوراست: یہ اس تک ہے، یا وہی جانے-- بصد گونہ نشاط: سیکڑوں طرح کی خوشیوں کے ساتھ--

ترجمہ : اگر روز قیامت مجھے ہزاروں چیزیں عطا ہوں گی تو یہ اس ذات اقدس تک ہے (یا وہ جانے) اگر مجھے بہشت بھی عطا ہو تو وہ جانے اور اس کا کام۔ میں تو اپنے محبوب پر اپنی وہ جان بے پناہ خوشی سے قربان کردوں گا جو مجھے روز قیامت عطا ہو گی۔ عاشق کو بہشت وجنت کی خواہش نہیں، وہ تو صرف اپنے محبوب کا شیدائی ہے۔ خیام نے دوسرے رنگ میں بات کی ہے!

گویند بہشت وحور عین خواہد بود آنجامے و شیر و انگبیں خواہد بود
گرما مے ومعشوق گزیدیم چہ باک چوں عاقبت کار چنیں خواہد بود

(36)

دی دوست بہ بزم بادہ ام خواند بناز وانگہ ورق مہر بگرداند بناز
چشم من و عارضے کہ افروخت بہ مے دست من ودامنے کہ افشاند بناز

لغت : دی: کل، کل شب-- خواند بناز: ناز سے بلایا، مخاطب کیا-- وانگہ: اور پھر-- ورق مہر بگرداند: محبت کا ورق الٹ دیا، محبت کی بات ختم کردی-- افروخت: روشن کیا، چمکا-- عارضے کہ: وہ رخسار جو-- افشاند: پھیلایا--

ترجمہ : کل محبوب نے شراب کی محفل میں مجھے بڑے ناز سے بلایا اور پھر ناز سے محبت کا ورق ہی پلٹ دیا۔ (بس پھر کیا تھا) میری آنکھیں

تھیں اور شراب پینے کے باعث اس کے چمکتے ہوئے رخسار (یعنی میں اس کے ان رخساروں کو دیکھنے میں محو ہو گیا)، میرا ہاتھ تھا اور اس کا ناز سے پھیلایا ہوا دامن- ورق محبت پلٹنے سے یہ بھی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ محبوب نے پہلی روش ترک کی اور محبت و توجہ کی طرف مائل ہو گیا-

(37)

یارب سودے بروزگاراں مارا وجہ گل ومل بہ نوبہاراں مارا
صرف نمک وجو چہ قدر خواہد شد گنجینہ ایں صومعہ داراں مارا

لغت : سودے: کوئی فائدہ-- بروزگاراں: زمانے میں-- مارا: ہمارے لئے-- وجہ: رقم-- مل: شراب-- صرف: خرچ-- گنجینہ: خزانہ-- صومعہ داراں: صومعہ دار کی جمع، خانقاہوں میں بیٹھے ہوئے، صوفی--

ترجمہ : یارب ہمیں بھی اس دنیا میں کوئی فائدہ و سہولت میسر ہو- موسم بہار میں ہمیں گل و مل کے لئے رقم عطا ہو- بھلا نمک اور جو پر کیا خرچ آئے گا- ان صومعہ نشینوں کا خزانہ ہمیں بھی ملے- خانقاہوں میں چڑھاوے چڑھتے ہیں اور اس طرح وہاں کے خزانے ابھرتے ہیں- اس حوالے سے گنجینہ صومعہ داراں کہا- جو سے شراب بنتی ہے- پھر موسم بہار میں جب پھولوں کی کثرت ہوتی ہے تو میخوار کے لئے یہ موسم پینے پلانے کے سلسلے میں بہت اچھا ہوتا ہے، اسی لئے گل و مل کے لئے رقم کی بات کی-

(38)

آنم کہ بہ پیمانہ من ساقی دہر ریزد ہمہ درد درد و تلخابہ زہر
بگذر ز سعادت ونحوست کہ مرا ناہید بہ غمزہ کشت و مریخ بہ قہر

لغت : ساقی دہر: زمانے کا ساقی، خدا-- ریزد: ڈالتا ہے-- درد: تلچھٹ-- تلخابہ زہر: زہر کا کڑوا پانی-- سعادت: خوش بختی-- ناہید: ایک ستارہ جسے رقاصہ فلک بھی کہتے ہیں، ستارہ زہرہ-- غمزہ: ناز و ادا، آنکھوں کا اشارہ-- مریخ: ایک منحوس ستارہ جسے جلاد فلک کہا جاتا ہے--

ترجمہ : (یہ رباعی مومن خان مومن کو نئی جنتری کے حصول کے لئے لکھی گئی)- میں ایک ایسا انسان ہوں جس کے پیمانے میں ساقی دہر درد کا تلچھٹ اور زہر کا کڑوا پانی ڈالتا ہے- تو سعادت اور نحوست کی بات چھوڑ، اس لئے کہ ناہید (مراد سعادت) نے تو مجھے اپنے ناز و کرشمہ سے اور مریخ (نحوست) نے قہر سے مار ڈالا ہے- مراد یہ کہ خوش بختی تو نزدیک نہیں آتی اور بد نصیبی ولسے مار رہی ہے- کبھی جنتریوں میں جنم دن کے حوالے سے مبارک اور منحوس ستاروں کا بھی ذکر ہوتا تھا- غالباً اسی لئے کہا کہ تو سعادت اور نحوست کی بات چھوڑ- لفظ درد اور درد میں صنعت تجنیس تام ہے، یعنی ایک سے الفاظ ہیں، صرف پیش اور زبر کا فرق ہے-

(39)

درباغ مراد ما ز بیداد تگرگ نے نخل بجاے ماند نے شاخ، نہ برگ
چوں خانہ خراب است چہ نالم زسیل چوں زیست وبال است چہ ترسیم زمرگ

لغت : بیداد: ستم، ظلم-- تگرگ: بارش کے ساتھ برسنے والے برف کے ٹکڑے، اولے-- چہ نالیم: کیا نالہ و فریاد کریں-- زیست:

زندگی-- وبال: مصیبت، قہر-- چہ ترسیم: کیا ڈریں--

ترجمہ : ہمارے باغ مراد میں اولوں کے ظلم وستم کے باعث نہ تو کوئی درخت ہی اپنی جگہ پر رہا ہے، نہ کوئی شاخ ہی اور نہ کوئی پتا ہی- جب (ہمارا) گھر ہی ویران وتباہ ہے تو پھر ہم سیلاب کے ہاتھوں کیا نالہ وفریاد کریں اور جب ہماری زندگی ہی ایک وبال ہے تو پھر موت سے ہم کیا ڈریں- اپنی انتہائی نامرادی اور بدنصیبی کو باغ اور درخت کے استعارے میں بیان کیا ہے- اردو میں یوں کہا ہے :

کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی

(40)

یارب بہ جہانیاں دل خرم دہ در دعوے جنت آشتی باہم دہ
شداد پسر نداشت، باغش ازتست آں مسکن آدم بہ بنی آدم دہ

لغت : جہانیاں: جہانی کی جمع، اہل جہاں-- آشتی باہم: باہمی صلح صفائی، باہم امن وسکون کے ساتھ رہنا-- شداد: مصروروم کے ایک قدیم بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعوی کیا اور جنت کے نام سے ایک باغ تیار کروایا جو "باغ ارم" کے نام سے مشہور ہے--

ازتست: تیرا ہے-- مسکن آدم: حضرت آدم کا ٹھکانا یعنی اصل بہشت-- بنی آدم: اولاد آدم، انسان--

ترجمہ : یارب! اہل دنیا کو خوش وخرم رہنے والا دل عطا فرما (یعنی جو غموں سے محفوظ ہو)- جنت کے دعوے (یعنی نیک لوگوں کو جنت ملے گی) میں ان کو باہمی صلح وصفائی سے نواز- چونکہ شداد کا کوئی بیٹا نہ تھا اس لئے اس کا (باغ ارم) تیری ملکیت ہے- تو اولاد آدم کو اس کے باوا آدم کا ٹھکانا (اصل بہشت) عطا کر- (آمین) بڑی زبردست دعا ہے جو غالب کی انسان دوستی اور صلح وامن کی عکاس ہے- اس لئے راقم نے آگے "آمین" کا اضافہ کر دیا ہے-

(41)

رنجورم و مے بدہر درماں بودم نیروے دل و روشنی جاں بودم
گفتم بہ پدر کہ خود بہ مے نوشی کن تا بادہ بمیراث فراواں بودم

لغت : رنجورم: میں افسردہ وآزردہ ہوں-- درماں بودم : یعنی درمان من، بود، میرا علاج ہے-- نیروے دل: دل کی قوت-- خو: عادت-- فراواں بودم: میرے لئے کثرت سے ہو--

ترجمہ : میں آزردہ خاطر ہوں- زمانے میں میرا علاج شراب ہے (کہ وہ غموں دکھوں سے محفوظ رکھتی ہے)- یہ شراب میرے دل کی تقویت اور جان کے لئے روشنی ہے- میں نے اپنے باپ سے کہا کہ تو شراب نوشی کی عادت ڈال لے تاکہ کل (تیرے بعد) میرے لئے تیری میراث میں شراب بکثرت ہو- "میں نے باپ سے کہا" محض مضمون آفرینی ہے، اس میں حقیقت نہیں- غالب نے شراب نوشی ہی میں اپنے دکھوں کا مداوا سمجھا ہے-

(42)

روے تو بہ آفتاب تاباں ماند خوے تو بہ سیل دربیاباں ماند

زیں گونہ کہ تار و مار باشد، گوئی زلف تو بما خانہ خراباں ماند

لغت : آفتاب تاباں: روشن سورج-- زیں گونہ: اس قسم کا-- تار ومار: پریشان اور پراگندہ، زیر وزبر-- ماند: ملتا جلتا ہے، ملتی جلتی ہے--

ترجمہ : تیرا (یعنی محبوب کا) چہرہ آفتاب تاباں سے ملتا جلتا ہے (اس جیسا روشن ہے)، جبکہ تیری عادت بیاباں میں سیلاب کی طرح ہے- یہ جو تیری زلفیں اس طرح پریشان وپراگندہ (منتشر) ہیں تو یہ گویا ہم خانہ خرابوں کی طرح ہیں- اپنی پریشاں حالی کو محبوب کی پریشان زلفوں سے تشبیہ دی ہے-

آنی کہ تو شخص مردمی را چشمی سبحان اللہ چہ مایہ بینا چشمی
البتہ عجب نیست کہ باشی بیمار زاں روکہ بہ دلبری سراپا چشمی

لغت : آنی: تو وہ ہے-- شخص مردمی (یا مردے): لوگوں کی ذات یعنی لوگوں کے لئے (مردم آنکھوں کی پتلی کے معنوں میں بھی ہے)-- چہ مایہ: کس قدر، بہت-- بینا چشمی: تو دیکھنے والی آنکھ ہے، بڑی روشن آنکھ ہے-- زاں رو: اس لئے-- سراپا: پورے طور پر--

ترجمہ : تو (محبوب) وہ ذات ہے جو لوگوں کے لئے آنکھ ہے، یعنی لوگ تیری طرف متوجہ رہتے ہیں- سبحان اللہ (واہ وا!) تو کس حد تک بینا چشم ہے، البتہ یہ بات حیران کن نہیں ہے کہ تو شاید بیمار ہو، اس لئے کہ دلبری میں تو سراپا چشم ہے- محبوب کی مست آنکھوں کو چشم بیمار کہا جاتا ہے- مثلاً بقول شاعر، (غالباً داغ ہے) :

تیری آنکھیں تو بہت اچھی ہیں لوگ انہیں کہتے ہیں "بیمار"، یہ کیا؟

(44)

این نامہ کہ راحت دل ریش آورد سرمایہ آبروے درویش آورد
در ہر بن مو دمید جانے یعنی سامان نثار خویش با خویش آورد

لغت : دل ریش: زخمی دل-- درویش: اپنے لئے عاجزی کے طور پر کہا ہے-- بن مو: بالوں کی جڑ-- دمید: اگی، پھوٹی، ابھری (یہ کسی خاص دوست کے خط کے جواب میں ہے)--

ترجمہ : یہ خط جو (میرے) زخمی دل کے لئے راحت کا باعث بنتا ہے، مجھ درویش کی آبرو کا سرمایہ لے کر آیا ہے (سرمایہ بنا ہے)- (اس کے پڑھنے سے میرے) ہر ہر بال کی جڑ یا تہ میں ایک جان ابھر آئی، یعنی (یہ خط) اپنے اوپر نثار ہونے کا سامان خود ہی لے کر آیا ہے- اس خط کے مطالعہ سے غالب کو بے پناہ خوشی ہوئی ہے- گویا اس کا دل اس پر نثار ہونے کو چاہا ہے-

(45)

خوشتر بود آب سوہن از قند ونبات با وے چہ سخن زنیل وجیحون وفرات
ایں پارہ عالے کہ ہندش نامند گوئی ظلمات وسوہن است آب حیات

لغت : خوشتر: زیادہ میٹھا-- سوہن: عظیم آباد کی ایک نہر، 1828ء میں غالب کا ادھر سے گذر ہوا تھا-- نبات: مصری-- قند: کھانڈ-- نیل: ملک مصر کا ایک مشہور دریا-- جیحون: ایک دریا کا نام جو وسطی ایشیا میں ہے-- فرات: ایک دریا کا نام، جہاں حضرت امام حسین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ پیاسے شہید ہوئے--پارہ عالمے: دنیا کا ایک ٹکڑا--

ترجمہ : نہر سوہن کا پانی قند ونبات سے بھی کہیں زیادہ میٹھا ہے- اس نہر کے ہوتے ہوئے بھلا نیل وجیحون وفرات کی کیا بات کرنی- یعنی یہ دریا اس کے آگے ہیچ ہیں- یہ دنیا کا ایک حصہ (ملک) جسے ہند کہا جاتا ہے، گویا ظلمات ہے اور سوہن آب حیات ہے- آب حیات تاریکیوں (ظلمات) میں ہے- اسی حوالے سے ہند کو ظلمات سے اور سوہن کے پانی کو آب حیات سے تشبیہ دی ہے-

(46)

بسمل کہ سخن طراز مہر آئین است ارزش دہ آن و مایہ بخش ایں است
او بادشہ است گر سخن اقلیمست او پیشرو است گر محبت دیں است

لغت : بسمل: کلکتہ کے عاشق علی خان کا کوروی کا بیٹا- غالب کا کلکتہ میں ان سے تعارف ہوا تھا- کلیات غالب فارسی جلد سوم کے مرتب سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی نے اس کا نام بھی عاشق علی خاں لکھا ہے- (واللہ اعلم)، وفات 1263ھ-1847ء-- ارزش دہ: قدر وقیمت بڑھانے والا-- آن: مراد سخن-- ایں: مراد محبت-- مایہ بخش: سرمایہ یعنی قدر بڑھانے والا--

ترجمہ : شاعر بسمل جو سراسر محبت کا سخن طراز (شاعر) ہے- (شاعری کو آراستہ کرنے والا) وہ شاعری کی قدر وقیمت بڑھانے والا اور محبت کی قدر واہمیت بڑھانے والا ہے- اگر شاعری کوئی ملک ہے تو بسمل اس کا بادشاہ ہے اور محبت اگر دین ہے تو یہ اس کا پیشرو (امام) ہے- بسمل کی شاعری کی تعریف مبالغہ کی حد تک کی ہے-

(47)

گر پرورش مہر نہ زاں دل بودے در دہر شیوع مہر مشکل بودے
ور صدق ز جملہ رسائل بودے بسم اللہ آں رسالہ بسمل بودے

لغت : شیوع: اشاعت--ور: اور اگر-- صدق: خلوص، صاف دلی-- رسائل: جمع رسالہ، میگزین--

ترجمہ : (یہ رباعی بھی مذکورہ بسمل ہی کے متعلق ہے) اگر محبت کی پرورش اس دل سے نہ ہوتی (یعنی اس کا دل محبت کا سرچشمہ ہے) تو زمانے میں محبت کی اشاعت مشکل ہوتی- اگر صدق رسالوں میں سے کوئی رسالہ ہوتا تو اس کی بسمل اللہ (آغاز) بسمل ہوتا- بسمل کی محبت اور خلوص کی عکاسی کی ہے- گویا غالب بسمل کے خلوص ومحبت سے بہت متاثر ہوا تھا-

(48)

شرط است کہ روے دل خراشم ہمہ عمر خونابہ برخ ز دیدہ پاشم ہمہ عمر
کافر باشم اگر بمرگ "مومن" چوں کعبہ سیہ پوش نباشم ہمہ عمر

لغت : شرط است: ضروری ہے-- خراشم: میں چھیلوں، چھیلتا رہوں-- خونابہ: خون کے آنسو--پاشم: میں بکھیروں، بکھیرتا رہوں-- مومن: مومن خاں مومن جو دہلی کے طبیب ہونے کے علاوہ اردو کے مشہور شاعر تھے- ولادت 1215ھ-1800ء اور وفات 1260ھ-1844ء--

ترجمہ : ضروری ہے کہ میں ساری عمر (انتہائی غم کے سبب) اپنے دل کا چہرہ (یعنی دل کو) چھیلتا رہوں اور ساری عمر اپنی آنکھوں سے خونیں

آنسو بہاتا رہوں۔ میں کافر ہوں گا اگر مومن کی وفات پر کعبہ کی طرح ساری عمر سیہ پوش نہ رہوں۔ سیاہ پوشی ماتم کی علامت ہے۔ غالب کو مومن کی وفات پر جو شدید صدمہ پہنچا یہ رباعی اس کی مکمل عکاس ہے۔

(49)

ہر چشمہ بہ بحر ہم عنان است اینجا ہر خاربنے ثمر فشان است اینجا
از حاصل مرز و بوم بنگالہ مپرس نے خامہ ہیمہ خیزران است اینجا

لغت : ہم عنان: ہم رکاب، ساتھ چلنے والا، مراد برابر کا-- خاربنے: کانٹوں کی جھاڑی-- ثمرفشاں: پھل پھیلانے والی، پھل دینے والی-- حاصل: پیداوار، آمدنی، نتیجہ-- مرزوبوم: سرزمین، وطن-- بنگالہ: صوبہ بنگال، یہاں کلکتہ کے حوالے سے کہا ہے-- نے خامہ: قلم کی نے-- ہیمہ: درخت کی خشک شاخ-- خیزران: بانس، ایک خوش رنگ اور مغزدار نے--

ترجمہ : یہاں کا ہر چشمہ، سمندر کا ہمرکاب ہے (سمندر کے برابر ہے)۔ یہاں ہر خاردار جھاڑی پھل اگانے یا پھیلانے والی ہے۔ سرزمین بنگالہ کے حاصل کے بارے میں مت پوچھ، یعنی اس کی بات نہ کر، بس یہ سمجھو کہ وہاں کے درخت کی خشک شاخ کا قلم یا نے ایک خیزران ہے۔ یعنی معمولی شاخ میں بھی بانس والی کیفیت ہے۔

(50)

غالب ہر پردہ ے نوائے دارد ہر گوشہ از دہر فضائے دارد
برچید پوست از دماغم یکسر بنگالہ شگرف آب وہوائے دارد

لغت : پردہ: راگ، نغمہ-- نوا ے: کوئی نہ کوئی لے-- برچید: چن لی، ختم کردی-- پوست: خشکی-- شگرف: عجیب، خوب--

ترجمہ : اے غالب! ہر نغمے کی اپنی کوئی لے ہے، دنیا کے ہر گوشے کی کوئی نہ کوئی یعنی اپنی فضا ہے۔ بنگال کی آب وہوا کیا خوب وعجیب آب وہوا ہے کہ اس نے میرے دماغ سے خشکی پوری طرح دور کردی۔

(51)

صبح است و ہمائے فیض وگیتی دامے صبح است و ہوائے شوق وگردوں بامے
برخیز و بروزگار ہمرنگ برآ با بادہ نابے و بلوریں جامے

لغت : گیتی: زمانہ-- دامے: ایک جال ہے-- ہوائے شوق: شوق کی فضا-- گردوں: آسماں-- بامے: ایک چھت ہے-- ہمرنگ برآ: اس کا رنگ اختیار کر-- بادہ نابے: ایک خالص شراب-- بلوریں: شیشے کا--

ترجمہ : صبح کا وقت ہے، فیض (بھلائی، فائدہ) کا سماں ہے اور زمانہ اس کا جال ہے۔ صبح کا وقت ہے، شوق کی فضا ہے اور آسمان اس فضا میں ایک چھت ہے۔ اٹھ اور زمانے یعنی وقت کا ساتھ دے (اس جیسا انداز اختیار کر اور وہ اس طرح کہ) خالص شراب بلوریں جام میں لے (اور پی)۔ صبح کی دلکش فضا کو میخواری کے لئے بہت عمدہ قرار دیا ہے۔ اس حسین منظر کو تشبیہ واستعارہ کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ بقول خیام!

مے نوش کہ عمر جاودانی اینست خود حاصلت از دور جوانی اینست

ہنگام گل و بادہ و یاراں سرمست خوش باش دمے کہ زندگانی اینست

(52)

غالب چو ز دامگہ بدر جستم من آخر ز چہ بود ایں ہمہ برگشتن
باید کہ کنم ہزار نفریں برخویش لیکن بزبان جادہ راہ وطن

لغت : دامگہ: دام گاہ، جال کی جگہ، جال بچھانے کی جگہ -- زچہ: کس لئے، کیوں -- برگشتن: لوٹنا -- بدر جستم من: میں باہر کو کودا، باہر نکل بھاگا -- نفرین: لعن طعن، ملامت -- جادہ: ڈگر، وہ پتلا سا راستہ جو لوگوں کی آمد و رفت سے جنگل میں پڑ جاتا ہے، لیک --

ترجمہ : غالب میں جو دامگاہ سے نکل بھاگا تو آخر میرا یہ لوٹ آنا کس خاطر تھا، یعنی میں نے ایسا کیوں کیا، خواہ مخواہ یہ قدم اٹھایا- اب ضروری ہے کہ خود پر ہزار لعن طعن کروں، لیکن یہ ملامت راہ وطن کے جادہ کی زبان سے ہو- یعنی وہ مجھ کو ملامت کرے کہ تو نے ایسا کیوں کیا- غالباً کلکتہ کے حوالے سے یہ بات کہی ہے-

(53)

غالب روش مردم آزاد جداست رفتار اسیران رہ و زاد جداست
ما ترک مراد را ارم می دانیم واں باغچہ ضبطی شداد جداست

لغت : مردم آزاد: آزاد منش لوگ، فرقہ وقبیلہ ذات پات وغیرہ کے چکر میں نہ پڑنے والے لوگ -- رفتار: مراد رویہ -- اسیران: اسیر کی جمع، بمعنی قیدی، پابند -- رہ و زاد: راہ ورسم اور ذات پات -- ارم: جنت، وہ جنت جو شداد نے بنائی تھی -- باغچہ ضبطی شداد: شداد کا ضبط شدہ باغ یعنی ارم جسے بہشت کہا جاتا ہے --

ترجمہ : غالب! ہم آزاد منش لوگوں کے طور طریقے سب سے الگ ہیں، جو لوگ ذات پات اور فرقہ وقبیلہ کے قیدی یعنی پابند ہیں، ان کا رویہ کچھ اور ڈھب کا ہے- ہم (کسی قسم کی) مراد و آرزو نہ رکھنے ہی کو ارم جانتے ہیں- اور شداد کا وہ ضبط شدہ باغ ایک الگ چیز ہے- شداد نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بہشت کے طرز کا باغ بنایا تھا- بعض کے نزدیک وہ اوپر اٹھالیا گیا جس کی وجہ سے اسے آٹھویں بہشت کہا جاتا ہے، لیکن بعض کے نزدیک یہ روایت غلط ہے- (واللہ اعلم)-

(54)

اے آنکہ گرفتہ ام بکوے تو پناہ رانی چو بہ عنف از درخویشم ناگاہ
تاکعبہ روم ز درگہت رو بقفا چوں بگذرم ازکعبہ نہم روے براہ

لغت : بکوے تو: تیرے کوچے میں -- رانی: تو دھتکارتا ہے، بھگاتا ہے -- بہ عنف: درشتی سے، سختی سے -- ازدر خویشم: اپنے دروازے سے مجھے -- درگہت: درگاہت، تیری درگاہ -- رو بقفا: منہ پیچھے کئے ہوئے -- نہم روے براہ: راستے میں رخ رکھوں یعنی اپنا رخ بدل لوں، منہ سامنے کرکے چلوں --

ترجمہ : اے (فلاں)! میں نے جو تیرے کوچے میں پناہ لے رکھی ہے، تو تو جب مجھے اچانک اپنے دروازے سے سختی اور درشتی کے ساتھ

نکال رہا ہے تو (شاید اس لئے کہ میں تیری درگاہ سے منہ پیچھے کر کے یعنی پشت رخ کعبہ کی طرف جاؤں اور جب کعبہ سے گذروں یا گذر جاؤں تو پھر اپنا رخ سیدھا کرلوں۔ یعنی میری توجہ آخر تک اور ہر صورت تیرے در ہی کی طرف رہے۔

(55)

حسین بن منصور

نکتہ غمش زنکتہ چیناں چہ بود در راست خطر زہم نشیناں چہ بود
چوں عاقبت یگانہ بیناں دار است دریاب کہ انجام دوبیناں چہ بود

لغت: حسین بن منصور ایک صوفی جنہوں نے حالت وجد میں "انا الحق" (میں خدا ہوں) کہہ دیا تھا اور علمائے عہد کے فتوے پر انہیں سولی پر چڑھا دیا گیا۔ بعض کے مطابق دراصل ان کا مطلب تھا کہ خدا مجھ میں ہے یا مجھ میں بول رہا ہے۔۔ نکتہ چیناں: نکتہ چین کی جمع، عیب اور نقص نکالنے والے۔۔ راست: سچائی۔۔ عاقبت: آخرکار۔۔ یگانہ بیناں: یگانہ بیں کی جمع، ایک یا واحد کو دیکھنے والے، توحید پرست۔۔ دار: سولی، پھانسی۔۔ دریاب: پالے، سمجھ لے۔۔ دوبیناں: دوبین کی جمع، دو دیکھنے والے، خدا کا شریک ٹھہرانے والے۔۔

ترجمہ: منصور کو اپنے نکتہ چینوں سے کیا غم یعنی کیا غم ہو سکتا ہے (کوئی غم نہیں ہو سکتا)۔ سچائی اور حقیقت میں ہم نشینوں سے کیا خطرہ ہے (کوئی خطرہ نہیں، اس لئے کہ سچائی، سچائی ہے)۔ جب توحید پرستوں کا انجام سولی ہے تو پھر اسی سے تو سمجھ لے کہ دوبینوں کا کیا حشر ہو گا۔ ظاہر ہے انہیں اس سے بھی بڑھ کر سزا ملے گی۔

ہر کس زحقیقت خبرے داشتہ است برخاک رہ عجز سرے داشتہ است
زاہد ز خدا ارم بدعویٰ طلبد شداد ہمانا پسرے داشتہ است

لغت: خبرے داشتہ است: آگاہ ہے، پوری طرح باخبر ہے۔۔ عجز: انکسار، عاجزی۔۔ ارم: شداد کی بنائی ہوئی جنت۔۔ ہمانا: گویا۔۔

ترجمہ: جو کوئی حقیقت سے باخبر اور آگاہ ہے، وہ عاجزی کے راستے کی خاک پر سر رکھتا ہے (لیکن) زاہد (اپنی عبادت کی بنا پر) خدا سے دعویٰ کے ساتھ ارم کا طالب ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شداد کا کوئی بیٹا ہے۔ زاہد کو اپنی عبادت پر بڑا فخر ہے اور وہ خود کو ارم (جنت) کا حقدار سمجھتا ہے، جیسے وہ شداد کی اولاد سے ہو اور اپنے باپ کی میراث سے اپنا حق مانگ رہا ہو، جبکہ حق شناس (جنہیں صرف خدا کی ذات سے محبت ہے) عاجزی اور انکسار سے کام لیتے ہیں۔

(57)

در عہد تو و من است در ہفت اقلیم برخاستن امید و خون گشتن بیم
از جلوہ چہ ماند تا بسازند بہشت از شعلہ چہ ماند تا بتابند جحیم

لغت: ہفت اقلیم: سات ولایتیں، کرہ ارض کے سات حصے ہیں، ہر حصے کا تعلق ایک سیارے سے ہے، مراد یہ دنیا۔۔ برخاستن: اٹھ جانا، ختم ہو جانا۔۔ خوں گشتن بیم: خوف کا خون ہو جانا۔۔ بسازند: وہ بنائیں، یعنی قدرت بنائے۔۔ چہ ماند: کیا رہ گیا ہے۔۔ بتابند: بھڑکائیں۔۔ جحیم: دوزخ۔۔

ترجمہ: تیرے اور میرے دور میں کرہ ارض (دنیا) کی یہ صورت حال ہے کہ امیدیں اٹھ گئی ہیں۔ ختم ہو گئی ہیں (کوئی مراد پوری نہیں ہوتی) اور خوف، خون ہو کے رہ گیا ہے، یعنی انسانوں میں کوئی خوف نہیں رہا۔ اس صورت میں جلوے میں کیا رہ گیا ہے جو بہشت بنانے کی ضرورت پڑے، اور شعلے میں کیا رہ گیا ہے جو اس سے دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے۔ گویا لوگ ثواب وعذاب کے خیال سے بے نیاز و بے

خوف ہو چکے ہیں-اس صورت میں بہشت ودوزخ کی بات کیسی؟

(58)

کشتی از موج سوے ساحل برود رہرو ازجادہ تابمنزل برود
خود شکوہ، دلیل رفع آزار بس است آید بزبان ہر آنچہ از دل برود

لغت : سوے ساحل: کنارے کی طرف-- رہرو: راستہ چلنے والا، مسافر-- رفع آزار: کسی تکلیف یا دکھ کا دور ہونا-- بس است: کافی ہے-- جادہ: رستہ، ڈگر--

ترجمہ : لہروں کی وجہ سے کشتی کنارے تک جا پہنچتی ہے- رہرو ڈگر پر چلتے چلتے منزل تک جا پہنچتا ہے- شکوہ آزار کے دور ہونے کے لئے خود ہی کافی ہے، کیونکہ جو کچھ دل سے نکلتا ہے یعنی دل میں ہوتا ہے وہ زبان پر آ ہی جاتا ہے- پہلے دو مثالیں دی ہیں اور پھر ان کے حوالے سے اصل بات کہی ہے- یعنی کسی آزار کی محض شکایت بھی اس آزار کو بڑی حد تک دور کرنے کا باعث بن جاتی ہے- یا یہ کہ خدا آزار رسیدہ انسان کی فریاد سن کر اس کے دکھ دور کر دیتا ہے-

(59)

درعشق بود عرض تمنا مشکل کانیجاست نفس غرقہ بخونابہ دل
در بادیہ ے فتادہ راہم کہ دروست پاہا ز گداز زہرہ خاک بہ گل

لغت : عرض تمنا: خواہش کا اظہار-- کانیجاست: کہ اینجاست، کہ یہاں ہے یعنی عشق میں-- بخونابہ دل: دل کے خالص خون میں-- دربادیہ ے: ایک ایسے جنگل میں-- فتادہ راہم: میرا گذر ہوا-- دروست: در او است، اس میں ہے-- گداز زہرہ خاک: خاک کے پتے کی پگھلاہٹ-- گل: کیچڑ--

ترجمہ : عشق میں کسی خواہش و آرزو کا اظہار کرنا مشکل ہے، کیونکہ یہاں (عشق میں یا عشق کے باعث) سانس دل کے خون میں ڈوبا رہتا ہے- میرا ایک ایسے جنگل سے گذر ہوا جس میں زہرۂ خاک کے گداز کے باعث پاؤں کیچڑ میں پھنسے ہوئے تھے- یعنی عشق میں یہ حالت ہوتی ہے جس طرح کیچڑ میں پھنسے ہوئے پاؤں آگے چلنے سے معذور ہوتے ہیں، اسی طرح عشق میں اظہار تمنا ممکن نہیں- صنعت تمثیل سے، بڑے نادر انداز میں استفادہ کیا ہے-

(60)

گردل بہ شرر زدودہ باشم خودرا ور بر دم تیغ سودہ باشم خود را
حاشا کہ ز تو ربودہ باشم خودرا باخوے تو آزمودہ باشم خودرا

لغت : زدودہ باشم: میں نے صاف کیا ہو-- ور: اور اگر-- دم: دھار-- سودہ باشم: میں نے گھسا ہو، رگڑا ہو-- ربودہ باشم: میں اڑا لوں، اچک لوں-- آزمودہ باشم: میں نے آزمایا ہو گا-- حاشا: ہرگز نہیں--

ترجمہ : اگر میں نے اپنا دل شعلوں سے صاف کیا ہو اور اگر میں نے خود کو تلوار کی دھار پر بھی گھسا ہو (یعنی مجھ پر کیسی کیسی آفتیں کیوں نہ نازل ہوئی ہوں)، میں ہرگز ہرگز خود کو تجھ سے دور نہ کروں گا، اس طرح میں نے تیری خصلت وعادت سے خود کو آزمایا ہو گا- محبوب کی

عادت ہے کہ وہ عاشق پر جور وستم ڈھاتا ہے، جبکہ عاشق اس میں بھی ایک لذت محسوس کرتا ہے۔اس طرح وہ اس کی عادت وخصلت کو آزماتا نہیں۔

(61)

نے کشتہ زخم ناوک وشمشیرم نے خستہ ناخن پلنگ وشیرم
لب می گزم و خوں بزبان می لیسم خوں می خورم و ز زندگانی سیرم

لغت : کشتہ: مارا ہوا-- ناوک: تیر-- خستہ: زخمی-- ناخن: پنجہ-- پلنگ: چیتا-- لب می گزم: میں ہونٹ کاٹتا ہوں-- می لیسم: میں چاٹتا ہوں-- سیرم: میں بیزار ہوں--

ترجمہ : میں نہ تو کسی تیر یا تلوار کے زخموں کا مارا ہوا ہوں اور نہ کسی چیتے یا شیر کے پنجوں کا زخم خوردہ ہوں۔میں اپنے ہونٹ کاٹتا ہوں اور (ان سے نکلنے والا) خون چاٹتا ہوں۔میں خون پیتا ہوں اور اپنی زندگی سے بیزار ہو چکا ہوں۔اپنے غموں دکھوں کی بنا پر زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ہونٹ کاٹنا اور خون پینا مذکورہ حالت میں انتہائی بیقراری کی علامت ہے۔

(62)

آں کز اثر طمع نشانش آرند گر خود بہوائے استخوانش آرند
گر پردگی قلمرو بال ہماست چوں سایہ بخاک موکشانش آرند

لغت : اثر طمع: حرص اور لالچ کا نتیجہ، باعث-- بہوائے استخوانش: اس کی ہڈیوں کی خواہش میں-- آرند: لاتے ہیں-- قلمرو: سلطنت-- موکشانش: اس کے بال کھینچتے ہوئے-- ہما: ایک فرضی پرندہ جس کا سایہ مبارک سمجھا جاتا ہے-- پردگی: پوشیدگی، چھپے ہونا-- بال: پر--

ترجمہ : یہ جو (بعض لوگ) اپنی حرص کے باعث اس (ہما) کا نشان لاتے ہیں (اس کا ذکر کرتے ہیں) تو ایسا گویا وہ اس کی ہڈیوں کی خواہش میں کرتے ہیں اگر پردگی (ہما نظر نہیں آتا) ہما کے پروں کی سلطنت ہے تو پھر اسے خاک پر پڑنے والے سائے کی طرح بالوں سے کھینچ کر لایا جائے۔مراد یہی ہو سکتی ہے کہ ہما کے چکر میں پڑنا بیکار سی بات ہے یا یہ تصور ہی غلط ہے۔

(63)

اے آنکہ دہی مایہ کم وخواہش بیش آن روز کہ وقت باز پرس آید پیش
بگذار مرا کہ من خیالے دارم باحسرت عیشہائے ناکردہ خویش

لغت : اے آنکہ: اے وہ ذات یعنی خدا تعالیٰ-- مایہ: مقدار، اندازہ، سامان، دولت-- وقت باز پرس: پوچھ گچھ کا وقت، روز حساب، روز قیامت-- بگذار مرا: مجھے چھوڑ دے، مجھے اجازت دے-- عیشہائے ناکردہ: جو عیش زندگی میں نہ کئے جا سکے--

ترجمہ : اے ذات باری! تو خواہشات تو (ہمارے دلوں میں) بہت پیدا کرتا ہے لیکن ان کا ساز وسامان کم عنایت کرتا ہے (خواہشیں بہت کم پوری ہوتی ہیں)۔سو جس روز باز پرس کا وقت آئے تو مجھے ذرا چھوڑ دیجو کہ میں ناکردہ عیشوں کی حسرت کا خیال کئے ہوئے ہوں گا۔یعنی اس حسرت میں کھویا ہوں گا کہ زندگی میں کیسی کیسی عیش وعشرت کی خواہشیں تھیں جو پوری نہ ہوئیں۔اردو میں یوں اظہار خیال کیا ہے :

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

(64)

غالب غم روزگار ناکامم کشت ازتنگی دل بہ حلقہ دامم کشت
ہم غیرت سر بزرگی خاصم سوخت ہم رشک نشاط مندی عاصم کشت

لغت : ناکام کشت: مجھے نامراد مار ڈالا-- سربزرگی خاصم: مجھے خاص لوگوں کی بڑائی، عظمت نے-- سوخت: جلا ڈالا-- غیرت: رشک-- نشاط مندی: عیش و مسرت--

ترجمہ : اے غالب! غم روزگار نے تو مجھے نامراد ہی مار ڈالا- اس (غم) نے دل تنگی کی بنا پر مجھے گویا حلقہ دام میں مار ڈالا- ایک طرف تو خاص لوگوں (خواص) کی عظمت و بزرگی کے رشک نے مجھے جلا ڈالا اور دوسری طرف عام لوگوں (عوام) کی نشاط مندی کے رشک نے مجھے مار ڈالا- اپنی غموں دکھوں بھری زندگی کی بات کی ہے-

(65)

غالب بہ سخن گرچہ کست ہمسر نیست ازنشہ ہوش ہیچت اندر سر نیست
مے خواہی ومفت ونغز وانگہ بسیار ایں بادہ فروش ساقی کوثر نیست

لغت : کست: کوئی تیرا-- ہمسر: برابر، ٹکر کا-- ہیچت: کچھ بھی تیرے-- نغز: عمدہ، لطیف، خوب-- وانگہ: اور پھر-- بسیار: بہت-- ساقی کوثر: جو کوثر میں شراب طہور پلائیں گے، بعض کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض کے مطابق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ--

ترجمہ : اے غالب! اگرچہ شاعری میں کوئی تیری ٹکر کا نہیں ہے پھر بھی تیرے سر میں ہوش و خرد کا کوئی نشہ نہیں ہے (تجھے کوئی غرور نہیں ہے)- تو شراب کا طلبگار ہے- اور مفت اور عمدہ شراب چاہتا ہے، پھر بہت زیادہ بھی- یہ شراب فروش کوئی ساقی کوثر نہیں ہے (کہ تجھے اس طرح کی شراب مفت عطا کردے)- اردو میں کہتے ہیں!

مفت کی پیتے تھے مے اور جی میں کہتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

(66)

گردیدن زاہداں بہ جنت گستاخ ویں دست درازی بہ ثمر شاخ بشاخ
چوں نیک نظر کنی ز روے تشبیہ ماند بہ بہائم وعلف زار فراخ

لغت : گردیدن: ہونا، ہو جانا-- دست درازی: کسی چیز پر لمبے لمبے ہاتھ مارنا، لوٹ مار کرنا-- نیک: اچھی طرح، بغور-- زروے تشبیہ: تشبیہ یا مثال کے طور پر-- ماند: ملتا جلتا ہے-- بہائم: بہیمہ کی جمع، جانور، چارپائے-- علف زار: چراگاہ--

ترجمہ : یہ جو زاہد لوگ جنت میں جا کر گستاخ ہو جاتے ہیں اور وہاں وہ ہر ہر شاخ پر، پھل کی خاطر، جو دست درازی کرتے ہیں تو یہ اگر تو

بغور دیکھے تو اس کی مثال بالکل چارپایوں اور وسیع چراگاہ کی سی ہے- نہایت نادر اور انوکھا مضمون اور تشبیہ ہے- زاہدوں پر، جو اپنی عبادت و تقویٰ پر مغرور ہوتے ہیں، شدید طنز ہے-

(67)

تا موکب شہریار زیں راہ گذشت فرقم بہ فلک رسید و از ماہ گذشت
گردید رہ کعبہ، رہ خانہ من زیں راہ کزیں راہ شہنشاہ گذشت

لغت : تا: جب-- موکب: سواری، شاہی سواری-- شہریار: شہر کا دوست یعنی بادشاہ-- فرقم: میرا سر-- گردید: ہو گیا، بن گیا-- کزیں راہ: جو اس انداز میں (یعنی شاہی سواری میں)--

ترجمہ : جب شہنشاہ (بہادر شاہ ظفرؒ) کی شاہی سواری اس راہ سے گذری تو میرا سر آسمان پر پہنچ کر چاند سے آگے نکل گیا (یعنی بے حد مسرت و فخر سے میرا سر بہت بلند ہو گیا)- جب شہنشاہ اس راستے سے اس انداز میں گذرا تو یوں سمجھو کہ میرے گھر کا راستہ کعبہ کا راستہ بن گیا- انتہائی مبالغے سے کام لیا ہے- اس میں خوشامد کا پہلو ہے-

(68)

آں را کہ بود درستی در فرجام ہم محرم خاص آید و ہم مرجع عام
آساں نبود کشاکش پاس قبول زنہار نگردی بہ نکوئی بدنام

لغت : درستی: بے عیبی، کھرا پن-- فرجام: انجام، عاقبت-- محرم: رازدار، قریبی-- مرجع عام: عام رجوع کی جگہ، عام لوگوں کی توجہ کا مرکز-- کشاکش: کھینچا تانی-- پاس قبول: قبولیت کا لحاظ، قبولیت کی حرمت-- نکوئی: نیکی، خوبی--

ترجمہ : وہ جس کی عاقبت بخیر ہو وہ محرم خاص بھی بن جاتا ہے اور مرجع عام بھی- قبولیت کی حرمت کی کھینچا تانی کوئی آسان بات نہیں ہے- دیکھو کہیں اپنی خوبی و نیکی کے باعث بدنام نہ ہو جانا- غالباً مراد یہ ہے کہ قبولیت کے لئے بڑے جتن کرنے پڑتے ہیں، محض نیکی یا خوبی سے بات نہیں بنتی- کھرا پن ہونا ضروری ہے-

(69)

زیں رنگ کہ در گلشن احباب دمید پژمرد گل و لالہ شاداب دمید
در کلبہ اقبال ترقی طلباں گر مہر فرونشست مہتاب دمید

لغت : دمید: ابھرا، اٹھا-- پژمرد: مرجھا گیا-- لالہ شاداب: تر و تازہ شگفتہ لالہ-- کلبہ: جھونپڑی، ٹھکانا-- ترقی طلباں: ترقی کے خواہشمند-- اقبال: بخت، نصیبہ-- فرونشست: غروب ہو گیا-- مہتاب دمید: چاند ابھر آیا، طلوع ہو گیا-- احباب: جمع حبیب، دوست--

ترجمہ : یہ جو احباب کے گلشن میں، رنگ ابھرا ہے اس سے گل (گلاب کا پھول جو سرخ ہوتا ہے) تو مرجھا گیا اور تر و تازہ لالہ اگ آیا- جو ترقی طلب حضرات ہیں (جو بلندی کی طرف مائل ہیں یا آگے بڑھنا چاہتے ہیں) ان کے ٹھکانے میں اگر سورج غروب ہو گیا ہے تو چاند طلوع ہو گیا ہے- جو لوگ ایک خاص جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے جدوجہد بھی کرتے ہیں، ان کے راستے میں کوئی

رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ اس کی مثال یوں دی ہے کہ اگر ان کے گلشن میں ایک قسم کا پھول مرجھا جائے تو دوسری قسم کا پھول اگ آتا ہے اور اگر سورج غروب ہو جاتا ہے تو ان کے لئے چاند طلوع ہو جاتا ہے۔

(70)

چوں دُرد تہ پیالہ باقی ست ہنوز شادم کہ بہار لالہ باقی ست ہنوز
درکیش توکل غم فردا کفراست یک روزہ مے دوسالہ باقی ست ہنوز

لغت : درد: تلچھٹ-- شادم: میں خوش ہوں-- کیش: مسلک-- توکل: خدا پر بھروسا کرنا یعنی جو کچھ ملے اس پر اکتفا کرنا-- غم فردا: آنے والے کل کا غم-- یک روزہ: ایک دن کی، ایک دن کے لئے-- مے دوسالہ: دوسالہ یعنی پرانی شراب جو بہت اچھی سمجھی جاتی ہے-- بہار لالہ: لالہ سرخ رنگ کا پھول ہے اس لئے بہار لالہ کہا۔

ترجمہ : چونکہ ابھی پیالے کی تہ میں کچھ تلچھٹ باقی ہے، اس لئے میں خوش ہوں کہ بہار لالہ باقی ہے۔ مسلک توکل میں آنے والے کل کا غم کھانا (کہ معلوم نہیں کل یہ چیز یا شراب میسر ہو یا نہ ہو) کفر کے برابر ہے۔ میرے لئے تو ایک دن کی مے دوسالہ ابھی باقی پڑی ہے۔ یعنی میں آنے والے کل کا غم نہیں کھاتا جو کچھ میرے مقدر میں ہو گا مجھے مل جائے گا۔ میں توکل پر ایمان رکھتا ہوں۔ بقول خیام :

از دی کہ گذشت ازو یاد مکن فردا کہ نیامدہ است فریاد مکن
برنامدہ وگذشتہ بنیاد مکن حالے خوش باش و عمر برباد مکن

(71)

درعالم بے زری کہ تلخ است حیات طاعت نتواں کرد بہ امید نجات
اے کاش زحق اشارت صوم و صلوۃ بودے بوجود مال، چوں حج و زکات

لغت : بے زری: دولت نہ ہونا، مفلسی-- بوجود مال: دولت کے ساتھ، دولت کے ہوتے ہوئے، دولت کی شرط--

ترجمہ : مفلسی کی حالت میں جبکہ زندگی تلخیوں کا شکار ہے، کسی نجات کی امید میں عبادت کیونکر کی جا سکتی ہے۔ کاش کہ خدا کی طرف سے صوم و صلوۃ کے سلسلے میں بھی حج اور زکوٰۃ کی طرح دولت کی شرط ہوتی۔ مفلس انسان دکھوں اور تلخیوں کے باعث صوم و صلوۃ کے فرائض پوری توجہ سے ادا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کی حدیث مبارکہ ہے کہ "مفلسی، کفر کے نزدیک ہے"۔ حج اور زکوٰۃ انہی مسلمانوں پر واجب ہے جن کے پاس دولت ہے۔ غالب نے اسی حوالے سے صوم و صلوۃ کے لئے بھی دولت کی شرط کی نشاندہی کی ہے۔

(72)

غالب غم روزگار و بارش نہ کشد وز حور بہشت انتظارش نہ کشد
دارد تن وتن ز درد زارش نکند دارد دل و دل بہ ہیچ کارش نہ کشد

لغت : بارش: اس کا بوجھ-- نہ کشد: نہیں اٹھاتا، نہیں اٹھا سکتا-- زارش نکند: اسے ناتواں یا کمزور نہیں کرتا--

ترجمہ : غالب زمانے کے غم اور ان کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور حور بہشت کے انتظار کے چکر میں نہیں پڑتا۔ اس کا جسم تو ہے لیکن یہ جسم درد سے اسے ناتواں نہیں کرتا۔ اس کا دل تو ہے لیکن یہ دل اسے کسی کام پر مائل نہیں کرتا۔ یعنی غالب اگرچہ غموں کا شکار ہے لیکن وہ ان کی پروا نہیں کرتا اور نہ اسے حور بہشتی ہی سے دلچسپی یا اس کی کوئی خواہش ہے۔

(73)

وقت است کہ آسمان موجہ نازد　　مہر آئنہ پیش رخ نہد مہ نازد
ایں خود شرف دگر بود نیست عجب　　گر مہر بہ پابوس شہنشہ نازد

لغت : موجہ: مقام و مرتبہ کا مالک، خوب اور پسندیدہ-- نازد: ناز کرے-- شرف: عزت و آبرو، عظمت-- پابوس: پاؤں چومنا--

ترجمہ : یہ موقع ہے کہ آسمان خوب ناز کرے، سورج اپنے چہرے کے آگے آئینہ رکھے اور چاند ناز کرے۔ یہ ایک الگ شرف کی بات ہو گی، اور اس میں تعجب نہیں اگر آسمان شہنشاہ کی پابوسی پر فخر کرے۔ آسمان اور مہر و ماہ بڑی بلندیوں پر ہیں لیکن بادشاہ کا مرتبہ ان سے کہیں بلند ہے، اس لئے اس کی پابوسی پر سورج کا فخر کرنا اس کے لئے ایک مزید فخر کا باعث ہو گا۔ بہادر شاہ ظفر کی مدح میں یہ رباعی کہی گئی ہے۔

(74)

ہر چند زمانہ مجمع جہال است　　در جہل نہ حال شاں بیک منوال است
کودن ہمہ لیک از یکے تا دگرے　　فرق خر عیسیٰ و خر دجال است

لغت : مجمع: گروہ، جماعت اکٹھی ہونے کی جگہ-- جہال: جاہل کی جمع، نادان، بے عقل-- جہل: نادانی-- بیک منوال: ایک ہی طرح یا قسم کا-- کودن: احمق-- خر عیسیٰ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا جس پر وہ سوار ہو کر آتے جاتے تھے-- خر دجال: دجال کی سواری کا وہ گدھا جس پر وہ سوار ہو کر خروج کرے گا، دجال ایک شخص کا نام جو مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق قیامت سے کچھ پہلے، بعض کے نزدیک امام مہدی کے ظہور سے پیشتر، باہر آئے گا اور لوگوں کو گمراہی میں ڈالے گا، نیز بمعنی جھوٹا--

ترجمہ : اگرچہ زمانہ جاہلوں کا مجمع ہے تاہم جہالت و نادانی میں ان سب کا حال ایک جیسا نہیں ہے۔ ہیں تو سبھی احمق، لیکن ایک سے دوسرے تک جو فرق ہے وہ بالکل خر عیسیٰ اور خر دجال میں فرق جیسا ہے۔ بڑی خطرناک رباعی ہے۔ سب اہل زمانہ کو احمق قرار دینا اچھی بات نہیں۔ بہرحال گدھا، گدھا ہی ہے خواہ وہ کسی کا ہو، بقول سعدی! حضرت عیسیٰ کا گدھا اگر مکہ بھی جائے تو واپس آ کر وہ گدھے کا گدھا ہی رہے گا۔

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود　　چوں بیاید ہنوز خر باشد

(75)

کس را نبود رخے بدیں ساں کہ تراست　　پاکیزہ تنے بخوبی جاں کہ تراست
گفتی کہ "زہیچ فتنہ پروا نہ کنم"　　آہ از غم چشم بدخویاں کہ تراست

لغت : بدیں ساں: اس طرح کا-- چشم بدخویاں: بدفطرت آنکھ، آنکھیں--

ترجمہ : جس طرح کا تیرا (حسین) چہرہ ہے اور کسی کا نہیں ہے- تیرا پاکیزہ بدن اپنے اندر جو جان رکھتا ہے وہ بہت عمدہ ہے، خوب ہے- تو (محبوب) نے یہ کہا ہے کہ "میں کسی فتنے کی پروا نہیں کرتا"- افسوس ہے تیری بدخو آنکھوں کے غم پر- یعنی محبوب کی آنکھیں اپنی مستی کی بنا پر (مست نگاہی کے باعث) عاشق کو اپنا فریفتہ بنا رہی ہیں- یہ گویا عاشق کے لئے غم کا باعث ہے- میر ممنون نے تو محبوب کی ایسی آنکھوں کو بڑا ظالم قرار دیا ہے :

غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز کہ گھر کے گھر تیری آنکھوں نے ہیں تباہ کیئے

سودا کے بقول!

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

بالکل یہی بات فارسی کے ایک شاعر نے کہی ہے- (افسوس اس کا نام بھول گیا)-

تمام از گردش چشم تو شد کار من اے ساقی ز دست من بگیر ایں جام را کز خویشتن رفتم

بقول خواجو کرمانی!

زلف سیہ کارش نگر واں چشم خونخوارش نگر
کیں قصد جانم می کند وآں خون جانم می خورد

(76)

تامے کش و جوہر دو سخنور داریم شان دگر و شوکت دیگر داریم
در میکدہ پیریم کہ میکش ازماست در معرکہ تیغیم کہ جوہر داریم

لغت : میکش و جوہر: غالب کے دو ہم عصر شاعر اور دوست-- پیریم: ہم پیر ہیں، یعنی مرشد یا ساقی بوڑھے ہیں-- میکش: بمعنی بادہ نوش نیز میکش شاعر، صنعت ایہام-- تیغیم: ہم تلوار ہیں-- جوہر: شاعر، نیز تلوار کی وہ چمک جس سے اس کی عمدگی ظاہر ہوتی ہے-- معرکہ: میدان جنگ--

ترجمہ : جب تک ہمارے دو شاعر دوست میکش اور جوہر ہیں، اس وقت تک ہماری شان ہی اور ہے اور شوکت بھی اور- میکدہ میں ہم مرشد ہیں کہ میکش ہمارا ہے، اور میدان جنگ میں ہم تلوار ہیں کیونکہ جوہر ہمارا ہے-

دونوں شعرا کی قرابت و دوستی کو اپنے لئے بہت باعث فخر و عزت قرار دیا ہے اور دوسرے شعر میں صنعت ایہام سے کام لیتے ہوئے یہی بات دوسرے انداز میں کہی ہے- تیغ جوہردار بہت تیز اور کاٹ والی تلوار کو کہتے ہیں- شاعر نے جوہر ہی کے حوالے سے خود کو تیغ کہا ہے-

(77)

دستم بہ کلید مخزنے می بایست ور بود تہی بدامنے می بایست
یا ہیچ مگہم بہ کس نیفتادے کار یا خود بہ زمانہ چوں منے می بایست

لغت : کلید: چابی، کنجی-- مخزنے: ایک خزانہ، کوئی خزانہ-- می بایست: ہونا چاہئے تھا-- ور: اور اگر-- تہی: خالی-- ہیچ گہم: کسی وقت بھی مجھے--

ترجمہ : میرا ہاتھ کسی خزانے کی چابی پر ہونا چاہئے تھا اور اگر وہ (ہاتھ) خالی تھا تو کسی کے دامن پر پڑنا چاہئے تھا- یا تو مجھے کبھی کسی سے کوئی کام نہ پڑتا یا پھر زمانے کا حال بھی مجھ جیسا ہونا چاہئے تھا- اپنی خستہ حالی و مفلسی کی عکاسی نادر انداز میں کی ہے- مجھے کسی سے کام نہ پڑتا- یعنی اس حالت میں مجھے کسی کا احسان مند نہ ہونا پڑتا-

(78)

هستم زمے امید سرمست وبس است دارم سرایں کلاوہ در دست وبس است
گر ارزش لطف و کرمے نیست، مباش استحقاق ترحمے هست وبس است

لغت : بس است: کافی ہے، اتنا ہی کافی ہے-- کلاوہ: کچاسوت، بیاہ شادی کے موقع پر سہاگ پڑے پر باندھتے ہیں، سیانے ملا اس کا گنڈا بھی بناتے ہیں-- ارزش: قدر-- مباش: مت ہو، کوئی بات نہیں-- استحقاق ترحمے: کسی رحم کا حقدار ہونا--

ترجمہ : میں امید کی شراب سے سرمست ہوں اور (میرے لئے) یہی بہت ہے، کافی ہے- اس کلاوہ (مراد امید) کا سرا میرے ہاتھ میں ہے اور یہی کافی ہے- اگر کسی مہربانی اور عنایت و نوازش کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے تو نہ ہو (کوئی بات نہیں)- کسی رحم کا استحقاق تو ہے اور یہی کافی ہے- یعنی خود کو ہر حال میں پر امید رکھ رہا ہوں، مایوسی کا شکار نہیں ہوتا-

(79)

گر گرد زگنج گہرے برخیزد مپسند کہ دود از جگرے برخیزد
منت نتواں نہاد بر گدیہ گراں بنشیں کہ بخدمت دگرے برخیزد

لغت : گنج گہرے: موتیوں کا خزانہ-- برخیزد: اٹھے-- مپسند: مت پسند کر، اچھا نہ سمجھ-- دود: دھواں-- منت: احسان-- گدیہ گراں: گدیہ گر کی جمع، بھکاری، گداگر--

ترجمہ : اگر موتیوں کے کسی خزانے سے غبار اٹھتا ہے تو (اٹھنے دے) لیکن تو اس بات کو اچھا نہ سمجھ کہ کسی کے جگر سے دھواں اٹھے، یعنی خزانہ خالی ہوتا ہے تو کوئی بات نہیں لیکن تجھ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے جس پر وہ آہیں بھرنے لگے- بھکاریوں پر احسان نہیں دھرا جا سکتا- تو بیٹھ جا تاکہ کوئی دوسرا خدمت کے لئے اٹھ کھڑا ہو- "بنشین" اور "برخیزد" میں صنعت تضاد ہے- چوتھا مصرع کچھ الجھا ہوا ہے- غالباً مراد یہ ہے کہ خدمت کے طلبگار ایک طرح سے بھکاری ہیں اس لئے تو ان احسان ناشناس لوگوں سے ایک طرف ہو جا- (واللہ اعلم)

(80)

زاں دوست کہ جاں قالب مہر و وفاست گر دیر رسد پاسخ مکتوب رواست
زاں اشک کہ ریخت دیدہ ہنگام رقم فی الجملہ نورد نامہ دشوار کشاست

لغت : قالب: ڈھانچا، سانچا-- پاسخ: جواب-- رواست: روا است، مناسب ہے، جائز ہے-- ریخت: گرا-- ہنگام رقم: لکھتے وقت-- فی الجملہ: حاصل کلام، المختصر-- نوردنامہ: خط کی لپیٹ-- دشوار کشا: مشکل سے کھلنے والی--

ترجمہ : اس دوست کی طرف سے، کہ (اس کی) جان مہر و وفا کا قالب ہے، اگر خط کا جواب دیر سے پہنچے تو مناسب ہے یعنی کوئی بات نہیں۔ ان اشکوں کی وجہ سے، جو خط لکھتے وقت اس پر گرے، قصہ کوتاہ خط کو کھولنا ایک دشوار امر ہو گا۔ نادر خیال ہے۔ پھر تحریر نامہ کے حوالے سے فی الجملہ کہنا بھی خوب ہے، اس لئے کہ اس میں لفظ جملہ (بمعنی فقرہ) آگیا ہے۔

(81)

اے دوست بسوے ایں فرومانده بیا ازکوچه غیر راه گردانده بیا
گفتی که "مرا مخواں که من مرگ توام" برگفته خویش باش و ناخوانده بیا

لغت : فرومانده: خسته حال، ناتواں، عاجز-- راه گردانده: راسته بدل کر-- مخواں: مت بلا-- باش: رہ، قائم رہ-- ناخوانده: بن بلائے--

ترجمہ : اے دوست! مجھ عاجز و ناتواں کی طرف آ اور رقیب کے کوچے سے راستہ بدل کر آ (یعنی ادھر کا رخ نہ کر)۔ تو نے کہا ہے "تو (یعنی عاشق) مجھے مت بلا، کیونکہ میں تو تیری موت ہوں"۔ چلو یونہی سہی، تو اپنی بات پر قائم رہ اور بن بلائے آجا۔ انوکھا اور دلچسپ خیال ہے۔ موت بن بلائے آتی ہے۔ محبوب یہ کہہ بیٹھا ہے کہ میں تیری موت ہوں تو عاشق کو موت کے حوالے سے، محبوب سے گزارش کرنے کا موقع مل گیا ہے کہ تو پھر موت ہی کی طرح بن بلائے آجا۔ آتو سہی۔

(82)

اے آنکه هما اسیر دامت باشد صاف مے خسروی بجامت باشد
تسبیح بهر اسم الٰهی که بود آغاز ز ابتدائے نامت باشد

لغت : اسیر دامت: تیرے جال میں گرفتار، پھنسا ہوا-- صاف مے خسروی: شاہی شراب کا صاف حصہ-- بجامت باشد: تیرے جام میں ہے--

ترجمہ : اے وہ (شخصیت) کہ ہما تیرے جال میں گرفتار ہے اور صاف مے خسروی تیرے جام میں ہے (ہما کا جال میں پھنسنا اور مے خسروی کا جام میں ہونا انتہائی خوش بختی کا استعارہ ہے)۔ اللہ تعالیٰ کے ہر اسم کی تسبیح کا آغاز تیرے نام کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر "بسم اللہ الرحمان الرحیم" سے ہوتا ہے۔ یہ رباعی سبحان علی خاں بسمل کے نام لکھے گئے خط کا عنوان ہے۔

(83)

شام آمد و رفت سر به پابوس خیال برتخت شهی نشست کاؤس خیال
ازگردش گونه گونه اشکال نجوم گردید دماغ دهر فانوس خیال

لغت : پابوس: پاؤں چومنا-- کاؤس: کیکاؤس، قدیم ایران کا مشہور بادشاہ، رستم اسی کے دربار سے وابستہ تھا-- گونہ گونہ: رنگ رنگ کی، قسم قسم کی-- اشکال: جمع شکل، صورتیں-- نجوم: جمع نجم، ستارے-- فانوس: ایک قسم کا چراغ دان، شمع دان جس میں کئی شمعیں بیک وقت جلتی ہیں-- فانوس خیال: وہ قندیل جس کے اندر ہاتھی گھوڑے وغیرہ کا چکر بنا کر لگا دیتے ہیں--

ترجمہ : شام آگئی ہے اور سر، خیال کی پابوسی میں کھو گیا ہے، یعنی دماغ میں اب طرح طرح کے خیال آنے شروع ہو گئے ہیں۔ کاؤس خیال

شاہی تخت پر بیٹھ گیا ہے۔ قسم قسم کی صورتوں کے ستاروں کی گردش کے باعث زمانے کا دماغ فانوس خیال بن گیا ہے۔
پابوسی کسی بڑی شخصیت کی جاتی ہے، اسی لئے کہا کہ کاؤس خیال شاہی تخت پر بیٹھ گیا ہے۔ تیسرے مصرع میں ستاروں کی روشنی کی منظر کشی کے حوالے سے دماغ دہر، جو ایک نادر تشبیہ ہے، کو فانوس خیال کہا ہے۔

(84)

تا کے ردم شفق تراشد از چشم ہر دم مزہ خوں بروے پاشد از چشم
قطع نظر از چشم، دے نیزم ہست بینید کہ خستہ تر نباشد از چشم

لغت : ردم: میری آنکھوں کی تکلیف-- شفق: سرخی-- تراشد: تراشے گا-- پاشد: بکھیرے یا پھیلائے گی-- قطع نظر: اس کے علاوہ-- خستہ تر: زیادہ زخمی--

ترجمہ : میرا درد چشم (آنکھوں کی تکلیف) کب تک میری آنکھوں سے سرخی چھیلتا رہے گا اور پلکیں ہر پل آنکھوں سے چہرے پر خون پکاتی رہیں گی۔ آنکھ سے ہٹ کر میرا ایک دل بھی ہے۔ ذرا دیکھنا کہیں وہ میری آنکھوں سے زیادہ زخمی نہ ہو۔ اپنی غم واندوہ کی حالت کی عکاسی کی ہے۔ چونکہ آنکھ کے حوالے سے بات کی ہے، اس لئے "قطع نظر" کا استعمال خوب ہے۔ غم واندوہ کے علاوہ "ردم" کی بنا پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ غالب شدید آنکھ درد کے شکار تھے۔

(85)

برقول تو اعتماد نتواں کردن خود را بگزاف شاد نتواں کردن
ازکثرت وعدہ ہاے پے درپے تو یک وعدہ درست یاد نتواں کردن

لغت : اعتماد: بھروسا، یقین-- نتواں کردن: نہیں کیا جا سکتا-- بگزاف: شیخی یا فضول بات سے-- پے در پے تو: تیرے مسلسل (وعدے)--

ترجمہ : تیرے (محبوب کے) قول پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے آپ کو گزاف سے (تیری غیر یقینی باتوں سے) خوش نہیں کیا جا سکتا۔ تو نے جو مسلسل بے شمار وعدے کئے ہیں، ان میں سے کوئی ایک وعدہ بھی صحیح طور پر یاد نہیں رہ سکتا۔ محبوب کے نت نئے جھوٹے وعدوں کی عکاسی کی ہے۔

(86)

گردر طلب دوست بودپاے توست غمگیں مغنو
ورخود باشی بہ جستجو تو چابک وچست مغرور مشو
اخلاص بہ نسبت است و نسبت ازلیست چوں شبنم ومہر
گر جذبہ قوی فتاد وپیوند درست بیخود می رو

لغت : مغنو: مت اونگھ-- چابک وچست: پھرتیلا اور تیز-- مشو: مت ہو-- اخلاص: دل کی صفائی، بے ریا، ایسی محبت جس میں دکھاوا

نہ ہو-- نسبت: تعلق، لگاؤ-- قوی فتاد: مضبوط ہو گیا-- پیوند: ربط، لگاؤ، تعلق (یہ رباعی مستزاد کی صورت میں ہے)--

ترجمہ : اگر دوست کی طلب میں (دوست تک رسائی کی خواہش میں) تیرے پاؤں سست ہیں تو غم کی حالت میں مت اونگھ (جو سستی کی علامت ہے) اور اگر تو اس تلاش میں بڑا چست و چابک ہے تو (اپنی اس حالت پر) مغرور نہ ہو، اس لئے کہ اخلاص کسی نسبت کی بنا پر ہے اور نسبت ازلی ہے- بالکل اسی طرح، جس طرح شبنم اور سورج کی باہمی ازلی نسبت ہے (سورج طلوع ہونے پر شبنم ختم ہو جاتی ہے)- اگر تیرا جذبہ مضبوط اور تعلق و نسبت درست ہے تو پھر اس لگاؤ اور تلاش میں بیخود ہو کر چل- محبوب حقیقی تک رسائی کے لئے قوی جذبوں اور اخلاص کی ضرورت ہے-

بقول شمیم :

پہلے دل کو برائی سے کر پاک تو پھر خلوصِ عقیدت سے کر جستجو
ایسے سجدوں سے اللہ ملتا نہیں ہر جگہ سر جھکانے سے کیا فائدہ

(87)

شب چیست؟ سویدائے دل اہل کمال سرمایہ دہ حسن بزلف وخط وخال
معراج نبی بشب ازاں بود کہ نیست وقتے شایستہ تر ز شب بہر وصال

لغت : سویدا: وہ سیاہ، نقطہ یا تل جو دل پر ہوتا ہے-- سرمایہ دہ: سرمایہ دینے والی، قدر و قیمت بڑھانے والی-- خط: نیا سبزہ جو رخساروں پر اگتا ہے-- شایستہ تر: زیادہ موزوں و مناسب--

ترجمہ : رات کیا ہے؟ یہ اہل کمال کے دل کا تل ہے، یہ (محبوب کی) زلفوں اور خط و خال (چہرے پر جو تل ہوتا ہے) کے حسن کی قدر و قیمت بڑھانے والی ہے- یہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کی معراج کا واقعہ رات کو ہوا تو یہ اس لئے کہ وصال کے لئے رات سے بڑھ کر اور کوئی وقت مناسب و موزوں نہیں ہے-

محبوب کی زلفیں اور چہرے کے خط و خال سیاہ ہونے کے باعث اس کے حسن میں اضافے کا باعث بنتے ہیں- اہل کمال جو کمال حاصل کرتے ہیں تو اپنے دل میں موجود جذبوں کی بنا پر کرتے ہیں، جن کے لئے سویدائے دل کی ترکیب استعمال کی ہے- پھر قرآنی تلمیح سے استفادہ کر کے رات کی اہمیت بتائی ہے-

(88)

ہر چند شبے کہ میہمانش کردم برخویش بہ لابہ مہربانش کردم
آہ از دل ہیچکہ میاسائے کہ من در وصل ز خویش بدگمانش کردم

لغت : میہمانش کردم: میں نے اسے مہمان بنایا، بطور مہمان رکھا-- لابہ: عاجزی و انکسار، منت سماجت-- دل ہیچ گہ میاسائے: ایسا دل جو کبھی آسایش نہیں پاتا، جسے کبھی سکون و آرام نہیں ہوتا--

ترجمہ : اگرچہ میں نے اسے (محبوب کو) اپنا مہمان بنا لیا اور منت سماجت کر کے اسے خود پر مہربان کر لیا لیکن افسوس ہے مجھے اپنے اس دل پر جسے کسی بھی صورت میں آرام و سکون نہیں ملتا کہ میں نے (اس کی اسی بے سکونی کے باعث) وصل میں محبوب کو خود سے بدگمان کر دیا- یعنی جب وصل میں بھی، کہ عاشق کا اصل مقصد و تمنا یہی ہے، دل بیقرار اور بے چین رہے تو محبوب، ظاہر ہے، اس بدگمانی کا شکار ہو گا کہ عاشق

کو اس کا وصل پسند نہیں ہے۔

(89)

در کلبہ من اگر غبارے بینی پیچیدہ بخویش ہمچو مارے بینی
تنگ است چنانکہ دائم از صحن مرا از جرم فلک ستارہ وارے بینی

لغت : پیچیدہ بخویش: اپنے آپ میں الجھا ہوا، لپٹا ہوا، بل کھایا ہوا-- ہمچو مارے: کسی سانپ کی طرح-- ستارہ وار: ستارے کی طرح-- جرم: جسم، رنگ-- تنگ: گھٹا ہوا، سکڑا ہوا--

ترجمہ : تو اگر میرے گھر یا ٹھکانے میں کوئی غبار دیکھے تو تو دیکھے گا کہ وہ سانپ کی طرح اپنے آپ ہی میں بل کھائے جا رہا ہے- وہ میرے صحن سے اس قدر تنگ ہے کہ تو اسے ہمیشہ اس طرح دیکھے گا جیسے آسمان پر کوئی ستارہ ہو- صحن کو آسمان سے اور بل کھاتے ہوئے اور سکڑے ہوئے غبار کو ستارے سے تشبیہ دی ہے- مراد یہی ہے کہ اپنے گھر کی ویرانی کو اس استعارے میں بیان کیا ہے- گویا غبار بھی وہاں کھل کر نہیں اڑ سکتا اور پیچ و تاب میں رہ کر اڑتا ہے-

(90)

ہر چند تواں بے سروساماں بودن بازیچہ خوے زشت نتواں بودن
باللہ کہ ز دشنہ بر جگر سخت تراست از کردہ خویشتن پشیماں بودن

لغت : بازیچہ: کھلونا-- خوے زشت: بری عادت، بدفطرتی-- باللہ: خدا کی قسم-- دشنہ: خنجر--

ترجمہ : اگرچہ میں یا کوئی کتنا ہی بے سروسامان کیوں نہ ہو، پھر بھی بدفطرتی کا کھلونا نہیں بنا جا سکتا- خدا کی قسم اپنے کئے پر پشیمان ہونا، جگر پر خنجر کے وار سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے-

یعنی بے سروسامانی کی حالت میں رہنا کوئی بری بات نہیں جبکہ بدفطرتی انسان کو ذلیل و خوار کر دیتی ہے- آدمی ایسا بری عادت والا کام ہی کیوں کرے جس پر بعد میں اسے پشیمانی ہو- اس پشیمانی کو جگر پر خنجر کے وار سے کہیں زیادہ سخت قرار دیا ہے اور اس لحاظ سے یہ بالواسطہ بہت خوب پند و نصیحت ہے-

"حافظ"

مباش در پے آزار وہرچہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازیں گنا ہے نیست

(91)

بازی خور روزگار دہ ہمہ عمر ازبخت امیدوار بودم ہمہ عمر
بے مایہ بفکر سود بودہ ہمہ جا بے وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر

لغت : بازی خور: کھلونا، جس سے کھیلا جائے-- بے مایہ: دولت کے بغیر، سرمائے یا سروسامان کے بغیر--

ترجمہ : میں ساری عمر زمانے کا کھلونا بنا رہا اور تمام عمر اپنے نصیبے سے امیدوار رہا۔ میں کسی سرمائے کے بغیر ہی ہر جگہ نفع کی فکر میں رہا اور (محبوب کی طرف سے) کسی وعدے کے بغیر ہی انتظار میں رہا۔ اپنی کسی بھی امید کے پورا نہ ہونے اور بخت کے یاور نہ ہونے کا بالواسطہ شکوہ ہے۔ گویا شاعر ایک کھلونا تھا جسے زمانہ نے اپنی کھیل کا سامان بنا رکھا تھا۔

(92)

چوں معتبر الدولہ بداں سیرت خوب مستسقی مرد و شد مبرا ز ذنوب
محبوب علی خاں بہماں اسمش بود تاریخ وفات شد "دریغا محبوب"

لغت : معتبرالدولہ: درباری لقب ہے، سلطنت کا معتبر-- مستسقی: استسقا کی بیماری جس میں مریض کو بے حد پیاس لگتی ہے اور وہ بار بار پانی مانگتا ہے-- مبرا: بری، پاک--

ترجمہ : اس رباعی میں جیسا کہ واضح ہے، محبوب علی خان معتبرالدولہ کی تاریخ وفات نکالی گئی ہے۔ جب معتبرالدولہ اپنی عمدہ سیرت و خصلت کے ساتھ، استسقاء کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے تو گناہوں سے انہیں نجات مل گئی۔ دنیا میں ان کا نام محبوب علی خان تھا، چنانچہ ان کی تاریخ وفات "دریغا محبوب" نکلی۔ (افسوس محبوب)۔ ہر حرف کے کچھ عدد ہیں۔ اس لحاظ سے یہ تاریخ وفات 1273ھ بنتی ہے۔

(93)

باید کہ دلت زغصہ درہم نہ شود از رفتن زر دستخوش نہ شود
ایں سیم و زراست خواجہ ایں سیم وزراست غم نیست کہ ہر چند خوری کم نہ شود

لغت : غصہ: گھٹن، رنج و غم-- درہم نشود: پریشان نہ ہو-- دستخوش: زبون، زیردست-- سیم وزر: چاندی اور سونا یعنی مال و دولت-- خواجہ: سردار، آقا، مراد، بھئی، میاں، بھائی--

ترجمہ : ضروری ہے کہ تیرا دل رنج و غم سے پریشان نہ ہو، دولت سے محروم ہونے پر تیرا دل غم کا کھلونا یا زیردست نہ بنے، یہ سیم وزر ہے، بھائی! یہ سیم وزر ہے یعنی آنی جانی ہے، یہ کوئی غم نہیں ہے کہ کتنا بھی تو کھائے کم نہ ہو۔ سیم وزر کی تکرار بات میں زور پیدا کرنے کے لئے ہے۔ غالب اس سے پہلے بھی اس موضوع پر بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ اردو میں کہتے ہیں :

شادی سے گذر کہ غم نہ ہو وے اردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے

فانی بدایونی :

غم بھی گذشتنی ہے خوشی بھی گذشتنی کر غم کو اختیار کہ گذرے تو غم نہ ہو

اردی بہشت، ایرانی شمسی سال کا دوسرا مہینہ جو مارچ کے آخر سے شروع ہوتا ہے یعنی موسم بہار دے۔ ایرانی شمسی سال کا دسواں مہینہ یعنی خزاں۔ بقول خیام!

ازدی کہ گذشت ہیچ ازو یاد مکن فردا کہ نیامدہ است فریاد مکن
برنامدہ و گذشتہ بنیاد مکن حالی خوش باش و عمر برباد مکن

خیام ہی کے بقول!

برخیز ومخور غم جہان گذراں بنشین و دمے بہ شادمانی گذراں
درطبع جہاں اگر وفایے بودے نوبت بتو خودنیامدے بعد از دگراں

(94)

اے کردہ بہ آرایش گفتار بسیج در زلف سخن کشودہ را خم وپیچ
عالم کہ تو چیز دیگرش می دانی ذاتے ست بسیط، منبسط دیگر ہیچ

لغت : بسیج: قصد، ارادہ-- عالم: یہ کائنات-- بسیط: فراخ، وسیع-- ذات: حقیقت اور ماہیت-- منبسط: پھیلائی ہوئی، بچھائی ہوئی--

ترجمہ : اے فلاں! تونے جو آرایش گفتار کاارادہ کیاہے- یہ کائنات جسے توکچھ اور ہی چیز سمجھتاہے، یہ (دراصل) ایک وسیع وفراخ حقیقت اور ماہیت ہے، باقی جو کچھ ہے وہ یوں پھیلایا ہوا نہیں ہے-

(95)

داری چہ ہراس جانستانی ازمرگ می جوی حیات جاودانی ازمرگ
از سوز حرارت غریزی داغم ناساز تر است زندگانی ازمرگ

لغت : ہراس: خوف، ڈر-- جاں ستانی: جان لینا-- می جوی: تلاش کرتارہ-- حرارت غریزی: وہ فطری حرارت جس پر آدمی کی زندگی کامدار ہے-- ناسازتر: زیادہ ناموافق--

ترجمہ : تو موت سے اس بناپر کیوں خوف زدہ ہے کہ وہ جان لے لیتی ہے- تو موت سے حیات جاودانی (ابدی زندگی) تلاش کر (موت ہی سے حیات ابدی میسر آتی ہے)- میں تو حرارت غریزی کے سوز کے ہاتھوں نالاں ہوں کہ اس تپش کے باعث میری زندگی، موت سے بھی زیادہ ناموافق ہے- اپنی بیماری کے باعث تلخ زندگی کی نسبت موت کو بہتر قرار دیا ہے-

(96)

دانیم کہ آئین شکایت نہ نکوست مارا سخن ازمرگ خود وصورت اوست
دانست و نیامد و نہ پرسید و ندید ہم خستہ دشمنیم وہم کشتہ دوست

لغت : نہ نکوست: اچھا نہیں ہے، کوئی اچھی بات نہیں ہے-- خستہ دشمنیم: ہم دشمن کے ہاتھوں زخمی ہیں-- کشتہ دوست: محبوب کے ہاتھوں مارے ہوئے ہیں--

ترجمہ : ہمیں یہ علم ہے کہ شکایت کرنے کادستور کوئی اچھی بات نہیں ہے، (لیکن کیاکریں کہ) ہم توبات اپنی موت کی اور اس (محبوب) کی صورت کی کررہے ہیں (یعنی شکایت نہیں کررہے) اس نے جانا (یعنی محبوب کو ہماری موت کاعلم ہوگیا تھا)، پھر بھی نہ آیا اور نہ تو اس نے کچھ پوچھا اور نہ دیکھنے کی زحمت ہی گوارا کی- ہم تو رقیب کے ہاتھوں زخمی اور محبوب کے مارے ہوئے ہیں- یعنی محبوب کو ہماری موت کاعلم تھا لیکن رقیب نے اسے ورغلا کر ہماری طرف آنے سے روک دیا-

دارم دل شاد و دیدہ بینائے وز کری گوشم نبود پروائے
خوب است کہ نشنوم ز ہر خود آرائے گلبانگ "انا ربکم الاعلائے"

لغت : دیدہ بینائے: دیکھنے والی آنکھ، بغور دیکھنے والی آنکھ-- کری گوشم: میرے کانوں کا بہرا پن-- خود آرا: خود نما-- گلبانگ: چہچہا، مرغوب یا پسندیدہ آواز-- انا ربکم الاعلائے: میں تمہارا بلند مرتبہ رب ہوں--

ترجمہ : میں خوش و خرم دل اور دیدہ بینا کا مالک ہوں اور مجھے اپنے کانوں کے بہرے پن کی کوئی پروا نہیں ہے- یہ بڑی اچھی بات ہے کہ میں ہر کسی خود نما کی یہ گلبانگ نہیں سن پاتا کہ میں تمہارا بلند مرتبہ رب (پرورش کرنے والا) ہوں- یعنی میں کسی بھی دولتمند مغی کا یہ دعویٰ نہیں سننا چاہتا کہ وہ میری پرورش کر رہا ہے- اس لحاظ سے میرا بہرا پن میرے لئے مفید ہے- اردو میں اپنے بہرے پن کی بات یوں کی ہے :

بہرا ہوں میں تو چاہئے دونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

(98)

اے کردہ بہ مہر زر فشانی تعلیم پیدا زکلاہ تو شکوہ دیہیم
بادا بتو فرخندہ زیزدان کریم پروانگی جدید اقطاع قدیم

لغت : زر فشانی: سونا بکھیرنا، دولت لٹانا-- پیدا: ظاہر، نمایاں-- شکوہ دیہیم: تاج شاہی کی شان و شوکت-- بادا: خدا کرے کہ ہو-- فرخندہ: مبارک-- پروانگی: حکم، اجازت-- اقطاع قدیم: پرانی جاگیریں-- مہر: محبت، سورج--

ترجمہ : اے کہ تو نے مہر کو دولت لٹانے کی تعلیم دی ہے، تیری کلاہ سے شاہی تاج کی شان و شوکت نمایاں ہے- خدائے کریم کی طرف سے تیرے لئے قدیم جاگیروں کا نیا حکم نامہ تجھے مبارک ہو- یعنی خدا کرے کہ یہ حکم نامہ تیرے لئے مبارک ہو- کسی جاگیردار سے خطاب ہے- کسی کو دولت وغیرہ دینے کے موقع پر متعلقہ کاغذ پر اپنی مہر لگاتا تھا-

(99)

باید کہ جہانے دگر ایجاد شود تا کلبہ ویران من آباد شود
درعالم انبساط ازمن خوشتر مطرب کہ بہ سوز دگراں شاد شود

لغت : ایجاد شود: وجود میں آئے-- عالم انبساط: خوشی و مسرت کی کیفیت-- مطرب: گانے والا، مغنی، موسیقار--

ترجمہ : ضروری ہے کہ اب کوئی نئی دنیا وجود میں آئے تاکہ میرا ویران گھر آباد ہو جائے- مسرت و شادمانی کی حالت و کیفیت کے لحاظ سے مطرب مجھ سے کہیں بہتر ہے کہ وہ دوسروں کے سوز پر خوش ہوتا ہے- مغنی کی آواز کا سوز، سننے والوں کو مست بنا دیتا اور ان میں دلکش سوز پیدا کر دیتا ہے- مغنی کو اس منظر سے اس لئے خوشی ہوتی ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے فن میں کامل ہے، اسی لئے سننے والوں پر یہ کیفیت طاری ہوئی ہے-

(100)

تاچند بہ ہنگامہ سلامت باشی تاچند ستم کش اقامت باشی
گفتی کہ "نباشد شب غم را سحرے" حیف است کہ منکر قیامت باشی

لغت : ستم کش: ظلم وجود سہنے والا، مظلوم-- اقامت: قیام، کسی جگہ رہنا، مراد زندگی--
ترجمہ : تو کب تک ہنگاموں میں سلامت رہے گا اور کب تک زندگی کے ہاتھوں ستم برداشت کرتا رہے گا- تو نے کہا ہے کہ "شب غم کی کوئی سحر نہیں ہوتی" افسوس ہے کہ تو قیامت کا منکر ہے- بالواسطہ یہ کہنا چاہا ہے کہ غم کا دور بڑا طویل ہوتا ہے- چنانچہ بقول حافظ!

چہ شکر گویمت اے خیل غم عفاک اللہ
کہ روز بیکسی ' آخر نمی روی ز سرم

بقول داغ

گئے ہیں رنج و غم اے داغ بعد مرگ ساتھ اپنے اگر نکلے تو یہ اپنے رفیقان عدم نکلے

(101)

اے تیرہ زمیں کہ بودہ ای بستر من ہر خاک کہ باتست ہمہ بر سر من
زر بہر کساں و بہر من دانہ ودام اے مادر دیگران و مادندر من

لغت : تیرہ: تاریک، کالی-- باتست: تیرے پاس ہے-- بہر کساں: اوروں یا دوسروں کے لئے کساں کسی کی جمع، کوئی مراد کوئی ہے--
مادندر: سوتیلی ماں--
ترجمہ : اے تاریک زمین تو جو میرا بستر رہی ہے یا ہے، جو بھی خاک تیرے پاس ہے وہ ساری میرے سر پر (پڑے)- اے دوسروں کی ماں اور میری سوتیلی ماں، دولت تو دوسروں کے لئے ہے جبکہ میرے لئے دانہ اور جال؟ یہ کیسا انصاف ہے- اپنی مفلسی اور اپنے غم واندوہ کو استعاروں میں بیان کیا ہے-

(102)

آں را کہ ز دست بے زری پامال است رسوائی نیز لازم احوال است
ماخشک لبیم وخرقہ آلودہ بہ مے ساقی مگرش پیالہ ازغربال است

لغت : بے زری: دولت نہ ہونا، مفلسی-- ماخشک لبیم: ہمارے ہونٹ تو خشک ہیں یعنی ہم تو پیاسے ہیں-- خرقہ: گدڑی-- آلودہ بہ مے: شراب سے لتھڑی ہوئی ہے-- مگرش: شاید اس کا-- غربال: چھلنی-- احوال: جمع حال، حالتیں--
ترجمہ : جو بھی کوئی مفلسی کے ہاتھوں تباہ حال ہے، اس کے لئے رسوائی بھی ایک ضروری امر ہے- ہمارے ہونٹ تو خشک ہیں (ہم بہت پیاسے ہیں) لیکن گدڑی شراب سے آلودہ ہے- غالباً چھلنی ساقی کا پیالہ ہے- چھلنی میں شراب نہیں ٹکتی- ساری نیچے بہہ جاتی ہے- مطلب یہ کہ دولت کی ہمیں ضرورت ہے تاکہ مفلسی سے ہماری جان چھوٹے، لیکن یہ غلط لوگوں کے مقدر میں

ہے یا غلط انداز میں تقسیم ہوتی ہے۔ ساقی سے مراد قدرت بھی ہو سکتی ہے۔ اپنی مفلسی کی عکاسی استعاروں میں کی ہے۔

(103)

اوراق زمانہ درنوشتیم وگزشت درفن سخن یگانہ گشتیم گزشت
مے بود دوائے مابہ پیری غالب زاں نیز بہ ناکام گزشتیم وگزشت

لغت : درنوشتیم: (ان اور و پر زبر) ہم نے پلٹ دیئے، تہ کر دیئے۔۔ گزشت: یعنی بات ختم ہو گئی۔۔ یگانہ گشتیم: ہم بے مثل ہو گئے۔۔ پیری: بڑھاپا۔۔ ناکام: نامراد۔۔

ترجمہ : ہم نے زمانے کے اوراق پلٹ دیئے اور بات ختم ہو گئی۔ ہم فن شاعری میں بے مثل ہوئے اور بات ختم ہو گئی۔ غالب! بڑھاپے میں شراب ہماری دوا تھی (افسوس کہ) ہم اس میں بھی نامراد ہی رہے اور بات ختم ہو گئی۔ گویا یہ رباعی بڑھاپے میں کہی گئی۔ اس میں بھی ایک طرح سے اپنی بے زری کی بات کی ہے۔

ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی
یزدانی سٹریٹ ملت روڈ، سمن آباد لاہور

تعارف

قلمی نام: ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی۔

سرکاری نام: عبدالحمید خواجہ

ولادت: امرتسر 1927 لاہور منتقلی 1934

تعلیم وتربیت لاہور۔

میٹرک تابی۔اے پنجاب یونیورسٹی

ایم۔اے فارسی (۱۹۶۱)I کلاس تیسری پوزیشن (یونیورسٹی اورینٹل کالج) ڈپلومہ جدید فارسی۔ تہران (ایران) 5-1974 پی۔ایچ۔ڈی۔ پنجاب یونیورسٹی 1979ء

کوئی آٹھ برس ایس ای کالج بہاولپور اور 1969 تا 1987 گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھایا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 3 سال رضا کارانہ طور پر GC میں MA کی کلاس میں پڑھایا۔ 12 سے 13 سال یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے شعبہ کشمیریات اور پھر شعبہ فارسی میں پڑھایا۔ 10/11 برس ایم۔فل اقبالیات (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔ اسلام آباد) کے ٹیوٹر اور کوئی 3/4 برس پی ایچ ڈی اقبالیات (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔اسلام آباد) کے ٹیوٹر اور ممتحن رہے۔انہوں نے خود ہی چیئرمین کو لکھ کر معذرت کر لی۔

تصنیفات وغیرہ

= اب تک بفضلہٖ تعالیٰ، 30 کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ایک کتاب "ذکر رسول مثنوی رومی میں" پر 1987 میں صدر جنرل ضیاء الحق نے سیرت ایوارڈ دیا۔

= کوئی 90/92 مقالات پاکستان اور بھارت کے نامور و موقر مجلّات میں شائع ہو چکے ہیں۔ 2002ء اکتوبر میں "نقوش قرآن نمبر" کے حوالے سے نقوش ایوارڈ ملا۔

کوئی 45 کے قریب کتابوں پر تبصرے جو بعض نمایاں رسائل اور اخبارات میں شائع ہوئے۔

22/23 کے قریب فارسی مقالات جو پاکستان کے فارسی مجلّات میں شائع ہوئے۔

اسی کام کی وجہ سے ایم اے فارسی میں ایم۔اے اردو میں بھی اُن پر مقالے (Thesis) لکھے گئے۔

ناشر

ڈاکٹر سلیم اختر